فہرست کتاب فتوح الشام

خلاصہ مطالب	صفحہ
ذکر انتقال حضرت رسول مقبول صلعم	۴
ذکر مناظرہ صفیلہ انیس	۱۲
ذکر لڑائی جرجس اور پہونچنے شہر جبل بن حسنہ	ایضاً
ذکر امیر مقرر کرنے حضرت ابوبکر صدیق کا عمر بن العاص کو۔	۱۷
ذکر وصیت کرنے حضرت ابوبکر صدیق کا عمر بن العاص کو	۱۸
ذکر مقرر کرنے حضرت ابوبکر صدیق کا ابوعبیدہ بن الجراح کو۔	۱۹
ذکر جواب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ۔	۲۰
ذکر پہونچنے خبر روانگی لشکر مسلمانوں کی ہرقل بادشاہ کو۔	ایضاً
ذکر وہ واقعہ اجنادین۔	۲۱
ذکر شہادت سعید بن خالد۔	۲۵
ذکر واقعہ فلسطین اور فتح مسلمانوں کی	۲۶
ذکر سریہ خالد بن سعید کا۔	۲۸
ذکر روانگی خالد بن ولید کا ملک فارس سے	۳۱
ذکر رہا کرنے خالد بن ولید کا حامر بن عقیل کو قید سے۔	۳۲
ذکر مصالحہ اہل اربکہ	۳۳
ذکر مصالحہ کرنے اہل سحنہ اور تدمر کا	۳۴
ذکر سریہ شرجیل بن حسنہ	ایضاً
ذکر پہونچنے خالد بن ولید کا بصرے میں	۳۷
ذکر گفتگوے خالد بن ولید کا روماس حاکم بصرہ سے	ایضاً
ذکر مقرر کرنے اہل بصرہ کا وردان کو حاکم اپنا	۳۹
ذکر مجصور ہونے اہل بصرہ کا	ایضاً
ذکر داخل ہونے عبدالرحمن کا بصرے میں	۴۰
ذکر مسلمان ہونے زوجہ روماس کا	۴۲
ذکر کوچ کرنے خالد بن ولید کا	ایضاً
ذکر مخالفت کلوس کا ساتھ غزرائیل	۴۴

خلاصہ مطالب	صفحہ
حاکم دمشق کے۔	
ذکر لڑائی خالد بن ولید کا ساتھ اہل دمشق کے	۴۴
ذکر جھگڑا کرنے کلوص کا اور غزرائیل کا بیچ میں	۴۵
ذکر نکلنے کلوص کا۔	ایضاً
ذکر گفتگوے جرجس نصرانی کا ساتھ خالد بن ولید کے	۴۶
ذکر گرفتار ہونے کلوص کا	۴۸
ذکر گرفتار کرنے خالد بن ولید کے غزرائیل کو	۵۲
ذکر محاصرہ کرنے خالد بن ولید کا دمشق کو	۵۳
ذکر بھیجنے ہرقل بادشاہ کا وردان کو جانب دمشق کے۔	ایضاً
ذکر پہونچنے وردان کا مقام لیماین	۵۵
ذکر روانگی ضرار بن الازور کا	۵۶
ذکر گرفتاری ضرار بن الازور کا۔	۵۸
ذکر روانگی خالد بن ولید کا واسطے رہائی ضرار کے	۵۹
ذکر مصالحہ کرنے ایک جماعت کا ساتھ رومیوں کے۔	۶۱
ذکر بھیجنے خالد بن الولید کا رافع بن عمرۃ الکلابی کو	۶۲
ذکر طلب کرنے خالد بن الولید کا روساء مسلمانوں کو	۶۴
ذکر تعاقب کرنے اہل دمشق کا مسلمانوں کو	۹۶
ذکر لڑنے مسلمانوں کی عورتوں کا رومیوں سے	۶۹
ذکر قتل بولص کا اجنادین میں۔	۷۲
ذکر صف بندی کرنے خالد بن الولید کا۔	۷۳
ذکر گفتگوے خالد بن الولید کا ساتھ مہربیا کے	۷۴
ذکر حملہ کرنے ضرار بن الازور کا	۷۶
ذکر لڑائی ضرار بن الازور کا	۷۷
ذکر نکلنے اور آنے وردان کا	۷۸
ذکر حیلہ اور فریب کرنے دروں کا	۸۱
ذکر گفتگو کرنے داؤد نصرانی کا	۸۲
ذکر ظاہر کرنے داؤد نصرانی کا فریب وردان کو	۸۳
ذکر مقرر کرنے خالد بن الولید کا مسلمانوں کو	۸۴
ذکر جانے خالد بن الولید کا واسطے ملاقات	۸۵

خلاصہ مطالب	صفحہ
وردان کے۔	
ذکر نکلنے ضرار بن الازور کا	۸۶
ذکر مار ڈالنے ضرار کا وردان کو	۸۷
ذکر حملہ کرنے مسلمانوں کا مشرکین پر	۸۸
ذکر ترتیب کرنے خالد بن الولید کا اپنے لشکر کو	۹۲
ذکر مشورہ کرنے اہل دمشق کا	۹۴
ذکر آمادہ ہونے مسلمانوں کا واسطے لڑائی دمشق کے	۹۵
ذکر لڑائی دمشق اور فتح توما کا	۹۶
ذکر روجہ ابان بن سعید کا	۹۷
ذکر مرتب کرنے توما کا لشکر دمشق کو	۱۰۲
ذکر لڑائی توما کا۔	۱۰۳
ذکر خط لکھنے توما کا ہرقل کو۔	۱۰۶
ذکر آنے اہل دمشق کا ابوعبیدہ کے پاس	۱۰۷
ذکر جواب دیکھنے ابوعبیدہ بن الجراح کا	۱۰۸
ذکر داخل ہونے خالد بن ولید کا دمشق میں	ایضاً
ذکر گفتگو کرنے خالد بن الولید کا ابوعبیدہ کے ساتھ	۱۰۹
ذکر گفتگو توما و ہربیس کا خالد بن ولید سے	۱۱۱
ذکر دینا خالد بن ولید درباب واقعہ سرج الدیلم	۱۱۷
ذکر بہنے پانی اور ستنے مسلمانوں کا اور توما وغیرہ اہل دمشق	۱۱۹
ذکر تقسیم کرنے خالد بن ولید کا اپنے لشکر کو چار حصوں پر	۱۲۰
ذکر قتل توما کا۔	۱۲۱
ذکر قتل ہونے ہربیس کا	۱۲۵
ذکر طلب کرنے ہرقل کا اپنے بیٹے کو مسلمانوں سے	۱۲۷
ذکر خط لکھنے خالد بن ولید کا حضرت ابی بکر صدیق کو	۱۲۹
ذکر معزولی خالد بن ولید	۱۳۲
ذکر فتح حصن القدس	۱۴۵
ذکر تاخت کرنے مسلمانوں کا	۱۵۰
ذکر پھوڑ ڈالنے مسلمانوں کا آنکھ تصویر ہرقل	۱۵۵
ذکر خالد بن الولید کا ساتھ دس سوار کے۔	۱۵۹
ذکر گرفتار کرنے خالد بن الولید کا حاکم نفسیرین کو	۱۶۰
ذکر گفتگو خالد بن الولید اور حیلہ بن الہم الغسانی کا	۱۶۲

خلاصہ مطالب	صفحہ
ذکر حملہ کرنے عبدالرحمن ابن ابوبکر کا رومیون کے لشکر پر	۱۶۳
ذکر ترغیب دینے حیلہ کا عبدالرحمن کو واسطے پھر جانیکے۔	۱۶۴
ذکر آراستگی لشکر ہرقل کی بحرب مسلمانان	۱۶۹
ذکر خط لکھنے ابوعبیدہ بن الجراح کا بنام اہل بعلبک	۱۷۰
ذکر فتح بعلبک بطور صلح کے	۱۷۵
ذکر تجدید صلح کی ساتھ حاکم حمص کے	۱۸۶
ذکر پہنچنے ابوعبیدہ بن الجراح کا حمص میں	۱۸۸
ذکر پھر آنے مسلمانون کا حمص میں اور محاصرہ کرنا	۱۹۳
ذکر فتح حمص۔	۱۹۷
ذکر آنے جاسوسان مسلمانون کا	۲۰۰
ذکر کوچ کرنے لشکر مسلمانون کا جابیہ سے	۲۰۳
ذکر پہنچنے لشکر رومیون کا یرموک سے	۲۰۴
ذکر گفتگو جبد بن ایہم غسانی کا عبادہ بن صامت سے	۲۰۵
ذکر قرار لشکر قنصرہ کا مقام یرموک میں۔	۲۱۲
ذکر پہنچنے باہان کا جرجہ کو بطور ایلچی کے	۲۲۳
ذکر گفتگو خالد بن الولید اور باہان ارمنی کا بمقام یرموک۔	۲۲۵
ذکر رہائی پانے چون مسلمانون کا قید سے	۲۲۹
ذکر صف بندی مسلمانون کا واسطے لڑائی باہان کے یرموک میں۔	۲۳۰
ذکر ترتیب دینے باہان کا اپنے لشکر کو واسطے لڑائی کے بمقام یرموک	۲۳۱
ذکر لڑائی اوباش کا ساتھ ایک طریق اوپنے کے بمقام یرموک	۲۳۲
ذکر مارڈالنے عبدالرحمن کا اور قیس بن ابسیرہ کا	۲۳۵
ذکر خشمناک ہونے باہان کا اپنی بطارقہ پر	۲۳۹
ذکر آراستہ کرنے باہان کا لشکر کو واسطے لڑنے کے بمقام یرموک	۲۴۱
ذکر آراستہ کرنے ابوعبیدہ بن الجراح کا لشکر مسلمانون کو بمقام یرموک	۲۴۴
ذکر آنے خبر کہ باہان نے ہرقل کا قتل کیا	۲۴۶
ذکر آنے شخص کا جس نے آغاز کیا لڑائی کو	۲۴۶
ذکر مخالفت جریر اور مناظرہ کا باہمد گر بمقام یرموک	۲۴۹
ذکر لڑائی عبدالرحمن بن مخاذونہ	۲۵۰
ذکر لڑائی عامر بن طفیل بمقام یرموک	۲۵۴
ذکر لڑائی خنیب بن طفیل الدوسی کا بمقام یرموک	۲۵۸
ذکر لڑائی عمرو بن العاص کا بمقام یرموک	۲۵۶
ذکر آنا ئید خوار کا واسطے شرجیل بن حسنہ کے بمقام یرموک۔	۲۶۰
ذکر یوم التنویر بمقام یرموک۔	۲۶۱
ذکر لڑائی عورتون کا۔	۲۶۲
ذکر لڑائی خولہ بنت الازور۔	۲۶۳
ذکر وعظ نجم بن مفرج۔	۲۶۴
ذکر ہزیمت آدمیون کا۔	۲۶۵
ذکر ابوالجعید کا	۲۶۶
ذکر ڈوب جانے اور ہلاک ہوجانے آدمیون کا ندی میں	۲۶۷
ذکر لڑائی ابوعبیدہ بن الجراح کا	۲۶۸
ذکر لڑائی ضرار کا ساتھ سرجس کے	۲۶۹
ذکر کوچ کرنے لشکر مسلمانون کا بہ بیت المقدس	۲۷۶
ذکر لڑائی بہ بیت المقدس	۲۷۸
ذکر لڑائی تیر اندازی فیس	۲۷۹
ذکر دوبارہ جلنے اہل بیت المقدس کا پاس بطریق مخامرہ کے	۲۸۰
ذکر لباس حضرت عمر رضی اللہ عنہ	۲۸۷
ذکر جمع کرنے یوقنا کا اپنے لشکر کو	۲۹۶
ذکر توجہ لشکر مسلمانون کا بجانب کے	۲۹۹
ذکر آنے اہل حلب کا بطلب صلح کے پاس ابوعبیدہ بن الجراح۔	۲۹۹
ذکر کوچ کرنے ابوعبیدہ بن الجراح کا حلب کو	۳۰۲
ذکر پہنچنے لشکر ابوعبیدہ بن الجراح حلب میں	۳۰۴
ذکر محاصرہ کرنے ابوعبیدہ بن الجراح کا حلب کے قلعہ کو۔	۳۰۶
ذکر شہدائے مسلمین بمقام حلب	۳۰۶
ذکر بھیجنے یوقنا کا ایک ہزار سوار کو واسطے لوٹنے رسد مسلمانون کے	۳۰۷
ذکر شدت اور مبالغہ کا محاصرہ قلعہ حلب میں	۳۱۰
ذکر بلانے ابوعبیدہ بن الجراح کا دماس ابوالہول کو	۳۱۸
ذکر حیلہ اور فریب دماس ابوالہول کا بہ نسبت مقاتلہ	۳۲۰
ذکر نکلنے دماس ابوالہول کا اور گرفتار کرنا انکا	۳۲۴
ذکر حیلہ اور فریب کرنے دماس ابوالہول کا	۳۲۶
ذکر لڑائی دماس ابوالہول کا	۳۳۱
ذکر مرتب ہونے مسلمانونکا اور جانا یوقنا کا بجانب قلعہ	۳۳۲
ذکر گرفتار کرنے حاکم اعزاز کا یوقنا وغیرہ کو	۳۳۲
ذکر گرفتار کرنے مالک اشتر کا	۳۳۳
ذکر قتل داور لیس حاکم اعزاز کا	۳۳۴
ذکر کلام قس کا بمقام اعزاز کے	۳۳۶
ذکر کلام یوقنا کا ہرقل سے	۳۳۹
ذکر آنے فاصل کا زیتون دختر ہرقل کے پاس	۳۴۰
ذکر سوال ہرقل کا قیس بن عامر الانصاری سے	۳۴۶
ذکر خطبہ پڑھنے اور نصیحت کرنے ہرقل کا اپنی قوم کو	۳۵۹
ذکر مشورہ کرنے فلیطانوس کا ہرقل سے	۳۶۶
ذکر کلام فلیطانوس کا یوقنا سے	۳۶۸
ذکر گفتگو فلیطانوس کا یوقنا سے۔	۳۶۹
ذکر راویانے ابوعبیدہ بن الجراح سے	۳۷۰
ذکر خواب ہرقل کا اور بھاگ جانا اسکا انطاکیہ سے	۳۷۱
ذکر مشورہ کرنے ابوعبیدہ بن الجراح کا مسلمانونسے	۳۷۸
ذکر لڑائی دماس ابوالہول کا۔	۳۸۴
ذکر لڑائی عبداللہ بن خرافہ کا۔	۳۸۹
ذکر لڑائی میرہ بن مسروق کا	۳۹۰
ذکر گفتگو ہرقل کا عبداللہ بن خرافہ سے	۳۹۳
ذکر شراب پینے سیح بن حزہ اور چند مسلمانونکا	۳۹۵
ذکر لڑائی قیساریہ	۳۱۴
ذکر مشورہ کرنے قسطنطین کا اپنے ساتھیون سے۔	۳۱۸

بہ ن اخلاق کو ومکا وفضل خا ق میں ن جل شا نہ

کتاب شوکت الاسلام وصولت وحشمت اہل اسلام مسمے بہ

شوکت اسلام

ترجمہ مولوی سید عنایت حسین صاحب سیدپوری اودھ رحمہ اللہ تعالیٰ

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں مزین بہ طبع ہوا

2267

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الواحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ ونبیہ محمد الذی لیس فی الخلق ضدہ ولا ند علی آلہ واصحابہ الذین مناقبہم لا تحصی وفضائلہم لا تعد اما بعد بیان مدعا یہ ہی کہ اس جزو زمان مین کہ سن ایکہزار دو سو بیاسی ہجری ہی کتاب مستطاب فتوح الشام بعبارت عربی از مرویات واقدی علیہ الرحمۃ مطبوعہ کلکتہ اس ذرۂ بیمقدار سید عنایت حسین ابن مولوی نوازش احمد ابن مولوے عبد الجامع سیدپوری متصفات لکھنؤ کی نظر سے گذری اور حقیر نے باقتضاے شوق طبیعت کے ابتدا سے انتہا تک مکرر اوسکے مطالعے سے حظ وافر اوٹھایا آخر کار یہ خیال دلمین لایا کہ ہرچند کسادبازی علوم دینیہ وما یتعلق بہا کی زمانہ کثیر سے بر روے ہی لیکن فی زماننا ہذا کہ شغل تعلیم وتعلم زبان عربی وفارسی کا یکسر رو بانحطاط اور مزاولت درس و تدریس زبان اُردو کی ترقی پذیر ہی اگر یہ عمدہ حالات کتاب موصوف کے زبان عربی سے عبارت اُردو رائج الوقت مین ترجمہ ہوکر بقید کتابت درآوین تو یہ امر باعث نفع کثیر متصور ہی اسواسطے کہ حالات مذکورہ کے پڑھنے اور سُننے مین جسکو کچھ بھی مادۂ فہم صحیح ہوگا وہ بالیقین جانیگا کہ دین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق اور اللہ کے نزدیک ایسا محبوب اور پسندیدہ ہی کہ اُسنے عرصۂ قلیل مین تھوڑی جماعت سے اُس دین متین کو سب دینون پر غالب اور آخرکار شرق سے غرب تک بناے اِس دین پاک کی تاقیامت مستحکم کردی اور اللہ جل شانہ نے ہمارے نبی کی امت کو امم سابقہ سے ممتاز فرمایا اور برگزیدگی اس امت پر قطع نظر دیگر دلائل وبراہین واضحہ کے یہ ایک معاملہ فتوح بلاد شام اور

فارس وغیرہ ولایات جو عہد خلفاے راشدین مین واقع ہوا اسکی دلیل ہی کہ ایسے باایمان باتقین اعتقاد لوگ اس امت مرحومہ مین ہوے جنہون نے اپنا گھر بار چھوڑکر باوصف قلت جماعت اور بے سامانی کے گروہ کثیر مالدار کے ساتھ اللہ کی راہ مین ایسی جانبازی کی کہ وقایع اونکے اُس فتوح سے حیرت افزاے عقول سامعین اور ناظرین ہین مگر اہل ایمان اور یقین کے نزدیک محل حیرت اور استعجاب کا نہین ہی کہ عالم اسباب مین اون لوگون نے واسطے رضامندی اللہ اور اللہ کے رسول کے جانبازی کی واقع مین اللہ نے اپنے وعدہ صادقہ کو جو درباب خلافت وتمکین فی الارض نسبت صلحاے اس اُمت مرحومہ کے اپنے حبیب سے کیا تھا اُن لوگون کے ہاتھون پر پورا کیا اور تایید اپنے دین کی کما ینبغی فرمائی اگر عقل سلیم سے غور کیا جاے تو یہی معاملات کافی ثبوت خلافت حقہ خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین ہین کہ اگر وہ لوگ اللہ پاک کی مشیت اور اسکے نبی کے حکم اور تبعیت سے اس عمدہ کام دین کو کہ عبارت جہاد فی اعداء اللہ سے ہی بخام نہ دیتے تو ظہور وعدۂ الٰہی کا اُنکے ہاتھون پر نہوتا اور اُنکو سرمایۂ قرب اور خصوصیت ابدی حالت حیات اور ممات مین ساتھ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عالم فانی مین بہشت جاودانی مین بمضمون حدیث شریف ما بین قبری ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ کہ مقر خاص ذوات قادسات کا ہی حاصل نہوتا پس نظر بوجوہ مصرحۂ صدر کے حقیر نے اس ارادے کو مصمم اور چند مہینے کی مدت مین باوصف ضیق فرصت اور مشاغل کثیرۂ دنیاوی کے ترجمہ کتاب موصوف کا بعبارت اُردو باندازۂ فہم ناقل اپنے کے تمام کیا اور اس حقیر نے اس ترجمے مین چند امور کا التزام کیا ہی اولاً یہ کہ لفظی ترجمہ عبارت عربی کا بلا تقدیم وتاخیر مطلب کے لکھا پس شاید اگر کسی مقام مین کوئی تعقید واقع ہوئی ہو تو سبب اُسکا وہی ترجمہ لفظی ہوگا ثانیاً یہ کہ جس جگہ مین آیات قرآنی اور احادیث نبوی اصل کتاب مین مذکور تھین اُنکو حقیر نے تیمناً وتبرکاً بلفظہ متن اس کتاب مین لکھکر ترجمہ اسکا حاشیہ پر لکھا ثالثاً یہ کہ جو خطوط وکتابت معاملات شام مین باہمدیگر خلفاے راشدین اور اُنکے عمال کے ہوئی اُن خطوط کو بھی مین نے اکثر اوعیہ اور مقولات متبرکہ صحابہ کرام کے متن کتاب مین اور ترجمہ اُسکا حاشیہ پر لکھدیا رابعاً یہ کہ جو اشعار بقاعدۂ عرب کے مواقع لڑائی مین بطور رجز کے درج اصل کتاب ہین اسوجہ سے کہ اُنکو اصل کتاب سے کچھ تعلق نہ تھا حقیر نے وہ تمام اشعار اپنے موقع مین مع ترجمہ اُسکے حاشیہ پر ثبت کیے خامساً یہ کہ حقیر نے بروایت اختصار کے نام رواۃ کے ترجمے مین نہین لکھے اور صرف واقدی رحمہ اللہ کی روایت پر حوالہ کیا اب ناظرین باتمکین کی خدمت مین التماس یہ ہی کہ ہرچند حال علم اور فضل خاندانی آباے کرام حقیر کا اکثر لوگون کو معلوم اور اس دیار مین مشہور بین الجمہور ہی لیکن یہ وصف اضافی حقیر کے مطلب کو کافی نہین ہوسکتا ہی کہ بیانگی حقیر کی علوم مین لغو اے بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ حقیر کو خود یقین اور معلوم ہی پس اگر کسی مقام مین کوئی سہو اور غلطی واقع ہو تو امید عفو ہی والعفو عند کرام الناس مامول والآن اشرع فی المقصود بعون الملک المعبود ومنہ المبدأ والیہ العود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے ثقات سے روایت کی ہی کہ جب جناب رسالت مآب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اِس عالم ناپایدار سے انتقال فرمایا اور امر خلافت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ پر قرار پایا اور ابتدا سے زمانۂ خلافت صدیق مین مسیلمۂ کذاب اور سجاح وغیرہ مدعیان نبوت مقتول اور مطرد و ہوئے
اور فتح یمامہ کی حاصل ہوئی اور بنو حنیفہ مارڈالے گئے اور اہل عرب نے اطاعت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ کی قبول کی تب حضرت صدیقؓ نے میل اور ارادہ اِس امر کا کیا کہ لشکر مومنین کو بجانب ملک شام کے اور
واسطے لڑائی اہل روم کے بھیجین پس ایک روز اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یکجا کرکے اُنسے کہا کہ سمجھ لو
تم لوگ اِس بات کو کہ اللہ تعالی نے تمکو فضیلت اسلام کی عطا فرمائی اور تمکو اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے گردانا اور
تمھارے ایمان اور یقین کو زیادہ کیا ہی اور تمکو کھلی ہوئی مدد بخشی ہی چنانچہ جناب احدیت جل شانہ قرآن مجید مین ارشاد
فرماتا ہی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا اور اِس بات کو بھی جانو کہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ میل اور ارادہ فرمایا تھا کہ اپنی ہمت عالی کو نجھا و ملک شام مصروف فرماوین
لیکن خداوند تعالی شانہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس بُلا لیا اور اختیار کی اُنکے واسطے
وہ چیز جو اُسکے نزدیک ہی آگاہ ہو کہ تحقیق مین قصد رکھتا ہون اِس امر کا کہ لشکر مسلمانون کا مع اہل و مال اُنکے بجانب
ملک شام بھیجون اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش از وفات خود مجکو اس بات کی جزوی
فرمایا تھا زویت لی الارض فرایت مشارقها ومغاربها وسیبلغ ملک امتی ما زوی لی منها پس تم سب کا اِس بات مین
کیا شورہ ہی رحمت کرے اللہ تمپر پس سب صحابہؓ اور مومنینؓ نے بالاتفاق یہ جواب دیا کہ ہم آپ کے حکم کے تابع
ہین جہان منظور رہو ہمکو بھیجدیجیے کیونکہ خداوند تعالی شانہ قرآن مجید مین فرمایا ہی واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
واولی الامر منکم پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اِس جواب کے سُننے سے بہت خوش ہوئے اور خطوط بنام ملوک

یمن اور امرائے عرب و اہل مکہ معظمہ کے ایک ہی لفظ و عبارت سے روانہ کیے وھے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عبد اللہ عتیق بن ابی قحافۃ الی سائر المسلمین سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو اصلی علی نبیہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد علمت ان وجھکم الی الشام لتاخذوھا من ایدی الکفار الطغام اللئام فمن عول
منکم علی الجھاد فلیبادر الی طاعۃ الملک الوھاب بعد اسکے لکھا انفروا خفافا وثقالا وجاھدوا باموالکم
وانفسکم فی سبیل اللہ اور ان خطوط کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہاتھ روانہ فرمایا جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہی کہ نہین گذرے تھے مگر تھوڑے دن کہ انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے واپس آکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو خوشخبری آنے اہل یمن کی سُنائی اور کہا کہ نہین پڑھکر سُنایا
مین نے آپ کا خط کسی کو مگر یہ کہ دوڑا وہ بجانب اطاعت خدا کے اور آپ کا حکم منظور و قبول کیا اور سب اپنے اپنے گروہ
اور ساز اور زرہ توبرتو وغیرہ سامان جنگ کے ساتھ آمادۂ روانگی و حضوری خدمت آپ کے ہوئے ہین اور مین
پیشتر یہ خوشخبری لوگون کے آنے کی لیکر آیا ہون اور جنھون نے فرمانبرداری کو آپ کی بحالت ژولیدہ موئی اور غبار آلودگی
کے منظور کیا وہ لوگ دلیران یمن اور شہسوار اور بہادر اور رئیس وہان کے ہین اور مع اہل اور مال کے روانہ
ہو چکے ہین اور قریب تر پہونچے ہین آپ اونکی ملاقات کو آمادہ رہین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ حال سُنکر
بہت خوش ہوئے اور وہ دن تو گذر گیا اسکے دوسرے دن ارباب مدینہ کو آثار آمد فوج مجاہدین معلوم ہوے
پس آئے ارباب مدینہ طیبہ حضرت صدیق کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو اس حال سے پس حضرت صدیق مسلمانون کو
ہمراہ لیکر واسطے استقبال لشکر مجاہدین کے سوار ہوئے اور ظاہر کیا اُنھون نے اپنی آراستگی اور جماعت کو اور بلند
اور ظاہر کیا نشانون کو پس نہین عرصہ گذرا تھا مگر اندک تا انیکہ ظاہر ہوا لشکر اور گروہ سوارون کا اس حیثیت سے
کہ ایک قوم کے پیچھے دوسری قوم اور ایک قبیلہ کے بعد دوسرا قبیلہ تھا اور سب کے آگے قبیلۂ یمن سے قوم
حمر تھی زرہین اور خود پہنے اور کمانین عربی لٹکائے ہوئے اور آگے اُنکے ذو الکلاع الحمیری تھے
عمامہ باندھے ہوئے جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے سلام کیا حضرت صدیق کو اور ظاہر
کیا اپنا اور نشان اپنے مسکن اور اپنی قوم کا اور اشعار عربی متضمن بہادری اور بڑائی اپنی کے پڑھے پس
حضرت صدیق کلام اُنکا سُنکر ہنسے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ یا علی آیا نہین سنا تھا تمنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اذا اقبلت حمیر وسمعت لھا عجعجۃ او لاھن فابشروا بنصر اللہ للمسلمین علے اھل
الشرک اجمعین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا سچ ہی مین نے بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات سُنی ہی
جیسا کہ تمنے سُنا تھا انس بن مالک سے راوی نے روایت کی ہی کہ جب قوم حمیر مع لشکر اور لڑکے بالے
مال و متاع اور جانورون کے آگے بڑھے اُنکے پیچھے فوج مدحج اصیل گھوڑون پر سوار پے

باندھے ہوئے آئے اور آگے اُس جماعت کے قیس بن ہبیرۃ المرادی سردار اونکے تھے جب
وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے بتا اور نشان اپنی قوم اور مسکن کا دیا اور اشعار عربی متضمن بہادری
اپنی قوم کے پڑھے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے دعاے خیر اونکو دی اور وہ آگے بڑھے مع اپنے لشکر کے
پھر پیچھے اُنکے قبائل طی دکھائی دیے اور آگے اُس جماعت کے حابس بن سعید الطائی سردار اونکے تھے جب
وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے حابس نے واسطے تعظیم حضرت صدیق رضی اللہ کے ارادہ اُترنے کا
پشت گھوڑے سے کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم دیکر اُنکو اُترنے سے منع فرمایا اور مصافحہ اور سلام کرکے
شکریہ اُنکے آنے کا بیان فرمایا پھر اوس قبیلے کے پیچھے قوم ازد بھی بڑی بھاری جماعت سے اور آگے اُنکے جندب بن
عمرو الدوسی تھے اور اِس گروہ مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کمان و ترکش باندھے ہوئے شامل تھے جب
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو اِس حیثیت سے دیکھا ہنسے اور فرمایا کہ تمھارے آنے کا کیا سبب ہی تم تو
لڑائی کے طریقے سے کمتر واقف ہو ابی ہریرہؓ نے کہا کہ میرے آنے کے دو سبب ہین ایک یہ کہ جہاد کے ثواب مین
داخل ہون دوسرے یہ کہ ملک شام کے میوہ جات کھاؤن حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ جواب اُنکا سنکر ہنسے اور بعد
ہنسنے کے قوم بنو عبس آگے آئی اور سردار اُنکے ہمیسرہ بن مسروق عبسی تھے اور اُنکے پیچھے قوم کنانہ اور آگے اُنکے
نعیم بن ہبیرہ الکنانی تھے اور اِن سب قبائل کے لڑکے بالے عورتین گھوڑے اونٹ وغیرہ اُنکے ساتھ تھے
پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سب کیفیت ہر قوم کی دیکھی بہت خوش ہوئے اور شکر خدا کا ادا کیا پھر یہ
سب قوم گرد مدینہ طیبہ کے ہر گروہ جُدا جُدا اُترے بعد جب لوگ کثرت سے جمع ہوگئے اور بسبب کم ملنے ضروریات
کھانے اور دانے اور چارے کے لوگون کو تکلیف ہونے لگی سردار ہر قبیلہ نے یکجا ہو کر مشورہ کیا کہ حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کی خدمت مین چلکر درخواست کرو کہ ہمکو بجانب ملک شام کے روانہ کرین کسواسطے کہ اِس مقام مین بسبب
کثرت جماعت کے تکلیف اور سختی ہوتی ہی پس وہ سب سردار بعد اِس مشورے کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے
پاس آئے اور سلام کرکے اُنکے سامنے بیٹھ گئے اور ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اِس خیال سے کہ کون شخص اونمین کا بموجب
قرارداد مشورے کے عرض حال کرتا ہی پس اُنمین سے جسنے پہلے عرض حال کیا وہ قیس بن ہبیرۃ المرادی تھے
اونھون نے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپنے ہمکو ایک کام کا حکم دیا اور ہمنے بپاس اطاعت خدا
و رسول کے اور بخواہش جہاد اُسکے قبول کرنے مین جلدی کی اور اب ہمارا لشکر پورا ہوگیا اور سب سامان درست ہی اور
اس شہر مین بوجہ کم ملنے ضروریات کے ہمکو تکلیف اور تنگی ہوتی ہی اسواسطے کہ شہر تمھارا ایسا نہین ہی جسمین بقدر رسم
شتر اور اسپ کی جگہ ہو اور نہین فراخی ہی اُترنے والے لشکر کو پس اگر ظاہر ہوا ہی تمکو کوئی سبب اِس
امر مین جسکا تمنے قصد کیا تھا پس ہم کو حکم دیجیے کہ اپنے اپنے شہرون کو پلٹ جاوین اور اِسی طرح

ہر گروہ کے سردار نے عرض کیا پس جب سب کہہ چکے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ای اہل مکہ اور ای آنے والے اور ملکون کے قسم ہی خدا کی کہ مین تمھاری سختی اور ایذا نہین چاہتا ہون اور یہ توقف میرا لوگون مین صرف بانتظار یکجا اور پورے ہونے سب گروہون کے تھا بجواب اسکے سب سردارون نے کہا کہ اب ہم لوگون مین سے کوئی پیچھے باقی نہین رہگیا ہی آپ خدا کی برکت اور مدد پر نظر کرکے ہمکو روانہ مقام مقصود کیجیے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اُسی وقت پاپیادہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم وسعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور مثل اُنکے اور صحابہ قوم اوس اور خزرج سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہوکر جس مقام مین لشکر مجاہدین کا تھا وہان کو روانہ ہوئے مسلمانان لشکر خیر سُنکر خوش ہوئے اور تکبیرین کہنے لگے اور جواب دیا اُنکو پہاڑون نے بسبب گونجنے اُنکی آوازون اور اُنکی کثرت کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ وہان پہونچکر ایک اونچی جگہ مین کھڑے ہوئے اور مسلمانون کے لشکر کو ملاحظہ فرمایا اور دیکھا لوگون کو کہ بھرلیا ہی اُنھون نے زمین کو پس چمکنے لگا چہرہ انکا خوشی سے اور دعا مانگی کہ ای اللہ میرے صبر عطا کر ان لوگون کو اور مدد دے انکو اور نہ حوالہ کر انکو انکے دشمنون کے ہاتھ مین پھر جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے یزید بن ابی سفیان کو اپنے پاس بُلایا اور انکو ایک ہزار سوارون پر لشکر مسلمانون سے سردار مقرر کیا اور ایک نشان فوج بنا کر اُنکو دیا پھر حضرت صدیقؓ نے اُنکے بعد بُلایا ایک شخص کو قوم بنی عامر سے جنکا نام ربیعہؓ بن عامر تھا اور وہ بڑے شہسوار اور بہادر ملک حجاز مین مشہور تھے پس اُنکو بھی ایک ہزار سوارون پر سب قسم کے لوگون سے سردار کیا اور ایک نشان فوج کا بنا کر اُنکے سپرد کیا بعد اُسکے یزید بن ابی سفیان سے فرمایا کہ یزید بن ابی سفیان مجھ کو رعایت مشورہ اور اُنکی بہادری اور عقل و بزرگی تمکو معلوم ہی سو مین نے اُنکو تمھارے ساتھ اور تمکو اُنپر امیر مقرر کیا تمکو چاہیے کہ اپنے لشکر کے آگے اُنکو رکھو اور اُنکے مشورہ سے کام کرو اور اُنکی راے کے خلاف نکرو یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ آپ کا فرمانا مجکو بخوشی خاطر منظور ہی پھر وہ دونون ہزار سوار مسلح اور تیار ہوئے اور یزید بن ابی سفیان اور ربیعہؓ بن عامر سوار ہوکر مع اپنی فوج ہمراہی کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور رخصت ہوئے حضرت صدیقؓ پاپیادہ اُنکے ساتھ چلے تب یزید بن ابی سفیانؓ نے کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو خدا کے غضب سے شرم معلوم ہوتی ہی کہ ہم سوار ہوکر چلین اور آپ پاپیادہ ہون یا آپ بھی سوار ہولین یا ہم سواری سے اُتر پڑین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ تم سوار ہونگا اور نہ تمکو اُترنے دونگا اور مین اپنے اِس چلنے کا اجر اللہ تعالے سے امید رکھتا ہون چنانچہ اُسی حال سے اُنکے ساتھ ثنیۃ الوداع تک چلکر وہان ٹھہر گئے اور یزید بن ابی سفیانؓ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے آئے اور کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہمکو کچھ وصیت فرماوین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اِس مضمون کے کلمات وصیت ارشاد فرمائے کہ جسوقت کوچ کرو تم مقام سے

ساتھیون کو تیز روی کی سختی نکرو اور نہ جُدا ہو تم اپنے لشکر سے اور اپنے کام مین ساتھیون سے مشورہ لیا کرو اور طریقہ
عدالت اختیار کرو ظلم وجور سے دور ہو کسواسطے کہ ظالم کو رستگاری نہین ہوتی ہی ظالم دشمن پر فتحیاب نہین ہوتا ہی اور
اِس آیت پر عمل کرو واذا لقیتم الذین کفروا زحفًا فلا تولوھم الادبار ومن یولھم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال
او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ اور جب دشمن پر فتح پاؤ پس نہ مار ڈالو چھوٹے لڑکے اور نہ کم سن اور نہ بڈھے
ضعیف کو اور نہ عورت کو اور نہ جاؤ نر و یک درخت خرمے کے اور نہ جلاؤ کھیتون کو اور نہ کاٹو پھلتے ہوئے درخت کو
اور نہ کاٹو کو بجز جانورون کی مگر وہ جانور جنکا کھانا حلال ہی اور جو عہد و پیمان کفار سے کرو اُسمین بیوفائی نکرو اور صلح کو نہ
توڑو اور قریب ہی کہ تُمھارا گذر ایسی قوم پر ہوگا جو اپنے عبادت خانون مین بیٹھے رہے ہین اور گوشہ نشینی کو خدا کی راہ مین
بیٹھنا جانتے ہین حالانکہ ایسا نہین ہی بلکہ یہ بات صرف اُنکی خواہش اور پسندیدگی نفس سے ہی پس اُنکے
عبادت خانون کو نہ کھودو اور اُن لوگون کو قتل نہ کرو اور ایک قوم اور تمکو ملینگے کہ وہ کفار اور گروہ شیاطین اور
بندۂ صلبان ہین اور منڈاتے ہین وہ درمیان اپنے سرون کو کہ وہ منڈے ہوے سر اُنکے مشابہ گھر قطا جانور کے
ہین پس بلند کرو تم اُنکے سرون پر تلوارین اپنی یہان تک کہ اختیار کرین وہ لوگ دین اسلام یا ادا ے جزیہ کو
در ان حالیکہ وہ ذلیل اور خوار ہون یہ وصیت فرما کر حضرت صدیقؓ نے کہا اب مین تمکو اللہ کے سپرد کرتا ہون
اور یزید بن ابی سفیانؓ سے مصافحہ اور معانقہ کیا اور ربیعہؓ بن عامر سے بھی مصافحہ کیا اور فرمایا ای ربیعہؓ ظاہر کرو تم
شجاعت اور بزرگی اور دانش اپنی بمقابلۂ قوم بنی اصفر کے خدا تمکو تمھاری مراد پر پہونچا دے اور ہمکو تمکو بخشے
راوی نے کہا ہی کہ بعد اس گفتگو کے یزید بن ابی سفیانؓ اور ربیعہؓ بن عامر منزل مقصود کو روانہ ہوئے اور حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ نے مع اپنے ہمراہیان بجانب مدینہ طیبہ کے معاودت فرمائی اور جب یزید بن ابی سفیان کچھ دور مدینہ منورہ
سے بڑھ گئے چلنے مین جلدی کی ربیعہؓ بن عامر نے کہا اُنسے کہ یہ شتاب روی خلاف حکم اور وصیت خلیفۂ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی یزید بن ابی سفیانؓ نے جواب دیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جیسا کہ ہمکو تمکو روانہ
فرمایا ہی اسی طرح عنقریب لشکر مسلمانون کو بھی پیچھے ہمارے روانہ فرماوینگے سو میری تیز روی کا سبب یہ ہی
کہ ہم پہلے سب کے ملک شام مین پہونچین پس شاید قبل پہونچنے اور لشکر کے ہمکو فتح حاصل ہو اور اسوجہ سے
ہم تین خصلتین حاصل کرین ایک خوشنودی خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسرے رضامندی
ہمارے خلیفہ کی تیسرے لوٹنا اموال کفار کا اگر چاہا اللہ تعالی نے ربیعہؓ بن عامر نے کہا کہ چلو جسطرح سے چاہو
سب زور اور قوت اللہ برتر کے اختیار مین ہی پس روانہ ہوئے وہ بجانب داوی قرای کے اس قصد
سے کہ براہ تبوک اور جابیہ بجانب دمشق پہونچین **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب یہ خبر بواسطۂ
بعض قوم عرب نصرانی کے جو مدینہ منورہ مین تھے ہرقل بادشاہ روم کو پہونچی ہرقل نے سب اپنے

ارکان دولت کو جمع کرکے کہا ای قوم بنی اصفر جان لو تم اس بات کو کہ جب تک تم بموجب حکم اپنے دین کے پابند احکام شریعت کے تھے اور حدود خدا پر جیسا کہ انجیل مین ہین قائم تھے تب تک جس بادشاہ نے ملک شام کا قصد کیا تم اُسپر غالب ہوئے چنانچہ کسرے بن ہرمز نے لشکر فارسی کے ساتھ تمپر چڑھائی کی تھی اُسکو ہزیمت ہوئی اور ترک نے تمپر غلبے کا قصد کیا تھا اُنھون نے شکست پائی اسی طرح قوم جبرا مقہ کو تمنے بھگا دیا مگر جب سے تم نے تغییر اور تبدل احکام دین مین کیا اور ظلم کو اشعار اپنا کر دانا اور مجرم فدا ہوئے تب سے بیداد ش ان باتون کے اللہ تعالے نے ایک ایسی قوم کو تمپر بھیجا کہ زیادہ تم سے ضعیف نہ تھی اور کبھی ہمارے دلون مین یہ خیال نہین گزرتا تھا کہ وہ لوگ ہمسے ملک کے واسطے جھگڑا کرینگے پس اُنکے ملک کے قحط اور اُنکی بھوک نے اُنکو ہمارے ملک مین پہونچایا اور اُنکے پیغمبر کے خلیفہ نے اُنکو ہماری طرف بھیجا کہ ہمارا ملک چھینکر ہمکو نکالدین پھر ہرقل نے سب مفصل حال روانگی لشکر اسلام کا بیان کیا بجواب اسکے سب ارکان دولت نے کہا کہ ای بادشاہ تو ہمکو اُنکے مقابلے مین روانہ کر کہ ہم اُنکو ارادے سے باز رکھین گے اور اُنکے شہر مین جاکر اُنکے کعبے کو کھود ڈالینگے اور کسی کو اُنمین سے نچھوڑینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی کہ جب ہرقل نے یہ کلام خوشی اور مستعدی اپنے ارباب دولت کا سُنا آٹھ ہزار سوار بہادر اپنی افواج سے علٰحدہ کیے اور چار شخصون کو اپنے مردان مُبارز سے اُس فوج پر سردار مقرر کیا ایک کا نام باطلیق دوسرا بھائی اُسکا کہ نام اُسکا جرجیس تھا تیسرا حاکم سرطہ کا لوقا بن شمعان چوتھا صلیبا حاکم غزہ اور عسقلان اور یہ چارون شخص شجاعت اور عقل مین ضرب المثل تھے پھر اُن لوگون نے زرہین پہنین اور اپنے ساز وسامان سے درست اور تیار ہوئے اور اُنکے مہتر سایان نے اُنکے واسطے نماز نصرت کی پڑھی اور دعاے فتح مانگی کہ ای اللہ مدد دے اُس شخص کو جو ہم مین سے حق پر ہو اور جو خوشبو کی چیز اُنکے عبادت خانون مین جلائی جاتی تھی اُسکی دھونی اُن چار شخصون پر دی اور معمودیہ کا پانی اُنپر چھڑکا پھر وہ سردار مع اپنی فوج کے روانہ ہوئے اور اُسکے آگے قوم عرب نصرانی تھی راہ بتلانے کے واسطے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی کہ یزید بن ابی سفیان مع اپنی فوج کے تین دن قبل پہونچنے لشکر روم کے بمقابلہ تبوک داخل ہوئے تھے جب چوتھے دن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تبوک سے ارادہ کوچ کا کیا تھا کہ اُسی وقت لشکر روم کا وہان پہونچا پس جب اُڑتی ہوئی گرد اُنکے لشکر کی مسلمانون نے دیکھی تب مسلمان ہوشیار ہوگئے اپنی جانون پر اور یزید بن ابی سفیان نے ایک ہزار مسلمانون کو اپنے لشکر کو پوشیدہ بطور گاڑے کے بٹھادیا اور ربیعہ بن عامر کو اُنپر سردار مقرر کیا اور ایک ہزار سوار سے آمادہ جنگ لشکر روم ہوئے اور لڑنے کے واسطے صفین ترتیب دین اور مسلمانون سے نصائح اور ذکر نعمتہاے خدا کا کیا اور کہا کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ اللہ تعالے نے تمھارے لیے مدد کا وعدہ فرمایا ہی اور بہت لڑائیون مین فرشتو کو بھیجکر تمھاری کمک کی ہی اور قرآن شریف مین کہا ہی کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ الجنۃ تحت ظلال السیوف اور یہ لشکر تمھارا پہلا ہی جو ملک

شام مین واسطے جہاد کے بمقابلہ قوم بنی اصفر کے داخل ہوا ہی اور تم یقین جانو کہ گویا اور لشکر مسلمانون کا پہونچکر تم مین
ملگیا ہی پس تم مسلمانون کے گمان کو اپنے نزدیک جانو اور احتیاط رکھو اس بات کی کہ دشمن تمہارے قتل مین امید کرین
اور مدد کرو تم اللہ کی اللہ تعالی تمہاری مدد کریگا پس یزید بن ابی سفیان مسلمانون کو یہ نصائح کر رہے تھے کہ اُسی وقت
لشکر روم کا سامنے نمودار ہوا پس جب رومیون نے قلت لشکر مسلمانون کی دیکھی اور سمجھے کہ سوائے اس جماعت کے اور
کوئی اُنکے پیچھے نہین ہی ایک نے دوسرے سے اپنی زبان مین بآواز خشمگین کہا تم جانے نہ دو ان لوگون کو جو تمہارا ملک لینے کو
آئے ہین اور پردہ دری تمہاری حرمت کی اور قتل تمہارے بادشاہون کا چاہتے ہین اور طلب نصرت کی کرو تم صلیب
سے کہ وہ مدد دیگی تمکو پھر یہ کہکر رومیون نے مسلمانون پر حملہ کیا اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمت
درست اور قلب استوار سے بارادہ لڑائی کے انکے لشکر مین ملگئے اور لڑائی شروع ہوگئی اور غلبہ و ہجوم کیا رومیون نے
اُنپر اور بوجہ اپنی کثرت کے یہ جانا کہ یہ لوگ ہمارے قبضہ مین آگئے کہ اسی حالت مین رسیہ بن عامر اور ہزار سوار لشکر مسلمانون
نے کمین گاہ سے نکلکر اور آواز بہ تکبیر کہتے ہوئے اور دوڑتے ہوئے گھوڑے عربی دوڑا کر رومیون پر حملہ کیا جب
رومیون نے یہ حال دیکھا ہمتین اُنکی ٹوٹ گئین اور اللہ تعالے نے اُنکے دلون مین خوف مسلمانون کا ڈالدیا پس وہ فورًا
پیچھے پھرے اور رسیہ بن عامر نے باطلیق سردار لشکر رومیون کو دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیون پر لڑنے کی تاکید اور ترغیب
کرتا ہی یہ کیفیت دیکھکر رسیہ بن عامر نے جانا کہ وہ رومیون کا سردار ہی پس حملہ کیا اُسپر اور ایسے راستے سے اُسکے نیزہ
مارا کہ اُسکے سُرین توڑکر دوسرے جانب نکلا اور گر پڑا وہ بیہوش ہوکر زمین پر پس جب رومیون نے یہ حال دیکھا
بھاگ نکلے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالی نے فتح اور نصرت نازل فرمائی واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اس لڑائی مین دو ہزار دو سو سوار رومی مارے گئے اور ایک سو بیس مسلمان شہید ہوئے
کہ اکثر اُنمین کے قوم سکاسک سے تھے اور جب رومیون کو ہزیمت ہوئی جرجیس نے کہا اُنسے افسوس ہی تمپر کہ مین
کون منہ لیکر ہرقل بادشاہ کے سامنے جاؤنگا یہ شکست ہمکو ایک چھوٹے لشکر مسلمانون سے ہوئی کہ اُنھون نے دلیری
کرکے زمین کو ہماری لاشون سے بھر دیا اور ہمارے بڑون کو قتل کیا پس مین نہ پھرونگا جب تک کہ بدلا اپنے بھائی
باطلیق کا نہ لونگا یا مین بھی اُسی سے جا ملونگا پس جب رومیون نے یہ کلام سُنا بعضون نے بعض کی تعریف اور اظہار
رضامندی اور بعض کو ملامت کی اور بارادہ لڑائی کے پھرے اور قصد لڑائی اور حملے کا کیا پس جب ٹھہرے وہ اپنی جگہون
مین خیمے کھڑے کیے اُنھون نے اور بواسطہ ایک شخص عرب نصرانی کے جسکا نام قداح بن واثلہ تھا مسلمانون کے
پاس کہلا بھیجا کہ ایک شخص عاقل اور بزرگ مرتبہ کو اپنے لشکر سے ہمارے پاس بھیجین تاکہ ہم دریافت کرین کہ وہ لوگ
ہمسے کیا چاہتے ہین واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب قداح بن واثلہ نے مسلمانون کے لشکر مین آکر ادائے
پیام کیا تب رسیہ بن عامر نے چاہا کہ رومیون کے لشکر جاوین یزید بن ابی سفیان نے اُنسے کہا کہ تمہارے

جانے مین جنکو تمھارے واسطے اندیشہ ہی کیونکہ کل تمنے ایک بڑے شخص کو اس قوم سے قتل کیا ہی ربیعہ بن عامر نے یہ آیت پڑھی قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولٰنا اور کہا کہ مین تمسے اور سب مسلمانون سے یہ وصیت کیے جاتا ہون کہ تمھاری نگاہ اور ہمت میری طرف مصروف رہے کہ اگر رومی میرے ساتھ بیوفائی اور فریب کرین اور اسوجہ سے مین اُنپر حملہ کرون پس تم بھی اُنپر حملہ کرو یہ کہکر ربیعہ بن عامر گھوڑے پر سوار ہوئے اور مسلمانون سے سلام علیکم کرکے بجانب لشکر دشمن کے روانہ ہوئے جب قریب لشکر اور خیمے بادشاہ کے پہونچے قداح بن واثلہ نے اُنسے کہا کہ بادشاہ کے لشکر کی تعظیم کرو گھوڑے سے اترو ربیعہ بن عامر نے کہا کہ مجھ سے تو یہ ممکن نہین ہی کہ عزت سے ذلت اختیار کرون اور مین گھوڑا اپنا دوسرے کو نہ دونگا اور سوائے دروازۂ خیمے کے بیچ مین کہین نہ اُترونگا اور اگر خلاف اُسکے مجھسے چاہتے ہو تو مین ابھی پھرا جاتا ہون کسواسطے کہ ہمنے تمھارے پاس پیغام نہین بھیجا تھا بلکہ تمھارا پیغام ہمارے پاس آیا تھا پس قداح نے یہ حال رومیون سے بیان کیا اُنھون نے کہا کہ یہ مرد عربی اپنے کلام مین راستگو ہین آنے دو اُنکو جسطرح سے وہ چاہین پس ربیعہ بن عامر خیمے کے قریب پہونچکر گھوڑے سے اُترے اور گھوڑے کی باگ اپنے ہاتھ مین لیے ہوئے زمین پر بیٹھ گئے پس جرجیس نے اُنسے کہا کہ ای برادر عربی باوجود اس بات کے کہ تم ضعیف اقوام کے ہمارے نزدیک ہو اور یہ خیال ہرگز ہمارے دلون مین نہ تھا کہ تم ہمسے لڑوگے تم کس امر کے ہمسے خواہان ہو ربیعہ بن عامر نے جواب دیا کہ ہم صرف تمسے یہ چاہتے ہین کہ تم دین اسلام مین داخل ہو اور جو ہم کہتے ہین اور کرتے ہین وہی تم بھی کہو کرو اور اگر یہ امر تمکو منظور نہو جزیہ دو اور اگر جزیے مین بھی انکار ہو پس تلوار حکم فیصلہ ہمارے تمھارے بیچ مین جرجیس نے کہا کہ کیا قباحت اور کون چیز تمکو اس امر سے مانع ہی کہ تم ملک فارس پر چڑھائی کرو اور ہم سے راہ رسم اور دوستی رکھو ربیعہ بن عامر نے جواب دیا کہ بہ نسبت اہل فارس کے تم ہمارے ملک سے قریب ہو اور اللہ تعالی نے اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہی قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ جرجیس نے پوچھا کہ کوئی کتاب بھی تمپر اتری ہی ربیعہ بن عامر نے کہا ہان جیسے انجیل تمھارے نبی پر اُتری ہی جرجیس نے کہا آیا ممکن ہی کہ صلح کرلو تم اپنی اور ہماری قوم کے ساتھ اس شرط پر کہ دیوین ہم ہر مرد کو تمھارے لشکر سے ایک دینار اور ایک وسق غلہ اور تمھارے لشکر کے سردار کو ایک سو دینار اور دس وسق غلہ اور تمھارے خلیفہ کو ایک ہزار دینار اور ایک سو وسق غلہ اور ہمارے تمھارے اِن بات کی لکھا پڑھی ہو جائے کہ نہ تم ہمسے لڑو اور نہ ہم تمسے ربیعہ بن عامر نے جواب دیا کہ یہ بات نہین ہوسکتی ہی ہمارا تمھارا معاملہ وہی ہی جو پہلے کہہ چکے ہین کہ دین اسلام اختیار کرو یا جزیہ دو یا تلوار کا سامنا ہی جرجیس نے کہا کہ دین اسلام تو کسی طرح قبول نہین کرسکتے ہین گو ہم سب کے سب مارڈالے جاوین کسواسطے کہ اپنے دین کا بدل ہمکو کسی طرح دکھائی نہین دیتا ہی اور مرجانے کو ہم دوسرے چیزے سے آسان وسبک جانتے ہین اور لڑائی مین تو ہمسے زیادہ تم لوگ خواہشمند نہین ہو کہ ہمارے لشکر مین اولا دبطارقہ وعالقہ اور لڑائی اور نیزہ اور تلوار کے لوگ ہین پھر جرجیس نے ایک زبان سے کہا کہ بشتابید مہتر ترسایان کو اسوقت میرے سامنے حاضر کرو

کہ اُنسے امور دین کی گفتگو کرے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ہرقل بادشاہ نے ایک بڑا نے دانا اور مہتر سایان کو جو اُنکے دین اور شرع کے مسائل خوب جانتا تھا اس لشکر کے ساتھ بھیجا تھا سو وہ شخص جرجیس کے سامنے آکر بیٹھا اور جرجیس نے اُس سے کہا کہ ای باپ ہمارے دریافت کر تو ہمارے لیے اس مرد سے حالات اُنکے دین اور شرع کو پس شمعیا نے ربیعہ بن عامر سے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہی کہ اللہ تعالے ایک نبی عربی ہاشمی قریشی پیدا کریگا اور علامت اُنکے نبوت کی یہ ہوگی کہ اللہ تعالی اُنکو آسمان پر بُلا دیگا سو یہ بات واقع ہوئی یا نہین ربیعہ بن عامر نے کہا ہان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی چنانچہ خود اللہ تعالی قرآن مجید مین اُسکی خبر دیتا ہی سبحٰن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ پھر اُس شخص نے کہا کہ ہماری کتابون مین مذکور ہی کہ خدا اُنکی امت پہ ایک مہینے کا روزہ فرض کریگا ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہی اللہ تعالی نے روزہ فرض کیا ہی اور اپنی کتاب مین یہ فرمایا ہی شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور دوسری جگہ فرمایا ہی کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذی من قبلکم پھر اُسنے کہا کہ ہماری کتب مین یہ بات لکھی ہی کہ اُنکی اُمت سے جو کوئی ایک نیکی کریگا اُسکے لیے دس نیکیان لکھی جائینگی اور جو کوئی ایک بُرائی کریگا اُسکے واسطے ایک ہی برائی لکھی جائیگی ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا ومن جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلھا پھر اُسنے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہی کہ اللہ تعالی اُنکی اُمت کو حکم کریگا کہ اُسپہ درود بھیجا کرین ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہی اللہ تعالے قرآن مجید مین فرماتا ہی ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یاایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما پس شخص مذکور یہ سب جوابات ربیعہ بن عامر کے سُنکر متعجب ہوا اور سرداران روم سے اُسنے کہا کہ حق اُنھین قوم کے ساتھ ہی پھر بعد اس گفتگو کے ایک دربان نے جرجیس سے کہا کہ یہ وہی عرب بدوی ہی جسنے تیرے بھائی باطلیق کو مار ڈالا ہی پس جب جرجیس نے یہ کلام سُنا لال ہوگئین آنکھین اُسکی غصے سے اور چاہا اُسنے کہ ربیعہ بن عامر پہ حملہ کرے مگر ربیعہ بن عامر اس حالت کو دیکھکر مثل بجلی کے فورًا اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور دست بقبضۂ شمشیر ہوگئے اور جلدی کی جرجیس پر اپنی تلوار کے وار سے پس ڈالدیا اُسکو زمین پر بیہوش اور مُردہ اور دوڑے بطارقہ اور اُنپر حملہ کیا تب ربیعہ بن عامر اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر آیا وہ بمقابلہ ہوئے اور حملہ کیا رومیون پر اور دیکھا یزید بن ابی سفیان امیر لشکر مسلمانون نے سامنے سے اس حال کو پس کہا اُنھون نے مسلمانون سے کہ شمنان خدا نے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ربیعہ بن عامر کے ساتھ بیوفائی اور فریب کیا پس چلو اور لوٹو اُنکو جانے نپاوین پس حملہ کیا مسلمانون نے اور ملگئے دونون لشکر ایک مین اور خوب مضبوطی سے رومی لڑ رہے تھے کہ اُسی حالت مین ایک لشکر مسلمانون کا بہ سرداری شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دکھائی دیا اور جب اُس لشکر کے مسلمانون نے اپنے بھائیون مسلمانون کو رومیون سے لڑتے دیکھا حملہ کیا اُنھون نے رومیون پر اور گھیر لیا اُنکو اور خوب تیغ زنی کی اُنکے سرون پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اُس دن آٹھ ہزار جماعت رومیون

سے ایک شخص زندہ نہ بچا کہ اہل عرب نے لیا تھا اُنکو گھوڑے دوڑا کر بسبب دور ہونے ملک شام کے تبوک
سے اور سب مال و اسباب اُنکا مسلمانون کے قبضہ مین آگیا پھر ہمراہیان یزید بن ابی سفیان نے شرجیل
بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون سے ملاقات کی اور سب ایک جگہ اوترے اور شرجیل بن حسنہ
نے سب مال لوٹ کا یکجا کر کے یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر سے مشورہ کیا سو اُن دونون سردارون کے
یہ کہا کہ مناسب ہی کہ سب مال جو رومیون سے ہاتھ لگا ہی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین بھیجا جاوے تاکہ
مسلمان اُسکو دیکھکر قصد جہاد رومیون کا کرین پس اس رائے کو سبھون نے پسند کیا اور سب مال و اسباب سوائے
ہتھیارون اور سامان جنگ کے واسطے تقویت مسلمانون کے بہراہی شداد بن اوس اور پانچون
سوار کے مدینہ طیبہ کو روانہ کیا اور مسلمانون نے بانتظار آنے اور لشکر کے بمقام تبوک قیام کیا واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب شداد بن اوس وہ سب مال و اسباب لیکر مدینہ منورہ مین پہونچے اور وہان
کے مسلمانون نے اُسکو دیکھا بڑی خوشی سے آوازین لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کی بلند کین کہ شور اُنکی آواز ونکا
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے کانون تک پہونچا پس اونھون نے سبب اوسکا استفسار فرمایا لوگون نے عرض کیا
کہ شداد بن اوس اُس مال و اسباب کو جو رومیون سے جہاد مین ہاتھ لیکر آئے ہین پس یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اُسی وقت
شداد بن اوس مع ہمراہیان اپنے کے آپہونچے اور سواریون سے اُترکر مسجد شریف نبوی مین علی ساکنہا
الف التحیۃ والثنا داخل ہوئے اور دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کی پڑھین پھر قبر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
سلام کیا بعدہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور سلام کر کے مبارکباد فتح کی دی اور
تمام سرگذشت لڑائی رومیون کی بیان کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سجدہ اللہ تعالے جل شانہ کا
ادا کیا اور اس معاملے کو شگون نیک فتح اسلام کا تصور فرمایا اور اس مال و اسباب سے
سر الشکر مسلمان کا آراستہ کیا اور ایک خط بطلب اہل مکہ معظمہ کے واسطے جہاد کے لکھا وہو ہذہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی بکر عبد اللہ عتیق ابن قحافۃ الی المسلمین من اہل مکۃ وحولہا سلام علیکم
فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد فانی قد استنفرت من
قبلی المسلمین الی جہاد عدوہم وفتوح بلاد الشام وقد کتبت الیکم لتسرعوا الی ما امر ربکم سبحانہ وتعالی حیث یقول
خفافا وثقالا وجاہدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون وہذہ الآیۃ
فیکم والنعرا حی بہا واول من صدق بہا وقام بحکمہا فمن نصر دین اللہ فاللہ ینصرہ ومن
نفسہ عن ذلک استغنی اللہ عنہ واللہ غنی حمید سارعوا الی جنۃ عالیۃ قطوفہا دانیۃ اعدہا
للجاہدین والمہاجرین ولانصار من اتبع سبیلہم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل اور اس نامے پر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر کرکے عبداللہ بن حذافہ کے حوالہ کیا پس عبداللہ وہ نامہ لیکر روانہ ہوے اور
مکہ معظمہ مین پہونچکر اہل مکہ کو آواز دی جب اہل مکہ یکجا ہوئے عبداللہ بن حذافہ نے وہ خط پڑھکر اُن لوگون کو سُنایا پس
سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ قبول کی ہمنے دعوت اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور سچّا جانا ہمنے قول اُنکا اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل کھڑے ہوئے اور کہا قسم ہی خدا کی
کہ نہ باز رہینگے ہم مدد دہی دین خدا سے اور کب تک راہ دیکھین اور باز رکھین گے ہم اپنی جانون کو ان لوگون سے
جنھون نے سبقت کی ہمپر لڑائیون مین اور بہ تحقیق پہونچا مطلب کو وہ شخص جسنے سبقت کی کہ اگر بچھڑ رہے ہم سبقت
کرنیوالون سے پس شاید کہ ہم بھی پیچھے ملنے والون مین لکھے جائین پس روانہ ہوئے عکرمہ بن ابی جہل ساتھ چودہ
آدمی اپنی قوم کے بنی مخزوم سے اور روانہ ہوے سہیل بن عمرو ساتھ چالیس آدمیون کے قوم عامر سے اور
حارث بن ہشام بھی اُنکے ساتھ ہوئے اور دیگر اہل مکہ معظمہ نے بھی ساتھ دیا کہ تعداد کل اس جماعت کی پانچسو
تھی اسیطرح حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط قوم ہوازن اور ثقیف کو بھی لکھا تھا سو اس قوم کے بھی
چار سو آدمی بجانب مدینہ منورہ روانہ ہوئے **واقدی** رحمہ اللہ نے عبداللہ بن سعید سے اُنھون نے ابی عامر ہوازنی
سے **روایت** کی ہی کہ ابی عامر نے کہا کہ ہم طائف مین تھے جسوقت یہ خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہمارے پاس
پہونچا پس اس خط کے پڑھتے ہی چار سو آدمی قوم ہوازن و ثقیف سے چلکر راستے مین اہل مکہ سے ملاقی ہوئے
کہ ہم وہ سب ملکر نو سو آدمی سوار تھے اور ہر شخص ہم مین کا یہی کہتا تھا کہ ہم مین سے ہر ایک شخص نو سو سوار رومی کا مقابلہ
کرسکتا ہی پس ہم سب بالاتفاق مدینہ منورہ مین پہونچکر بمقام بقیع اُترے جب یہ حال حضرت صدیق کو معلوم ہوا
حضرت صدیق نے ہمارے پاس کہلا بھیجا کہ اپنے بھائیون کے پاس روانہ ہو تم یعنی جس مقام مین شرحبیل بن حسنہ
اور یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر ہین پس روانہ ہوئے ہم لوگ جرف کو اور وہان بیس روز قیام کیا اور مسلمان آکر
ہم مین ملتے جاتے تھے شداد بن اوس نے جو اس جماعت مین تھے **روایت** کی ہی کہ آئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
مع جماعت مہاجرین اور انصار کے ہمارے پاس اور کھڑے ہوئے اور خطبہ پڑھا پس حمد و تعریف بیان کی اللہ تعالیٰ کی پھر
کہا کہ ای لوگو اللہ تعالیٰ نے مسلمانون پر فرض کیا ہی جہاد کو اور ثواب اُسکا بڑا ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک پس اچھے کرو تم
اپنے ارادے اور نیتونکو تاکہ بڑھ جاوین نیکیان تمھاری اور جلدی چلو ای بندگان خدا بجانب عمل کرنے فضل اپنے پروردگار
اور سنت اپنے نبی کے اور نہین ہی یہ نام مگر ایک دو نیکیونکا یا فتح یا شہادت پس جو شخص شہید ہوگا تم مین سے جا ملیگا
گذرے ہوے لوگون مین اور جو مر جائیگا تم مین سے پس جزاے خیر دینا اُسکا اللہ تعالیٰ کے ذمے ہی اور چار سو مسلمان قوم حضرموت
کے بھی آئے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک نامہ **اصید بن سلمہ** کلابی اور قوم بنی کلاب کو بھی لکھا اور واسطے جہاد
روم کے اُنکو بلایا تھا پس **ضحاک بن سفیان بن عوف** کلابی نے بطور خطبہ پڑھنے کے قوم کلاب سے کہا کہ ای قوم بنی کلاب

پرہیزگاری اختیار کرو اور روانہ ہو تم بجانب خلیفۂ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مدد دو ہی دین محمدی کی کر و پس ایک شخص پیر نے قوم بنی کلاب سے جو بارہا ملک شام مین گیا تھا کہا کہ ای ضحاک تم ہمکو ایسی قوم سے لڑنیکو کہتے ہو جنکے واسطے عزت اور قوت اور لشکر اور گھوڑے بیشمار ہین اور اہل عرب طاقت اُنکے مقابلے کی نہین رکھتے ہین کہ یہ لوگ بھوکے ضعیف جماعت کے تھوڑے ہین ضحاک نے کہا کہ جو فتح اور نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوئی تھی وہ بسبب گنتی لوگون اور ہتھیار کے نہ تھی بلکہ وہ نصرت اظہار دین خدا کے واسطے تھی جس دین پر اللہ نے انکو بھیجا تھا چنانچہ ہنگام غزوہ بدر کے ہمکی تین سو تیرہ آدمی ہمراہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور قریش کے پاس لشکر اور ہتھیار سے بہت کچھ سامان تھا اور ہمیشہ فتح و نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اُسوقت تک کہ اِس عالم سے انتقال فرمایا اور جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوئے اُسوقت تمنے دیکھا ہی اُن لوگون کو جو بعد انتقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اسلام سے پھر گئے تھے کہ کیونکر تلوار سے اُنکو مغلوب کیا اور کوئی تعریف تمھارے خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مسلمانون کے نزدیک نہوگی جب تک کہ تم مسلمانونکی کمک نہ کروگے جیسا کہ قوم حمیر اور قوم طے نے کیا ہی پس اللہ تعالی کی قسم تمکو دیتا ہون کہ برا نہ کہلاؤ تم اپنی قوم کو درمیان اہل عرب کے حال آنکہ اہل عرب مین اونٹ گھوڑے جماعت ہتھیار مین تم سب سے زیادہ ہو پس اللہ سے ڈرو اور حکم خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مان لو راوی نے کہا ہی کہ جب قوم بنی کلاب نے یہ گفتگو ضحاک کی سُنی کھلگئین آنکھین اُنکی اور جوانمردی کی اُنھون نے واسطے چلنے کے پس سوار ہوئے اونٹون پر اور کوتل کر لیا عربی گھوڑونکو اور آئے مدینہ منورہ زادہا اللہ تعظیما و تشریفا مین پس وہان سلح اور گھوڑون پر سوار ہوئے اور مدینہ طیبہ مین پہونچکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور حضرت صدیق انکے آنے سے خوش ہوئے اور ایک نشان فوج اُس جماعت کے واسطے بناکر بہیرو ضحاک بن سفیان کیا اور انکو حکم دیا کہ لشکر مسلمانون مین جاملو اور ضحاک نے بہت گھوڑے اونٹ اپنے ساتھ لاکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین اس خواہش سے نذر کیے تھے کہ جہاد روم مین وہ کام آوین راوی نے کہا ہی کہ جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ گھوڑے برنگ سرخ و سفید دیکھے بہت خوش ہوئے اور کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہی کہ فرماتے تھے خیل اُلیمن مجلبۃ طلقۃ راوی نے بیان کیا ہی کہ اس لشکر کے جمع ہونے کا شور ہو گیا اور اولاد مہاجرین اور انصار کے بھی لوگ آکر اس لشکر مین شریک ہوئے اور بمقام جرف پورا ہوا لشکر اور حضرت صدیق نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے اِس تمام لشکر پر امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح کو سردار مقرر فرماوین اور کسی اور شخص کو اس لشکر کے طلیعہ پر امیر مقرر کرین سو یہ امر سعید بن خالد بن سعید بن العاص کے واسطے جو جوان بزرگ تھے تجویز کیا اسوجہ سے کہ سعید نے حضرت صدیق سے کہا تھا کہ ای خلیفۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ نے ارادہ اِس امر کا کیا تھا کہ لشکر کا ایک امیر طلیعہ میل اور امیرون کے میرے باپ کو مقرر فرماوین تب مسلمانون نے اس معاملے مین آپسمین گفتگو کی تھی پس آپ نے اُنکو معزول فرمایا اور حال یہ ہی کہ میرے باپ نے اپنے نفس کو راہ خدا مین قید کیا تھا اور مین نے بھی اپنے نفس کو اللہ تعالی کی راہ مین

قبول کیا ہی اور ہمیشہ آپکی دعوت اور بیعت کا قبول کرنے والا ہون پس اگر آپ مجکو امیر طلیعہ اس لشکر کا مقرر فرماوین تو انشاء اللہ تعالے لڑائی مین مجکو عاجز نہ دیکھیگا راوی نے کہا ہی کہ سعید اپنے باپ سے زیادہ بزرگ منش اور سوار کار تھے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے انکی درخواست کو منظور فرمایا اور نشان فوج اُنکے واسطے بناکر انکو دیا اور دو ہزار سوار عرب پر انکو امیر کیا **واقدی** رحمہ اللہ تعالی نے روایت کی ہی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سب حال گفتگو سعید بن خالد کا اور خواہش اُن کی در باب امارت لشکر اور مقرر ہونا اُنکا اُس کام پر سُنا تو یہ امر اُنکو اچھا نہ معلوم ہوا اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا ای خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نشان تمنے سعید بن خالد کے واسطے بنایا ہی اور اُنکو اُس شخص پر جو اُنسے بہتر ہی ترجیح دی ہی اور جو گفتگو سعید بن خالد نے بوقت بنانے نشان کے تمسے کی وہ سب مین نے سنی سو مین قسم بخدا کھاتا ہون کہ تم جانتے ہو کہ سعید نے اُس قول سے یعنی یہ کہ مسلمانون نے اُنکے باپ کے مقدمے مین گفتگو کی سوائے میرے اور کسی کو مراد نہین لیا ہی حالانکہ قسم ہی خدا کی کہ مین نے اُنکے باپ کے مقدمے مین کوئی کلام نہین کیا اور نہ مجکو اُنسے دشمنی ہی پس جب حضرت صدیق نے یہ کلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سنا بہت گران گزرا اُن پر دو وجہون سے ایک معزول کرنا سعید بن خالد کا دوسرے عمل کرنا خلاف رائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کسواسطے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت رکھتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اخواہ مسلمانون کے تھے اور اُنکو ایک قرب و منزلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل تھی پس اُٹھ کھڑے ہوئے حضرت صدیق اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاکر یہ حال بیان کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ کو معلوم ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ کو اصلاح اور بھلائی دین کی منظور رہتی ہی اور انکو کسی مسلمان کے ساتھ دل مین دشمنی نہین ہی پس حضرت صدیق نے قول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قبول کرکے ابی اروی الدوسی کو سعید بن خالد کے پاس بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ میرے نشان کو میرے پاس پھیر بھیجو جب یہ پیغام بمقام جرف سعید بن خالد کو پہونچا نشان مطلوبہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو پھیر بھیجا اور کہا قسم ہی خدا کی مین کافرون کے ساتھ لڑونگا تحت نشان ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جس جگہ ہو اور جسکے ہاتھ مین ہو کیونکہ مین اپنے نفس کو اللہ تعالی کی راہ مین قید کرچکا ہون **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس فکر مین تھے کہ کس شخص کو امیر طلیعہ لشکر ابی عبیدہ بن الجراح کا کرنا چاہیے کہ اس اثنا مین سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل اور حرث بن ہشام آئے اور یہ لوگ ہتھیار بند اور خواہشمند اس امر کے تھے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ انکے واسطے نشان سرداری فوج کا بنا دین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن لوگون کو دیکھکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس امر کا مشورہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ امر تو کرنے کا نہین ہی پس حرث بن ہشام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم قبل اسلام کے ہمارے واسطے شمشیر بُران تھے اب کہ اللہ تعالی نے ہمکو ہدایت اسلام کی کی سو ہم کچھ پاس قرابت تم مین نہین دیکھتے ہین

حال آنکہ اللہ تعالیٰ نے پاسداری قرابت کا حکم کیا ہی پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس امر مین انھین کو مقدم گردانتا ہون جو پہلے ایمان لائے ہین سہیل بن عمرو نے کہا کہ اگر تمھاری راے ہی کہ سابقین کو مقدم گردانو تو قسم ہی خدا کی کہ ہم نافرمانی نہ کرینگے اور جو خروج بایام جاہلیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لڑائی مین کیا ہی اُسکا دوچند راہ خدا مین خرچ کرینگے اور جسقدر مدت کہ ہم بمقابلہ لڑائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ٹھہرے ہین اُسکے دو حصے اب بمقابلہ دشمنان خدا لڑینگے اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ ای لوگو مین خدا کو اس بات پر گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنا نفس اور اپنے ساتھیون کے نفوس اور اپنے مال کو راہ خدا مین قید کیا ہی کبھی جہاد سے نہ پھرینگے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کلام انکا سُنکر یہ دعا مانگی اللھم بلغھما افضل ما یبلغون واجرھم باحسن ما کانوا یعلون پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص بن وایل السہمی کو اپنے سامنے بلایا اور ایک نشان فوج اُنکے سپرد کرکے فرمایا کہ مین نے تمکو اس لشکر یعنی اہل مکہ معظمہ اور ثقیف وطائف وہوازن وبنی کلاب کا سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب زمین فلسطین کے اور ابی عبیدہ بن الجراح کی کمک کرو تم اگر وہ اسکے خواہان ہون تمسے اور کوئی کام بدون اُنکی صلاح اور مشورے کے نہ کرنا پس روانہ ہو تم برکت دے خدا تم مین اور تمھارے ساتھیون مین پس عمرو بن العاص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ تمکو میری شدت ورسختی دشمنان دین پر اور صبر میرا جہاد مین معلوم ہی سو تم خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرے واسطے سفارش اس امر کی کرو کہ مجکو ابو عبیدہ بن الجراح پر سردار مقرر کرین اور میرا قرب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمنے دیکھا ہی اور مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ میرے ہاتھون سے بلاد شام فتح اور دشمنان دین ہلاک ہون حضرت عمرؓ نے کہا جو تمنے یہ اپنے حالات کا ذکر کیا مین اُسمین کچھ تکذیب اور کلام نہین کرتا ہون لیکن مین اس امر مین خوش نہونگا کہ تم ابو عبیدہ بن الجراح پر امیر مقرر ہو کہ میرے نزدیک ابو عبیدہ کا مرتبہ تمھارے مرتبہ سے بڑھکر ہی اور وہ سابق الایمان ہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکے حق مین ارشاد فرمایا ہی ان عبیدۃ امین ھذہ الامۃ عمرو بن العاص نے کہا کہ اگر مین ابو عبیدہ پر امیر مقرر کیا جاؤن تو یہ امر باعث کمی اُنکے مرتبہ کا نہین ہو سکتا ہی حضرت عمر نے کہا افسوس ہی تمپر ای عمرو اس بات کا کہ بیان تمھارا تو دلیل ہی اس امر کی کہ اس درخواست سے غرض تمھاری صرف حصول مرتبہ اور بزرگی دنیا ہی سو ڈر ای عمرو خدا سے اور نہ طلب کرو تم کچھ سوائے بزرگی آخرت کے عمرو بن العاص نے کہا کہ درحقیقت بات تو یہی ہی جو تمنے کہا پھر بعد اس گفتگو کے عمرو بن العاص آمادہ بروانگی ہوئے اور اہل مکہ اور بنو کلاب وہوازن وثقیف وغیرہ اُنکے ساتھ ہوئے اور مہاجرین اور انصار واسطے ہمراہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ٹھہر گئے اور عمرو بن العاص نے اپنے ہمراہی لشکر کا سعید بن خالد کو مقدمۃ الجیش کیا ابو الحسن مدائنی نے بیان کیا ہی کہ مین عمرو بن العاص کے لشکر مین تھا پس ہمنے

مین نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو جو عمرو بن العاص کو بوقت رخصت کے وصیت فرمائی تھی اور خلاصہ یہ ہے کہ ڈرتے رہو تم
اللہ تعالیٰ سے ہر حال چھپے ہوئے اور ظاہر مین اور شرم رکھو اللہ تعالے سے عالم تنہائی مین کہ وہ تمھارے کام کو دیکھتا ہے اور
یہ تو تم جان چکے ہو کہ تمسے بہتر اور باعزت لوگون پر مین نے تمکو سردار کیا ہے اور کام آخرت کا کرو اور اللہ کو اپنے کام سے راضی
رکھو اور اپنے ساتھیون پر مثل باپ کے شفقت کرو اور چلنے مین شتابی نکرو اور ساتھیون کے خبرگیران رہو کہ انمین ضعیف لوگ
بھی ہین اور تمکو بہت دور جانا ہے واللہ ناصر دینہ لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اور جب تم مع اپنے اس
لشکر کے روانہ ہو تو اُس راہ کو نہ جاؤ جس راہ مین یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ
گئے ہین بلکہ براہ ایلیا جاؤ کہ اس راہ سے ارض فلسطین کو پہونچ جاؤ گے اور لوگ خبر رسان اور جاسوس مقرر کرکے ابو عبیدہ
بن الجراح کے پاس بھیجکر انکا حال دریافت کرو پس اگر سنو کہ وہ اپنے دشمن پر غالب ہین تو تم اُن دشمنون سے جو ارض
فلسطین مین ہین لڑو اور اگر اُنکو تمسے کمک کی خواہش ہو تو لشکر کو کمک کے واسطے ایک کے پیچھے دوسرا بھیجتے جاؤ
اور سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل اور ہشام بن حرث اور سعید بن خالد کو مقدمۃ الجیش اس لشکر کا کرو اور جس
کام کے واسطے مین نے تمکو مقرر کیا ہے اُسمین سستی اور کاہلی نہ کرو اور ڈرو تم کاہلی سے اور کثرت دشمنون کی دیکھکر یہ نکرو
کہ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو ایسی جگہ بھیجا ہے کہ ہم مقابلہ نہین کر سکتے کیونکہ تمنے بہت جگہ کثرت کفار اور
قلت مسلمانون کی اپنی آنکھ سے دیکھی ہے اور معاملۂ جنگ خیبر اور فتح مسلمانون کی بھی تمکو معلوم ہے اور تمھارے ساتھ
صحابۂ مہاجرین اور انصار اہل بدر سے ہین سو اُنکی پاسداری اور بزرگداشت وحفظ مراتب اور حقوق اُنکے کرنا اور
اُنپر کوئی دست درازی اپنی حکومت کی نکرنا اور اس بات کا غرور اپنے دلمین نہ لانا کہ مجکو ابی بکر نے اسوجہ سے سردار انکا کیا ہے
کہ مین اُنسے بہتر ہون اور فریب نفس سے ڈرتے رہنا اور اپنے کو مثل ایک اپنے ہمراہیون کے سمجھنا اور جسوقت جس امر کا
قصد کرنا اُسمین اُن لوگون سے مشورہ لے لینا اور نماز کا التزام رکھنا اور کوئی بے اذان نہ پڑھنا اور جب نماز کا وقت
آوے اذان کہنا تاکہ تمھارے ساتھی سنین پھر ارادہ نماز کا کرنا پس جو کوئی ہمراہیون سے تمھارے ساتھ نماز پڑھیگا اُسکے
واسطے بہتر ہوگا اور جو اپنے قیامگاہ مین پڑھیگا اُسکو بھی اجر ہوگا اور تم خود ایلچیون کی بات چیت مین مالک رہنا اور دشمنون سے
نڈر نہ رہنا اور اپنے ساتھیون کو قرآن مجید پڑھنے کی تاکید کرنا اور نگہبانی کے واسطے ساتھیون کو باری باری سے مقرر کرنا
پھر تم خود اُسکے نگران رہنا اور رات کو اپنے ہمراہیون کے ساتھ زیادہ یکجائی اور نشست رکھنا اور جب کسی ہمراہی کو بعوض کسی
امر خلاف شرع کے عقوبت کرنا زیادہ شدت اُسمین نکرنا اور سزا کو بھی نہ چھوڑ دینا کہ زیادہ تر دلیری اُسکو ہو جاوے اور حتی
ممکن ہو سکے دُرے نہ مارنا کیونکہ تم بیخوف نہین رہ سکتے ہو اُس شخص سے کہ جا ملے دشمنون مین اور کمک کرے انکی تمھارے
اوپر اور نہ برملا کرنا کسی کے بھید کی بات کو اور اکتفا کرنا ظاہر اور کھلی ہوئی اُنکی باتونپر اور اپنے کام مین کوشش کرتے رہنا
اور بوقت مقابلۂ دشمن کے یاد اور تصدیق خدا کی کرنا اور کلام کرنے مین وصیت کو مقدم رکھنا اور اپنے ساتھیونپر حکم امر کا کرنا

کہ خیانت نکرین اور بحالت ثبوت خیانت کے سزا دینا اور وقت نصیحت کے کلام مختصر کہنا اور اصلاح رکھنا اپنے نفس کی تاکہ اصلاح پر رہے رعیت تمھاری اور امام پیشوا نہین ہوتا ہی مگر وہ شخص جو اپنے فعل اور عمل مین نسبت رعیت کے نزدیکی خدا کی ملحوظ رکھے اور مین نے سردار کیا ہی تمکو تمھارے ساتھیون اہل عرب پر پس ہر گروہ کی منزلت اور مرتبے کو پہچانتے رہنا اور بہ نسبت اُنکے مثل مان باپ کے مہربان رہنا اور کوچ کے وقت اپنے لشکر کی خبر گیر رکھنا اور کچھ لشکر بطور طلیعہ کے اپنی فوج کے آگے مقرر کرنا اور جس شخص سے راضی ہو اُسکو نگرانی کے واسطے پیچھے لشکر کے رکھنا اور دشمن کے مقابلہ مین صبر کرنا اور پیچھے نہ پھرنا کہ اسمین ضعف اور عاجزی تمھاری ثابت ہو اور بالتزام رکھنا اپنے ساتھیون کو قرآن پڑھنے پر اور مذاکرہ امور زمانہ جاہلیت اور کفر سے اپنے ساتھیونکو باز رکھنا کہ ایسی باتون سے آپس کی دشمنی پیدا ہوتی ہی اور تازگی اور خوبی دنیا سے احتیاط رکھنا اُسوقت تک کہ جا ملو تم گزشتگان گزشتہ شکم سے اور اپنے تئین اُن لوگون مین ملانا جنکی مدح قرآن شریف مین مذکور ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وجعلنا هم ائمة يهدون بامرنا واوحينا اليهم فعل الخيرات واقام الصلوة وايتاء الزكوة وكانوا لنا عابدين ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جسوقت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ وصیت عمرو بن العاص کو کرتے تھے اُسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بھی اس جگہ موجود تھے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روانہ ہو ساتھ برکت اور مدد خدا کے وصیت کرتا ہون مین تمکو اس بات کی کہ خدا سے ڈرتے رہو اور سبکی راہ مین جہاد اور کفار ونکو قتل کرو کہ اللہ مدد کرتا اُس شخص کی جو مدد کرتا ہی اللہ کی پس روانہ ہوا لشکر مسلمانون کا جسکی تعداد نو ہزار تھی بسرداری عمرو بن العاص کے بارادہ فلسطین کے اور جب یہ لشکر ایکدن کے راستے پر پہونچگیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے نشانہائے فوج واسطے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے بنایا اور اُنکو تمام لشکر مسلمانون پر سردار مقرر کیا اور حکم دیا کہ مع اپنے ہمراہیان کے بجانب زمین جابیہ روانہ ہون اور کہا کہ ای امین الامۃ جو وصیتین مین نے عمرو بن العاص کو کی ہین وہ تم سب سُن چکے ہو اب مین تمکو رخصت کرتا ہون پس روانہ ہوئے مسلمان بجانب منزل مقصود کے پھر بعد رخصت کرنے ابو عبیدہ بن الجراح کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید المخزومی کو اپنے پاس بُلایا اور سردار کیا اُنکو قوم بنی لخم اور جذام پر اور ساتھ کیا اُنکے لشکر رمف کو جنکی تعداد نو سو سوارون کی تھی اور دیا خالد بن الولید کو نشان حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو سیاہ رنگ تھا اور یہ نو سو سوار وہ لوگ تھے جو اکثر لڑائیون مین سامنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لڑے تھے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے کہا کہ ای ابا سلیمان مین نے اِس سب لشکر پر تمکو سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب زمین ایلیا اور فارس کے اور مین اللہ تعالیٰ سے امید اِس بات کی رکھتا ہون کہ فتح کرے اللہ تعالیٰ اِس ملک کو تمھارے ہاتھ سے اور مدد دیوے تمکو پس روانہ ہوئے خالد بن الولید بجانب ملک عراق ردیم بن عامر نے بیان کیا ہی کہ تھا مین اُس لشکر مین جسکو حضرت صدیق نے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب ایلیا و فلسطین کے بھیجا تھا اور صاحب نشان عمرو بن العاص کے سعید بن خالد تھے پس دیکھا مین نے اُنکو کہ نشان کو جنبش

دیتے تھے اپنے ہاتھ مین آور اشعار رجز پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لشکر مسلمانون کو بجانب ملک شام وعراق روانہ کرکے مدینہ طیبہ مین واپس تشریف لائے اور وہ اللہ تعالے سے دعاے فتح ونصرت کی مسلمانون کے واسطے مانگتے تھے اور اسوقت حضرت صدیقؓ کے دل مین مسلمانون کے واسطے ایک قلق اور غم پیدا ہوا کہ آثار اُسکے اُنکے چہرے سے نمایان تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ یہ قلق کس امر کا ہی تمکو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجکو مسلمانون کے واسطے قلق ہی اور مین اللہ سے امید رکھتا ہون کہ اللہ تعالی مسلمانون کو اُنکے دشمنو پر غالب کرے اور ایسا نہ کرے کہ مسلمانون کے کسی معاملہ لڑائی اور جہاد مین مجکو غم لاحق ہووے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہی خدا کی مجکو کبھی کسی لشکر مسلمانون کی روانگی کا ایسا سرور نہین ہوا جیسا کہ اس لشکر کی روانگی مین بجانب ملک شام کے خوش ہوا اور یہ سرور میرا اسوجہ سے ہی کہ اللہ تعالی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدۂ فتح ملک شام کا فرمایا ہی اور اللہ تعالی کا وعدہ خلاف نہین ہوتا ہی حضرت صدیقؓ نے کہا سچ ہی اور مین جانتا ہون کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درباب فتح ملک شام کے راست ہی اُسمین کچھ خلاف نہین اور بیشک ہم روم اور فارس پر غالب ہونگے لیکن ہم نہین جانتے ہین کہ یہ امر کس وقت مین واقع ہوگا آیا اسی لشکر کے ہاتھ سے ہوگا یا دوسرے لشکر کے ہاتھ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا سچ ہی ولیکن خدا سے گمان نیک رکھنا چاہیے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُسی شب کو حضرت صدیقؓ نے یہ خواب دیکھا کہ عمرو بن العاص اور اُنکے ساتھی مسلمان ایک پشتہ دشوار گذار مین پہونچے ہین اور کام اُنپر سخت ہوگیا ہی پھر عمرو بن العاص نے چاہا کہ اُس پشتۂ دشوار گذار اور تنگ سے نجات پاوین پس حملہ کیا اُنھون نے بسواری اسپ اُسمین اور ساتھیون نے بھی بیت اُنکی کی پس ناگہان پہونچ گئے وہ ایک زمین سبز اور سیراب مین اور اُترے وہان اور راحت حاصل کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اس خواب کے دیکھنے سے سرور حاصل ہوا اور اس خواب کو لوگون سے بیان کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تعبیر اس خواب کی یہ ہی کہ مسلمانونکو فتح حاصل ہوگی لیکن معلوم ہوتا ہی کہ عمرو بن العاص اور اُنکے ساتھی لوگونکو جنگ مشرکین سے مشقت شدید اُٹھانی پڑیگی پھر اس مشقت سے نجات حاصل ہوگی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ زمانہ جاہلیت اور اسلام مین ہمیشہ معمول تھا کہ عوام الناس ملک شام کے گیہون جو روغن زیت منقی انجیر وغیرہ عمدہ چیزین مدینہ منورہ مین لاکر بیچتے تھے پس جس زمانہ مین کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سامان روانگی لشکر کا کر رہے تھے اور عمرو بن العاص کو مامور بروانگی جانب ارض ایلیا اور فلسطین کے کیا تھا اسوقت بھی یہ لوگ برسم تجارت آئے تھے اور سب معاملہ دیکھا سُنا تھا سو اُن لوگون نے یہ خبر و نیز حال مارے جانے مشرکین کا بمقام تبوک ہرقل بادشاہ روم کو پہونچایا پس ہرقل نے سب اپنے ارکان دولت اور مردان جنگجو اور سرداران ترسایان کو اکٹھا کرکے اس حال سے مطلع کیا اور کہا سُنو اور آگاہ ہو تم کہ یہ معاملہ وہی ہی جسکی خبر مدت سے مین تمکو دیتا ہون اور بیشک اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اس میرے تحقیق تک مالک ہوجائینگے اور وقت اسکا قریب پہونچا ہی اور ساتھی تمھارے بمقام تبوک مارے گئے اور

اور خلیفۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر مسلمانون کا تمھاری طرف روانہ کیا ہی کہ اُسکو تم اپنے پاس پہونچا ہی سمجھو
پس مناسب ہی کہ خودداری کرو تم اور اپنے دین اور شرع اور لڑکے بالے اور مال کے واسطے اُنسے لڑو اور اگر اس باب
مین سستی اور کاہلی کروگے تو ملک اور مال تمھارا سب اُنکی ملکیت مین آجائیگا پس وہ سب یہ کلام ہرقل کا سُنکر اپنے ساتھیون
جو بمقام تبوک مارے گئے تھے رونے لگے ہرقل نے کہا کہ رونا چھوڑو کہ یہ کام عورتون کا ہی اور جاکر تم سب بمقام اجنادین
جمع ہو ہرقل کے وزیر نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ اس خبر کو جنھون نے بیان کیا ہی ہم اُنکی زبان سے سنین پس ہرقل نے اُنمین سے
یک شخص عرب نصرانی کو قوم لخم سے اپنے سامنے بُلایا اور اُس سے پوچھا کہ تجکو مدینہ منورہ چھوڑے ہوئے کتنے دن گزرے
ہین اُسنے کہا کہ پچیس روز گذرے ہین پھر ہرقل نے پوچھا کہ مسلمانون کا سردار کون ہی اسنے کہا ایک شخص ہین جنکا نام
بوبکر ہی اور اُنھون نے اپنا لشکر تمھارے ملک کو روانہ کیا ہی اور مین نے دیکھا ہی کہ وہ لوگ بڑے مستعد اور مضبوط ہین
پھر ہرقل نے پوچھا کہ تو نے ابوبکر کو دیکھا ہی اُسنے کہا کہ ہان مین نے دیکھا ہی اور ابوبکر نے مجھسے ایک چادر درم کو سول لیکر اپنے
انون پر ڈال لی تھی اور دیکھا مین نے انکو مثل اور سب مسلمانون کے بدون فرق کے کہ صرف دو کپڑے پہنے ہوئے بازارون
ن پھرتے ہین اور نگرانی خلائق کی کرتے ہین اور حق کمزور کا زور آور سے دلاتے ہین اور معاملہ حق مین اُنکے نزدیک کمزور اور
آور برابر ہین پھر ہرقل نے کہا کہ اُنکا حلیہ بیان کرو اُسنے کہا کہ قد اُنکا لانبا ہی رنگ گندم گون ہی دونون رخسارے پتلے اور ہلکے ہین اور
ش زبان اور بیان ہین دانست بہت اچھے ہین پس ہرقل یہ سُنکر ہنسا اور کہا کہ وہی خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ن اور ہمنے اپنی کتب مین یہ لکھا دیکھا ہی کہ بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہی کام دین کا کرینگے اور ہمکو یہ بھی اپنی کتابون
ے معلوم ہوا ہی کہ اُنکے بعد ایک درشخص سیاہ چشم دراز قد گندم رنگ حملہ آور مثل شیر کے جنکے ہاتھون سے ہلاکی اور جلاوطنی
سان دین ہوگی اس کام کو کرینگے پس اُس عرب نصرانی نے کہا کہ اُس شخص کو بھی جسکی صفت تمنے بیان کی مین نے دیکھا ہی
بکر کے ساتھ کہ اُنسے کبھی جُدا نہین ہوتے ہین ہرقل نے کہا کہ ٹھیک ہوا معاملہ اور مین نے تو رومیون کے واسطے بہتری اور
ح چاہا تھا مگر اُنھون نے میری اطاعت سے اِنکار کیا اور قریب ہی کہ نکالدیے جاوینگے رومی زمین سوریہ سے پھر بعد اس گفتگو
ے تیار کیا ہرقل نے ایک صلیب سونے کی اور سپرد کیا رومیون کو جو سردار اسکے لشکر کا تھا اور کہا اُس سے کہ مین نے تجکو حاکم کیا
و اپنے لشکر پر پس روانہ ہو تو اور باز رکھ اہل عرب کو فلسطین مین آنے سے کہ یہ شہر بہت اچھا فراخ اور میوہ دار ہی
اُسی سے ہماری عزت ہی پس روبیش مذکور صلیب کو لیکر اُسی دن مع لشکر بجانب اجنادین کے روانہ ہوا واقدی
اللہ نے روایت کی کہ جب عمرو بن العاص مع اپنے ساتھیون کے ارض فلسطین مین پہونچے اور جانور اُنکے
اور لاغر ہوگئے تھے پس وہ ایک مقام بہتر اور سرسبز مین پہونچکر اُترے اور گھوڑے اونٹونکو چرنے کے واسطے
یا پس جاتی رہی لاغری اُنکی پھر مہاجرین اور انصار یکجا ہوئے اور اپنے کام مین اُنھون نے مشورہ کیا پس وہ مشورہ کر رہے
اسی حالت مین عامر بن عدی جو بہترین مسلمانون سے تھے اُس مقام مین آئے اور اُنکے عزیز اقارب

ملک شام مین بہت تھے کہ وہان کے آنے جانے سے اُنکے شہرون اور راستون سے واقف ہوگئے اور وہ اسوقت اپنے یگانون کے پاس سے جو ملک شام مین تھے آئے تھے پس مسلمانون نے انکو اپنے ساتھ لیا اور عمرو بن العاص کے پاس لیگئے پس جب دیکھا عمرو بن العاص نے کہ چہرۂ عامر بن عدی کا بہت گھبرایا ہوا ہی پوچھا کہ ای عامر تمھارے اضطرار کا کیا سبب ہی عامر نے کہا کہ میرے پیچھے ایک بڑا لشکر رومیون کا آپہونچا ہی دران حالیکہ کھینچتے ہین اور پھاڑتے ہین وہ لوگ درختون کو اچھے گھوڑونپر عمرو بن العاص نے یہ سُنکر کہا کہ ای عامر تمنے تو مسلمانون کے دلون کو خوف سے بھر دیا پس ہم اللہ تعالیٰ سے دشمنون پر مدد چاہتے ہین تم یہ بتلاؤ کہ کسقدر جماعت کا تمنے اندازہ کیا ہی عامر نے کہا کہ مین نے ایک بلند پہاڑ پر چڑھکر دیکھا ہی کہ نشانون اور نیزون اور صلیبون سے تمام وادی الاحمر جو ایک بڑا مقام ارض فلسطین مین ہی بھرا ہوا ہی اور بقدر ایک لاکھ آدمی کی جماعت میرے اندازے مین معلوم ہوتی ہی اور مجکو تو اسی قدر حال معلوم ہی اور تحقیق عذر خواہی کی اُس شخص نے کہ ڈرایا تھا پس جب عمرو بن العاص نے یہ کیفیت سُنی کہا اُنھون نے کہ اعانت طلب کرتے ہین ہم اللہ سے اُنپر اور نہین ہی طاقت قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر متوجہ ہوئے اُن لوگون کی طرف جو موجود تھے صحابۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا کہ ای لوگو ہم تم اِس معاملۂ جہاد مین برابر ہین پس مدد چاہو تم اللہ سے اُسکے دشمنون پر اور لڑو اُنسے اپنے دین کے واسطے پس تم مین سے جو مارا جائیگا وہ رتبہ شہادت کا پاویگا اور جو زندہ رہیگا وہ سعید و نیکبخت زندگانی کریگا پس تم لوگ اِس معاملے مین کیا رائے دیتے ہو بجواب اِس کلام کے ہر شخص کو جو رائے مناسب معلوم ہوئی اُسنے بیان کی اور ایک گروہ بادیۂ اعراب نے عمرو بن العاص سے یہ کہا کہ ای سردار ہماری رائے یہ ہے کہ تم ہم سب کو لیکر بیچ جنگل مین چلو کہ وہ لوگ وہان حملہ کرنے پر قادر نہونگے اور قلعجات اور گانون کو نہ چھوڑینگے اور جماعت اُنکی متفرق ہوجاویگی اُسوقت ہم اُنپر بسبیل غفلت کے حملہ کرکے اگر خدا نے چاہا بھگا دینگے سہیل بن عامر نے کہا کہ یہ مشورہ تو مرد عاجز کا ہی اور ایک جماعت مہاجرین اور انصار نے کہا کہ ہمنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تھوڑی جماعت سے بہت جماعت کو بھگا دیا ہی اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ مدد دہی اور حکم صبر کا فرمایا ہی اور نہین ہی وعدہ اللہ کا ساتھ صابرین کے مگر اچھا اور نیک اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین فرمایا ہی قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ اور حال یہ ہی کہ ہلوگ دشمن کے دیار مین ہین اور وہ درپے ہمارے قتل کے آئے ہین پس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ نہ پھرینگے ہم ان لوگون کے مقابلے اور لڑائی کفار سے اور نہ پھرینگے ہم اپنی تلوارون کو اُنسے پس جسکا جی چاہے اُنکے مقابلہ کو آگے بڑھے اور جسکا جی چاہے پلٹ جاوے اور جو شخص پیچھے پھریگا پس اللہ تعالیٰ اُسکی راہ مین ہی پس عمرو بن العاص نے قول مسلمانان مکہ معظمہ اور کلام عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا سُنا خوش ہوئے اور کہا کہ ای بیٹے فاروق کے کیا اچھی بات تمنے کہی گویا تمکو میرے دل کا بھید معلوم ہوگیا کہ میرے دل مین

ی ہی تھا جو تمنے کہا اور میری تجویز یہ ہے کہ مین تمکو کسی قدر مسلمانون پر سردار کردون کہ وہ میرے لشکر کے واسطے بطور طلیعہ
ے اور خبر لشکر کفار کی ہمسے بیان کرین اور دیکھین اور معلوم کرین اس امر کو کہ آیا وہ دینگے ہم کو ئی راہ لڑائی کی اُنکے
ساتھ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جو ارادہ تمنے کیا ہی وہ کرو کسواسطے کہ مین اپنی جان کے ساتھ بخیل نہین
ن اس امر مین کہ اُسکو خدا کی راہ مین صرف کردون پس عمرو بن العاص نے ایک نشان لشکر بنا کر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو
اور ایکہزار سوار مسلمانون سے اُنکے ساتھ کیے جسمین قوم بنی کلاب اور اہل طایف اور ثقیف سے تھے اور
روانگی کا دیا پس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مع ہمراہیان کے روانہ ہوئے اور وہ باقی دن اور تمام رات
تک چلنے مین گذرا نا کہ وقتہ صبح کے وقت ایک غبار اُنکو دکھائی دیا عبد اللہ بن عمر رضی نے اپنے ساتھیون سے کہا
رو تو لشکر کی معلوم ہوتی ہی اور میرا گمان یہ ہی کہ یہ لشکر طلیعہ فوج روم کا ہی پس توقف کیا عبد اللہ بن عمر رضی نے مع
ے ہمراہیان کے اور ایک قوم نے بادیہ اعراب سے کہا اگر اجازت دو تو ہم جاکر دیکھین کہ یہ گرد کیسی ہی عبد اللہ بن عمر رضی
کہا کہ ایک کا دوسرے سے جدا ہونا مناسب نہین ہی جب تک نہ معلوم ہووے کہ یہ کیا ہی اور اسی گفتگو مین غبار قریب
سلمانون کے آگیا اور دس ہزار سوار رومی دکھلائی دیئے جنکو رومیون سردار رومیون نے بطور طلیعہ لشکر کے بھیجا تھا
اری ایک بطریق اپنے ہمراہی کے جسکا نام راوی کو نہین معلوم ہوا تاکہ مسلمانون کے لشکر کے اخبار دریافت کرکے
طلاع دیوین پس جب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس لشکر کو دیکھا اپنے ساتھیون سے کہا کہ مہلت نہ دو انکو
تمھارے ہی مقابلے کو آئے ہین اللہ تعالی تمکو اُنپر غالب کریگا اور مدد دیگا اور یقین جانو اس بات کو کہ بہشت
ون کے سایے مین ہی پس مسلمانون نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بآواز بلند کہا اور حملہ کیا اور سب سے
کرمہ بن ابی جہل پھر سہیل بن عمرو نے حملہ کیا اور حملہ کیا ضحاک بن ابی سفیان نے اور للکارا اپنے ساتھیون کو پھر اُسکے
اجرین اور انصار حملہ آور ہوئے اور ملگئین دونون جماعتین اور کام کیا تلوارون اور نیزون نے عبد اللہ بن عمر
ضی اللہ عنہما نے روایت کی ہی کہ ہم اُسی واقعہ جنگ مین تھے کہ دیکھا مین نے ایک سوار رومی بڑے ڈیل ڈول کا
ئین بائین لشکر کے گھوڑا دوڑاتا تھا پس مین نے اپنے دل مین کہا کہ لشکر کا مالک اور کفیل یہی شخص
وتا ہی حالانکہ لڑائی کی گھبراہٹ اور نامردی اُسپر چھاگئی تھی اور وہ بسبب بڑائی اور بھاری ہونے ڈیل کے
نٹ مست کے معلوم ہوتا تھا پس حملہ کیا مین نے اُسپر اور بڑھایا مین نے اپنے نیزے کو اسکی طرف
ہٹا اُسکا گھوڑا میرے نیزے سے پس روک لیا مین نے نیزے کو عرب سے اور گمان کیا اُسنے
ت میرے فرار کا اور حملہ کیا مجھپر پس ڈالدیا مین نے نیزے کو ہاتھ سے اور تلوار کو اسکے نیزے پر مارا
سکا کاٹ کر نیزے کو مثل ایک چوب کے کر دیا پھر دوسرا وار مین نے تلوار سے کیا پس قسم ہی
معلوم ہوا مجھکو کہ گویا مین نے تلوار کو پھر مارا اور سنا مین نے آواز تلوار کی مثل آواز لکھی کے

یہان تک کہ ڈر امین کہ تلوار ٹوٹ نہ گئی ہو لیکن تلوار بدستور باقی تھی اور دشمن خدا کا کام شدت ضرب سے تمام ہو گیا تھا پھر مین نے ایک اور ضرب تلوار کی اُسکی رگ شانے پر ماری اور وہ مر گیا اور لے لیا مین نے زرہ وغیرہ اسباب اُسکا پس جب کفار نے اپنے سردار کا یہ حال دیکھا ڈرے اور گھبرا گئے وہ لوگ اور مسلمان لوگ اُنکے قتل مین برابر مستی آمادہ ہوتے گئے اور ضحاک بن سفیان اور حرثہ بن ہشام کی نیکوکاری واسطے اللہ کے تھی کہ وہ اس واقعے مین مصیبت سخت مین پھنسے تھے مگر تھوڑے عرصے مین غلبہ دیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کو مشرکین کے بازوؤن پر کہ غالب ہو گئے اُنپر اور بہت کفار مارے گئے اور بہت زندہ پکڑ لیے گئے پس یکجا ہوئے مسلمان اور یکجا کیا اسباب کفار مقتولین اور اسباب لوٹ کا اور مسلمانون نے آپس مین کہا کہ نہین معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ کیا معاملہ کیا کہ اُنکا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی پس بعضون نے کہا کہ وہ مارے گئے اور بعض نے کہا کہ وہ گرفتار ہو گئے اور بعضون نے کہا کہ ہمکو اللہ تعالیٰ سے امید یہ ہی کہ اسنے عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ سوائے بہتری کے اور کچھ نکیا ہو گا کہ وہ اچھے زاہد اور عابد ہین اور بعضون نے کہا کہ اگر عبداللہ بن عمرؓ ہمارے ہاتھ سے گئے تو یہ فتح اُنکے ایک بال سر کے برابر بھی ہمارے نزدیک نہین ہی اور یہ مین سب گفتگو مسلمانون کی سنتا تھا اپنے نشان کے پیچھے پس بلند کیا مین نے آواز کو بقول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور بلند کیا اور جنبش دی مین نے نشان کو پس مسلمانون نے جب نشان کو دیکھا پھرے اور میل کیا اونھون نے میری طرف اور پوچھا کہ کہان تھے تم اے سردار مین نے کہا کہ مین ہر اول لشکر مشرکین کے ساتھ لڑائی مین مشغول تھا پس مسلمان بہت خوش ہوئے اور دعا دیکر کہا کہ یہ فتح اللہ تعالیٰ نے تمہاری برکت سے دی مین نے کہا کہ یہ فتح تم سب لوگون کے سبب سے ہوئی پھر یکجا کیا مسلمانون نے مال اور گھوڑے اور کپڑے اور ہتھیار وغیرہ مقتولین مشرکین کے اور چھ سو قیدیون کو اُنمین سے اور شہید ہوئے اِس لڑائی مین مسلمانون کے لشکر سے سات آدمی جنکے نام یہ ہین سراقہ بن عدی نوفل بن عامر سعید بن قیس سالم مولی عامر بن بدر الیربوعی عبداللہ بن خویلد المازنی جابر بن رالد الحضرمی اوس بن سلمۃ الموازنی پس چھپا دیا مسلمانون نے اُن شہیدون کو مٹی مین اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اُنپر نماز جنازے کی پڑھی اور کوچ کیا بجانب عمرو بن العاص کے اور پہونچکر سب سرگذشت اُنسے بیان کی پس خوش ہوئے عمرو بن العاص اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اُسکی نعمت رسانی اور مدد دہی پر پھر طلب کیا عمرو بن العاص نے قیدیونکو اور چاہا منجملہ اُنکے اُس شخص کو جو عربی زبان جانتا ہو پس تین شخص شامی کے سوا اور کوئی اُنمین کا واقف زبان عرب سے نہ تھا پس عمرو بن العاص نے اُن تینون سے خبر اُنکے لشکر کی پوچھی اُنھون نے بیان کیا کہ روبیس سردار ایک لاکھ فوج لیکر آیا ہی اور ہرقل بادشاہ نے اُسکو حکم دیا ہی کہ کسی کو زمین ایلیا تک آنے نہ دیوے اور روبیس نے اِس سردار کو جو مارا گیا بطریق طلیعہ اپنی فوج کے بھیجا تھا اور تم اُس فوج کو اپنے قریب پہونچی ہی جانو اور تحقیق روانہ ہوا ہی وہ اور ہلاک کریگا تم سب کو اِسواسطے کہ ہرقل کے ملازمین مین روبیس سے زیادہ کوئی شخص ماہر اور آزمودہ کار لڑائی کا سوائے اہل عرب کے نہین ہی پس عمرو بن العاص نے یہ سُنکر کہا قریب ہی کہ اللہ تعالیٰ اسکو بھی قتل کرے گا جس طرح اُسکا

ساتھی مارا گیا پھر عمرو بن العاص نے اُنپر دین اسلام پیش کیا پس کوئی اُنمین کا مسلمان نہوا پس عمرو بن العاص نے مسلمانون سے کہا کہ گویا تم ہونزدیک اُنکے سردار سے جو بدلا لینے آتا ہی ہمسے اور ان قیدیون کو زندہ چھوڑنا ہمارے واسطے ایک بلا ہی پھر حکم دیا کہ اُنکی گردنین ماری جائین اور مسلمانون سے کہا کہ تیار ہوجاؤ کیونکہ میرا گمان یہ ہی کہ کفارون کا لشکر چلی چکا ہی تمھاری جانب کو پس اگر وہ ہماری طرف آئے تو ہم ڈالینگے اُنکو شدت اور سختی مین بیچ لڑائی کے اور اگر نہ آئے تو قوت آنگی گھٹیگی اور اگر ہم خود چلکر لڑینگے تو اللہ سے امید فتحیابی کی اُنپر رکھتے ہین جیسا کہ ہمکو پہلے فتح ہوئی دوسرون پر اور اللہ تعالے سے اچھے کام کی ہم امید رکھتے ہین ابو الدرداء جو مسلمانون کے لشکر مین تھے روایت کرتے ہین کہ شب کو ہم اس جگہ مین رہے جب صبح ہوئی کوچ کیا ہمنے پس کچھ راہ طی کی تھی ہمنے کہ دیکھا ہمنے نوصلبان کو کہ تحت ہر صلیب کے دس ہزار سوار تھے پس جب سامنے اور قریب ہوئے دونون لشکر دیکھا ہمنے رومیون کو مثل ہزبر زور آورست کے کہ اپنے لشکر کو لڑائی کے واسطے ترتیب دیتا تھا اور اسطرف عمرو بن العاص نے بھی اپنے لشکر کو لڑائی کے واسطے ترتیب دیا پس بجانب میمنہ کے ضحاک بن سفیان کو اور بجانب میسرہ سعید بن خالد کو مقرر کیا اور ساقی مین ابو الدرداء رضی اللہ عنہم ٹھہرے اور قلب مین خود عمرو بن العاص نے اور ساتھی اُنکے اہل مکہ معظمہ مہاجرین و انصار نے قرار پکڑا اور عمرو بن العاص نے مسلمانون کو قرآن مجید کے پڑھنے کا حکم کیا اور کہا کہ جان لو تم کہ اللہ تعالے کا ارادہ ہی کہ تمکو مبتلاے بلا کر کے امتحان کرے پس چاہیے کہ صبر کرو تم اللہ تعالی کی بلا پر اور خواہش کرو اللہ تعالی سے حصول ثواب اور نصرت کی پھر بعد اس کلام کے عمرو بن العاص نے بطریقہ جنگ صف بندی کی اور دیکھا رومیون نے صفوف لشکر مسلمانون کو اس طرز سے کہ باگ سے باگ اور رکاب سے رکاب نہین بڑھی ہی گویا کہ وہ مشابہ ایک بنا ے مضبوط کے ہین اور مسلمان قرآن شریف پڑھتے ہین اور اُنکے گھوڑونکی پیشانی سے نور چمکتا ہی پس معلوم ہوئی خوشخبری فتح مسلمانون کی رومیون کو اور اُسنے اپنے نفس کو ذلیل دیکھا اور جانا کہ سب میرے ہمراہیون کا یہی حال ہوگا پس توقف کیا اُسنے اس انتظار مین کہ دیکھے مسلمان کیا کام کرتے ہین اور ٹوٹ گئی غیرت اور ہمت اُسکی واقدی رحمہ اللہ نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ پہلے جس ہمارے لشکر سے واسطے مقابلہ کفار کے نکلا سعید بن خالد بن سعید رضی اللہ عنہ بھتیجے عمرو بن العاص کے تھے پس جب نکلے وہ مقابلے کو پکارا آواز بلند کہ نکلو واسطے مقابلے کے ای اہل شرک اور شک کے پھر یہ کہکر بجانب میمنہ لشکر دشمنان کے حملہ کیا اور بہت لوگون اور دلیرونکو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا اُنمین پس پریشان کر دیا اُنکی صفون کو دیا اُنکے لشکر کو پس دشمنون نے یکجا ہوکر اُنکو شہید کیا پس مسلمان اس سانحے سے بہت ملول ہوئے اور سب سے عمرو بن العاص کو رنج ہوا اور بہت افسوس کیا اور کہا کہ گذر گئے سعید قسم ہی خدا کی کہ بیچا اپنی جان کو ساتھ اللہ کے عمرو بن العاص نے مسلمانون سے کہا کہ ای جوانمردان کون شخص تم مین سے اس حملے مین جو مین کیا چاہتا ہون ہوا چاہتا ہی تاکہ دیکھون مین کہ انجام کار ہمارا کیا ہی اور دیکھون جاکر سعید رضی اللہ عنہ بن خالد کو

پس ضحاک بن سفیان و ذوالکلاع الحمیری و عکرمہ بن ابی جہل و حرث بن ہشام و معاذ بن جبل و ابو الدرداء و عبد اللہ
بن عمرو اسید بن دارم و نوفل و سیف بن عباد الحضرمی و سالم بن عبید اور مہاجرین اہل بدر اور مثل اُنکے اور لوگون نے
ساتھ دینا منظور کیا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ حملہ کیا مین نے سب کے ساتھ اور ہم سب شہسوار تھے
نا آنکہ نزدیک دشمنون کے پہونچے ہم پس حملہ کیا ہمنے اُنپر اور اُنکو اس ہمارے حملے کا کچھ فکر و خیال نہ تھا کہ وہ مثل پہاڑون کے
معلوم ہوتے تھے پس جب دیکھا ہمنے اُنکے ثبات اور قرار کو آپسمین ہمنے ایک دوسرے سے کہا کہ اُنکی سواری کے جانورونکو
چھیڑو کہ سوائے اسکے اور کوئی صورت اِنکے ہلاک کی نہین ہے پس اُنکے جانورونکے شکم مین ہمنے نیزونکی نوکین چبھوئین تب
اُنھون نے جنبش کرکے ہمپر حملہ کیا اور ہمنے اُنپر حملہ کیا اور حملہ کیا سب مسلمانون نے اور دکھائی دیتی تھی ہماری جماعت اُنکے
لشکر مین مثل سفید تل کے بیچ جلد شتر سیاہ کے اور اِس معرکہ مین شعار ہمارا یہ تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللھم انصر
امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ اِس لڑائی نے ہمکو اشعار پڑھنے سے باز رکھا تھا
اور حال یہ تھا کہ ہم مین سے جو کوئی ضرب لگاتا تھا بسبب کثرت مار دھاڑ کے وہ نہین جانتا تھا کہ مین نے اپنے ساتھی کو
مارا یا دشمن کو اور ثابت قدم رہے مسلمان اِس لڑائی مین اُسوقت باوجود تھوڑی ہونے اپنی جماعت کے اور سُپرد کیا
اُنھون نے اپنے کام کو اللہ تعالے پر اور ہر مسلمان کے دل مین یہی دعا تھی اللھم انصر امۃ محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم علی من یتخذ معک شریکا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ صبح سے تا وقت زوال
ہمارے اُنکے لڑائی رہی اور ہوا چلی اور لوگ لڑ رہے تھے اور وہ دعا کی مین نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے مجکو تعلیم فرمائی تھی اور دیکھا مین نے بجانب آسمان کے کہ ہو گیا اُسمین ایک سوراخ اور نکلے اُسمین
سے گھوڑے سبز سے کہ اُنکے سوار نشانہاے سبز لیے ہوئے تھے اور نوکین نشانون کی چمکتی تھین اور پکارنے والا
ساتھ فتح کے یہ پکارتا تھا ابشر وایا امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقد اتیکم النصر من عند اللہ تعالے پس مین نے
یہ دیکھکر کہا کہ فتح حاصل ہوئی امت کو ببرکت دعا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کچھ دیر نہین گذری تھی کہ دیکھا
مین نے رومیون کو بیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے اور مسلمان اُنکے پیچھے تعاقب مین ہین اور منادی آواز فتح کی دے رہا ہے
اور تھے جانور مسلمانون کے زیادہ تر دوڑنے والے رومیون کے جانورون سے پس مار ڈالا ہمنے بیچ اِس لڑائی مین فلسطین
کے دس ہزار رومیون کو یا زیادہ اِس سے اور رات ہونے تک مسلمان اُنکے تعاقب مین چلے گئے اور عمرو بن العاص کو
اس فتح کی خوشی ہوئی لیکن دل اُنکا مسلمانون مین لگا تھا جنھون نے رومیون کا پیچھا کیا تھا عمرو بن عتاب روایت
کرتے ہین کہ دیکھا مین نے عمرو بن العاص کو اُسوقت اِس حال مین کہ نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور ڈال دیا تھا
اُنھون نے نیزے کو اپنے شانے پر اور بحالت انتشار اُسکو ہاتھ سے ملتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ جو شخص
پھیر لاوے لوگون کو میری طرف پھیرے اللہ اُسکے گم شدہ کو کہ اس اثنا مین دیکھا مین نے

ب کو کہ پھرے آتے ہین پس عمرو بن العاص نے اُنکا استقبال کیا اور وہ یہ کہتے تھے کہ راضی کیا اللہ کو اُن ذاتون نے
نے مشقت اُٹھائی اللہ تعالی کی طلب رضا مین آیا نہین کافی تھی اسقدر فتح تمکو جو اللہ تعالے نے دی تھی
کہ تمنے کافرون کا پیچھا کیا مسلمانون نے کہا کہ اِس تعاقب سے غنیمت مقصود نہ تھی بلکہ صرف ارادۂ جہاد تھا
جب پھر آئے مسلمان تو نہ تھا اُنکو کوئی رنج مگر یہ کہ کچھ لوگ اُنمین سے مفقود الخبر ہو گئے تھے کہ تعداد اُنکی ایکسو تیس ۱۳۰
سیف رض بن عباد الحضرمی و نوفل بن دارم و سالم بن رورم و اشہب بن رشداد منجملہ اُنکے تھے اور
ے اِنکے یمن کے لوگ اور بادیۂ مدینہ کے لوگ تھے پس عمرو بن العاص کو اُنکے مفقود الخبر ہونے سے بڑا رنج
ہ مراجعت کی اپنے نفس کی طرف اور کہا کہ اللہ تعالے اُنکے ساتھ نیکی چاہتا ہی اور تو ای عمرو انکار کرتا ہی
نماز پڑھائی مسلمانون کو وہ نمازین جو لڑائی کے سبب سے فوت ہو گئی تھین ساتھ اذان اور اقامت کے
حکم کیا تھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہی کہ کچھ تھوڑے
نے نماز اُنکے ساتھ پڑھی باقی سبھون نے بسبب تعب راہ اور مشقت کے اپنے اپنے قیامگاہون مین
بھین اور اسباب لوٹ کا بھی اُسوقت تھوڑا ہی یکجا ہوا اور رات کاٹی لوگون نے پھر جب صبح ہوئی اذان
ن العاص نے اور نماز صبح کی پڑھائی اور حکم کیا کہ اسباب غنیمت کا اکٹھا کرو اور لاشین شہیدونکی
جنگ سے اُٹھاؤ پس ڈھونڈھنے اور اُٹھانے لگے مسلمان لاشون کو اور ایک سو تیس ۱۳۰ لاشین نکالین مگر
ید بن خالد کی لاش نہ تھی پس عمرو بن العاص درپے تلاش اُنکی لاش کے ہوئے پس اُنکی لاش کو اِس
سے پایا کہ گھوڑون نے سمون سے ایسا روندا تھا کہ ہڈی وغیرہ چورچور ہو گئی تھین پس عمرو بن العاص
لیکر روئے اور اُنکے واسطے دعاے رحمت کی پھر سب لاشون کو دفن کر دیا اور نماز جنازے کی
اور یہ معاملہ پیش از حج اور تقسیم مال لوٹ کے واقع ہوا پھر یکجا کیا گیا اسباب لوٹ کا اور لکھا
اص نے خط اطلاعی اِس لڑائی کا بنام ابو عبیدۃ بن الجراح کے اِن الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
ر بن العاص الی امین الامۃ ابو عبیدۃ اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد
لیہ وآلہ وسلم وانی وصلت الی ارض فلسطین ولقینا عسکر الروم مع بطریق یقال لہ رد بیس فی
ومن اللہ علینا بالنصر وقتل من الروم احد عشر الف وفتح اللہ فلسطین عسل یدی بعد ان
سلمین مائۃ وثلاثون رجلا اکرمہم اللہ بالشہادۃ وانا مقیم دبار ض فلسطین فان جئتنا
بک والسلام علیک وعلی المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اِس خط کو ابی عامر الدوسی کے ہاتھ او
عامر وہ خط لیکر روانہ ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اول ملک شام مین پایا کہ نہین قدرت پائی تھی
داخل ہونے کی ملک شام مین مگر اُنھون نے بموجب حکم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے اپنے لشکر ہراول کو جابجا متفرق کر دیا تھا

پس جب پہونچے ابو عامر دوسی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گمان کیا انھون نے بہ نسبت ابو عامر کے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے ہین پس کہا اور پوچھا انسے کہ کیا چیز ہی تمھارے پیچھے یعنی جہان سے تم آئے ہو انھون نے کہا نیکوکاری اور خوشخبری ہی اور یہ خط ہی عمرو بن العاص کا تمھارے نام کہ لکھی ہی اسمین خبر فتح کی جو اللہ تعالے نے انکے ہاتھ پر کی پھر دیدیا خط انکو پس جب پڑھا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح نے منھ کے بھل گر پڑے سجدے مین بسبب مدد دہی اللہ تعالی کے مسلمانون کو پھر ابو عامر نے انسے بیان کیا کہ قسم ہی خدا کی بہترین لوگ اسمین مارے گئے مسلمانون سے جنمین سعید بن خالد بن سعید تھے اور باپ سعید کے اُسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے پس جب اُنھون نے اپنے بیٹے کی شہادت کا حال سُنا بہت بیتاب ہوکر بیٹے کو یاد کرکے روئے کہ اُنکے رونے سے مسلمان بھی روئے پھر بعجلت اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر بقصد زیارت قبر اپنے بیٹے کے ارادہ جانے ارض فلسطین کا کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے کہا کہ کہان جاؤگے ای خالد حالانکہ تم ایک رکن ہو ارکان مسلمانون سے خالد نے کہا کہ مین صرف بارادہ زیارت قبر اپنے بیٹے کے جاتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ مین بھی اپنے بیٹے سے جاملون پس ابو عبیدہ بن الجراح نے سکوت کیا اور عمرو بن العاص کو خط کا جواب لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد انما انت مامور فان کان ابو بکر امرک ان تکون معنا فسرلینا وان کان امرک بالثبات فی موضعک فاثبت والسلام علیک وعلی المسلمین ورحمۃ اللہ و برکاتہ اور اِس خط کو لپیٹکر حوالہ خالد بن سعید کے کیا اور خالد بن سعید ابی عامر کے ساتھ روانہ ہوکر عمرو بن العاص کے لشکر مین پہونچے اور خط انکو دیا اور خود روتے تھے پس عمرو بن العاص نے اُٹھکر انسے مصافحہ کیا اور اُنکی تعظیم کی اور اُنکے بیٹے کی عزاداری کی پس خالد نے مسلمانون سے پوچھا کہ آیا دیکھا تھا تمنے سعید کو نیزے اور برچھی سے کفار کے سامنے لڑتے ہوئے مسلمانون نے کہا کہ ہان خوب لڑے کسی طرح کی کمی اور کوتاہی لڑائی مین نہین کی اور دین کو مدد دی پھر خالد مسلمانون سے نشان پوچھکر اپنے بیٹے کی قبر پر گئے اور کہا کہ ای میرے بیٹے روزی کرے اللہ تعالی مجکو صبر تمھارے اوپر اور ملاوے وہ مجکو تمھارے ساتھ فانا للہ وانا الیہ راجعون پھر کہا کہ اگر اللہ تعالی نے مجکو قدرت اور مکنت دی تو مین تمھارا بدلا لونگا اور نزدیک اللہ کے امید مزد اور ثواب کی رکھتا ہون مین تمھارے لیے پھر خالد نے عمرو بن العاص سے یہ درخواست کی کہ مین چاہتا ہون کہ تھوڑا لشکر بطور سریہ کے ہمراہ لیکر کفار کی تلاش مین جاؤن کہ شاید کچھ مال اُنکا ہاتھ لگے یا کچھ لوگ انمین سے ملین کہ مین اُنکو مار ڈالون کہ اس صورت مین میرا بدلا اُنسے ملجاوے عمرو بن العاص نے کہا کہ ای بھائی لڑائی تو تمھارے آگے اور سامنے ہی جب ایسا اتفاق ہو کہ دشمن سے تمھارا سامنا ہو پس دشمن کو تم نہ باقی رکھنا خالد نے کہا قسم خدا کی کہ مین ضرور جاؤنگا اگرچہ نہو میرے ساتھ کوئی یاری کرنیوالا اور قوت دینے والا یہ کہکر خالد بن سعید نے سب ساز سفر و سلاح جنگ وغیرہ درست کیے اور چاہا کہ تنہا روانہ ہون پس تھوڑا انکا اور سوار ہوئے اُنکے ساتھ تین سو سوار مسلمان دلیران قوم حمیر سے اور اجازت چاہی اُنھون نے عمرو بن العاص سے خالد کی ہمراہی

کے واسطے پس اجازت دی عمرو بن العاص نے اور وہ اُسیوقت روانہ ہوئے پس ارادہ کیا اُنھون نے ٹھہرنے کا بحیث میدان
مین تاکہ دانہ چارہ دیویں جانورون کو پھر چلین رات کے وقت کہ دفعۃً خالد بن سعید نے چند آدمی بوترے کو ایک اونچے پہاڑ پر
دیکھا اور مسلمانون سے کہا کہ میرا گمان یہ ہی کہ یہ لوگ جاسوس مشرکین کے ہین خوف اس بات کا رکھتا ہون کہ مبادا
مشرکین ہمپر دوڑ پڑین مسلمانون نے کہا کہ ہم اُن تک کیونکر پہونچ سکتے ہین کہ وہ پہاڑون پر ہین اور ہم میدان مین خالد بن
سعید نے کہا کہ مین اُن تک جانے کا ارادہ رکھتا ہون تم سب اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو جب تک کہ مین پھر کر نہ آؤن
پس اُترے خالد گھوڑے سے اور لے لیا اور باندھا تہ بند اپنا اور گردن مین لٹکایا تلوار کو اور پانی بھرے ہوئے ڈول کو
کاندھے پر ڈال لیا اور مسلمانون سے کہا کہ ابھی ان لوگون نے مجھکو نہین دیکھا ہی والا اپنی جگہ پر نہ ٹھہرتے پس اگر تم مین سے کوئی
شخص اپنی جان خدا کی راہ مین صرف کرنا چاہتا ہی تو جو مین کرون وہ بھی وہی کرے پس دس آدمی مسلمانون سے مثل خالد کے تیار ہو کر
اُنکے ساتھ ہوئے اور ہمراہ خالد کے پہاڑ پر چڑھ گئے اور اُس قوم تک پہونچ گئے اور وہ اپنی اپنی جگہ پر تھے پس خالد نے مسلمانونکو للکارا
کہ لو تم انکو اللہ تعالی برکت دیوے تم مین پس جلدی سے دوڑے مسلمان اُنکی طرف اور دو شخص کو اُنمین سے مار ڈالا اور چار کو پکڑ لیا
پس طلب بولنے اور بات کہنے کی کی اُنسے خالد بن سعید نے پس معلوم ہوا کہ وہ لوگ گروہ شام سے ہین پس خالد نے اُنکا حال پوچھا اُنھون
نے کہا کہ ہم اہل دیر البقیع اور جامعہ اور کفر الغزیہ سے ہین اور ہمپر سخت مصیبت پڑی ہی جب سے کہ اہل عرب ہمارے ملک مین آئے ہین
اور ہم بڑی گھبراہٹ مین مبتلا ہین اور اکثر ہم مین سے بھاگ کر قلعون مین رہے ہین اور ہمنے اس پہاڑ پر پناہ لی ہی کہ اس پہاڑ سے
زیادہ بہتر کوئی موضع پناہ کی جگہ نہین ہی اور ہم جز کے تجسس مین اس پہاڑ پر چڑھے تھے کہ تم لوگون نے ہمکو پکڑ لیا پھر خالد نے پوچھا
کہ لشکر روم کا کہان ہی اُنھون نے کہا کہ بمقام اجنادین ہی اور بادشاہ نے ارادہ کوچ کا بجانب فلسطین کے کیا ہی تاکہ بازر کھے بیت المقدس
سے اور یکجا ہوا ہی لشکر اُسکا مع مغرورین کے بمقام اجنادین کے اور اُسکے سرداروں سے ایک سردار رسد لینے ہمارے
یہان آیا ہی اور جو کچھ کیا ہی اُنھون نے باربرداری واسطے لیجانے رسد کے اور اُنکو ڈر اس امر کا ہی کہ وہ عرب اُن تک
نہ پہونچ جاوین سو ہمکو تو یہی خبر اُنکی معلوم ہی اور بیشک اُنھون نے آج ہی کوچ کیا ہی پس جب خالد بن سعید نے یہ حال
سنا کہا قسم ہی پروردگار کعبہ کی کہ یہ مال غنیمت ہی پھر دعا مانگی کہ ای میرے اللہ مدد دے ہمکو اُنپر پھر اُن لوگون سے پوچھا کہ وہ
کس راہ سے جائینگے اُنھون نے کہا ہی راہ جسمین تم ہو پڑاو ہی اور رسد کا حال یہ ہی کہ گرد ایک بڑے ٹیلے کے جسکا نام بنی سیف ہی
جاتا ہی پھر خالد نے اُنسے کہا کہ تم ہمارے دین کے باب مین کیا کہتے اور کیا اعتقاد رکھتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہمتو سوائے دین
صلیب کے اور کچھ نہین جانتے ہین اور ہم زراعت پیشہ ہین ہمارے مار ڈالنے مین تمکو کوئی فائدہ نہین ہی پس خالد نے
کہا کہ اُنکو چھوڑ دین مگر ہمراہیان خالد نے کہا کہ اُنکو اس شرط سے چھوڑو کہ وہ جگہ جہان رسد لیجا ہی ہمکو بتا دیوین پس
اُنھون نے اس امر کو قبول کیا اور خالد کے آگے چلے یہانتک کہ بیچ درے مین پہونچے پس خالد نے کسی کو
بھیجکر اپنے ساتھیون کو جو میدان مین تھے طلب کیا سو وہ آکر خالد کے ساتھ ملگئے اور سب کے سب

چلنے مین بہت کوشش کرتے تھے اور وہ چارون شخص راستہ ٹیلے کا بتلاتے تھے پس جب پہونچے وہان دیکھا کہ رومی رسد کو جانورون پر لادرہے ہین اور گرد اُس ٹیلے کے چھ سو سوار رومی ہین پس جب خالد بن سعید نے یہ حال دیکھا مسلمانون سے کہا جان لو تم اِس امر کو کہ اللہ تعالے نے وعدہ تمھاری مدد دہی اور غلبے کا دشمنون پر فرمایا ہی اور جہاد کو تمپر فرض کیا ہی اور یہ دشمنون کا لشکر تمھارے سامنے ہی پس خواہش کرو تم اللہ تعالی کے ثواب مین اور سنو جو اللہ تعالے اپنے قرآن مجید مین فرماتا ہی ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص پس ہمارے مقابلے مین ایک ساعت پس اُس حالت مین کہ ذوالکلاع الحمیری اپنے ساتھیون اور قوم سے یہ نصیحت کر رہے تھے کہ ای آل حمیر جان لو تم اِس امر کو کہ دروازے آسمان کے کھولے گئے ہین اور بہشت تمھارے واسطے آراستہ ہوئی ہی اور حورین قریب ہو رہی ہین کہ اُسی وقت خالد بن سعید قریب سردار رومیون کے پہونچے اور پہچانا اُسکو اُسکے ساز و سامان اور زرہ اور جسامت اور سواری سے اور وہ اپنی قوم کو ترغیب لڑائی کی دے رہا تھا پس متوجہ ہوئے خالد اُسکی طرف اور اِسطرح سے اُسکو ڈاٹا کہ وہ رعب مین آگیا اور کہا خالد نے بدلا لیا سعید کا پھر مارا اُس ستمگار رومی کو ایک نیزہ پس گر پڑا وہ مثل برج لوہے کے اور خالد کے ہر ایک ساتھی نے ایک ایک سوار رومی کو مارڈالا حذافہ روایت کرتے ہین کہ اُنمین سے تین سو بیس سوار مارے گئے اور باقی بھاگ گئے اور چھوڑ دیئے اُنھون نے سب جانور اور رسد وغیرہ پس ہمنے اُسپر بحکم اللہ تعالے کے اپنا قبضہ کیا اور خالد بن سعید نے ایفاے وعدہ کیا اُن کا شکارون سے اور چھوڑ دی راہ اُنکی بعدہ خالد بن سعید مع اپنے ہمراہیان اور مال لوٹ کے عمرو بن العاص کے پاس واپس آئے پس خوش ہوئے عمرو بن العاص بوجہ صحیح اور سالم آنے مسلمانون کے مع اسباب لوٹ کے اور ایک خط اطلاعی اِس امر کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو لکھا اور دوسرا خط بنام ابوبکر رضی اللہ عنہ متضمن کل حال لڑائی رومیون کے لشکر عامر دوسی کے ہاتھ بحضور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ روانہ کیا اور وہ خط لیکر پہونچے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خط پڑھکر مسلمانون کو سنایا مسلمان بہت خوش ہوئے اور غایت سرور سے بکلمہ تکبیر آواز بلند کین پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عامر سے حال ابو عبیدہ بن الجراح کا پوچھا عامر نے کہا کہ وہ اور اہل ملک شام مین مقیم ہین اور نہین قادر ہوئے وہ ملک مین داخل ہونے پر اسواسطے کہ اُنھون نے سنا ہی کہ ہرقل کی فوج بکثرت بمقام اجنادین جمع ہی اور مسلمانون کے واسطے اُنکو یہ رنج و ملال ہی کہ دشمن اُنپر غالب نہو جاوین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حال سنا معلوم کیا

کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ملایم طبیعت ہین کہ صلاحیت لڑائی کی رومیون کے ساتھ نہین رکھتے اور قصد اس
امر کا کیا کہ خالد بن الولید المخزومی رضی اللہ عنہ کو واسطے قتل دشمنون کے سردار مقرر فرماوین پس اس امر مین مسلمانون سے
مشورہ کیا مسلمانون نے کہا کہ رائے وہی جو آپکو بہتر معلوم ہو پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط بنام خالد
بن الولید کے لکھا اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عتیق بن ابی قحافۃ الی خالد
بن الولید سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
واني قد ولیتک علی جیوش المسلمین وامرتک لقتال الروم فسارع الی مرضات اللہ عزوجل
وقتال اعداء اللہ وکن ممن جاھد فی اللہ حق جھادہ بعد اسکے لکھا یا ایھا الذین امنوا ھل
ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم وقد جعلتک الامیر علی ابی عبیدۃ ومن معہ من المسلمین والسلام
اور یہ خط نجم بن مسعود الکنانی کو دیا سو وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر بجانب عراق روانہ ہوئے اور وہان پہونچکر خالد
بن الولید کو اس حال سے پایا کہ قریب تھا کہ قادسیہ کو فتح کرین اور دیا خط انکو پس خالد بن الولید نے خط
پڑھکر کہا کہ اطاعت خدا و خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منظور ہی پھر قادسیہ سے رات کو
روانہ ہوئے اور ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مشعر
باطلاع وہی انکی معزولی اور اپنی روانگی بجانب ملک شام کے لکھا ان الفاظ سے قد دلانی ابوبکر
علی جیوش المسلمین فلا تبرح من مکانک حتی اقدم علیک والسلام علیک اور یہ خط عامر
بن طفیل دوسی کے ہاتھ روانہ کیا اور وہ ایک منجملہ دلیران مسلمانون کے تھے پس عامر اسکو لیکر بجانب ملک شام کے
روانہ ہوئے اور خالد بن الولید جب ارض سماوہ تک پہونچے ساتھیون سے کہا کہ اس سرزمین کا سفر بدون
شیاے سیراب کنندہ اور بہت پانی کے نہین ہو سکتا ہی اسواسطے کہ پانی اسمین کم اور ہمارے ساتھ
لشکر ہی پس کیا کرنا چاہیے رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہا کہ جیسا مین مشورہ دون ویسا کرنا چاہیے خالد بن الولید
نے کہا جو مناسب جانو کرو پس رافع نے تیس اونٹ لشکر سے لیے اور پیاسا رکھا انکو سات دن پھر انکو
پانی پلایا پس جب وہ پانی پی چکے باندھ دیے منہ انکے پھر سوار ہوئے اونٹون پر اور کوتل رکھا
گھوڑون کو اور روانہ ہوئے پس جس منزل مین پہونچکر اترتے تھے دس اونٹ کو ان مین سے
ذبح کرتے تھے اور انکے پیٹون کو چاک کر کے جسقدر پانی پیتے تھے پکھالون مین بھر لیتے تھے اور جب
وہ ٹھنڈا ہو جاتا تھا گھوڑون کو پلاتے تھے اور گوشت اونٹون کا خود کھا لیتے تھے اسی طرح
منزل مین کرتے تھے یہان تک کہ تیس اونٹ ذبح ہو گئے اور وہ منزلین بدون پانی کے
طے کین اور خالد بن الولید اور ساتھی اُن کے پانی نہ ملنے سے قریب بہلاکت

پہونچے پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ پانی نہ ملنے سے ہم سب قریب ہلاکت ہین آیا چاہتے ہو تم ہمارے واسطے
کوئی جگہ پانی کی کہ چلکر ٹھہرین اور رافع بعارضہ آشوب چشم ملین تھے پس کہا کہ اے امیر جسوقت تم سب بمقام قرا قر اور
سوی پہونچو مجکو وہان کے پہونچنے سے آگاہ کرو پس کوشش کی مسلمانون نے چلنے مین تا انیکہ بمقام قرا قر اور سوی
آپہونچے اور اکثر مسلمان پیچھے چھوٹ گئے پس رافع کو اس مقام کے پہونچنے سے اطلاع دی وہ خوش ہوکر
کنارہ اپنے عمامہ کا اپنی آنکھ پر سے اٹھا کر بحالت سواری دائین بائین کو چلے اور لوگ اُنکے گرد تھے تا انیکہ قصد کیا
رافع نے جانب درخت اراک کے اور رافع اور اور مسلمانون نے تکبیر کہی پھر کہا رافع نے کہ کھودو تم اس جگہ کو
پس کھودا اہل عرب نے کہ دفعتہً پانی دکھائی دیا اور ظاہر ہوا اُنپر مثل دریا کے پس اُترے مسلمان وہان اور ادا کیا
شکر اللہ تعالیٰ کا اور رافع کی تعریف بخیر کی اور پانی پیا اور اونٹون کو پلایا پھر توشہ دان اور مشک پانی کی
اونٹ پر لاد کر اُن لوگون کی تلاش مین پہونچے جو پیچھے چھوٹ گئے تھے پس اُنکو پانی پلایا اور اُنمین قوت
آگئی اور آکر لشکر مین ملگئے اور آرام لیا بعدہ کوشش اور تیزی کی چلنے مین یہان تک کہ اُنکے اور مقام ارک کے
بیچ مین ایک منزل باقی رہی کہ دفعتہً ایک جگہ آباد کے قریب پہونچے جو راہ پر واقع تھی اور اُسمین بکریان تھین اور
اونٹ تھے پس جلدی روانہ ہوے کچھ مسلمان بجانب چرواہے کے بغرض دریافت خبر قوم کے اور دیکھا
کہ وہ چرواہا اُسوقت شراب پیتا تھا اور ایک جانب اُسکے ایک مرد اہل عرب سے مشکین بندھا ہوا تھا
اور وہ عامر بن الطفیل تھے پس مسلمانون نے بعجلت خالد بن الولید کے پاس جاکر اس حال سے اُنکو آگاہ کیا پس خالد
بن الولید گھوڑا دوڑا کر اُس مقام مین آئے اور عامر بن الطفیل کو دیکھکر ہنسے اور سبب اُنکی قید کا پوچھا عامر نے کہا کہ
جب مین اس قوم مین پہونچا مجکو پیاس اور گرمی معلوم ہوئی پس مین اس چرواہے کے پاس آیا اس غرض سے کہ مجکو
دودھ پلاوے سو مین نے اُسکو شراب پیتے دیکھا اور اُس سے کہا کہ ای دشمن خدا شراب پیتا ہی تو حالانکہ شراب حرام ہی اُسنے
کہا کہ یہ شراب نہین ہی بلکہ پانی ہی تم سواری سے اُتر کر دیکھ لو اور بو اسکی سونگھ لو اگر شراب نکلے تو جو چاہو سو کرو پس یہ
کلام اُسکا سنکر مین پالان اونٹنی سے اُترا اور میٹھ گیا زانو کے بعل تا کہ سونگھون مین اُس چیز کو جو اُسکے بڑے کاسے مین
تھی کہ اس حالت مین اس شخص نے ایک لاٹھی جو اُسکے پاس تھی مجکو اس شدت سے ماری کہ میرے سر کی ہڈی
ٹوٹ گئی اور اُسکے صدمے سے مین اپنی جانب کو پھرا اُسنے جلدی کر کے میرا بازو پکڑ کر رسی سے باندھ دیا اور کہا کہ مین
تمکو اصحاب محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گمان کرتا ہون اللہ نہ چھوڑونگا مین تجھکو جب تک کہ میرا
مالک بادشاہ کے پاس سے نہ آویگا مین نے پوچھا کہ تیرا مالک اہل عرب سے کون ہی اُسنے کہا کہ اُسکا نام قداح
بن واثلہ ہی اور اسی حالت مین مجکو تین دن گذرے ہین کہ جب یہ شخص شراب پیتا ہی تو مجکو اپنے سامنے بلاتا ہی اور باقیماندہ
شراب مع ظرف مجپر ڈال دیتا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو یہ حال سنکر بہت غصہ آیا اور

اُس چرواہے کی طرف جھک کر ایک ضرب تلوار کی اُسکے سر پر ماری کہ وہ بیہوش ہوکر مرگیا اور مسلمانون نے اونٹ بکری سب
لوٹ لیے اور اُس جگہ کو کھودڈالا اور عامر بن الطفیل رضی اللہ عنہ کو قید سے چھڑایا اور خالد بن الولید نے عامر سے پوچھا
کہ میرا خط کہان ہی عامر نے کہا کہ میرے عمامے کے بیچ مین ہی کہ اُسکو کسی نے نہین جانا ہی پس خالد بن الولید نے کہا
کہ تم وہ خط لیکر ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس روانہ ہو اور احتیاط کو چادر اپنی گرد اوپس عامر بن الطفیل خالد بن الولید
سے رخصت ہوکر بجانب ملک شام روانہ ہوئے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ خالد بن الولید اُس
مقام سے روانہ ہوکر ارکہ مین پہونچے اور یہ مقام جنگل خطرناک تھا اُس شخص کے واسطے جو عراق سے چلے
اور روم کے قافلے وہان ٹھہرنے مین تشویش کرتے تھے اور بادشاہ کی طرف سے وہان ایک حاکم جنگ آزمودہ
رہتا تھا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جو کچھ اُسکے اطراف مین پایا لوٹ لیا اور وہان کے لوگ قلعہ مین محصور ہوگئے
اور تھا وہان ایک حکیم حکماے روم سے جسنے کتابین اور علم پڑھا تھا پس جب اُسنے مسلمانون کے لشکر کو دیکھا
رنگ سے رنگ اُسکا بدل گیا اور کہا کہ نزدیک آگیا وقت قسم ہی اپنے دین کی اہل ارکہ نے اُس سے پوچھا
کہ یہ کیا بات ہی اور کیونکر ہی اُسنے کہا کہ میرے پاس ملحمہ ہی جسمین اِس قوم کا ذکر ہی اور یہ بھی اُسمین مذکور ہی کہ پہلا
نشان جو اسطرف عراق سے آویگا وہ نشان فتحمندی کا ہوگا اور قریب ہی ہلاکت روم کی پس تم لوگ
اِس بات کو دیکھو کہ اگر نشان اُنکا سیاہ ہی اور سردار اُنکا لنبا چوڑا موٹا دونون مونڈھون مین اُسکے
بہت فرق ہی اور اُنکے چہرے مین نشان چیچک کے ہونگے پس وہی شخص ملک شام مین سردار اُنکے لشکر کا ہی
اور اُسی کے ہاتھ فتح ہوگی پس دیکھا اُن لوگون نے لشکر مسلمانون کو اور نشان فوج خالد بن الولید کے سر پر تھا
پایا اُنکو اُسی طرح جیسا کہ حکیم شمعان نے کہا تھا پس دیکھا ہوئے وہ سب اپنے حاکم کے پاس اور کہا کہ تجکو
معلوم ہی کہ حکیم شمعان کوئی بات خلاف حکمت کے نہین کہتا ہی اور اُسنے ایسا کچھ بیان کیا ہی اور جو اُسنے کہا
ہمنے آنکھون سے دیکھا ہی اور ہماری راے یہ ہی کہ ہم اہل عرب سے مصالحہ کرلیوین اور جان و مال و اولاد کی
طرف سے ایمن رہین حاکم نے کہا کل صبح تک مجکو مہلت دو تاکہ مین اِس امر مین کوئی راے تجویز کرون پس
لوگ حاکم کے پاس سے چلے گئے اور حاکم رات بھر اِس معاملے مین اپنے نفس سے گفتگو اور اپنے کام کی تدبیر
کرتا رہا اور تھا وہ عالم اور عاقل اور یہ سوچا کہ اگر قوم کے مشورے کے خلاف کرون تو خوف اسبات کا ہی کہ
مجھکو پکڑکر اہل عرب کے مجکو حوالہ کرین اور یہ امر مجکو تحقیق ہوچکا ہی کہ سردار روبیس نے ایک چھوٹے گروہ
سے اہل عرب سے فلسطین مین مقابلہ کرکے شکست پائی اور رعب عرب کا رومیون کے دلون مین چھا گیا ہی
کبھی اہل عرب سے اُنکو فلاح نہوگی چنانچہ حاکم مذکور صبح تک اپنے نفس سے یہ مشورہ کرتا رہا پھر قوم کو بلاکر پوچھا
کہ تمہارا کیا ارادہ ہی اُنھون نے کہا کہ ہم اہل عرب سے مصالحہ کرینگے اور اپنے شہر مین مقیم رہینگے

پس حاکم نے کہا کہ مجکو بھی تم مثل ایک شخص کے منجملہ اپنے جانو اور جو تم کروگے مین اُسکے خلاف نکرونگا پس بوڑھے لوگ ارکہ کے خالد بن الولید کے پاس آئے اور مصالحہ کی گفتگو کی خالد بن الولید نے مصالحہ منظور کیا اور اُنسے گفتگو سے نرم اور اُنکی خاطرداری کی تاکہ سوائے اُنکے اور لوگ باشندۂ سخنہ اور حوران اور تدمر اور قریتین یہ حال سُنکر اسلام قبول کرین پس خالد بن الولید نے کہا کہ مین مصالحہ اِس اقرار پر کرتا ہون کہ ہم یہان سے چلے جائینگے اور باز رہینگے تم سے اور جو شخص تم مین سے ہمارے دین مین داخل ہوگا قبول کرینگے ہم اُسکو اور جو شخص اپنے دین مین رہیگا اُس سے جزیے پر اکتفا کرینگے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اہل ارکہ نے دو ہزار درم چاندی اور ایکہزار اشرفی پر مصالحہ کیا اور خالد بن الولید نے دستاویز صلح کی اُنکو لکھدی اور ہنوز خالد بن الولید نے وہان سے کوچ نہین کیا تھا کہ اہل سخنہ اور تدمر نے بھی اُنسے مصالحہ کیا اور صورت مصالحہ تدمر کی یہ ہوئی کہ جب خبر تدمر مین پہونچی تو اُنکے حاکم نے جسکا نام کرکر تھا رعیت کو یکجا کرکے کہا کہ اہل عرب نے ارکہ اور سخنہ کو بطور مصالحہ کے فتح کیا اور ہمنے سُنا ہی کہ اہل عرب صالح اور عادل اور نیک سیرت ہین اور طالب فساد نہین ہین اور ہرچند یہ قلعہ ہمارا ایسا بلند اور مضبوط ہی کہ کوئی اِسمین آنہین سکتا ہی لیکن ہمکو یہ خوف ہی کہ ہماری کھیتی اور درخت برباد نہو جاوین اور اگر ہم اہل عرب سے مصالحہ کرلیوین تو اِسمین ہمارا کچھ ضرر نہین ہی کیونکہ اگر ہماری قوم کو اہل عرب پر فتح حاصل ہوویگی تو ہم مصالحہ اہل عرب کا توڑ دینگے اور اگر اہل عرب کو فتح حاصل ہوئی تو ہم اُنکی طرف سے امن مین رہینگے یہ کلام حاکم کا سُنکر قوم اُسکی خوش ہوئی اور سامان ضیافت کا یکجا کیا تا اینکہ خالد بن الولید وہان پہونچے اور اہل تدمر نے حاضر ہوکر اُنکی خدمتگزاری کی اور خالد بن الولید نے اُسکو قبول کیا اور اُنسے تین اوقیہ سونے اور چاندی پر مصالحہ کرکر صلحنامہ لکھدیا اور اُنسے اسباب خورد و نوش واسطے زاد راہ کے مول لیکر بجانب حوران کوچ کیا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب عامر بن طفیل نے خط خالد بن الولید کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پہونچایا ابو عبیدہ بن الجراح خط کو پڑھکر ہنسے اور کہا الحمد للہ السمع والطاعۃ للہ ولخلیفۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر اپنی معزولی اور خالد کی منصوبی سے مسلمانون کو آگاہ کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قبل پہونچنے اِس خط کے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہمیت چار ہزار سوار کے بجانب بصرہ روانہ کیا تھا اور شرجیل بن حسنہ وہان پہونچکر اُسکے حوالی مین اُترے تھے اور وہان کا حاکم روماس تھا جو بادشاہ اور رومیون کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتا تھا اور پچھلی کتابین اور گذرے ہوئے حالات پڑھے تھا اور معاویہ بھاری ڈیل ڈول کا اور روی تمام بلاد شام سے اُسکے پاس آتے تھے اور اُسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے اور اُس سے حکمت کی باتین سُنتے تھے اور شہر بصرہ

ت آباد اور آدمیون سے بھرا تھا اور اُسمین بارہ ہزار رومی رہتے تھے اور اہل عرب حجاز اور یمن سے مع
پنے اسباب تجارت کے اُسکے پاس آتے تھے اور دستور یہ تھا کہ بایام موسم ایک لوہے کی کرسی اُسکے واسطے بچھائی
ی تھی اور وہ اُسپر بیٹھکر کلمات علم وحکمت کے بیان کرتا تھا اور لوگ جمع ہوکر اُسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے تھے اور اُسکی
ن سُنتے تھے پس ایسے ہی وقت اور حالت مین شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ مع لشکر وہان پہونچے پس حاکم مذکور
مہ آمد لشکر مسلمانان سُنکر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنی قوم کو بُلایا سو وہ سب اُسکے پاس یکجا ہوئے اور اُسنے
قوم سے کہا کہ کچھ بات چیت نکرو تم جبتک کہ ہم دیکھین مسلمانون کو اور سُنین اور دریافت کرین اُنکی باتون کو اور
مطلب کو پھر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آیا اور پکار کر کہا کہ ای گروہ عرب میرا نام روماس ہی اور مین
بصرہ ہون اور مین چاہتا ہون کہ تمھارے لشکر کے سردار سے ملاقات کرون پس شرجیل بن حسنہ رضی اللہ
لشکر سے نکلکر اُسکے قریب آئے تب اُسنے پوچھا کہ تم کون ہو شرجیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم اصحاب محمد صلی اللہ
آلہ وسلم کے ہین جو نبی اُمی تھے اور جنکا ذکر توریت اور انجیل مین ہی روماس نے پوچھا کہ اُنھون نے کیا
یا شرجیل رض نے کہا کہ اللہ تعالی نے اُنکی روح کو قبض کرکے اپنے پاس بُلایا اور اختیار کی اُنکے واسطے
کہ اللہ تعالے کے نزدیک ہی روماس نے پوچھا کہ اُنکے بعد کون شخص اُنکی جگہ پر ہوا شرجیل رضی اللہ عنہ
ا کہ بعد اُنکے عبد اللہ عتیق بن ابی قحافہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے روماس نے کہا قسم ہی اپنے دین
ن جانتا ہون اس امر کو کہ تم لوگ حق پر ہو اور ضرور تم مالک شام وعراق کے ہوگے اور مین براہ مہربانی
تا ہون کہ تمھاری جماعت تھوڑی اور ہمارے ساتھ جماعت کثیر ہی پس تم اپنے ملک کو پلٹ جاؤ
ے تعرض نہ کرینگے اور جان لو تم اِس بات کو کہ ابو بکر میرے دوست ہین اگر وہ یہان موجود ہوتے
نہ لڑتے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر اُنکے بیٹے بمقتضے خلاف دین اور ملت ہون تو وہ
عو نہین کرینگے کیونکہ وہ مکلف اور مامور بتعمیل حکم خدا ہین اور یہ معاملہ اُنکا ذاتی نہین ہی بلکہ اللہ تعالے
تمھارے جہاد کا فرمایا ہی اور ہم تمسے جدا نہونگے جب تک کہ تم تین باتون سے ایک کو اختیار نکروگے
ہمارا اختیار کرو یا جزیہ دو یا ہمسے لڑو پس روماس نے کہا قسم ہی اُسکی جسکا مین اعتقاد رکھتا ہون کہ
ختیار رہوتا تو مین تمسے نہ لڑتا کسواسطے کہ مین جانتا ہون کہ تم حق پر ہو اور یہ قوم یکجا ہین پس مین
ہون کہ اُنکے پاس پلٹ جاؤن اور اُنکو نصیحت کرون اور دیکھون کہ اُنکو کیا منظور ہی پس
بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اِس باب مین جلدی کرو کیونکہ ہم تمسے جو کہہ چکے ہین وہ ہمکو
ا ہی یعنے لڑائی یا جزیہ یا دین اسلام پس روماس اپنی قوم کے پاس پلٹ گیا اور
کے کہا کہ ای اہل دین نصرانیہ دینی مارمعمودیہ جان لو تم اِس امر کو کہ جو تمھاری کتابون مین ذکر آسنے

اہل عرب کا تمہارے شہروں میں اور ڈیرا انکا تمہارے مالوں کو اور مارڈالنا انکا تمہارے بہادروں کو لکھا ہی اُسکا وقت
یہی ہی اور تم لوگ جماعت اور لشکر میں روم سے بڑھکر نہیں ہو جو وہ خود اور اُسکے ساتھی بہادر ارض فلسطین میں ایک
چھوٹی سی جماعت مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے اور باقی بھاگ نکلے اور میں نے سُنا ہی کہ اُنمیں سے
ایک شخص نے جسکا نام خالد بن الولید ہی عراق کی طرف سے خروج کیا ہی اور اُسنے ارکہ اور تدمر اور حوران کو
فتح کیا ہی اور عنقریب تمہاری طرف پہونچے گا پس بہتر یہ ہی کہ ہم اہل عرب کے واسطے ادائے جزیہ قبول
کرین اور جانون سے محفوظ رہین اور یہ لوگ یہان سے چلے جاوین پس جب روماس کی قوم نے یہ
تقریر سُنی اُسکے قتل پر آمادہ ہوگئے روماس نے یہ کیفیت دیکھکر کہا کہ میں نے اِس قصد سے یہ بات کہی تھی
کہ تمہاری غیرت اور حمیت پر نسبت تمہارے دین کے دیکھون ورنہ میں تمہارے ساتھ ہون اور تمہارے
آگے ہونگا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ بعد اس گفتگو کے رومی مستعد بجنگ ہوے اور سب کے سب
زرہین سابری پہنکر آمادہ حملہ ہوئے پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر اپنے ساتھیون کو
نصیحت کی اور کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی الجنۃ تحت ظلال
السیوف واحب ما الی اللہ قطرۃ دم فی سبیل اللہ ودمعۃ جرت من خشیۃ اللہ جاھدوا العدو
وارموا السھام ولتکن ھجمتکم فانھا ان تخب یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم
مسلمون پھر حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور مسلمانون نے لشکر بصرہ پر ماجد بن رومیم العبسی نے
روایت کی ہی کہ بصرہ کی لڑائی مین شرحبیل رضی اللہ عنہ بن حسنہ کے لشکر مین مین بھی تھا اور دشمنون نے ہم مین طمع کرکے بارہ ہزار
رومیون سے حملہ کیا اور ہملوگ اُنکے بیچ مین اسطرح پر تھے جیسے کہ ایک تل کی سپیدی سیاہ اونٹ کے
پہلو مین ہوتی ہی پس ہم لوگون نے اُنکی لڑائی مین ایسا صبر کیا جیسا کوئی ارادۂ موت اور عالم آخرت کے واسطے
صبر کرتا ہی اور ہمارے اُنکے بیچ مین لڑائی تا دوپہر رہی تھی اور دشمنون نے ہم مین طمع کی اور دیکھا مین نے
شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو کہ آسمان کی طرف دونون ہاتھ اُٹھائے یہ دعا پڑھتے تھے یا حی یا قیوم یا
بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام اللھم انک قد وعدتنا علی لسان نبیک بفتح الشام و
فارس اللھم انصر من یوحدک علی من یکفر بک اللھم انصرنا علی القوم الکافرین پس قسم ہی خدا کی کہ تمام نہین کیا تھا شرحبیل رضی اللہ
عنہ نے اپنی دعا کو کہ آگئی مدد اور حال یہ گذرا کہ رومیون نے ہمکو گھیر لیا تھا اور دلون مین غالب جان چکے
تھے اپنے کو پھر کہ دفعۃً دیکھا ہمنے ایک غبار کہ قریب ہوا ہم سے حوران کی طرف سے گویا وہ غبار
ایک بڑا ٹکڑا اندھری رات کا تھا پس جب وہ غبار نزدیک ہوا ہمسے دیکھا ہمنے تیز اور پیش
پیش چلنے والے گھوڑون کو اور دیکھائی دیے ہمکو نشان اور جھنڈے اور آگے بڑھکر آئے

طرف اُسمین سے دو سوار کہ ایک اُنمین کا یہ کہتا تھا اے شرجیل بشارت اور خوشی ہو تمکو ساتھ مدد اللہ تعالے کے
سوار مضبوط ہون مین خالد بن الولید ہون اور دوسرے نے کہا کہ مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق ہون
لشکر اور جذام وغیرہ سب لشکر قریب پہونچے اور بلند دکھائی دیا نشان لشکر کا جسکا نام رایت العقاب تھا
ن بن عبیرۃ الطائی اُسکو اُٹھائے ہوئے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ ٹھنڈی اور پست ہو گئین
ن رومیون کی جسوقت سُنی اُنھون نے آواز بلند خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور مسلمانون نے آکر ایک دوسرے
سلام کیا پس خالد بن الولید نے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا نہین جانا تھا تمنے کہ یہ ایام یکجا ہونے
م اور حجاز اور عراق کے ہین اور اسمین لشکر روی اور سردار اُنکے یکجا ہوتے ہین اور کیونکر غرور کیا تمنے اپنے
اور اپنے ساتھیون پر شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے یہ بات بموجب حکم ابو عبیدہ بن
رضی اللہ عنہ کے کی ہی خالد بن الولید نے کہا کہ وہ مرد مسلمان ہین لڑائی کا ڈھنگ نہین جانتے ہین پھر خالد
ید نے لوگون کو آرام حاصل کرنے کا حکم دیا پس اُترے وہ لوگ اور آرام دی بعضون نے بعض کو اپنے توشے
جب دوسرا دن آیا لشکر بصرے کا آمادہ بجنگ ہوا پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ ہمکو اور ہمارے
ن کو تھکا ماندہ سمجھکر ہماری طرف آتے ہین پس سوار ہو تم لوگ ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالی کے پس سوار ہوے
سلح ہو کر اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو بجانب میمنہ اور ضرار بن الازور کو بجانب میسرہ کے
اور ضرار بن الازور کمسن اور لڑائی مین دلیر تھے اور اُنکی بہادری اور دانشمندی ہر جگہ مشہور تھی اور
ج پر عبد الرحمن رضی بن حمید الحجی کو مقرر کیا پھر تقسیم کیا لشکر زحف کو اور تھوڑے پر مسبب بن علبہ اور تھوڑی جماعت پر
ی غانم الاشعری کو مقرر کیا اور سب کو حکم دیا کہ جب مین حملہ کرون تم سب بھی برابر حملہ کرو واقدی رحمہ اللہ
یت کی ہی کہ بعد اس تقسیم اور ترتیب فوج کے خالد بن الولید لوگون کو نصیحت اور وصیت کرتے تھے اور
ن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی حال تھا اور عزم کیا سبھون نے حملہ کرنے کا کہ دفعۃً رومیون کی صفین پھٹگئین
ن سے ایک سوار بھاری ڈیل ڈول کا اور بہت خوش پوشاک جسکے جسم پر سونا اور چاندی اور حریر یاقوت
نکلا اور دونون لشکرون کے بیچ مین آیا اور بزبان عربی کہنے لگا کہ ای گروہ عرب کے تم مین سے جو سردار ہو میرے
ن آوے کہ مین سردار اور حاکم بصرے کا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اُسکے نزدیک
نے پوچھا کہ تمہین سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مسلمان لوگ ایسا ہی جانتے ہین اور مین
دار جبھی تک ہون کہ اللہ تعالی کی اطاعت پر قائم رہون اور جب مجھسے نافرمانی اللہ تعالی کی ہووے
لومت اُنپر نہین ہی رومانس نے کہا کہ مین ایک شخص دانایان اور بادشاہان روم سے ہون اور حق بات دانشمندی
رہتی اور مین نے پچھلی کتابون اور گذرے ہوئے ملاحم اور اخبار مین پڑھا ہو کہ اللہ تعالے نے بنی ہاشمی

پس حاکم نے کہا کہ مجکو بھی تم مثل ایک شخص کے منجملہ اپنے جانو اور جو تم کروگے مین اُسکے خلاف نکرونگا پس بوڑھے لوگ
ارکہ کے خالد بن الولید کے پاس آئے اور مصالحہ کی گفتگو کی خالد بن الولید نے مصالحہ منظور کیا اور اُنسے گفتگو سے نرم
اور اُنکی خاطرداری کی تاکہ سوائے اُنکے اور لوگ باشندۂ سخنہ اور حوران اور تدمر اور قریتین یہ حال سُنکر
اسلام قبول کرین پس خالد بن الولید نے کہا کہ مین مصالحہ اِس اقرار پر کرتا ہون کہ ہم یہان سے چلے جائینگے اور
باز رہینگے تم سے اور جو شخص تم مین سے ہمارے دین مین داخل ہوگا قبول کرینگے ہم اُسکو اور جو شخص اپنے
دین مین رہیگا اُس سے جزیے پر اکتفا کرینگے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اہل ارکہ نے دو ہزار
درم چاندی اور ایکہزار اشرفی پر مصالحہ کیا اور خالد بن الولید نے دستاویز صلح کی اُنکو لکھدی اور ہنوز
خالد بن الولید نے وہان سے کوچ نہین کیا تھا کہ اہل سخنہ اور تدمر نے بھی اُنسے مصالحہ کیا اور صورت مصالحہ
تدمر کی یہ ہوئی کہ جب خبر تدمر مین پہونچی تو اُنکے حاکم نے جسکا نام کرکر تھا رعیت کو یکجا کرکے کہا کہ اہل عرب نے
ارکہ اور سخنہ کو بطور مصالحہ کے فتح کیا اور ہمنے سُنا ہی کہ اہل عرب صالح اور عادل اور نیک سیرت ہین اور طالب
فساد نہین ہین اور ہرچند یہ قلعہ ہمارا ایسا بلند اور مضبوط ہی کہ کوئی اِسمین آ نہین سکتا ہی لیکن ہمکو یہ خوف ہی کہ ہماری
کھیتی اور درخت برباد نہو جاوین اور اگر ہم اہل عرب سے مصالحہ کرلیوین تو اِسمین ہمارا کچھ ضرر نہین ہی
کیونکہ اسطے کہ اگر ہماری قوم کو اہل عرب پر فتح حاصل ہوویگی تو ہم مصالحہ اہل عرب کا توڑ دینگے اور اگر
اہل عرب کو فتح حاصل ہوئی تو ہم اُنکی طرف سے امن مین رہینگے یہ کلام حاکم کا سُنکر قوم اُسکی خوش ہوئی
اور سامان ضیافت کا یکجا کیا تا اینکہ خالد بن الولید وہان پہونچے اور اہل تدمر نے حاضر ہوکر اُنکی خدمتگزاری
کی اور خالد بن الولید نے اُسکو قبول کیا اور اُنسے تین اوقیہ سونے اور چاندی پر مصالحہ کرکر صلحنامہ لکھدیا
اور اُنسے اسباب خورد و نوش واسطے زاد راہ کے مول لیکر بجانب حوران کوچ کیا واقدی رحمہ اللہ
نے روایت کی ہی کہ جب عامر بن طفیل نے خط خالد بن الولید کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس
پہونچایا ابو عبیدہ بن الجراح خط کو پڑھکر ہنسے اور کہا الحمد للہ السمع والطاعۃ للہ ولخلیفۃ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم پھر اپنی معزولی اور خالد کی منصوبی سے مسلمانون کو آگاہ کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے قبل پہونچنے اِس خط کے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو بمعیت چار ہزار سوار کے بجانب بصرہ روانہ کیا تھا اور شرحبیل بن حسنہ وہان پہونچکر اُسکے حوالی مین
اُترے تھے اور وہان کا حاکم روماس تھا جو بادشاہ اور رومیون کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتا تھا اور پچھلی
کتابین اور گذرے ہوئے حالات پڑھے تھا اور تھا وہ بھاری ڈیل ڈول کا اور رومی تمام بلاد شام سے
اُسکے پاس آتے تھے اور اُسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے اور اُس سے حکمت کی باتین سُنتے تھے اور شہر بصرہ

بہت آباد اور آدمیون سے بھرا تھا اور اُسمین بارہ ہزار روی رہتے تھے اور اہل عرب حجاز اور یمن سے مع اپنے اسباب تجارت کے اُسکے پاس آتے تھے اور دستور یہ تھا کہ بایام موسم ایک لاکھ سے کی کرسی اُسکے واسطے بچھائی جاتی تھی اور وہ اُسپر بیٹھکر کلمات علم وحکمت کے بیان کرتا تھا اور لوگ جمع ہوکر اُسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے تھے اور اُسکی باتین سُنتے تھے پس ایسے ہی وقت اور حالت مین شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ مع لشکر وہان پہونچے پس حاکم مذکور ہنگامہ آمد لشکر مسلمانان سُنکر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنی قوم کو بُلایا سو وہ سب اُسکے پاس یکجا ہوئے اور اُسنے اپنی قوم سے کہا کہ کچھ بات چیت نکرو تم جبتک کہ ہم دیکھین مسلمانون کو اور سُنین اور دریافت کرین اُنکی باتون کو اور اُنکے مطلب کو پھر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آیا اور پکارکر کہا کہ ای گروہ عرب میرا نام روماس ہی اور مین حاکم بصرہ ہون اور مین چاہتا ہون کہ تمھارے لشکر کے سردار سے ملاقات کرون پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اُسکے قریب آئے تب اُسنے پوچھا کہ تم کون ہو شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو نبی اُمی تھے اور جنکا ذکر توریت اور انجیل مین ہی روماس نے پوچھا کہ اُنھون نے کیا کام کیا شرحبیل رض نے کہا کہ اللہ تعالی نے اُنکی روح کو قبض کرکے اپنے پاس بُلایا اور اختیار کی اُنکے واسطے وہ چیز کہ اللہ تعالے کے نزدیک ہی روماس نے پوچھا کہ اُنکے بعد کون شخص اُنکی جگہ پر ہوا شرحبیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بعد اُنکے عبد اللہ عتیق بن ابی قحافہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے روماس نے کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ مین جانتا ہون اس امر کو کہ تم لوگ حق پر ہو اور ضرور تم مالک شام وعراق کے ہوگے اور مین براہ مہربانی تمسے کہتا ہون کہ تمھاری جماعت تھوڑی اور ہمارے ساتھ جماعت کثیر ہی پس تم اپنے ملک کو پلٹ جاؤ کہ ہم تمسے تعرض نہ کرینگے اور جان لو تم اِس بات کو کہ ابو بکر میرے دوست ہین اگر وہ یہان موجود ہوتے تو مجھسے نہ لڑتے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر اُنکے بیٹے بھتیجے خلاف دین اور ملت ہون تو وہ اُنکو بھی عفو نہین کرینگے کیونکہ وہ مکلف اور مامور بتعمیل حکم خدا ہین اور یہ معاملہ اُنکا ذاتی نہین ہی بلکہ اللہ تعالے نے حکم تمھارے جہاد کا فرمایا ہی اور ہم تمسے جہاد کرینگے جب تک کہ تم تین باتون سے ایک کو اختیار نکروگے یا دین ہمارا اختیار کرو یا جزیہ دو یا ہمسے لڑو پس روماس نے کہا قسم ہی اُسکی جسکا مین اعتقاد رکھتا ہون کہ اگر میرا اختیار رہوتا تو مین تمسے نہ لڑتا کیواسطے کہ مین جانتا ہون کہ تم حق پر ہو اور یہ قوم یکجا ہین پس مین چاہتا ہون کہ اُنکے پاس پلٹ جاؤن اور اُنکو نصیحت کرون اور دیکھون کہ اُنکو کیا منظور ہی پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اِس باب مین جلدی کرو کیونکہ ہم تمسے جو کہہ چکے ہین وہ ہمکو ضرور کرنا ہی یعنے لڑائی یا جزیہ یا دین اسلام پس روماس اپنی قوم کے پاس پلٹ گیا اور اُنکو یکجا کرکے کہا کہ ای اہل دین نصرانیہ دینی مارمعمودیہ جان لو تم اِس امر کو کہ جو تمھاری کتابون مین ذکر آمدنے

اہل عرب کا تمہارے شہرون مین اور نہ اُنکا تمہارے مالون کو اور مارڈالنا اُنکا تمہارے بہادرون کو لکھا ہی اُسکا وقت
یہی ہی اور تم لوگ جماعت اور لشکر مین رہو پس سے ہرگز نہین ہو جو وہ خود اور اُسکے ساتھی بہادر ارض فلسطین مین ہین
چھوٹی سی جماعت مسلمانون کے ہاتھ سے مارے گئے اور باقی بھاگ نکلے اور مین نے سُنا ہی کہ اُنمین سے
ایک شخص نے جسکا نام خالد بن الولید ہی عراق کی طرف سے خروج کیا ہی اور اُسنے ارکہ اور تدمر اور حوران کو
فتح کیا ہی اور عنقریب تمہاری طرف پہونچے گا پس بہتر یہ ہی کہ ہم اہل عرب کے واسطے ادائے جزیہ قبول
کرین اور جانون سے محفوظ رہین اور یہ لوگ یہان سے چلے جاوین پس جب روماس کی قوم نے یہ
تقریر سُنی اُسکے قتل پہ آمادہ ہوگئے روماس نے یہ کیفیت دیکھکر کہا کہ مین نے اِس قصد سے یہ بات کہی تھی
کہ تمہاری غیرت اور حمیت پر نسبت تمہارے دین کے دیکھون ورنہ مین تمہارے ساتھ ہون اور تمہارے
آگے ہونگا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ بعد اس گفتگو کے رومی مستعد جنگ ہوے اور سب کے سب
زرہین سابری پہنکر آمادہ حملہ ہوئے پس شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر اپنے ساتھیون کو
نصیحت کی اور کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی الجنۃ تحت ظلال
السیوف واحب ما الی اللہ قطرۃ دم فی سبیل اللہ ودمعۃ جرت من خشیۃ اللہ جاھدوا العدو
وارموا السھام ولتکن ھجمتہ فانھا ان تخب یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم
مسلمون پھر حملہ کیا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور مسلمانون نے لشکر بصرہ پر ماجد بن رویم العبسی نے
روایت کی ہی کہ بصرہ کی لڑائی مین شرجیل بن حسنہ کے لشکر مین مین بھی تھا اور دشمنون نے ہم مین طمع کرکے بارہ ہزار
رومیون سے حملہ کیا اور ہلوگ اُنکے بیچ مین اِسطرح پر تھے جیسے کہ ایک تل کی سپیدی سیاہ اونٹ کے
پہلو مین ہوتی ہی پس ہم لوگون نے اُنکی لڑائی مین ایسا صبر کیا جیسا کوئی ارادہ موت اور عالم آخرت کے واسطے
صبر کرتا ہی اور ہمارے اُنکے بیچ مین لڑائی تا دوپہر رہی تھی اور دشمنون نے ہم مین طمع کی اور دیکھا مین نے
شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو کہ آسمان کی طرف دونون ہاتھ اُٹھائے یہ دعا پڑھتے تھے یا حی یا قیوم یا
بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام اللھم انک قد وعدتنا علی لسان نبیک بفتح الشام و
فارس اللھم انصر من یوحدک علی من یکفر بک اللھم انصرنا علی القوم الکافرین پس قسم ہی خدا کی کہ تمام نہین کیا تھا شرجیل رضی اللہ
عنہ نے اپنی دعا کو کہ آگئی مدد اور حال یہ گذرا کہ رومیون نے ہمکو گھیر لیا تھا اور دلون مین غالب جان چکے
تھے اپنے کو ہمپر کہ دفعۃً دیکھا ہمنے ایک غبار کہ قریب ہوا ہم سے حوران کی طرف سے گویا وہ غبار
ایک بڑا ٹکڑا اندھری رات کا تھا پس جب وہ غبار نزدیک ہوا ہمسے دیکھا ہمنے تیز اور پیش
پیش چلنے والے گھوڑون کو اور دیکھائی دیے ہمکو نشان اور جھنڈے اور آگے بڑھکر آئے

ہماری طرف اُسیمن سے دو سوار کہ ایک اُنمین کا یہ کہتا تھا اے شرجیل بشارت اور خوشی ہو تمکو ساتھ مدد اللہ تعالے کے
مین شہسوار مضبوط ہون مین خالد بن الولید ہون اور دوسرے نے کہا کہ مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق ہون
پھر قوم لخم اور جذام وغیرہ سب لشکر قریب پہونچے اور بلند دکھائی دیا نشان لشکر کا جسکا نام رایت العقاب تھا
اور رافع بن عمیرۃ الطائی اُسکو اُٹھائے ہوئے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ ٹھنڈھی اور پست ہو گئین
آوازین رومیون کی جسوقت سُنی اُنھون نے آواز بلند خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور مسلمانون نے آکر ایک دوسرے
کو سلام کیا پس خالد بن الولید نے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا نہین جانا تھا تمنے کہ یہ ایام یکجا ہونے
اہل شام اور حجاز اور عراق کے ہین اور اسمین لشکر روی اور سردار اُنکے یکجا ہوتے ہین اور کیونکر غرور کیا تمنے اپنے
نفس پر اور اپنے ساتھیون پر شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے یہ بات بموجب حکم ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ کے کی ہے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ مرد مسلمان ہین لڑائی کا ڈھنگ نہین جانتے ہین پھر خالد
بن الولید نے لوگون کو آرام حاصل کرنے کا حکم دیا پس اُترے وہ لوگ اور آرام دی بعضون نے بعض کو اپنے توشے
سے پس جب دوسرا دن آیا لشکر بصرے کا آمادہ بجنگ ہوا پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ ہمکو اور ہمارے
جانوردن کو تھکا ماندہ سمجھکر ہماری طرف آتے ہین پس سوار ہو تم لوگ ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالی کے پس سوار ہوے
مسلمان مسلح ہو کر اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو بجانب میمنہ اور ضرار بن الازور کو بجانب میسرہ کے
مقرر کیا اور ضرار بن الازور کمسن اور لڑائی مین دلیر تھے اور اُنکی بہادری اور دانشمندی ہر جگہ مشہور تھی اور
پیدل فوج پر عبد الرحمن بن حمید الحجی کو مقرر کیا پھر تقسیم کیا لشکر زحف کو اور تھوڑے پر مسبب بن علبہ اور تھوڑی جماعت پر
مرعور بن غانم الاشعری کو مقرر کیا اور سب کو حکم دیا کہ جب مین حملہ کرون تم سب بھی برابر حملہ کرو واقدی رحمہ اللہ
نے روایت کی ہے کہ بعد اس تقسیم اور ترتیب فوج کے خالد بن الولید لوگون کو نصیحت اور وصیت کرتے تھے اور
عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی حال تھا اور عزم کیا سبھون نے حملہ کرنے کا کہ دفعۃً رومیون کی صفین پھٹگئین
اور اُنمین سے ایک سوار بھاری ڈیل ڈول کا اور بہت خوش پوشاک جسکے جسم پر سونا اور چاندی اور حریر یاقوت
چمکتے تھے نکلا اور دونون لشکرون کے بیچ مین آیا اور بزبان عربی کہنے لگا کہ ای گروہ عرب کے تم مین سے جو سردار ہو میرے
مقابلے مین آوے کہ مین سردار اور حاکم بصرے کا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اُسکے نزدیک
گئے اُسنے پوچھا کہ تمہین سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مسلمان لوگ ایسا ہی جانتے ہین اور مین
اُنکا سردار جبھی تک ہون کہ اللہ تعالی کی اطاعت پر قائم رہون اور جب مجھسے نافرمانی اللہ تعالی کی ہووے
تو میری حکومت اُنپر نہین ہے رومانس نے کہا کہ مین ایک شخص دانایان اور بادشاہان روم سے ہون اور حق بات دانشمندی
چھپی نہین رہتی اور مین نے پچھلی کتابون اور گذرے ہوئے ملاحم اور اخبار مین پڑھا ہو کہ اللہ تعالے نے بنی ہاشمی

قریشی عربی مبعوث کریگا جسکا نام محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا خالد بن الولید نے کہا کہ وہ ہمارے پیغمبر ہین روماس نے
پوچھا کہ آیا اللہ تعالے نے کوئی کتاب تمپر نازل کی ہے خالد بن الولید نے کہا ہان اور نام اُسکا قرآن ہے روماس نے کہا کہ
آیا شراب تمپر حرام کی گئی ہے خالد بن الولید نے کہا ہان جو شخص شراب پیتا ہے ہم اُسپر حد جاری کرتے ہین اور جو زنا کرتا ہے ہم
اُسپر حد جاری کرتے ہین اور اگر مرد زن دار یا عورت شوہر دار زنا کرتے ہین تو اُنکو ہم سنگسار کرتے ہین پھر روماس نے پوچھا کہ آیا نماز تمپر فرض ہوئی ہے خالد بن الولید نے کہا ہان پانچ وقت کی نماز ہمپر فرض ہوئی ہے روماس
نے کہا تم حج کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان روماس نے کہا تمپر جہاد فرض کیا گیا ہے خالد بن الولید نے کہا ہان اگر
ہمپر جہاد فرض نہوتا تو ہم تم لوگون سے لڑنے کو نہ آتے پھر روماس نے کہا کہ مین خوب اور تحقیق جانتا ہون کہ تم لوگ
حق پر ہو اور مین تمکو دوست رکھتا ہون اور اپنی قوم کو تمھاری طرف سے مین نے ڈرایا اور دھمکایا لیکن اُنھون نے
نہ مانا اور مین اُنسے ڈرتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا روماس سے کہ تو اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہ اِسکے کہنے سے ہمارا تیرا حال برابر ہو جاوے پس روماس نے کہا کہ اگر
مین مسلمان ہو جاؤن تو مجکو اس امر کا ڈر ہے کہ میری قوم کے لوگ مجکو مار ڈالینگے اور میرے لڑکے بالون کو قید کر لینگے لیکن مین
جاتا ہون اپنی قوم کے پاس کہ دھمکاؤن اور ترغیب دون مسلمان ہونے کی اُنکو شاید اللہ تعالے راہ راست پر لاوے
اُنکو پس خالد بن الولید نے روماس سے کہا کہ اگر تو بدون لڑے بھڑے مجھسے اپنی قوم کے پاس پھر جائیگا تو مجکو تیرے واسطے
اُنکی طرف سے ڈر ہے پس مین تجھپر حملہ کرتا ہون اور تو مجھپر حملہ کرتا کہ قوم تیری تہمت ساز کر لینے کی تجھپر نہ کرین پھر اسکے بعد
اپنی قوم کے پاس جانا رادی نے بیان کیا ہے کہ اس گفتگو کے بعد آپس مین ایک دوسرے پر حملہ آور ہوکر
دون لشکرون کو لڑائی کے ڈھنگ دکھائے یہان تک کہ بچارا روماس نے اپنے تئین اور کہا کہ تم مجھپر شدت
کر و حملے مین تاکہ بیٹھ پھیر کر مین بھاگ جاؤن اور مین ڈرتا ہون تمھارے واسطے ایک سردار سے جسکو بادشاہ
نے میری کمک کے واسطے بھیجا اور نام اُسکا ریحان ہے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالے مجکو اُسپر
غالب کریگا اور مدد دیگا پھر خالد بن الولید نے روماس پر حملہ مین شدت کی یہانتک کہ روماس بھاگ کر اپنی قوم
مین پہونچا لوگون نے اس سے حال پوچھا اُسنے کہا کہ اہل عرب بڑے مضبوط اور بہادر ہین تم اُنکی لڑائی مین طاقت
ٹھہرنے کی نہین رکھتے ہو اور بالضرور وہ لوگ مالک ملک شام تا تختگاہ بادشاہ کے ہو جاوینگے پس ڈرو تم اللہ تعالے
سے اور اہل عرب کی اطاعت قبول کرو اور جو بات اہل ارکہ اور تدمر اور حوران نے کی ہے تم بھی وہی کرو اور مین
تمھاری بہتری کا خواہان ہون پس رومیون نے اُسکو جھڑکا اور اُسکے مار ڈالنے کا ارادہ کیا اور اگر خوف
بادشاہ کا مانع نہوتا تو مار ڈالتے پھر اُس سے کہا کہ تو شہر مین جاکر اپنے مکان مین بیٹھ رہ ہم اہل عرب سے
لڑینگے پس روماس اُنکے پاس سے چلا گیا اور یہ اُسکی عین خواہش اور آرزو تھی اور اُسنے اپنے دلمین تصور کیا تھا

کہ شاید اللہ تعالیٰ خالد بن الولید کو فتح دیوے تو میں اپنے لڑکے بالے لیکر جہاں وہ جاوین وہاں چلا جاؤں پھر اہل بصرہ نے وریجان کو اپنا حاکم مقرر کیا اور اُس سے کہا کہ جب ہم مسلمانون کی لڑائی سے فراغت پاوینگے اُسوقت تیرے ساتھ بادشاہ کے پاس چلکر روماس کی معزولی اور تیری منصوبی کی درخواست کرینگے کیونکہ تو بہ نسبت روماس کے بڑا مضبوط اور دانشمند ہے وریجان نے اُنسے پوچھا کہ تمھارا قصد کیا ہے اُنھون نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ حملہ کر تو مسلمانون کے لشکر پر اور اُنکے سردار سے مقابلہ کر پس اگر غالب ہو جائیگا تو اُنکے سردار پر تو باقی لوگ اُسکے بھاگ جائینگے راوی نے بیان کیا ہے کہ بعد اس گفتگو کے وریجان زرہ وغیرہ ہتھیار اور لباس سے بن ٹھنکر نکلا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اسپنے مقابلہ مین طلب کیا پس عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما نے خالد بن الولید سے کہا کہ تم سردار لشکر کے ہو اور بقا و ثبات ہمارا سب کا تمھارے سبب سے ہے اور مین اس دشمن کا مقابلہ کرونگا پھر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے لشکر سے نکلکر وریجان پر حملہ کیا اور طرفین سے معرکہ آرائی ہوئی اور دونون لشکرون کے لوگ گردنین اُٹھا کر اُنکی لڑائی دیکھتے تھے پس تھوڑے سے عرصے مین وریجان تھک کر بھاگ نکلا اور گھوڑا اُسکا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے گھوڑے سے زیادہ دوڑنے والا تھا اسوجہ سے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بچکر اپنی قوم مین پہونچ گیا پس اُسکی قوم نے پوچھا کہ کیا سبب ہوا تیرے پھر آنے کا دشمن کی لڑائی سے اُسنے کہا کہ دشمن نے مجھپر شدت کی پس مین نہ ٹھہر سکا اور بھاگا مگر تم سب دشمن پر حملہ کرو پس اللہ تعالیٰ نے رومیون کے دلون مین رعب اور اضطرار ڈالدیا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہو گئی پس حملہ کیا خالد بن الولید اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن الازور اور قیس بن ہبیرہ اور شرحبیل بن حسنہ اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور یسیب بن نجبۃ الفزاری اور عبدالرحمن بن حمید الحجی رضی اللہ عنہم اور سب مسلمانون نے پس جب اہل بصرہ نے مسلمانون کو حملہ کرتے دیکھا اور سمجھے کہ ضرور لڑنا ہوگا پس آگے بڑھے اور ظاہر ہوا قتل بیچ رومیون کے اور بجنے لگے ناقوس دیوار قلعے کے اوپر اور شور کیا راہبون نے ساتھ کلمۂ کفر کے پس دعا کی شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے ان کلمات سے اللھم ان ھؤلاء الاساقفۃ یتھللون الیک بکلمۃ کفرھم ویدعون معک الھا اٰخر لا الہ الا انت ونحن نبتھل الیک بلا الہ الا انت وبحق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا انصرت ھذا الدین علی اعدائک الکافرین اور مسلمانون نے اس دعا پر آمین کی پھر سبھون نے یکبارگی حملہ سخت کیا در اہل بصرہ کو اس حملے سے یہ معلوم ہوا کہ گویا دیوار شہر پناہ کی گر گئی پس نہ ٹھہر سکے وہ لوگ اور پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور باقی رہگئی زمین مردون کی لاشون سے بھری ہوئی اور بعضون نے اُنمین سے دروازون شہر پناہ پر بعضون کو مار ڈالا پس جب وہ لوگ شہر مین پہونچ گئے اور برجون پر قرار پکڑ کر اور بیرق اور صلیبان کو بلند کیا اور اپنی جانون کو بچایا تب ارادہ اس بات کا کیا کہ بادشاہ کو اس حال سے اطلاع دیوین تاکہ وہ لوگ بھیجکر اُنکی کمک کرے عبداللہ بن رافع نے روایت کی ہے کہ جب اہل بصرہ شہر مین جاکر شہر پناہ کی دیوار پر

پڑ گئے ہلوگ اُنکے تعاقب سے پلٹے اور اپنے بعض ساتھیون کو مقتول دیکھا پس پاپا ہنے دوسو تیس آدمیون کو اپنی جماعت سے
مقتول کو اکثر اُنمین کے قوم بجیلہ اور ہمدان سے تھے اور منجملہ روساہمارے لشکر کے بدر بن حرملہ اور علی بن رفاعہ
اور مازن بن عوف اور سہل بن ناشط اور جابر بن مرارہ اور ربیع بن حامد اور عباد بن بشر شہید ہوے
اُنکو پھر جب ایک ربع جمعہ رات کا گذرا تب عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور معمر بن راشد اور مالک
اشتر نخعی اور ایک سو سوار نے لشکر زحف سے نگہبانی لشکر کے واسطے گشت کرنا شروع کیا اور یہ لوگ لشکر کے گرو
گھوم رہے تھے کہ دفعتاً گھوڑے سواروں کے چونکتے ہوئے اور بولنے لگے پس ہوشیار اور خبردار ہو گئے مسلمان
اور ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ یکایک ایک شخص رومی کو دیکھا کہ وہ موٹا کپڑا بالون کا مثل کمل کے پہنے تھا پس عبدالرحمن
رضی اللہ عنہ نے اوسکی طرف پیشقدمی کرکے چاہا کہ اُسکو پکڑ لیوین پس اُس شخص نے کہا کہ ٹھہرو اور توقف کرو کہ مین
روماس حاکم بصرہ کا ہون پس عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اُسکو ساتھ لیکر خالد بن الولید کے پاس گئے پس خالد بن الولید نے اسکو
پہچانا اور ہنسے روماس نے کہا کہ اے امیر لشکر مسلمانون کے میری قوم نے مجکو نکال دیا اور کہا کہ تو اپنے مکان مین بیٹھ رہ
ورنہ ہم تجکو مار ڈالینگے پس مین اپنے مکان مین جا بیٹھا اور میرا مکان دیوار شہر پناہ سے ملا ہوا ہی پس جب تاریکی رات کی ہوئی
میرے غلام اور اولاد نے بموجب میرے حکم کے شہر پناہ کو کھود کر ایک دروازہ اُسمین کھولدیا سو مین اُسی راہ سے تمھارے
پاس اِس غرض سے آیا ہون کہ بھیجو تم میرے ساتھ اون لوگون کو اپنے ساتھیون سے جنپر تمکو اعتماد ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہیگا
تو وہ شہر پر قابض ہو جائینگے پس خالد بن الولید نے یہ کلام سُنکر سجدۂ شکر اللہ تعالیٰ کا ادا کیا اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ جنپر تمکو اعتماد ہو اُنمین سے ایک سو سوار لیکر روماس کے ساتھ جاوین اور اُن سوارون پر عبدالرحمن رضی اللہ
عنہ کو سردار مقرر کیا منذر بن الازور نے روایت کی ہی کہ مین بھی اِس جماعت مین تھا جو شہر مین داخل ہوئی پس جب
پہونچے ہم روماس کے مکان پر کھولدیا اُسنے ہمارے واسطے اپنا خزانہ اور جدا کیا ہمارے واسطے ہتھیار اور کہا کہ
لباس رومیون کا پہن لو پھر پہن لیا ہمنے لباس اُنکا پھر بانٹ دیے گئے ہم چارون کنارے شہر مین ہر کنارے مین
پچیس سوار تھے اور حکم کیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اِس امر کا کہ جسوقت تم ہماری تکبیر کی آواز سُنو تم بھی تکبیر کہو پس جب
ہملوگ بموجب حکم کے روانہ ہوئے ہوشیار ہو گئے ہم اپنی جانون پر واسطے حملہ کرنے کے قوم پر واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بعد روانہ کرنے اپنے ساتھیون کے شہر کے کنارون پر خود زرہ پہنکر مستعد کار ہوے
اور روماس بھی مسلح اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو ایک تلوار اور ایک کلاہ دی جسکو عبدالرحمن نے اپنے لباس پر ڈال لیا
اور روماس عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اُس بُرج کی طرف چلا جسمین وریحان مع اپنے ہمراہیان کے تھا پس وریحان نے
ان دونون کو دیکھکر پوچھا کہ تم کون ہو روماس نے کہا کہ مین بطریق ہون وریحان نے کہا کہ آرام و آسانی ہو تجکو کیا سبب ہی تیرے آنیکا

اور یہ ساتھی تیرا کون ہی رو ماس نے کہا کہ یہ میرے دوست ہین تیری ملاقات کے مشتاق ہوکر آئے ہین وریحان نے کہا کہ تجھپر وہ کون ہین رو ماس نے کہا کہ عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور تیرے پاس اس واسطے آئے ہین کہ تیری روح کو دوزخ مین بھیجین پس جب وریحان نے یہ کلام سُنا چاہا اُسکے کہ حملہ کرے مگر اُسکے دل نے نامردی سے رہا اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جلدی سے تلوار کا وار کیا اُسکے شانے پر مارا پس گر پڑا وہ بیہوش اور مردہ ہوکر زمین پر راوی نے بیان کیا ہی کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے آواز تکبیر بلند کی وقت مار ڈالنے وریحان کے اور رو ماس نے بھی تکبیر کہی اور اصحاب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیر دن کی سُنکر شہر کے کنارون سے تکبیرین کہنے لگے اور جواب دیا اُنکی تکبیرون کا پتھرون اور پہاڑون اور درختون اور چڑیون نے اور نیک لوگون نے آبادیون سے اور کہا اُنھون نے کہ ای معبود اور ای مالک ہمارے کیا خوش اور پاک ہے سُننا تیرے نام اور ذکر کا اور ہر شخص ہم مین سے تیری حقیقت شکر مین قیام کرسکتا ہی اور تحقیق سُنا ہمنے کلمۂ توحید کو اور دیکھا ہمنے تیرے شکر کرنیوالون اور بزرگداشت کرنے والون کو راوی نے بیان کیا ہی کہ جب تکبیر کہی مسلمانون نے اطراف بصرہ سے رکھا اُنھون نے تلوار کو رومیون مین اور قتل کرنا شروع کیا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیر سُنکر مع اپنے ساتھیون کے شہر مین پہونچے پس جب دیکھا اہل بصرہ نے اپنے شہر کو کہ وہ فتح کرلیا گیا از روے غلبے کے تلوار سے شور و غل مچایا سب مردون اور عورتون اور لڑکون نے پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین رو ماس نے کہا کہ امان طلب کرتے ہین پس کہا خالد بن الولید نے کہ اُٹھالو اُنکے اوپر سے تلوار کو پس اُٹھا لیگئی تلوار اور خالد بن الولید نے اُنکو امان دی پس صبح کو اہل بصرہ دیکھا ہوے اور خالد بن الولید سے کہا کہ اگر ہم تمسے مصالحہ کرلیتے تو نوبت اس حال کی نہ آتی خالد بن الولید نے کہا کہ اللہ تعالی کا حکم ٹلتا نہین ہی پھر اہل بصرہ نے خالد بن الولید سے پوچھا کہ کس شخص کی رائے سے تمنے ہمارا شہر فتح کیا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے حیا سے نام رو ماس کا نہین بتلایا پس رو ماس اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ ای دشمنان خدا مین نے بلحاظ خوشنودی خدا اور بغرض جہاد کے راہ بتلائی اہل بصرہ نے کہا کہ کیا تو ہمارے دین مین نہین ہی رو ماس نے کہا کہ ای میرے اللہ نہ کرے تو مجھکو ان لوگون سے جنکو عیب اور اسکی پرستش کرنے والون کا ہون جنھون نے یہ کام واسطے رضامندی اللہ اور بنایت و غرض جہاد کرنے کے تمپر کیا ہی راضی ہوا مین اور کیا مین نے اللہ تعالی کو پروردگار اپنا اور اسلام کو دین اپنا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اپنا اور کعبہ کو قبلہ اپنا اور قرآن کو پیشوا اپنا اور مسلمانونکو بھائی اپنا یہ سُنکر وہ لوگ رو ماس سے ناراض ہوئے اور ارادہ بُرائی کا اسکے ساتھ کیا پس رو ماس نے خالد بن الولید سے کہا کہ مین اس شہر مین ان لوگون کے ساتھ نہ رہونگا اور جہان کہین تم جاؤگے مین بھی تمھارے ساتھ چلونگا اور جب کل ملک شام مین تمھارا داخل ہوجائیگا پھر اپنے وطن کو آؤنگا کہ گھر کی الفت اور چاہ سب کو ہوتی ہی واقدی رحمہ اللہ نے معمر بن راشد بن ہمام بن منبہ سے مفرج سے روایت کی ہی کہ رو ماس کل لڑائیون مین شام کی شریک اور جہاد کرتا رہا جب تمام ملک شام فتح ہوگیا تب بموجب درخواست

ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت مین روماس کو بصرہ کا حاکم مقرر کیا اور روماس تھوڑے دن وہان کی حکومت کرکے ایک بیٹا چھوڑ کر مرگیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے چند اشخاص اپنے ہمراہی کو واسطے اعانت روماس کے بضرورت نکالنے اور اُٹھانے مال و اسباب خانگی روماس کے شہر سے مقرر کیا پس اُن لوگون نے اعانت روماس کی کی کہ اُسی حالت مین لوگون نے روماس کی زوجہ کو روماس سے لڑتے جھگڑتے دیکھا مسلمانون نے کہا کہ تو کیا چاہتی ہی اُسنے کہا کہ میرا فیصلہ تمھارے لشکر کے سردار کے پاس ہوگا پس مسلمان اُسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور اسنے نالش کی اور ایک شخص رومی واقف زبان عربی نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے اسکے مطلب کو بیان کیا کہ یہ عورت اپنے شوہر روماس پر نالشی ہی خالد بن الولید نے بواسطہ اُس رومی کے عورت سے سبب نالش کا پوچھا اُسنے بواسطہ ترجمان کے بیان کیا کہ حال میرا یہ ہی کہ رات کو مین نے بحالت خواب ایک شخص نہایت خوبصورت کو مثل ماہ شب چاردہ کے دیکھا کہ وہ کہتے ہین کہ یہ شہر بصرہ اور تمام ملک شام اور عراق اسی گروہ عرب کے ہاتھ سے فتح ہوگا مین نے اُن شخص سے پوچھا کہ آپ کون ہین اُنھون نے فرمایا کہ مین محمد رسول اللہ ہون کہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر مجکو بجانب اسلام کے دعوت فرمائی اور مین نے اسلام قبول کیا پھر مجکو آپ نے دو سورتین قرآن مجید کی سکھائین پس خالد بن الولید نے یہ کلام اُسکا سُنکر تعجب کیا اور بواسطہ ترجمان کے اس سے کہا کہ وہ دو سورتین پڑھے پس اُسنے سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑھکر سُنائین اور خالد بن الولید کے ہاتھ پر اپنے اسلام کو تازہ کیا اور اپنے شوہر روماس سے کہا کہ یا تو میرا دین قبول کر یا مجکو چھوڑ دے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ کلام اسکا سُنکر ہنسے اور کہا سبحان اللہ من وفقہما پھر بواسطہ ترجمان کے اُس عورت سے کہا کہ تیرا شوہر تجھسے پہلے مسلمان ہوچکا ہی یہ سُنکر وہ عورت بہت خوش ہوئی پس خالد بن الولید نے اہل بصرہ سے جس مقدار پر چاہا مصالحہ کرلیا اور اُنکی خاطر داری کی اور ارادہ اِس امر کا کیا کہ ایک شخص کو اپنا نائب مقرر کرین تاکہ وہ قوم اپنے مطلب اِس سے کہتے رہین پس باتفاق رائے اُنکے ایک شخص کو اُنپر حاکم کیا پھر ایک خط مشعر فتح بصرہ بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لکھا اور اُسمین یہ بھی لکھا کہ مین یہان سے بجانب دمشق کوچ کرتا ہون تم وہان مجھسے آملو اور ایک خط بنام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے اور عبارت سے لکھا قد سرت الی الشام کما امرتنی وقد فتح اللہ علی یدی تدمر وارکہ وحوران وبصری ویوم کتبت الیک ھذا الکتاب ارتحلت الی دمشق واسأل اللہ النصر والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور یہ خط دونون ساتھی روانہ کرکے بجانب دمشق کے کوچ کیا اور ایک گانون مین جسکو ثنیہ کہتے ہین پہونچکر توقف کیا اور اپنے نشان کو کہ جسکا نام رایت العقاب تھا گاڑ دیا پس اُسجگہ کا نام ثنیۃ العقاب رکھا گیا پھر وہان سے بجانب غوطہ کوچ کیا اور ایک دیر مین

اُترے کہ وہ اب تک مشہور بہ دیر خالد ہی اور جال دمشق کا یہ تھا کہ قرب وجوار کے لوگ بے انتہا وہان یکجا ہوے تھے اور بارہ ہزار سے زیادہ اُسمین سوار تھے اور اُنھون نے شہر پناہ کو نشان اور برقون اور صلیبون سے آراستہ کیا تھا اور خالد بن الولید بانتظار آنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون کے اُس دیر مین مقیم رہے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ارکہ اور تدمر اور حوران وبصرہ کو فتح کرکے بجانب دمشق متوجہ ہوے تب اُسنے اپنے سردارون کو یکجا کرکے کہا کہ جو مین تمسے کہتا تھا اور تمکو ڈراتا تھا وہ تمنے کچھ نہ مانا اور نہ سُنا اہل عرب تدمر اور ارکہ وحوران وبصرہ فتح کرکے متوجہ دمشق ہوے ہین پس اگر دمشق کو بھی فتح کرلیا تو بڑی مصیبت کی بات ہی کہ شہر دمشق ملک شام کا بہشت ہی اور مین نے اہل دمشق کے پاس دو چند مسلمانون کا اپنا لشکر بھیجا ہی پس تم مین سے کون شخص اُنکے مقابلے کا قصد کریگا اور کفایت کریگا مجکو اُنکے کام مین کہ جو شخص اُنکو ہزیمت دیویگا مین محصول اُن شہرون کا جو مسلمانونکے قبضے مین ہین اُسکو معاف کردونگا پس منجملہ اُسکے سردارون کے ایک شخص جسکا نام کلوص تھا اور اُسکی بہادری اور شجاعت اُس زمانے مین جب کسریٰ بادشاہ فارس نے قصد لینے ملک شام کا کیا تھا ظاہر ہوئی تھی بولا کہ ای بادشاہ مین مسلمانون کے لیے کافی ہون اور مقابلہ کرکے اُنکو بھگا دونگا ہرقل نے یہ کلام اُسکا سنکر ایک صلیب سونے کی اُسکو دی اور پانچہزار سوار اُسکے ساتھ کیے اور کہا کہ صلیب کو آگے رکھنا کہ یہی مجکو مدد دیگی پس کلوص نے اُسی روز انطاکیہ سے کوچ کیا اور حمص مین پہونچا اور اُس مقام کو ہتھیار اور لوگون سے بھرا پایا اور جب وہان کے لوگون کو اُسکے آنے کی خبر پہونچی نکلے وہ لوگ اُسکی ملاقات کے واسطے اور اپنے آگے کیا اُنھون نے تسون اور راہبون کو ساتھ خوشبودار جلتی ہوئی چیزون کے اور انجیل اُنکے پاس تھی پس وہ آگے آئے اُسکے لشکر کے اور چھڑکا اُسپر پانی معمودیہ کا اور اُسکی فتح کے واسطے دعا مانگی پس کلوص ایک شب و روز وہان مقیم رہکر بجانب شہر جوسیہ کے روانہ ہوا اور وہان کے لوگ بھی مثل اہل حمص کے اِسکے ساتھ پیش آئے پھر شہر بعلبک مین پہونچا پس وہان کے لوگ اور عورتین مُنہ پیٹتی اور بال نوچتی ہوئی مثل فریادیون کے اُسکے پاس آئین اور بیان کیا کہ اہل عرب نے ارکہ تدمر وحوران وبصرہ کو فتح کرلیا ہی اور ہمنے سُنا ہی کہ وہ لوگ ارادہ دمشق کا رکھتے ہین کلوص نے کہا کہ مجکو تو یہ معلوم ہی کہ وہ لوگ بمقام جابیہ ہین اور مین متعجب ہون کہ اُن لوگون نے کیونکر شہرون اور قلعون پر قدرت حاصل کی اہل بعلبک نے کہا سچ ہی وہ لوگ تو اپنی جگہ پر یعنی جابیہ مین ہین اور جسنے کہ یہ مقامات یعنے ارکہ وغیرہ فتح کیا ہی یہ شخص عراق سے آیا ہی اور نام اِسکا خالد بن الولید ہی کلوص نے کہا کہ اُنکی تعداد کسقدر ہی اُنھون نے کہا کہ پندرہ سو سوار ہین کلوص نے یہ سُنکر کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ مین اُسکا سر کاٹ کر اپنے قنطاریہ کی نوک پر لٹکاؤنگا پھر وہان سے کوچ کرکے بجانب دمشق روانہ ہوا اور دمشق کا سردار جو ہرقل کی طرف سے مقرر تھا اِسکا نام غرر ائیل تھا اور وہ رومیون کے نزدیک بہت معزز تھا اور اُسکے ساتھ تین ہزار سوار اور پیدل تھے پس جب کلوص دمشق مین پہونچا وہان بڑے بڑے رئیس اور سردار کلوص کے پاس یکجا ہوئے اور بادشاہ کا فرمان درباب مامور ہی اسکے واسطے مقابلہ مسلمانون کے

پڑھا پس کلوس نے کہا کہ میں تمہاری طرف سے لڑونگا اور تمہارے شہر سے ہٹا دونگا لیکن یہ کام اس امر پر موقوف ہی کہ تم عزرائیل کو اپنے شہر سے نکال دو کہ میں اکیلا اس کام کے لیے رہجاؤں انھوں نے کہا کہ دشمن ہمارے شہر پر چڑھے آتے ہین پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ ہم عزرائیل کو نکال دیں بلکہ ایسے وقت مین اگر دس سردار تم مین سے ملین تو ہملوگ اُن کی خاطر رکھتے ہین اور ہم بقوت اُنکے اہل عرب سے مقابلہ کرین پس جب عزرائیل نے یہ حال سُنا کہا کہ جسوقت اہل عرب اس شہر کو محاصرہ کرین تب مین اور کلوس دونون جدا جدا ایک ایک دن اُنسے لڑین پس ہم دونون مین سے جو شخص اُنکو بھگا دے وہی حاکم اس شہر کا قرار پاوے اہل دمشق نے اس رائے کو پسند کیا اور اپنی اپنی جگہ پر گئے اور اس گفتگو سے عداوت مجلی باہر گر کلوس اور عزرائیل کے ہوگئی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ رومی ہر روز باب جابیہ دمشق سے نکلکر واسطے دریافت آنے ابو عبیدہؓ بن الجراح کے ایک فرسخ تک جایا کرتے تھے یہانتک کہ آئے اُنپر خالد بن الولید جانب شنیہ سے جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا ہی رفاعہ بن مسلم نے روایت کی ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بمقام ثنیہ بغوطہ آکر اُترے تھے کہ دفعتہً اُنھون نے فوج دمشق کو اپنی جانب مثل ٹیڑیون کے آتے دیکھا پس یہ امر دیکھکر خالد بن الولید نے بہن لی زرہ مسیلہ کذاب کی اور باندھا اپنی کمر کو اپنے عمامے سے اور گلے مین لٹکا لیا اسکے کنارے کو اور مسلمانون کو آواز دی اور کہا کہ یہ لشکر دشمن کا سوارون اور پیدلون سے آپہونچا ہی لو تم اُنکو جانے نہاؤ اور مدد دو تم خدا کے دین کو مدد دیگا اللہ تعالی تمکو اور ہو تم مصداق اس آیت کے ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ الی آخر الآیۃ اور جان لو تم اس بات کو کہ بھائی مسلمان تمہارے جو ابی عبیدہ بن الجراحؓ کے ساتھ ہین وہ تمہارے پاس پہونچ گئے ہین پس مسلمان یہ کلام نصیحت انجام خالد بن الولید کا سُنکر جلدی سے مسلح اور سوار ہوکر دشمن کے متوجہ ہوے یہ حال دیکھکر ٹھہر گیا لشکر رومیون کا سامنے لشکر مسلمانون کے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کی ترتیب واسطے لڑائی کے اسطرح پر کی کہ رافع بن عمیرۃ الطائی کو میمنہ اور مسیب بن نجبۃ الفزاری کو میسرہ اور دائین بازو مین شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو اور بائین بازو مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو اور ساقہ پر سالم بن نوفل کو مقرر کیا اور خود مع اپنے ساتھیون کے بیچ مین ٹھہرے اور جب یہ امر کر چکے ضرار بن الازور سے کہا کہ اختیار کرو تم راہ اپنے باپ اور قوم کی اس معاملے مین اور مدد دو تم اللہ کے دین کو کہ مدد دیگا اللہ تعالی تمکو ڈال دو تم رعب رومیون مین اپنے حملے سے اور جنبش مین لاؤ اُنکے لشکر کو اپنی شجاعت سے پس نکلے ضرار بن الازور مسلمانون کے لشکر سے اس حیثیت سے کہ تھے کپڑے اُنکے میلے اور عصا اُنکے سر پر بڑا عمامہ اور اُنکی سواری مین ایک بچہ مادہ اسپ لاغر تھی مگر وہ ہوا کے آگے چلتی تھی اور حملہ کیا رومیون کے لشکر پر اور بیچ مین ڈالا اُنکی صفون کو اور اس حملے مین چار سو سوار رومی کو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا پیدلون پر اور اُنمین سے چھ کو مار ڈالا اور اگر رومی تیر اور تبر نہ چلاتے تو ضرار اُنکے مقابلے سے نہ پھرتے پس جب واپس آئے ضرار بن الازور اپنے لشکر مین خالد بن الولید اور مسلمانون نے اُنکا شکریہ ادا کیا پھر عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما زرہ پہنکر لشکر سے نکلے

پس خالد بن الولید نے اُنسے کہا کہ اے بیٹے صدیق کے رعب ڈالدو تم دشمنون پر اپنے حملے سے اور پریشان کردو صفین اُنکی اللہ تعالیٰ تم مین برکت عطا فرماوے پس عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے بھی مثل ضرار کے حملہ اور قتل کفار کرکے معاودت کی پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے خود حملہ کیا اور طریقہ اپنی نیزہ بازی اور شجاعت کا رومیون کو دکھلایا اور اُنکو تعجب مین ڈالا پس جب کلوص سردار رومیون نے خالد بن الولید کو اسطرح دیکھا قرینے سے اُسنے جانا کہ مسلمانون کے لشکر کے سردار یہی ہین اور سمجھا کہ خالد بن الولید میرا ساز و سامان سرداری کا دیکھکر میرے ہی اوپر قصد حملے کا رکھتے ہین پس یہ سوچکر پیچھے کو ہٹا اور خالد بن الولید نے اوسپر حملہ کیا اور سرداران رومی نے خالد بن الولید کو ڈاٹا اور اُنپر تیر اندازی شروع کی مگر خالد بن الولید نے کچھ التفات نہ کیا اور گھوڑا اُنکا صف دشمنون مین بجلی کی طرح چمکتا تھا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس حملہ مین دس آدمیون کو رومیون سے مار ڈالا پھر پلٹ کر میدان جنگ مین آئے اور پہلی دفعہ سے زیادہ ڈھنگ لڑائی کے رومیون کو دکھائے اور لشکر رومیون سے اپنے مقابلے کے لیے لڑنے والے کو طلب کیا لیکن کوئی انمین کا لشکر سے نکلا پس خالد بن الولید نے کہا کہ مجھ اکیلے کے مقابلے مین تم دو سوار یا چار سوار بلکہ دس تک آکر لڑو مگر کسی نے جواب اسکا نہ دیا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خرابی ہو تمکو مین تو اس جگہ اکیلا ہون اور حال یہ ہی کہ لڑائی مین میرے لشکر کا ہر ایک آدمی میرے برابر ہی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ خالد بن الولید کی اس گفتگو کو بعض رومی سمجھے اور بعض نہین سمجھے کہ اسی حالت مین عزرائیل نے کلوص سے کہا کہ بادشاہ نے تجکو لشکر کا سردار مقرر کرکے اہل عرب سے لڑنے کو بھیجا ہی پس بچانا شہر اور رعیت کا تیرے ذمے ہی کلوص نے جواب دیا کہ تو مجھسے زیادہ اس کام کا مستحق ہی کیواسطے کہ تو پہلے سے اس شہر مین ہی اور تو نے جانا اور گمان کیا ہی اس امر کا کہ تو بدون حکم ہرقل کے اس شہر سے نہین نکل سکتا ہی پس کیا سبب ہی کہ نہین نکلتا ہی تو عرب کے مقابلے کو عزرائیل نے کہا کہ میرے اور تیرے یہ شرط ہو چکی ہی کہ ایکدن مین لڑون اور ایک دن تو پس آج تو مقابلہ کر کل مین لڑونگا پس کلوص نے کہا کہ تو مجھسے پہلے اس شہر مین ہی اور مین تجھسے یہ درخواست کرتا ہون کہ آج تو ہی لڑ کل مین لڑونگا پس گفتگو اُنکی طول کو پہونچی تا انیکہ لوگون نے یہ تجویز کیا کہ دونون کے نام قرعہ ڈالا جاے جس شخص کے نام قرعہ نکلے وہ آج مسلمانون سے مقابلہ کرے کلوص نے کہا ایسا نہ چاہیے بلکہ مناسب ہی کہ ہم سب ملکر حملہ کرین کہ اسمین ہیبت کی صورت بنی رہیگی عزرائیل نے کہا کہ مجکو اس بات سے کچھ مطلب نہین راوی نے کہا ہی کہ کلوص کو اس بات کا خوف پیدا ہوا کہ اگر بادشاہ کو اس قیل و قال سے اطلاع ہوگی تو اُسکو اپنی مصاحبت سے نکال دیگا اور مار ڈالیگا یہ سوچ کر قرعہ اندازی پر راضی ہوا سو قرعہ کلوص کے نام نکلا پس عزرائیل نے اُس سے کہا کہ نکل تو واسطے مقابلے کے اور ظاہر کر اپنی شجاعت کو جیسا امیر لشکر مسلمانون نے کیا اور مین کل واسطے مقابلے کے نکلونگا اور دونون فریق دیکھینگے کہ ہم دونون مین سے کون زیادہ شہسوار اور بہادر ہی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ بعد اس قرار داد کے کلوص مسلح ہوکر گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے ساتھیون سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ تم میرے ساتھ متعلق رہے

پس اگر تم مقابلے مین میری جانب سے کچھ کمی اور عجز دیکھو تو حملہ کر کے مجکو بچاؤ ساتھیون نے کہا کہ یہ بات تو عاجزی اور ڈر کی ہی اسکو فلاح نہین ہی پھر کلوص نے کہا کہ یہ شخص جسکے مقابلے کو مین جاتا ہون بدوی ہی اور اسکی زبان میری زبان کے خلاف ہی اور مین اُس شخص سے بات چیت کیا چاہتا ہون اور احتیاط کرنا آدمی کے واسطے ایک زرہ مضبوط ہی پس مین ایک شخص کو چاہتا ہون کہ میرے اور اُنکے بیچ مین واسطہ گفتگو ہو پس ایک شخص نصرانی جسکا نام جرجس اور وہ بہت دانشمند اور فصیح تھا کلوص کے ساتھ ہوا اور کہا کہ مین مترجم گفتگو کا ہونگا کلوص نے اِس سے کہا کہ یقین جان تو اس بات کو کہ یہ شخص بڑا بہادر ہی اہل عرب سے سوا اسکے مقابلے مین اگر تو مجکو سست دیکھتا تو میری اعانت کرتا کہ اسکے عوض مین مین تجکو اپنا مصاحب اور وزیر کرونگا اور اس میری گفتگو کو پوشیدہ رکھنا پس مین اب جاتا ہون مقابلہ کرنے کو اور فریب دیکر پھر آتا ہون اور قریب ہی کہ کل کے دن عزرائیل مقابلے کو نکلیگا پس مارا جائیگا وہ اور مجکو راحت اور فرصت ملیگی اسکی تیزی سے جرجس نے کہا کہ مین تو لڑنا نہین جانتا ہون بات چیت مین تیری اعانت اور دشمن کے ساتھ فریب کرونگا جہانتک ممکن ہوگا پس اگر یہ امر تجکو منظور نہین ہی تو اپنے دل سے مشورہ کر کلوص نے کہا افسوس ہو تو یہ چاہتا ہی کہ مجکو دشمن کے حوالے کر دے جرجس نے کہا کہ تیرا دل یہ چاہتا ہی کہ تیرے ساتھ دینے اور تیری رضامندی مین مین مارڈالا جاؤن پس جب مین مارا گیا تو تیرا انعام اور احسان میرے کس کام آویگا پھر کلوص چلکر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے قریب آیا اور مسلمانون نے دونون کی طرف دیکھا اور رافع بن عمیرۃ الطائی نے چاہا کہ بڑھکر کلوص پر حملہ کرین پس خالد بن الولید نے اُنکو روکا اور کہا کہ تم اپنی جگہ پر رہو مدد وہی دین کی میرا کام ہی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب کلوص اور جرجس خالد بن الولید کے نزدیک آئے کلوص نے جرجس سے کہا کہ تو اُنسے استفسار کر کہ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو اور ہمارے دبدبے اور کثرت فوج سے اُنکو ڈرا اور دریافت کر کہ اُنکا ارادہ کیا ہی پس جرجس قریب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے آیا اور کہا کہ ای اعرابی مین تمسے ایک مثال بیان کرتا ہون وہ یہ ہی کہ ہماری تمھاری مثال ایک شخص کی مثل ہی کہ اِس کے پاس کچھ بکریان تھین اور اُسنے چرانے کے واسطے چرواہے کو سپرد کیا اور چرواہا بڑا ڈرنے والا تھا اور جانور درندے کے مقابلے کی جرأت بہت کم رکھتا تھا پس ایک درندہ جانور ہر روز آکر ایک بکری کو اُٹھا لیجاتا تھا یہان تک کہ بکریان کم ہوگئین اور وہ درندہ جانور اِس امر کا عادی ہوگیا تھا اِسوجہ سے کہ کوئی روکنے والا نہ پاتا تھا پس جب بکریون کے مالک نے یہ حال دیکھا معلوم کیا اُسنے اِس بات کو یہ امر چرواہے کی سستی اور غفلت سے ہی پس مالک نے ایک شخص مضبوط کو بکری چرانے پر مقرر کیا پس وہ شخص رات بھر بکریون کے گرد پھرتا تھا کہ اِسی حالت مین وہ جانور درندہ اپنی عادت کے موافق آیا اُس نگہبان نے حملہ کر کے برچھی سے جو اُسکے ہاتھ مین تھی اُس جانور کو مارڈالا پھر بعد اُسکے کوئی درندہ جانور بکریون کے قریب نہین آتا تھا پس ایسا ہی

حال تمھارا ہی کہ ہمنے تمھارے معاملے مین سستی کی اسوجہ سے کہ تم لوگ ہمارے نزدیک ایک گروہ ضعیف بھوکے ننگے محتاج تھے اور غذا تمھاری چینا اور جو اور روغن زیت وغیرہ تھی پس جب تم ہمارے شہرون مین آئے اور ہماری غذائین کھائین تب شیر ہوگئے ہمپر پس پہونچے تم جہان تک پہونچے اور کیا تمنے جو کیا اور اب بادشاہ نے تمھارے مقابلے کے واسطے ایسے شخص کو بھیجا ہی کہ وہ آدمیون مین نہین شمار کیا جاتا ہی اور نہین برداشت کرتا ہی بہادرون کی اور وہ یہی شخص ہی جو میری جانب مین موجود ہی پس ڈرو تم اُس سے اس بات کو کہ پہونچے تمکو اس سے وہ چیز کہ پہونچی اُس مضبوط نگہبان بکریون سے شیر کو اور اس شخص نے مجھسے یہ کہا ہی کہ مین بلطف و مہربانی تمسے بات چیت کرون پس بیان کرو تم کہ ہمسے کیا چاہتے ہو اور کیا مانگتے ہو کسواسطے کہ ایسے دریا مین تم لوگ در آئے ہو کہ جو شخص اسمین در آتا ہی اُسکی لہرون مین ڈوب جاتا ہی اور جو پانی اُسکا پیتا ہی اسکے حلق مین وہ پانی پھنس جاتا ہی پس اگر تم مسلمانون کے لشکر کے سردار ہو تو اپنے دل اور مسلمانون سے اس امر مین گفتگو اور مشورہ کرو پیش ازین کہ حملہ کرے یہ شیر تمپر اور پھاڑ ڈالے تمکو اپنے چنگل سے پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ کلام جرجس کا اور فصاحت بیانی اسکی سنی کہا کہ ای دشمن خدا ہمارے واسطے تو مثلین بیان کرتا ہی قسم ہی خدا کی کہ نہین سمجھتے ہین ہم تمکو اپنے نزدیک لڑائی مین مگر مثل شکاری اور اُن چڑیون کے جو اُسکے جال مین پھنسی ہون اور وہ شکاری پکڑ لیتا ہی وائین اور بائین سب کو اور نہین گھبراتا ہی اُنکی کثرت سے پکڑ لینے مین اور جو تو نے ہمارے شہر اور وہان کی قحط سالی کا ذکر کیا سو ایسا ہی ہی جیسا کہ تو نے بیان کیا لیکن اللہ تعالے نے ہمکو اس سے بہتر عنایت کیا ہی اور جو کے عوض مین گیہون اور خرما کہ اور روغن اور شہد ہمکو عطا فرمایا ہی اور یہ ملک ہماری زمین ہی کہ ہمارے پروردگار نے اُسکو ہمارے واسطے پسند کیا ہی اور اُسکا وعدہ بزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا تھا اور جو تو ہمارے قصد اور ارادے کا حال پوچھتا ہی سو ہم تین باتین چاہتے ہین یا اسلام قبول کرو یا جزیہ دو یا لڑو حتی یحکم اللہ بحکمہ وھو خیر الحاکمین اور جو تو نے عظمت اور بڑائی اس شخص بد کی بیان کی سو وہ ہماری نگاہ مین سب مقہورون کا مقہور ہی پس اگر وہ بادشاہ کا کارندہ ہی تو ہم دین اسلام کے کارندے ہین اور ہم حاکم قدر اور ارکہ اور حوران اور سخنہ اور بصرہ کے ہین اور نام میرا خالد بن الولید ہی پس جرجس یہ کلام خالد بن الولید کا سُنکر پیچھے کو ہٹا اور خوف سے رنگ اُسکا بدل گیا کلوص نے یہ حال اُسکا دیکھکر کہا کہ پہلے تو مین نے تجکو اس معاملے مین ایسا دیکھا تھا جیسا شیر حملہ کرتا ہی اب کیا سبب ہی کہ تجکو گھبرایا اور پیچھے پھرتا دیکھتا ہون جرجس نے کہا قسم ہی اپنے دین کی مجکو کہ مین اس شخص کو اوباش آدمیون سے سمجھتا تھا اور مین نہین جانتا تھا کہ یہ شخص مثل مینڈھے سینگ مارنے والے کے ہی اور یہ شہسوار اور رسوا کنندہ لوگون کا ہی یہ سردار اس قوم کا ہی

جسنے زمین کو شر سے بھر دیا ہی پس تو اُسکی طرف متوجہ ہوا اور اپنی شجاعت ظاہر کریں جب کلوص نے یہ ذکر خالد رض
بن الولید کا سُنا ڈر گیا اور کانپنے لگا اپنے زین پر مثل شاخ اُس درخت کے جو ہوائے تُند سے ہلتی ہی اور کہا کہ اے
جرجس درخواست کرتا نے کہ لڑائی کو کل صبح پر اُٹھا رکھیں جرجس نے کہا کہ مین درخواست تو کرونگا لیکن مین گمان نہین
کرتا ہون کہ وہ اس درخواست کو منظور کرین پھر جرجس نے خالد بن الولید کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ ای سردار
اپنی قوم کے میرا ساتھی تیسے یہ درخواست رکھتا اور کہتا ہی کہ وہ پلٹ جاوے اپنی قوم کے پاس اور جس
امر کے تم خواہان ہو اُس بارہ مین اپنی قوم سے مشورہ کرے خالد بن الولید نے کہا کہ تو محمد سے فریب کرتا ہی
حالانکہ مین جڑ فریب کی ہون اور تمھارا بچنا بہت دور ہی پھر تانا خالد بن الولید نے اپنے نیزے کو جرجس
کی طرف پس جرجس نے جب نیزے کو دیکھا خوف سے زبان اسکی بند ہو گئی اور پیچھے کو بھاگا پھر خالد بن الولید نے
کلوص کو مقابلے کے واسطے طلب کیا اور حملہ کیا اُسپر تا قرب لشکر روم کے یہانتک کہ بھاگنے نہ دیا اُسکو پس
جب کلوص نے یہ حال دیکھا آمادہ بجنگ ہو کر خالد بن الولید پر حملہ اور اُنکی لڑائی مین صبر کیا اور دونون نے آپس
مین ایسی نیزہ بازی کی کہ گرمی اُسکی چنگاری آگ سے زیادہ تھی پھر کلوص نے حملات خالد بن الولید سے کنارہ
کشی چاہی پس خالد بن الولید نے یہ حال دیکھکر اپنے گھوڑے کو اُسکے گھوڑے سے نزدیک کیا اور بسبب قرب
کے اُسکے نیزے کو بیکار کر دیا اور اپنے چھوٹے نیزے کو دائین جانب سے بائین طرف پھیر کر اس کے
حلق مین مارا اور پڑھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کھینچ لیا اسکو اپنے ہاتھ سے اور جدا کر لیا اُسکو زین
اسپ سے پس مسلمانون نے یہ کلام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا دیکھکر آواز تکبیر کی بلند کی اور سردار اور ولیر
لوگ مسلمانون کے خالد بن الولید کے پاس پہونچے پس حوالہ کیا خالد بن الولید نے کلوص کو مسلمانون کے
اور کہا کہ مضبوط باندھو تم مشکین اُسکی اور وہ اُسی حالت مین بڑبڑاتا تھا پس بلایا مسلمانون نے رومانس
حاکم بصری کو اور پوچھا رومانس سے کہ یہ شخص کیا کہتا ہی رومانس نے کہا کہ یہ شخص کہتا ہی کہ تم میری مشکین نہ باندھو
مین تو اس بات کو قبول کرتا ہون جو تمھارے سردار نے کہا تھا آیا تم جزیہ اور مال مجھ سے نہین مانگتے ہو سو
مین اقرار کرتا ہون کہ جسقدر مال مجھسے طلب کروگے مین دونگا پس مسلمانون نے خالد بن الولید کو اس حال سے آگاہ کیا
خالد بن الولید نے کہا کہ مضبوط باندھو اسکو کہ مین اسکو سردار قوم کا گمان کرتا ہون پھر خالد بن الولید اپنے گھوڑے
سے اُتر کر ایک شہری[1] پر سوار ہوئے جو حاکم تدمر نے اُنکو بطور تحفے کے بھیجا تھا اور ارادہ حملے کا رومیون
پر کیا پس ضرار بن الازور نے اُنسے کہا کہ تم اس رومی سردار کی لڑائی مین محنت اُٹھا چکے ہو اب مجکو اجازت دو
کہ مین تمھاری طرف سے حملہ کرون تا وقتیکہ تم آرام حاصل کرو خالد بن الولید نے کہا کہ راحت و آرام نہین ہی مگر
عالم آخرت مین اور جو آج محنت اور مشقت کریگا وہ کل راحت حاصل کریگا پھر خالد بن الولید نے کہا کہ اللہ تعالے نگہبان

اور خلیفہ ہی تمیر اور یہ لشکر متوجہ بحملہ ہوئے پس کلوص نے چلا کر خالد بن الولید سے کہا کہ قسم ہی تمکو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ پلٹ آؤ تاکہ مین تمسے کچھ باتین کرلون پس مسلمانون نے بآواز بلند خالد بن الولید سے کہا کہ یہ بطریق چلا کر تمکو پکارتا ہی پس خالد بن الولید پلٹ آئے اور روماس سے پوچھا کہ یہ شخص کیا چاہتا ہی پس روماس نے اُس سے ایک ساعت باتین کین اور خالد بن الولید سے کہا کہ یہ شخص تمسے کہتا ہی کہ مین صاحب بادشاہ ہون اور بادشاہ نے پانچہزار سوار میرے ساتھ کرکے تمہارے مقابلہ کو بھیجا تھا اور میرے اور عزرائیل حاکم دمشق کے بیچ مین جھگڑا ہوا اور ایسی ایسی باتین واقع ہوئین اور تمنے مجکو پکڑ لیا پس مین تم کو تمہارے دین کی قسم دلاتا ہون کہ اگر عزرائیل تمہارے مقابلے مین آوے تو اُسکو باقی نہ چھوڑنا اور اگر مقابلے کو نہ نکلے تم خود استعداد کرکے اُس سے مقابلہ کرنا اور اُسکو مارڈالنا کہ وہ سردار قوم کا ہی پس جب اُسکو تم مارڈالوگے تو دمشق کے مالک ہوجاؤگے پس آیا تم یہ امر کروگے پس خالد بن الولید نے روماس سے کہا کہ اس سے کہدو کہ مین تو کسی مشرک اور اُس شخص کو جو اللہ تعالی کے واسطے بیٹا قرار دیتا ہی باقی نہ چھوڑونگا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اشعار رجز کو پڑھتے ہوئے حملہ کیا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی جب جرجس نصرانی خالد بن الولید کے خوف سے بھاگ کر کانپتا ہوا اپنی قوم مین پہونچا اُس کی قوم نے کہا کہ تیرے پیچھے کیا معاملہ ہی جرجس نے کہا کہ میرے پیچھے موت ہی جس سے لڑائی نہین ممکن ہی اور وہ شیر ہی جسکا مقابلہ نہین ہوسکتا ہی اور وہ سزا مسلمانون کا ہی اور وہ بذات خود ہمارے مارنے کو آیا ہی وہ طلب کریگا ہمکو جہان تک اور جہان کہین ہم جاوینگے اور نہ کمی کریگا ہمارے قتل مین اور مین بڑی محنت سے جان بچاکر بھاگ آیا ہون پس مناسب ہی کہ پیش ازینکہ وہ سب ملکر ہمپر حملہ کرین تم اُنسے مصالحہ کرلو پس رومیون نے کہا خرابی اور سختی ہو تجکو کیا بھاگ آنا تیرے واسطے کافی نہوا جو اُسکے سوا تو ہمارے دلون مین رعب اور دہشت ڈالتا ہی اور چاہا کہ جرجس کو مارڈالین پھر رومیون نے اسی حالت مین کہ کلوص کو خالد بن الولید نے پکڑ لیا تھا عزرائیل سے ملتفت ہوکر کہا کہ کلوص مصاحب بادشاہ کا تو قید ہوگیا اور اُسنے لڑنے مین کمی نہین کی اور تیرے اور اُسکے بیچ مین یہ شرط ہوچکی تھی کہ ایک دن وہ مسلمانون سے لڑے اور ایکدن تو پس اب تو مقابلے کے واسطے نکل اور اس بدوی کو قتل کر عزرائیل نے کہا کہ جان لو تم اس بات کو کہ اگر خالد بن الولید مارے جائینگے تو اُنکی جگہ پر اور کوئی شخص اہل عرب سے قائم مقام ہوجائیگا اور جو مین مارا جاؤنگا تو تم لوگ مثل بکریون کے بدون چرواہے کے رہ جاؤگے پس میری رائے یہ ہی کہ ہم تم سب کے سب بالاتفاق حملہ کرین رومیون نے کہا کہ ایسا کبھی نہ کرنا چاہیئے کہ اس صورت مین بہت لوگ مارے جائینگے اور بہت عورتین رانڈین ہوجائینگی پس یہ گفتگو اُنمین ہو رہی تھی کہ کلوص کے ساتھی لوگ اُس مقام پر آئے اور چلاکر عزرائیل سے کہا کہ تو ہمارے مالک سے بڑھکر بادشاہ کے نزدیک عزیز نہین ہی اور تیرے اور کلوص کے درمیا مین شرط ہوگئی تھی سو کلوص نے تو اُسپر عمل کیا اور گرفتار ہوگیا پس تو بھی حملہ کر والا ہم تجھسے لڑینگے

عزرائیل نے کہا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ مین پہلے سے اِس بدوی سے ڈر گیا ہون سو ایسا نہین ہی اب مین لڑنے کو جاتا ہون اور دونون طرف کے لوگ دیکھینگے کہ ہم دونون سے کون شخص بڑا شہسوار اور ثابت قدم اور بہادر ہی پھر عزرائیل ساز و سامان جنگ سے طیار ہو کر ایسے گھوڑے پر جو قابل گرداوے اور سواری وقت لڑائی کے تھا سوار ہوا اور خالد بن الولید کے مقابلے کو نکلا پس قریب اُنکے آکر کہا کہ ای برادر عربی میرے نزدیک آؤ کہ مین تجھسے کچھ سوال کرون اور عزرائیل زبان عربی جانتا تھا پس خالد بن الولید یہ کلام اُسکا سُنکر غصے مین آئے اور کہا کہ ای دشمن خدا تو ہی میرے نزدیک آکہ توڑون مین تیرے سر کو اور یہ کہکر خالد بن الولید نے ارادہ حملے کا اُسپر کیا اُسنے کہا کہ مین نزدیک تمھارے ہون پس خالد بن الولید نے جانا کہ یہ شخص ڈر گیا ہی پس توقف کیا حملہ کرنے سے تا اینکہ عزرائیل نزدیک آیا اور کہا کہ ای برادر عربی کس چیز نے تمکو اس بات کا آمادہ کیا ہی کہ اپنی قوم کے ہوتے ہوئے تم بذات خود حملہ کرو پس اگر تم مارے جاؤگے تو تمھارے ساتھی مثل بکریون بدون چرواہے کے رہ جاوینگے خالد بن الولید نے کہا کہ ای دشمن خدا تو نے دیکھا ہی حال دو شخصون کا میرے ساتھیون سے کہ اُنھون نے تیری قوم کے ساتھ کیا جو کچھ کیا اور اگر مین اُن دونون کو اُنکے حال پر چھوڑ دیتا تو خدا کی مدد سے تیرے ساتھیون کو چیر پھاڑ ڈالتے اور میرے ساتھی ایسے لوگ ہین کہ موت کو غنیمت جانتے ہین اور زندگی کو عذاب سمجھتے ہین پھر خالد بن الولید نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہی عزرائیل نے کہا کہ مین سردار شہسوارون کا ہون اور مین مٹانے والا لشکر ترک اور جرامقہ کا ہون خالد بن الولید نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ مین ملک الموت کا ہم نام ہون اور میرا نام عزرائیل ہی پس خالد بن الولید یہ کلام اُسکا سُنکر ہنسے اور کہا کہ ای دشمن خدا جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہی وہ تیرا مشتاق ہی اس غرض سے کہ تجکو دوزخ کو پہونچا دیوے پھر عزرائیل نے پوچھا کہ کلوص کے ساتھ تمنے کیا معاملہ کیا خالد بن الولید نے کہا کہ وہ سامنے مشکین بندھا ہوا بیٹھا ہی عزرائیل نے کہا کہ اُسکو مار کیون نہ ڈالا کہ وہ بلا ہی اِس قوم سے خالد بن الولید نے کہا کہ مین نے اسوجہ سے اُسکو قتل نہین کیا کہ مین تم دونون کو ساتھی مار ڈالونگا عزرائیل نے کہا کہ آیا یہ بات تم کر سکتے ہو کہ ایکہزار مثقال سونا اور دس کپڑے ریشمی اور پانچ گھوڑے مجھسے لو اور کلوص کو مار ڈالو اور اُسکا سر مجکو دو خالد بن الولید نے کہا کہ یہ مال تو کلوص کا عوض خون ہوگا تو اپنے مارے جانے کا عوض کیا دیگا پس عزرائیل غصے مین آکر کہنے لگا کہ مجھسے تم کیا لے سکتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ مین سر تیرا جزیے مین لونگا در ان حالیکہ تو خوار اور ذلیل ہوگا عزرائیل نے کہا کہ ای برادر عربی جتنی کہ ہم تمھاری تعظیم اور بزرگی کرتے ہین اُتنا ہی تم ہماری اہانت اور تذلیل اور ہمارے ساتھ زبان درازی کرتے ہو پس بچاؤ تم اپنے تئین کہ مین تمھارا قاتل ہون پس جب خالد بن الولید نے یہ کلام سُنا مثل شعلہ آگ کے عزرائیل پر حملہ کیا پس عزرائیل بھی اپنے کو بچاتا ہوا اُنکے مقابلے مین آیا اور دیر تک دونون ایک دوسرے کے گرد گھومے اور عزرائیل کی بہادری اور شجاعت ملک شام مین زبانون پر مذکور تھی پس اُسنے خالد بن الولید سے کہا کہ مین بقسم اپنے دین کے یہ بات کہتا ہون کہ اگر مین چاہون تو تجھپر غالب ہو سکتا ہون مگر

عمداً تمکو چھوڑے دیتا ہون اسواسطے کہ بنظر شفقت اور مہربانی کے تمھارے اور تمھارے ساتھیون کے حال پر مین
ارادہ صلح کا تمسے رکھتا ہون سو تم میری قید مین آجاؤ تاکہ لوگ معلوم کرین کہ تم میرے قیدی ہو پھر بعد اسکے اِس شرط پر
رہا کر دونگا کہ تم یہان سے کوچ کر جاؤ اور جن شہرون پر تمنے قبضہ کیا ہی وہ ہمکو سپرد کر دیں جب خالد بن الولید نے یہ کلام عزرائیل کا
سُنا کہا کہ ای دشمن خدا تو ہم لوگون کے ساتھ ایسی امید اور طمع رکھتا ہی حالانکہ یہ گروہ مسلمانون کا جنھون نے تمد مرا ور ارکہ اور
حوران اور بصرے فتح کیا ہی وہ لوگ ہین جنھون نے اپنی جانون کو بعوض بہشت کے اللہ تعالی کے ہاتھ بیچا ہی اور عالم آخرت کو
اِس عالم پر اختیار کیا ہی اور قریب تر تجکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم مین سے کون اپنے نزدیک والے پر غالب اور مالک ہوجاتا ہی
پھر خالد بن الولید نے اپنی شجاعت اور بہادری اور بہت ہوشیاری سے گھاتین لڑائی کی اُسکو دکھائین پس عزرائیل اپنی گفتگو سے
شرمندہ ہوا اور کہا کہ ای برادر عربی تم تو یہ باتین مزاح کی کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ مزاح میرا تلوار مارنا ہی بغرض حصول
خوشنودی خدا کے پس بچا تو اپنے تئین پھر خالد بن الولید نے بڑھکر اُسپر تلوار کا وار کیا مگر تلوار نے کچھ کام نہ کیا اور کچھ بھی نہ
کاٹا اور ڈر گیا دشمن خدا کا وہ بدبہ خالد بن الولید سے اور اندوہگین ہوا دل اُسکا اور جانا اُسنے کہ مین انکے مقابلے اور ان
تک پہونچنے کی قدرت نہین رکھتا ہون پس پیٹھ پھیر کر بھاگا اور خالد بن الولید نے اُسکا پیچھا کیا عامر نے بیان
کیا ہی کہ مین قلب فوج مین تھا اور مین خالد بن الولید اور عزرائیل کے معاملے کو دیکھتا تھا پس جب بھاگا دشمن خدا کا
پیچھا کیا اُسکا خالد بن الولید نے لیکن اِس سبب سے کہ عزرائیل کا گھوڑا خالد بن الولید کے گھوڑے سے بہتر رو تھا
خالد بن الولید اُس تک پہونچ نہ سکے پس جب عزرائیل نے دیکھا کہ وہ پیچھا کرنے سے رُک رہے ہین براہ طمع اپنے
دل مین سوچا کہ یہ مجھسے ڈر گئے ہین پس کیا وجہ ہی کہ مین اِن کو گرفتار نہ کرلون اور ٹھہر جاؤن یہانتک کہ وہ مجھسے آملین
پس شائد کہ مسیح مجکو اُنپر غالب اور میری اعانت کرین پس یہ منصوبہ کرکے وہ ٹھہر گیا تا انیکہ خالد بن الولید قریب اُسکے
پہونچے اور گھوڑا اُنکا تھک گیا اور پسینے مین تر ہو گیا تھا پس عزرائیل نے چلاکر کہا کہ تمھارا گمان یہ ہی کہ مین خوف سے
بھاگا ہون سو ایسا نہین ہے بلکہ مین نے یہ چاہا کہ تمکو تمھارے لشکر سے دور لاکر پکڑ لون خالد بن الولید نے کہا کہ اِسکا
تو علم اللہ کو ہی اُسنے کہا کہ ای برادر عربی اپنی جان پر رحم کرو اور خصومت بڑھانے سے اپنی جان کو نہ کھوؤ اور اپنے تئین
میرے حوالے کرو اور اگر اپنی موت کے خواہان ہو تو مین اُسکو تمھارے پاس پہونچائے دیتا ہون مین لکا لینے والا
جانون کا ہون اور مین عزرائیل ملک الموت ہون پس خالد بن الولید نے کہا کہ ای دشمن خدا تو نے اِسوجہ سے یہ طمع کی کہ میرا
گھوڑا بچھڑ گیا پس اگر تو بھاگ نہ جائیگا تو مین پیدل ہوکر تجکو مار ڈالونگا پس اُترے خالد بن الولید گھوڑے سے اور تلوار
نکالکر مثل حملہ آور کے اُسکی طرف قدم بڑھایا پس جب عزرائیل نے خالد بن الولید کو پاپیادہ دیکھا زیادہ ہوئی طمع اُسکی
اور مثل گدھے کے اُنکے گرد منڈل باندھا اور پھر چاہا کہ اُنپر تلوار کا وار کرے پس خالد بن الولید اُسکی طرف پھرے اور غافل کیا اور للکارا اُسکو
اور ایک ضرب قوی مار کر اُسکے گھوڑے کی کوچین کاٹ ڈالین اور وہ گھوڑے سے گر پڑا اور اپنے لشکر کی طرف بھاگا اور خالد بن الولید نے

اُسکا بھیجا کیا اور کہا کہ ای دشمن خدا جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہی وہ تجھپر غصے ہین ہی اور تیری جان کے نکالنے کے واسطے
آپہونچا ہی پس آمادہ ہو جا تو بمجرد خالد بن الولید نے اُسپر شدت کر کے زمین سے ہاتھون پر اُٹھا لیا اور چاہا کہ مار ڈالین اُسکو
پس جب رومیون نے اُسکو خالد بن الولید کے ہاتھ مین دیکھا اُسکی رہائی کے واسطے قصد حملے کا کیا کہ اسی حالت مین لشکر
مسلمانون کا بھرا ہی امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آپہونچا اور اُن کے آنے کی یہ صورت ہوئی کہ خالد
بن الولید نے مقام بصریٰ سے قاصد کو ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا تھا پس قاصد نے اُنکو راستے مین آتے ہوئے پایا
اور وہ قاصد کے ساتھ خالد بن الولید کے پاس آئے اور خالد بن الولید عزرائیل کی لڑائی مین مصروف تھے پس جب اہل دمشق
نے دیکھا کہ مسلمانون کا لشکر آگیا اُنکے دلون مین رعب سما گیا اور حملہ نہ کر سکے اور خالد بن الولید نے عزرائیل کو گرفتار کر لیا
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ خالد بن الولید کے نزدیک پہونچے
چاہا کہ سواری سے اُترین پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قسم دلا کر اُنکو اُترنے سے منع فرمایا اور سبب اسکا یہ تھا کہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بہت دوست رکھتے تھے پھر ایک نے دوسرے کی طرف
متوجہ ہو کر سلام علیک کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید رض سے کہا کہ قسم ہی خدا کی ای میرے
بیٹے مین بہت خوش ہوا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خط سے جو تمضمن تمھاری سرداری کے آیا تھا اور مین نے دل مین
تمھاری نسبت اس معاملہ مین کچھ خیال نہین کیا اسواسطے کہ مین تمھاری لڑائیون کو اہل فارس اور عرب کے ساتھ جانتا ہون
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہی خدا کی مین کوئی کام بدون تمھارے مشورے کے نکرونگا اور نہ کسی بات مین
کسی طرح تمھارے خلاف کرونگا قسم ہی خدا کی کہ اگر امام اور خلیفہ کا حکم نہوتا تو مین یہ امر نکرتا کیونکہ تم مجھسے پہلے مسلمان ہوئے ہو
اور تم خاصان درگاہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو پھر دونون صحابیون نے آپسمین مصافحہ کیا اور خالد بن الولید کا گھوڑا
سامنے لایا گیا اور وہ اُسپر سوار ہو کر ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ باتین گرفتاری دونون سرداران رومی اور شامل
ہونے نصرت الٰہی کی اس معاملے مین کرتے ہوئے بمقام دیر کے پہونچے اور وہان اُترے اور سب مسلمانون نے آپسمین
ملاقاتین کین پھر جب دوسرا دن آیا لشکر مسلمانون کا آراستہ اور لوگ سوار اور اہل دمشق لڑنے کو آمادہ ہوئے اور حاکم مقرر ہوا
اہل دمشق پر توما نامی بادشاہ کا جو معتمد علیہ تھا پس جب متوجہ ہوئے وہ لوگ خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ رومی
ذلیل ہوئے اور رعب اسلام کا اُنکے دلونمین سما گیا اور دونون سردارونکے گرفتار ہو جانے سے اُنکی توہین ہوئی پس مناسب ہی کہ ہم تم
باتفاق انپر حملہ کرین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہتر ہی مین تمھارا تابع حکم ہون پس سب مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوئے حملہ کیا
اور اُنکی تکبیرون سے گردنواح اُس مقام کا کانپ اُٹھا اور واقع ہوا قتل رومیون مین اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ایسا جہاد کیا کہ کفار ذلیل ہوئے اور اللہ تعالیٰ راضی ہوا عامر بن الطفیل نے روایت کی ہی کہ اس حملے مین
ایک ایک نے ہم مین سے دس دس رومیونکو قتل کیا اور وہ لوگ سوائے ایک ساعت کے ٹھہر نہ سکے اور بھاگ نکلے اور مقام دیر سے

شرقی دروازہ دمشق تک انکو مارتے چلے گئے پس جب دیکھی اہل دمشق نے ہزیمت اپنے لشکر کی بند کر لیا اُنھون نے شہر کے دروازے دنکوا دیے اور اُن لوگون پر جو باقی رہ گئے تھے قیس بن ہبیرہ نے بیان کیا ہی کہ بعضون کو ہمنے مار ڈالا اور بعضون کو پکڑ لیا اور ہم اپنی جگہ پر پلٹ آئے پس خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ میری راے یہ ہی کہ مین دروازہ شرقی پر اُترون اور تم دروازہ جابیہ پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ صلاح اچھی ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جو مسلمان حجاز اور یمن اور حضرموت اور ساحل عمان اور طائف اور حوالی مکے کے ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے وہ سب سینتیس ہزار تھے اور عمرو بن العاص کے ساتھ بمقام فلسطین نو ہزار مسلمین تھے اور جو خالد بن الولید کے ساتھ عراق سے آئے تھے وہ پندرہ سو تھے پس کل تعداد مسلمانون کی سینتالیس ہزار پانسو تھی سوائے اُسکے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت مین اور لشکر مسلمانون کا یکجا کیا کہ اُسکا ذکر اپنی جگہ پر بیان ہوگا پس خالد بن الولید نصف لشکر لیکر دروازہ شرقی پر اُترے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نصف لشکر لیکر باب جابیہ دمشق پر اُترے اور اہل دمشق یہ معاملہ دیکھکر گھبرا گئے پھر خالد بن الولید نے کلوص اور عزرائیل کو اپنے سامنے بلا کر کہا اُنپر سلام عرض کیا مگر اُنھون نے انکار کیا پس بموجب حکم خالد بن الولید کے ضرار بن الازور نے عزرائیل کو اور رافع بن عمیرۃ الطائی نے کلوص کو قتل کیا اور جب اہل دمشق نے اپنے دونون سردارون کا یہ حال دیکھا ہرقل بادشاہ کو سب حال مارے جانے دونون سردارون اور محصور ہونے دمشق کا اور فتح ہونے اکثر شہرون کا لکھکر درخواست کمک کی اور خط ایک قاصد کو دیکر رات کے وقت اسکی کمر مین ایک رسی باندھکر دیوار شہر پناہ سے اُسکو اُتار دیا اور وہ قاصد بمقام انطاکیہ ہرقل کے پاس پہونچا پس جب ہرقل نے خط پڑھا ہاتھ سے پھینکدیا اور رونے لگا پھر سب سردارون کو یکجا کرکے کہا کہ اے بنی الاصفر مین تمکو پیشتر ان اہل عرب سے ڈرا چکا ہون اور اس امر سے مین نے تمکو آگاہ کیا ہی کہ یہ لوگ میرے اِس تخت گاہ تک مالک ہو جاوینگے پس تم میری بات کو ہنسی اور ٹھٹھول سمجھے تھے اور ارادہ کیا تھا تمنے میرے مار ڈالنے کا اور یہ لوگ اہل عرب قحط کے مارے اور غذا سے چنا اور جو اور خرمے سے نکلکر شہر سرسبز اور میوہ دار مین آئے اور یہان کی چیزون اور یہ شہر ہمارے اُنکو اچھے معلوم ہوئے اور کوئی چیز اُنکو ہمسے باز نہ رکھیگی مگر ارادہ قوی اور لڑائی سخت اِنسے اور اگر شرم کی بات نہوتی تو مین ملک شام کو چھوڑکر قسطنطنیہ کو چلا جاتا یا اپنے اہل وعیال کی حفاظت کے واسطے اُنسے لڑتا پس اُن سردارون نے یہ کلام ہرقل کا سُنکر کہا کہ اے بادشاہ ہرگاہ شدت اہل عرب کی یہان تک پہونچی ہی کہ تو بذات خود اُنکے مقابلے کا ارادہ رکھتا ہی پس تجکو چاہیے کہ اِس کام کے واسطے وردان حاکم حمص کو اختیار کرکہ مثل دردان کے ہم مین سے کوئی شخص طریقہ لڑائی کا جاننے والا نہین ہی اور اُسکی بہادری بمقابلہ لشکر فارس کے جب اُس لشکر نے ہمارا قصد کیا تھا تیرے سامنے ظاہر ہوئی تھی پس ہرقل نے وردان کو طلب کیا اور کہا کہ واسطے مقابلہ دشمن کے آمادہ ہو وردان نے کہا کہ اے بادشاہ روم کے اگر مجکو خیال تیری خفگی اور غضب کا نہوتا تو مین اہل عرب سے لڑنے نہ جاتا کیونکہ تو نے مجکو اس معاملے مین

اپنے سب امرا اور سرداران سے پیچھے ڈال دیا ہرقل نے کہا کہ مین نے اسوجہ سے سب سے پیچھے تجکو اس کام کے واسطے تجویز کیا کہ
تو بجاے میری تلوار کے ہو اور پشت پناہ میرا ہی پس اسیوقت تو اس کام پر روانہ ہو کہ مین نے بارہ ہزار رومیون پر تجکو سردار مقرر
کیا اور جب تو بمقام بلبک پہونچے تو اُس لشکر رومیون کو جو بمقام اجنادین ہے حکم کر کہ وہ لوگ ارض بلقا اور جبال سوا دمین متفرق
ہو کر ٹھہرے رہین اور کسی عرب کو اس ارادے سے نہ آنے دین کہ وہ اپنے ساتھیون مین یعنے عمرو بن العاص کے
ساتھ جو اسی نواح مین ہین آملین درون نے کہا کہ سب حکم تیرا مجکو بخوشی منظور ہے اور مین نہ پھرونگا مگر خالد بن الولید اور اُنکے
ساتھیون کا سر لیکر بعدہ حجاز مین جاؤنگا اور وہان سے نہ پھرونگا مگر بعد کھو ڈالنے کعبے اور مدینے کے ہرقل نے
کہا قسم ہے انجیل کی کہ اگر تو اپنا قول پورا کریگا تو وہ شہر جو مسلمانون نے فتح کیا ہے مین تجکو دیدونگا اور تجکو اس بات کی دستاویز
لکھدونگا کہ میرے بعد تو ہی بادشاہ ہو پھر ہرقل نے اُسکو خلعت اور ایک صلیب سونے کی دی جسکے چار دان
کناروں مین یاقوت بیش قیمت لگے تھے اور کہا کہ جسوقت دشمن سے مقابلہ ہووے تو اس صلیب کو اپنے
آگے رکھنا تجکو مدد دیگی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب درون نے صلیب کو لیا کنیسہ مین آکر معبود
کے پانی مین در آیا اور قسون نے اُسکے واسطے نماز فتح کی پڑھی اور کنائس کی خوشبوؤن کی دھونی اُسپر دی بعدہ
اُسی وقت درون نے شہر سے نکلکر باب فارس پر خیمہ کھڑا کیا اور رومی لوگ بھی اُسکے آمادہ بکوچ ہوگئے پس
جب لشکر اُسکے ساتھ کا پورا اور یکجا ہو گیا ہرقل مع اپنے ارباب دولت اُسکے رخصت کرنے کو سوار ہو کر لوہے کے پل
تک آیا اور وہان ٹھہر کر درون کو رخصت کیا اور درون براہ معرات روانہ ہو کر حماۃ مین پہونچا اور وہان ٹھہر کر فوراً
ایک قاصد اجنادین کو بھیجا اور وہان کی فوج کو یہ حکم دیا کہ وہ سب راستون پر متفرق ہو کر ٹھہرین اور عمرو بن العاص کے
لشکر کو خالد بن الولید کے لشکر مین ملجانے سے مانع اور مزاحم رہین پھر اُسنے اپنے رؤسا اور سرداران ہمراہی کو یکجا کر کے
کہا کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ مین اہل عرب کی غفلت اور بیعلمی مین اُن تک پہونچکر کسی کو اُنمین سے باقی نہ چھوڑون سردارون
نے اُسکی اس تجویز کو پسند کیا پس جب رات ہوئی درون براہ سلیمیہ اور وادی الحیاۃ کے روانہ ہوا راوی
نے بیان کیا ہے کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کلوص اور عزرائیل کو مارڈالا تب اپنے لشکر کو حکم دیا کہ دمشق پر
حملہ کرین پس مسلمانون نے اس حیثیت سے حملہ کیا کہ اکثرون کے ہاتھون مین واسطے بچانے کے تیر اور پتھرون سے چمڑے
کی ڈھالین تھین پس اہل دمشق نے یہ دیکھکر تیر اور پتھر چلانا شروع کیا اور مسلمانان یمن کے اوپر تیر مارتے تھے اور
شور و ہنگامہ برپا ہوا اور اہل دمشق ضیق محاصرہ مین مبتلا ہوئے اور یقین ہو گیا رومیون کو اپنے ہلاک ہونے کا شداد بن
اوس نے روایت کی ہے کہ بیس راتین ہم اہل دمشق کو محاصرہ کیے رہے پھر ہمکو یہ خبر معلوم ہوئی کہ بڑا بھاری لشکر رومیون کا
بمقام اجنادین اکٹھا ہوا ہے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے مقام سے سوار ہو کر بجانب باب الجابیہ ابو عبیدہ
بن الجراح کے پاس گئے اور اُنسے مشورہ کیا اور کہا کہ ای امین الامۃ میری راے یہ ہے کہ ہم سب یہانسے اجنادین کو

کوچ کرین اور وہان رومیون سے لڑین پس اگر اللہ تعالی ہمکو اُنپر غالب کریگا تو پھر یہان پلٹ آوینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ بات میری رائے کے خلاف ہی اسواسطے کہ رہنے ذائقہ برائی کا اہل دمشق کو چکھا دیا اور محاصرہ کرکے انکو تنگی مین ڈالا ہی اور ہمارا رعب اُنکے دلونمین سما گیا ہی پس اگر ہم یہان سے کوچ کر جائینگے تو اُن لوگون کو قوت حاصل ہو جاویگی اور کھانے پینے کی چیزین یکجا کر لینگے پھر یہ لوگ اِن مقامات پر نہ آسکین گے سو ہم تو یہان سے دور نہ جائینگے خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین کسی بات مین تمھاری نافرمانی نہ کرونگا پھر خالد بن الولید سوار ہوئے اور سرداران لشکر کے پاس جو دمشق کے دروازون پر متعین تھے حکم بھیجا کہ اپنی اپنی طرف اہل دمشق پر حملے کی شدت کرو پھر خالد بن الولید نے باب شرقی کی طرف سے بذات خود حملہ کیا اور مسلمانون کو لڑنے کی ترغیب دی اور اشعار رجز پڑھتے تھے پس خوشی سے مستعد ہوئے لوگ لڑنے کو اور آگے بڑھے واسطے شمشیر زنی کے اور اسیطرح کہیں راتین محاصرے اور لڑائی مین گذرین پس خراب ہوا حال اہل دمشق کا اور شکستہ حال ہو گئے وہ اور بادشاہ کی طرف سے کوئی لشکر بطور کمک کے اُنکو نہ دکھائی دیا پس اُنھون نے ارادہ صلح کا کیا اور خالد بن الولید کے پاس زبانی جاثلیقا کے کہلا بھیجا کہ ہم ایکہزار اوقیہ چاندی اور پانسو اوقیہ سونا اور ایکسو کپڑے ریشمی دینا قبول کرتے ہین بشرطیکہ تم یہان سے کوچ کر جاؤ خالد بن الولید نے اِس امر کو نمانا اور کہا جب تک تین باتون سے ایک نہوگی مین یہان سے کوچ نہ کرونگا یا وہ مسلمان ہو جاوین یا جزیہ دیوین یا لڑین اہل دمشق نے جب یہ جواب سُنا نہایت سخت معلوم ہوا عراوہ بن شداد نے روایت کی ہی کہ میلان اہل دمشق کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی طرف بہت تھا بہ نسبت اِنکے میلان کی طرف خالد بن الولید کے اِس وجہ سے کہ خالد بن الولید لڑائی اور ملوار کے آدمی تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح نرد بوڑھے پارسا تھے اور اہل دمشق سے آمادہ صلح اور خالد بن الولید آمادہ جنگ تھے پس اُسی حالت مین کہ خالد بن الولید نے مسلمانون کو لڑنے کا حکم دیا تھا اہل دمشق کو اسطرح سے دیکھا کہ وہ لوگ تالیان بجاتے اور کودتے ناچتے اور شمل جوانون کے آوازین کھیل کود کی کرتے ہین پس خالد بن الولید نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہی کہ دفعتہً وہ لوگ جو دیوار قلعہ پر تھے اشارہ کرتے تھے بجانب پہاڑ اور بیت لہیا کے پس دیکھا اُنھون نے ایک بڑے غبار کو جس سے کنارہ اور درمیان آسمان تاریک ہو گیا ہی پس خالد بن الولید سمجھ گئے کہ یہ لشکر ہی کہ اہل دمشق کی کمک کو آتا ہی پس آواز دی خالد بن الولید نے مسلمانونکو اور حکم کیا کہ سوار ہوں پس مسلح اور سوار ہو وہ اور ہر گروہ اپنے اپنے سردار کے پاس یکجا ہوا اور غلہ فروشون نے خالد بن الولید کو یہ خبر دی کہ ہمنے بجانب کھائی پہاڑ کے ایک لشکر جرار کو دیکھا ہی وہ بیشک لشکر رومیون کا ہی پس خالد بن الولید نے یہ سُنکر اللہ تعالی کی عنایت پر نظر کرکے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہا پھر لوگونکو دروازۂ شرقی پر چھوڑ کر خود گھوڑا دوڑا کر باب الجابیہ پر آئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اِس حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ ای امین الامۃ اِس امر مین تمھاری کیا رائے ہی مین تو سب جماعت کو لیکر اس لشکر سے لڑنے جاتا ہون ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ میری رائے تو یہ نہین ہی اسواسطے کہ جب ہم اس جگہ سے چلے جاوینگے اہل دمشق یہان اپنا قبضہ کرینگے خالد بن الولید نے کہا پھر کیا صلاح ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میری یہ تجویز ہی

کہ تم اپنے لشکر سے ایک جوانمرد بہادر جنگ آزمودہ کو چن کر اس لشکر کے مقابلہ کو بھیجو پس اگر پاوے وہ انمین جگہ امید کی تو
بھڑے ورنہ ہمارے پاس پلٹ آوے پس جب خالد بن الولید نے کلام ابو عبیدہ بن الجراح کا سنا کہا انھون نے کہ ای امین الامۃ
مین زخرہ لشکر مسلمانون سے ایک شخص کو جانتا ہون کہ وہ موت سے نہین ڈرتا ہی اور دلیر اور بہادرون سے لڑنے مین
آگاہ اور دانا ہی اور اس شخص کے باپ چچا جہاد مین شہید ہوئے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے پوچھا کہ وہ کون شخص ہی خالد
بن الولید نے کہا کہ وہ ضرار بن الازور بن سنان بن طارق ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی خدا کی تمنے ایسے شخص کی
تعریف کی جسکی سیرتین مشہور ہین پس تم انھین کو اس کام پر بھیجو پس خالد بن الولید اپنی جگہ پر آئے اور ضرار بن الازور کو طلب
کیا پس آئے ضرار بن الازور اور سلام کیا خالد بن الولید نے انکو اور کہا کہ ای بیٹے ازور کے مین ارادہ رکھتا ہون کہ تمکو ایسے
پانسو سواردن کا سردار مقرر کرون جنھون نے اپنی جانین بعوض بہشت کے اللہ تعالے کے ہاتھ بیچی ہین اور اس دار فانی پر
عالم باقی کو اختیار کیا ہی اور پہلے گھر کو پہلے گھر پر اور جاؤ تم بمقابلے اس لشکر کے جو بہ کمک اہل دمشق کے آتا ہی پس اگر دیکھو تم
کہ انپر کچھ قابو چل سکتا ہی تو انسے لڑو اور اگر طاقت مقابلے کی نہو تو پلٹ آؤ ضرار بن الازور یہ کلام سنکر بہت خوش ہوئے
اور کہا کہ تمنے میرے دل کو اس معاملے سے بڑھکر کبھی خوش نہین کیا ہی اور اگر تم منع نکرتے تو مین اکیلا بذات خود اس کام
پر جا سکتا ہون خالد بن الولید نے کہا مین اپنی جان کی قسم کھاکر کہتا ہون کہ تم مضبوط اور بہادر ہو لیکن اللہ تعالے نے
تمکو یہ حکم نہین کیا ہی کہ دیدہ و دانستہ اپنے کو ہلاکت مین ڈالو لیکن جن لوگون کو مین نے چنکر تمھارے ساتھ کے واسطے
مقرر کیا ہی انکو لیکر روانہ ہو راوی نے بیان کیا ہی کہ ضرار بن الازور بہوشیاری تمام مسلح ہوئے اور چاہا کہ فوراً روانہ
ہو جاوین خالد بن الولید نے کہا کہ اپنے نفس کے ساتھ نرمی اور مہربانی کرو تا انیکہ یکجا ہو جاوے لشکر تمھارے ساتھ
کے واسطے ضرار بن الازور نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین نہ پھرونگا اور جو شخص اس معاملے کو بہتر جانے گا وہ مجھسے آملیگا پھر
جلدی کر کے ضرار بن الازور روانہ ہوئے اور بیت لہیا تک پہونچے اور یہ وہ مقام ہی جہان آزر بت تراش بت
بناتا تھا اور وہان پہونچکر ٹھہرے تا انیکہ اُنکے ساتھی بھی وہان پہونچکر انسے جا ملے پس جب جماعت پوری اور
یکجا ہو گئی ضرار بن الازور نے بجانب لشکر دشمن کے دیکھا کہ لوگ اس لشکر کے مثل پھیلی ہوئی ٹیڑھی کے پہاڑ کی گھاٹی
سے اترتے ہین اور وہ لوگ لپٹے ہوئے ہین زرہون اور لباس سے اور آفتاب انکی زرہون اور خودون پر چمک رہا ہی
پس صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ حال دیکھا ضرار بن الازور سے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ یہ لشکر بہت بڑا
ہی بہتر یہ ہی کہ لوگ پلٹ چلین ضرار بن الازور نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین خدا کی راہ مین شمشیر زنی کرونگا اور تبعیت راہ اس
شخص کی کرونگا جسنے اللہ تعالی کی طرف رجوع کیا ہی اور اللہ تعالی کبھی مجھکو پیٹھ پھیر کر بھاگتے نہ دیکھے گا اور خود اللہ تعالے
فرماتا ہی فلا تولوھم الادبار پس اگر مین بھاگونگا تو اللہ تعالی کا گنہگار و نافرمانبردار رہونگا پس رافع بن عمیرۃ الطائی نے
کہا کہ ای مسلمانو یہ کیا ڈر ہی ان کفرون سے آیا اللہ تعالی نے تمکو اکثر لڑائیون مین مدد نہین دی ہی اور مدد خدا صبر سے

نزدیک ہوتی ہو اور ہمیشہ ہمارا گروہ قلیل جماعت کثیر سے لڑا کیا ہو پس مناسب ہو کہ اگلے لوگوں کی راہ پر چلو اور بزاری رجوع کرو بجانب پروردگار عالم کے اور مثل اصحاب طالوت کے بمقابلہ جالوت کے یہ دعا مانگو ربنا افرغ علینا صبرا اور پڑھو اس آیت کو کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ الی الآخر پس رافع بن عمیرۃ الطائی کے اس کلام نصیحت انجام سے مسلمانوں کے دل جنبش میں آئے اور انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمکو بھاگتے ہوئے نہ دیکھے البتہ ہم دشمنان خدا سے لڑینگے پس جب ضرار بن الازور نے یہ کلام مسلمانوں کا سنا اور یہ کہ انھوں نے اختیار کیا عالم آخرت کو دنیا پر سب کو ساتھ لیکر بیت لہیا کے نزدیک بطور گاڈی کے چھپ رہے اور ضرار بن الازور کا یہ حال تھا کہ وہ ننگے بدن عربی گھوڑی پر سوار تھے اور انکے ہاتھ میں ایک بڑا نیزہ تھا اور دیکھ رہے تھے وہ قوم رومی کو اور وہ اس حیثیت سے بخواہش جہاد تھے لشکر رومیہ کے نزدیک پہونچا پہلے ضرار بن الازور تکبیر کہتے ہوئے نکلے اور انکے ساتھ مسلمانوں نے بھی تکبیر کی آواز بلند کیں کہ مشرکین کے دلوں میں رعب سما گیا اور دفعۃً مشرکین پر حملہ کیا راوی نے بیان کیا کہ دیکھا رومیوں نے ضرار بن الازور کی طرف اور وہ پھرتے تھے اول لشکر میں اسی حالت اور حیثیت مذکور الصدر سے اور وردان مقدمۃ الجیش تھا اور صلیب اور نشانہائے لشکر ایک دوسرے سے ملے ہوئے اسکے اوپر چھائے تھے اور قربانی والے لوگ گرد اسکے تھے پس ضرار بن الازور نے سمجھکر کہ سردار لشکر کا انھیں میں ہو سوائے اس جماعت کے اور کسی کو طلب نہیں کیا اور تلوار کھینچکر نڈر ہوکے اوپر حملہ کیا قلب لشکر میں اور نیزہ مارا ایک سوار کے جو نشان فوج کا اٹھائے تھا پس نیزہ اسکے سینے میں لگا اور وہ گھوڑے پر سے گر پڑا اور نشان اسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا پھر ضرار بن الازور دوسرے شخص پر پھرے میمنہ میں پس اسکو بھی مار ڈالا اور دوبارہ حملہ کیا بارہ ہزار قلب لشکر کے اور وردان کو دیکھا کہ صلیب اسکے سر پر ہے اور جواہر اسکے چمکتے ہیں اور اس صلیب کو ایک سوار جو تاتاری گھوڑے پر سوار تھا اٹھائے ہوئے ہے پس مقابلہ کیا ضرار بن الازور نے اس سوار سے اور ایک ضربہ نیزے کی اسکو ماری پس پھاڑ ڈالا نیزے نے اسکے جوڑ کو انتیوں تک پس گر پڑا وہ سوار بیہوش ہوکر اور گر پڑی صلیب اسکے ہاتھ سے زمین پر جب وردان نے صلیب کی طرف دیکھا یقین ہوا اسکو اپنی ہلاکت کا اور چاہا کہ گھوڑے سے اتر کر پارکاب میں جھک کر صلیب کو اٹھا لیوے مگر اٹھا نہ سکا اسوجہ سے کہ ایک گروہ مسلمانوں نے گھوڑوں سے اتر کر صلیب کو لینے کے واسطے گھیر لیا تھا پس ضرار بن الازور نے کہ حالت مشقت لڑائی میں تھے مسلمانوں سے کہا کہ یہ صلیب میرا حق ہے تم لوگ اسمیں طمع نکرو جسوقت میں اس رومی اور اسکے ساتھیوں سے فراغت پاؤنگا پلٹ کر اسکو لونگا پس جب وردان نے یہ کلام سنا اور وہ زبان عربی سمجھتا تھا پھر اقلب لشکر سے بارادہ فرار کے پس اسکے ساتھیوں نے اس سے کہا کہ کہاں جاؤگے اے سردار اسنے اشارہ بجانب ضرار بن الازور کیا کہا کہ میں اس شخص شریر سے بھاگتا ہوں آیا تمنے اس شخص سے زیادہ بدصورت کوئی کبھی دیکھا ہے یا بڑا ڈرانے والا زیادہ اسکی ہیبت سے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب ضرار بن الازور نے وردان کو پھرتے ہوئے دیکھا سمجھ گئے کہ وہ ارادہ بھاگنے کا رکھتا ہے پس پکارا ضرار بن الازور نے اپنی قوم کو اور باگ پھیری انھوں نے بجانب وردان کے

اور خیوف ہوکر اسکا پیچھا کیا اور نیزہ بڑھا کر گھوڑے کو خیز کیا اور شور کرکے رومیون نے انکی طرف باگین پھیرین اور ضرار بن الازور یہ شعر پڑھتے تھے پھر ضرار بن الازور نے جماعت رومیون کو پھاڑتے ہوئے اُنپر حملہ کیا اور ضرار بن الازور کو طلب مردان تھے اور سرہنگان روم نے ضرار بن الازور کو گھیر لیا تھا اور وہ دائین بائین سب کو اپنے سے باز رکھتے تھے اور جس شخص کو نیزہ مارتے وہ ہلاک ہوجاتا اور جو سوار انکے نزدیک آتا تھا اُس سے مقابلہ کرتے تھے یہانتک کہ ایک جماعت کثیر کو رومیون سے مار ڈالا اور باواز بلند مسلمانون سے کہا کہ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص پھر آپڑا لشکر رومیون کا مسلمانون پر اور شور کیا اور ڈاٹا اُنکو اور لڑائی کا شعلہ بلند ہوا اور حمران بن وردان نے ضرار بن الازور کے پاس پہونچکر ایک نیزہ اُنکے مارا کہ اُنکے بائین جانب بازو مین لگا پس سست کردیا اُنکو اور ادراک کیا اسکی اذیت کو ضرار نے پس اُنھون نے براہ غیرت کے وردان کے بیٹے پر حملہ کرکے نیزہ اُسکے مارا کہ اُسکے دل مین لگا اور وہ مرگیا اور جب ضرار نے نیزے کو اپنی طرف کھینچا تو نیزہ بدون پھل کے نکلا اور اُس نیزے نے حمران کا کام اسطرح سے تمام کیا تھا کہ پیٹھ کی گریون تک پار ہوگیا تھا پس جب رومیون نے دیکھا کہ نیزہ بے پھل کا نکلا درپے قتل ضرار بن الازور ہوکر اُنکو گرفتار کرلیا اُنھون اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ضرار کو بدست دشمن کے اسیر دیکھا یہ امر اُنپر بہت شاق گذرا اور وہ بہت سخت لڑائی لڑے اس غرض سے کہ ضرار بن الازور کو چھڑاوین لیکن کوئی راہ اُن کے چھڑانے کی اُنکو نہ ملی اور ارادہ بھاگنے کا کیا تب رافع بن عمیرۃ الطائی نے مسلمانون سے خطاب کرکے کہا کہ اے لوگ حافظ اور حامل قرآن شریف کے کہان جاؤگے تم کیا نہین جانتے ہو تم کہ جو شخص جہاد سے پیٹھ پھیریگا وہ اللہ تعالے کے غضب مین مبتلا ہوگا اور حال یہ ہی کہ بہشت مین دروازے ہین کہ سوائے مجاہدین صابرین کے اور کسی کے واسطے نہین کھولے جاتے ہین صبر کرو صبر کرو ای حامیان دین کے اور حملہ کرو تم بندگان صلبان پر آگاہ ہوکہ مین تمھارے ساتھ اور تمھارے آگے ہونگا اور اگر تمھارے سردار ضرار بن الازور گرفتار ہوگئے یا مارڈالے گئے پس اللہ تعالی تو زندہ ہی اور نہین مراہی اور تمکو اپنی آنکھون سے دیکھ رہا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ مسلمانون نے اس کلام کے سُننے سے ہمراہ رافع بن عمیرۃ الطائی کے رومیون پر حملہ کیا اور بہتون کو مارڈالا اور بہت بہادرون سے لڑے پھر جب یہ خبر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو پہونچی کہ ضرار بن الازور گرفتار ہوگئے اور بہت مسلمان مارے گئے پس یہ ماجرا اُنپر سخت گذرا اور پوچھا اُنھون نے کہ رومیون کی تعداد کس قدر ہی مخبرون نے کہا کہ بارہ ہزار ہین خالد بن الولید نے یہ سُنکر کہا قسم ہی خدا کی کہ مین نے یہ گمان کیا تھا کہ دشمن کی جماعت تھوڑی ہی اور یہ سمجھکر جرات بھیجنے اپنی قوم کی کی تھی پھر پوچھا کہ سردار اُنکا کون ہی مخبر نے کہا کہ وردان حمص کا حاکم اُنکا سردار ہی اور ضرار بن الازور نے اُسکے بیٹے کو قتل کیا ہی پس یہ سُنکر خالد بن الولید نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کسی ایک شخص کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجکر اس معاملے مین مشورہ طلب کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ کہلا بھیجا

کہ میری یہ رائے ہی کہ جو لوگ تمہارے مستعد ہون اُنکو دروازہ شہر پر چھوڑکر تم خود بمقابلہ دشمن کے جاؤ کہ بیشک تم پر پیس ڈالوگے اُنکو جیسا کہ چکی غلے کو پیستی ہی اور مار کر بیہوش ڈالدوگے تم اُنکو مٹی پر پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ سُنکر کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ مین اُن لوگون مین نہین ہون جو اللہ تعالی کی راہ مین اپنی جان کا بخل کرتے ہین پھر میسرہ بن مسروق العبسی کو بجماعت ایکہزار سوار کے اپنی جگہ پر مقرر کیا اور اُنسے کہا کہ اس جگہ سے نہ ٹلنا اور اللہ تعالی سے مدد چاہنا اور اُسی پر بھروسا کرنا میسرہ بن المسروق نے کہا کہ تمہارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہی پھر ٹھہرے میسرہ اُنکی جگہ پر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون کی طرف متوجہ ہوکر اُنسے کہا کہ باگین گھوڑون کی چھوڑدو اور نیزے سیدھے کرلو اور جب دشمن کے قریب پہونچو یکبارگی سب کے سب حملہ کرو کہ شاید اس تدبیر سے ہم ضرار بن الازور کو چھڑالیوین اگر باقی رکھا ہی رومیون نے انکو اور قسم ہی خدا کی کہ اگر رومیون نے جلدی کرکے انکو مار ڈالا تو انشاء اللہ تعالے ہم ضرور ضرار کا بدلا رومیون سے لیونگے اور اللہ تعالی سے مجھکو یہی امید ہی کہ ضرار بن الازور کے معاملے مین اللہ تعالے ہم کو نہ رُلاوے یعنی وہ زندہ رہائی پاوین پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اشعار رجز پڑھتے ہوئے آگے آگے اپنے لشکر کے روانہ ہوئے کہ ناگاہ دیکھا اُنھون نے ایک سوار کو کمیت گھوڑے بلند قامت کو تاہ گردن پر اور اسکے ہاتھ مین ایک بڑا نیزہ تھا اور نہین ظاہر ہوتی تھین اس سے سوائے کنارہ آنکھون کے اور سوارکاری اور ہوشیاری اور دانائی اُسکی شکل اور وضع سے اور شجاعت اسکی باگین گھوڑے کی پھیرنے سے ظاہر ہوتی تھی اور ڈھیلا کردیا تھا اُسنے گھوڑے کی باگ کو اور جما ہوا تھا وہ گھوڑے کی زین پر گویا اہین جسمان تھا اور لباس سیاہ پہنے تھا اپنی زرہ کے اوپر اور مضبوط باندھے تھا اپنی کمر کو ایک چادر سے اور ڈالے ہوئے تھا اسکو سینے کی طرف سے پشت تک اور سب کے آگے مثل شعلہ آگ کے جاتا تھا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس حال سے اُسکو دیکھا کہا کہ کاش مین جانتا اس امر کو کہ یہ سوار کون شخص ہی اور قسم ہی خدا کی کہ یہ سوار بہادر ہی پھر پیچھے اُسکے روانہ ہوئے اور وہ سوار مشرکین کی طرف سب کے آگے جاتا تھا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ رافع بن عمیرۃ الطائی اور اُنکے ہمراہی بہت استقلال سے رومیون کے ساتھ لڑرہے تھے کہ دفعۃً دیکھا اُنھون نے خالد بن الولید کو کہ مع لشکر ہمراہی کمک کو پہونچ گئے اور دیکھا اُسی سوار کو جسکا ذکر اوپر ہوا ہی کہ حملہ کیا اُسنے روم کے لشکر مین اسطرح سے جیسے باز چڑیا پر حملہ کرتا ہی پس ہلا دیا اُس سوار نے رومیون کے لشکر کو اور توڑ دیا اُنکے گروہ کو پھر غائب ہوگیا وہ ایک ساعت وسط لشکر مین پس نہ تھا وہ غائب ہوتا مگر مثل ایک گرداب کے تا اینکہ وہ باہر نکلا اور نیزہ اُسکا خون سے بھرا تھا اور بہتون کو اُسنے مار ڈالا اور بہت بہادرون سے لڑکر پھرا اور افسوس اور قلق اُسکی صورت سے ظاہر ہوتا تھا اور اپنی جان کو اُسنے معرض ہلاکت مین ڈالدیا تھا پھر دوبارہ حملہ کیا اور بیدریغ ہوکر لشکر کے لوگون کو پھاڑتے ہوئے ایک گروہ کی طرف پھرا اور اپنے لشکر کے لوگون سے پوشیدہ ہوگیا اور قلق اُسکا بڑھتا جاتا تھا پس رافع بن عمیرۃ الطائی تو یہ سمجھے کہ یہ سوار خالد بن الولید ہین اور اُنھین کہا کہ ایسے حملے سوا خالد بن الولید کے اور کوئی نہین کرسکتا ہی

پس مسلمان اسی سوچ مین تھے کہ دفعۃً خالد بن الولید مع اپنے لشکر کے قریب اُنکے پہونچے پس رافع نے باواز بلند خالد بن الولید سے پوچھا کہ یہ سوار جو اپنی جان کو راہ خدا مین خرچ کر رہا ہی اور دلیری کر رہا ہی ساتھ دشمنان خدا کے کون ہی خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین خود نہین جانتا ہون اور اسکے حالات اور صفات نے مجکو تعجب مین ڈال رکھا ہی رافع نے کہا کہ حال اُسکا یہ ہی کہ وہ در آتا ہی رومیون کے لشکر مین اور دائین بائین نیزہ مارتا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے سب کے سب بالاتفاق حملہ کرو اور واسطے حمایت دین خدا کے مستعد ہو جاؤ راوی نے بیان کیا ہی کہ ملا لیا ہی مسلمانون نے گھوڑون کی باگون کو اور راست کر لیا نیزون کو اور بعض ملگئے اُن کے بعضون سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُنکے آگے اور مستعد حملہ تھے کہ دفعۃً دیکھا اُسی سوار کو کہ قلب فوج سے مثل شعلہ آگ کے نکلا اور وہ خون سے بھرا ہوا تھا اور گھوڑے سے پسینا ٹپکتا تھا اور جو رومی اُس سوار کے نزدیک آجاتا تھا اُسکے خوف سے پلٹ کر اپنی قوم مین جاتا تھا پس لڑتا تھا وہ سوار رومیون کے چند اشخاص کے ساتھ پس اس حالت مین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون نے رومیون پر حملہ کیا اور بچایا اُس سوار کو رومیون کے تیز حملے سے اور آٹھ سو سوار مسلمانون کے لشکر مین پس مسلمانون نے بنظر غور اسکو دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ گویا وہ ایک ٹکڑا ارغوان پھول کا ہی جو سرخ رنگ ہوتا ہی اور خون مین آلودہ تھا پس خالد بن الولید نے اسکو پکارا اور کہا کہ خدا تجکو جزاے خیر دیوے کون شخص ہی تو کہ صرف کیا تو نے اپنی جان کو اللہ کی راہ مین اور ظاہر کیا تو نے اپنے غصے کو دشمنان خدا پر کھول تو ہماری آنکھ کے واسطے اپنے ڈھانکے کو راوی نے بیان کیا ہی کہ اعراض کیا اُس سوار نے خالد بن الولید سے اور کچھ کلام نہین کیا اُنسے اور چھپایا اپنے تئین لوگون کے بیچ مین پس پکارا اور کہا اِس سے اہل عرب نے ہر طرف سے کہ ای نیک مرد سردار تیرا تجکو پکارتا ہی اور تجھسے کلام کرتا ہی اور تو اُنسے اعراض کرتا ہی چل اپنے سردار کے پاس اور بیان کر اپنا نام اور حال اپنے سردار سے تاکہ زیادہ کرین وہ بزرگداشت تیری سو اس سوار نے اُنکی بات کا بھی کچھ جواب نہ دیا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو حال اسکا نہ کھلا خود اسکے پاس گئے اور کہا کہ افسوس ہی تجھے کہ میرے اور مسلمانون کے دل تیرے تحقیق حال مین متعلق ہین سو تو کون شخص ہی پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُس سے اصرار کیا تب جواب دیا اُس سوار نے اپنے ڈھانکے کے نیچے سے اُنکو عورت کی زبان مین اور کہا اُسنے کہ ای سردار نہین روگردانی کی مین نے تجسے براہ نافرمانی کے لیکن بسبب حیا و شرم کے کہ مین پردے کی بیٹھنے والیون سے ہون اور نہین کیا مین نے اِس کام کو مگر بیخبری کی دل کے جسے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ میرا نام خولہ ہی اور مین ازدر کی بیٹی ہون اور مین اُن قیدیون مین ہی جو قید ہوئی مین اور مین میرے بھائی ہین اور مین عورات عرب قوم مذحج مین بیٹھی تھی کہ دفعۃً مجکو خبر قید فرار کی پہونچی پس سوار ہوئی مین اور کیا مین نے یہ کیا راوی نے کہا ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ حال لشکر بنظر مہربانی اور شفقت کے خولہ کے حال پر رونے لگے اور کہا کہ ہم سب ملکر ایکبارگی حملہ کرین اور ہمکو خدا سے

امید ہو کہ تمہارے بھائی تک پہونچین اور انکو قید سے چھڑاوین خولہ نے کہا اس جماعت مین سب کے آگے ہونگی عامر بن الطفیل نے روایت کی ہو کہ مین خالد بن الولید کے دائین جانب مین تھا اور حملہ کیا خولہ بنت الازور نے آگے خالد بن الولید کے اور حملہ کیا مسلمانون نے پس بہت بڑا معلوم ہوا رومیون کو وہ معاملہ جو خولہ بنت الازور کے ہاتھ سے اُنپر گذرا اور اُنھون نے آپس مین کہا کہ اگر سب اہل عرب مثل اس سوار کے بہادر ہین تو ہمکو طاقت اِنکے مقابلے کی نہین ہی پس جب خالد بن الولید نے مع اپنے ساتھیون کے حملہ کیا اُسوقت رومیون کے لشکر مین گھبراہٹ پڑگئی اور وردان نے یہ حال اپنے لشکر کا دیکھکر اُنسے کہا کہ ثابت قدمی کرو انکے مقابلے مین کہ یہ لوگ جسوقت تمکو ثابت قدم دیکھین گے پیٹھ پھیرینگے اور اہل دمشق نکلکر تمہاری اعانت اور کمک کرینگے اور اُنکی ناگہانی کمک مین کوئی اُنمین سے بچ نہ رہیگا راوی نے کہا ہی کہ وردان کے سمجھانے سے اہل روم نے ثابت قدمی کی اور خالد بن الولید نے مع ہمراہیان اپنے حملہ سخت کیا اور رومیون کی جماعت کو دائین بائین متفرق اور پریشان کر دیا اور چاہا کہ جس مقام پر وردان سردار لشکر کا ہی وہان پہونچین لیکن اسوجہ سے کہ بڑے سردار مضبوط اور مسلح اُسکے گرد تھے اُس تک نہ پہونچ سکے اور مسلمان متفرق ہو کر لڑنے لگے اسطرح پر کہ جو جسکے نزدیک پہونچا اُسی سے لڑائی مین مشغول ہوا اور رافع بن عمیرۃ الطائی بہت سخت لڑائی لڑے اور خولہ بنت الازور کا یہ حال تھا کہ رومیون کا لشکر پھاڑ کر دائین اور بائین لڑتی تھین اور اپنے بھائی کو ڈھونڈھتی اور باواز بلند اشعار فرد انگیز پڑھکر اُنکو پکارتی تھین راوی نے کہا ہی کہ مسلمان لوگ خولہ کا کلام سُنکر رونے لگے مگر ضرار بن الازور کا کچھ پتا نہ معلوم ہوا اور یہ لڑائی تا زوال دوپہر رہی پھر جدا ہوئے لوگ ایک دوسرے سے اور غالب رکھا اللہ تعالی نے مسلمانون کو رومیون پر اور بہت رومیون کو مسلمانون نے مار ڈالا پھر رجوع کیا ہر فریق نے اپنی جگہ اور قیامگاہ پر اور اندوہناک ہوئے دل رومیون کے مسلمانون کے معاملہ جنگ سے اور ارادہ فرار کا کیا اور نہین روکا اِنکو بھاگنے سے مگر خوف وردان نے پس جب مسلمان اپنی جگہ پر آئے خولہ بنت الازور نے ہر شخص سے بھائی کا حال پوچھا لیکن کسی مسلمان نے یہ نہین کہا کہ ہمنے ضرار کو قیدی یا مقتول دیکھا پس جب خولہ کو بھائی کی طرف سے نا امیدی ہوئی بھائی کو یاد کر کے بطور بین بیت کے بہت روئین اور کہا یا ابن امی لیت فی الیید اوطرحوک ام بدمائک ضمخوک یا لیت امک لم تلدہ الفداء اتری انی لزمک بعدھا ابدا ترکت واللہ فی قلب امک جمرۃ لا یطفی لھیبھا ولا بحمد لحقت بابیک والمھدی بین یدی المصطفی علیہ الصلوۃ والسلام علیک منی السلام الی یوم اللقاء پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور مسلمان لوگ خولہ کا نوحہ سُنکر رونے لگے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ پھر حملہ کرین کہ اسی حالت مین اُنھون نے دیکھا ایک گروہ سوارون کو کہ نکلا میمنہ فوج روم سے اور وہ باگین گھوڑون کی چھوڑے ہوئے تھے گویا وہ تعاقب کنندہ معلوم ہوتے تھے پس مسلمان آمادہ ہو گئے اِنسے لڑنے کو اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی مستعد اور آمادہ ہوئے اور گرد اُنکے بہادر مسلمان لوگ تھے پس جب نزدیک مسلمانون کے آئے وہ سوار پھینک دیا اُنھون نے ہتھیارونکو ہاتھون سے اور اُترپڑے

گھوڑون پر سے اور چلانے لگون خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہا کہ قبول کرو تم اُنکے امان مانگنے کو اور لاؤ اُنکو میرے سامنے پس سامنے لائے گئے وہ لوگ اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ ہم وردان کی فوج کے لوگ ہین اور مقدم ہمارا معوص ہی اور ہمکو خوب یقین ہو گیا ہی کہ ہمکو گون کو طاقت مقابلہ اور لڑنے کی تم لوگون سے نہین ہی پس ہم اسواسطے آئے ہین کہ تم ہمکو اور ہمارے اہل وعیال کو امان دو اور ہمکو اُن لوگون مین سمجھو جنسے تمنے صلح کیا ہی کہ جتنا مال طلب کرونگے ہم تمکو دیونگے اور جو لوگ ہمارے شہر مین ہین وہ بھی ہمارے اِس قرار داد پر راضی ہو جاوینگے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہا کہ جب ہم تمھارے شہر مین پہونچینگے تب صلح کرینگے اِس جگہ ہم صلح نہ کرینگے لیکن تم لوگ ہمارے ساتھ رہو اُسوقت تک کہ حکم کرے اللہ تعالی ہمارے اور دشمن کے بیچ مین جو حکم اسکو منظور ہو پھر حکم کیا خالد بن الولید نے اُنکے حوالات مین رکھنے کا اور پوچھا اُنسے کہ آیا تمکو حال ہمارے اُس ساتھی کا معلوم ہی جنھون نے تمھارے سردار کے بیٹے کو قتل کیا ہی اُنھون نے کہا کہ شاید وہ ننگے بدن ہین جنھون نے مارا ہم مین سے جسکو مارا اور بیچ مین ڈالا ہی ہمارے سردار کو بسبب قتل کرنے اُسکے بیٹے کے خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مین اُنھین کو پوچھتا ہون ان لوگون نے کہا کہ اُنکا حال یہ گذرا کہ جب وردان نے اُنکو اپنے قابو مین پایا تب ایک اشتر پر سوار کرکے بھیجا ہی سو سوار کے بجانب حمص بارادۂ اِس امر کے روانہ کیا ہی کہ وہان سے ہرقل بادشاہ کے پاس بھیجے بغرض اظہار اپنی شجاعت کے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ کلام سُنکر خوش ہوئے پھر بُلایا اُنھون نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو اور کہا کہ تم اِس ملک کی راہون سے خوب واقف ہو اور تمھاری تجویز اور تدبیر سے ہمنے ارض سماوہ وغیرہ بآسانی طے کی تھی جبکہ تمنے اونٹون کو پیاسا کرکے پانی پلایا تھا اور باندھ دیئے تھے مُنھ اُنکے اور ذبح کرتے تھے ہم اُنمین سے ہر روز دس اونٹ اور کھاتے تھے گوشت اُنکا اور پیا تھا گوبرون نے وہ پانی جو اونٹون کے پیٹون مین تھا یہانتک کہ نکل آئے ہم ارکہ مین اور تدبیر اور حیلے مین تم لوگون مین یکتا ہو اور ضرار بن الازور بمعیت ایک سو سوار کے حمص کو بھیجے گئے ہین پس تمکو چاہیے کہ لشکر مسلمانون سے جسکو دوست رکھتے ہو اپنے ساتھ لو اور اِس قوم کے پیچھے جاؤ اور قریب ہی کہ تم اُنمین ملجاؤ گے اور ضرار کو اُنسے چھڑا لوگے پس اگر تمنے ایسا کیا تو قسم ہی خدا کی کہ یہ بات بڑی کشود کار ہوگی اور رافع نے کہا کہ مین یہ امر بخوشی خاطر قبول کرتا ہون پھر رافع نے ایک سو سوار مسلمانون کے لشکر سے چن لیے اور ارادہ روانگی کا کیا اور یہ خوشخبری خولہ بنت الازور کو پہونچی پس وہ بہت خوش ہوئین اور مسلح ہو کر گھوڑے پر سوار ہوئین اور خالد بن الولید کے پاس آکر کہا کہ ای ہمارے سردار مین تمکو واسطہ ذات پاک اور بہترین خلائق یعنی رسول مقبول محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دلاتی ہون کہ مجکو بھی اِس جماعت کے ساتھ روانہ کرو کہ مین بھی اُنکی مدد دہی مین شریک ہون پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ تمکو خولہ کی شجاعت اور بہادری معلوم ہی سو اُنکو بھی اپنے ساتھ لے پس رافع نے خولہ کو بھی ساتھ لیا اور روانہ ہوئے اور خولہ بھی مسلمانون کے پیچھے پیچھے اُنسے دور دور چلی جاتی تھین اور جب مسلمان راہ سلمیہ مین پہونچے تب رافع نے اِدھر اُدھر دیکھا مگر کوئی آثار نمایان

قدم گھوڑے رومیون کے اُنکو دکھائی نہ دیے پس رافع نے مسلمانون سے کہا کہ بشارت ہو تمکو کہ رومی یہان تک نہین پہونچے ہین پھر مسلمانون کو بطور گاڈی کے وادی الحیات مین چھپایا اور وہ لوگ پوشیدہ ٹھہرے تھے کہ اُسی حالت مین ایک غبار ظاہر ہوا پس رافع نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ پس مسلمان لوگ ہوشیار ہو گئے اور انتظار کرنے لگے کہ ناگہان رومی ضرار بن الازور کو اپنے بیچ مین گھیرے اور لیے ہوئے وہان پہونچے اور ضرار بن الازور اسوقت اشعار درد ناک پڑھتے تھے پس جواب دیا خولہ نے کمینگاہ سے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری دعا اور زاریان قبول کیے اور تمکو نجات دیا آگاہ ہو کہ مین تمھاری بہن ہون پھر خولہ نے تکبیر کہکر حملہ کیا اور رافع اور مسلمانون نے بھی تکبیر کہتے ہوئے حملہ کیا حمید بن سالم نے روایت کی ہی کہ مین مسلمانون کی جماعت مین تھا جسوقت تکبیر کہی ہلوگون نے گھوڑے ہمارے رہنہانے لگے بسبب ہونے الہام کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور قصد کیا ہر سوار نے ہم مین سے ایک ایک سوار رومی کا سو ایک گھڑی بھی نہین گذری کہ ہر ایک مسلمان نے اپنے خصم مقابل کو مار ڈالا اور نجات و رہائی دی اللہ تعالیٰ نے ضرار بن الازور کو اور لے لیے ہم سبھون نے گھوڑے اور ہتھیار رومیون کے رافع بن قادم التنوخی نے روایت کی ہی کہ مین نہین سو مسلمانون مین تھا اور خولہ نے چھڑایا اپنے بھائی کو اور سلام کیا اُنکو اور ضرار نے مرحبا کہا خولہ کو اور سوار ہوئے ایک گھوڑے پر جو ہر طرف دوڑتا پھرتا تھا اور ہاتھ مین لے لیا ایک نیزے کو جو اُس مقام مین پڑا تھا اور وہ اشعار شکریہ خدا کے پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اُس حالت مین کہ مسلمان لوگ بعد چھڑا لینے ضرار بن الازور کے اسباب اور گھوڑے یکجا کرتے تھے کہ رومی بھاگے ہوئے وہان پہونچے اِس گھبراہٹ سے کہ اگلا پچھلے کی طرف متوجہ نہین ہوتا تھا پس رافع نے اُنکو دیکھکر معلوم کیا کہ رومی خالد بن الولید سے بھاگ نکلے پس اپنے ساتھیون کو لیکر آگے بڑھے اور جو رومیون سے ملتا تھا اِسکو پکڑ لیتے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو ضرار کے چھڑانے کو بھیجا تھا اُسی سختی سے اُنھون نے وردان اور اسکی قوم کو صدمہ پہونچایا جیسے کوئی بطلب شہادت اور خواہش حصول سعادت کے سختی اُٹھاتا ہی اور مسلمانون نے صدمہ سخت پہونچایا رومیون پر پس بلا توقف رومیون نے پیٹھ پھیری اور وردان اُنکے آگے تھا اور مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا اور مال اور گھوڑے لے لیے اور تعاقب کنان تا بمقام وادی الحیاۃ کے پہونچے اور خالد بن الولید اور لوگ ہمراہی اُنکے رافع اور ضرار کے پاس پہونچکر یکجا ہوئے اور ضرار کی سلامتی پر مبارکباد دی اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کی تعریف کی بہ سبب سب بجانب دمشق کے چلے اور مسلمان اس فتح سے خوش ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو خوشخبری فتح کی دی اور درباب غلبے اور فتح دمشق کے یقین حاصل کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب خبر ہزیمت وردان اور مارے جانے اسکے بیٹے کی ہرقل کو پہونچی اُسکو اپنے زوال ملک کا یقین ہو گیا پس وردان کو اسنے خط اس مضمون کا لکھا کہ تحقیق خبر پہونچی مجکو کہ اہل عرب بھوکون اور ننگون نے تجکو ہزیمت دی اور تیرے بیٹے کو مار ڈالا پس نہین رحم کیا مسیح نے تجھ اور تیرے بیٹے پر اور اگر مین نہ جانتا ہوتا کہ تو لڑائی مین دانا اور ہوشیار اور بڑا نیزہ باز اور شمشیر زن ہی تو تجکو گرفتار عذاب کرتا خیر جو ہوا سو ہوا

اب مین نے روانہ کیا ہی بطرف اجنادین کے نوے ہزار فوج اور تجکو اُس فوج کا سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تو اس مقام کو
اور فوج کو لیکر اہل دمشق کی کمک کر اور مدد دے اُنکو اور بھیج تو بعض اپنے ساتھیونکو واسطے مقابلہ اہل عرب کے جو مقام فلسطین مین
کہ یہ ساتھی تیرے اُن اہل عرب کے جو فلسطین مین ہین اور اِنکے ساتھیون کے بیچ مین جو دمشق مین ہین حائل ہو جاوین اور مدد سے
تو اپنے سردار کو اور روانہ کیا اُسنے خط ڈاک پر پس جب خط ہرقل کا وردان کے پاس پہونچا اور پڑھا اُسکو دور ہوا اس سے
جو رنج وغم اسکو اپنی ہزیمت اور بیٹے کے مارے جانے کا تھا اور روانہ ہوا وہ بطرف اجنادین کے پس
وہان پہونچکر رومیون کو لباس اور نشان اور علامتون سے آراستہ پایا اور رومی اُسکے استقبال کو آئے اور اُسکے
بیٹے کے مارے جانے کی تعزیت کی پس جب وردان اپنے خیمے مین اُترا بادشاہ کا خط اُنکو پڑھکر سُنایا اُن لوگون نے حکم
بادشاہ کا بخوشی منظور کیا اور ہوشیار ہو گئے وہ اپنی جانون پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ تعاقب وردان سے پھر کر اپنے مقام پر آئے اسیوقت عباد بن سعید الحضرمی بھیجے ہوئے شرجیل بن حسنہ
کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام بصرہ سے خالد بن الولید کے پاس آئے اور بیان کیا کہ نوے ہزار رومی اجنادین
کو آئے ہین پس خالد بن الولید یہ حال سُنکر سوار ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گئے اور کہا کہ ای امین الامۃ
یہ عباد بن سعید الحضرمی شرجیل بن حسنہ کے بھیجے ہوئے میرے پاس آئے ہین اور بیان کرتے ہین کہ ہرقل نے
وردان کو اُن رومیون پر جو بمقام اجنادین یکجا ہوئے ہین سردار مقرر کیا ہی اور تعداد اُنکی نوے ہزار ہی پس اس معاملہ مین تمھاری
رائے کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای ابا سلیمان اشراف اور رئیس ہم مسلمانون کے دو مقامون
مین ہین جیسے شرجیل رضی اللہ عنہ بن حسنہ بصرے مین اور معاذ بن جبل ارض حوران مین اور یزید بن ابی سفیان ارض بلقا مین اور
نعمان بن مقرن تدمر مین اور عمرو بن العاص فلسطین مین ہین پس بہتر یہ ہی کہ ہم ان سب کو لکھ بھیجین کہ وہ ہمارے پاس
چلے آوین پھر اُنکے آجانے کے بعد ہم ارادہ مقابلہ دشمن کا کرین اور مدد اور اعانت اللہ تعالی کی طرف سے ہوتی ہی پس
خالد بن الولید نے عمرو بن العاص کو خط لکھا ان الفاء بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فان اخوانک المسلمین قد عوا
الیسر الی اجنادین فان هناك من الروم ثلثمائة الف وهم یریدون المسلمین لیطفؤا نور الله بافواههم والله متم نوره
ولو کره الکافرون فاذا وصل الیك کتابی هذا فاقدم من معك من المسلمین الی اجنادین فانك تجدنا هناك ان شاء الله تعالی
والسلام علیك وعلی من معك من المسلمین پھر اسی مضمون کا خط سب امراء کے نام جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی لکھا بعد لشکر کو
حکم کوچ کا دیا پس لادے گئے خیمے اونٹون کی پشت پر اور پیچھے رکھا مال اور اسباب لوٹ کو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میری رائے یہ ہی کہ مین لشکر کے اسباب اور عورتون کے ساتھ رہون اور
تم معہ اصحاب خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کے آگے رہو پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین پیچھے رہونگا
اور تم آگے رہو کہ اس صورت مین اگر روم کا لشکر مع وردان کے تمھارے سامنے آویگا تم باز رکھوگے اُنکو پہونچنے سے عورتون اور مال

مال اور اسباب تک خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو تمنے تجویز کیا مین اسکے خلاف نہ کرونگا پھر خالد بن الولید نے کہا کہ
اے مسلمان لوگ تم ایک بڑی بھاری جماعت اور لشکر کی طرف چلتے ہو پس ہوشیار ہو کر چلو اور اُنس رکھو اپنی موت سے اور
جانے رہو اُس چیز کو جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے آمادہ اور مہیا کیا ہی کسواسطے کہ اللہ تعالےٰ نے تمسے واعدہ مدد وہی کا
فرمایا ہی پھر خالد بن الولید نے اِس آیت کو پڑھا کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین
پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے لشکر کو ساتھ لیا اور خود آگے لشکر کے ہو کر روانہ ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ مع ایکہزار کے باقی رہے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب اہل دمشق نے یہ حال دیکھا خوش ہو کر آوازین کھیل کود
کی کرنے لگے اور گمان کیا اُنھون نے اِس امر کا کہ مسلمان لوگ تلاش وطلب اہل عرب کے جاتے ہین اِسوجہ سے کہ اُنھون
نے خبر لشکر روم کی جو بمقام اجنادین ہی سُنی ہی اور اُنکے عقلا اور دانشمند لوگون نے یہ کہا کہ اگر یہ لوگ بعلبک کی طرف
جاتے ہین پس ارادہ اُسکی اور حمص کی فتح کا رکھتے ہین اور اگر براہ مرج شحورا اور راہط کے جاوین تو کچھ شک نہین ہی
کہ بھاگے جاتے ہین بجانب حجاز کے اور چھوڑ دینگے اُن شہرون کو جسپر اُنھون نے ملکیت اور قبضہ حاصل کیا ہی واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ دمشق مین ایک بڑا بطریق تھا جسکا نام بولص بن بلقا تھا اور نظر یون کے نزدیک اُسکا
مرتبہ بڑا تھا اور جب ہرقل کے پاس کوئی پیام اور ایلچی کہین سے آتا تھا اور ہرقل اُسکی جوابدہی مین عاجز ہوتا تھا تب اِس
بولص کو اپنے پاس بُلاتا تھا اور وہ ایلچیون اور پیامون کا جواب دیتا تھا اور یہ بولص بڑا تیر انداز تھا اور حال تیراندازی کا
یہ ہی کہ اُسکے گھر مین ایک بڑا بھاری درخت تھا اور بولص نے اُسپر تیر چلایا تھا پس وہ تیر بسبب قوت بازو بولص کے اُس
درخت مین در آیا اور سما گیا اور بولص نے اِس درخت پر لکھدیا تھا کہ جو کوئی دعوی شجاعت کا کرے پس اُسکو لازم ہی کہ اِسی تیر
کے مقابلے مین وہ بھی تیر لگا دے اور یہ معاملہ لوگون مین مشہور ہو گیا تھا اور جب سے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ملک شام مین داخل ہوئے تھے کبھی بولص اُنسے لڑا نہ تھا پس جب اہل دمشق نے مسلمانون کو کوچ کرتے دیکھا سب بولص کے
پاس گئے اُسنے سبب اُنکے آنے کا پوچھا اُنھون نے کہا کہ اہل عرب کوچ کیے جاتے ہین اور تو اگر اِس بات کو چاہتا ہی کہ تیرے
واسطے ہمیشہ کی بزرگی اور بڑا مرتبہ بادشاہ کے اور تمام شامیون کے نزدیک حاصل ہو پس ہمارے ساتھ چل کہ جو اُنمین کا پیچھے
رہجاوے ہم اُسکو اپنے قابو مین لے لینگے اور جو تیرے نزدیک مناسب ہو تو ہم اُنسے لڑین بولص نے کہا کہ مین جو تمھاری مدد وہی سے
باز رہا سبب اُسکا یہ ہی کہ عرب کے مقابلے اور لڑائی مین مین نے تمکو بہت کم ہمت دیکھا اور اب مجکو کچھ ضرورت نہین ہے کہ
مین اُنسے لڑون پس اہل دمشق نے کہا کہ قسم ہی حق مسیح اور انجیل کی کہ اگر تو ہمارے آگے ہو کر چلے گا تو ہم تیرے ساتھ ثابت قدم
رہینگے اور ہم مین سے کوئی بھاگنے والا نہین ہی اور ہم تجکو بھاگنے والے پر حکومت اور اختیار دیتے ہین کہ جو کوئی ہم مین سے بھاگے
تو اُسکی گردن مارنا اور کوئی تجھسے اِس امر مین مانع نہوگا پس جب بولص نے عہد مضبوط اُنسے کیا اپنے گھر مین جاکر زرہ کو پہنا پس اُسکی
زوجہ نے پوچھا کہ کہانتک تو نے جانے کا ارادہ کیا ہی اُسنے کہا کہ مین ان اہل عرب سے لڑنے کو جاتا ہون اُسکی زوجہ نے کہا کہ تو ہرگز نہ جا

اور اپنے گھر مین بیٹھ رہ اور جس چیز کی تو طاقت نہین رکھتا ہی اُسکو نہ طلب کر اسواسطے کہ مین نے رات کو خواب مین یہ دیکھا ہی کہ گویا تو اپنی کمان لیے ہوئے اڑتی ہوئی چڑیون پر تیر چلاتا ہی اور بعض چڑیان اُنمین سے زمین پر گر پڑین اور پھر اُڑ گئین پس مین دیکھکر تعجب کر رہی تھی کہ دفعۃً دیکھا مین نے چڑیان تیز چنگل کی کہ وہ ٹوٹ پڑین ہوا سے تجھپر اور تیرے ساتھیون پر پس چنگل مارتی تھین وہ تمھارے سرون اور مُنھون پر پھر تم سب اُنسے بھاگ نکلے اور دیکھا مین نے اُن چڑیون کو کہ جس شخص پر تم مین سے چنگل مارا اُسکو بیہوش کر دیا پھر مین چونک اُٹھی گھبرائی اور ڈری ہوئی تیرے حال پر پس بولص نے پوچھا کہ آیا تو نے مجھے بھی بیہوشون مین سے دیکھا اُسنے کہا ہان قسم ہی خدا کی کہ بتحقیق چنگل سے زخمی کیا تجکو ایک بڑی چڑیا شکاری نے پس بیہوش کر دیا اُسنے تجکو پس طمانچہ مارا بولص نے اپنی زوجہ کے مُنھ پر اور کہا کہ خرابی ہو تجکو نہ خوشخبری سُنائی تو نے بہ تحقیق سما گیا خوف اہل عرب کا تیرے دل مین یہانتک کہ خواب مین بھی تو اُنکو دیکھتی ہی تو خوف نہ کر قریب ہی کہ مین سردار عرب کو تیرا خادم بنا دونگا اور اُنکے ساتھیون کو چرواہہ بکری اور بسود نکا کر دونگا اسکی زوجہ نے کہا کہ کر جو تو چاہتا ہی کہ بتحقیق مین نصیحت کر چکی ہون تجکو پس نہ مانا بولص نے اُسکی بات کو اور تیار ہو کر گھر سے نکلا اور جو لوگ دمشق مین تھے سب اُسکے ساتھ سوار ہوئے اور تھے وہ چھ ہزار سوار اور دس ہزار پیدل آزمودہ کار اور دانشمند اور روادہ ہوئے یہ لوگ پیچھے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مقدمہ لشکر مین تھے اور دور اور فاصلے پر جا چکے تھے عورتون اور لڑکون بالون سے پس اُسی حالت مین کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اونٹون کی چال پر چلے جاتے تھے کہ دفعتہ اُنکے ایک ہمراہی نے ایک غبار دیکھا اور ابوعبیدہ بن الجراح سے کہا کہ مین اُس غبار کو دشمن کا لشکر گمان کرتا ہون پس ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیشک وہ اہل دمشق ہین کہ ہملوگون مین امید رکھکر آئے ہین اور ٹھہر گئے ابوعبیدہ بن الجراح یہانتک کہ آملے ہو وہ سواری عورات اور اغنام کے اُنسے اور وہ غبار بڑھتا جاتا تھا اور آوازین بلند ہوتی تھین پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ اے مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ کہ دشمن تم تک پہونچنے والے ہین پس وہ یہ کلام تمام نہین کر چکے تھے کہ ظاہر ہوا لشکر گویا وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا تھا اور بولص لشکر کے آگے تھا پس جب دیکھا اُسنے ابوعبیدہ بن الجراح کی طرف قصد حملے کا کیا اُنپر اور تھے اُسکے ساتھ چھ ہزار سوار اور بولص کے بھائی **بطرس** اور پیدل فوج نے عورتونپر حملہ کیا اور اُنمین سے ایک جماعت کو پکڑ لیا اور بجانب دمشق کے واپس گیا پس جب بطرس نہر انستریاق پر پہونچا وہان اس غایت سے ٹھہرا کہ دیکھے اور دریافت کرے کہ اسکے بھائی بولص کا معاملہ کیونکر گذرتا ہی اور ابوعبیدہ بن الجراح کا حال یہ ہوا کہ جب اُنھون نے یہ معاملہ ناگہانی رومیون کی طرف سے دیکھا کہا قسم ہی خدا کی کہ رائے وہی اچھی تھی جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا تھا یعنی اپنے تئین پیچھے لشکر کے تجویز کیا تھا اور ایسی حالت مین بولص اُنکے قریب آیا اور ارادہ حملے کا اُنپر کیا اور نشان اور صلبان اُسکے سر کے اوپر تھے اور عورتین بیقرار تھین اور لڑکے چلاتے تھے اور ہزار مرد مسلمان اُسکی طرف بڑھے اور مقابلہ اُسکا بہ قتال شدید کیا اور دشمن خدا بولص نے قصد بجانب ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے کیا اور ہونے لگی پس اُن دونونکے لڑائی اور واقع ہوئی لڑائی درمیان صحابہ اور رومیون کے اور اڑتا ہوا غبار لڑائی کا اُنکے سر پر اور پڑے لوگ مارو دھاڑ لڑائی مین زمین شخوار یا

اور ابتلائے سخت ہوئی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بوص کی لڑائی مین اور ثبات قدمی اور صبر کیا اُنھون نے اُسکے مقابلہ
مین مانند صبر بڑے مرتبے والون کے سہیل بن صباح نے روایت کی ہی کہ تھا میری سوار یمین یمن کا ایک گھوڑا سپید پیشانی
اور سفید ہاتھ پیر کا پس ڈھیلی کردی اور چھوڑ دی مین نے باگ اُسکی پس وہ چل نکلا مثل بجلی کوندنے والی کے اور اندک عرصہ مین
پہونچ گیا مین خالد بن الولید اور مسلمانون کے پاس چلا کر پکارا مین نے خالد بن الولید کو پس باگ پھیری اُنھون نے میری طرف اور کہا
کہ تمھارے پیچھے کیا صورت ہی ای بیٹے صباح کے پس کہا مین نے کہ ای سردار پہونچو اور جا ملو تم ابی عبیدہ بن الجراحؓ اور عورات سے
کیونکہ گروہ دمشق کا آملا ہی اُنمین اور پکڑ لیا ہی اُنھون نے کچھ جماعت عورتون اور لڑکون کو اور عبیدہ بن الجراح ایسی بلا مین
مبتلا ہو گئے ہین جسکی طاقت وہ نہین رکھتے ہین پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ حال سُنا کہا انا للہ وانا الیہ راجعون
قسم ہی خدا کی کہ مین نے ابو عبیدہ بن الجراحؓ سے کہا تھا کہ چھوڑ دو مجکو پیچھے فوج کے پس نہ چھوڑا اُنھون نے ولیکن حکم خدا کا راست ہوتا ہی
پھر حکم کیا رافع بن عمیرۃ الطائی کو کہ ایکہزار سوار لیکر پہونچین اور جا ملین ہودج سواری عورتونمین پس جب وہ روانہ ہو کر کچھ دور گئے
تب روانہ کیا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو ساتھ ایکہزار سوار کے اور کہا اُسنے کہ جا ملو تم دشمنون مین پھر پیچھے اُنکے
روانہ کیا ضرار بن الازور کو ساتھ ایکہزار سوار کے اور اُنکے ساتھ قیس بن ہبیرۃ المرادی کو بھیجا پھر خود سب لشکر لیکر اُنکے پیچھے
روانہ ہوئے پس اُسی حالت مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بوص سے لڑ رہے تھے کہ دفعۃ پہونچ گیا لشکر مسلمانون کا
اور حملہ کیا اُنھون نے کفار دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو ہر طرف سے اور سرنگون کردیا صلبان کو اور یقین ہو گیا رومیونکو اپنی
خواری اور سستی کا اور آگے بڑھے ضرار بن الازور مثل شعلہ آگ کے اور ارادہ حملے کا کیا بوص پر پس جب دیکھا دشمن خدا نے انکو
سست اور کند ہو گئی طبیعت اُسکی اور ڈر سے وہ کانپنے لگا اور کہا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ای عربی قسم ہی تمکو اپنے دین
کی کہ اس شریر سے کہو کہ مجھسے الگ اور دور رہے اور حال یہ تھا کہ بوص مذکور ضرار بن الازور کے حالات شجاعت اور بہادری
کے بمقابلے کلوص اور غرائیل اور جو کام اُنھون نے بمقام بیت لیا کیا تھا دیوار شہر پناہ سے بچشم خود دیکھ چکا تھا پس پہچان لیا اُسنے
اُنکو اور ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ اس شیطان کو میرے پاس آنے دو پس ضرار بن الازور نے کہا کہ مین شیطان اُسی حالت مین ہونگا
جبکہ تیری طلب اور لڑائی مین کمی اور کوتاہی کرونگا پھر جلدی سے نیزہ مارا اُسکو پس جب بوص نے دیکھا کہ نیزہ اُنکا اُس تک
پہونچتا ہی اپنے تئین گھوڑے سے گرا دیا اور اپنے ساتھیون کی طرف بھاگا پس ضرار بن الازور گھوڑے سے اُترے اور اُس سے کہا
کہا لی جاتا ہی تو شیطان تیرے پیچھے ہی اور تجکو طلب کرتا ہی پس بوص نے کہا کہ ای بدوی مجکو باقی رکھ کہ میری تعاملین تمھاری عورتونکی بھی
بقا ہی پس ضرار بن الازور یہ سُنکر اُسکے مارنے سے رُک رہے اور گرفتار کر لیا اُسکو اور مسلمانون نے دشمنان خدا پر حملہ شدید کیا
اور سخت لڑائی لڑے اُسنے واقدی رحمہ اللہ نے ماجد بن رویم العینی سے روایت کی ہی کہ کہا ماجد نے تھا مین جنگ شحر مین
مسلمانون مسلمانون کے بیچ گروہ عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے اور گھیر لیا تھا ہمنے اُنکو ہر طرف سے اور خوب تیغ زنی کی
ہمنے اُنپر اور وہ چھ ہزار سوار تھے رفاعہ بن قیس نے روایت کی ہی کہ یہ امر ہمکو معلوم ہوا کہ مجموعہ چھ ہزار کے ایک سو سے زیادہ کوئی

انمین سے بچکر نہین پھرا اور جب ضرار بن الازور نے اس امر کو جانا کہ اُنکی بہن خولہ بھی اہل روم کے قبضہ مین ہین بہت دشوار گذرا اُنپر یہ معاملہ پس آئے وہ خالد بن ابوالولید رضی اللہ عنہ کے پاس اور اُنکو اس حال سے آگاہ کیا خالد بن الولید نے اُنسے کہا کہ ذرا صبر کرو تم اسواسطے کہ ہمنے اُنکے سردار اور ایک گروہ رومیونکو پکڑ لیا ہی پس قریب ہی کہ بعوض اُنکی ہم اپنی عورتون کو چھڑا لیوین اور ہمکو بطلب غنیمت کے دمشق کا جانا ضرور ہی پھر خالد بن الولید نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ عورتونکو لیکر باہستگی رفتار روانہ ہون یہانتک کہ دیکھین وہ بمقابلہ ہماری عورات کے کیا ہوتا ہی پھر جریدہ روانہ ہوئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ دو ہزار سوار کے اور سب لشکر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ کیا اس خوف و خیال سے کہ شاید دروان مع لشکر کے اُنسے مقابل ہو جاوے پس روانہ ہوا لشکر اور چلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع اُن لوگون کے جو اُنکے ساتھ تھے بطلب قیدیون کے اور آگے اُنکے رافع بن عمیرۃ الطائی اور میسرۃ بن مسروق العبسی اور ضرار بن الازور اور دو سو سلمان تھے اور کوشش کی سبھون نے چلنے مین اور ضرار بن الازور یہ اشعار پڑھتے تھے پس ہنسے خالد بن الولید اُنکے مضمون شعر سے اور چلے جاتے تھے تا اینکہ قریب استریاق کے پہونچے پس دیکھا ایک گرد بلند کو کہ اُسکے بیچ مین تلوارین چمکتی ہین پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ تعجب کا معاملہ ہی قیس بن ہبیرۃ المرادی نے کہا کہ یہ بقیہ گروہ دمشق کے ہین خالد بن الولید نے کہا کہ راست کرو تم اور تان لو نیزون کو تا کہ دیکھین ہم کہ یہ کیا ہو رہا ہی پس راست کر لیا اُنھون نے نیزون کو اور چلے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بطرس برادر بولص عورات عرب کو پکڑ لیجا کر بمقام نہر استریاق بغایت دیکھنے حال اپنے بھائی کے ٹھہرا تھا اُسنے عورتون کو اپنے سامنے بلایا پس خولہ بنت الازور سے کسی کو زیادہ اُسنے خوبصورت نہ دیکھا پس کہا اُسنے کہ یہ خاص میرے واسطے ہین اور مین اُنکے واسطے اسمین کوئی کچھ جھگڑا نہ کرے اور اسی طرح قوم ہمراہی اُسکے ہر عورت کی نسبت کہتے تھے کہ میرے لیے ہین پھر پکجا کیا اُن لوگون نے مال لوٹ کو اور ٹھہرے بانتظار دریافت حال بولص اور اُسکے ہمراہیان کی اور عورتونکا حال یہ تھا کہ اسمین بوڑھی عورتین قوم حمیر اور اولاد عمالقہ اور تبابعہ سے تھین اور وہ عورتین گھوڑی کی سواری اور راتون کے چلنے اور در آنے اور مقابلہ کرنے مین اہل عرب پر عادت رکھتی تھین راوی نے بیان کیا ہی کہ یکجا ہوئین عورتین ایک دوسرے کے پاس اور خولہ بنت الازور نے کہا اُن سے کہ اے بیٹیان حمیر اور باقی نام و نشان تبع کی آیا راضی ہو تم اس امر مین کہ غالب ہو جاوین تم پر گران روم کے اور ہو تم خدمت کنندہ اہل شرک کی پس کہان گئی اور کیا ہوئی وہ شجاعت اور دانشمندی تمھاری جسکا چرچا اور مذکور مجالس عرب مین ہوتا تھا اور مین تمکو اس امر مین کنارہ کش دیکھتی ہون اور مین تمھارا سب کا مارا جانا آسان دیکھتی ہون اس حد متگذاری اہل روم سے پس عفیرہ بنت عفار الحمیریہ نے کہا کہ اے بنت الازور قسم ہی خدا کی کہ شجاعت اور عقل اور معاملات لڑائی اور سوار کاری مین تو ہم ایسے ہین جیسا کہ تم نے بیان کیا لیکن کیا کلام اور کیا حیلہ وہ شخص کر سکتا ہی جسکے پاس گھوڑا نیزہ کچھ بھی نہو اور دشمنون نے ہمکو ناگاہ گرفتار کر لیا ہی اور کوئی سامان ہمارے پاس نہین ہی اور ہم مثل بکریون بھاگنے والی کے ہین پس خولہ بنت الازور نے کہا کہ اے بیٹیان تبابعہ کی خیمون کی چوبین تو ہین کہ اُنکو لیکر ہم سب ان ناکسون پر حملہ کرین اور شاید اللہ تعالیٰ ہمکو مدد دیوے اور ہم غالب کرین

یا یہ کہ ہم سب مارڈالے جاوین پس راحت پاوینگے اس شرم وعار سے پس عفیرہ بنت عفار نے کہا کہ قسم ہی خدا کی جو تمنے بات کہی اس سے بہتر کوئی بات نہین ہو پس لیا ہر ایک عورت نے ایک ایک چوب خیمے کی اور ایکبارگی شور کرکے رومیون کے مقابلہ کو نکلین اور خولہ بنت الازور سب عورتون کے آگے تھین اور ایک چوب خیمے کی اُنکی کاندھے پر تھی اور اُنکے پیچھے عفیرہ بنت عفار اور ام بان بنت عتبہ اور سلمہ بنت النعمان ابن المقرا اور انھین سی عورتین تھین پس خولہ نے انسے کہا کہ سب یکجا ہوکر لڑو اور کوئی ایک دوسرے سے جُدا نہو کہ معرض ہلاکت اور پریشانی مین پڑو اور نیزون اور تلوارون سے شکست اُٹھاؤ پس قدم بڑھایا خولہ نے اور ایک شخص رومی کے سر پر چوب ماری کہ وہ بیہوش ہوکر گر پڑا اور مرگیا پس رومی متوجہ بہ تحقیق حال ہوئے پس دفعۃً اُنھون نے عورتون کو آتے ہوئے دیکھا اور چوبین انکے ہاتھون مین تھین یہ دیکھکر بطرس نے چلاکر کہا کہ سختی ہو تمپر اے عورتو یہ کیا معاملہ ہی پس عفیرہ بنت عفار نے کہا کہ یہ کام ہمارا اسواسطے ہی کہ ہم اپنے کو عار عرب سے بچادین اور تمکو آج کے دن ان چوبون سے ماریگے تا اینکہ دھس جاوینگے بھیجے تمھارے نیچے کو اور منقطع ہوجاوینگی عمرین تمھاری پس ہنسے لگا بطرس یہ کلام سُنکر اور اپنی قوم سے چلاکر کہا کہ سختی ہو تمپر متفرق کردو عورتون کو اور تلوارون سے نہ مارو اور پکڑلو اُنکو اور جو کوئی تم مین سے خولہ کو پکڑے کوئی امر بد اُنکی نسبت نہ کرے **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ قوم نے ہر طرف سے عورتون کو گھیر لیا اور قصد پہونچنے کا اُن تک کیا لیکن کوئی سبیل پہونچنے کی نہ پائی اور جو شخص قریب اُنکے جاتا تھا اُسکے گھوڑے کے وہ ہاتھ پیر توڑ ڈالتی تھین اور جب وہ شخص گھوڑے سے گرتا تھا دوڑکر چوب سے اُسکو مار ڈالتی تھین **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ عورتون نے تیتس سواران رومی کو مار ڈالا پس جب بطرس نے یہ حال دیکھا خشمناک ہوکر گھوڑے سے اُترا اور اُسکے ساتھی بھی گھوڑون سے اُترپڑے اور حملہ کیا عورتون پر ساتھ قنطاریات اور تلوارون کے اور عورتین ایک دوسرے کے پاس دوڑتی تھین اور کہتی تھین کہ اختیار کرو تم موت کو مثل بڑے اور بزرگ لوگون کے اور نہ مرو تم مثل ناکسون کے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ بطرس نے ظاہر کیا شجاعت اور ریخ اپنا بوقت دیکھنے ایسے کام عورتون کے اور دیکھا اُسنے خولہ بنت الازور کو کہ وہ مثل شیر کے ڈکارتی تھین اور اشعار بہادری کے پڑھتی تھین پس بطرس نے اُنکے قریب جاکر کہا کہ اے عربیہ باور ہو تم اپنے کامون سے کہ مین تمھاری تعظیم کرتا ہون اور تمھاری نسبت وہ امر دل مین رکھتا ہون جس سے تم خوش ہوگی کیا تم نہین راضی ہوگی اس امر پر کہ مین تمھارا مالک ہون کہ مین وہ ہون کہ سب نصرانی عورتین میری خواہش رکھتی ہین اور میری ملک مین زمین اور جگہ اور جانور اور مال بہت ہین اور ہرقل بادشاہ کے نزدیک میرا بڑا مرتبہ ہی سو یہ سب تمھارے لیے ہی پس تم اپنے تئین اپنے ہاتھ سے ہلاک نہ کرو خولہ بنت الازور نے کہا کہ اے بیٹے کافر ناکس بدکارہ کے قسم ہی خدا کی کہ اگر ظفر اور غلبہ پاؤنگی مین تجھپر تو تیرے سر کے بھیجے کو اس چوب سے توڑونگی قسم ہی خدا کی کہ ہرگاہ مین اس امر پر راضی نہین ہون کہ تجکو اپنی بکریون اور اونٹون کا چرواہہ بناؤن پس کیونکر ہوسکتا ہی تو ہمارا مثل اور کفو ہو **راوی** نے کہا ہی کہ غصے مین آیا بطرس خولہ بنت الازور کی گفتگو سے اور برانگیختہ کیا اُسنے اپنی قوم کو ساتھ لڑانے کے اور اُسے کہا کہ اس سے زیادہ تمام ملک شام اور گروہ عرب مین کون سی بات شرم کی ہوگی کہ عورتین تمپر غالب

ہوگئین پس درد تم مسیح اور ہر قتل کے غضب سے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی جنبش مین آئے وہ لوگ بطرس کے کلام سے
اور ایکبارگی حملہ سخت کیا اور صبر کیا عورتون نے اُنکے مقابلے مین اور وہ اُسی حالت مین تھین کہ دفعتہً قریب پہونچے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیون کے اور دیکھا اُنھون نے اُڑتے ہوئے گرد اور چمک تلوارونکی پس اپنے ساتھیون سے کہا
کہ کون شخص تم مین سے اس معاملے کی خبر مجکو دیگا پس رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہا کہ مین خبر لاؤنگا یہ کہکر رافع بن عمیرۃ الطائی
روانہ ہوئے اور اپنے گھوڑے کی باگ کو چھوڑ دیا یہانتک کہ قریب عورتون کے پہونچے اور دیکھا کہ وہ لڑ رہی ہین پس پھیرے
رافع اور بیان کیا خالد بن الولید سے جو دیکھا تھا پس خالد بن الولید نے کہا کہ بڑے تعجب کا یہ معاملہ ہی بہ تحقیق یہ عورتین اولاد عمالقہ
اور اولاد تبابعہ سے ہین اور بعض اُنمین سے ترجمہ بن الاقرن اور تبع بن ابی کرب وذی رعین وعبد الکلال المعظم اور
تبع بن حسان بیٹی اُس تبع کی ہین جنھون نے قتل ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر رسول اللہ کا کیا تھا
اور گواہی اُنکی نبوت کی دی تھی اور اشعار نعت کے تصنیف کیے تھے اور جانو تم اے رافع کہ ان عورتون کی لڑائی بہت جگہ
مشہور ہی سو اگر اُنھون نے ایسا ہی کیا ہی جیسا کہ تم بیان کرتے ہو پس بڑائی حاصل کی اُنھون نے تمام لوگون اور عرب کی
لڑکیون پر ہمیشہ کے واسطے اور دور کر دیا عورات عرب سے بدنامی کو راوی نے **بیان** کیا ہی کہ یہ حال عورات کا سُنکر
مسلمان بہت خوش ہوئے اور اُٹھ کھڑے ہوئے قرار بن الازور اور پھینکدیا اُنھون نے اپنے پرانے کپڑونکو اور لے لیا نیز
کو اور سوار ہو کر ڈھیلی کر دی باگ گھوڑے کی بقصد مدد دہی عورتون کے پس خالد بن الولید نے کہا کہ جلدی نہ کرو ای ضرار جانے مین
اسواسطے کہ جو شخص درنگ کرتا ہی اپنے کام مین پہونچ جاتا ہی اپنے مطلب کو اور خوشی حاصل ہوتی ہی اُسکو اور جلدی کرنیوالیکا
کام نہین بنتا ہی اور نہین رستگاری پاتا ہی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ ای سردار نہین صبر ہو سکتا ہی مجھسے اپنی بہن کی مدد دہی
مین پس خالد بن الولید نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کشود کار قریب ہی پھر مرتب کیا خالد بن الولید نے اپنے ساتھیونکو
اور نزدیک ملا دیا سب گھوڑون کے سرون کو اور بلند کیا نشانون کو اور آئے قلب فوج مین اور کہا کہ ای گروہ مسلمانان
جسوقت پہونچ جاؤ تم رومیون تک پس متفرق ہو کر گھیر لو اُنکو پس شاید اللہ تعالیٰ ہماری عورات کو رہائی بخشے اور ہمارے لڑکونپر
رحم کرے پس سبھون نے کہا کہ ہمکو تمھارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہی پس اسی حالت مین کہ رومی عورتون سے لڑ رہے تھے کہ قریب
پہونچے اُنکے لشکر اور نشان مسلمانون کے پس چلا کر کہا خولہ بنت الازور نے کہ ای اولاد تبابعہ کی بہ تحقیق آئی تمھارے لیے
کشود کار پروردگار بزرگ اور مہربان سے اور خوشی دی اسنے تمھارے دلونکو راوی نے **بیان** کیا ہی کہ جب بطرس نے
مسلمانون کے لشکر کو اسطرح دیکھا کہ نیزے اور تلوارین اُنکی مثل برق کے چمک رہی ہین پس دھڑکنے لگا دل اُسکا اور
کانپنے لگے ہاتھ پیر اُسکے اور رومی آپسمین ایک دوسرے کو دیکھنے لگے پس بطرس نے کہا کہ ای گروہ عورتون کے بہ تحقیق میرے
دل مین تمھاری نسبت مہربانی اور شفقت آگئی ہی اسوجہ سے کہ ہملوگ بھی مان بہن بیٹی پھوپھی رکھتے ہین اور مین چھوڑ دیتا ہون
تمکو صلیب کے صدقے مین پس جب تمھارے مرد آجاوین تم اُنکو اس حال سے آگاہ کر دینا پھر بھاگ پھیر کر اُن سے ارادہ بھاگنے کا

کیا تھا کہ دفعتہً دیکھا اُسنے دو سوارون کو قلب لشکر مسلمان سے نکلے ایک اُنمین زرہ وغیرہ پہنے تھے اور دوسرے ننگے بدن عربی گھوڑے پر
جسپر زین وغیرہ نہ تھی سوار تھے اور اُنکے ہاتھ مین نیزہ تھا اور دونون سوار باگین چھوڑے ہوئے مثل شیر کے آتے ہین ایک اُنمین سے
خالد بن الولید تھے اور دوسرے ضرار بن الازور پس جب خولہ نے ضرار کو دیکھا کہا کہ ای بھائی کہان چلے تم اور تحقیق اللہ تعالی نے
کفایت کیا ہمکو اور بے پروا کر دیا تمھاری مدد دہی سے پس چلا کر کہا بطرس نے خولہ سے کہ جاؤ تم اپنے بھائی کے پاس کہ مین نے
دے ڈالا تمھارے تئین اُنکو اگرچہ تمھاری جدائی کو مین دوست نہین رکھتا ہون یہ کہکر وہ بھاگا پس خولہ نے اُسکا پیچھا کیا اور کہا کہ یہ امر
خصائل عرب سے نہین ہی کہ تو ہمسے تقرب اور شفقت ظاہر کرے اور ہم تجھسے دوری اور جفا چاہین پس تو اپنی خواہش طبیعت کا پابند رہ یہ
کہکر خولہ اُسکے سامنے ہوئین پس کہا اُسنے کہ چھپاؤ تم اپنی صورت کو مجھسے کہ تحقیق جاتی رہی محبت تمھاری میرے دل سے پس خولہ نے کہا کہ
ضرور ہی مجکو تیرا ساتھ دینا ہر حال مین پھر جلدی کی خولہ نے بجانب بطرس کے اور ضرار بن الازور اور خالد بن الولید اور لشکر نے بھی قصد
اُسکا کیا پس بطرس نے ضرار کو دیکھکر شور کیا اور کہا کہ ای عربی اپنی سہن کو لیلو مبارک ہون تمکو کہ وہ ہدیہ اور تحفہ ہین میری طرف سے تمکو پس
ضرار نے کہا کہ قبول کیا مین نے تیرے ہدیے کو اور اُسکا بدلا تو میرے پاس کچھ نہین ہی مگر نوک نیزہ کی پس تو اُسکو بطور بدلیکے مجھسے پھر
حملہ کیا ضرار نے اُسپر اور وہ پڑھتے تھے اس آیت کو واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا اور دوہا پھر نیزہ مارا ضرار نے اُسکے دلپر اور
پہونچگئین خولہ بنت الازور اُس تک اور مارا چوب کو اُسکے گھوڑے کے پیرون مین پس جھکا گھوڑا اور چاہا دشمن خدا نے کہ گر پڑے
زمین پر پس دوڑے ضرار قبل گرنے اُسکے زمین پر اور نیزہ مارا اُسکے چوتڑ مین کہ دوسری طرف پار ہوکر نکلا اور وہ اندھا ہوکر
گر کر مگیا پس چلا کر تعریف کی خالد بن الولید نے اور کہا کہ وہ ضرب ہی کہ نہین زیا نکار ہوتا ہی مارنیوالا اُسکا اور حملہ کیا مسلمانون نے
رومیون پر پس نہ تھا وہ حملہ مگر مثل ایک گرداوے کے یہانتک کہ تین ہزار رومی مارے گئے حامد بن عون الربعی بیان
کیا ہی کہ بہ تحقیق شمار کیا تھا مین نے کہ ضرار بن الازور نے اُس لڑائی مین تیس رومیونکو مار ڈالا اور خولہ بنت الازور نے بہتونکو
چوب خیمے سے مار ڈالا اور دیکھا تھا مین نے عفیرہ بنت عفار الحمیریہ کہ وہ ایسی سخت لڑائی لڑتی تھین کہ نہین دیکھا تھا مین نے مثل اُس لڑائی
کے اور بھاگ نکلے رومی اور مسلمانون نے برابر تا دمشق اُنکا پیچھا کیا مگر نہ نکلا کوئی شخص اُنمین کا دمشق سے بلکہ بڑھگیا خوف
اور رنج اور ڈر اُنکا اور پلٹ آئے مسلمان اور یکجا کیا اُنھون نے مال غنیمت اور گھوڑے اور ہتھیارونکو اور کہا خالد بن الولید نے
مسلمانون سے کہ چلو تم ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف تاکہ وہ دان مع فوج کے اُنکے پاس آنے پاوے اور لٹکا لیا ضرار بن الازور نے
سر بطرس کا اپنے نیزے کی نوک پر اور روانہ ہوئے مسلمان تا اینکہ پہونچ گئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بمقام برج راہط کے اور وہ
ٹھہرے تھے یہانتک کہ آئے مسلمان اُنکے قریب اور آواز ین تکبیر کی بلند کین اور ایک نے ایک سے سلام علیک کی اور دیکھا اُنھون نے
عورتون کو پس خوش ہوئے اُنکے دیکھنے سے اور اُنکے کامون سے اور بشارت حاصل کی ساتھ مدد الٰہی کے اور یقین ہوا اُنکو بملک شام
کا اُنھین کے لیے ہی پھر سامنے بُلایا خالد بن الولید نے بولص کو اور سلام عرض کیا اسپر اور اُسنے انکار کیا پس خالد بن الولید نے
اُس سے کہا کہ اسلام اختیار کر تو ورنہ تیرے ساتھ بھی مین وہی کرونگا جو تیرے بھائی کے ساتھ کیا ہی اُسنے پوچھا کہ تمنے میرے بھائی کے ساتھ

کیا کیا خالد بن الولید نے کہا کہ مار ڈالا مین نے اُسکو اور یہ سر اُسکا میرے پاس موجود ہی اور سر منگوا کر اُسکے سامنے ڈال دیا
پس بعض کو دیکھکر رونے لگا اور کہا کہ بھائی کے پیچھے کچھ لطف زندگی کا نہین ہی پس مجکو بھی اسمین للہ دو پس مسیب بن نجبۃ الفزاری
نے اُسکی گردن ماری پھر روانہ ہوئے مسلمان واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب خالد بن الولید نے خطوط بجانب
شرحبیل بن حسنہ و معاذ بن جبل و یزید بن ابی سفیان و عمرو بن العاص کے روانہ کیے اور سبھون نے خطوط کو پڑھا بعجلت وہ
سب مع لشکر ہمراہی اپنے کے واسطے اعانت مسلمانون کے بجانب اجنادین روانہ ہوئے سفینہ غلام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا ہی کہ مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا اور پہونچے ہم سب کے سب بمقام اجنادین
ساتھ ہی ایک ہی وقت مین اور یہ معاملہ جمادی الاول سنہ ۱۳ ہجری مین واقع ہوا اور مسلمانون نے اکٹھے مین سلام علیک
کی اور دیکھا ہمنے لشکر رومیون کو بے گنتی کا پس جب ہم دکھائی دیے اُنکو ظاہر کیا اُنھون نے لباس اور شعار اپنے اور
صف بندی کی اُنھون نے اپنے لشکر کی اور پھیل گئی وہ ہمارے واسطے زمین اجنادین مین اور تھین صفین اُنکی نوے ہزار
اور ہر صف مین ایکلاکھ آدمی تھے ضحاک بن عروہ نے روایت کی ہی قسم ہی خدا کی کہ مین عراق کے ملک مین گیا تھا
اور لشکر کسریٰ اور فوج جرامقہ کو دیکھا تھا لیکن رومیون کے لشکر اور اُنکی تعداد اور ہتھیارون سے بڑھکر وہان نہین دیکھا تھا
پس اُترے ہملوگ انکے مقابلے مین پس جب دوسرا دن ہوا قصد مقابلے کا کیا اُنھون نے ہمسے پس جب دیکھا ہمنے کہ وہ
سوار ہوئے ہین ہوشیار ہوی ہم اور خالد بن الولید سوار ہوئے اور وہ ہماری صفون کے بیچ مین آتے تھے اور کہتے تھے
کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ اس سے بڑھکر لشکر تم نہ دیکھوگے پس اگر اللہ تعالیٰ نے اس لشکر کو تمھارے ہاتھون سے بھگا دیا
پھر کوئی انکی جگہ پر اکر تم سے نہ لڑیگا پس رغبت کرو تم جہاد مین اور مدد دو دین کو اور ڈرو پیٹھ پھیرنے سے کہ پیٹھ پھیرنا موجب
دخول آگ کا ہوتا ہی اور کاندھون سے کاندھے ملا لو اور جنبش دو تم تلوارون کو اور نہ حملہ کرو تم جبتک کہ مین حکم نہ دون
اور ہوشیار ہو اور ہمتین اپنی آگے کو متعلق رکھو واقدی نے بیان کیا ہی کہ جب وردان نے دیکھا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بارادہ جنگ جمع ہوئے ہین تب یکجا کیا اُسنے بطارقہ اور ملوک کو اور کہا اُسنے اُنسے کہ ای بنی الاصفر جان لو تم اس
بات کو ہرقل بادشاہ کو تم پر ناز ہی اور اُسنے یہ بوجھ تمھارے اوپر رکھدیا ہی اور تمسے اعانت چاہی ہی پس اگر شکست اُٹھائی تمنے
اس لڑائی مین تو پھر کوئی تمھاری جگہ اسنے کبھی لڑنے کو نہ آویگا اور مالک ہو جاوینگے وہ تمھارے شہرون کے اور
مار ڈالینگے تمھارے مردون کو اور پکڑ لینگے تمھاری عورتون کو پس چاہیے کہ صبر کرو تم لڑائی مین اور یکبارگی سب کے سب حملہ کرو
اور متفرق نہو اور جان لو تم اس امر کو کہ تم مین تین آدمی اُنکے ایک آدمی کے مقابلے مین ہین اور اعانت طلب کرو تم صلیب سے کہ
وہ تمکو مدد دیگی راوی نے بیان کیا ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مسلمانونکی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اُنسے کہ تم مین وہ
کون شخص ہی جو نگاہ کرے ہمارے واسطے دشمنون کو اور آزمائش کرے اُنکی تعداد کی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ یہ کام مین کرونگا
خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ یہ کام تمھین سے ہوگا ولیکن اے ضرار سوقت تمھارا سامنا ہو جاوے دشمن سے احتیاط کرو تم اس امر سے

کہ قریب مین آجاؤ تم اپنے نفس کے غرور پر اور جرأت زیادہ طاقت کرو کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہین کیا ہی اور فرمایا ہی وہ تلقو
بایدیکم الی التہلکۃ پس سوار ہوئے ضرار اور چھوڑدی باگ گھوڑے کی تا اینکہ پہونچے وہ قریب لشکر رومیون کے پس
دیکھا ساز و سامان اُنکا اور خیمے اُنکے اور جھنڈے خودون اور طوارق اور نشانون کی مثل پہاڑ کے چڑیون کے اور دربان
اسوقت بجانب لشکر مسلمانون اور اُنکے طریقون کے دیکھ رہا تھا کہ دفعتہً اُسنے ضرار بن الازور کو دیکھا پس کہا اُسنے اپنے
سرداردن سے کہ مین ایک سوار کو دیکھتا ہون کہ وہ آتا ہی اور وہ بیشک سوار قوم کا ہی پس کون تم مین ہی اسکو میری پاس لاویگا
پس نکلے رومیون سے تیس سوار بطلب ضرار بن الازور کے پس جب ضرار بن الازور نے اُنکو دیکھا تو اُنکے سامنے سے
پیٹھ پھیری اور پیچھا کیا ان لوگون نے اور سمجھے وہ کہ ضرار بن الازور بھاگے جاتے ہین اور مطلب ضرار کا یہ تھا کہ اُنکے ساتھیون سے
دور اور فاصلے پر دوڑین پس جب دور لے گئے اُنکو موڑ اُٹھایا اپنے گھوڑے کا انکی طرف اور راست کیا نیزے کو بجانب اُنکے پس ایک سوار کو
اُنمین سے نیزہ مار کر گرا دیا اور دوسرے پر ارادہ کیا اور حملہ کیا اُسپر مثل حملہ شیر نر کے اور ڈالا اُنکو اور بھاگا رعب ضرار بن الازور
اُنکے دلون مین اور بھاگ نکلے وہ اور پیچھا کیا اور مار ڈالا ضرار نے اس تعاقب مین ایک سوار کو دوسرے کے بعد یہانتک
کہ مارا انیس سوارون کو پس جب وہ قریب لشکر روم کے پہونچے تب پھرے وہان سے اور آگر خالد بن الولید کو حقیقت حال سے مطلع
کیا پس خالد بن الولید نے کہا کہ آیا نہین کہا تھا مین نے تمسے کہ نہ جرأت کرنا اپنے نفس کی فریب ہی پر اور نہ حملہ کرنا اپنے ضرار بن الازور
نے کہا کہ اُن لوگون نے مجھسے مقابلہ کیا اور مین نے اس امر کا خوف کیا کہ اللہ تعالیٰ مجھکو بھلا گئے اور شکست اُٹھاتے نہ دیکھے
پس کوشش کی مین نے ساتھ نیت خالص کے اور لامحالہ اللہ تعالیٰ نے مدد دی اور غالب کیا مجکو اُنپر اور قسم ہی خدا کی
کہ اگر مجکو تمھاری ملامت کرنے کا ڈر نہوتا تو مین نہ پھرتا جبتک کل لشکر پر حملہ نہ کر لیتا اور جان لو تم اے سردار کہ یہ لشکر
سب ہمارے واسطے مال غنیمت ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ مرتب کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کو میمنہ اور
میسرہ اور قلب اور دو بازو پر پس میمنہ مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور میسرہ مین سعید بن عامر اور دائین بازو پر
نعمان بن مقرن اور بائین بازو پر شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور ساقہ مین یزید بن ابی سفیان کو ساتھ
چار ہزار سواردن کے گروہ اولاد اور عورتون کے مقرر کیا پس متوجہ ہوئے خالد بن الولید طرف عورتون کے اور نام اُنکے تھے
عفیرہ بنت غفار اور ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ اور انھین دونون مین اُنکا نکاح ہوا تھا اور رنگ مہندی کا اُنکے ہاتھون مین تھا
اور خوشبوی عطر کی اُنکے سر مین تھی اور خولہ بنت الازور اخت ضرار اور مزرو بنت عطوق اور سلمی بنت زاجر بن عروہ
اور لیسا بنت سوار اور سلمی بنت النعمان اور اُنکے سوا اور عورتین جنکی شجاعت اور بہشت قدیمی لڑنے والون مین مشہور تھی
پس خالد بن الولید نے اُنسے کہا کہ اے اولاد تابعہ بنیہ غالقہ اور سرداران اکاسرہ کی تمنے وہ کام کیے ہین جس سے خدا اور
مسلمانون کو راضی کیا اور اسکی وجہ سے ذکر بزرگ تمھارا باقی ہی اور یہ دروازے بہشت کے تمھارے واسطے کھولے گئے
ہین اور آگ روزخ کی روشن کی گئی ہی تمھارے دشمنون کے لیے اور جان لو تم اس امر کو کہ بتحقیق مجکو خبر عتاق ہی پس اگر حملہ کرے

کوئی گروہ رومیون کا تیر تو لڑو تم اُس سے اور اگر دیکھو تم کسی مسلمان کو بھاگتے ہوے پس لو تم اُسکے واسطے چوب خیمہ کی اور دکھاؤ
اُسکو اُسکی اولاد کو اور کہو اُس سے کہ لڑنے بالے چھوڑ کر کہان جاتے ہو کہ اس صورت مین تم آمادہ کروگے مسلمانونکو واسطے
لڑائی کے پس عفیرہ بن عفار نے کہا کہ ای سردار قسم ہے خدا کی ہماری خوشی تو یہ ہے کہ اگر تم ہمکو اپنے لشکر کے آگے کرو تو ہم تلوارین
مارین رومیون کے مُنھ مین اور لڑین اُنسے یہانتک کہ نہ باقی رہے ہم مین سے کوئی شخص اور خولہ بنت الازور نے
کہا کہ ای امیر قسم ہے خدا کی کہ نہین پرواہ ہے ہمکو کسی بھیڑ اور سختی کی پس دعاے خیر دی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
اُنکو اور پھیرے وہ صفوف مسلمانون کی طرف اور گھومتے تھے اُنکے بیچ مین اپنے گھوڑے پر اور ترغیب لڑائی کی لوگون کو
دیتے تھے اور آواز بلند سے کہتے تھے کہ ای گروہ مسلمانون کے مدد دو تم اللہ کو مدد دے گا وہ تمکو اور لڑو تم اللہ کی
راہ مین کفار سے اور قید کرو اپنی جانون کو اللہ کی راہ مین اور صبر کرو دشمنون کی لڑائی مین اور لڑو اپنے حرم اور
اولاد کی حفاظت اور دین کے واسطے اور نہین ہے تمھارے لیے کوئی پناہ کی جگہ کہ رجوع کروگے تم اُسکی طرف اور
نہ کوئی چھپنے کی جگہ کہ چھپ رہوگے اُسمین پس ملا لو تم شانون کو اور آگے کرو تلوارون کو اور نہ حملہ کرو جبتک کہ مین حکم حملے
نہ دون اور تیرون کو یکجا چلاؤ واسطے سے کہ جسوقت نکلین وہ کمانون سے تو یہ معلوم ہو کہ گویا ایک ہی کمان کے تیر ہین
کسواسطے کہ جسوقت ملے ہوئے نکلینگے تیر مثل ٹیڑیون کے تو بے شبہہ کوئی تیر اُن مین کا کارگر ہوگا واصبروا وصابروا والطفوا
واتقوا اللہ لعلکم تفلحون اور جان لو تم اس بات کو نہ ملاقی ہوگے تم کسی دشمن سے مثل حمایت کنندگان اور دلیران اور
بادشاہان اس گروہ کے راوی نے بیان کیا ہے کہ خوش ہوئے مسلمان خالد بن الولید کی باتون سے پھر بخوشی آمادہ
ہوگئے واسطے لڑائی کے اور نکال لیا تلوارون کو اور کھینچ لیا کمانون کو اور چڑھایا تیرون کو اُنپر اور خالد بن الولید قلب
فوج مین ٹھہرے مع عمرو بن العاص اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور قیس بن ہبیرۃ المرادی اور
رافع بن عمیرۃ الطائی اور میسّب بن نجبۃ الفزاری اور ذو الکلاع اور ربیعہ بن عامر اور مثل ان لوگون کے پھر چلے بجانب
دشمن کے آہستگی اور آرام کے ساتھ پس جب دیکھا وردان نے بجانب لشکر مسلمانان اور اُنکی آمادگی اور چلنے کو وہ
بھی مع لشکر کے آمادہ ہو کر چلا اور اسکے لشکر نے طول و عرض مین کثرت جوانمردون سے زمین کو بھر لیا تھا اور پوری
ہوئین جماعتین اور ایک نے دوسرے کی طرف رجوع کیا اور ظاہر کیا دشمنان خدا نے اپنے لشکر مین صلیبان
اور نشانون کو اور بلند کیا آواز کو ساتھ کلمۂ کفر کے پس جب قریب ہوئین دونون جماعتین نکلا صفوف رومیہ سے
ایک شخص بوڑھا سیاہ لباس پہنے ہوئے اور گبر لوگ اُسکے آگے تھے پس جب وہ نزدیک مسلمانون کے آیا عربی زبان مین اُسنے
پکار کر کہا کہ کون تم مین سے سردار ہے جو گفتگو کرے مجھسے اور آوے میری طرف کو پس نکلے اُسکی طرف خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ اور پوچھا اُس دانشمند ترسایان نے کہ آیا تم سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان مسلمان لوگ ایسا ہی سمجھتے
ہین اُسوقت تک کہ مین طاعت خدا اور طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قائم ہون اور اگر اُسمین مجھسے کچھ تغیر اور تبدل

واقع ہو جاوے کو میری سرداری اپر باقی رہیگی پس اُسنے کہا کہ اسی وجہ سے تم ہمپر غالب ہو گئے اور اگر تم کچھ تغیر اور تبدل اپنے طریقے مین کرتے تو ہرگز ہمپر غالب نہوتے پھر اُسنے کہا کہ تم آگئے اور داخل ہوئے اُن شہرون مین جنکی نسبت کسی بادشاہ نے جرأت آنے اور داخل ہونے کی نہین کی اور اہل فارس اور جرامقہ اُن شہرون مین آئے اور پشیمان ہو کر پھر گئے تھے اور اپنی مراد کو نہ پہونچے اور اب تم ہمپر غالب ہو گئے ہو اور حال یہ ہی کہ غلبہ ہمیشہ نہین رہتا ہی اور ہمارے سردار وردان نے بنظر شفقت کے تمھارے حال پر مجکو تمھارے پاس بھیجا اور اُسنے کہا ہی کہ مین ہر ایک کو تمھارے لشکر سے ایک ایک کپڑا اور عمامہ اور دینار اور تمکو ایک سو دینار اور دس کپڑے اور تمھارے خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایکہزار دینار اور سو کپڑے دونگا اس شرط سے کہ مع لشکر اپنے پلٹ جاؤ کیواسطے کہ ہماری تعداد مثل چیونٹیون کے ہی اور تم یہ نہ سمجھو کہ یہ گروہ مثل ان اشخاص کے ہے جنسے تم ملاقی ہوئے اور لڑچکے ہو اسواسطے کہ بادشاہ نے نہین بھیجا ہی اس لشکر مین مگر بڑے بڑے سرہنگان جنگ آزمودہ اور پیشوائے ترسایان کو پس خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ پھرینگے اور پلٹ جاوینگے ہم تمسے مگر بسبب ایک کی تین باتون کے جو داخل ہون تم ہمارے دین مین اور کہو تم جو ہم کہتے ہین یا ادا کرو جزیہ یا لڑو ہم سے اور جو تعداد اپنی مثل چیونٹیون کے بیان کرتے ہو پس بتحقیق اللہ تعالی نے ہمسے وعدہ مذہبی کا فرمایا ہی بزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اس مضمون کو اپنی کتاب مین بیان کیا ہی اور جو تم ہمکو طمع کپڑون اور دینار کی دیتے ہو پس عنقریب دیکھوگے تم اپنے کپڑون اور اپنی نعمتون کو ہمارے پاس اور اپنے شہرونکو ہمارے ملک مین پس راہب نے کہا کہ مین اس تمھاری گفتگو سے اپنے سردار کو مطلع کرونگا پھر پلٹ گیا وہ اور جو کچھ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جواب مین کہا تھا وردان سے بیان کیا پس وردان نے کہا کہ وہ ہمکو مثل ان لوگون کے سمجھتے ہین جنسے کل مقابلہ ہوا ہی اور اونکو ہملوگون مین اُمید اور طمع لاحق ہوئی ہی اس سبب سے کہ ہمنے کی کی اُنکی لڑائی مین اور بادشاہ نے دلیران قوم اراجیہ اور اروحانیہ اور ہر قلیہ اور کفار بطارقہ کو اُنکے مقابلے کے واسطے بھیجا ہی پس نہین ہی ہمارے اُنکے بیچ مین مگر ایک گرداوا کہ اُس گرداوے مین ہم اُنکو مٹی مین بیہوش ڈالدینگے پھر مرتب کیا وردان نے اپنے لشکر کو اور آمادۂ جنگ ہو کر چلا اور آگے کیا اُسنے پیدل فوج کو صف باندھے ہوئے اور اُنکے ہاتھون مین کمانین اور چھوٹے نیزے پس یہ کیفیت دیکھکر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے پکارا اور کہا کہ ای مسلمانو بتحقیق بہشت آراستہ کی گئی ہی اور دروازہ آگ کا بند کر لیا گیا ہی اور ملائکہ قریب ہوئے ہین اور حورون نے آراستگی اور زینت اختیار کی ہی پس بشارت ہو تمکو دائمی زندگانی کی ساتھ پھر پڑھا اُنھون نے یہ آیت ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ آخر تک برکت دیوی اللہ تعالی تم مین حملہ کرو پس خالد بن الولید نے کہا ٹھہرو اور توقف کرو ای معاذ تا اینکہ وصیت کرون مین لوگون کو پس مرتب کین خالد بن الولید نے صفین اُنکی اور کہا کہ ملا لو تم مونڈھون سے اور جان لو تم اس امر کو کہ یہ گروہ تمھارے دو چند ہین اور بڑھے تم لڑائی کو اُنسے تا وقت عصر کے کہ بتحقیق وہ ایسی ساعت ہی کہ اسمین تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح اور غلبہ حاصل ہوا ہی اُنکے دشمنون پر اور احتیاط رکھو اس امر کی کہ پیٹھ پھیرو دشمن کے مقابلے سے کیونکہ اللہ تعالی دیکھتا ہی تمکو لڑو تم ساتھ برکت

اور مدد اللہ تعالیٰ کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب قریب ہوئین دونون جماعتین چلایا قوم ارمن نے تیر و نکو ایک ساتھ
پس مار ڈالا انھون نے لوگون کو اور زخمی کیا بہتون کو اور خالد بن الولید نے منع کیا لوگون کو حملہ کرنے سے پس ضرار بن الازور نے
کہا کہ کوئی سبب ہمارے ٹھہرجانیکا نہین ہی کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہی ہمکو اور سامنی ہوا ہی ہمسے اور گمان کرینگے دشمن خدا اس امر کی نسبت
کہا کہ کوئی سبب ہمارے ٹھہرجانیکا نہین ہی کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہی ہمکو اور سامنی ہوا ہی ہمسے اور گمان کرینگے دشمن خدا اس امر کی نسبت
ہماری کہ ڈر گئی ہم اور بے صبری اختیار کی ہمنے پس حکم دو حملے کا یا نکلین ہم مین سے کچھ لوگ تاکہ دوڑین اور ڈول دین ہم لڑائی کو وقت
حملے تک پس امید وقت حملہ کرینگے ہم سب تمھارے حملے کے ساتھ خالد بن الولید نے کہا کہ اس کلام کیواسطے حاصل نہین ہی فائدہ تمھارے
کہا قسم ہی خدا کی کہ کوئی چیز اس سے زیادہ میری دل کی مرغوب نہین ہی پھر نکلے ضرار بن الازور اور ہمنا انھون نے زرہ بکتر اور بدن
کو اور ڈال لیا ہی ہر ایک نے زرہ اپنے چہرے پر اور اپنے گھوڑے پر اور اس دن اس گھوڑے پر ایک عرق گیر تھا ہاتھی کے چمڑے کا تھا اور وہ بہت
بڑا تھا اور چمکیلا تھا اور چھپایا تھا ضرار نے اپنے تئین بیچ لباس رومی کے پھر چھوڑ دیا اور ڈھیلی کر دی باگ اپنے گھوڑے کی اور راست
کر لیا اپنے نیزے کو اور حملہ کیا پانچ صف رومیون کے پس چلائے اور پھینکا رومیون نے انکی طرف تیر اور نیزہ لیکن کسی طرح کی ایذا
نہین پہنچی ضرار کو اسلئے اور وہ در آتے اور پھاڑتے تھے انکی صفون کو اور مار ڈالتے تھے جو انکے دائین و بائین پس تھا یہ حملہ مگر مثل ایک
گرداب کے یہانتک کہ مار ڈالا انھون نے بتیس آدمیونکو سوا اور پیدل سو حسان بن عوف نے بیان کیا ہی کہ ہمنے گنا تھا
ضرار بن الازور کے مقتولین کو اور جب وہ مارتے تھے کسی سوار یا پیدل کو تو ہمین اسکا حساب کرلینا تھا یہانتک کہ ہارگئی انکی حملہ
ہمین بتیس آدمی پس پشت کی سواروں نے در انحالیکہ وہ حیرتناک تھے ضرار کے مرکہ آرائی اور لڑائی سے پس ڈالا ہمنے ضرار نے خود کو پس
سے اور زرہ بکتر کو چہرے سے اور کہا کہ ای بنی اصفر ہمین ضرار بن الازور ہون اور کل ہمین تمھارا ساتھی اور یار تھا اور آج تمھارا مخالف
ہون اور ہمین قاتل حمران بن دردان کا ہون اور ہمین بلاہون غلبہ دیا گیا اور مقرر کیا گیا کفار پر ہمین مثانیوالا تمھارا ہون ہر چند کہ
راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا انھون نے یہ کلام ضرار کا پہچان گئے وہ انکو اور فوراً پلٹے بجانب اپنی پشت کے پس ٹھہرے
ضرار نے انھین اور حملہ کیا انکے پیچھے پس اسی حالت مین ہیم آپڑے اوپر بطارقہ اور اراجبہ اور ہر قلیہ اور رزبجہ پس پیچھے پھرے ضرار
بن الازور پس کہا دردان نے کہ یہ بدوی کون شخص ہی اسکے ساتھیون نے کہا یہ وہی شخص ہی جو کبھی نہین تن نیزہ لیکر ظاہر ہوتا ہی اور
کبھی بدون نیزے کے اور کبھی ساتھ تیر کے پس جب دردان نے ذکر ضرار کا سنا سانس لی اوپر کی اسنے اور کہا یہی قاتل میرے
بیٹے کا ہی اور کم کنیوالا میرے کینے کا ہی اور مین تحقیق خواہش اس بات کی رکھتا ہون کہ کون شخص میرا بدلا اس شخص سے لیگا اور جو
مجھسے مانگیگا وہ پاویگا پس قصد کیا بجانب دردان کے ایک مرہنگ آزمودہ جنگ نے قوم اراجبہ سے اور وہ حاکم طبریہ کا تھا
پس کہا اسنے دردان سے کہ مین تمھارا بدلا لونگا پھر ڈھیلی کر دی باگ اپنے گھوڑے کی پس حملہ کیا ضرار پر پس نہین گرداوری دیے ان
دونون نے زیادہ تین گھڑی سے تا اینکہ نیزہ مارا ضرار نے اسکے اور پچھاڑ ڈالا اس ضربت سے اس کافر کی زرہ کو پس گرا وہ بیہوش ہوکر اور
مرگیا پس کہا دردان نے کہ نہ لایا وہ ضرار کو مجھ تک اور اگر لاتا وہ ضرار کو اور مین دیکھ لیتا اسکو اپنی آنکھ سے جب بھی مین تصدیق نکرتا
اور کہیگا نکر طاقت رکھیگا آدمی جن کی لڑائی کی اور نہین مقابل پاتا ہون اسکے واسطے سوائے اپنے پھر اترا وہ اپنے گھوڑے سے

اور پہنا اپنی زرہ کو اور ڈال لیا موتیوں کی زرہ کو اپنے بدن پر اور رکھ لیا سر پر تاج کو بغرض ظاہر کرنے اپنے دبدبے کے
ضرار پر چڑھ سوار ہوا عربی گھوڑے پر اور ارادہ لڑنے کا کیا پس آگے آیا اُسکے بطریق و ریحان قوم ادوصانیہ سے کہ نام اسکا
اصطفان تھا اور وہ حاکم عمان کا تھا پس بوسہ دیا اُسکی رکاب کو اور کہا کہ ای سردار میں تیرا بدلا لونگا اس ناکس سے
اور مار ڈالونگا اسکو یا پکڑ لونگا پس اس صورت میں آیا تو اپنی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کر دیگا پس کہا ضرار نے کہ وہ تیرے
ہی واسطے ہے اور تیرے ہی سامنے ہے پھر اور تو کیا چاہتا ہے اور میں گواہ کرتا ہوں اس امر پر اُن لوگوں کو جو موجود ہیں ملوک
شام اور خاصان بادشاہ سے پس جب اصطفان نے یہ کلام سُنا نکلا وہ بحالت دلیری کے مثل شعلہ آگ کے اور حملہ
کیا ضرار پر اور کہا کہ خرابی ہو تمکو لو تم مجھے وہ چیز جسکے دفع کی تمکو طاقت نہیں ہے پس سمجھے ضرار اُسکے کلام کو جو روی
زبان میں کہا اُسنے غیر اسکے کہ ہوشیار ہو گئے وہ اُس سے اور حملہ کیا اُسپر اور نکالی اصطفان نے ایک صلیب سونے کی
جسمیں چاندی کی زنجیر تھی اور ڈال لی اُسکو اپنے گلے میں اور چومتا تھا اُسکو پس ضرار بن الازور نے دیکھا کہ وہ اُسپر صلیب
سے اعانت چاہتا ہے پس کہا ضرار نے اُس سے کہ اگر تو صلیب سے اعانت چاہتا ہے تو میں اعانت چاہتا ہوں تجھپر ساتھ
نزدیک قبول کرنے والے کے کہ جو اُسکو پکارتا ہے اُسکے نزدیک وہ آجاتا ہے پھر حملہ کیا اُسپر اور دکھایا دونوں نے حملے
میں گھاتیں لڑائی کی یہانتک کہ بیقرار ہو گئے لوگ اُنکی لڑائی سے پس چلا کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ
ای بیٹے ازور کے یہ کیا سستی اور غفلت اور طول دینا لڑائی کا ہے حالانکہ آگ تمہارے دشمن کیواسطے روشن کیگئی ہے
احتیاط کرو تم خوف اور بزدلی سے اسواسطے کہ تم پروردگار کے سامنے ہو پس ہوشیار اور متنبہ ہو گئے ضرار بن الازور
اس کلام کے سُننے سے اور کانپنے لگے گھوڑے کی زین پر اور حملہ کیا اپنے دشمن پر راوی نے بیان کیا ہے کہ شور کیا رومیوں
نے اور شجاعت دلاتے تھے وہ اصطفان کو اور دونوں لڑائی سخت میں تھے یہانتک کہ گرم ہوا آفتاب اور رے لیا اُن دونوں
پسینے نے اور تھک گئے دونوں کے گھوڑے پس اشارہ کر کے کہا اصطفان نے ضرار سے کہ پیدل ہو کر ہم تم لڑیں بنظر مہربانی کے
اپنے گھوڑے سے ضرار نے قصد اُترنے کا کیا کہ دفعتہً ایک سوار صفوف روم سے نکلا ایک گھوڑا کوتل لیے ہوئے اور وہ
غلام اصطفان کا تھا پس جب ضرار نے اُسکو دیکھا چلا کر اپنے گھوڑے سے کہا اور لوگ سُنتے تھے اور وہ یہ کہتے تھے کہ مضبوطی
اور چالاکی کر تو میرے ساتھ ایک گھڑی نہیں تو شکایت کرونگا میں تیری پاس قبر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پس سُنسنانے لگا گھوڑا اُنکا اور بازو کھولکر چلا اور بڑھکر لیا ضرار نے اصطفان کے غلام کو اور ضرب نیزے سے مار ڈالا اُسکو پھیر لیا
کوتل گھوڑے کو اور سوار ہوئے اُسپر اور چھوڑ دیا اپنے گھوڑے کو بجانب مسلمانوں کی پس آملا وہ مسلمانوں میں پھر پلٹا ضرار بجانب
اصطفان کے پس جب دیکھا اصطفان نے کہ ضرار نے اُسکے غلام کو مار ڈالا اور غلام کے گھوڑے پر سوار ہیں یقین کیا دشمن خدا
نے اپنے ہلاک کا اور جان لیا اُسنے کہ بیشک ضرار آمادہ قتل اُسکے ہیں پس جب دیکھا اور جانا ضرار نے اُسکی سستی کو قصد
چلے کا کیا اُسپر اور وہ اُسی حالت میں تھے کہ دفعتہً دیکھا اُنھوں نے ایک گروہ سواروں کا آتے ہوئے لشکر روم سے اور صورت اُسکی ہوئی

کہ جب وردان نے اصطفان کو قریب بہ ہلاکت دیکھا اور جان لیا اُسنے کہ اگر وہ کمک کریگا تو اصطفان ہلاک ہوجاویگا پس کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ اے قوم اس شیطان نے کھایا ہی ایک ٹکڑا میرے جگر کا اور اگر آج مین اُسکو نہ مارونگا تو مین اپنے آپ کو ہلاک کرونگا ضرور ہی مجکو اس سے مقابلہ کرنا اور چھوڑدونگا مین بادشاہون کو اس حالت مین کہ سرنگون کرینگے وہ میرے نکلنے اور مقابلے کو اس بدوی ضعیف کی طرف راوی نے بیان کیا ہی کہ نہ دور ہوئے بطارقہ اور قیامرہ اور ہرقلیہ یہانتک کہ وردان نے واسطے مقابلے ضرار کے قسم صلیب کی اُنکو دلائی پس نکلا وہ بجانب ضرار کے ساتھ دس آدمیونکے قربانی کرینوالے لوگون سے اور وہ زرہین پہنے ہوئے تھے اور اُنکے پانون مین موزے لوہے کے تھے اور بازو اُنکے بھی لوہے کے تھے اور اُنکے ہاتھون مین لوہے کے عمود تھے اور وردان لپٹا ہوا تھا اپنی زرہ مین اور اُسکے اوپر تاج تھا پس نکلے وہ لوگ اور وردان اُنکے آگے تھا مثل شعلۂ آگ کے اور دیکھا اس حال کو اصطفان نے جو مجبوری لڑرہا تھا پس قوت حاصل کی اور مضبوط ہوگیا دل اُسکا بعد اسکے کہ وہ یقین ہلاک کا رکھتا تھا اور خوشی حاصل کی اُسنے واسطے لڑائی کے بعد از مایوسی خلاص کے اور چلا کر کہا ضرار سے کہ آمادہ ہو واسطے لڑائی کے پس التفات کیا ضرار نے بطرف اُسکے اور نہ بجانب اُن لوگون کے جو ضرار کی طرف آتے تھے مگر یہ کہ مستعد ہوگئے وہ اُنکے مقابلے کیواسطے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ دفعتہً دیکھا خالد بن الولید نے قوم کو آتے ہوئے اور دیکھا تاج کو کہ چمکتا تھا اُنکے سردار کے سر پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ تاج نہین ہوتا ہی مگر بادشاہ کے سر پر اور بیشک یہ سردار قوم کا ہی کہ ہمارے ساتھی کی طرف خروج کیا ہی پس ہمکو بھی مدد دہی اپنے ساتھی کی چاہیے پھر کہا خالد بن الولید نے اپنے ساتھیون سے کہ نکلو تم میرے ساتھ دس آدمی تاکہ برابر ہوجاوین ہم قوم کے پھر نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ دس آدمیون کے اپنے بہترین ہمراہیون سے پس چھوڑدیا اور ڈھیلی کردین اُنھون نے باگین اپنے گھوڑون کی قوم کی طرف اور پہونچے رومی بجانب ضرار کے پس صبر کیا ضرار نے اُنکے مقابلے مین مثل صبر بڑے رہنے والونکے اور لڑے اُسنے یہانتک کہ پہونچ گئے خالد بن الولید مع ہمراہیان اپنے اور پکار کر کہا کہ بشارت ہو تمکو اے ضرار پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے سعید کیا تمکو پس نہ خوف کرو تم کفار سے پس کہا ضرار نے کیا نہین نزدیک ہی مدد اللہ کی طرف سے راوی نے بیان کیا ہی کہ گھیر لیا خالد بن الولید نے اُنکو مع اپنے ساتھیون کے اور متوجہ ہوئے لوگ آپس مین اور جدا ہوا ہر ایک شخص بمقابلہ ہر ایک شخص کے اور خالد بن الولید نے طلب کیا سردار قوم یعنی وردان کو ضرار بن الازور اپنے خصم سے لڑرہے تھے اور حال اُنکے خصم کا یہ تھا کہ تھک گئے تھے بازو اور کانپنے لگے تھے ہاتھ اُسکے پس بدل گئی خوشی اُسکی ساتھ رنج کے اور جب دیکھا اُسنے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیونکو پس دیکھتا تھا وہ دائین اور بائین اور نہین جنبش تھی اُسکے گھوڑے کو پس سمجھ گئے ضرار بن الازور حال اُسکا اور حملہ کیا اُسپر ساتھ نیزے کے پس جب یقین ہوا اُسکو اپنی موت کا گرادیا اُسنے اپنے تئین گھوڑے سے اور بھاگا پس ضرار بھی گھوڑے پر سے اُترکر اُسکے پیچھے دوڑے اور پہونچ گئے اُس تک پس اُسیوقت پھینکدیا ضرار نے نیزے کو اپنے ہاتھ سے اور دونون کشتی لڑنے لگے زمین پر اور ایک نے دوسرے کا مونڈھا پکڑا اور معرکہ آرائی کی اور تھا وہ شمس خدا مثل بڑے پہاڑ اور پتھر کے اور ضرار بن الازور دبلے پتلے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اُنکو حیلہ اور قوت عطا فرمائی تھی پس جب بڑھی تھی مین معرکہ آرائی پکڑلیا

ضرار نے جائے بندش آزار دشمن خدا کو اور اُٹھا لیا اُسکو زمین سے اور وے پٹکا پس چلایا دشمن خدا کا اور رومی زبان میں وردان سے کہا کہ اے سردار بچا تو مجکو اس مصیبت سے جسمیں ہو نہیں کہ ہلاک ہوا مین پس چلا کر کہا وردان نے کہ سختی ہو تجھ پر مجکو کون بچا دیگا ان درندون سے اور سُنا خالد بن الولید نے آواز اور زیادہ گونج اُسکی اور وہ دونون آپسمین گفتگو کرتے تھے پس امید اور طمع کی خالد بن الولید نے اور حملہ کیا وردان پر اور قصد کیا ضرار نے اپنی نزدیکی والے پر اور دیکھا اُن دونون کی طرف جوانان دونون لشکر نے اور شور کیا رومیون نے اور تکبیر کہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس چھوڑا ضرار نے اپنے نزدیکی والیکو مگر یہ کہ پڑے اور قائم ہوئے اُسکے سینے پر اور وہ ڈرتا تھا اُنکے پنجے اور آواز اور فریاد کرتا تھا مثل آواز شتر نر کے اور ہر ایک شخص قوم کا باز رہا تھا مدد ہی اپنے ساتھی سے پس اسی حال مین نکالا ضرار نے اپنی تلوار کو اور مارا اور پھاڑ دیا اُسکو دشمن خدا کے سینے مین پس نکلی تلوار اُسکے حلق کی طرف سے اور فریاد کی اور چلایا دشمن خدا اس شور سے کہ سُنا اُسکو دونون لشکرون نے اور اُسکی آواز سُنکر سب رومیون نے حملہ کیا اور ٹوٹ پڑا لشکر پس جب دیکھا ضرار نے اس معاملے کو اور یہ کہ مصیبت ڈالی اُنپر لشکر نے کہا اُنھون نے اپنے دلمین کہ مین اتنا توقف نہین کر سکتا ہون کہ روند ڈالین مجھے گھوڑے دشمنونکے اپنے سمون سے پھر تکبیر کہی اور کاٹ لیا سر دشمن خدا کا اور اُٹھ کھڑے ہوئے اُسکے سینے پر سے اور وہ بھرے ہوئے تھے خون مین پھر تکبیر کہی اُنھون نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور حملہ کیا اُنھون نے اپنی جگہ سے اور حملہ کیا رومیون نے جیسا کہ بیان کیا ہمنے انکے میمنہ والون نے معاذ بن جبل پر اور میسرہ والون نے سعید بن عامر پر اور چلائے قوم ارمن اور عرب نے تیر ایک دوسرے پر یہانتک کہ چھپا دیا اُنھون نے آفتاب کو کثرت تیرون سے اور پکار کر کہا سعید بن زید بن عامر بن نفیل نے کہ اے گروہ مسلمانون کے یاد کرو تم اُس واقعے کو اللہ تعالیٰ کی کرامتون اور احتیاط رکھو اس امر سے کہ پیٹھ پھیر کر بھاگو اور مستوجب آگ دوزخ کے ہو صبر کرو ای بچانیوالو دین کے اور پڑھنے والو قرآن کے اور زیادہ کیا سعید نے اپنے کلام سے لوگونکی خوشی اور جرأت اور بڑھکر لڑنے کو راوی نے بیان کیا ہی کہ لڑے آپسمین دونون فریق یہانتک کہ قریب ہوا وقت عصر کا پس جدا ہو گئے آپس سے اور دونون گروہ کے لوگ مارے گئے مگر مشرکین بہ نسبت مسلمانون کے بہت مقتول ہوئے اور جو پہلے واقعہ اجنادین مین مسلمانون سے شہید ہوئے اُنکے نام یہ ہین سلمہ بن ہشام المخزومی اور نعمان العدوی اور ہشام بن العاص التیمی اور ہبان بن سفیان اور عبد اللہ بن عمرو الدوسی اور ذر بن عوف النہیری اور رعب بن ہبیر المخزومی اور قادم بن مقدام الزہری اور ذو الیسار بن خزیمہ التیمی اور حزام بن سالم العنوی اور سعید بن عاص ابی لیلی الکلابی اور حادم بن بشر السکسکی اور امیہ بن حبیب بن یسار اخو بن عبد اللہ بن عبد الدار اور مرہف بن وائق البرجی اور محلی بن حنظلہ الثقفی اور عدی بن یسار اسدی اور مالک بن نعمان الطائی اور سالم بن طلحہ الغفاری اور بارہ آدمی اور عوام الناس جنکے نام نہین معلوم ہوئے پس کل بتیس آدمی ہوئے رضی اللہ عنہم اجمعین واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اس معرکے مین قریب تین ہزار رومی کے مارے گئے اور اُنمین سے نو بادشاہ اُنکے تھے اور نام اُنکے یہ ہین مارس بن مناف حاکم عمان اور اُسکے گرد و نواح کا اور مرقس بن لبنا حاکم سمین اور

ابو عبیدہ اور نوی کا اور معاذ بن قال حاکم جولان کا تا مقام کہف اور رقیم کے اور لاون بن جنیہ حاکم جبل السواد اور عاملہ کا
اور مشرعون بن رویس حاکم غزہ اور عسقلان کا اور سنجاب بن عبد المسیح حاکم طلحول اور اُسکے بلاد متعلقہ کا اور جرفیاس
بن جرون حاکم یافا اور رملہ کا اور مرلونس حاکم ارض بلقا کا اور کورک حاکم نابلس کا اور نیز حاکم زمین عواصم کا جسکا
نام معلوم نہین ہوا پھر جدا ہوئی قوم اور پلٹ آیا وردان اپنی جگہ پر اور بھر لیا اُسکے دل نے بڑے رعب کو دیکھنے سے
صبر مسلمانون سے پیچ لڑائی کے پس جمع کیا اُسنے سرہنگان جنگجو کو اور کہا کہ ای اہل ہمارے اس بین کے کیا کہتے ہو اور
کیا صلاح دیتے ہو تم ان اہل عرب کے مقدمے مین کہ بہ تحقیق مین اُنکو غالب دیکھتا ہون اور کسی طرح اُنکو مغلوب نہین پاتا ہون
اور تحقیق دیکھا مین نے اُنکی تلوارون کو کاٹنے والی اور تمھاری تلوارونکو کند اور تمھارے گھوڑے ہانپنے والے اور اُنکے گھوڑے
صبر کرنے والے اور اُنکے بازو سخت اور تمھارے بازو سست اور وہ لوگ تمسے زیادہ تر مطیع ہین اپنے پروردگار کے اور
بڑے تصدیق کرنیوالے ہین دل سے اور نہین خوار و خراب ہوئے مگر بسبب ظلم اور فریب کاری کے اور نہین معلوم ہوتی ہی مجکو تمھاری
واسطے بقاے دولت مگر اس صورت مین کہ دھوڈالو تم جو تمھاری دلو مین نافرمانی خدا کی ہی اور کثرت گناہون سے توبہ کرو بجانب
اپنے پروردگار کے پس اگر ایسا کروگے تو مین اُمید رکھتا ہون تمھاری غلبے کی تمھارے دشمنون پر اور اگر انکار کروگے ان امور سے
پس قریب ہو جاؤگے تم ہلاکت کے واسطے کہ تحقیق اللہ تعالی نے سخت عذاب تمپر کیا ہی جو مسلط کر دیا تمپر ایسی قوم کو جو ہمارے
نزدیک کچھ شمار مین نہ تھی اور ہم اُنکی فکر نہین کرتے تھے اور نہین گزرے وہ ہمارے دلو مین کسواسطے کہ اکثر انمین ہیچ نیوالے
اور غلام بھوکے غریب تھے کہ قحط ملک حجاز اور شدت تنگی اور بلا نے اُنکو ہم تک پہونچایا پس اب ہرگاہ کہ کھائینگے انھون نے
اچھی چیزین اور میوہ جات تمھارے شہرون کے اور کھایا عوض روٹی جو اور چنے کے صاف روٹی گیہون کی اور کھایا سرکہ اور
زیتہ کی جگہ شہد اور گھی اور مسکہ تازہ اور انجیر اور انگور اچھی اور نادر چیزین اور سب سے بڑھکر یہ ہی کہ پکڑ لیا انھون نے تمھاری عورتون
اور بیٹون اور اولادون کو پس کیونکر صبر کیا تمنے بیحرمتی اپنی حریم اور بڑی بلا پر راوی نے کہا ہی کہ نہین باقی تھا کوئی رومی مگر
چیخا کر رویا اور کف افسوس ملا اور بڑے غصے مین آئے وہ لوگ اور کہا کہ لڑینگے ہم جبتک کہ ایک ہم مین باقی رہیگا اور
نہو سکیگی یہ بات اُنسے اور ہم ماریںگے اُنکو تلوارون سے اور نیزون سے اور مٹا دینگے اُنکو تیرون سے اور نہ کر سکینگے وہ لوگ ہمارے
ساتھ جو معاملہ کہ ذکر کیا تو نے پس جب وردان نے یہ گفتگو اُنکی سنی بہت خوش ہوا اور پکارا اور بلایا قوم اور روساے بطارقہ کو واسطے
مشورہ کے اور کہا اُنسے کہ سُنا تمنے جو باد شاہ کے لشکر نے کہا پس کہا ایک شخص نے قوم سے کہ ای وردان نہ اعتماد کر تو
لوگون کی بات پر اور جان لے تو اس بات کو کہ تو بلا مین ڈالا گیا ہی بسبب ایسی قوم کے کہ اُنکے معاملے مین تو برابری
نہین کر سکتا ہی اور دیکھا تو نے ایک کو اُنمین سے کہ حملہ کرتا ہی وہ ہماری تمام لشکر پر اور نہین پرواہ کرتا ہی ہماری بہت ہونے
سے اور نہین بھیرتا ہی وہ جبتک کہ نہین مار ڈالتا ہی ہم مین سے لوگونکو اور اُن لوگون نے دل سے یقین کیا ہی اپنے نبی کے قول پر
کہ اُنکے نبی نے اُنسے یہ کہا ہی کہ جو شخص ہم مین کا مارا جاویگا وہ درجے کو جاویگا اور جو مسلمان اُن مین سے مارا جاویگا

وہ بہشت مین داخل ہوگا اور موت اور زندگی اُسکے نزدیک برابر ہی اور ہماری طرف کے لوگ بہت مارے گئے اور اُنکی طرف تھوڑے قتل ہوئے اور نہین معلوم ہوتی ہی مجکو تیرے واسطے کوئی صورت اُمید کی مگر یہ کہ پہونچے تو اُنکے سردار تک پس اگر مار ڈالا تو نے اُنکے سردار کو تو وہ سب شکست اُٹھا کر بھاگ جاوینگے اور تیرا پہونچنا اُنکے سردار تک نہین ہوسکتا ہی مگر کسی حیلے اور فریب سے پس وردان نے کہا کہ کون حیلہ اسمین چل سکتا ہی حیلہ اور فریب تو وہی لوگ خوب جانتے ہین پس اس بطریق نے کہا کہ حیلہ یہ ہی کہ طلب کرتو اُنکے سردار کو واسطے گفتگو اور سوال جواب کے پس جب تمام ہوئے وہ گفتگو قصد کر تو اُنکی طرف اور گردن پکڑلے اُنکی اور آواز دے اپنی قوم کو واسطے اعانت کے جو بیشتر سے کچھ لوگ پوشیدہ ہون پس وردان نے کہا کہ مجکو کوئی راہ اُنکی طرف نہین ملتی ہی کہ وہ سخت سرکش ہین اور پہونچنا اُن تک دور ہی اور نہ مین اُنسے گفتگو کرسکتا ہون اور نہ اُنکا شکار مجھسے ہوسکتا ہی پس اُس بطریق نے کہا کہ مین ایک تدبیر بیان کرتا ہون اگر تو کریگا اُسکو تو سردار مسلمانون تک پہونچ جاویگا اس حیثیت سے کہ وہ تجھ تک نہ پہونچینگے اور وہ تدبیر یہ ہی کہ تو دس جوان دلیر اپنے لشکر سے لے اور چھپا کر بٹھلا دے انکو ایک طرف لشکر کے قبل اسکے کہ جاوے تو سردار مسلمانون کے پاس پس جب آوین سردار مسلمانون کے تیرے بُلانے سے تو انکو لیکر چلا تو گاڑی کی جگہ تک اور بیٹھ جاتو اور وہ اُس جگہ مین دربانون مین لگا اُنکو یہانتک کہ وہ تیری طرف سے مطمئن ہوجائین پھر حملہ کر تو اُنپر اور پکار قوم اپنی کو کہ وہ دوڑ آوینگے تیرے پاس اور کاٹ ڈالینگے انکے ٹکڑے ٹکڑے اور کفایت کرینگے اُنکی مشقت دہی کو اور متفرق ہوجاوینگے ساتھی اُنکے اور پھر نہ اکٹھا ہونگے اُنمین سے وہ پس جب وردان نے یہ کلام اسکا سُنا خوش ہوا اور کہا کہ اچھی بات ہی جو تو نے کہی اور میری رائے تیرے بیان کے موافق ہی لیکن یہ امر تو نہین ہوسکتا ہی مگر رات کے وقت اور صبح ہونے پاوے کہ ہم اس ارادے سے فارغ ہوجاوین پھر وردان نے ایک شخص کو نصاریٰ شام سے بُلایا اور وہ رہنے والا حمص کا اور نام اُسکا داؤد تھا پس کہا اُس سے کہ مین جانتا ہون کہ خوش بیان ہی اور مضبوط دل اور گفتگو مین فلاح پانیوالا اپنی دلیل سے ہی اور مین یہ چاہتا ہون کہ تو ان اہل عرب کے پاس جا اور درخواست کر اُنسے کہ موقوف کردیوین ہمارے اور اپنے بیچ مین لڑائی آج باقی دن تک اور درخواست کر اُنسے کہ صبح کے وقت سردار انکا ہماری طرف آوے تاکہ مین بذات خود جاؤن اور اُنسے ملاقات کرون اور شاید کہ اس ملاقات مین صورت صلح کی ٹھہرالیوین اور دیوین ہم انکو مال جسقدر کہ وہ مانگین داؤد نے کہا افسوس ہی تجھپر کہ خلاف بادشاہ کے تو کرتا ہی جسنے حکم لڑائی کا دیا ہی تجکو اور اگر مصالحہ کریگا تو اپنے اور اہل عرب کے بیچ مین پس منسوب کیا جاویگا تیرا بطریق ڈر اور خوف اور مجھسے کبھی نہوگا کہ مین اہل عرب سے ایسی گفتگو کرون اور بادشاہ کو میرے درمیانی ہونیکی خبر پہونچے اور قتل کرے وہ مجکو وردان نے کہا سختی ہو تجھپر مین نے تو اس امر مین ایک فریب کا ارادہ کیا ہی کہ پہونچ جاؤن سردار مسلمانون تک اور مار ڈالون اِن کو اور متفرق ہوجاوین یہ لوگ اور ہلاک کرون مین انکو تلوار سے پھر بیان کیا اُس سے حال اپنے ارادۂ فریب کا ساتھ خالد بن الولید کے پس کہا داؤد نے کہ اے وردان باغی اور فریب کار خوار رہتا ہی اپنے سب کام مین تجکو چاہیے کہ لشکر لے کر لڑنے سے اور اس ارادے کو

چھوڑدے پس غصے مین آیا وردان اور کہا کہ مین تجھسے اس امر مین مشورہ نہین لیتا ہون اور نہین حکم دیتا ہون تجکو مگر یہ کہ جاؤ میرا
پیام لیکر پس کہو تو جو مین نے حکم دیا ہی اور چھوڑدے جھگڑنے کو داؤد نے کہا کہ تمھارا کہنا مین نے بخوشی منظور کیا پھر روانہ ہوا وہ
اور براجانا اُسنے اس معاملہ فریب کو جو وردان سے سُنا تھا اور دل مین کہا وردان نے کیا یہ ارادہ کیا ہے کہ
اپنے بیٹے سے جا ملے پھر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آکر ٹھہرا اور آواز بلند سے پکار کر کہا کہ اے گروہ عرب کے آیا کافی جانتے ہو
تم لڑائی اور خونریزی کو پس تحقیق اللہ تعالیٰ سوال کریگا تمسے خونریزی کا اور ہمنے اتفاق کیا ہی ایک امر مین کہ ہم اُسمین اُمید
صلح کی رکھتے ہین پس چاہیے کہ نکلے سردار تمھارے لشکر کا تاکہ بیان کرون مین اس سے وہ بات جسکے واسطے مین بھیجا گیا ہون
یا نکلے کوئی ایسا شخص سوائے سردار کے جو پہونچاوے میرے پیغام کو پس نہین تمام ہوا تھا یہ کلام اسکا کہ نکلے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ مانند شعلۂ آگ کے اور وہ زرہ پہنے ہوئے تھے اور اُنکے ہاتھ مین نیزہ تھا کہ رکھدیا تھا اُسکو درمیان دونون لشکرون
گھوڑے کے پس جب داؤد نصرانی نے انکو دیکھا کہا اُسنے کہ ٹھہر جاؤ تم اے عربی اپنی جگہ اور روش نرم پر کہ مین لڑنیکو نہین آیا ہون
اور نہ مین لڑائی کے لوگون سے ہون اور نہ مین طلب کرتا ہون نیزہ بازی اور شمشیر زنی کو اور مین ارادہ پیغام رسانی کا رکھتا ہون
اور سُن لو تم جو مین کہتا ہون پس دور کرلو تم مجھسے اپنے نیزے کو تاکہ گفتگو کرون مین تم سے پھر پھیرا اور اُٹھا لیا خالد بن الولید نے
اپنے نیزے کو اور رکھدیا اسکو کو ہٹہ زین مین اور نزدیک ہوئے اس سے اور کہا کہ پہونچا تو اپنے پیام کو استعمال کر راستی کو
کہ خطا اُٹھاوے تو اُسمین کسواسطے کہ جو شخص سچ کہتا ہی وہ نجات پاتا ہی اور جو جھوٹ بولتا ہی وہ گڈھے مین گرتا ہے
داؤد نے کہا کہ سچ کہا تمنے اے اعرابی اور پیغام یہ ہی کہ بتحقیق ہمارا سردار براجانتا ہی خونریزی کو اور نہین چاہتا ہی تم سے لڑنے کو
اور دونون طرف کے مقتولین کو دیکھکر غمگین ہوا ہی اور اُسنے یہ تجویز کی ہی کہ کچھ مال دیکر خون آدمیون کا بچاوے بشرطیکہ ہمارے
تمھارے بیچ مین ایک تحریر ہوجاوے جسپر تمھاری اور تمھاری قوم کے بڑے بڑے لوگون کی گواہی ہو اس مضمون سے
کہ تم ہمارے سردار اور اسکے ساتھیون سے تعرض نہ کرو اور ہمارے شہر مین نہ ٹھہرو اور ہمارے قلعون سے مزاحم نہو پس اگر
تم ایسا کروگے تو ہم امید رکھینگے تمھارے مضبوطی قول کی اور رضامندی تمھارے فعل کی اور ہمارا سردار تم سے درخواست
کرتا ہی کہ آج باقی دن تک لڑائی موقوف کرو پس جب صبح ہو تو تم اکیلے اپنی قوم سے نکلو اور کوئی تمھارے ساتھ نہو پس دیکھے اور
معلوم کرے سردار ہمارا کہ کس امر پر تم اور وہ متفق ہوتے ہو اور کس راہ پر تم چلتے ہو اور جوانمردی اور نرمی کرے بعض تم
مین کا واسطے بعض کے شاید کہ اللہ تعالیٰ بچاوے تم دونون کی جہت سے خون لوگون کا جب خالد بن الولید نے یہ کلام اسکا
سُنا دیر تک سوچ مین رہی پھر کہا کہ اگر وہ اس امر سے جو اسکے دل مین ہی اور جسواسطے تجھکو بھیجا ہی کوئی حیلہ اور فریب چاہتا ہی پس قسم ہی
خدا کی کہ ہم جرّ مکر کی ہین اور اس امر مین کوئی ہمارا مثل نہین ہی پس اگر یہی امر اس کے دل اور اعتقاد مین ہی تو نہین ہی یہ
بات مگر بسبب فریب ہونے اُسکی موت کے اور منقطع ہونے اُمید اُسکے کے اور ہلاک ہوجانے تمھاری جماعت کے اور اگر
یہ قول اُسکا سچ ہی پس نہ مصالحہ کرونگا مین تم سے مگر اوپر قبول کرنے اسلام یا ادا کرنے جزیے کے تمھاری جماعت

اور تمھاری اولاد سے اور جو مال کا ذکر کیا تو نے پس نہین خواہش رکھتا ہون مین مال کی مگر اسی طریق سے جو کہا ہی مین نے تجھسے
پس لونگا مین وہ مال تم سے طول مدت مین فی کس ہر سال مین بیس گران گذرا دا ؤد پر کلام خالد بن الولید کا اور کہا اسنے کہ
تمھاری ہی خواہش کے مطابق ہوگا اور جسوقت تم دونون یکجا اور موافق ہوگے فیصلہ اسکا تم دونون کی بیچ مین ہو جائیگا
اور آگاہ ہو تم کہ نہین اب پھرا جاتا ہون اور بہ تحقیق بھر گیا رعب اسکے دل مین خالد بن الولید سے اور ڈرا اُس سے جو کچھ
کہ سُنا اسنے پھر اپنے دل مین کہا اسنے کہ قسم ہی خدا کی سچا ہی عربی اپنے قول مین اور قسم ہی خدا کی مین جانتا ہون اس مرکو کہ
وردان مارا جائیگا اور ہم بھی اسکے بعد مارے جائینگے اور نہین مقرر ہی مجکو مگر اسمین کہ بیچ کہون عربی سوار سے لون اپنی
اور اپنے اہل کے واسطے امان اسسے پھر ملتفت ہوا وہ طرف خالد بن الولید کے اور کہا کہ ای برادر عربی مین ایک امر کہنے کو
بھول گیا ہون اپنے سردار کی طرف سے خالد بن الولید نے کہا وہ کیا ہی اُسنے کہا کہ ہوشیار جاؤ تم اور شفقت کرو اپنے
نفس پر اسواسطے کہ وردان نے تمھارے واسطے دل مین فکر مکر اور فریب کا کیا ہی پھر سب قصہ اسنے بیان کیا اور کہا کہ
مین چاہتا ہون تمسے امان اپنے اور اپنے اہل و عیال کے واسطے پس خالد بن الولید نے کہا کہ امان دی مین نے تجکو اور تیرے مال کو
اور تیری اولاد کو بشرطیکہ تو خبردار نہ کریگا قوم کو اور نہ فریب کریگا تو ہمسے اُسنے کہا کہ اگر مجکو فریب کرنا منظور ہوتا تو مین تم سے یہ حال
نہ کہتا پس خالد بن الولید نے پوچھا کہ قوم کے گاڈی کی جگہ کون ہی اسنے کہا وہ جگہ نزدیک ٹیلہ ریگ کی داہنی جانب
اُنکے لشکر کے ہی پھر رخصت ہوا اور پلٹ گیا اور اپنے سردار سے جواب خالد بن الولید کا بیان کیا پس خوش ہوا وردان
اور کہا اب مین اُمید رکھتا ہون صلیب سے کہ مجکو فتح دیگی اُنپر پھر بلائے اسنے دس آدمی بہادر اور دلیر اور کہا اُن سے
پیدل ہو کر جاؤ تم اور پوشیدہ ہو کر بیٹھو اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پھرے اس مقام سے پس ملے انکو ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ اور دیکھا اُنھون نے خالد بن الولید کو ہنستے ہوئے پس کہا اُنھون نے کہ ای ابا سلیمان ہنستے
ہوئے رکھے اللہ تعالی تمھارے دانتون کو کیا حال ہی پس خالد بن الولید نے سب حال جو اس گبر نے کہا تھا بیان کیا
پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمھارا ارادہ کیا ہی خالد بن الولید نے کہا مین ارادہ رکھتا ہون کہ اکیلا جاؤن
مین انکے پاس پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ ای ابا سلیمان قسم ہی اپنی جان کی کہ بیشک تم کافی ہو
انکے واسطے لیکن اللہ تعالی نے تکو یہ حکم نہین کیا ہی کہ اپنے ہاتھون سے ہلاکت مین پڑو اللہ تعالے نے فرمایا ہی
واعدّوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم اور تمھاری مقابلہ پر مین
اُسنے دس آدمی آمادہ کیے ہین اور وہ خود گیارہوان ہی اور مجکو اطمینان نہین ہی تم پر اس ملعون سے مگر یہ کہ مقرر کرو تم بھی
دس آدمی جیسا کہ اسنے مقرر کیے ہین اور چھپا کر ٹھہراؤ انکو قریب انکے اور جسنے راہ تمسے بتائی ہو آیا اسنے وہ جگہ بھی
بتائی ہوگی خالد بن الولید نے کہا ہان جگہ معلوم ہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا پس حکم دو تم اپنے
ساتھیون کو کہ گاڈی بیٹھین قریب انکے پس جب پکارے ملعون پکارو تم اپنی قوم کو کہ اگر چاہا اللہ تعالی نے تو وہ

کفایت کرینگے اس چیز کو جسکی احتیاط کرتے ہو تم اور ہم سب اپنے گھوڑون پر آمادہ اور طیار رہینگے پس جسوقت تم دشمن خدا
کے کام سے فارغ ہوگے ہم سب اُنپر حملہ کرینگے اور اُمید رکھتے ہین ہم اللہ تعالیٰ سے مدد اور یاری کی پس خالد بن الولید
نے کہا کہ مین تمھاری راے کے خلاف نہ کرونگا پھر بُلایا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے دس آدمیون کو جن کے
نام یہ ہین رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور معاذ بن جبل اور ضرار بن الازور اور سعید بن زید بن
عمرو بن نفیل العدوی اور سعید بن عامر بن جریح اور ابان بن عثمان بن سعید اور قیس بن ہبیرہ اور زفر بن سعید الہیاضی
اور عدی بن حاتم الطائی پس جب یکجا ہوئے یہ لوگ آگاہ کیا خالد بن الولید نے انکو حیلہ اور مکر رومیون سے اور کہا
کہ جاؤ تم سب یہان تک دراُو تم اُس زمین نشیب مین جو دائین طرف ٹیلے ریگ کے ہی اور چھپکر بیٹھو وہان پس
جسوقت پکارون مین تمکو دوڑو تم اور ایک ایک مقابلے کیواسطے جُدا ہو جاؤ اور مجکو دشمن خدا کے مقابلے مین
چھوڑو کہ مین مثل اور مانند اسکا ہون اور مین کفایت کرونگا اُسکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ اے
سردار بہت بُرا اور بڑا معلوم ہوتا ہے یہ معاملہ اور ہم ڈرتے ہین اس بات کو کہ باز رکھین قوم تھین اپنے سردار سے اور پھرے وہ
جماعت تمھاری طرف پس نہ مطمئن ہوگے تم اس امر سے کہ وہ کچھ بُرائی تمکو پہونچاوین اور میری راے یہ ہے کہ ہملوگ اسی وقت
انکے گاڈی کی جگہ پر جاوین پس اگر انکو سوتے ہوئے پاوین تو قبل صبح کے انکو مارکے انکی جگہ پر ہملوگ پوشیدہ ہوکر
بیٹھین پس جسوقت تنہا ہو تم اور نزدیک تمھارا نکلین ہملوگ اسکی طرف گاڈی سے بغیر کسی لڑنے والے اور خصومت
کرنے والے کے پس ہنسے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ انکے کلام سے اور کہا کہ تم جو بیان کیا تمنے اگر کوئی طریق اسکے کرنیکا
پاؤ تم اور ساتھ لیلو ان لوگون کو جنکو مین نے مقرر کیا اور تم اُنپر سردار ہو اور مین اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہون کہ تمکو
تمھاری مراد کو پہونچاوے پس اگر ایسا ہوا تو بڑی کشود کار ہے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ مین اُمید اُن تک پہونچنے
کی رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر نکلے اور چلے وہ لوگ اور اُنکے ہاتھون مین تلوارین تھین اور سلام کیا خالد
بن الولید اور مسلمانون کو اور استدعاے دعا کی انسے اور یہ روانگی ایک تہائی رات گذرے واقع ہوئی اور ضرار بن الازور
سب کے آگے تھے اور اشعار بطور رجز کے پڑھتے تھے پھر چلکر پہونچے ٹیلۂ ریگ تک پس ٹھہرایا ضرار بن الازور نے
اپنے ساتھیون کو اور کہا ٹھہر جاؤ تم اپنی جگہ اور روش نرم پر یہانتک کہ دریافت کرون اور خبر دون مین تمکو قوم کے حال
سے پھر نکالا ضرار نے اپنے کپڑون کو اور لے لیا تلوار کو اور چلے چھپتے ہوئے پہاڑ اور ٹیلے کی آڑ مین تا اینکہ پہونچے وہ نزدیک
قوم کے اُسوقت کہ وہ لوگ بسبب مشقت لڑائی اُس دن کے بیہوش سو رہے تھے اور مطمئن اور بے ڈر تھے اس امر
سے کہ کوئی دشمن انکا قصد کریگا یا کوئی اُنسے مقابل ہوگا پس چاہا ضرار بن الازور نے کہ قریب انکے جاوین لیکن خوف
اس امر کا ہوا کہ جگا دیگا ایک اُنمین کا دوسرے کو بسبب اضطراب کے جوقت قتل انکے ہوگا پس پھرے اپنے ساتھیونکی طرف
اور کہا کہ بشارت ہو تمکو کہ بہ تحقیق حاصل ہوئی تمکو وہ چیز جسکا ارادہ تم رکھتے ہو اور دور ہوا تمسے خوف اس چیز کا جس سے ڈرتے ہو

پس نکال لو تم تلوارون کو اور چلواُن کی جانب اور مار ڈالو اُنکو جسطرح سے چاہو اور ہر ایک تم مین ایک کے واسطے ہو
اور چاہیے کہ ضرب تلوارون کی ایک ہون اور چھپاؤ تم جہانتک ہوسکے اپنی آوازونکو ساتھیون نے کہا کہ یہ سب بخوشی منظور
ہی پھر ہلکے اور سُبک ہوئے لوگ زرہون سے اور نکال لیا اُنھون نے تلوارون کو میان سے اور ضرار بن الازور انکے آگے ہوے اور
چلے تا اینکہ پہونچے قوم تک اور ہر ایک کی تلوار انمین سے اُسکے سر کے پاس رکھے تھے پس مسلمان متفرق ہوکر ہر ایک ایک کے واسطے عدا ہو گئے
پس جب قرار پکڑا اُنھون نے اُپر بلند کیا تلوارونکو اور مارا قوم کے چہرون اور گردنون اور بیٹھون پر پس نچ جاگے وہ لوگ
مگر اسوقت کہ ضربات تلوارون نے لیلیا تھا انکو پس کاٹ ڈالا اُنکو ٹکڑے ٹکڑے اور فنا کر دیا سب کو پھر لے لیے ہتھیار اور
جو کچھ اُنکے پاس تھا اور کہا ضرار نے بشارت ہو تمکو کہ یہ پہلی فتح ہی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور اُمید رکھتے ہین ہم اللہ تعالیٰ سے
تمام اور پورے کرنے وعدہ کی پس تعریف کی اُنھون نے پروردگار کی بسبب اُسکی مدد دہی کے اور شب گذرانی اُنھون نے
درانحالیکہ وہ شکر کرتے تھے اللہ تعالیٰ کا اور مدد مانگتے رہے اُس سے اور وہ اسی حال مین تھے کہ سفیدی صبح کی دکھائی دی پس
بیچا ہوے سب اور نکال ڈالے کپڑے اپنے اور پہن لیے کپڑے رومیون کے اور باندھ لیا اُنھون نے سر بند وغیرہ کو اور چھپ کر بیٹھے
اس خوف سے کہ شاید آوے کوئی شخص بھیجا ہوا وردان کا اور چھپا دیا مقتولین کو بیچ نشیب ٹیلہ ریگ کے اور ڈال دی اُنپر مٹی اور
مسلح ہوکر بیٹھے بامید کشود کار کے۔ واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب صبح ہوئی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
نماز صبح کی پڑھی ساتھ مسلمانون کے اور مرتب کیا اپنے ساتھیونکو بصورت لڑائی کے اور ظاہر کیا اپنے تئین لباس ریشمی سرخ مین اور
عمامہ زرد باندھا اسی طرح رومیون نے بھی صف بندی کی اور ظاہر کیے اُنھون نے ہتھیار اپنے اور باندھ کیا نشان اور صلیبا نکو
پس مسلمان اسی حالت مین تھے کہ دفعتہً ایک سوار فوج قلب رومیون سے نکلا اور ظاہر کیا کہ ای گروہ عرب کے آیا بعہدی اور فریب
کیا تمنے گمان ہی وہ حامله جو کل ہمارے تھا بیچ مین قرار پایا تھا پس نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ہمارا طریقہ غدر
اور بیوفائی کرنیکا نہین ہی پس اس سوار نے کہا کہ وردان چاہتا ہی کہ تم اسکے پاس چلو تا کہ دیکھے اور دریافت کرے وہ
اس بات کو کہ تم اور وہ کس امر پر اتفاق کرتے ہو پس خالد بن الولید نے کہا کہ پھر جا اور کہہ اُس سے کہ آگاہ ہو مین آماہون بجانب
اسکے بدون رنج اور بے صبری کے پس پلٹ گیا وہ سوار اور اطلاع دی اُسنے وردان کو جواب خالد بن الولید سے پس اُسیوقت
نکلا دشمن خدا لپٹا ہوا اپنی زرہ مین اور نمایش کی تھی خدا نے اپنے ساتھ گردن بند جڑاؤ اور سر بند اور تاج کی پس جب
دیکھا خالد بن الولید نے اسکو کہا کہ یہ سب مال لوٹ کا ہی مسلمانون کے واسطے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر کہا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ میرا گمان یہ ہی کہ ضرار بن الازور اور ساتھی اُنکے پہونچ گئے ہمارے دشمنون تک پس جسوقت
دیکھو تم مجکو حملہ کرتے ہوے پس حملہ کرو تم بھی مع اپنے ساتھیون کے پھر سلام کیا مسلمانون کو اور چلے وہ اور شعار و دعا ئیہ
پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب دیکھا دشمن خدا نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور انکے لباس کو تعجب
ہوا اور گمان کیا اسنے کہ وہ قریب ترانکے پاس پہونچتے ہین تا اینکہ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نزدیک اسکے اور اسی وقت

وردان نزدیک ہوا ٹیلہ ریگ سے پس جب پہونچے خالد بن الولید نزدیک اُسکے اُتر پڑا وردان اپنے اسپ سے اور اُترے خالد
بن الولید اپنے گھوڑے سے اور بیٹھ گئے دونوں اور وردان نے رکھا تلوار کو اپنے دونوں پاؤں کے بیچ میں بخوف حملۂ خالد بن
الولید رضی اللہ عنہ کے اور خالد بن الولید اسکے سامنے بیٹھ گئے اور اُس سے کہا کہ تو جو کچھ چاہتا ہے اور استعمال کر بیچ کو اور اختیار کر
حق کو اور جان لے اس امر کو کہ تو اُس شخص کے سامنے بیٹھا ہے جو نہیں بردار رکھتا ہے مگر اور فریب کی کیونکہ وہ خود جڑ اور کھنبہ مکر اور فریب کا
ہے پس کہا وردان نے کہ بیان کر تو مجھسے کہ تم کیا چاہتے ہو اور نزدیک ہوا ہے معاملہ میرے اور تمہارے اور بچاؤ تم خون
آدمیوں کو اور جان لو تم اس امر کو کہ بہ تحقیق اللہ تعالیٰ تمسے سوال اور مطالبہ کریگا اُس چیز کا جو تمنے کیا ہے اور مار ڈالا ہے بندگان خدا
کو پس اگر تم کوئی چیز دنیا کی ہمسے چاہتے ہو تو نہ بخل کرونگا میں اُسکے دینے سے بطور صدقہ اور خیرات کے کسواسطے کہ ہمارے نزدیک
کوئی گروہ تمسے زیادہ ضعیف نہیں ہے اور ہم اس بات کو جانتے ہیں کہ تم لوگ ملک قحط کے رہنے والے اور ننگے اور لاغری
سے مرے ہوئے ہو پس کہو جو کچھ منظور ہو اور تھوڑے پر ہمسے اکتفا کرو پس جب سُنا خالد بن الولید نے اُسکے کلام کو کہا کہ
اے کتے نصرانیہ کے بہ تحقیق اللہ غالب اور بزرگ نے بے پروا کر دیا ہے ہمکو تمہارے صدقے اور خیرات سے اور تمہارے مال کو ہم پر
حلال کر دیا ہے کہ ہم اسکو آپس میں بانٹ لیتے ہیں اور تمہاری عورتوں اور اولاد کو ہم پر حلال کر دیا ہے مگر یہ کہ کہو تم لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس اگر اس سے انکار ہے تو جزیہ دو ہر شخص کی طرف سے درانحالیکہ تم خوار اور ذلیل
ہونے والے ہو اور اگر اس سے بھی انکار ہے پس تلوار حاکم ہے ہمارے اور تمہارے بیچ میں تا دم مرگ در اللہ تعالیٰ مدد دیگا جس
شخص کو چاہیگا تم میں اور ہم میں سے اور ہمارے پاس تو تمہارے واسطے یہی ہے جو سُنا ہے تمنے پس اگر اس سے انکار ہے تو لڑائی موجود ہے اور
قسم ہے خدا کی کہ ہمکو صلح سے لڑائی کی خواہش زیادہ ہے اور جو تو نے حال ضعف ہمارے گروہ کا بیان کیا ہے پس قسم ہے خدا کی کہ تم
لوگ ہماری نزدیک مثل گنوں کے ہو اور بہ تحقیق ایک شخص ہم میں کا تمہارے ایکہزار شخص کو ضعیف جانتا ہے اور یہ گفتگو تیری اس
قبیل کی نہیں ہے جیسا کہ ہمارے ساتھ صلح کرنیوالوں نے گفتگو کی پس اگر یہ گفتگو تیری اس طمع سے ہے کہ تو مجکو جدا اور اکیلا
میری قوم سے پا کر مجھتک پہونچ جاوے پس ہے اور کر جس امر کا تو ارادہ رکھتا ہے کہ بہ تحقیق میں تیرے واسطے مثل اونکافی
ہوں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے واقدی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب وردان نے گفتگو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی سُنی
اُٹھ کھڑا ہوا بدون اسکے کہ نکالے تلوار کو باعتماد اس امر کے کہ ساتھی اسکے گاڈے سے نکلینگے پس اچک کر دونوں بازو
خالد بن الولید کے پکڑ لیے اور بدلا لیا خالد بن الولید نے اس سے اور لپٹ گئے اسکو اور پکڑ لیا اسکے دونوں بازو اور ملگئے
دونوں آپس میں اور ایک نے دوسرے پر مضبوطی کی اور چلا کر پکارا دشمن خدا نے اپنی قوم کو اور کہا کہ دوڑو میرے پاس کہ بہ تحقیق
قابو میں کر دیا صلیب نے سردار عرب کو ہمارے پس یہ کلام اسکا تمام نہیں ہوا تھا کہ سُنی قوم نے آواز اُسکی پس دوڑے صحاب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پشت ٹیلہ ریگ سے مثل مرغان تیز چنگل زمین پر اُترنے والے کے اور پھینکدیا انھوں نے
کپڑے پرانے اور زرہیں جو پہنے ہوئے تھے اور نکال لیا تلواروں کو اور سب کے پہلے ضرار بن الازور تلوار لیے ہوئے

ننگے بدن سوائے ازار کے اور کوئی کپڑا نہین پہنے تھے اور مثل شیر کے جوش اور خروش مین تھے اور باقی لوگ انکے پیچھے تھے پس
متوجہ ہوا اور دیکھا دشمن خدا نے انکو آتے ہوئے اور وہ یقین رکھتا تھا کہ یہ لوگ میری قوم کے ہین تا اینکہ جب اسکے
قریب پہونچے دیکھا اُسنے قوم کے آگے ضرار ابن الازور رضی اللہ عنہ کو اور وہ مثل گرگ کے جست کرتے ہوئے بعجلت
اسکی طرف آتے اور تلوار کو جنبش دیتے اور ہلاتے تھے پس جب دیکھا وردان نے اس کیفیت کو کپنے لگے ہاتھ اُسکے اور سست ہوئے
بازو اسکے اور کہا کہ ای خالد مین تم سے بواسطہ تمھارے معبود کے سوال کرتا ہون کہ تم مجکو مار ڈالو یہ شیطان مجکو نہ مارے کہ مین
متغیر الحال ہوتا ہون اسکی صورت سے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیرے قاتل خواہ مخواہ وہی ہین پس خالد اور وردان
مین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ پہونچگئے ضرار بن الازور اور وہ جنبش دیتے تھے تلوار کو اور جوش مین آئے مثل شیر کے اور اشعار رجز کے
پڑھتے تھے اور کہا کہ ای دشمن خدا کہان گیا تیرا مکر و حیلہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تلوار کو چمکایا ضرار نے اسکی
طرف پس کہا خالد بن الولید نے توقف کر ای ضرار اور باز رہو تم اسکے پاس جانے سے اور صبر کرو یہانتک کہ حکم کرون تمکو اسکے
مار ڈالنے کا اور پہونچگئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلوارون کو ہلاتے اور چمکاتے ہوئے اور دوڑے
وہ سب وردان کی طرف قتل کرنے کو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا اُنسے کہ تم سب اپنے طریقے اور روش پر
رہو اور توقف کرو یہانتک کہ حکم دون مین اسکے مار ڈالنے کا اور دیکھا وردان نے اس مصیبت اور سختی کو پس ڈر گیا
وہ اور کپنے لگے ہاتھ اور بازو اُسکے اور گر پڑا وہ زمین پر اور اشارہ کرتا تھا وہ اپنی اُنگلی سے اور پکار کر کہتا تھا امان امان پس
خالد بن الولید نے کہا کہ امان اُسکو دیجاتی ہے جو مستحق امان کا ہوتا ہے اور تو وہ شخص ہے کہ تحقیق ظاہر کیا تو نے ہمسے طریقہ
سلامت روی اور مصالحے کو اور پوشیدہ کیا تو نے ہمارے لیے فریب اور مکر کو واللہ خیر الماکرین پس جب سنا ضرار بن الازور
نے یہ کلام خالد بن الولید کا نہ مہلت دی اسکو اور نہ ماری تلوار اسکے رگ شانے پر پھر لپک کر لیا تاج کو اسکے سر سے اور
کہا جس شخص نے سبقت کی کسی چیز کی طرف وہ مستحق اسکا ہے اور پڑین اُسپر تلوارین مجاہدین کی پس کاٹ ڈالا اُسکو ٹکڑے ٹکڑے ٹکڑے اور دوڑے
اسکے کپڑون کی طرف پس لے لیا اسکو پھر خالد بن الولید نے اپنی قوم سے کہا کہ مجکو تمھاری واسطے اسکی قوم کی طرف سے
اطمینان نہین ہے کسواسطے کہ وہ حال اپنے ساتھی کا دیکھ رہے ہین پس کاٹ لو تم سر دشمن خدا کا اور پھینکو لوگ اُسکے رومیون
کے اور متوجہ ہو واسطے مقابلے اسکی قوم کے پس جب قریب انکے پہونچ تکبیر کہو اور حملہ کرو پس حملہ کرینگے وقت تمام مسلمان
تمھاری تکبیر کہنے لگین گے راوی نے بیان کیا ہے پس قصد کیا ہر ایک شخص نے طرف اس شخص کے جسکو اُسنے
قتل کیا تھا اور پھین لیا اسباب جنگ اور زرہ اس مقتول کا پھر متوجہ ہوے واسطے مقابلے رومیون کے اور چھپایا
اپنے تئین نیچے ہتھیارون کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ضرار بن الازور سب کے آگے تھے اور سر وردان کا خالد
بن الولید کی نوک تلوار پر تھا پس جب ظاہر ہوئے وہ دونون لشکرون کے سامنے پھرے بجانب یمین کے اور دیکھا کفار نے سر اپنے سردار
کا نوک تلوار پر پس کچھ شک نہ کیا اُنھون نے اسمین کہ وہ سر خالد بن الولید کا ہے اور وہ لوگ اسکے ساتھی اور قوم ہین پس آ دھمکے کہ

اُنھون نے مثل آواز جوان کھیلنے والون کے اور تالیان بجائین اور ظاہر کیا صلبان کو اور بہت ہوا شور اور غل انکا اور دیکھا مسلمانون نے اس حالت کو اور ہجوم کیا انکے دلون مین خوف نے اور ڈرے اس امر کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مبتلاے مصیبت ہو گئے پس بعض ڈر کر دعا مانگنے لگے اور چلانے لگے پس جب قریب صفوف لشکر روم کے پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سر کو لیکر دکھلایا اور پکار کر کہا کہ اے دشمنان خدا یہ سر وردان تمھارے سردار کا ہے اور مین خالد بن الولید صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پھر پھینکدیا اُنھون نے سر کو ہاتھ سے اور تکبیر کہکر حملہ کیا اور تکبیر کہی اور حملہ کیا ضرار نے اُنکے پیچھے اور حملہ کیا مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوئے اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے نگہبانان اور حامیان دین کے حملہ کرو پھر حملہ کیا اُنھون نے اور حملہ کیا مسلمانون نے بھی انکے ساتھ پس جب دیکھا رومیون نے اپنے سردار کے سر کو اور یہ یقین جانا کہ انکی قوم کے لوگ مار ڈالے گئے پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور لے لیا تلوار نے انکو ہر جگہ مین اور مارے گئے وہ لوگ پیچھے ہر تھپھار اور ہر حیلے کے اور کام کیا تھا تلوارون نے انھین صبح سے عصر کے وقت تک اور متفرق اور جدا ہوے وہ مثل شتران پریشان کے

عامر بن طفیل الدوسی نے بیان کیا ہے کہ مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین تھا اور میرے ساتھ گھوڑے دمشق کے تھے اور تعاقب کیا ہمنے مشرکین کا راستہ دور تک کہ دفعتہً ظاہر ہوا ہمکو ایک غبار پس گمان کیا ہمنے کہ وہ گروہ رومیون کا ہے کہ ہرقل بادشاہ کے پاس سے آتا ہے پس ہوشیار ہو گئے ہم اور جب قریب ہوا وہ غبار ہمسے تو دیکھا ہمنے کہ وہ لشکر ہے جو حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہماری کمک کو بھیجا تھا پس اس لشکر کے لوگون نے جس کسی رومی سفیر کو پایا اُسکو مار ڈالا اور جو کچھ اسکے پاس تھا لوٹ لیا راوی نے بیان کیا ہے کہ جو لشکر بمقام اجنادین کے بروز ہزیمت مشرکین کے مسلمانون کے پاس آیا تھا وہ عمرو بن العاص بن وایل السہمی مع لشکر کے تھے اور وہ اور اُنکے ساتھی مسلمانان اس معرکہ اجنادین مین موجود اور شریک نہ تھے اور وہ اس دن آئے تھے جسدن کہ رومیون کو ہزیمت ہوئی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ لشکر رومیون کا اجنادین مین نوے ہزار تھا کہ منجملہ اسکے پچاس ہزار آدمی سے کچھ زیادہ مار ڈالے گئے اور آپسمین اُنھون نے اس لڑائی کی گرد و غبار مین ایک دوسرے کو مار ڈالا اور باقی متفرق ہو گئے پس بعضے قیساریہ کو چلے گئے اور بعضون نے دمشق کا راستہ لیا اور لوٹا مسلمانون نے مال اور اسباب کو اسوقت تک کہ ایام گذشتہ مین اُنھون نے اسقدر لوٹا نہ تھا اور لے لیا سونے اور چاندی کی صلبان کو اور سونے کی زنجیرین بے گنتی پس یکجا کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے وہ سب مع اس تل کے جو وردان سے لوٹ لیا تھا اور کہا کہ نہ تقسیم کرونگا مین اسمین سے کوئی چیز جسوقت تک کہ حاصل ہو فتح دمشق کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ یہ واقعہ اجنادین کا سنیچر کے دن اٹھائیسون تاریخ جمادی الاول سنہ ۱۳ ہجری مین ہوا تھا اور یہ معاملہ تیرہ روز قبل از وفات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واقع ہوا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ایک خط متضمن حال اس فتح کا بنام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لکھا اس الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من خالد بن الولید الی خلیفۃ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام علیکم فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا ہو وصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم ازید کم
حمد اوشکر اعلی سلامۃ المسلمین ونصر المشرکین واخبرکم بحرائھم والضلال عن بیضتھم وانا لقینا جموعھم باجنادین مع وردان
صاحب حمص وقد نشروا کتائبھم ورفعوا صلبانھم وتقاسموا دین المسیح لا یفرون ولا یتمیزون فخرجنا الیھم علی اسم اللہ منصورین
علی اللہ فنصرنا ربنا فلم نزل نضربھم بالسیف حتی اثخنا وسرنا فرزقنا الصبر وایدنا بالنصر وکبت اعداء اللہ بالقھر فقتلنا منھم
فی کل فجر وشعب وادوجملۃ من احصینا من الروم من قتل خمسون الفا وقتل من المسلمین فی اول یوم وثانیہ اربعمائۃ و
خمسۃ وسبعون رجلا فختم اللہ لھم بالشھادۃ ویوم کتبت الیک ھذا الکتاب وھو یوم الخمیس للیلتین مضتا من جمادی
الاخرۃ ونحن راجعون الی دمشق فادع اللہ لنا بالنصر والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین پھر لپیٹ خط کو اور یہ
عبدالرحمن بن حمید الحجی کے ہاتھ میں اور حکم کو یا انکو کہ اسیوقت بجانب مدینہ منورہ روانہ ہو پس روانہ ہوئے عبدالرحمن اسیوقت
اور کوچ کیا خالد بن الولید نے بعد اسکے بجانب دمشق کے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ حضرت ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہ ہر روز تلاش اخبار شام کے مدینہ منورہ کے باہر آیا کرتے تھے پس اسی حالت انتظار میں عبدالرحمن بن حمید
الحجی پہونچے اور صحابہؓ نے انسے پوچھا کہ کہاں سے آتے ہو انھوں نے کہا ملک شام سے پس خوشخبری سنائی
لوگوں نے انکے آنے اور فتح مسلمانوں کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو پس سجدہ شکر کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
نے پھر سامنے آئے عبدالرحمن اور کہا سلام علیک یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھاوین آپ اپنے سر کو کہ
بتحقیق ٹھنڈی کیا اللہ تعالی نے آپ کی آنکھوں کو بسبب مسلمانوں کے پس اٹھایا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سر کو
سجدے سے اور دیا عبدالرحمن نے خط انکو اور بتلادہ خط لکھا ہوا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا پھر پڑھا حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ نے خط کو بآواز خفی پس جب سمجھ لیا اسکے مطلب کو پڑھکر سنایا لوگوں کو بآواز بلند اور ہجوم کیا
لوگوں نے اور مشہور ہوئی یہ خبر فتح کی مدینہ طیبہ میں پس آئے لوگ دوڑتے ہوئے دروازہ مسجد نبوی پر پس پڑھا
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اس خط کو سہ بارہ راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا اہل مدینہ منورہ
نے کیفیت حاصل ہونے فتح اور مال کی مسلمانوں کو پس آپس میں عہد اور ارادہ کیا مسلمانوں نے واسطے
جانے کے بخواہش حصول ثواب اور اقامت ملک شام کے اور جب پہونچی خبر فتح کی اہل مکہ معظمہ کو پس آئے
مدینہ منورہ میں بڑے بڑے رئیس مکہ معظمہ کے ساتھ گھوڑوں اور ہتھیاروں اور ہیبت سخت کے کہ
آگے انکے ابوسفیان بن صخر بن حرب اور عبداق بن ہاشم اور مثل انکے اور لوگ تھے پس آئے وہ
بمطلب اجازت جانے ملک شام کے پاس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پس برا جانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
انکے جانے کو بجانب ملک شام کے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس قوم کے دلوں میں مسلمانوں کی
نسبت انکار اور دوری اور کینہ ہے اور تعریف ہے اس اللہ تعالے کی جسکا کلام برتر ہے اور اس قوم کا

قول و کلام پست ہی اور یہ لوگ کفر پر ہین اور چاہا تھا انھون نے کہ بجھا دین نور اللہ کو اپنے مونھون سے اور انکار کرتا ہے
اللہ تعالیٰ انکی خواہش سے مگر یہ کہ پورا اور تمام کریگا اللہ تعالیٰ اپنے نور کو اور ہم کہتے ہین کہ نہین ہی اللہ کے ساتھ
کوئی معبود اور شریک اور یہ لوگ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود و شریک ہین پس جس وقت کہ غالب
اور بزرگ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے دین کو اور مدد دی ہماری شریعت کو اسلام لائے یہ لوگ بخوف تلوار کے اور جب سُنا
انھون نے کہ فوج اللہ تعالیٰ کی غالب ہوئی رومیون پر رجوع لائے ہماری پاس تاکہ بھیجین ہم انکو بطرف دشمنون کے
اور برابر ہو جاوین وہ سابقین مہاجرین اور انصار کے اور بہتر تو یہ ہی کہ تم انکو وہان نہ بھیجو پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ مین تو کسی قول اور کام مین تمھارے خلاف راے نکرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی
یہ گفتگو اہل مکہ معظمہ کو معلوم ہوئی پس آئے وہ سب کے سب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس مسجد نبوی مین اور پایا گرد انکے ایک
جماعت کو مسلمانون سے کہ باہم ذکر فتح مسلمانون کی اور انکے غلبے کا مشرکین پر کر رہے تھے اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ
وکرم اللہ وجہہ دائین جانب اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بائین جانب اور مسلمان لوگ گرد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
کے بیٹھے تھے پس آئے قریش حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا انکو اور بیٹھ گئے انکے سامنے اور آپس مین
بات چیت کی کہ کون شخص تم مین کا پہلے کلام کریگا پس جسنے پہلے گفتگو کی وہ ابوسفیان بن صخر بن حرب تھے کہ سامنے آئے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور کہا کہ ای عمر تھے تم دشمن رکھنے والے ہمارے اور چھوڑنے والے زمانہ جاہلیت مین اور تھے
تم مخالف ہمارے اور ہم تمھارے پس جب ہدایت فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمکو اسلام کی مٹا دیا اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے جو ہمارے
دلون مین تمھاری نسبت تھی کسواسطے کہ ایمان نے مٹا دیا شرک اور دشمنی اور فریب کو اور تم اب بھی پراگندہ کرتے ہو اور
دشمن رکھتے ہو ہمکو آیا نہین ہین ہم تمھارے بھائی اسلام مین اور ایک باپکی اولاد نسب مین پس کیا عداوت ہی تمھاری ہمارے
ساتھ ای بیٹے خطاب کے آگے اور اب بھی آیا نہین ہوسکتا ہی کہ دھو ڈالو تم اپنے دل کو کینہ اور دشمنی سے جو ہمارے ساتھ ہی اور ہم جانتے
ہین کہ تم بیشک بہتر ہو ہمسے اور تم سبقت کرنے والے ہو ایمان اور جہاد مین اور ہم خوب اس امر کو پہچانتے ہین اور اس سے
منکر نہین ہین پس سکوت کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بسبب شرم اور حیا کے یہانتک کہ پسینا نکل آیا بیچ کپڑے کی کہ نہ تھا
مطلب میرا اس کلام سے مگر جدا کرنا بدی اور بیحیائی خونریزی کا کسواسطے کہ غیرت زمانہ جاہلیت کی تم مین باقی ہے اور
بڑائی تم اپنے نسب کی ظاہر کرتے ہو اُن لوگون پر جو سابق الایمان ہین پس کہا ابوسفیان نے کہ مین گواہی کرتا ہون
تمکو اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مین نے قید کیا ہی اپنی ذات کو خدا کی درگاہ مین اور اسی طرح سب
روسا مکہ معظمہ نے کہا پس راضی ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکی گفتگو سے اور دعا مانگی حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ نے کہ ای میرے اللہ بیچا تو ان لوگون کو بہتر اس چیز کا جس کی وہ لوگ اُمید رکھتے ہین اور نیک
جزا دے انکے کامون کی جو کرینگے اور دے انکو مدد انکے دشمنون پر اور نہ غلبہ و قرار دے انکے دشمنون کو اُنپر

واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ نہیں گذرے تھے مگر تھوڑے دن تا اینکہ آئے گروہ کثیر سے
مقدم انکے عمرو بن معدی کرب الزبیدی تھے اور انکے ساتھ عورتیں اور لڑکے تھے اور آئے بارادہ جانے ملک شام کے پس ہنوز
مدینہ طیبہ میں پہونچکر قرار نہیں پکڑا تھا کہ مالک اشتر بھی آگئے اور انسے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اور رہتے
تھے بغیر محبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اور حاضر ہوتے تھے وہ اکثر مجلسوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ اور ارادہ کیا
انھوں نے لوگوں کے ساتھ شام کے جانے کا پس جمع ہوا مدینہ منورہ میں ایک بڑا لشکر بقدر سات ہزار سوار کے اور اس
لشکر کے ساتھ قوم جرہم بھی تھی پس جب پورا ہوگیا کام اس لشکر کا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ایک خط خالد بن
الولید المخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس عبارت سے وھو ھذا بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی بکر خلیفۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی خالد بن الولید المخزومی ومن معہ من المسلمین اما بعد فانی احمد اللہ الذی
لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وامرک بتقوی اللہ فی السر والجھر والرفق بالمسلمین و
الحمل لضعیفھم والتجاوز عن مسیئھم والمشاورۃ لکبھم وقد فوجت بما فتح اللہ علیکم وانا ناء اللہ علیکم من النصر
وھزیمۃ الکفار فاجعل السیر وایتک الی ان تطلع اقصی ارضھم وانزل علی جنۃ الشام الی ان یاذن اللہ تعالے
بفتحھا علی یدیک ثم الی حمص والمعرات والملبد نظاکیۃ والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ و
برکاتہ وقل نفذت الیک ابطال الیمن والیوث الضخم واقبال مکۃ ویکفیک عمرو بن معدی کرب ومالک الاشتر و
ان نزلت علی المدینۃ العظمی ذات الجبل المطل انطاکیۃ فان الملک ھناک قد اصاب الحک فصالحہ وان حاربک
فحاربہ ولا تدخل الدروب ان اوکانبنی بذلک مع الی اظن ان الاجل قد اقترب ھرقل پھر لکھا اس آیت کو کم نفس
ذائقۃ الموت ثم الیہ ترجعون پھر لیا خط کو اور ثبت کیا اسپر مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سپرد کیا وہ خط عبدالرحمن بن حمید الحمیری کو اور کہا
اسنے کہ تمھیں قاصد شام کے تھے اور تمھیں جواب بھی پہونچاؤ پس لے لیا عبدالرحمن نے وہ خط اور چلے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر براہ
شارع عام کے طے کرتے ہوئے منازل کو یہانتک کہ پہونچے دمشق میں اور پہونچایا خط خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو **واقدی**
رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ جب خالد بن الولید نے خط پاس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے روانہ کیا تھا کوچ کیا تھا انھوں
نے بجانب دمشق کے اور اہل دمشق خبر دارے جانے دلیران لشکر بادشاہ اور انکی ہزیمت کی سن چکے تھے پس ڈرے اور گھبرا گئے
وہ لوگ اور بھاگے اہل دیہات اور بستیوں کے اور پناہ گزین ہوئے وہ دمشق میں اور مہیا کیا سامان قلعے کا اور بلند کرنے
انھوں نے تلواریں اور طوارق اور نیزے اور ڈھلوا سیان اور عراداتؔ کو اوپر دیوار شہر پناہ کے اور ظاہر کیا نشانوں کو پس جب
جمع ہوگئے وہ لوگ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور لشکر ہمراہی انکا اور زیادہ ہوئے عمرو بن العاص ساتھ دو ہزار کے
اور لشکر شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن ربیعہ کا ساتھ دو ہزار کے اور بھر گئی زمین سوائے انکے ساتھ معاذ بن جبل کے
اور دیکھا اہل دمشق نے ایک لشکر جرار پس یقین ہوگیا ان کو اپنی ہلاکت کا اور آگرا ترے خالد بن الولید

بمقام ویرہ کے جو اس نام سے مشہور ہے اور ویرہ اور دمشق کے بیچ کی مسافت آدھ کوس سے کم تھی پس جب اُترے وہ اس مقام مین
بلایا امراے لشکر کو اور کہا ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ تمکو معلوم ہے جو قریب ان لوگون نے ہمارے ساتھ وقت ہمارے پھرنے
کے کیا ہے پس جاؤ تم مع ہمراہیان اپنے اور اُترو ان کو لیکر باب جابیہ پر اور جگہ کو نہ چھوڑو اور نہ جوانمردی کرو تم واسطے قوم کے
ساتھ امان کے پس فریب مین ڈالین وہ تمکو یا آوین تمھارے پاس اپنے مرکے اور دروازون سے داخل ہو کر ٹھہرو اور بھیجو انکی طرف
ایک فوج کو دوسری کے بعد اور مقرر کرو واسطے اپنے لوگون کے نوبت اور باری کو اور نہ دل تنگ ہو نیا وہ اس مقام کے
ٹھہرنے سے اور صبر کے پیچھے فتح ہوتی ہے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمھارا کہنا مجھے بخوشی منظور اور پسند ہے پھر
روانہ ہوئے وہ ساتھ چوتھائی لشکر کے یہانتک کہ پہونچے باب الجابیہ پر اور ٹھہرا کیا انکے واسطے ایک گھر چھ طائفی کا فاصلہ پر
دروازے جابیہ سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے سلیمان بن عوف سے اور اُنھون نے عبداللہ سے اور اُنھون نے ابی محمد
عبداللہ بن حجاز انصاری سے کہا حجاز نے کہ مین نے پوچھا اپنے جد سے جو ہنگام فتح دمشق کے لشکر ابوعبیدہ بن الجراح مین موجود تھے
اس بات کو کہ کیا چیز مانع تھی ابوعبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ کھڑا کیا جاتا ہے انکے واسطے کوئی خیمہ ہاے روم سے جو مال
لوٹ مین بمقام اجنادین اور بصرہ اور شحورا اور حورا انکے ملے تھے اور وہ کئی ہزار خیمے انکے پاس مال لوٹ سے موجود تھے کہا میرے
جد نے کہ ہمارے بیٹے باور رکھا تھا ابوعبیدہ بن الجراح کو اس امر سے فروتنی اور عاجزی نے واسطے اللہ تعالیٰ کے اور یہ کہ نہ
گھمنڈ کرین مسلمان زینت دنیا مین اور یہ کہ دیکھین اور جانین رومی اس بات کو کہ مسلمان بطلب و خواہش ملک کے نہین لڑتے ہین
بلکہ بامید ثواب از جانب اللہ تعالیٰ اور طلب آخرت کے لڑتے ہین اور حال یہ تھا کہ ہلوگ مسلمان جاتے اور اُترتے تھے انکے
شہر وہین پس دور کھڑے کرتے تھے ہم خیمے انکے اور رکھتے تھے آگے آگے شہاری اور تیغ ہیار اور زرہین اور قنطاریات اور طوارق اور نہین
نزدیک انکے جاتا تھا کوئی شخص ہم مین کا اور کبھی بھیگ جاتے تھے اکثر لوگ ہم مین سے پانی مین پس نہین رجوع کرتے تھے خیمونکی طرف
اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کا نام اسمین نہین لیا گیا تھا مگر ساتھ شرک کے اور تھے ہم کہ جاتے تھے دشمن کی لڑائی مین خالی ہاتھ ہتھیار سے
اور بعض ہم مین سے ایسے تھے کہ خرمے کی گٹھلیون کو ایک دوسرے کے ساتھ دوڑے مین لپیٹ کر باندھ لیتے تھے اور اُسکو جانے زرہ
کے پہنتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب اُترے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ باب جابیہ پر چلکیا اپنے
ساتھیونکو لڑائی کا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو بلایا اور کہا کہ جاؤ تم اپنی ہمراہیونکے ساتھ باب الصغیر پر اور نگاہ
رکھو اپنی اور اسراف کو جان مین تمکو امیر مقرر کرتا ہون اور اگر شہر سے کوئی ایسا نکلے جسکے مقابلے کی تم طاقت نہ رکھتے ہو پس روانہ کرو
تم کسی کو میرے پاس تاکہ مین کمک کرونگا تمھاری اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر بلایا شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو اور کہا اُنسے کہ تم اپنے ساتھیونکو لیکر باب توما پر جاؤ اور احتیاط رکھو حاکم اس دروازے سے جسکا نام توما ہے
اور اگر وہ تمھارے مقابلے کو نکلے پس اطلاع دو مجکو تاکہ کمک کرونگا مین تمھاری کہ مین نے سنا ہے کہ بتحقیق توما سخت اور ہوشیار ہے
لڑائی مین اور وہ سردار قوم کا ہے اور ہرقل بادشاہ اسکو دوست رکھتا ہے اور یہ امر بسبب اسکی شجاعت کے ہے اور اسی وجہ سے ہرقل نے اپنی بیٹی

سیاہ دمی ہی پس کہا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ نہین ہی ہم مین کوئی ایسا کہ جسپر اسکا حیلہ اور فریب چل سکیگا اگر چاہا
اللہ تعالیٰ نے پھر طلب کیا خالد بن الولید نے عمرو بن العاص بن وائل السہمی کو اور کہا کہ جاؤ تم مع اپنے لشکر کے باب الفراديس پر
اور ٹھہرو وہان اور نہ ہٹو تم اس جگہ سے کسواسطے کہ مین نے سُنا ہی کہ وہان بہادر اور دلیر لوگ قوم کے ہین پس گئے عمرو بن العاص
باب الفراديس پر پھر بُلایا خالد بن الولید نے قیس رضؓ بن ہبیرۃ المرادی کو اور تھوڑا لشکر انکے سپرد کرکے کہا کہ تم مع اپنے
ساتھیون کے جاکر باب کیسان پر ٹھہرو پس گئے قیس بن ہبیرۃ اس باب پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت
کی ہی کہ باب مرقش دمشق کا بند تھا اور اس دروازے پر لڑائی نہ تھی اور اسی وجہ سے عرب نے اسکا نام باب السلامۃ
رکھا تھا پھر خود خالد بن الولید رضی اللہ عنہ باب شرقی پر اُترے اور طلب کیا ضرار بن الازور کو اور دو ہزار سوار
انکے ساتھ کرکے کہا کہ تم بطور طلیعۂ لشکر کے رہو اور پھرو گرد تمام شہر کے پس اگر پیش آوے تمکو کوئی امر سخت یا دکھائی دین
تمکو جاسوس قوم کے پس اطلاع دو تم اور روانہ کرو بجانب میرے کہ مین جو کچھ مناسب ہوگا کرونگا ضرار بن الازور
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ تو میری خواہش کی بات نہین ہی کہ لڑائی کو چھوڑکر مشغول بانتظار اور خود آرائی رہون پس کہا
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ لڑو تم جہان تک کہ قدرت اور طاقت رکھتے ہو پس کہا ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ نے
کہ اگر ایسا ہی تو بہتر ہی پھر روانہ ہوئے ضرار بن الازور اشعار رجز کے پڑھتے ہوئے مثل شیر غضبناک اور چیتے خشم گین کے
اور باقی رہے خالد بن الولید باب شرقی پر اور حملہ کیا قوم نے اس مقام پر پس چلی قوم لڑنے کو اور ارادہ کیا اہل دمشق نے اس امر کا
کہ لڑین وہ جبتک کوئی انمین کا باقی رہے اور نہ حوالہ کردیوین عورتون اور اولاد کو اور چلائے دونون لشکرون نے آپسمین
تیر اور پتھر اور ڈھلوا سی یہانتک کہ زخمی ہوئے اکثر لوگ دونون طرف کے اور آئے عبد الرحمن بن حمید الحمی مدینہ منورہ سے
خط حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لیکر دروازۂ شرقی پر اس حالت مین کہ تھے خالد بن الولید دروازۂ شرقی پر اور
ایک جماعت انکے ساتھیون کی بہراہی رافع بن عمیرۃ الطائی کے دشمنون سے لڑتے تھے پس دیا عبد الرحمن نے خط انکو
پس جب پڑھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس خط کو خوش ہوئے اسکے مضمون سے اور خوشخبری سُنائی اپنے ساتھیون کو
ساتھ آنے لشکر کے بہراہی ابی سفیان اور عمرو بن معدی کرب زبیدی کے اور مشہور ہوئی یہ خبر سب مسلمانون مین اور
دن بھر لوگ مصروف لڑائی رہے تا اینکہ رات ہوئی اور دونون فریق جدا ہوئے اور ہر سردار مسلمانون کا اپنے دروازے پر
ٹھہرا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہر دروازے پر بھیجا اور پڑھکر سُنایا گیا اُن لوگونکو
پس خوش ہوئے مسلمان بہ سبب آنے کمک کے اور شب گذرانی لوگون نے درانحالیکہ مستعد تھے واسطے لڑائی کے
نگاہبانی کرتے تھے نوبت بہ نوبت اور ضرار بن الازور گھومتے تھے گرداگرد اُنکے اور وہ نہین ٹھہرتے تھے ایک جگہ باحتیاط
اس امر کے مشرکین سے کہ نکلین وہ شہر سے مسلمانون پر یا آپڑے لشکر انپر ہرقل کی طرف سے واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی رات کو زیادہ ہوئی آواز تکبیر مسلمانون کی اور رومی بھی چلاتے تھے ساتھ کلمات پہچان اور نشان اپنے کے

ویوار شہر پناہ سے اور گھنٹے بجاتے جاتے تھے اور مشعلین روشن تھین مثل روشنی دن کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جمع ہوئے اہل دمشق اپنے رئیسون اور دانشمندون کے پاس اور مشورہ کیا آپسمین پس بعضون نے کہا کہ ہماری راے تو یہ ہی کہ مصالحہ کرلیوین ہم قوم مسلمانون سے اس مقدار پر کہ طلب کرین وہ ہمسے کیونکہ نہین ہی ہمکو طاقت انکے مقابلے کی اور نہ ہم زیادہ شجاع ہین اُنسے جو یکجا ہوئے تھے اجنادین مین قوم ہرقلیہ اور بطارقہ اور اراجیہ اور رقیاصرہ سے اور پس ڈالا انکو مسلمانون نے مثل پسینے غلے کے پس کہا بعض رومیون نے کہ چلو پاس بادشاہ کے داماد توما کے پاس کہ مشورہ کرین ہم اُس سے اور یہ کہ وہ کیا کہتا ہی اور درخواست کرین اس سے اس امر کی کہ دور کرے وہ ہمسے اس چیز کو جسمین کہ ہم مصالحہ کرینگے مسلمانون سے یا انکے مقابلے کو نکلینگے پس حمایت کریگا وہ ہماری راوی نے بیان کیا ہی کہ چلی اور آئی قوم توما کے دروازے پر اور توما کے دروازے پر لوگ ہتھیار بند مقرر تھے پس پوچھا ان لوگون نے قوم سے کہ کیا چاہتے تم اُنھون نے کہا کہ ہم بادشاہ کے داماد توما کو چاہتے ہین پس گیا بعض اُنمین بطلب اجازت کے پاس توما کے اور اجازت دی اس نے پس داخل ہوئی قوم اسکے پاس اور بوسہ دیا زمین کو اسکے سامنے پس خوش ہوا وہ اور حکم بیٹھنے کا دیا انکو پس بیٹھے وہ اور تھے وہ بڑے رنج مین بسبب اس چیز کے جو اُتری تھی اُنپر پھر متوجہ ہوا انکی طرف توما اور پوچھا اُسنے کہ کیا سبب ہی تمھارے آنیکا اندھیری رات مین پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار پناہ اور داؤد ہے ہمکو اس بلا سے جو ہمپر نازل ہوئی ہی اور گھیرلیا ہمارے شہر ونکو کہ وہ چیز ہمارے سامنے آئی ہی جسکی طاقت ہم نہین رکھتے اور ہم آئے ہین تیرے پاس اور اغماد رکھتے ہین تجھپر پس یا مصالحہ کر تو اہل عرب سے اُس چیز پر جو وہ مانگین یا لکھ بادشاہ کو کہ ہماری کمک کرے یا باز رکھے مسلمانونکو ہمسے کہ ہم قریب بہ ہلاکت پہونچے ہین پس جب سُنا توما نے انکی گفتگو کو ہنسا اور کہا کہ خرابی ہو تمکو طمع اور اُمید دلائی تمنے اپنے دشمن کو آپ مین پس طمع کی دشمن نے تم مین قسم بادشاہ کے سر کی کہ نہین دیکھتا ہو مین قوم مسلمانونکو اہل اور لایق واسطے لڑائی کے اور نہ انکو لایق ٹھہرنے جگہ تیراندازی کے اور اگر پہونچینگے وہ مجھ تک تو ملا دونگا اُنکے آگے والونکو پیچھے والون مین اور رہے لوگ بدلا اپنی قوم کا لینے اور رہو تم اپنے شہر مین اطمینان سے پس اگر کھول دیا جاوے انکے واسطے دروازہ تو نہین جرأت ہی قوم کو کہ آجاوین وہ شہر مین پس کہا اہل دمشق نے کہ اے سردار قوم مسلمان بہت بڑھکر ہین ان صفات سے جو بیان کیا تو نے اور ایک چھوٹا سا اور بوڑھا سا اُنمین کا دس اور بیس سے لڑتا ہی اور سردار انکا بڑا سخت ہی کہ اسکا مقابلہ نہین ہو سکتا ہی پس اگر ہی تو امن مین رکھنے والا ہمارے شہرون اور نگہبان ہمارے اموال کا اور حمایت کرنے والا ہمارا اپنی ذات اور اپنی قوم سے پس مصالحہ کرے تو اُنسے یا چل تو ہماری ساتھ انکے مقابلے مین پس کہا توما نے کہ اے قوم تم زیادہ ہو جماعت مین مسلمانون سے اور پیچھے تمھاری مثل اس شہر کے ہی اور تمھارے واسطے جو سامان اور ہتھیار اور زرہ وغیرہ ہین انکے پاس اسقدر نہین ہین کہ واسطے کرنے اُن لوگون کے ننگے بدن ہین پس کہا اُن لوگون نے کہ اے سردار انکے ساتھ ہمارا سامان اور ہمارے ہتھیار بہت ہین جو اُنھون نے لیا ہی فلسطین مین لشکر روم سے اور جو لیا ہی بصری مین دمشق سے بروز مقابلہ کرنے انکے کلوص اور عزرائیل سے بمقام بیت لہیا کے اور جو لیا ہی اُنھون نے بمقام شحور کے بولص اور اسکے بھائی بطرس سے اور جو لیا ہی اُنھون نے اجنادین مین پس تحقیق

سامان اور مال ہمارا لے لیا ہی قوم نے ولیکن نہین لیتے ہین وہ لوگ اس سے بوجہ بے پروائی کے علاوہ اسکے کہ انکے نبی نے اُن کو اللہ کی طرف سے خبر دی ہی کہ جو شخص کفار مین سے مارا جائیگا وہ جائیگا بطرف آگ کے اور جو شخص مسلمانون سے مقتول ہوگا جائیگا بطرف بہشت کے اور حیات دائمی کے پس اسی وجہ سے مقابلہ کرتے ہین وہ لوگ ہمسے تنگے پیر تنگے بدن تاکہ پہونچین وہ بجانب اسکے جو انکے نبی نے اُنکے واسطے کہا ہی پس سنا تو مانے ان لوگون کے کلام سے اور کہا کہ اسی سبب سے کہ تمھارے دلون مین یہ کلام اور سوائے اسکے اور اُنکی باتین در آئی ہین اُمید اور طمع کیا ہی ان فرومایہ اور غلامون نے تم مین اور اگر صدق اور راستی سے لڑتے تم انسے تو تمھین انسے غالب ہو جاتے لڑائی مین کسواسطے کہ تم کئی حصہ انسے بڑھکر ہو شمار مین پس کہا ان لوگون نے کہ ای سردار آسان کرتو انکے بار اور شدت کو جسطرح سے تجکو منظور ہو اور جان لے تو اس امر کو کہ اگر تو باز نہ رکھیگا قوم کو ہمسے تو کھول دینگے ہم دروازی شہر کے انکے واسطے اور مصالحہ کر لینگے ہم انسے اس چیز پر جو طلب کرینگے وہ لوگ ہمسے جب سنا تو مانے اُنکی گفتگو کو سوچا دیر تک اور ڈرا اس امر سے کہ یہ لوگ ایسا ہی کرینگے جیسا کہ کہتے ہین پس کہا اس نے کہ مین پھیر دونگا اہل عرب کو تمسے اور مار ڈالونگا انکے سردارونکو ایک ایک کرکے مگر مین چاہتا ہون کہ تم قوت دو مجکو اور لڑو میرے ساتھ ہو کر ایسی لڑائی کہ پسند کرون مین اسکو اور پہونچ جاؤ تم اس لڑائی سے اپنی مراد کو پس کہا ان لوگون نے کہ ہم تیرے ساتھ ہین اور تیری سامنے لڑینگے اور سب کے سب لڑینگے پس کہا تو مانے کہ صبح پر رکھو قوم کو واسطے لڑائی کے پس اسوقت آویگا عرب پر بڑا کام سخت اور ناگوار راوی نے **بیان** کیا ہی کہ بعد اس گفتگو کے پھرے وہ لوگ اپنی جگھون مین اس قرارداد پر اور وہ تو ما کے شکر گذار اور تھے وہ منتظر اسکے حکم کے اور متوجہ ہوئے تمام رات نگہبانی پر اور آگ برجون اور دروازون پر روشن تھی اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جگھون مین مصروف اور متوجہ بدل تھے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بمقام دیر عورتون اور لڑکون اور مال غنیمت کے پاس تھے اور رافع بن عمیرۃ الطائی بیچ لشکر حف وغیرہ کے تھے اور لوگ رات کو نگہبانی کرتے رہے تا اینکہ چمکی روشنی صبح کی اور نماز پڑھی ہر سردار نے ہمراہ اپنے لشکر کے اور نماز پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مع اپنے ساتھیون کے بمقام باب الجابیہ کے اور حکم دیا اپنے ساتھیون کو لڑائی پر جانے کا اور کہا کہ نہ رنجیدہ ہو لڑائی سے پس جو شخص کہ آج کے دن مشقت اُٹھاویگا کل راحت پاویگا اور وہ بڑی راحت ہوگی اور احتیاط رکھو تیرون سے بتحقیق تیر خطا بھی کرتے ہین اور کارگر بھی ہوتے ہین اور نہ سوار ہو گھوڑے پر اسواسطے کہ دشمنان خدا تمسے اونچی جگہ پر ہین اور انکو تیر چلانے کا موقع اچھا ہی اور قوت دیوین بعض تم مین کے بعض کو اور ثابت رہو اور مقابلہ دشمن مین مضبوطی کرو **راوی** نے **بیان** کیا ہی پس روانہ ہوئے وہ سب بارادہ لڑائی کے پیادہ پا بطرف دشمنون کے اور چھپایا اپنے تئین ڈھالون سے اور آمادہ ہو کر چلے یزید بن ابی سفیان باب الصغیر کی طرف سے اور قیس بن ہبیرہ باب کیسان سے اور رافع بن عمیرۃ الطائی باب شرقی سے اور شرحبیل بن حسنہ باب توما سے اور عمرو بن العاص باب الفرادیس سے **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے رفاعہ بن قیس سے **بیان** کی ہی کہ نہ رہا تھا کوئی ہم مین سے اس لڑائی مین سوار مگر بقدر دو ہزار سوار کے ساتھ ضرار بن الازور کے ہنگام محاصرہ کے کہ وہ پھیرتے تھے

گروشہر کے تاکہ ورنہ آویں دشمن ناگہان مسلمانون پر اور جسوقت کسی دروازے پر ضرار بن الازور آتے تو ٹھہرتے تھے دہان اور تیز کرتے تھے لوگونکو لڑائی پر اور کہتے تھے کہ صبر کرو صبر کرو واسطے لڑائی دشمنان خدا کے اُٹھائے جاؤگے کل یعنے قیامت کو بیچ سایہ عرش اللہ تعالیٰ کے اور اگر ایسا ہو کہ دشمنان خدا ظاہر ہون اور مقابلہ کرین تمسے پیچھے دیوار شہر پناہ کے پس اللہ تعالیٰ قادر ہے اس امر پر کہ بھیجے اُنپر عذاب اوپر سے اور انکے پیرون کے نیچے سے اور مین اُمید رکھتا ہون تمھارے واسطے فتح کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے

راوی نے بیان کیا ہے پس بلایا لوگون نے ایک دوسرے کو واسطے لڑائی کے اور چلائے تیر اندازون نے تیر اور آئے پتھر خانہ والون کی طرف سے اور کام کیا عراوات اور ڈھلواسیون نے اور مسلمان ثابت قدم تھے اس بلا پر جو مشرکین کی طرف سے اُنپر آئی تھی اور نکلا تو دادا بادشاہ کا اُس دروازے سے جو اُسکے نام سے بولا جاتا تھا اور تھا ایک شخص اہل دمشق کی جماعتون مین سے عابد ظاہر اور شجاع اور دانشمند بھی تھا اور انکے نزدیک شہر کفر مین بس سے زیادہ عابد اور زاہد انکے دین کا کوئی نہ تھا اور نہ تھا وہ بزرگ قوم کے نزدیک پس نکلا وہ اس دن اپنے مکان سے اور صلیب اعظم اسکے سر پر تھی پس گاڑدیا اُسنے صلیب کو برج کے اوپر اور حضرت اور جمع ہوئے بطارقہ اور اراخیہ اور بڑے بڑے نصرانی گرواسکے اور نجیل یک شخص عالم کے ہاتھ مین تھی انمین سے اور رکھا انجیل کو نیچے صلیب کے اور بلند کین قوم نے آوازین اپنی اور زیادہ ہوئی گفتگو اور قیل وقال انکی اور آگے آیا اور رکھا تودا نے اپنا ہاتھ کو ایک سطر مین انجیل کے اور کہا اسنے کہ ای اللہ دو دعا ہم مین سے اس شخص کو جو حق پر ہو اور غالب کر اسکو اور نہ حوالہ کر اسکو دشمنون کے ہاتھ مین اور تباہ و برباد کر ظالمونکو کہ تو ظالم کو جانتا ہے ای اللہ میرے نزدیک چاہتے ہین ہم تجھسے بوسیلہ صلیب اور اس شخص کے جو سولی دیا گیا اور ظاہر کین اس شخص نے نشانیان ربوبیت اور افعال الاہوتیہ کی اور وہ شخص قدیم اور ہمیشہ تیرے ساتھ ہے دنیا مین آیا پھر تیرے پاس لوٹ گیا اور لایا ہے اس انجیل کو تیرے پاس سے پس مدد دے ہمکو ان ظالمون پر اور غالب کر اس شخص کو جو راہ راست پر ہے

راوی نے بیان کیا ہے کہ آمین کہی قوم نے اسکی دعا پر رفاعہ رضؓ بن قیس نے کہا ہے کہ اسطرح سے بیان کیا مجھسے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جسنے شرح اور بیان کیا اس کلام تودا کو شرحبیل بن حسنہ سے وہ روماس حاکم بصرہ کے شرحبیل بن حسنہ کے لشکر مین باب تودا پر تھے اور جو کلام کہ وہ اپنی زبان مین کرتے تھے وہ ہمکو ہماری زبان مین بتا دیتے تھے رفاعہ نے کہا ہے کہ پناہ مانگی مسلمانون نے اللہ تعالیٰ سے اہل دمشق کے کلمات کفر اور انکی تہمت لگانے سے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام پر اور بڑھے شرحبیل بن حسنہ اور مسلمان ساتھی انکے اور ارادہ کیا باب تودا کا اپنے حملہ سے اور سخت ناگوار گذرا انکو قول تودا مردود کا اور کہا شرحبیل بن حسنہ نے کہ ای دشمن خدا تو جھوٹا ہے کیونکہ تحقیق مثل عیسیٰ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مثل آدم کے ہے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے انکو مٹی سے زندہ رکھا انکو جبتک چاہا اور بلا لیا انکو جب چاہا پھر شدت اور سختی کی شرحبیل رضؓ نے اسپر لڑائی مین اور اس دن مسلمان ایسی سخت لڑائی کہ کبھی ایسی لڑائی دیکھی نہین گئی تھی اور مارے لوگون کے پتھر اور چلائے تیر پڑے پس زخمی کیا بہت لوگونکو اور تھے منجنیق جنمین سے ایک منجنیق ابان رضؓ بن سعید بن العاص کا ایک تیر زہر آلود انکے لگا تھا پس نکال لیا اُنھون نے تیر کو اور باندھ لیا زخم کو اپنے عمامہ سے اور پایا ابان نے اثر زہر کا اپنے بدن مین پس نیچے گرے وہ اور اُٹھا لیا انکو انکے بھائیون نے اور لے آئے

مسلمانون کے لشکر مین اور ارادہ کیا مسلمانون نے عمامے کے کھولنے کا تاکہ علاج کرین اُنکے زخم کا پس کہا ابان نے کہ نہ کھولو میرے
عمامے کو زخم سے کہ اگر کھولوگے اسکو تو اسکے ساتھ ہی میرا دم نکلجائیگا اور قسم ہے خدا کی کہ اُسنے دیدیا مجکو وہ چیز کہ جسکی مین اُمید
رکھتا تھا پس مانا اور نہ سُنا مسلمانون نے اُسکے کلام کو اور کھولا عمامے کو پس نہین کھول چکے تھے مسلمان عمامے کو کہ کھولی
ابان نے اپنی آنکھ کو آسمان کی طرف اور اُنگلی اُٹھا کر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ پس نہین تمام کیا تھا ابان نے اس کلام کو کہ مرگئے رحمت کرے اللہ اُنپر اور سُنا اس ساعت کو ام ابان بنت
عتبہ بن ربیعہ زوجۂ ابان نے اور نکاح کیا تھا ابان نے اُنکے ساتھ بروز جنگ اجنادین کے اور تھوڑے دن گذرے تھے
اُنکے نکاح کے کہ رنگت مہندی اور خوشبوی عطر کی اُنکے ہاتھ اور سر مین باقی تھی اور نہین وہ عورتون پاپیادہ لڑنیوالی اور دلیر
خاندان شجاعت سے پس جب سُنا اُنھون نے حال موت اپنے شوہر کا آئین وہ ساتھ گھبراہٹ کے درانحالیکہ ٹھوکرین کھاتی
تھین بسبب لٹکنے دامن اپنے کپڑون کے اور کھڑی ہوئین اپنے شوہر کی لاش کے پاس پس جب دیکھا اُنکو صبر کیا باُمید ثواب کے
اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور نہین سُنا گیا اُسسے کوئی کلام سوائے اسکے کہ کہا اُنھون نے اپنے شوہر کی لاش پر هنئت بما
اعطیت مضیت الی الحور العین الی جوار رب العالمین هو الذی جمع بیننا ثم فرق واللّٰه لا اجهلن حتی الحق
بك سراني متشوقة اليك لما رأيت من زهدك ولم ترغب فيّ ولكن ابا اللّٰه الا ان يقضي بعيشي حوائل لي ان لا اصفي بعدك
احدا فقد حبست نفسي في سبيل اللّٰه عسى ان الحق بك وارجو ان يكون ذلك عاجلا **راوی نے بیان کیا ہے** کہ نہین
دیکھا لوگون نے ام ابان سے اچھی صبر کرنیوالی کو پھر تجہیز اور تکفین کرکے دفن کیا اُنکی جگہ مین اور قبر اُنکی مشہور ہے اور نماز پڑھی خالد بن الولید
اور مسلمانون نے پس جب چھپائے گئے وہ مٹی مین نہین روئین ام ابان اور نہ ٹھہرین اُنکی قبر پر سوائے اسکے کہ آئین وہ اپنے ہتھیارون
کی طرف اور مسلح ہوگئین اور بدل دی ہیئت اپنی اور ڈھالون کو باندھا اور لے لیا ڈھال اور تلوار کو اور نکلین مسلمانون کے لشکر مین
بدون علم اور اطلاع خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پھر پوچھا کہ کس دروازے پر میرے شوہر مارے گئے لوگون نے کہا کہ
دروازہ توما دوازہ قبل بادشاہ پر وہ مارے گئے اور اسی نے مارا ہے اُنکو اور روانہ ہوئین وہ شرجبیل بن حسنہ کے ساتھیون
کی طرف پس ملگئین اُنمین اور بہت سخت لڑائی لڑین اور تھین وہ بڑی تباہ اندازلوگون مین شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے پروز لڑائی اہل دمشق کے دروازہ توما پر ایک شخص کو صلیب لیے ہوئے توما کے آگے وہ اشارہ
کرتا تھا ہماری طرف اور پکار کر کہتا تھا کہ ای اللہ مدد دے صلیب کو اور اُس شخص کو جسنے پناہ لی ہے ساتھ صلیب کے ای اللہ ظاہر
کر اُنپر غلبہ اسکا اور بلند کر مرتبہ اسکا کہا شرجبیل نے کہ مین دیکھتا تھا اُسکی طرف کہ دفعۃً چلایا ام ابان نے ایک تیر کہ خطا
کی اُسکے بدن سے اور اُسی وقت اُسکے ہاتھ سے صلیب چھوٹ کر ہماری طرف گری اور دیکھا مین نے اُسکے جواہر چمکتے ہوئے
پس ہر شخص ہم مین کا اُسکے لینے کو دوڑا اور چھپایا اپنے تئین اپنے ڈھالون سے اور برسنے لگے ہم پر تیر اور حجرمت اور
ہجوم کیا بعض ہمارون نے بعض پر اس طرح سے کہ ہر شخص پیشی کرتا تھا طرف صلیب کے کہ لے لیوے اُس کو

اور دیکھی دشمن خدا تو مانے کثرت لوگون کی بجانب صلیب کے اور اُسکے گرنے کو ہماری طرف پس یقین کیا اُسنے اپنی خواری کا اور برہم ہوا وہ کفر وانکار ظاہر کیا اور سخت گذرا اُسپر یہ معاملہ اور کہا اُسنے کہ پہونچیگی یہ خبر بادشاہ کو کہ صلیب سیاہ بزرگ ہے لیگئی مجھسے اور اہل عرب اُسکے مالک ہوگئے تھے کچھ عرصے تک پس مضبوط باندھی اُسنے کمر اور لے لی تلوار اور اسپر اپنی اور کہا اپنے ساتھیون سے کہ جس شخص کو تم مین سے میرا ساتھ دنیا ہو پس ساتھ دی میرا اور جس کسی کا جی چاہیگا ٹھہرا رہیگا اور مین ضرور مقابلے کو جاؤنگا اور آرام دونگا اپنے دل کو ان دشمنون کے دفع کرنے سے اور اوتراوہ جلدی سے اور حکم کیا دروازہ کھولنے کا پس کھولا گیا دروازہ اور نکلا وہ سب کے پہلے پس جب اُسکی قوم نے یہ حال دیکھا نہین باقی رہا کوئی دیکھنے کو پس نکلے اُسکے پیچھے اسوجہ سے کہ حرص اور ارادہ اور دانشمندی اور شدت رہوگی اُسکی وہ لوگ جانتے تھے پس بعضون کے ہاتھ مین کمان اور تیر تھے اور بعضون کے پاس سپر اور شمشیر اور نکلے سب کے سب مثل پھیلی ہوئی ٹیڑی کے راوی نے بیان کیا ہے کہ مسلمان لوگ صلیب کے لینے مین مصروف تھے پس جب نکلے رومی دروازے سے اور بلند ہوئین آوازین اُنکی ہوشیار کردیا بعضون نے بعض کو پس جب دیکھا اُنھون نے اس معاملہ کو حوالہ کیا صلیب کو شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے اور جُدا ہوگئے ایک ایک واسطے مقابلے اپنے دشمنون کے اور پھرے اُنکی طرف اور حملہ کیا اُنکے لشکرون پر درآنحالیکہ ڈرانے والے تھے اُنکو اور آنے لگے اونکے اوپر تیر اور پتھر ہر جگہ سے دروازون کے اوپر سے پس آواز دی اور پکار کر کہا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ ای لوگو پیچھے پھرو تاکہ بے ڈر ہوجاؤ دشمنون کے تیرون اور پتھرون سے جو اوپر دروازے کے ہین پس پھرے لوگ پیچھے کو تا اینکہ بے ڈر ہوگئے اپنے دشمنون کی بدی سے اور پیچھا کیا انکا دشمن خدا تو مانے وائین بائین لڑتے اور مارتے ہوئے اور گرد اُسکے دلیر لوگ اُسکی قوم کے تھے اور مثل اونٹ مست کے تھا پس جب دیکھا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کثرت اور غلبہ مشرکین کا پکارا اور برانگیختہ کیا اپنی قوم کو لڑائی پر یہ کہتے ہوئے کہ بھولجاؤ تم اپنی مولون کو اور رہوجاؤ تم طلب کرنے والے بہشت کے اور راضی کرو تم اپنی خالق کو اپنے کام سے کسواسطے کہ دم نہین پسند کریگا تمسے بھاگنے کو اور نہ پیٹھ پھیرنے کو حملہ کرو اُنپر اور ملجاؤ اُنمین برکت عطا کرے اللہ تم لوگون مین راوی نے بیان کیا ہے پس حملہ سخت کیا مسلمانون نے اور بڑی لڑائی والی قوم نے اور ملگئے بعض اُنمین کے بعض سے اور کام کیا تلوار دان نے اور چلایا تیر اور پتھر اور ملایا مُٹھون سے سیرون کو اور سُنا اہل دمشق نے اس امر کو کہ تو مسلمانون کے مقابلے کو نکلا ہے اور صلیب اعظم اسکے ہاتھ سے گر کر مسلمانون کی طرف جاتی رہی پس نکلے وہ لوگ واسطے لڑائی کے درآنحالیکہ دوڑتے تھے وہ تا اینکہ بڑھ گئی جماعت اُنکی اور دشمن خدا تو وائین اور بائین طرف دیکھتا اور ترغیب دیتا تھا اپنی قوم کو واسطے تلاش اور لینے صلیب کے کہ دفعتہً دیکھا اُسنے صلیب کو شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس پس دیکھتے ہی تلوار نکالکر حملہ کیا اور ہجوم کیا اُسنے اُنپر اور چلایا اور کہا گالی دیکر کہ ڈال دو تم صلیب کو بہ تحقیق پہونچ گئی تم پر بلا اور سختی اُس کی راوی نے بیان کیا ہے کہ دیکھا شرجیل بن حسنہ نے اُسکے ناگہانی

دراڑ کو اپنے اوپر پس ڈالدیا صلیب کو اپنے ہاتھ سے اور سامنے اپنے سینے کے کیا سپر کو اور نکال لیا اپنی تلوار کو اور سامنا کر
اُسکا اور حملہ سخت کیا دشمن خدا نے جب دیکھا اُسنے صلیب کو پڑی ہوئی اور آواز سخت سے پکارا اپنے ساتھیون کو
پس اُسلیے وہ کمک کی اُسکی مشرکون نے اور دیکھا ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ نے حملہ دشمن خدا کو شرحبیل بن حسنہ پر
پس کہا اور پوچھا اُنھون نے کہ یہ کون شخص ہی خوار کرنے والا اپنے نفس کا مسلمانون نے کہا کہ یہ والی و بادشاہ
اور قاتل تمھارے شوہر ابان بن سعید بن العاص کا ہی پس جب سُنا ام ابان نے یہ کلام حملہ سخت کرکے اُس کے
نزدیک پہونچین پھر چڑھایا تیر کو کمان مین اور چلایا بجانب تو ما کے پس دوڑے بجانب ام ابان کے گبر لوگ اور گھیرا اور گرفتار پہونچایا
اُنکو تا کہ ڈراوین اُنکو پس نہ التفات کیا ام ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بجانب اُنکے غیر ازینکہ راست کیا تیر کو اُنکے سردار
پر اور پکار کر کہا بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ پھر چھوڑا تیر کو اور دشمن خدا پہونچگیا تھا شرحبیل بن حسنہ تک اور قریب
تھا کہ غالب ہوجاوے اوپر صلیب کے اور لے لیوے اُسکو کہ دفعۃً تیر پہونچا اُسکی دائین آنکھ پر اور گھس گیا اُسمین پس
پھرا اس مین دشمن خدا پیچھے کو چلاتا ہوا اور ارادہ کیا ام ابان نے کہ دوسرا تیر چلاوین اُسپر پس دوڑے لوگ اُنکی طرف
اور چھپالیا دشمن خدا کو ساتھ سپرون اور طوارق کے اور بچاتے تھے تو ما کو اُنسے پس جب بے ڈر ہوئین ام ابان
شر اعدا سے چلانے لگین تیر اور پڑھتی تھین اشعار واقدی نے بیان کیا ہی کہ پھر مارا اُنھون نے تیر ایک گبر کو پس جا لگا
اُسکے سینے مین اور گر پڑا وہ زمین پر اور دوسرا تیر مارا اُسکو پس لگا اُسکی گردن مین پس اوندھا ہوکر گر گیا اور مرگیا اور دشمن
خدا تو ما سب کے پہلے پھرا اور بھاگا تھا بسبب حرارت لگنے تیر کے پس چلایا وہ مثل اونٹ کے تا اینکہ داخل ہوا دو
دروازی مین اور دیکھا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اس حال کو پس پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے سختی ہو تیر کس
چیز نے تمکو روک رکھا ہی اور تحقیق رہائی پائی سگ رومی نے حملہ کرو تم ان کتون پر قریب ہی اللہ کے نزدیک یہ امر کہ
پہونچ جاؤ تم دشمن خدا تک پس حملہ سخت کیا مسلمانون نے اور حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ اور سب لوگون نے اور مار ہٹایا لشکر
روم کو تا اینکہ پہونچے وہ لوگ دروازے تک اور حمایت کی اُنکی قوم نے دیوار کے اوپر سے ساتھ تیرون اور پتھرون کے پس
پھرے مسلمان اپنی جگہ پر اور مارڈالا اُنھون نے تین سو رومیون کو اور لے لیے کپڑے اور ہتھیار اور صلیب اُنکی اور داخل ہوا
دشمن خدا تو ما شہر مین درآنحالیکہ تیر نے اُسکی آنکھ مین قرار پکڑا اور نہین نکلا تھا پس جب ملا تو ما قوم مین تہنیت کرلیا اُنھون نے
دروازے کو اور دیکھا ہوئے گرد اُسکے بڑے بڑے معززرومی قوم نفر انیہ اور راسا قفد اور راراحیہ سے اور چاہا اُنھون نے کہ
نکالین تیر کو اور کھینچ لین اُسکی آنکھ سے مگر نہ نکل سکا وہ تیر اور اپنی جگہ مین رہا اور وہ نالہ و فریاد کرتا تھا پس جب دیر گذری
اس تدبیر مین اور کوئی سبیل اُسکے نکالنے کی نہ ملی پس کاٹ لیا تیر کی لکڑی کو اور باقی رہگئی گانسی اُسکی آنکھ مین اور باندھ لیا
اُسکو پٹی سے اور کہا اُس سے چلنے کو پس انکار کیا اُسنے اور بیٹھ گیا اندر دروازے کے یہانتک کہ سکون ہوا اُسکے درد
مین اور کہا قوم نے اُس سے کہ چلکر ٹھہر تو اپنے مکان مین اس باقی دن تک اس رات سے کہ آج کے دن دو مصیبتون مین

ہم گرفتار ہوئے ایک مصیبت صلیب اعظم کی اور دوسری مصیبت تیراندازی کی جوش قوم سے تجکو پہونچی اور جان گئے ہم اس امر کو
کہ مسلمانون کے سامنے کوئی نہین ٹھہر سکتا ہی اور نہین در آسکتا ہی کوئی انکی آتش حرب مین اور نہین کی تھی ہمنے تجھسے درخواست
مصالحہ کرنیکی مگر بسبب نہ دیکھنے اور نہ سننے انکے حالات اور کامون کے اور سوائے صلح کے اور کوئی صورت ہم مناسب نہین دیکھتے ہین
پس خشمناک ہوا توما اور زیادہ ہوا غصہ باطنی اُسکا اور کہا کہ سختی ہو تمپر حال یہ ہی کہ لیگئی صلیب اعظم اور اڑا پہونچی میری آنکھ کو
اور مارے گئے میرے مصاحب اور مین غفلت اور بیخبری کرون ان خلامون سے اور بادشاہ کو میری غفلت کی اطلاع اور اُسکے
نزدیک میرا عجز اور سستی ظاہر ہو اور ضرور ہی مجکو انکا مقابلہ کرنا اور بہر حال مین طلب کرونگا مین اپنی صلیب اور لونگا بعوض
اپنی آنکھ کے ہزار آنکھین انکی تاکہ بادشاہ کو معلوم ہو جاوے کہ مین نے اپنا بدلا لے لیا اور قریب ترین انکے ساتھ ایک مکر کرونگا
اور اسکے ذریعے سے انکے سردار تک پہونچونگا اور بھگا دونگا انکی جماعت کو اور لے لونگا مال اُنکا اور وہ سب جو ہمسے لوٹا ہی انھون نے
اور بھیجدونگا وہ سب بادشاہ کے پاس پھر بعد اسکے نہ راضی ہونگا اور نہ اعتماد کرونگا مین انکے ساتھ اسی پر یہانتک کہ تیار
کرونگا مین ایک لشکر اور ساتھ لونگا بار بردار یان اور زادراہ اور جاؤنگا انکے سردار ابی بکر کی طرف جو ملک حجاز مین ہین
اور مٹا دونگا انکی نشانیون کو اور کھود ڈالونگا انکی مسجدون کو اور کر دونگا اُنکے شہر کو مسکن گوہون اور کھوسٹون اور وحشی
جانورونکا پھر تو ملعون چڑھ گیا دروازے کے اوپر اور آنکھ مین پٹی باندھے ترغیب دیتا تھا لوگون کو تاکہ دور ہو جاوے
انکے دلون سے رعب اور کہتا تھا کہ بے صبری نہ کرو اس معاملے مین جو ظاہر ہوا انکو مسلمانون سے اور بیشک صلیب
بھگا ویگی انکو بسبب اپنی سختی کے اور مین ذمے دار ہوتا ہون اس امر کا پس قرار پکڑا لوگون نے اُسکے کلام سے اور سخت
لڑائی لڑے اور صبر کیا اُنکے مقابلے مین مسلمانون نے اور اطلاع دی شرحبیل بن حسنہ نے اس حال کی خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ کو اور کما قاصد سے کہ بیان کر تو خالد بن الولید سے کہ اس دشمن خدا توما داماد بادشاہ کے ہاتھ سے
ظاہر ہوا ہمکو وہ امر جو اندازہ و شمار سے باہر ہی پس ہماری کمک کے واسطے لوگ بھیجو اسوجہ سے کہ ہمارے مورچے پر
لڑائی ہر جگہ سے زیادہ ہی پس جب پہونچا قاصد پاس خالد بن الولید کے اور حال لڑائی شرحبیل اور توما اور زخمی ہونے
اُس کی آنکھ ام ابان رض کے تیر سے اور گر پڑنا صلیب کا اور آجانا اُسکا ملکیت مسلمانون مین اور مارا جانا اس شخص کا جسکے
ہاتھ مین صلیب تھی انسے بیان کیا خوش ہوئے خالد بن الولید اور سجدہ خدا کا ادا کیا پھر کہا کہ یہ ملعون توما مقرر ہی بادشاہ کے
نزدیک اور وہی منع کرتا ہی قوم کو مصالحے سے اور مین اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہون کہ کفایت کرے ہمارے واسطے
اللہ تعالیٰ اُسکے کام مین اور پھیر دے ہمسے بدی اور برائی اُسکی پھر قاصد سے کہا کہ پھر جاتو اور کہ شرحبیل بن حسنہ سے کہ جس طرح سے
مین نے تجکو امور اور حکم کیا ہی اُسی طرح حفاظت کرتے رہو اسواسطے کہ ہر گروہ مسلمانونکا مشغول ہی اُس کام مین جسکے نزدیک
ہی وہ اور مین تمسے نزدیک ہون اور تمھارے ساتھی ضرار بن الازور بھی شہر کے گرد پھر رہے ہین اور ہر وقت تم سے نزدیک
ہین اور نہ آویگا کوئی تم پر اُنکے سامنے ہو کر اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس لڑو تم اور نہ رنجیدہ ہو راوی نے بیان کیا ہی کہ

تھا مدد نے پھر آکر جواب خالد بن الولید کا شرحبیل کو پہونچایا پس صبر اور استقامت کیا انھون نے اور لڑے کیے باقی دن تک اور صبر کیا مسلمانون نے اپنی جگھون پر اور سردارانِ مسلمانون کے حال اور سختی تو ما کا ساتھ شرحبیل کے اور لوٹ لینا شرحبیل بن حسنہ کا صلیب کو سنکر بہت خوش ہوے اور ثابت قدم رہے لوگ لڑائی مین یہان تک کہ گذر گیا اُسنے وقت نماز ظہر کا اور نزدیک ہوا وقت نماز عصر کا پس موقوف کر دیا انھون نے لڑائی کو اور پھر اہر فرقہ اپنی جگہ پر تا اینکہ شام ہوگئی اور روشن کیگئی آگ اور پڑھا گیا قرآن مجید اور اذان کہی موذنون نے اور نماز عشا کی پڑھی ہر سردار نے اپنی جماعت کے ساتھ واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب تاریکی رات کی ہوئی بلایا تو ما لعون نے بڑے بڑے لوگون اور دلیران دمشق کو پس آئے وہ لوگ اُسکے پاس اور کہا اُسنے اُنسے کہ ای اہل اس دین کے تحقیق گھیر لیا ہی تمکو ایسی قوم نے کہ نہین ہی انمین بنکجوئی اور نہ دین اور نہ امان اور نہ وفاداری اور نہ ذمہ داری اور اگر مصالحہ کروگے تم اُنسے اور دینگے تمکو وہ امان تو نہ وفاداری کرینگے وہ تمھارے ساتھ اور نہ صلح رکھینگے تمسے اور اپنی اولاد اور عورتین اپنی اسواسطے ساتھ لائے ہین کہ انکو تمھارے شہرون مین آباد کرادین خوشی سے چاہو اس بات کو یا انکار کرو پس ایسی صورت مین کیونکر صبر کیا تمنے اپنی بیحرمتی اور قید ہونے اپنی عورتون اور نکل جانے اپنے گھرون کا اور اس امر سے کہ ہون عورتین تمھاری لونڈی غلام تابعدار اُنکے اور نہین جاتی رہی صلیب اُنکی طرف مگر بسبب خشم اور غضب کے تمپر اسوجہ سے کہ ارادہ کیا ہی تمنے اپنے دلون مین مٹ جانا اس دین اور مصالحہ مسلمین کا ایذادی تمکو صلیب نے اور اہانت کی تمھاری اور مین جو انکے مقابلے کو نکلا تھا اگر زخمی نہو جاتی میری آنکھ نہ پھرتا مین اُنکی لڑائی سے یہان تک کہ فراغت پاتا مین اُنسے اور اب ضرور ہین اپنا بدلا لونگا اور دوڑ کر دونگا اپنی عار کو پس بتحقیق قسم کھاتا ہون مین عزت بادشاہ رحیم کی کہ ضرور ہی مجکو بدلا لینا اور یہ کہ نکالونگا مین دو ہزار آنکھین اہل عرب کی اور بھیجونگا بادشاہ کے پاس پھر اپنی صلیب کو لونگا اور اگر غفلت کی مین نے ان باتون مین تو نہ بیخوف ہونگا مین خفگی بادشاہ سے بہ نسبت اپنے پس جب سُنی ان لوگون نے یہ گفتگو تو ما کی کہا ای سردار حال یہ ہی کہ قوم مسلمان بہت ہین اور نہین ہی تیری تدبیر مگر یہ کہ قصد کیا جاوے جہت اور طرف کا ان جہتون سے یہانتک کہ باگین پھیر کر آدینگے قوم ہر جگہ سے اور لشکر لیکر آویگا تیری طرف بڑا سردار اُنکا دروازہ شرقی سے آویگا دوسرا سردار باب جابیہ سے اگر سخت گذریگا اور پیش آویگا وہ امر جسکی طاقت تجھے نہین ہی اور بعد اسکے ہم راضی ہین اس امر مین جسمین تو راضی ہی پس اگر حکم دیگا تو ہمکو نکلنے کا اُنکے مقابلے مین نکلینگے ہم اور اگر حکم کریگا تو ہمکو لڑنے کا شہر پناہ پر لڑینگے ہم تو مانے کہا فریب سے تمھارے واسطے ایک خاص تدبیر لڑائی کی تجویز کرونگا مین پھر حکم کیا اُسنے سب خاص و عام کے یکجا ہونے کا پس اکٹھا ہوئے سب لوگ مگر رہ گئے کچھ تھوڑے لوگ دروازون پر بحفوظ مسلمانون کے پس جب یکجا ہو چکے سب لوگ کہا تو مانے کہ مین نے ارادہ کیا ہی کہ درآئون مین ناگاہ مسلمانون پر اس رات مین اور جا پڑون انکی جگھون پر اسواسطے کہ راہ خوفناک ہی اور تم لوگ زیادہ واقف اور خبردار اپنے شہر کے ہو بہ نسبت اپنے غیر کے پس ہر شخص کو تم مین سے چاہیے کہ مسلح ہوکر اپنے دروازہ سے نکلے اور

پیچھا مارے قوم پر اور مین اپنے ساتھیون سمیت اپنے دروازے سے نکلونگا اور مین امید رکھتا ہون کہ نہ پھیرونگا گر سانہ خوشی اور سرور کے پس جسوقت فراغت پاؤنگا مین قوم سے اور باگ پھیر کر آؤنگا تمھاری طرف پس ایک ایک کو ان مین سے جھگاتے اور مٹاتے ہوے سردار قوم تک پہونچونگا پس قید کرونگا اسکو اور روانہ کرونگا بادشاہ کے پاس تاکہ حکم کریگا اسکی نسبت جو چاہیگا پس جو شخص نکلے تم مین سے کسی جہت کی طرف پس نہ پھیرے اور نہ ہٹے وہ اپنی جگہ سے یا بھوکھ جاؤن مین اُس تک سبھون نے کہا کہ تیرا حکم بخوشی منظور ہی پس اُسیوقت قصد کیا توما نے بجانب قوم کے اور جدا جدا کیا ہر گروہ کو اور بھیجا ایک گروہ کو باب جابیہ پر اور ایک گروہ کو باب شرقی پر اور کہا اُنسے نہ ڈرو تم کسواسطے کہ بڑا سردار قوم کا خالد بن الولید دور ہی تمسے اور نہین ہی باب جابیہ پر مگر ناکس اور غلام لوگ پس پس ڈالو تم انکو مثل پیسنے قلے کے اور کھا جاؤ تم انکو مثل کھانیکے پس روانہ ہوے وہ لوگ اور بلا کر بھیجا توما نے ایک اور گروہ کو باب الفراديس پر بجانب عمرو بن العاص کے اور ایک گروہ کو باب کیسان پر بطرف سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے پس روانہ ہوا ہر گروہ جہان بھیجا گیا اور خاص کر لیا توما نے اپنے تئین اپنے دروازے کیواسطے اور اُسکے ساتھ دلیران قوم تھے اور نہین چھوڑا کسی بہادر دلیر کو اُسنے جسکی شجاعت کو وہ جانتا تھا مگر یہ کہ اپنے ساتھ مقرر کیا اُسکو پھر کہا قوم سے کہ قریب ہی کہ چڑھ آؤن مین تمھارے واسطے اپنے دروازے پر ایک شخص کہ جسکے پاس ناقوس ہوگا کہ بجاویگا وہ اُسکو اور آواز گھنٹے کو پس جسوقت سنو تم اُسکی آواز کو پس وہی نشانی ہی میری اور تمھارے بیچ مین پس کھولدو دروازون کو اور نکلو جلدی کرکے بجانب اپنے دشمنون کے اور درآؤنگا وہ اُنپر اور بیشک تم پاؤگے مسلمانون کو اس حیثیت سے کہ کوئی انمین کا سوتا اور کوئی بیٹھا ہوگا پس دراؤ تم اُنپر پیش ازانیکہ پہونچین وہ اپنے ہتھیارون تک پس لگاؤ اُنپر ضربات ایذا دہندہ اور مارڈالو انکو جسطرح سے چاہو تم پس اگر کروگے تم اس کام کو صدق دل اور راستی سے بسبب قوم کے اس رات مین اُمید کروگے تم انمین اس امر کی کہ شکست اُٹھاوینگے اور ٹوٹ جاوینگے وہ ایسا ٹوٹنا کہ نہ بند ہو سکینگے اور نہ درست حال ہو سکینگے کبھی بعد اسکے پس خوش ہوئے قوم اس کلام سے اور چلے بموجب اُسکی حکم کے اور ارادہ کیا ہر فرقے نے ایک دروازے کا ہر دروازون سے راوی نے بیان کیا ہی کہ بلایا توما ملعون نے ایک نصرانی کو اور کہا اس سے کہ لے تو ناقوس کو اور چڑھ جا دروازے پر پس جسوقت دیکھے تو ہمکو کہ کھولا ہمنے دروازے کو تو بجا اُس سے ایسی آواز کہ انمین اسکو سب لوگ ہمارے جو دروازون پر مقرر ہین اور دور ہین وہ اپنے دشمنون کی طرف پس کہا اُسنے کہ یہ امر بخوشی منظور اور پسند ہی پھیر روانہ ہوا وہ اور جلدی کی اُسنے اس کام پر اور لایا ایک بڑا ناقوس اور چڑھ گیا دروازے پر اور چلا توما ساتھ ایک لشکر کے اپنے لشکر سے جو زرہین اور خود پہنے تھے اور انکے ہاتھ مین عمود اور تلوارین تھین اور توما ان سب کے آگے تھا اور اُسکے ہاتھ مین چوڑی تلوار ہندی کی اور سپر جرمقیہ کی تھی اور پہنے تھا دشمن خدا جوشن لوہے کے اور اُسکے سر پر خود کسر ویہ تھا جو ہرقل نے اسکو اپنے سلح خانے سے بطور تحفے کے بھیجا تھا اور اُسپر سونے چاندی کا کام اور سیف بران اسمین کچھ کارگر نہین ہوتی تھی پس جب پہونچا وہ دروازے پر اور پورا ہو گیا لشکر اسکا کہا اُسنے اپنے ساتھیون سے کہ اب جلدی اور کوشش کرو تم

کہ پہونچ جاؤ دشمنون تک اور پہونچکر حملہ کرو اور ناگہان در آؤ اور ٹھہراؤ تلوارون کو اوپر اور جو شخص تمسے امان طلب کرے
پس باقی رکھو اسکو مگر یہ کہ وہ سردار قوم کا ہو اور تم مین سے جو شخص دیکھے صلیب کو پس پہونچ جائے اُس تک اور اگر دور ہو
صلیب اس شخص سے پس آواز دیکر پکارے مجکو تا اینکہ جاؤن مین بجانب اُسکے سمجھون نے کہ ماکہ یہ حکم ہمکو بخوشی پسند اور منظور ہی
پھر اُسکے حکم سے دروازہ کھولا گیا اور ایک شخص نے اُسکے ساتھیون سے صاحب ناقوس کے پاس جاکر حکم اُسکے بجانے کا دیا
پس ایک ایسی آواز سخت بجائی اُسنے کہ سوائے اُسکے اور آواز نہ تھی یہانتک کہ کھولا قوم نے سب دروازون کو اور
دوڑ پڑے لوگ اُسیوقت اور نکلا قوم ملعون دروازے سے اور سُنی مسلمانون نے آواز پس دوڑے وہ لوگ بجانب صحابہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور وہ غافل تھے قوم کے فریب سے مگر یہ کہ جاگتے اور ہوشیار تھے پس جب سُنا لوگون نے آواز کو
جگا دیا بعضون نے بعض کو اور آوازین دینے لگے اور اُٹھ کھڑے ہوے لوگ اپنے خوابگاہ ہوسے مثل شیر حملہ آور کے پس نہین پہونچے
اُن تک دشمن اُنکے مگر یہ کہ وہ ہوشیار ہو گئے تھے اور متوجہ مقابلہ دشمن ہوئے مگر بے ترتیب تھے پس لڑے لوگ بیچ اندھیری رات
کے اور کام کیا تلوارون نے اور سنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے آواز کو پس اُٹھ کھڑے ہوئے بدحواس گھبرائے ہوے بسبب سننے آواز
اور فریاد کے اور چلا کر کہا واغوثاہ واسلاماہ واجحلاہ اکید واقوی درب الکعبۃ اللھم انظر الیھم بعین
الاستاء وانصرھم وکانتسلمھم الی عدوھم پھر بلایا فتحان بن زید طائی برادر عدی بن حاتم طائی کو اور کہا اُنسے کہ تم میری
جگہ پر ٹھہرو میری قوم اور لڑکے بالون مین کہ نہین صبر ہی مجکو اس سے جو سُنا ہی مین نے اور احتیاط رکھو تم اس امر سے کہ آوین کوئی
تمھارے سامنے سے پھر چھوڑا خالد بن الولید نے لشکر کو فتحان کے ساتھ اور روانہ ہوے وہ ساتھ چار سو سوار کے اپنے
لشکر سے اور وہ ہردون زرہ کے تھے اور نہین پہنے تھے دیگر کپڑے ملک شام کے اور کھلے سر تھے بدون خود کے اور ہار رکھا
تھا انکو عجلت روانگی نے بجانب مسلمانون کے مسلح ہونے سے اور چھوڑ دیا تھا گھوڑے کی باگ کو اُنھون نے اور اُنکے
ہمراہیون نے اور وہ آگے اپنی قوم کے تھے اور آنسو انکے جاری تھے رخسارون پر بسبب خوف کے بحال مسلمانونکے
اور سُنا لوگون نے اُنکو یہ اشعار رنج آمیز پڑھتے ہوے پھر کوشش کی چلنے مین اور چار سو سوار انکے پیچھے تھے اور جنبش دیتے تھے
تلوارون کو تا اینکہ پہونچے باب شرقی پر اور اُسی وقت وہ گروہ جو اُس دروازہ پر تھا ناگہان در آیا تھا رافع بن عمیرہ پر اور وہ ثابت
اور قائم تھے واسطے مقابلے اور لڑائی کے قوم روم سے اور لڑ رہے تھے اور تلوارین چمکتی تھین اور کام کرتی تھین اور سُنائی دیتی
تھین آوازین تلوارون کی ڈھالون پر اور آوازین چلانے کی پشت دروازون کی اور بلند تھین آوازین مسلمانونکی ساتھ تکبیر کے
اور قوم شہر پناہ کے اوپر سے دھمکاتی تھی اور چلاتی تھی بوقت بیدار ہو جانے مسلمانونکی انکے مقابلے مین پس حملہ کیا
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قوم پر اور پکارا اپنی بلند آواز سے کہ بشارت ہو تمکو ای گروہ مسلمانون کے آیا تمھارے
تئین فریاد رس پروردگار عالم کی طرف سے سوار ہلاک کرنے والا ہون مین خالد بن ولید ہون پھر حملہ کیا رومیون پر
اپنے ساتھیونکے پس مار ڈالا اُنھون نے لوگون کو اور ڈال دیا زمین پر دلیرون کو اور باوصف اس معاملے کے عمل اُن کا

پیچھا پہ مارے قوم پر اور مین اپنے ساتھیون سمیت اپنے دروازے سے نکلونگا اور مین اُمید رکھتا ہون کہ نہ پھیرونگا اگر ساتھ خوشی
اور سرور کے پس جسوقت فراغت پاؤنگا مین قوم سے اور باگ پھیر کر آؤنگا تمھاری طرف پس ایک ایک کو ان مین سے
بھگاتے اور مٹاتے ہوے سردار قوم تک پہونچونگا پس قید کرونگا اسکو اور روانہ کرونگا بادشاہ کے پاس تاکہ حکم کریگا اسکی
نسبت جو چاہیگا پس جو شخص نکلے تم مین سے کسی جہت کی طرف پس نہ پھرے اور نہ ہٹے وہ اپنی جگہ سے یا بھوبخ جاؤن مین
اُس تک سبھون نے کہا کہ تیرا حکم بجوشی منظور ہی پس اُسیوقت قصد کیا توما نے بجانب قوم کے اور جدا جدا کیا ہر گروہ کو اور بھیجا ایک
گروہ کو باب جابیہ پر اور ایک گروہ کو باب شرقی پر اور کہا اُنسے نہ ڈرو تم کسو اسطے کہ بڑا سردار قوم کا خالد بن الولید دور رہا
تم سے اور نہین ہی باب جابیہ پر مگر ناکس اور غلام لوگ پس پیس ڈالو تم انکو مثل پیسنے حنطے کے اور کھا جاؤ تم انکو مثل کھانیکے پس
روانہ ہوے وہ لوگ اور بلا کر بھیجا توما نے ایک اور گروہ کو باب الفراویس پر بجانب عمرو بن العاص کے اور ایک گروہ کو باب
کیسان پر بطرف سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے پس روانہ ہوا ہر گروہ جہان بھیجا گیا اور خاص کر لیا توما نے اپنے
تئین اپنے دروازے کیواسطے اور اُسکے ساتھ دلیران قوم تھے اور نہین چھوڑا کسی بہادر دلیر کو اُسنے جسکی شجاعت کو وہ جانتا
تھا مگر یہ کہ اپنے ساتھ مقرر کیا اُسکو پھر کہا قوم سے کہ قریب ہی کہ چڑھاؤن مین تمھارے واسطے اپنے دروازے پر ایک شخص کو جسکے
پاس ناقوس ہوگا کہ بجادیگا وہ اُسکو اور آواز گھنٹے کو پس جسوقت سنو تم اُسکی آواز کو پس وہی نشانی ہی میری اور تمھارے
بیچ مین پس کھولدو دروازون کو اور نکلو جلدی کر کے بجانب اپنے دشمنون کے اور درآؤ ناگاہ اُنپر اور بیشک تم پاؤگے
مسلمانون کو اس حیثیت سے کہ کوئی انمین کا سوتا اور کوئی بیٹھا ہوگا پس دراؤ تم اُنپر پیش ازانیکہ پہونچین وہ اپنے ہتھیارون تک
پس لگاؤ اُنپر ضربات ایذا دہندہ اور مار ڈالو اُنکو جسطرح سے چاہو تم پس اگر کروگے تم اس کام کو صدق دل اور راستی سے نسبت
قوم کے اس رات مین اُمید کروگے تم انمین اس امر کی کہ شکست اُٹھا دینگے اور ٹوٹ جاوینگے وہ ایسا ٹوٹنا کہ نہ
بندھ سکینگے اور نہ درست حال ہو سکینگے کبھی بعد اسکے پس خوش ہوئے قوم اس کلام سے اور چلے بموجب اُسکی حکم کے اور ارادہ کیا ہر
فرقے نے ایک دروازے کا ہر دروازون سے راوی نے بیان کیا ہی کہ بلایا توما ملعون نے ایک نصرانی کو اور کہا اس سے
لے تو ناقوس کو اور چڑھ جا دروازے پر پس جسوقت دیکھے تو ہمکو کہ کھولا ہمنے دروازے کو تو بجا اُس سے ایسی آواز کہ
انمین اسکو سب لوگ ہمارے جو دروازون پر مقرر ہین اور دوڑین وہ اپنے دشمنون کی طرف پس کہا اُسنے کہ یہ امر بخوشی منظور
اور پسند ہی پھر روانہ ہوا وہ اور جلدی کی اُسنے اس کام پر اور لایا ایک بڑا ناقوس اور چڑھ گیا دروازے پر اور چلا توما ساتھ ایک
لشکر کے کہ اپنے لشکر سے جو زرہین اور خود پہنے تھے اور اُنکے ہاتھ مین عمود اور تلوارین تھین اور توما ان سب کے آگے تھا اور اُسکے
ہاتھ مین چوڑی تلوار ہندکی اور پھر جو مقید کی تھی اور پہنے تھا دشمن خدا جوشن لوہے کے اور اُسکے سر پر خود کسر یہ تھا جو
ہرقل نے اسکو اپنے سلح خانے سے بطور تحفے کے بھیجا تھا اور اُسپر سونے چاندی کا کام اور سیف بران اسمین کچھ کارگر نہین ہوتی
تھی پس جب پہنچا وہ دروازے پر اور پورا ہو گیا لشکر اسکا کہا اُسنے اپنے ساتھیون سے کہ ایسی جلدی اور کوشش کرو تم

کہ پہونچ جاؤ دشمنون تک اور پہونچکر حملہ کرو اور ناگہان درآؤ اور ٹھہراؤ تلوارون کو اپر اور جو شخص تمسے امان طلب کرے
پس باقی رکھو اسکو مگر یہ کہ وہ سردار قوم کا ہو اور تم مین سے جو شخص دیکھے صلیب کو پس پہونچ جائے اُس تک اور اگر دور ہو
صلیب اس شخص سے پس آواز دیکر پکارے مجکو تا اینکہ جاؤن مین بجانب اُسکے سبھون نے کہا کہ ہمکو بخوشی پسند اور منظور ہی
پھر اُسکے حکم سے دروازہ کھولا گیا اور ایک شخص نے اُسکے ساتھیون سے صاحب ناقوس کے پاس جاکر حکم اُسکے بجانے کا دیا
پس ایک ایسی آواز سخت بجائی اُسنے کہ سوائے اُسکے اور آواز نہ تھی یہانتک کہ کھولا قوم نے سب دروازون کو اور
دوڑ پڑے لوگ اُسپر وقت اور نکلا تو ملعون دروازے سے اور سُنی مسلمانون نے آواز پس دوڑے وہ لوگ بجانب صحابہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور وہ غافل تھے قوم کے فریب سے مگر یہ کہ جاگتے اور ہوشیار تھے پس جب سُنا لوگون نے آواز کو
جگا دیا بعضون نے بعض کو اور آوازین دینے لگے اور اُٹھ کھڑے ہوے لوگ اپنے خوابگاہ سے مثل شیر حملہ آور کے پس نہین پہونچے
اُن تک دشمن اُنکے مگر یہ کہ وہ ہوشیار ہو گئے تھے اور متوجہ مقابلہ دشمن ہوئے مگر بے ترتیب تھے پس لڑے لوگ بیچ اندھیری رات
کے اور کام کیا تلوارون نے اور سنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے آواز کو پس اُٹھ کھڑے ہوئے بدحواس گھبرائے ہوے بسبب سننے آواز
اور فریاد کے اور چلا کر کہا واغوثاہ واسلاماہ واجمالاہ اکید واقوی ورب الکعبۃ اللھم انظر الیھم بعینک لا
لا تنام وانصرھم ولا تسلمھم الی عدوھم پھر بلایا فتحان بن زید طائی برادر عدی بن حاتم طائی کو اور کہا اُسنے کہ تم میری
جگہ پر ٹھہرو میری قوم اور لڑکے بالون مین کہ نہین صبر ہی مجکو اس سے جو سُنا ہی مین نے اور احتیاط رکھو تم اس امر سے کہ آوین کوئی
تمھارے سامنے سے پھر چھوڑا خالد بن الولید نے لشکر کو فتحان کے ساتھ اور روانہ ہوے وہ ساتھ چار سو سوار کے اپنے
لشکر سے اور وہ ہر دن زرہ کے تھے اور نہین پہنے تھے دیگر کپڑے ملک شام کے اور کھلے سر تھے بدون خود کے اور ہاتھ رکھا
تھا انکو عجلت روانگی نے بجانب مسلمانون کے مسلح ہونے سے اور چھوڑ دیا تھا گھوڑے کی باگ کو اُنھون نے اور اُنکے
پھرا ہیون نے اور وہ آگے اپنی قوم کے تھے اور آنسو انکے جاری تھے رخسارون پر بسبب خوف کے بحال مسلمانونکے
اور سُنا لوگون نے اُنکو یہ اشعار رجز آمیز پڑھتے ہوے پھر کوشش کی چلنے مین اور چار سو سوار اُنکے پیچھے تھے اور جنبش دیتے تھے
تلوارون کو تا اینکہ پہونچے باب شرقی پر اور اُسی وقت وہ گروہ جو اُس دروازہ پر تھا ناگہان درآیا تھا رافع بن عمیرہ پر اور وہ ثابت
اور قائم تھے واسطے مقابلے اور لڑائی کے قوم روم سے اور لڑ رہے تھے اور تلوارین چمکتی تھین اور کام کرتی تھین اور سُنائی دیتی
تھین آوازین تلوارون کی ڈھالون پر اور آوازین چلانے کی پشت دروازون کی اور بلند تھین آوازین مسلمانونکی ساتھ تکبیر کے
اور قوم شہر پناہ کے اوپر سے دھمکاتی تھی اور چلاتی تھی بوقت بیدار ہو ہوشیار ہو جانے مسلمانونکی انکے مقابلے مین پس حملہ کیا
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قوم پر اور پکارا اپنی بلند آواز سے کہ بشارت ہو تمکو ای گروہ مسلمانون کے آیا تمھارے
تئین فریاد رس پروردگار عالم کی طرف سے سوار ہلاک کرنے والا ہون مین خالد بن ولید ہون پھر حملہ کیا روسیون پر مع
اپنے ساتھیونکے پس مار ڈالا اُنھون نے لوگون کو اور ڈال دیا زمین پر دلیرون کو اور باوصف اس معاملے کے عمل اُنکا

متعلق تھا ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور تمام مسلمانوں کے جنکو دروازوں پر مقرر کیا تھا اور وہ سنتے تھے
آوازیں اور فریاد کرنا اُنکا اور آوازیں اور فریاد رومی اور نصاریٰ اور یہود کی بلند تھیں سنان بن عوف نے
روایت کی ہے کہ پوچھا میں نے اپنے چچازاد بھائی قیس بن ہبیرہ سے کہ آیا یہودی بھی تمسے لڑتے تھے اُنھوں نے کہا ہاں لڑتے
تھے دیوار کے اوپر سے اور چلاتے تھے وہ ہمپر تیر اور پتھر اور ہاری نے بیان کیا ہے کہ ڈرا خالد بن الولید شرحبیل بن حسنہ کے
واسطے بسبب قریب ہونے دشمن خدا تو ملعون کے اُسکے سوا سے کہ وہ اسی دروازے پر تھا پس خوف کیا خالد بن الولید نے شرحبیل
بن حسنہ پر بسبب شجاعت تو ملے کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پیش ہوا شرحبیل بن حسنہ کو دشمن خدا تو ملعون سے ایسا سخت
اور بڑا معاملہ کہ نہیں پیش آیا کسی کو مثل اُسکے اور صورت یہ ہوئی کہ ناگہان در آیا تو ملعون اُس گروہ پر جو شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ تھے
اور سب سے پہلے نکلنے والا قوم سے اور پہلے پہونچنے والا مسلمانوں کی طرف تو ملعون تھا پس صبر کیا مسلمانوں نے مثل صبر جسے
مرتبے والوں کے اور ثابت اور قائم رہے لڑائی پر اور لڑا دشمن خدا تو ملعون سخت لڑائی درانحالیکہ پھاڑتا تھا وہ صفوں کو دائیں
اور بائیں اور پکارتا تھا کہ کہاں ہے تمھارا سردار جسنے تیر چلا کر مجکو زخمی کیا میں رکن بادشاہ کا ہوں میں مدد دینے والا صلیب کا
ہوں پس لاؤ اور سپرد کرو اُسکو میرے تاکہ پلٹ جاؤں میں تمھارے مقابلے سے پس جب سُنی شرحبیل رضؓ بن حسنہ کاتب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز اُسکی ارادہ کیا اُسکی طرف کا اور زخمی کیا تھا اسی تو ملعون نے بہت لوگونکو مسلمانوں سے پس کہا
شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں ہوں ساتھی تیرا اور بدخواہ اور مخالف تیرا میں سردار قوم کا ہوں میں ہلاک کرنے والا
تمھاری جماعت کا ہوں میں لینے والا تمھاری صلیب کا ہوں میں کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں پس بھاگ
بھی تو ملعون نے مثل پھیرنے شیر کے اپنے شکار پر اور کہا کہ تمھیں کو طلب کیا میں نے اور تمھاری ہی خواہش رکھتا ہوں میں پھر
سب سے الگ ہو گیا اُنکے مقابلے میں اور دم بھر نہ پہونچا یا اُنکو اور نہیں دیکھا تھا لوگوں نے مدتوں میں زدوکوب کو مثل اُن دونوں کے
اس رات میں اور دیکھا شرحبیل بن حسنہ رضؓ نے ایسی چیز کو کہ خوفناک کیا اُسنے اُنکو پس تھے وہ دونوں اسی حالت میں کہ گذری
آدھی رات اور ہر شخص اپنے نزدیک والے سے لڑتا تھا اور تھیں ام ابان بنت عتبہ ساتھ شرحبیل بن حسنہ کے کہ نہیں روہوئی تھیں
انسے اور اس رات میں بڑا صبر اور استقلال کیا اُنھوں نے اور چلائے تیر اور کوئی تیر اُنکا نہیں پڑتا تھا مگر کسی مرد مشرک پر یہانتک کہ قتل
کیا بہت لوگوں کو اور رومی اُنکو مرد سمجھتے تھے اور اسیطرح وہ تیر چلاتی تھیں یہانتک کہ سوائے ایک تیر کے اور اُنکے پاس
باقی نہ رہا پس وہ اس تیر کو لیے ہوئے دائیں اور بائیں قوم کو دیکھتی تھیں اور قوم رومی الگ تھی اُنسے بخوف تیر کے کہ دفعتہً قریب
آیا اُنکے ایک شخص قوم سے اور چلایا اُنھوں نے اُسپر تیر کو پس جا لگا تیر اُسکے سینے پر پس جب قریب ہوا وہ موت کے ناگہان
حملہ کیا اور در آیا اُنپر اور فریاد اور آواز دیکر پکارا اپنی قوم کو پس پھرے وہ لوگ اُسطے اُسکی اعانت کے اور ناگہان در آئے وہ
ام ابان پر اور گرفتار کر لیا اُنکو اور مر گیا وہ دشمن خدا جسکو ام ابان رضؓ نے تیر مارا تھا اور شرحبیل رضؓ بن حسنہ کا یہ حال تھا کہ پیش آیا
اُنکو دشمن خدا سے وہ معاملہ جو نہیں پیش آیا کسی کو مگر یہ کہ صبر اور ثابت قدمی کی اُنھوں نے اور ماری ایک ضرب سخت

تلوار کی دشمن خدا پر پس لیا اُسنے اس ضرب کو اپنی ڈھال پر اور ٹوٹ گئی تلوار شرحبیل بن حسنہ کی پس طمع کی دشمن خدا نے ہمین اور حملہ کیا اُنپر اور گمان کیا اُسنے کہ وہ میرے قیدی ہو چکے اور اسی حالت مین ظاہر ہوے دو سوار اور اُنکے پیچھے لشکر سوارون کا تھا پس ناگہان در آئے وہ لوگ رومیون پر اور دیکھا اُنھون نے ام ابان کو اس حیثیت سے کہ ایک سوار انکو اپنے دونون ہاتھون سے پکڑے ہی اور وہ فریاد کرتی ہین پس آپہونچے دونون اُنکے پاس ایک عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق اور دوسرے ابان بن عثمان رضی اللہ عنہم تھے پس مار ڈالا ان دونون نے اُس سوار کو اور چھڑایا ام ابانؓ اور شرحبیل بن حسنہ کو اور پلٹ گیا دشمن خدا تو ما بجانب لشکر کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی بسلسلۂ راویون کے تمیم بن عدی سے کہا تمیم بن عدی نے کہ تھا مین بیچ لشکر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور اس معرکے مین کوئی سردار مسلمانون کا مثل ابوعبیدہ بن الجراح اور اُنکے ساتھیونکے نہین لڑا اور صورت یہ ہوئی کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے خیمے مین نماز پڑھتے تھے اور وہ قوم سے دور تھے کہ ناگہان سُنی اُنھون نے آواز کو جو بلند ہوئی اور دروازہ کھولا گیا اور دوڑے مسلمان قوم کیطرف پس جب دیکھا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے اس معاملے کو مختصر کرکے تمام کیا نماز کو اور کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر مسلح ہوے اور اُٹھ کھڑی ہوئی قوم اُنکے ساتھ اور زرہین پہنی اُنھون نے ساتھ ہتھیارون کے اور قریب ہوے ابوعبیدہ بن الجراح قوم سے اور دیکھا اُنکو رزمگاہ مین کہ للکارتے اور لڑتے تھے پس پھرے وہ قوم کی طرف سے دائین بائین کو یہان تک کہ تجاوز کیا اُسنے اور بڑھے بجانب دروازے کے اور پہونچے وہان اور قوم لڑ رہی تھی پس آواز تکبیر کی بلند کی ابوعبیدہؓ بن الجراح اور اُنکے ساتھیون نے پس جب سُنی مشرکون نے آواز کلمے کی سمجھے وہ مسلمان آپڑے اُنپر ساتھ لشکر کے یا بھاری جماعت کے پس پھرے وہ اپنی طرف کو اور آگے اُنکے جرجی بن قالا سردار اُنکا تھا پس تعاقب کیا اُسکا مسلمانون نے اور خرچ کیا اُنھین تلوار کو یہانتک کہ جب نزدیک پہونچے وہ لوگ دروازے کے پس حملہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اونکے ساتھیون نے اور ملگئے اور پہونچگئے قوم تک اور پڑتے تھے تیر اور پتھر مسلمانون پر دروازے کے اوپر سے اور مسلمان نہین پھرتے تھے اُنکے پیچھے سے پس جب قصد کیا مسلمانون نے اُنکا سو قوت کیا پتھر اور تیر چلانا اُن لوگون نے اس خیال سے کہ اپنی قوم پر پڑینگے اور ایذا پہونچاوینگے اور تصور کیا اور دیکھا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے اس امر کو حسن اتفاق سے پس صرف کیا مسلمانون نے تلوارونکو اُنھین **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ معلوم کیا مین نے کہ نہین بچا اس واقعے مین رومیون سے کوئی شخص مگر چوتھائی بڑا اور سب کے سب مارے گئے اور مارا گیا جرجی بن قالا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایسی لڑائی لڑے کہ مثل اُسکے نہین دیکھی گئی تھی نہین وہ ایسی حالت مین تھے کہ دکھائی دیے ضرار بن الازور اور وہ آکودہ تھے خون سے پس مناداۃ الولید نے اُنسے پوچھا کہ کیا حال ہی تمھارے پیچھے ضرار بن الازور نے کہا کہ بشارت ہو تمکو اے سردار کہ نہین آیا مین تمھارے پاس مگر اُسوقت کہ شمار کر لیا مین نے کہ اس ساعت مین مین نے ڈیڑھ سو آدمیونکو مار ڈالا اور میرے ساتھیون نے اسقدر لوگون کو مارا جنکی عدد شمار نہین ہی اور کفایت کیا مین نے تمھارے واسطے اُن لوگونکی شدت کو جو نکلے تھے باب صیر سے بطرف یزید بن ابی سفیان کے پھر باگ پھیری مین نے سب سردارونکی طرف پس مار ڈالا مین نے

متعلق تھا ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور تمام مسلمانوں کے جنکو دروازوں پر مقرر کیا تھا اور وہ سنتے تھے
آوازیں اور فریاد کرنا انکا اور آوازیں اور شور یاروم اور نصاری اور یہود کی بلند تھیں سنان بن عوف نے
روایت کی ہے کہ پوچھا میں نے اپنے چچازاد بھائی قیس بن ہبیرہ سے کہ آیا یہودی بھی تمسے لڑتے تھے انھوں نے کہا ہاں لڑتے
تھے دیوار کے اوپر سے اور چلاتے تھے وہ ہم پر تیر اور پتھر واقدی نے بیان کیا ہے کہ ڈرخالد بن الولید شرحبیل بن حسنہ کے
واسطے بسبب قریب ہونے دشمن خدا تو ملعون کے انکے سواسطے کہ وہ اسی دروازے پر تھا پس خوف کیا خالد بن الولید نے شرحبیل
بن حسنہ پر بسبب شجاعت تو ملعون کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پیش آیا شرحبیل بن حسنہ کو دشمن خدا تو ملعون سے ایسا سخت
اور بڑا معاملہ کہ نہیں پیش آیا کسی کو مثل انکے اور صورت یہ ہوئی کہ ناگہان در آیا تو ملعون اس گروہ پر جو شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ تھے
اور سب سے پہلے نکلنے والا قوم سے اور پہلے پہونچنے والا مسلمانوں کی طرف تو ملعون تھا پس صبر کیا مسلمانوں نے مثل صبر کرنے
مرتبے والوں کے اور ثابت اور قائم رہے لڑائی پر اور لڑا دشمن خدا تو ملعون سخت لڑائی درانحالیکہ پھاڑتا تھا وہ صفوں کو دائیں
اور بائیں اور پکارتا تھا کہ کہاں ہے تمھارا سردار جسنے تیر چلا کر مجکو زخمی کیا میں رکن بادشاہ کا ہوں میں مدد دینے والا صلیب کا
ہوں پس لاؤ اور سپرد کرو اسکو میرے تاکہ پلٹ جاؤں میں تمھارے مقابلے سے پس جب سنی شرحبیل رضؓ بن حسنہ کاتب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز اسکی ارادہ کیا اسکی طرف کا اور زخمی کیا تھا اسی تو ملعون نے بہت لوگوں کو مسلمانوں سے پس کہا
شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں ہوں ساتھی تیرا اور بدخواہ اور مخالف تیرا میں سردار قوم کا ہوں میں ہلاک کرنے والا
تمھاری جماعت کا ہوں میں لینے والا انھاری صلیب کا ہوں میں کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں پس بھاگ
پھیری تو ملعون نے مثل پھیرنے شیر کے اپنے شکار پر اور کہا کہ تجھیں کو طلب کیا میں نے اور تمھاری ہی خواہش رکھتا ہوں میں پھر
سب سے الگ ہوگیا انکے مقابلے میں اور صدمہ پہونچایا انکو اور نہیں دیکھا تھا لوگوں نے مدتوں میں زدوکوب کو مثل ان دونوں کے
اس رات میں اور دیکھا شرحبیل بن حسنہؓ نے ایسی چیز کو کہ خوفناک کیا اسنے انکو پس تھے وہ دونوں اسی حالت میں کہ گذری
آدھی رات اور ہر شخص اپنے نزدیک والے سے لڑتا تھا اور تھیں ام ابانؓ بنت عتبہ ساتھ شرحبیل بن حسنہ کے کہ نہیں دیکھی تھیں
انسانہ اور اس رات میں بڑا صبر اور استقلال کیا انھوں نے اور چلائے تیر اور کوئی تیر انکا نہیں پڑتا تھا مگر کسی مرد مشرک پر یہانتک کہ قتل
کیا بہت لوگوں کو اور رومی انکو مردہ سمجھتے تھے اور اسیطرح وہ تیر چلاتی تھیں یہانتک کہ سوائے ایک تیر کے اور انکے پاس
باقی نہ رہا پس وہ اس تیر کو لیے ہوئے دائیں اور بائیں قوم کو دیکھتی تھیں اور قوم رومی الگ تھی اسلئے بخوف تیر کے کہ دفعتہً قریب
آیا انکے ایک شخص قوم سے اور چلایا انھوں نے اسپر تیر کو پس جانا کہ تیر اسکے سینے پر پس جب قریب ہوا وہ موت کے ناگہان
حملہ کیا اور در آیا اوپر اور فریاد اور آواز دیکر پکارا اپنی قوم کو پس پھیرے وہ لوگ اسطے اسکی اعانت کے اور ناگہان در آئے وہ
ام ابان پر اور گرفتار کر لیا انکو اور مر گیا وہ دشمن خدا جسکو ام ابانؓ نے تیر مارا تھا اور شرحبیل رضؓ بن حسنہ کا یہ حال تھا کہ پیش آیا
انکو دشمن خدا سے وہ معاملہ جو نہیں پیش آیا کسی کو مگر یہ کہ صبر اور ثابت قدمی کی انھوں نے اور ماری ایک ضرب سخت

تلوار کی دشمن خدا پر پس لیا اُسنے اس ضرب کو اپنی ڈھال پر اور ٹوٹ گئی تلوار شرحبیلؓ بن حسنہ کی پس طمع کی دشمن خدا نے ہمین اور حملہ کیا اُپر اور گمان کیا اُسنے کہ وہ میرے قیدی ہو چکے اور اسی حالت مین ظاہر ہوے دو سوار اور اُنکے پیچھے لشکر سواروں کا تھا پس ناگہان در آئے وہ لوگ رومیون پر اور دیکھا اُنھون نے ام ابان کو اس حیثیت سے کہ ایک سوار انکو اپنے دونون ہاتھون سے پکڑے ہی اور وہ فریاد کرتی ہین پس آپہونچے دونون اُنکے پاس ایک عبدالرحمنؓ بن ابوبکر صدیق اور دوسرے ابانؓ بن عثمان رضی اللہ عنہم تھے پس مار ڈالا ان دونون نے اُس سوار کو اور چھڑایا ام ابانؓ اور شرحبیلؓ بن حسنہ کو اور پلٹ گیا دشمن خدا تو ما بجانب شہر کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی بسلسلۂ راویون کے تمیم بن عدی سے کہا تمیم بن عدی نے کہ تھا مین بیچ لشکر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور اس معرکے مین کوئی سردار مسلمانون کا مثل ابوعبیدہ بن الجراح اور اُنکے ساتھیونکے نہین لڑا اور صورت یہ ہوئی کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے خیمے مین نماز پڑھتے تھے اور وہ قوم سے دور تھے کہ ناگہان سُنی اُنھون نے آواز کو جو بلند ہوئی اور دروازہ کھولا گیا اور دوڑے مسلمان قوم کیطرف پس جب دیکھا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے اس معاملے کو مختصر کرکے تمام کیا نماز کو اور کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر مسلح ہوے اور اُٹھ کھڑی ہوئی قوم اُنکے ساتھ اور زرہین پہنی اُنھون نے ساتھ ہتھیارون کے اور قریب ہوے ابوعبیدہ بن الجراح قوم سے اور دیکھا اُنکو رزمگاہ مین کہ للکارتے اور لڑتے تھے پس پھرے وہ قوم کی طرف سے دائین بائین کو یہان تک کہ تجاوز کیا اُنسے اور بڑھے بجانب دروازے کے اور پہونچے وہان اور قوم لڑ رہی تھی پس آواز تکبیر کی بلند کی ابوعبیدہؓ بن الجراح اور اُنکے ساتھیون نے پس جب سُنی مشرکون نے آواز کلمے کی سمجھے وہ مسلمان آپڑے اُنپر ساتھ لشکر کے یا بھاری جماعت کے پس پھرے وہ اپنی طرف کو اور آگے اُنکے **جرجی** بن قالا سردار اُنکا تھا پس تعاقب کیا اُسکا مسلمانون نے اور خرچ کیا اُنھین تلوار کو یہانتک کہ جب نزدیک پہونچے وہ لوگ دروازے کے پس حملہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اونکے ساتھیون نے اور ملگئے اور پہونچگئے قوم تک اور پڑتے تھے تیر اور پتھر مسلمانون پر دروازے کے اوپر سے اور مسلمان نہین پھرتے تھے اُنکے پیچھے سے پس جب قصد کیا مسلمانون نے اُنکا موقوف کیا پتھر اور تیر چلانا اُن لوگون نے اس خیال سے کہ اپنی قوم پر پڑینگے اور ایذا پہونچاوینگے اور تصور کیا اور دیکھا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے اس امر کو حسن اتفاق سے پس صرف کیا مسلمانون نے تلوارونکو اُنھین **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ معلوم کیا مین نے کہ نہین بچا اس واقعے مین رومیون سے کوئی شخص چھوٹا نہ بڑا اور سب کے سب مارے گئے اور مارا گیا جرجی بن قالا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایسی لڑائی لڑے کہ مثل اُسکے نہین دیکھی گئی تھی پس وہ ایسی حالت مین تھے کہ دکھائی دیے ضرار بن الازور اور وہ آلودہ تھے خون سے پس مخاطب ہوا اُنسے خالد الولید نے پوچھا کہ کیا حال ہی تمھارے پیچھے ضرار بن الازور نے کہا کہ بشارت ہو تمکو اے سردار کہ نہین آیا مین تمھارے پاس مگر اُسوقت کہ شمار کر لیا مین نے کہ اس بات مین مین نے ڈیڑھ سو آدمیونکو مار ڈالا اور میرے ساتھیون نے اسقدر لوگون کو مارا جنکی حد و شمار نہین ہی اور کفایت کیا مین نے تمھارے واسطے اُن لوگونکی شدت کو جو نکلے تھے باب صیر سے بطرف یزید بن ابی سفیان کے پھر بھاگ پھیری مین نے سب سردارونکی طرف پس مار ڈالا مین نے

لوگون کو اور تائید کی مین نے اپنی قوم کی راوی نے بیان کیا ہی کہ بہت خوش ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اس حال کے
سننے سے پھر چلے سب کے سب یہانتک کہ آئے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور شکریہ اُنکے کا سونکا ادا کیا واقدی رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہی کہ یہ رات بڑی سخت تھی کہ کبھی پیش نہین آئی تھی لوگون کو مثل اسکے اور اُس رات مین مسلمانون نے ہزارہا
آدمیون کو مار ڈالا پس یکجا ہوے بڑے بڑے رئیس دمشق کے تو ما کے پاس اور کہا اس سے کہ ای سردار ہمنے نصیحت کی تھی
تجکو مگر نہ قبول کیا تو نے اور نہ نفع کیا ہماری نصیحت نے اور جو ہمپر گذرا وہ تجھپر بھی گذرا اور مار ڈالے گئے ہم مین سے بہت لوگ
اور یہ معاملہ ہی جسکے اٹھانے کی ہمکو طاقت نہین ہی پس مصالحہ کرلے تو قوم سے کہ وہ ہمارے اور تیرے واسطے موجب سلامتی
ہوگا اور اگر تو اس امر سے انکار کریگا تو ہم لوگ اپنے واسطے مصالحہ کرلینگے اور تجکو تیرے حال پر چھوڑ دینگے پس کہا تو مانے کہ ای قوم
مہلت دو مجکو یہانتک کہ لکھون مین یہ سب حال بادشاہ کو پس اگر اعانت اور کمک کی اُسنے تو بہتر ہی ورنہ صلح تو ہمارے آگے ہی راوی
نے بیان کیا ہی کہ اسی وقت تو ما نے ایک خط بادشاہ کو لکھا جسکا مضمون یہ تھا کہ اہل عرب نے گھیر لیا ہی ہمکو مثل گھیرنے سپیدی
آنکھ کے اُسکی سیاہی کو اور مار ڈالا ان لوگون نے ہماری قوم کو اجنادین مین اور پلٹ کر ہماری طرف آئے اور قتل کیا ان لوگون
نے ایک بڑا جہاری قتل اور مین اُنکے مقابلے کو نکلا اور زخمی ہوا مین اُسنے مگر تیری قوم اور اہل شام نے چھوڑ دیا مجکو اور جاتی
رہی مہری آنکھ یا ور ارادہ کیا ہی قوم نے صلح کرنے کا اہل عرب سے اور جزیہ دینے کا انکو پس تو یا خود اسطرف روانہ ہو یا لشکر
ہمارے پاس روانہ کر کہ کمک ہماری کرے یا حکم دے ہمکو مصالحہ کرلینے کا کہ تحقیق سخت ہوگیا اور بڑھ گیا ہی ہمپر معاملہ انکا پھر
لپیٹا اُسنے خط کو اور مہر کی اُسپر اپنی اور قبل از صبح ہونے کے روانہ کیا پس جب صبح ہوئی ارادہ کیا مسلمانون نے لڑنے کا اور حکم بھیجا
خالد بن الولید نے ہر سردار کو کہ روانہ ہو اپنی جگہ سے اور لڑے اور سوار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور واقع ہوئی لڑائی اور
سخت ہوا معاملہ اہل دمشق پر پس کہلا بھیجا اُنھون نے خالد بن الولید کے پاس کہ مہلت دو ہمکو تاکہ سوچین ہم اپنے کام مین پس انکار کیا
خالد بن الولید نے اور نہ ہٹے انکی لڑائی اور مقابلے سے یہانتک کہ تنگ آئے وہ محاصرے سے اور اسکے سوا وہ منتظر جواب کے بادشاہ کے
پاس سے تھے اور یکجا ہوے بعض رئیس شہر کے بعض کے پاس اور کہا کہ ای قوم نہین صبر ہوسکتا ہی ہمسے اس معاملہ مین جسمین ہم ان لوگون کے
سبب سے ہین اگر لڑتے ہین ہم اُنسے تو غالب ہوجاتے ہین وہ ہمپر اور اگر ترک لڑائی کرکے اپنے شہر مین بیٹھین ہم تو ضیق اور تنگی
مین پڑینگے پس چھوڑ دو اور دور کرو تم جھگڑے اور خصومت کو اپنے سے اور مانگو اُنسے امان اور صلح جس مقدار پر کہ وہ طلب
کرین تمسے پس کہا اُنسے ایک بوڑھے آدمی رومی نے جو اگلی کتابین پڑھے ہوے تھا کہ ای قوم قسم ہی خدا کی کہ تحقیق مین جانتا
ہون کہ اگر آتا بادشاہ لشکر اور سامان سے تو اُنکو تمسے دفع نہین کرسکتا تھا اسواسطے کہ مین نے کتابون مین پڑھا ہی کہ سردار
اُنکے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین اور سید المرسلین ہین اور قریب ہی کہ دین انکا سب دینون پر غالب ہوجائیگا پس
چھوڑو تم حیلہ جوئی اور مشغول رہنے کو محال کامون مین اور دو تم انکو جو تمسے مانگین کہ یہی تمھارے واسطے بہتر اور موافق
ہی پس جب سُنا قوم نے یہ کلام اُسکا میلی کیا اُسکی طرف اسوجہ سے کہ بزرگی اُسکی اور عالم اور واقف ہونا اُسکا اخبار اور

حالات گذشتہ سے انکو معلوم تھا اور کہا کہ تیری کیا رائے ہے اُسنے کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ وہ سردار مسلمانون کا جو باب شرقی پر ہے یعنی خالد بن الولید وہ ایک مرد خونریز ہے پس اگر چاہتے ہو کہ اپنے کام اور مطلب سے نزدیک ہو جاؤ پس جاؤ تم اُس شخص کی طرف جو باب جابیہ پر ہے یعنی ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ پس قرین صواب جانا قوم نے رائے اُس شخص کو اور جب اندھیری ہوئی آئے وہ سب باب جابیہ پر اور کلام کیا انمین سے ایک شخص نے جو زبان عربی جانتا تھا پس کہا اسنے بلند آواز سے کہ اے گروہ عرب کے آیا ہے کو تمسے امان مل سکتی ہے یہانتک کہ آوین ہم تمھاری طرف اور بات چیت کرین تمھارے سردار سے تاکہ صلح کر لیوین ہم اپنے اور تمھارے بیچ مین ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگ مسلمان مقرر کیے تھے کہ وہ نجیال آپڑنے اہل دمشق کے مثل شب گذشتہ کے دروازے کے قریب تھے اور اس رات کو قوم دوس کی باری تھی اور سردار اپنے عامر بن طفیل الدوسی تھے پس اسی حالت مین کہ لوگ اپنی جگہون مین بیٹھے تھے قریب دروازے کے کہ سُنا ہمنے قوم کو پکارتے ہوئے پس دوڑا گیا مین ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس اور خوشخبری سُنائی اُنکو اور کہا مین نے کہ شاید اللہ تعالیٰ راحت دیوے مسلمانون کو مشقت سے پس خوش ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح میرے کلام سے اور کہا کہ جاؤ تم اور کہو اُسنے کہ امان ہے تمکو ہماری طرف سے جبتک کہ اپنے شہر مین بسلامت پھر جاؤ پس گیا مین قوم کے نزدیک اور پکار کر کہا مین نے اُسنے کہ آؤ تم تمھارے واسطے امان ہے پس کہا قوم نے کہ تم کون شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تاکہ ہم تمھارے کلام پر اعتماد کرین مین نے کہا کہ مین ابو ہریرہؓ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور نہین ہے ہمارا طریقہ غدر اور فریب کرنا اگر ہم مین سے ایک غلام تمکو امان دیوے اور ذمہ داری کرے تو ہم وفاے اقرار کا سکا کرینگے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا اور ہرگاہ وفاے عہد اور ذمہ داری نشانی اور پہچان اہل عرب کی زمانہ جاہلیت مین تھی اب کہ راہ راست بتلائی اللہ تعالیٰ نے ہمکو بسبب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو کیونکر خلاف اسکے ہو سکتا ہے پس کھولا قوم نے دروازے کو اور نکلے اور وہ ایک سو آدمی تھے رؤسا اور علما سے پس جب قریب ہوے وہ لشکر ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے دوڑے مسلمان انکی طرف اور دور کیا اُسنے زنار اور صلیبون کو یہانتک کہ آئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس مرحبا کہا اُنکو اور اُٹھ کھڑے ہوے اُنکے واسطے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو فرمایا اِذَا اَتَاكُمْ کہ جب آوے تمکو قوم فاکودہ پھر بات چیت کی اُنھون نے صلح کے باب مین اور کہا اُنھون نے کہ ہم تمسے صلح کیا چاہتے ہین اس شرط پر کہ چھوڑ دو ہمارے واسطے کنائس ہمارے اور اُنکو ہمنے غصب نکر لوا اور وہ کنیسۂ یحیا ہے جو باب جامع مسجد ہے اور کنیسۂ مریم اور کنیسۂ حنینا اور کنیسۂ بولص اور کنیسۂ مقسطا اور کنیسۂ سوق النیل اور کنیسۂ اندریا اور کنیسۂ قنارسی پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس امر کو اور جو شرطین اُنھون نے پیش کین اور لکھدی اُنکو ایک تحریر صلح اور امان کی مگر اپنا نام اسمین نہین اور نہ گواہی کسی کے لکھی اور یہ امر اسواسطے تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح بعد ازینکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو معزول کیا تھا اس امر کو دست نہین رکھتے تھے کہ وہ

مسلمانون کے معاملے مین مداخلت کرین اور لکھدی ابوعبیدہ بن الجراح نے یہ دست آویز اور سپرد کیا اُنکے کہا اُن لوگون نے کہ
اب چلو تم ہمارے ساتھ پس اُٹھ کھڑے ہوے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور سوار ہوے اُنکے ساتھ ابوہریرہ اور معاذ بن جبل
وسلمہ بن ہشام المعروی اور نعیم بن عدی اور ہشام بن العاص السہمی اور وہبان بن سفیان اور عبداللہ بن عمرو الدوسی اور عامر
بن طفیل اور سعید بن الجبر الدوسی اور ذوالکلاع الحمیری اور حسان بن نعمان الطائی اور جریر بن ذوفل الحمیری اور سالم بن فرقد العبدی
اور سیف بن اسلم الطائی اور معمر بن خویلد السکسکی اور سنان بن اوس الانصاری اور مخلد بن عوف الکندی اور ربیعہ بن مالک التمیمی
اور محکم بن عدی الہنائی اور نیفر بن شعبۃ الثقفی اور بکر بن عبداللہ التمیمی اور راشد بن سعد اور قیس بن سعید اور سعید بن عمرو
الغنوی اور رافع بن سہل اور یزید بن عامر اور عبیدہ بن اوس اور مالک بن الحرث اور عبداللہ بن طفیل اور ابو لبابہ ابن
المنذر اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس اور عباد بن عتبہ البہنائی اور ضبرہ بن عامر اور عبداللہ بن قرط الازدی
رضی اللہ عنہم یہ سب پینتیس مرد صحابی تھے اور پینسٹھ آدمی اور عامہ مسلمانون سے ساتھ ہوے پس جب سوار ہوکر
چلے طرف دروازے کے کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُنسے جنسے مصالحہ کیا تھا کہ مین چاہتا ہون تمسے
کچھ بطور گرو کے راوی نے بیان کیا ہے کہ نہین لی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کوئی چیز بطریق گرو کے
اُنسے بلکہ بھروسا اور اعتماد کیا اللہ تعالیٰ پر اور سب اسکا یہ تھا کہ اسی رات مین کہ مصالحہ کیا اُن سے جسوقت کہ
نماز فرض پڑھی ابوعبیدہ بن الجراح نے اور سوگئے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین کہ فرماتے ہین
آپ اللیلۃ تفتح المدینۃ انشاء اللہ تعالیٰ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متعجل پس عرض کیا مین نے کہ یارسول اللہ کیا سبب ہے کہ مین متعجل دیکھتا ہون پس فرمایا
آپنے کہ مین آیا ہون اسواسطے کہ جنازہ ابوبکر صدیق پر جاؤن پس بیدار ہوے ابوعبیدہ بن الجراح اور اسی وقت ابوہریرہ نے
آکے بشارت صلح کی دی پس نہین لیا ابوعبیدہ بن الجراح نے قوم سے گرو باعتماد ارشاد صدق بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیونکے شہر مین داخل ہوے
چلے ساتھ اُنکے قسس اور راہب اور وہ لباس سیاہ بالون کا پہنے تھے اور لمبے ہوے تھے انجیلونکو اور دھونی دیتے تھے اُنپر عود اور
خوشبودار چیزونکی اور یہ معاملہ یوم دوشنبہ گیارھوین جمادی الثانی سنہ ۱۳ ہجری مین واقع ہوا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہے کہ داخل ہوے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دمشق مین دروازہ جابیہ سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اس حال سے
مطلق خبر نہ تھی اسواسطے کہ اُنھون نے شدت اور سختی کی لڑائی ڈال رکھی تھی باب شرقی پر اور بہت خشم اور غضب مین تھے اہل
دمشق پر اسوجہ سے کہ مارا تھا ان لوگون نے خالد بن سعید برادر عمرو بن العاص کو تیر زہردار سے پس نماز پڑھی خالد بن الولید نے اُنپر اور
دفن کیا اُنکو مابین دروازۂ مشرقی اور دروازۂ توما کے اور تھا ایک قس رومی کے قسون سے کہ نام اُسکا یوشا بن مرقس تھا
اور رہتا تھا وہ ایک مکان مین جو شہر پناہ سے ملا ہوا تھا قریب دروازۂ شرقی کے اور تھی اُسکے پاس کتاب

ملاحم و امثال پیغمبر علیہ السلام کے اور اُسمیں لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ فتح کریگا شہر دمشق کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں سے اور دین انکا سب دینوں پر غالب ہوگا پس جب آئی رات دوشنبہ گیارھویں تاریخ جمادی الثانی کی نقب دیکر نکلا وہ اپنے گھر سے بحالت بے علمی اور غفلت اپنے اہل و عیال کے اور آیا خالد بن الولید کے پاس اور بیان کیا اُسنے کہ میں اپنے گھر سے نقب دیکر آیا ہوں اور اپنے اہل و عیال کے واسطے امان چاہتا ہوں پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ میں لے اطمینان امان کا دیا اور روانہ کیا اُسکے ساتھ ایک سو مسلمان مستعد اور مسلح کو اور اکثر اُنمیں کے قوم حمیر کے تھے اور کہا اُنسے کہ جسوقت داخل ہو جاؤ تم شہر میں پس بلند کرو تم آوازیں اپنی سب کے سب اور ارادہ کرو بجانب دروازے کے اور توڑ ڈالو قفل اُسکے اور پھینک دو زنجیریں اُسکی یہانتک کہ داخل ہو جاویں ہم شہر میں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس روانہ ہوئے وہ لوگ اور سردار اُنپر کعب بن ضمرہ یا مسعود بن عون کو علی اختلاف الروایات کیا اور روانہ ہوا یوشا بن مرقیس آگے اُنکے یہان تک کہ اُنکو لیکر داخل ہوا جسطرح سے کہ نکلا تھا پس جب داخل ہوئے وہ لوگ اُسکے گھر میں ہر طرح ہوشیار اور تیار ہو کر نکلے اور چلے دروازے کی طرف اور بلند کیا آوازوں کو ساتھ تکبیر کے راوی نے بیان کیا ہے کہ قوم لڑ رہی تھی دروازے کے اوپر سے پس جب سُنی اُنھوں نے آواز تکبیر کی بھول گئے لڑائی کو اور جانا اُنھوں نے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہو گئے شہر میں پس گر پڑے ہتھیار وغیرہ جو انکے ہاتھوں میں تھے خوف سے اور کعب بن ضمرہ نے قصد کیا دروازے کا اور توڑ ڈالا قفل کو اور کاٹ ڈالا زنجیروں کو اور داخل ہوئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ساتھی اُنکے اور شمشیر زنی کی رویوں پر اور وہ آتے جاتے تھے اُنکے سامنے یہان تک کہ پہونچے کنیسہ مریم تک اور خالد بن الولید قتل اور گرفتار کرتے تھے اُنکو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ ملاقی ہوئے دونوں لشکر خالد بن الولید اور لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے نزدیک کنیسہ مریم کے پس جب مل گئے دونوں لشکر دیکھا خالد بن الولید نے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح اور اُنکے ساتھیوں کے کہ وہ لوگ چلے جاتے ہیں اور قس اور راہب اُنکے سامنے ہیں اور نہیں تھا کوئی ساتھی ابو عبیدہ بن الجراح کا تلوار نکالے ہوئے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اُنکی طرف اور اس امر کو کہ اُنمیں کا کوئی لڑتا نہیں ہے متحیر ہوئے اس معاملے سے اور براہ تعجب کے اُنکی طرف دیکھتے تھے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بجانب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پس جانی اور بائی خالد بن الولید کے چہرے اور شبرے پر ناگواری اس امر کی پس کہا کہ ای ابا سلیمان تحقیق فتح کیا اللہ تعالیٰ نے شہر دمشق کو از روے صلح کے میرے ہاتھ سے اور کفایت کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے واسطے لڑائی کو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ نہیں کلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بروز فتح دمشق کے مگر ساتھ لفظ امارت کے پس کہا خالد بن الولید سے کہ ای امیر پوری ہو گئی صلح پس کہا خالد بن الولید نے کہ صلح کیا چیز ہے نہ نیک کرے اللہ تعالیٰ انکے حال کو ہمنے بتحقیق فتح کیا ہے شہر کو بزور تلوار کے از روے مصیبت کے اور نہیں باقی رہا انکا کوئی حمایت کرنیوالا پس کس وجہ سے مصالحہ کرینگے ہم انسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا درگذرو تم اللہ سے

اور امیر قسم ہی خدا کی کہ میں نے مصالحہ کیا ہی قوم سے اور پہونچ گیا تیر نشانے پر اور لکھدی میں نے تحریر صلح کی اور وہ یہ ہی جوان لوگون نے پاس ہی پس کہا خالد بن ولید نے کیونکر مصالحہ کیا تمنے بغیر میرے حکم کے اور بدون میرے مطلع کرنے کے اور میں سردار ہون تمہارا اور نہ موقوف کرو لگا میں شمشیر زنی کو جب تک اُنکو مٹا نہ دونگا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے قسم ہی خدا کی کہ نہیں جانتا تھا میں اس امر کو کہ تم مخالفت کروگے میری کسی امر کسی رائے میں پس قسم ہی خدا کی بڑا ہی یہ معاملہ میرا اللہ کے نزدیک بسواسطے کہ قسم ہی خدا کی کہ ذمہ داری کی میں نے سب قوم سے اور دی ہی انکو امان اللہ بزرگ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اور راضی ہوے اس معاملہ سے مسلمان ہمارا ہی میرے اور نہیں ہی غدر اور فریب کرنا ہماری عادتون سے رحم کرے اللہ تم پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ بلند ہوا شور کلمہ وکلام کا دونون کے بیچ میں اور ٹکٹکی لگائی لوگون نے ان دونون کی طرف اور بایں ہمہ خالد بن الولید اپنے ارادے سے نہیں پھیرتے تھے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمراہیان خالد بن الولید کو جو لوگ جیش زحف اور اہل بادیہ عرب سے تھے کہ وہ لڑتے تھے اور قتل کرتے تھے گبردن کو اور گرفتار کرتے تھے انکی اولاد کو اور نہیں پھیرتے تھے تلوار کو کسی سے پس فریاد کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے تئین بددعا دیکر اور کہا کہ ناچیز جانی گئی قسم ہی خدا کی ذمہ داری میری اور توڑا گیا عہد میرا اور پھیرتے تھے اپنے گھوڑے کو اور اشارہ کرتے تھے بجانب اہل عرب کے کبھی دائین اور کبھی بائین اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ اے گروہ مسلمانان قسم دیتا ہون میں تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ بڑھاؤ تم اپنے ہاتھون کو اُس راہ کی طرف جس راہ سے میں آیا ہون یہان تک کہ دیکھون میں کہ کس امر پر ہین اور خالد بن الولید متفق ہوتا ہون پس جب یہ کہکر پکارا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے موقوف کیا اُنھون نے لڑائی اور لوٹ کو اور یکجا ہوے ان دونون کے پاس شہسواران مسلمانون کے اور مالک نشانون کے مثل معاذ بن جبل اور یزید بن ابی سفیان اور سعید بن زید اور عمرو بن العاص اور شرحبیل بن حسنہ اور ربیعہ بن عامر اور قیس بن ہبیرہ اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن عمر الخطاب رضی اللہ عنہم اور ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور ذو الکلاع الحمیری اور مانند انکے اور لوگ یکجا ہوے اس کنیسہ کے پڑوس جہان دونون لشکر ملے تھے واسطے مشورے اور گفتگو کے پس کہا ایک گروہ مسلمانون نے جسمین معاذ بن جبل اور یزید بن ابی سفیان تھے کہ صلاح یہ ہی کہ چلو تم اس راہ پر جس راہ ابو عبیدہ بن الجراح گئے ہین اور باز رہو قوم سے اسواسطے کہ شہر ملک شام کے جیسا کہ چاہیے ہنوز فتح نہین ہوئے اور بعد اسکے ہر قلا نطاکیہ مین موجود ہی پس اگر یہ خبر اور شہر والونکو پہنچیگی کہ تم نے مصالحہ کرکے غدر کیا پس نہ فتح ہوگا کوئی شہر از روے مصالحے کے دوسری بات یہ ہی کہ داخل کرلو تم ان گبردن کو اپنی صلح مین کہ یہ تمھارے واسطے بہتر ہی انکے مارڈالنے سے پھر کہا اُن لوگون نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہ اپنے قبضے مین رکھو تم وہ چیز جو فتح کیا ہی تمنے تلوار سے اور قبضے مین رکھین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ وہ چیز جو اُن کی طرف مین ہی اور لکھو تم دونون یہ حال خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حکم کرو انو

انکو پس جو حکم اس بارہ مین خلیفہ دیوین اُسی کو صحیح جانو خالد بن الولید نے کہا کہ مان لیا مین نے اس بات کو اور قبول کیا تمھارے مشورے کو اور اہل دمشق کو اور جو اُسمین ہین امان دی مین نے مگر ان دونون ملعون تو ما اور ہربیس اور ان دونون کے لشکرون کو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب سرداری توما پر مقرر ہوئی تھی تب اُسنے ہربیس کو نصف شہر پر حاکم کیا تھا پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ دونون پہلے سب کے میری صلح مین داخل ہو چکے ہین آیا جانتے ہو تم اس امر کو کہ اگر تم ایسا کرتے تو مین تمھاری ذمہ داری کو ناچیز کرتا پس ناچیز نہ کرو تم میری ذمہ داری کو مذارحم کرے تمپر آیا جانتے ہو تم کہ توما اور ہربیس شہر مین تھے یا باہر شہر کے پس اگر داخل شہر تھے تو وہ دونون بھی ذمہ داری مین ہین اور اگر خارج اور باہر شہر کے تھے پس نہین ہی ذمہ داری ان کے واسطے پس کہا خالد بن الولید نے قسم ہی خدا کی اگر نہوتی ذمہ داری تمھاری تو مین مار ڈالتا ان دونون کو ولیکن نکل جاوین وہ دونون ملعون اس شہر سے جہان چاہین پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اسی اقرار پر مین نے اُنسے اور اُنکے ساتھیون سے مصالحہ کیا ہی اور توما اور ہربیس کو حال منازعت خالد بن الولید کا ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ دیکھکر خوف اپنے ہلاک کا لاحق ہوا اور تھا ایک شخص ترجمہ کرنیوالا زبان رومی کا ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ پس کہا اس مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ یہ دونون کہتے ہین کہ اگر تمھارے ساتھی یعنی خالد بن الولید ہمارے ساتھ مکر اور فریب کرنے کا ارادہ رکھتے ہین پس ہم اور شہر کے لوگ صلح مین برابر ہین اور توما نے کہا کہ ہم اپنے مقتولین کے خون کا تمسے مطالبہ نہین کرتے ہین بلکہ تمسے یہ درخواست رکھتے ہین کہ چھوڑ دو ہمکو تاکہ چلا جاؤن مین مع اپنے ساتھیون کے اس شہر سے اور چلا جاؤن جس راہ چاہون پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو ہماری ذمہ داری مین ہی پس چلا جا جس راہ سے تجکو منظور ہو پس جب پہونچیگا تو دار الحرب مین یعنی جس زمین کے تم لوگ مالک ہو پس نکل جاویگا تو اور تیرے ساتھی ذمہ داری اور عہد سے پس کہا توما اور ہربیس نے کہ ہمکو تین دن تک ذمہ داری مین رکھو کہ جس راہ چاہین ہم چلے جاوین اور کوئی تم مین کا ہمارا پیچھا نکرے اور جب تین دن گذر جاوینگے پس رہیگی ہمارے واسطے ذمہ داری تمھاری اور ایفاے عہد تمھارے ذمے کا اور بعد تین دن کے جو کوئی تم مین کا ہم تک پہونچیگا ہم اسکے بجاے غلام کے ہونگے چاہے قید کرے یا مار ڈالے پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین نے قبول کیا اس امر کو اس شرط پر کہ نہ لیجاؤ تم اس شہر سے سواے کھانے کی چیزون کے ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہا سبحان اللہ یہ کلام تو عہد شکنی چاہتا ہی اور میرے انکے تو یہ قرارداد ہو چکا ہی کہ نکل جاوین یہ لوگ مع اسباب اور مال کے اور اسی مین پورا ہوگا جو عہد میرے انکے بیچ مین ہی پس کہا خالد بن الولید نے کہ دیا اور آسان کیا مین نے انکو یہ بھی مگر اختیار کہ اس مین سے ایک چیز بھی انکے واسطے چھوڑونگا پس کہا ہربیس نے کہ ضرور ہین ہمکو ہتھیار تاکہ باز رکھین ہم اس سے راہ مین کسی بلا کو جو ہمارے سامنے آوے یہانتک کہ پہونچ جاوین ہم مقام مطلوب کو اور اگر ایسا نہوگا تو ہم تمھارے قابو مین ہین جو چاہو سو کرو تم ابو عبیدہ بن الجراح نے

دیکر روانہ ہوئی تو دکھائی دیتی تھی مثل ایک سواد تاریک کے اور ایک جماعت کثیر اہل دمشق کی مع اپنے لڑکے بالون کے بسبب
تفرت ہمسائگی مسلمانون کے اُنکے ساتھ نکلی **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ بازرہے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُنکے
بھیجا کرنے سے بسبب واقع ہونے خلاف کے درمیان اہل اسلام اور اہل دمشق کے بابت گیہون اور جو کے جو بکثرت شہر مین
پایا گیا تھا پس مسلمانون نے کہا کہ اسکے مالک ہم ہین اور اہل دمشق نے کہا کہ یہ مال ہمارا ہی ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا
کہ یہ حال اہل دمشق کا ہی اور داخل ہی انکی صلح مین اور قریب تھا کہ واقع ہوے فساد درمیان ہمارا ہیان خالد بن الولید اور
ہمارا ہیان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے اور متفق ہوئی راے سب مسلمانون کی اس بات پر کہ لکھا جاوے یہ
مقدمہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اور اس حال سے اُنکو خبر نہ تھی کہ بروز فتح دمشق کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ نے اس عالم سے انتقال فرمایا ہی **عطیہ** بن عامر سکسکی نے **بیان** کیا ہی کہ مین کھڑا تھا باب الجابیہ پر اسوقت
جس دن تو ما اور ہرمس روانہ ہوے اور اُنکے ساتھ ہرقل کی بیٹی تھی پس دیکھا مین نے ضرار بن الازور کو اس حال سے کہ
دیکھتے تھے وہ قوم کی طرف کہ شریک ہوے ساتھ غضب کے اور دانت پر دانت پیستے تھے مثل حسرت زدہ کے اس چیز پر جو
جاتی رہی اُن سے پس کہا مین نے کہ ای بیٹے ازور کے کیا باعث ہی کہ مین تجکو مثل حسرت زدون کے دیکھتا ہون کیا
اللہ تعالی کے نزدیک اس مال سے زیادہ نہین ہی پس کہا ضرارؓ نے قسم ہی خدا کی کہ نہین ہی ازور میری لوٹ کی طرف اور
نہین افسوس ہی مجکو مگر انکے جانے اوپر رہنے پر ہمسے اور بُرا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے جو کام مسلمانون کے ساتھ کیا
پس کہا مین نے کہ ای بیٹے ازور کے نہین ارادہ کیا امین الامۃ نے اس معاملے مین مگر بچانا خون آدمیون کا اور راحت
پانا انکا مشقت لڑائی سے اور نگاہ رکھنا ایک مرد کا افضل ہی اللہ تعالی کے نزدیک اُس چیز سے جسپر آفتاب طلوع کرتا ہی اور
اللہ غالب اور بزرگ نے رکھدی ہی مسلمانون کے دلون مین رحمت اور مہربانی اور دور کر دیا ہی اسکو کفار کے دلون سے
اور فرماتا ہی اللہ تعالی اپنی بعض کتابون اُتاری ہوئی مین انا الرب الرحیم لا ارحم من لا یرحم اور فرماتا ہی
والصلح خیر ضرار بن الازور نے کہا قسم ہی اپنی جانکی تم سچ کہتے ہو ولیکن گواہ رہو تم اس امر پر کہ مین تحقیق نہ رحم کرون گا
اُس شخص پر جسنے اللہ تعالی کے واسطے جزو اور لڑکا قرار دیا ہی پھر ارادہ کیا خالدؓ بن الولید نے بیٹھ رہنے کا تو ما کے تعاقب
سے پس نہین آمادہ کیا اُنکو اس امر پر مگر ایک شخص نے اہل دمشق سے جو خالد بن الولید کے پاس قید اور وہ شخص بڑا
شہسوار تھا رومیون سے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ **وائلہ** بن الاسقع نے کہا ہی کہ مین لشکر دمشق مین
خالدؓ بن الولید کے ساتھ تھا اور مقرر کیا تھا اُنھون نے مجکو اس گردہ پر جو گشت مین رہتا تھا ضرارؓ بن
الازور کے ساتھ باب سرقیسی باب توما اور وہان سے باب السلامۃ اور وہان سے باب فراویس
اور پھر باب الجابیہ اور پھر باب کیسان اور پھر باب الصغیر تک اور یہ معاملہ قبل فتح دمشق کے تھا پس اسی حالت
مین کہ ہم لوگ ایک شب گشت کر رہے تھے چاندنی رات مین اور نزدیک ہوے تھے باب کیسان سے

کہ دفعتہً سنی ہمنے آواز دروازے کی پس ٹھہر گئے ہم اور اسی وقت کھولا گیا دروازہ اور نکلا اس سے ایک سوار پس نہین
تعرض کیا ہمنے اس سے یہان تک کہ نزدیک ہوا ہمسے اور پکڑ لیا ہمنے اُسکو اور کہا اُس سے کہ اگر تو کچھ بولیگا تو ہم تیری گردن
مارینگے اور اُسی وقت دو سوار اور دروازے سے نکلکر احتیاطاً دروازے پر ٹھہر گئے اور پکارتے تھے اُسکا نام لیکر جسکو
ہمنے پکڑ لیا تھا پس کہا ہمنے اس سے کہ بات چیت کرن سے یہان تک کہ آوین وہ دونون پس کہا اُسنے ان
دونون سے زبان رومی مین کہ چڑیا جال مین پھنس گئی پس جانا اُنھون نے کہ وہ گرفتار ہو گیا اور پلٹ کر بعجلت داخل ہو گئے
دروازے مین اور بند کر لیا اُسکو پس ارادہ کیا ہمنے اُس قیدی کے مار ڈالنے کا مگر بعض لوگون نے ہم مین سے کہا کہ
نہ مارو اُسکو جبتک کہ لیچلین ہم اُسکو اپنے سردار کے پاس تاکہ اپنی رائے سے وہ جو چاہین سو کرین پس جب دیکھا خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُسکو پوچھا تو کون ہے اُسنے کہا کہ مین بطارقہ اور ملوک سے ہون اور مین سنے قبل تمھارے
محاصرہ کرنے کے ایک عورت اپنی قوم کے ساتھ شادی کی تھی اور اسکو مین دوست رکھتا تھا پس جب بڑھ گیا زمانہ
محاصرہ شہر کا درخواست کی مین نے اُسکے گھر والون سے کہ اُسکو میرے پاس رخصت کرین پس انکار کیا اُنھون نے اور
کہا کہ ہم ایسے کام مین مشغول ہین کہ اُسکو رخصت نہین کر سکتے ہین اور مین دوست رکھتا تھا اس امر کو کہ اُس سے ملاقات
کرون اور ہم لوگون مین بازیون کی جگہین مقرر تھین کہ کھیلتے تھے ہم اس مین پس وعدہ کیا اور کہلا بھیجا مین نے اُسکے
پاس کہ نکل کر آ وے وہ ان بازی گاہون مین پس آئی وہ اور گفتگو اور درخواست کی اُسنے مجھ سے کہ نکلون مین اُسکو
ساتھ لیکر دروازے شہر کی طرف پس نکلا مین دروازے سے تاکہ دریافت کرون مین خبر تمھاری پس پکڑ لیا مجکو تمھارے
ساتھیون نے اور نکلا میرا ساتھی اور وہ عورت پس پکار کر کہا مین نے کہ چڑیا جال مین پھنس گئی اور ڈرایا مین نے اُسکو
اس خوف سے کہ قید نکر لیوین تمھارے ساتھی اس عورت کو اور اگر اُسکے سوا کوئی اور ہوتا تو مجھپر آسان تھا یہ امر پس
خالد رضی اللہ عنہ بن الولید نے اس سے کہا کہ کیا منظور ہے تجکو اختیار کرے دین اسلام مین اور اگر داخل ہو لگا مین شہر مین تو نکاح
کرونگا مین تیرا اسکے ساتھ اور اگر انکار کریگا تو قبول دین اسلام سے تو مار ڈالونگا مین تجکو پس اختیار کیا اُس نے
دین اسلام کو اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ **راوی نے بیان** کیا ہے کہ کرتا
تھا وہ ہمارے ساتھ ہوا سخت لڑائی پس جب داخل ہوے ہم شہر مین ارزوے صلح کے آیا وہ شخص درانحالیکہ تلاش
اور طلب کرتا تھا اپنی زوجہ کو پس کہا لوگون نے اس سے کہ اس عورت نے کپڑے راہبون کے پہنے ہین اور راہب
ہو گئی ہے بسبب رنج کے تیرے حال پر پس آیا وہ بجانب کنیسہ کے اور دیکھا اُسکی طرف اور اُس عورت نے نہین پہچانا
اُسکو پس پوچھا اُس سے کہ کس چیز نے تجکو راہب بنایا ہے اُس نے کہا کہ سبب یہ ہے کہ مجکو محبت تھی اپنے شوہر
کے ساتھ یہان تک کہ پکڑ لیا اُسکو اہل عرب نے پس مین اُسکے رنج مین راہب ہو گئی ہون پس کہا اُس شخص نے
کہ مین تیرا شوہر ہون اور داخل ہوا ہون مین دین اہل عرب مین اور تو میری خصومت مین ہے پس

جب سُنا اُسنے یہ کلام کہا کہ قسم ہو حق مسیح کی ایسا کبھی نہوگا اور نہین ہو تیرے واسطے کوئی طریق میرے ملنے کا اور چلی گئی وہ ساتھ تو دا اور ہر بیس کے پس جب دیکھا اُس شخص نے اُسکے باز رہنے کو آیا خالد بن الولید کے پاس اور اُسنے شکایت اس معاملہ کی کی پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ ابو عبیدہؓ بن الجراح نے شہر کو براہ صلح کے فتح کیا ہی اور کوئی راہ تیرے واسطے اسکے ملنے کی نہین ہی **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ معلوم کیا اُس شخص نے کہ خالدؓ بن الولید اُنکے تعاقب کا ارادہ رکھتے ہین پس کہا اُسنے کہ مین تمھارے ساتھ چلون گا شاید کہ اُس تک پہونچ جاؤن اور مخبر ہے خالد بن الولید چوتھے دن تک بعد نکل جانے تو دا وغیرہ قوم کے اور وہ نہین روانہ ہوے تھے پس آیا وہی شخص خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ ای سردار ارادہ کیا تھا تمنے روانگی کا بتعاقب ان دونون ملعونون کے اور مے لینے اُنکے مال را سباب کا خالدؓ بن الولید نے کہا ہان اُسنے کہا پس کس چیز نے تمکو روک رکھا ہی اس ارادے سے خالدؓ بن الولید نے کہا کہ دور نکلجانا قوم کا اور ہمارے اُنکے بیچ مین چار دن اور راتین گذر چکی ہین اور وہ جانتے ہین ڈر کی چال سے اور کوئی راہ ہمکو ان تک پہونچنے کی معلوم نہین ہوتی ہو پس کہا اس شخص نے اور نام اُسکا **یونس** تھا کہ ای سردار اگر باز رہنا تمھارا اس ارادے سے بسبب بعد راہ اور دوری کے تمھارے اُنکے بیچ مین ہی پس مین جانتا ہون اس ملک کی زمین کو اور تمھارے ساتھ چلونگا راہ پر پس بلجاؤگے تم انھین اگر چاہا اللہ تعالی نے اور مین یہ ضرور کرونگا تاکہ مالک ہوجاؤن اپنی زوجہ سے پس میل کیا خالدؓ بن الولید نے اُسکے قول کی طرف اور کہا ای یونس آیا جانتا ہی تو راہ اور بتا سکتا ہی ہمکو اُسنے کہا ہان ولیکن پہین تو تم سب لباس قوم لخم اور جذام کے اور یہ لوگ عرب نصرانی تھے اور ہے تو زاد راہ کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے ساتھ لیا خالدؓ بن الولید نے لشکر زحف کو اور وہ چار ہزار تھے اور حکم کیا اُنکو کہ چلو اور سوار ہو تیز رو گھوڑون پر اور ہلکا کرو بار زاد راہ کو پس ایسا ہی کیا اُنھون نے اور روانہ ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور وصیت کی ابو عبیدہؓ رضی اللہ عنہ کو واسطے شہر دمشق کے زید بن طریف نے **بیان** کیا ہی کہ روانہ ہوے ہم اور یونس ہمارے آگے تھا اور تو ما کی قوم کا حال یہ تھا کہ نہین گزرا کوئی اونٹ اور نہ خچر اُسکے ساتھ کا راستے مین مگر یہ کہ چھوڑ دیا اُسکو اور نہین رکا اُنکے ساتھ کا کوئی جانور مگر یہ کہ کوچین کاٹ ڈالین اُسکی اور ہملوگ برابر رات دن چلتے تھے اور نہین ٹھہرتے تھے مگر وقت نماز کے یہانتک کہ گذر گئے نشان چلنے قوم کے پس بُرا جانا ہمنے اُسکو اُنکے معاملے مین پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ ای یونس تیرا حال اُنکے مقدمے مین کیا ہی اُسنے کہا کہ ای سردار چلے چلو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالی سے کسواسطے کہ قوم روانہ ہوے ہین خوفناک تم سے پس نکل گئے ہین وہ راہ سے اور لی ہی راہ اُنھون نے راہ پہاڑون اور گھاٹیون کی اور تم یہ سمجھے ہوگے کہ ہم ملگئے انھین اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر چھوڑ دیا یونس نے راہ کو اور لین چھپی ہوئین اور پوشیدہ راہین **ضحاک** بن سفیان نے **بیان** کیا ہی کہ روانہ ہوا یونس ہملوگون کو لیکر ایسی راہ سے جسمین بہت پتھر تھے کہ نہین ممکن تھی رہائی اور گذرنا اس سے مگر یہ کہ بناگواری گذرتے تھے پتھرون پر ساتھ گھوڑون کے اور ہم دیکھتے تھے خون کو کہ ظاہر ہوتا تھا

گھوڑوں کے پیروں کے ٹپکوں سے اور نعل اُنکے علیحدہ ظاہر ہوتے جاتے تھے سموں سے اور موزے ہمارے پیروں کے پارہ پارہ ہوگئے تھے یہاں تک کہ نہیں باقی رہیں مگر پنڈلیاں اُسکی **عباد**ؓ بن سعید الحضرمی نے **بیان** کیا ہے کہ تھا میں اُس دن ساتھ خالدؓ بن الولید کے اور تھا ہمارے ساتھ یونس رہبر پس قسم ہے خدا کی کہ تھے میرے پاس دو موزے پھٹے کہ اُنمیں نعل یا نی لگا یا تھا میں نے بسبب اُنکی مضبوطی کے میں اپنے دل میں یہ کہتا تھا کہ وہ برسوں میرے پاس رہینگے پس قسم ہے خدا کی کہ باقی رہی اُس رات کو پنڈلی موزوں کی میری پنڈلیوں میں اور میں ڈرتا تھا اُس چیز کو جو لاحق ہوئی تھی مجکو شدت درشتی پہاڑوں اور اُسکے دشوار ہونے سے یہاں تک کہ دیکھا میں نے اہل عرب کو شکایت کنندہ ایک دوسرے سے اور وہ کہتے تھے کہ کاش رہبر ہمکو کھلی ہوئی اور درمیان راہ چلتی ہوئی پر لیجاتا پس نہیں کٹی وہ رات یہاں تک کہ کاٹا ہمنے شدت راہ کو پس جب نکلے ہم دیکھا ہم نے نشان قوم کو کہ آگے ہمارے گئے ہیں بھاگے ہوئے پس خالدؓ بن الولید نے کہا کہ بچ گئے اور نجات پائی اُنھوں نے اپنی جانوں سے پس کہا یونس راہبر نے کہ میں اُمید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اس امر کی کہ باز رکھے اُنکو یہانتک کہ ملجا دیں ہم اُنمیں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس جلدی کرو تم میرے ساتھ پس جلدی کی خالد بن الولید نے اور کہا مسلمانوں سے کہ جلدی کرو چلنے میں رحمت کرے اللہ تمپر مسلمانوں نے کہا کہ ای سردار سختی چلنے کی اور دشواری راہ نے تنگی میں ڈالا ہی ہمکو پس راحت دو ہمکو ایک ساعت یہاں تک کہ راحت حاصل کریں ہمارے گھوڑے اور چارہ دیویں ہم اُنکو خالدؓ بن الولید نے کہا چلو تم اللہ تعالیٰ کا نام لیکر وہی سیر کرنے والا ہی اور کوشش کرو اپنے دشمن کی طلب میں پس روانہ ہوئے وہ لوگ اور راہ بر اُنکے سامنے تھا اور اسیطرح چلے جاتے تھے اور راہبر سے کہتا تھا کہ نہیں داخل ہوتے ہیں ہم کسی شہر میں شہروں روم سے مگر یہ کہ گمان کرتے ہیں وہاں کے لوگ ہمکو عرب نصرانی اور قوم غسان اور لخم اور جذام سے یہانتک کہ نکلے کیا راہبر نے ہمارے ساتھ **جبلہ** اور **لاذقیہ** کو اور پہونچا وہ کنارے دریا کے اور ڈوھونڈھتا تھا نشان قدم قوم کو اور قوم نے چھوڑ دیا تھا راہ انطاکیہ کو اور نہیں داخل ہوئی تھی وہاں بخوف ہرقل بادشاہ کے پس ٹھہر گیا یونس راہبر حیرت زدہ ہو کر اپنے کام میں اور گیا ایک گانوں میں جو اُس جگہ پر تھا اور پوچھا بعض گانوں والوں سے پس بیان کیا اُنھوں نے کہ پہونچی ہرقل بادشاہ کو یہ خبر کہ توما اور رہربس نے شہر دمشق کو مسلمانوں کے سپرد کر دیا پس غصہ اور غضبناک ہوا بادشاہ ان دونوں پر اور نہ چاہا اُسنے کہ آویں وہ دونوں اُسکے پاس اور یہ امر اُسنے اسواسطے کیا ہی کہ وہ یکجا کرتا ہی جماعتوں اور لشکروں کو اور روانہ کرتا ہی اُن کو بجانب **یرموک** کے پس ڈرا وہ اس امر سے کہ بیان کرینگے توما اور رہربس وغیرہ اُسکی فوج سے حالات اور کیفیات شجاعت اور بہادری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس ضعیف ہو جائینگے دل اُنکے پس کہلا بھیجا اُسنے توما اور رہربس کو کہ روانہ ہو تم مع اپنے ساتھیوں کے بجانب **قسطنطنیہ** کے پس انحراف کیا اُنھوں نے انطاکیہ سے اور گئے نہیں وہ بارادہ **لکام** کے پس جب معلوم کیا یونس نے کہ قوم پھر گئے **انطاکیہ** کی راہ سے اور لیا اُنھوں نے راستہ دریا کا برا جانا اُسنے اس امر کو

اور ڈرا مسلمانون کے واسطے پس ٹھہر گیا حیرت زدہ ہوکر اپنے کام مین اور واقع ہوا یہ معاملہ صبح کو روز سہ شنبہ پہلی غرہ ماہ رجب مین **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ صبح کی نماز پڑھی خالدؓ بن الولید نے لوگون کے ساتھ بعدہ ارادہ سوار ہونیکا کیا کہ دفعتہً اُنھون نے اثر شکستگی اور عجز یونس مین دیکھا پس کہا اُس سے کہ کیا حال ہی تیرا تجھے اے یونس اُسنے کہا کہ اے سردار قسم ہی خدا کی کہ فریب اور دھوکے مین اگر جرأت دلایا مین نے تمکو اور پہونچا مین انتہا کو طلب دشمن مین اور نہ بیلیگی تمکو اس سریہ مین وہ چیز جسکو طلب کرتے ہو تم اور جاتے رہے تمھارے ہاتھ سے دشمنان خدا کے اور مال اور ریشہ مین پڑے اُنکے ساتھ خالد بن الولید نے کہا کہ کیونکر جانا تو نے اس بات کو اُسنے کہا کہ مین نے پیروی کی اُنکے نشان قدم کی اسجگہ تک یا مید پہونچنے اور بلجانے انمین بمقام سوریہ کے جب دیکھا اور جانا مین نے کہ نکل گئے وہ اس راہ سے معلوم ہوا مجکو کہ نجات پائی اُنھون نے اپنی جانون اور مالون سے اور بیان کیا مجھسے ایک دہقانی نے کہ بادشاہ نے منع کیا انکو الطاکیہ مین جانے سے اسوجہ سے کہ رعب مسلمانون کا نہ ڈالین اُسکے لشکر مین اور حکم دیا اُنکو قسطنطنیہ کی طرف جانے کا اور واقع ہوا ہی تمھارے اور اُنکے بیچ مین بڑا پہاڑ اور تم قریب شہر ہرقل اور مجمع اسکے لشکر کے ہو جسکو وہ بھیجنے والا ہی تمھارے ساتھ لڑنے کو اور مین خوفناک ہون تمھارے واسطے اس خیال سے کہ چھوڑ دوگے تم اس پہاڑ کو پس پشت اپنے حال یہ ہی آیندہ جو حکم تمھارا ہو اور مجکو جو حکم دوگے وہ مین کرونگا **ضرار** بن الازور نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ بعد سننے اس کلام کے رنگ اُنکا مثل خضاب کے ہوگیا اور گمان کیا مین نے کہ یہ امر بسبب بیصبری اور رنج کے ہوا ہی حالانکہ میرے نزدیک وہ ایسے نہ تھے پس کہا مین نے کہ اے سردار کس چیز کا ارادہ کیا تمنے کسواسطے کہ مین تمکو دیکھتا ہون ملا اور مخلوط ہوا اپنے کام مین بہ ارادے اُسکے کرنے کے پس کہا اُنھون نے کہ اے ضرار قسم ہی خدا کی کہ نہین ہی خوف موت اور قتل سے بلکہ ڈر اس بات کا ہی کہ لائے جاوینگے مسلمان بروز قیامت کے میرے سامنے اور یقین نے دیکھا ہی کہ قبل فتح دمشق کے ایک خواب جسنے خوف مین ڈالا ہی مجکو اور مین منتظر اسکی تعبیر کا ہون اور مین اُمید رکھتا ہون اللہ تعالیٰ سے کہ بہتر کرے اس خواب کو میرے واسطے اور مدد اور غلبہ دیوے ہمکو دشمنون پر پس کہا مسلمانون نے کہ جو دیکھا تمنے خیر ہی اور ہوگا خیر اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کیا دیکھا ہی تمنے کہا خالد بن الولید نے کہ گویا ہون مین اور مسلمان ایک جنگل بے پانی گھاس مین اور ہم اُسمین چلے جاتے ہین پس ہم اسی حال مین تھے کہ ناگہان دیکھا مین نے ایک گروہ حماردن وحشی کا کہ بڑے بڑے تھے اجسام اُنکے ڈرانے والی تھین خلقتین اُنکی اور اچھی دیکھائی دیتی تھین جلدین اور بال اُنکے کہ اُنھون نے سرکشی کی تھی ہمسے اور وہ قریب آتے تھے ہمارے اپنے مُنھ سے اور مارتے تھے وہ ہمکو ٹاپون سے اور ہم نے بانیمہ گھیر لیا تھا اُنکو اپنے گھوڑون سے اور مارتے تھے ہم اُن کو اپنے نیزون سے اور تلوارون سے اور تہین کرتے تھے وہ اندیشہ اس اذیت سے جو اُنپر گذرتی تھی اور ڈرتے تھے وہ بلا سے اور ہملوگ ایسا ہی کرتے تھے یہان تک کہ رنج مین پڑے اور ہمارے گھوڑے بسبب کوشش کے اور گویا مین آیا اپنے ساتھیونکے پاس اور جدا کر دیا مین نے اپنے

مسافتیون کو انپر چاروں طرف جنگل مین اور حملہ کیا ہم بعضون نے انپر ہر طرف سے پس بھاگے وہ ہمارے سامنے ہو کر بجانب
تنگ جگہون ٹیلون اور اپنے گھرون اور پشتون کے پس نہ قادر ہو سکے ہم مگر تھوڑون پر اُن مین سے پس اسی حالت مین
کہ ہم پکاتے اور بریان کرتے تھے اُنکے اچھے گوشتون کو کہ پلیٹے وہ بطلب اپنے راہنے کے ہم سے پس جب دیکھا مین نے
اُنکی طرف کہ نکلے وہ تنگ جگہون اور اپنے گھرون سے پکار کر کہا مین نے مسلمانون سے کہ سوار ہو تم اُنکی طلب مین برکت
عطا فرماوے اللہ تعالی تم مین پس سوار ہوے مسلمان اپنے گھوڑون پر اور سوار ہوا مین بھی ساتھ اُنکے اور پیچھا کیا اُن کا
یہانتک کہ جا پڑے ہم اُنپر اور شکار کیا مین نے اُنمین سے ایک اونٹ کو جو سب کے آگے اُنمین تھا اور مسلمان قتل کرتے
اور شکار کرتے تھے پس نہین نا پیدا ہوے اُنمین سے مگر تھوڑے اسی حالت مین کہ مین خوش تھا اُنکے شکار کرنے اور پکڑ لینے
سے اور ارادہ رکھتا تھا مین پلٹ جانے کا مع مسلمانون کے بجانب اُنکے وطنون کے کہ دفعتہً گرا دیا مجکو میرے گھوڑے نے
پس اُڑ گیا میرا عمامہ میرے سر سے اور خواہش کی مین نے اُسکے لینے کی اور سست اور تعب مین ہو گیا مین اُسکے سبب سے
پس خبردار اور بیدار ہو گیا مین بعد دیکھنے اس خواب کے اور مین ڈرا اور گھبرایا ہوا تھا پس ہر کوئی ایسا جو تعبیر بیان کرے
اسواسطے کہ میرے تئین دیکھا تو یہی تعبیر خواب کی ہو جسمین ہم مبتلا ہین پس شاد گذرا یہ امر مسلمانون پر اور خالد بن الولید اپنے
دل مین قصد پلٹنے کا رکھتے تھے پس کہا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کہ توانا اور فربہ و خوش تو یہی لوگ ہین جنکی
طلب مین ہم ہین اُنکے سبب سے ڈالیگئے ہین محنت اور رنج مین اور گرنا تمہارا زمین کی طرف پس یہ ایک کام ہے تمہارے
گھوڑے کا کہ وہ جاوے بلند سے پست جگہ کی طرف اُتریگا اور گرنا تمہارے عمامے کا سر سے پس عمامے تو تاج اہل عرب کے
ہین اور اڑ جانا اُنکا ایک بلا ہی نہ لاحق ہو گی تمکو خالد بن الولید نے کہا سوال کرتا ہون اللہ تعالی سے اس امر کا کہ اگر ہو یہ خواب
اور تاویل اُسکی حق پس ظاہر کرے اللہ تعالی اُسکو ہمارے اُمورات دنیاوی مین اور نہ کرے اُسکو اُمورات آخرت سے اور
اللہ تعالی سے طلب اعانت کرتا ہون مین اور اسی پر بھروسا ہے سب کا مون مین پھر کہا خالد بن الولید نے کہ اے مسلمانان تحقیق مین
نہین مالک ہون مگر اپنی جان کا اور اسکو مین نے اللہ کی راہ مین قید کیا ہے پس آیا ہو سکتا ہے تمسے یہ کہ ارادہ کرو تم لوگ بیچ طلب
اُس گروہ کے پس یا تو اس معاملے مین فتح اور دولت ہے یا وعدہ گاہ ہمارے تمہارے ملنے کا بہشت ہے پس مسلمانون نے
کہا کرو جو تم ارادہ رکھتے ہو کہ ہم تمہارے ساتھ ہین مگر کچھ تھوڑے لوگون نے جنکو محنت اور رنج لاحق ہوا تھا پھرا جانا اس تجویز کو
پھر آئے خالد بن الولید یونس راہبر کے پاس اور نام اُسکا خالد بن الولید نے نجیب رکھا تھا پس کہا اُنھون نے کہ اے یونس
آیا ہو سکتا ہے کہ ہم لوگ چلکر ملجاوینگے قوم مین پس کہا اُسنے کہ بیشک تم ملجاؤ گے اُنسے اور نہین ڈرتا ہون مین تمہارے واسطے مگر
اس امر کو کہ جاوینگے لشکر رومی تمہارے جہان آئینگے پس دوڑ پڑینگے تمپر ہر طرف اور ہر جگہ سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ چل تو
ہمارے ساتھ اے یونس بھروسا کرتا ہون مین اللہ غالب اور زرگ پر پس قسم ہے حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سونے
والے شب کی اور حق بیعت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ نہین کمی کی مین نے اُنکی طلب اور تلاش مین پھر سوار ہوے وہ اپنے

گھوڑے پر اور سوار ہوے مسلمان اور چلا یونس راہبر اُنکے آگے یہانتک کہ پہونچے وہ اونچی جگہ پر اور قطع کیا یونس نے مع مسلمانونکے
جبل لکام کو اور وہ ڈھونڈھتا تھا نشان قوم کو اور دیکھتا تھا نشان قدم اُنکے اور نشان اُنکے جانورون کے پس جب آئی
وہ رات جس مین ہمنے ارادہ کیا تھا کہ صبح کرینگے ہم قوم کے پاس برسا اور آیا ہمپر پانی مثل مُٹھون مشک کے اور یہ امر موقوف
اور مدد اللہ سے تھا ہمارے واسطے کہ روک رکھا تھا اُسنے قوم کو چلنے سے فرقد بن ظریف نے **بیان** کیا ہی جلوگ
اشارہ کرتے تھے اُسپر مین ایک دوسرے کو اور پانی برستا اور پڑتا تھا ہمپر بہت رات گئے تک پس جب روشنی صبح کی نمودار
ہوئی اور ابر دور ہو کر کھل گیا اور نکلا آفتاب کہا یونس راہبر نے کہ ای سردار ٹھہرو تم یہانتک کہ دریافت کرونمین تمھارے واسطے
خبر قوم کی کہ بیشک وہ ہمسے نزدیک جگہ مین ہین اور بہ تحقیق مین نے سُنا ہی شور و غل انکا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
کہا آیا سُنا ہی تو نے آواز انکی اُسنے کہا ہان ای سردار اور مین چاہتا ہون کہ مجکو اجازت دو کہ جاؤن مین اور خبر اُنکی لاؤن اگر
چاہا اللہ تعالی نے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ خالد بن الولید بڑے دیکھنے والے مکر اور فریب کے تھے پس متوجہ
ہوے وہ ایک شخص کی طرف جنکا نام مفرط بن جعدہ تھا اور کہا کہ ای مفرط جاؤ تم نجیب کے ساتھ اور ہو تم مونس و ہمنشین اُسکے اور
لاؤ تم دونون خبر قوم کی پس مفرط نے کہا کہ اطاعت اللہ تعالی کی اور اطاعت تمھاری بخوشی منظور ہی پھر روانہ ہوے وہ
دونون یہانتک کہ چڑھ گئے اُس پہاڑ پر جسکا نام **ابرش** اور روی جبل بارق کہتے ہین **مفرط بن جعدہ نے بیان** کیا ہی
کہ جب ہم دونون شخص پہاڑ کی چوٹی پر گئے دیکھا ہم نے اُسکی پشت پر ایک چراگاہ وسیع بہت ہری اور سبز کو دیکھا ہمنے اُسکے
وسط مین جماعت قوم کو کہ بستون کو اُنمین سے اثر بارش کے پانی کا پہونچا تھا یہانتک کہ بیٹھ گئے تھے کپڑے اور اسباب
اُنکے اور گرم ہوا آفتاب اُنپر پس خوف کیا تھا اُنھون نے اُسکے تلف ہو جانیکا اور نکالا اُسکو باربرداریون سے اور پھیلایا اُسکو
میدان چراگاہ مین اور سوگئے اکثر اُنکے بسبب شدت چلنے اوٹھانے محنت اور بھیگنے پانی سے تمام رات پس جب دیکھا مین نے یہ
حال بہت خوش ہوا مین اور اُترے پہاڑ کی چوٹی سے اور روانہ ہوا اور چلا مین بہت جلد اُس غرض سے کہ خوشخبری سناؤن مین خالد بن الولید رض
کو ساتھ مال غنیمت کے اور چھوڑا مین نے اپنے ساتھی یونس کو پیچھے اپنے اور دیکھ رہا تھا قوم کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے
مجکو تنہا جلدی سے آتے وہ میری طرف اور گمان کیا اُنھون نے کہ میرے ساتھی نے فریب کیا اور کہا اُنھون نے مجھسے کہ کیا
حال ہی تمھارے پیچھے ای بیٹے جعدہ کے کہا مین نے بہتر ہی اور مال لوٹ کا ہی اگر چاہا اللہ تعالی نے اور قوم اُس پہاڑ کے پیچھے ہین
اور بھیگے ہین وہ پانی مین اور حاصل ہوئی تھی اُنکو راحت بسبب نکلنے آفتاب کے اور پھیلا دیا ہی اُنھون نے اسباب اپنا پس کہا خالد بن
الولید نے کہ بشارت دے اللہ تعالی تجکو ساتھ نیکی کے پھر دیکھے مین نے اُنکے چہرے سے آثار خوشی کے پس وہ ہی حالتین تھے کہ آیا یونس پس کہا
خالد بن الولید نے کہ بہتری ہی ای نجیب اُسنے کہا بشارت ہو تجکو ای سردار اسواسطے کہ قوم نے بچایا اپنی جانون کو بسبب چھوڑ
دینے انکا کہ کے اپنی پشت پر اور جانا تھا اُنھون نے کہ تم یہانتک اُنکا پیچھا نکرو گے ولیکن مضبوط کرو تم اپنے ساتھیون کو
کہ جو شخص پہونچے میری نوجہ تک پس نگاہ رکھے اُسکو میرے واسطے کہ مین نہین چاہتا ہون مال لوٹ سے سوا اُسکے پس کہا خالد

بن الولید نے کہ دیتے واسطے ہو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے تقسیم کیا اپنے ساتھیوں کو چار گروہ ہو پر
اور سردار مقرر کیا ایکہزار سوار پر ضرار بن الازور کو ایک گروہ پر رافع بن عمیر الطائی کو اور ایک گروہ پر عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ
عنہما کو اور ساتھ رکھا اپنے ایک چوتھائی لشکر کو اور کہا سب سے کہ روانہ ہو اللہ تعالیٰ کی برکت اور اعانت پر اور راضی رہو تم اس
اس بات کی کہ نہ نکلو تم سب ایک دفعہ بلکہ نکلے ہر سردار تم میں سے اور اُسکے اور دوسرے سردار کے بیچ میں کچھ تھوڑا وقفہ ہو
پھر متفرق ہو جاؤ تم قوم پر اور حملہ کرو تم سب یہانتک کہ حملہ کرو میں پس آگے ہوے ضرار بن الازور اور نکلے وہ شگاف پہاڑ سے
جو وہان تھا اور قوم مطمئن اور بے خبر تھی پھر پیچھے ضرار کے رافع بن عمیرۃ الطائی پھر پیچھے اُنکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما پھر خالد
بن الولید سب کے پیچھے چلے یہان تک کہ پہونچے درمیان چراگاہ میں عبید بن سعید التمیمی نے **بیان** کیا ہے کہ تھا میں
اُس جماعت میں جسمیں خالد بن الولید تھے پس جب پہونچے ہم چراگاہ میں اور ظاہر ہوئی ہمکو خوبی اور تر و تازگی اُسکی دکھائی
دیا جاری ہونا اُسکے پانی کا اور رنگتیں ریشمی کپڑوں کی مانیں زردی اور سُرخی کے کہ حیرہ کرتی تھی آنکھ کو پس قسم ہے خدا کی
قریب تھا کہ فتنہ اور آزمایش خدا میں پڑیں ہم لوگ اُسکے اچھے دکھائی دینے سے اور بازرہیں طلب جہاد سے پس کہا
ایک شخص نے بنی تمیم سے بُرا کرے اللہ تعالیٰ دنیا کا پس کون چیز ہے زیادہ جانوں سے اُسکے جانے اور اُسکے اُٹ بھیڑ سے پس
نازل ہوا تم اس امر سے کہ پھیلی کرو طرف دنیا کے کسواسطے کہ وہ بڑی فریب دینے والی اور بڑی مکارہ ہے پس رونے لگے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ اُس شخص کے کلام سے اور کہا کہ سچا ہے قسم خدا کی تمیمی اپنے قول میں پھر پکار کر کہا مسلمانوں سے کہ طلب کرو
دشمنان خدا کو اور خواہش کرو انکی لڑائی میں اور انکی ہلاکی میں اور نہ متوجہ ہو طرف غنائم کے کسواسطے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے
چاہا تو وہ تمھارے ہی واسطے ہیں اور نہیں ہوتی ہے قوت اور طاقت مگر بسبب خدا برتر اور بزرگ کے پھر بھاگ پھیری خالد بن
الولید نے ساتھ اپنے ہمراہیوں کے قوم پر مثل پھیرنے شیر کے اپنے شکار پر اور دیکھا رومیوں نے بطرف گروہ کے کہ نکلے اپر اور
خالد بن الولید اُنکے آگے ہیں اور نشان فوج کا اُنکے ہاتھ میں ہے پس جانا اُنھوں نے کہ وہ گروہ مسلمانوں کا ہے پس پکارے اور فریاد کی
اُنھوں نے کہ خراب اور ہلاک اور برباد ہوے ہم اور پکارا توما نے اپنے گروہ کو اور ہر پس نے اپنے بطارقہ کو پس دوڑے وہ لوگ
اپنے منتخبہ اونکی طرف اور سوار ہوے گھوڑوں پر اور کہا بعض نے بعضوں سے کہ یہ گروہ تھوڑا ہے جسکو بھیجا ہے مسیح نے تمھاری طرف اور
گیا ہے اُنکو غنیمت تمھارے واسطے پس دوڑو کہ وہ تم اُنکی طرف اور اعتماد کرو اوپر مدد دہی صلیب کے پس زرہی مسلح اور گھوڑوں پر سوار
ہو کر ٹھہرے قریب مالونکے واسطے باز رکھنے مسلمانونکے اُس سے اور وہ جانتے تھے کہ سوائے خالد بن الولید کے اور کوئی نہیں ہے اور
اُسی وقت ضرار بن الازور دکھائی دیے اُنکو ہزار سوار سے اور ظاہر ہوے بعد اُنکے رافع بن عمیرۃ الطائی ساتھ ایکہزار سوار کے
اور ظاہر ہوے بعد اُنکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور خواستگار ہوا اور قصد کیا ہر فرقے نے بجانب قوم کے
مثل مرغان تیز چنگل پر سمیٹ کر اُترنے والیکے اور متفرق ہو گئے گروانکے اور ارادہ کیا ہے لینے اُس چیز کا جو قوم کے قبضے میں تھی
اور بلند کیا اپنی آوازوں کو ساتھ قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے راوی نے **بیان** کیا ہے کہ جاگرے گروہ

مسلمانون کے رومیون پر مثل پیتے ہوے پانی کے اور پکار کر کہا ہرقل ملعون نے اپنے لوگون سے کہ لڑو تم واسطے اپنی نعمتون کے پیچھے چلیگا اس قوم کا کوئی مگر اور نہ رہائی پاویگا وہ آجکے سے کبھی پس منقسم ہوے اور ہٹ گئے رومی بارادہ لڑائی مسلمانون کے ایک گروہ ساتھ تو ماکے اور ایک گروہ ساتھ ہرقل کے پس پہلے جو شخص خالد بن الولید کے مقابلے اور لڑائی کو نکلا وہ تو ماتھا اور گرد اسکے پانچسو سوار مسلح تھے کہ نہین ظاہر ہوتی تھی اُنسے سواے تیلی آنکھ کے اور بلند کی تھی اُسنے سامنے اپنی دونون آنکھونکے ایک صلیب جواہر کی جڑی سونے مین پس پھیرے خالد بن الولید اسکی طرف اور حملہ کیا مع اپنے ساتھیونکے اور کہا اسکا نام لیکر کہ اے دشمن خدا آیا تم لوگ جانتے تھے اس امر کو کہ تم ناپدید ہو جاؤگے اور جاتے رہوگے ہمارے ہاتھونسے اور اللہ تعالیٰ نے لپیٹ دیا ہمارے واسطے تمھارو کو پس قصد کیا تو ماکا اور وہ کانا تھا کہ ام ابان نے اسکو کانا کر ڈالا تھا پس حملہ کیا خالد بن الولید نے اُسپر اور نیزہ مارا اسکی دوسری آنکھ مین پس بجھوڑ دیا اسکی دوسری آنکھ کو اور گرا دیا اُسکو گھوڑے سے اور حملہ کیا خالد بن الولید کے ساتھیون نے تو ماکے لوگونپر اور اوندھی ہو گئی صلیب پس قتل کرتے تھے مسلمان انکو جلدی جلدی پس واسطے اللہ کے تھا کام نیک عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا کہ وہ نہین مشغول ہوے سواے تو ماکے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ جب دیکھا اُنھون نے تو ماکی طرف کہ گرا وہ اوندھا ہو کر گھوڑے سے متوجہ ہوے اُسکی طرف اور چڑھے اُسکے سینے پر اور کاٹ لیا سر دشمن خدا کا اور اُٹھا لیا اسکو نیزے کی نوک پر اور پکار کر کہا مسلمانون سے کہ مارا گیا دشمن خدا کا تو ماملعون پس طلب کرو تم ہرقل کو پس خوش ہوے مسلمان اس معاملے سے **رافع** بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہے کہ تھا مین ہمراہ خالد بن الولید کے اور نکلا مین ساتھ اپنے گروہ کے اُسطرف جہان قوم اور اُنکے اہل و عیال اُترے تھے پس دیکھا مین نے رومیون کی عورتون کو کہ وہ ٹھہری ہوئین بشدت بار رکھتی تھین لوگونکو اپنے سے اور دیکھا مین نے ایک سوار کو کہ لباس اُسکا مثل لباس رومیونکے تھا اور وہ اُترا اپنے گھوڑے سے اور لڑتا تھا ایک عورت رومی سے اور کبھی عورت اُسپر غالب ہو جاتی تھی اور کبھی وہ عورت پر غالب ہو جاتا تھا پس نزدیک گیا مین اس راوے سے کہ دیکھون مین وہ کون ہے اور تھا وہ یونس راہبر اور لڑائی لڑتا تھا اپنی زوجہ سے اور کشتی کرتا تھا اُس سے مثل کشتی لڑنے شیر کے اپنی مادہ سے پس چاہا مین نے کہ پھیرون اُسکی طرف اور اعانت کرون اُسکی پس قصد کیا میری طرف دس عورتون نے کہ چلاتی تھین وہ میرے گھوڑے پر پتھرونکو پس نکلا ایک بڑا پتھر ایک عورت خوبصورت کے ہاتھ سے جو کپڑے ریشمی پہنے ہوے تھی اور پڑا وہ پتھر گھوڑے کی پیشانی مین پس زانو پر مارا اُسنے اپنے سر کو اور تھا وہ گھوڑا کہ حاضر ہوا تھا مین اُسکی سواری پر جنگ یمامہ مین ساتھ خالد بن الولید کے پس گر پڑا گھوڑا میرا اور مر گیا پس کود پڑا مین پشت گھوڑے سے اور خشمگین تھا مین اُس عورت پر پس جلدی کی مین نے اُسکی طلب مین پس بھاگی وہ میرے سامنے سے مثل ہرن شکاری کے اور پھرین اور بھاگین عورتین اُسکے پیچھے سے پس دوڑا مین اُنکے پیچھے اور جا ملا مین اُنمین اور ارادہ کیا مین نے مکے مار ڈالنے کا پھر باز رہا مین مار ڈالنے سے اور ڈانٹا مین نے اُنکو اور دھمکایا مین نے اور نہین تھا ارادہ میرا متعلق مگر اس عورت سے جسنے میرے گھوڑیکو مار ڈالا تھا پس نزدیک ہوا مین اُسکے اور بلند کیا مین نے تلوار کو چوڑان مین اُسکے سر پر پس رکھ لیا اُسنے اپنے ہاتھ کو سر پر اور وہ کہتی تھی لغون لغون یعنی امان امان پس باز رہا مین اُسکے مار ڈالنے سے اور آگے بڑھکر قبضہ

کرلیا اُسپر اور وہ بھاری کپڑے دیباج کے پہنے تھی اور اُسکے سر پر لڑیان موتیوں کی تھیں پس قید کرلیا مین نے اُسکو اور اُن عورتون کو جو اُسکے ساتھ تھین اور باندیون مین سے مشکین اُن سب کی اور پیچھے کو پھیرا اور دیکھا مین نے ایک برزدن رومی کو بغیر سوار کے پس سوار ہوا مین اُسپر اور چاہا کہ پھیرون لڑائی کیطرف پھر کہا مین نے قسم ہی خدا کی کہ نہ جاؤنگا مین جب تک دریافت نہ کرلون مین کہ حال یونس راہبر کا کیا ہی پس ڈھونڈھتا تھا مین اُسکی جگہ کو کہ دفعتہً دیکھا مین نے اُسکو بیٹھا ہوا اور زوجہ اُسکی سامنے اور آلودہ ہی اپنے خون مین اور یونس روتا ہی اُسپر پس پکار کر پوچھا مین نے کہ کیا حال گذرا تیرا ای یونس کہا اُسنے کہ یہ میری زوجہ ہی جسکی طلب مین آیا تھا مین کہ مجکو سوائے اُسکے اور خواہش نہ تھی اسواسطے کہ قسم ہی خدا کی کہ مین اُسکو دوست رکھتا تھا پس جب دیکھا مین نے اُسکو کہا مین نے اُس سے کہ اگاہ ہو تو کہ پہونچ گیا مین تیرے پاس اور تو بھاگتی ہی میرے سامنے سے پس کہا اُسنے قسم ہی حق مسیح کی کہ نہ بکا ہونگی مین اور تو کبھی اور تو نے چھوڑ دیا ہی اپنے دین کو اور داخل ہوا ہی دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور مین نے اپنی جان کو ہبہ کردیا ہی واسطے مسیح کے اور مین جاتی ہون قسطنطنیہ کو پس وہان جاکر راہبہ بن بیٹھون گی پھر بار رکھا اُسنے مجکو اپنے سے ساتھ لڑائی کے اور لڑا مین اُس سے یہان تک کہ قابض ہو گیا مین اُسپر اور پکڑ لیا مین نے اُسکو پس جب دیکھا اُسنے یہ حال نکالی اُسنے ایک چھری جو اُسکے پاس تھی اور ماری اُسنے اپنے سینے مین اور گر پڑی اور مرگئی پس مین روتا ہون اُسپر بسبب شدت خواہش اور شوق کے اُسکے ساتھ **واقع** بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ مین رونے لگا یونس کی باتون سے اور کہا مین نے کہ اللہ بزرگ نے عوض دیا ہی تجکو وہ چیز جو بہتر اور خوبصورت ہی اُس سے اور وہ کپڑے ریشمی اور لڑیان موتیون کی اور کنگن سونے کے پہنے ہے اور مثل چاندی کے چہرہ اُسکا چمکتا ہی پس لے تو اُسکو بعوض اپنی زوجہ کے پس کہا یونس نے وہ کہان ہی مین نے کہا کہ یہ میرے ساتھ ہی پس جب دیکھا یونس نے اُسکی طرف اور اُسکے زیور کو اور ظاہر ہوا حسن وجمال اُسکا گفتگو کی اُس سے زبان رومی مین اور پوچھا حال ایک گھڑی تک اور وہ روتی تھی پھر متوجہ ہوا یونس میری طرف اور کہا کہ آیا جانتے ہے کہ یہ کون ہی مین نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون اُسنے کہا یہ بیٹی ہرقل بادشاہ اور زوجہ تو اکی ہی اور مجھسا آدمی اُسکی صلاحیت نہین رکھتا ہی اور ضرور ہرقل خواستگار ہوگا اُسکا اپنے لوگ لیکر اور اُسکے عوض مال دیگا تجکو پس کہا مین نے اُس سے کہ اب تو یہ تیرے واسطے ہی اور تو اُسکے واسطے پس لے لیا اُسنے اُسکو اور مسلمان اُسوقت ایسی لڑائی مین مصروف تھے جس سے زیادہ نہین ہوسکتے اور بعض یکجا کرتے تھے کپڑے ریشمی اور اسباب اور مال کو **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اسی وجہ سے اس مرج کا نام مرج الدیباج رکھا گیا اور اسی نام سے اب تک مشہور رہی اور وجہ تسمیہ اور شہرت اس نام کی یہ ہی کہ کوئی اہل عرب جس وقت اُسکے پاس کپڑا دیباج کا دیکھتا تھا تو اُس سے پوچھتا تھا کہ یہ کہان سے ملا تجکو پس وہ شخص جواب مین کہتا تھا کہ یہ مال غنیمت مرج الدیباج کا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ کھو دیا اور گم گیا مسلمانون نے اپنے سردار خالد بن ولید کو اور نہ دیکھا کہین نشان اور پتا اُنکا پس سمت گھبرائے اور بے چین ہوے وہ لوگ اُنکے واسطے

انس رضؓ بن مالک نے روایت کی ہی کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ روانہ ہوے بطرف مرج الدیباج کے بطلب بالقعت
دمشق کے اور پہونچے وہان چار ہزار سواروں سے پس مار ڈالا اُنھون نے تو ماکو اور قید کیا اُسکے بطارقہ کو اور لوٹا مال اور
جاتا رہا تھا ہرمیس اُنکے ہاتھ سے اور صورت یہ ہوئی کہ خالد بن الولید نے ڈھونڈھا اُسکو جنگ گاہ مین پس نہ پایا اُسکو اور قصد
کیا اُسکی تلاش کا پس اُسی حالت مین کہ خالد بن الولید گرداد دیتے تھے لشکر روم مین اور قتل کرتے تھے لوگون کو اور زمین پر
گراتے تھے دلیرونکو کہ دفعتہً دیکھا اُنھون نے ایک گبر بھاری ڈیل ڈول سرخ رنگ بڑی ڈاڑھی والے کو اور وہ بھاری کپڑے
دیباج کے پہنے تھا اور کپڑونکے اوپر لوہا تھا پس خالد بن الولید نے جانا کہ وہی ہرمیس ہی پس موڑدیا اپنے گھوڑیکو اُسکی طرف اور سخت حملہ
کیا اُسپر اور شدت سے خواستگار ہوے اُسکے تاکہ مار ڈالین اُسکو اور گبر نے جب نگاہ کی اُنکی اور اُنکے حملہ کی طرف پس بھاگا
اُنکے سامنے سے اور خالد بن الولید نے پیچھا کیا اور گبر نے چکر کھایا اُنکے سامنے پس مچھویا خالد نے اُسکی پشت پر نیزے کو دور سے
اور اُسی وقت جھکا وہ بجانب زمین کے اپنے جانور سے اور گر پڑا اُسپر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مثل شیر
غضبناک کے اور وہ کہتے تھے کہ سختی ہو تجھپر اے ہرمیس آیا جاتا تھا تو تے کہ جا مارہیگا تو میرے ہاتھ سے اور وہ کافر زبان عربی سمجھتا تھا
پس فریاد کی اُسنے کہ اے عربی مین ہرمیس نہین ہون پس چھوڑدو اور نہ مار ڈالو مجکو یہان تک کہ لادون مین اپنے عوض مین وہ چیز
تجکو کہ خوش ہوجائیگا دل تمھارا اس سے اور جو کچھ مجھسے مانگوگے وہ تمکو دونگا پس کہا خالد بن الولید نے کہ سختی ہو تجھپر نہوگی تجکو
رہائی میرے ہاتھ سے جبتک کہ بتا دیگا تو ہرمیس کو پس نہین ہی میری آرزو سوائے اُسکے اور بتحقیق مار ڈالا اللہ تعالی نے میرے
ہاتھون سے تو ماکو اور مین اُمید رکھتا ہون کہ مل جاونگا ہرمیس سے پس اگر راہ بتا دیگا تو مجکو بطرف ہرمیس کے چھوڑدونگا مین تجھکو
بدون عوض اور مال کے پس کہا اُس کافر نے کہ خوش ہو تم اے برادر عربی کہ بتحقیق پہونچے تم اپنی مراد کو لیکن مین چاہتا ہون کہ لیلون
تجھسے عہد اور اقرار اس امر کا کہ جسوقت راہ بتادونگا مین تمکو بطرف ہرمیس کے چھوڑدو تم راستہ میرا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ تیرے واسطے ایسا ہی ہوگا اگر چاہا اللہ تعالی نے بشرطیکہ راہ بتاوے گا تو مجکو اور آجاویگا ہرمیس میرے قابو اور قبضے
مین پس کہا اُس گبر نے کہ اے برادر عربی یہ بات تو تمھاری غدر اور بیوفائی کی ہی اسواسطے کہ تمنے دی تھی مان پھر پھیا کیا تمنے تمھارا اس جگہ
تک کہ نہین جانتے تھے ہم اس امر کو کہ پہونچیگا وہان کوئی شخص تم مین کا اور تعاقب کیا تمنے اور لیا اُس چیز کو جو لیکر ہم دمشق سے
نکلے تھے اسوجہ سے کہ جاسوس تمھارے دمشق مین تھے پھر کہتے ہو مجھسے اسوقت اگر قابو مین آجاویگا ہرمیس تو چھوڑدونگا مین
تیری راہ کو مگر کیونکر ذمہ دار ہون مین ہرمیس کے گرفتار ہوجانے اور قابو مین آجانے کا اور ہرمیس مرد ہی قدرت رکھنے والا اپنے
حریفون پر اور یہ کلام تمھارا چاہتا ہی غدر اور بیوفائی کو پس خشمناک ہوے خالد بن الولید اُسکے کلام سے اور کہا کہ تیری زبان مرے
آیا منسوب کرتا ہی تو ہمکو بطرف بیوفائی اور عہد شکنی کے حالانکہ نہین ہی یہ امر ہماری خصلتون سے کسواسطے کہ ہم اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو بنی الرحمۃ اور شفیع الامۃ تھے جو ہم کہتے ہین پورا کرتے ہین اور جو ہم امانت رکھتے ہین ادا کرتے
ہین قسم ہی خدا کی کہ نہین نکلے ہم تمھاری تلاش مین مگر چوتھے دن اور اللہ غالب اور بزرگ نے آسان کردیا ہمارے واسطے

دوری کو اور لپیٹ دیا ہمارے لیے دشواری شدید کو اور نہیں کہا میں نے تجھسے یہ کہ راہ بتا دے مجھے بطرف ہربیس کے مگر جسوقت
کہ دیکھائی دیگا وہ میری آنکھوں میں سے لونگا میں ہربیس کو ساتھ مدد اللہ تعالیٰ کے اور یہ امر میرے جی میں ہی اور قسم ہے بیعت
ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ اگر راہ بتا دیگا تو ہمکو اُسکی طرف تو چھوڑ دونگا میں تیرا راستہ بدون عوض مال کے پس جب سُنا
کافر نے یہ کلام کہا کہ ای جوانمرد عرب کے اُٹھ کھڑے ہو تم میرے سینے سے تاکہ راہبری کرو میں بجانب ہربیس کے پس اُٹھ کھڑے
ہوے خالد بن الولید اُسکے سینے پر سے اور اُچک کر دیکھنے لگا کافر دائیں اور بائیں پھر کہا اُسنے آیا دیکھتے ہو تم اس گروہ چڑھنے
والے کو بلندی پر خالد بن الولید نے کہا ہاں اُسنے کہا کہ قصد کرو تم جماعت گروہ کا کہ ہربیس مقدم اس گروہ کا ہی اور رہنے والی اُسکے سر پر
ایک صلیب جواہر کی ہی پس مقرر کیا خالد بن الولید نے ایک شخص کو قوم جرہم یا زبیدہ سے جسکا نام اسد بن جابر تھا اور کہا ای اسد
نگاہبان ہو تم اس گرج کے پس اگر سو بچا دے یہ شخص مجکو طرف ہربیس کے پس چھوڑ دو اُسکے واسطے راہ کو اور اگر جو وہ اپنے قول میں جھوٹا پس
مارو گردن اُسکی پس مقرر ہوے اُسپر اسد بن جابر چھوڑ دی خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی اور سیدھا کیا اپنے نیزہ کو یہانتک کہ
جا ملے ساتھ اُس جماعت گروہ کے اور چلا کر آواز دی اور کہا کہ سختی ہو تم پر کہاں ہی تمھارے لیے مجھسے نجات اور رہائی اور یہ دن پہنچے
بال پیشانیوں کا ہی پس جب سُنا ہربیس نے اُنکی آواز اور کلام کو جانا اُسنے کہ وہ بعض اہل عرب سے ہیں اور طمع اور اُمید کی اُسنے انمیں پس
ٹھہر گیا وہ اور ٹھہرے گرد اُسکے سرہنگان مبارز اُسکے اور پورے تھے وہ لوگ ہتھیاروں اور تلواروں اور عمودوں سے اور نہیں تھا کوئی
انمیں مگر اہل شجاعت اور دانشمندی کا پس حملہ شدید کیا خالد بن الولید نے اُسپر اور کہا سختی ہو تم پر آیا جانا تھا تمنے کہ اللہ غالب اور بزرگ
نہ قادر کریگا ہمکو تیرا اور اُس چیز پر جو تمھارے پاس ہی اور نہ مالک کریگا ہمکو تمھارے مال متاع کا میں شہسوار شدت کرنیوالا ہوں میں
ولیہ سردار ہوں میں خالد بن الولید ہوں پھر نیزہ مارا ایک سوار کے انمیں سے پس گرا دیا اُسکو پھر مارا دوسرے کو **واقدی** رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا ہربیس نے کلام خالد بن الولید کا سمٹ گیا وہ زین گھوڑے پر اور فریاد کرکے پکارا اپنے لوگونکو کہ سختی ہو
تمپر وہ شخص ہی جسنے اُلٹ دیا ہی ملک شام کو وہان کے لوگونکو اور یہ مالک ارکہ اور تدمر کا ہی اور یہ سردار جوان اور بصریٰ کا ہی یہ حاکم دمشق
اور جنادین کا ہی تو تم اُسکے تئیں پس اگر لے لیا تمنے اور مالک ہو گئے اُس شخص پر پھر آویگی عزت اور آبرو تمھاری جیسی کہ تھی اور پھر نہ ہونگے تم محتاج
واسطے اور لے لوگے بدلا اُن لوگونکا جو مارڈالے گئے ہیں تم میں سے تو تم اُس شخص کو **راوی** نے بیان کیا ہی کہ طمع اور اُمید کی
قوم نے خالد بن الولید میں بسبب کیلے اور جدا ہونے انکے کے اپنے ساتھیوں سے اور معروف تھے مسلمان پیچھے لڑائی روبرو ہونیکے اور لوٹنے
اُنکا لوٹنے کے اور ہر شخص اُنمیں کا مشغول تھا اپنی ذات میں اور زیادہ ہو گئے بطارقہ گرد خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے سوا اسکے کہ وہ لوگ ایسے
بہادر و شوار گذار تھے کہ جیسے درخت بکثرت اور انبوہ تھے اور گھیر لیا تھا خالد بن الولید کو اُس چیز نے جسکے دفع کی قدرت اُنکو نہ تھی اور
اسی وقت پاپیادہ ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُترے اپنے گھوڑے سے اور لی تلوار اور سپر اور صبر کیا اُنکے مقابلے اور لڑائی میں
واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے بیان کیا ہی کہ جب اُترے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے سے کہا کہ ٹھیک ہوا
جو تمھارا ای خالد اور اس امر کو میں نے نہیں طلب کیا تھا اور جانا اُنھوں نے اپنے دل میں یہ کہ میں نے اس کام میں خطا کی اور

میرا کام لڑائی نہین ہی اور نہین ہی یہ کام مگر مسلمانونکا لڑین وہ میرے نشان کے نیچے ذکر کیا ہی علمانے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بیس لڑائیون مین گئے اور ہر لڑائی مین خواستگار شہادت کے تھے لیکن نہ نصیب ہوئی اُنکو اسمین شہادت پس جب اُترے خالد بن الولید اپنے گھوڑے سے آگے بڑھکر لڑنے لگے اور وہ لوگ پیس گئے تھے پس آیا خالد بن الولید کیطرف ہربیس اور تحقیق ممکن ہوا اُسکو موقع ضرب تلوار کا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے سر پر اور خالد بن الولید مشغول تھے لڑائی مین پس آیا ہربیس اُن کی پشت سے اور ماری اُنپر ایک ضرب پس پڑی تلوار اُنکے خود پر اور پھاڑا اُسکو اور عمامے کو اور گر پڑی تلوار ہربیس کے ہاتھ سے اور ڈرے خالد بن الولید اس امر سے کہ اگر متوجہ ہوونگے وہ اپنی پشت کیطرف تو نا گمان ڈر آوینگے اُنپر کافر لوگ اور ڈرے اس امر کو بھی کہ بھاگ جاویگا ہربیس اُنکے ہاتھ سے یا نا گمان ڈر کر مار ڈالیگا اُنکو پس حملہ کیا خالد بن الولید نے التفات کرتے ہوے دائین بائین پھر پکارا اور شور کیا اُنھون نے ساتھ کلمہ تکبیر کے گویا اُنھون نے خوشخبری پائی ساتھ کسی چیز کے کہ پایا اُسکو اور یہ امر خالد بن الولید کا ایک حیلہ تھا کہ اُسکے سبب سے ارادہ مکر کا ساتھ کفار کے رکھتے تھے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ سُنا اُنھون نے مشورا اہل عرب کا کہ گھیر لیا اُس شور نے گرد نکو اُنکی پشت اور دائین اور بائین سے اور اہل عرب شور کرتے تھے ساتھ تکبیر کے اور کہتا تھا کہنے والا لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ یا اباسلیمان اشتد الغوث من رب العالمین مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما ہون پس جب سُنی خالد بن الولید نے آواز اُنکی نہین متوجہ ہوے وہ بجانب عبد الرحمن اور نہ بجانب اُنکے ساتھیونکے یہانتک کہ متفرق کر دیا کافرون کو دائین بائین اور جب سُنی ہربیس نے آواز مسلمانونکی اور تحقیق گھیر لیا تھا اُسکو بیٹے پھیری اُس نے عنان ارادے بھاگنے کے پس لے لیا اُسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور ماری اُسپر ضرب تلوار کی اور چھوڑا اُسکو کشتہ اور دست درازی کی ہمراہیان عبد الرحمن ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے ہمراہیان ہربیس پر اور خرچ کیا اُن مین تلوار کو اور سب سے زیادہ مار ڈالنے والے رومیون کے ضرار بن الازور تھے پس جب دور ہوا اندوہ خالد بن الولید سے اور دیکھا اُنھون نے ضرار بن الازور کے کامونکو کہ رستگار اور فیروزمند ہوئی ذات تمہاری اے بیٹے ازور کے پس ہمیشہ ہو تم مبارک اپنے سب کامونمین پھر سلام کیا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور مسلمانونکو اور کہا کہ کہان سے جانا تھا تمنے میری اسجگہ کہ پس کہا عبد الرحمن نے کہ اے سردار تھے ہم رومیونکی لڑائی مین اور فتح دی اللہ تعالیٰ نے ہمکو اُنپر اور وہ لوگ کشتہ اور گرفتار ہوے اور مسلمان مصروف تھے یکجا کرنے مال غنیمت مین کہ دفعتہً سُنی ہمنے آواز پکارنیوالیکی ہوا سے اور وہ کہتا تھا کہ مشغول ہو تم لوٹ کے مال جمع کرنے مین اور خالد بن الولید کو گھیر لیا ہی دشمنون نے پس جب سُنا مین نے آواز کو اور مین نہین جانتا تھا کہ کسجگہ ہین ہو تم اور گم کیا تھا ہمنے تمھاری ذات کو اور مسلمان اس سبب سے رنج مین تھے پس راہ بتائی ہمارے تئین ایک گبر نے جو تمھارے ایک ساتھی کے قابو مین تھا اور کہا اُسنے تمھارے سردار کو مین نے راہ بتائی ہی بجانب ہربیس کے اور وہ اُسکے ساتھ پہاڑ پر ہین پس جلدی روانہ ہوے ہم تمھاری طرف پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ راہ بتلایا اُسنے مجکو میرے دشمن کیطرف اور راہ بتلایا مسلمانونکو میری مدد دہی کے واسطے اور واجب ہوا اُسکے واسطے حق ہمپر اور رجوع کیا خالد بن الولید نے بجانب مسلمانون کے اور

وہ بڑے برج مین تھے اُنکے پوشیدہ اور غائب ہوجانے سے اپنی نگاہون سے پس جب دیکھا اُنھون نے خالد بن الولید کی طرف خوش ہوے اور دوڑے سلام کرتے ہوے اُنپر پس خالد بن الولید نے جواب سلام کا دیا اُنکو اور شکریہ اُنکے کامون کا ادا کیا پھر بلایا خالد بن الولید نے اُس گبر کو جسنے راہ بتلایا تھا اور کہا تو نے پورا کیا قول اپنا ہمسے اور ہم چاہتے ہین کہ پورا کرین وعدہ اپنا تجھسے اسواسطے واسطے جب ہوا تجھپر تیرے واسطے خیر خواہی کرنا پس آیا منظور ہے تجکو کہ ہوجاوے تو اصحاب مین نماز روزہ اور ملت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ہوجاویگا اہل بہشت سے اُسنے کہا کہ مین اپنے دین کو بدلنا نہین چاہتا ہون پس چھوڑ دیا خالد بن الولید نے اُسکو واسطے راہ کو نوفل بن عمر نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے اُس گبر کو کہ سوار ہوا وہ اپنے گھوڑے پر اور اکیلا اجالا اب شہرون روم کے پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے حکم کیا مسلمانونکو ساتھ پکڑا کرنے مال غنیمت اور قیدیونکے اور یکجا کیا گیا وہ سب اُنکے پاس پس جب دیکھی اُنھون نے کثرت اُسکی شکر پڑھا اور تعریف ادا کیا واسطے اللہ تعالی کے اور بلایا اپنے راہبر کو اور کہا تو ہنس نجیسا ہی پھر پوچھا اُس سے کہ کیا کیا تیری زوجہ نے پس بیان کیا اُسنے حال اپنی زوجہ کا پس متوجہ ہوے خالد بن الولید اس معاملے سے پس کہا رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہ ای سردار مین نے گرفتار کیا ہی ہرقل بادشاہ کی بیٹی کو اور یونس کے سپرد کیا ہی بوض اُسکی زوجہ کے پس پوچھا خالد بن الولید نے کہ کہان ہی بیٹی ہرقل کی پس لائی گئی وہ اُنکے سامنے اور دیکھا اُنھون نے حسن وجمال اُسکا جو اللہ تعالی نے اُسکو دیا تھا پس پھیر لیا منھ اُسکی طرف سے اور کہا سبحانک اللھم بحمدک فخلق ما تشاء فقنا پھر پڑھا وربک یخلق ما یشاء تمام آیت کو اور کہا یونس سے کہ آیا تو لیویگا اُسکو عوض اپنی زوجہ کے اُسنے کہا ہان ولیکن مین جانتا ہون کہ ہرقل دیگا اُسکی عوض مین مال یا لیگا اُسکے واسطے پس کہا خالد بن الولید نے کرے تو اُسکو عوض مین اپنی زوجہ کے پس اگر نہ طلب کریگا ہرقل اُسکو تو وہ تیری ہی اور اگر خواستگار ہوگا ہرقل اُسکا پس اللہ تعالی عوض دے گا تجکو بہتر اُس سے پھر یونس نے کہا کہ ای سردار تم شہرون اور مقام تنگ اور دشوار مین ہو پس قصد کرو چلنے کا یہان سے پیش ازانیکہ آملے تم پر جماعت روسیون کی پس کہا خالد بن الولید نے کہ اللہ تعالی ہمکو کافی اور ہمارے ساتھ ہی پھر روانہ ہوے وہان سے اور کوشش کی چلنے مین اور مال لوٹ کا اُنکے ساتھ تھا اور مسلمان اُنکے پیچھے تھے بحالت خوشی کے بسبب حاصل ہونے مال غنیمت اور سلامتی کے روح بن عطیہ نے بیان کیا ہے کہ ہمنے سب راہ قطع کی اور کوئی رومی ہمسے متعرض نہوا اور ہم درآتے تھے اُنکے ملکون مین پس جب پہونچے ہم نزدیک مرج الصفر قریب پل حکیم کے کہ دفعۃً دیکھا ہمنے ایک غبار اپنی پشت سے اور گرد گھومتی ہوئی کو پس جب دیکھا ہم نے وہ غبار ناگوار معلوم ہوا ہمکو وہ امر اور دوڑا گیا ایک شخص مسلمانون سے بجانب خالد بن الولید کے اور آگاہ کیا اُنکو پس کہا اُنھون نے کہ کون شخص تم مین کا اُسکی خبر لاویگا پس منتظر رہا ایک شخص نے قوم غفار سے جسکا نام صدر صحہ تھا اور کہا اُسنے کہ مین خبر لاؤنگا پھر اُترا وہ شخص اپنے گھوڑے سے اور اُسکو اپنی مضبوطی پر اعتماد تھا اور سبقت لیجاتا تھا اور دوڑاتا تھا گھوڑے کو اپنے دشمن کے مقابلے مین پس پہونچا وہ شخص غبار کے قریب اور دریافت کیا اُسکو اور پھر اپنی پشت پر اور پکار کر کہتا تھا کہ سردار لے لیا ہمکو صلبان نے اور اُنکے پیچھے قوم ہین بندیکے گئے اور چھپے ہوے ساتھ لوہے کے

کہ ہمین ظاہر حرفی ہی اُنکے جسم سے سوائے تیلی آنکھ کے پس بُلایا اُنھون نے یونس راہبر کو وقت تاریک پہونچ جانے گروہ کے اور کہا کہ جاتو بجانب گروہ کے اور دریافت کر کہ اُنکا ارادہ کیا ہی اُسنے کہا بہتر اور گیا وہ گروہ کے قریب پھر پلٹ آیا خالدؓ بن الولید کے پاس اور کہا آیا مین نہین کہتا تھا تجھسے اے سردار کہ ہرقل نہ غافل ہوگا اپنی بیٹی کے طلب کرنے سے اور اُسنے بھیجا ہی اس گروہ کو بہ ارادے لینے مال غنیمت کے مسلمانون کے ہاتھ سے پس جب ملجاوینگے وہ لوگ تم مین قریب دمشق کے بھیجینگے تمھارے پاس کسی ایلچی کو اور درخواست اور طلب کرینگے تجھسے دختر ہرقل کو یا بطور بیع کے یا بطریق ہدیے کے پس اُسی حالت مین کہ خالدؓ بن الولید یونس سے باتین کر رہے تھے کہ آیا اُنکے پاس ایک شخص بوڑھا اور وہ لباس بالونکا بنا ہوا پہنے تھا پس آکر نزدیک ہوا مسلمانون سے اور کہا کہ مین ایلچی ہون پس کہان ہین سردار تمھارے پس مسلمانون نے اُسکو لاکر خالد بن الولید کے سامنے کھڑا کیا اور کہا اُس سے کہ بیان کر تو جو کچھ چاہتا ہی اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہرقل بادشاہ کا ہون اور اُسنے کہا ہی تجھسے کہ سُنا مین نے جو تجھنے میرے لوگونکے ساتھ کیا اور مار ڈالا میری بیٹی کے شوہر کو اور قید کر لیا عورتون کو اور ظلم اور زیادتی گرانبہا چیزون کی اور فتحمند ہوے اور سلامت رہے تم اور نہ تجاوز کرو تم حد سے تاکہ نہ گرپڑو تم اور اب بھیج ڈالو میرے ہاتھ میری لڑکی کو یا بطور ہدیے کے میرے پاس بھیجدو اسواسطے کہ کرم اور بخشش تمھاری خصائل سے ہی اور ہمین رحم کیا جاتا ہی وہ شخص جو رحم نہین کرتا ہی اور مین اُمید رکھتا ہون اس امر کی کہ ہوجاوے ہمارے تمھارے صلح پس جب سُنا خالدؓ بن الولید نے یہ کلام کہا اُس شخص سے کہ کہدے تو اپنے سردار سے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہ پھر جاوینگا مین یا مار ڈالونگا مین تیرے تختگاہ تک جیسا کہ تجکو اپنے علم سے معلوم ہی اور چھوڑ دیتا ہون تیرا تجکو پس اگر پایا تو کوئی بسیلا در راہ اُسکی تو نہ کی کرتا تو ہمین اور بیٹی تیری ہرہ ہماری طرف سے تجکو اور مین اُمید رکھتا ہون کہ وہ پہونچ جاوے اپنی جگہ پر پس خالدؓ بن الولید نے چھوڑا اور دیدیا اُسکی بیٹی کو اور کچھ مال اُسکی عوض مین نہین لیا پس جب گیا ایلچی ہرقل کے پاس کہا ہرقل نے اپنے رئیسون اور ملوک سے کہ یہ وہی معاملہ ہی جو مین نے تجسے کہا تھا پہنچا مانا اور ارادہ کیا تجنے میرے قتل کا اور قریب ہی کہ اس سے بڑھکر بھی ہوگا اور یہ تمھارا طرف سے نہین ہی بلکہ پروردگار آسمانکی طرف سے ہی پس بہت روئے رومی اُسکے کلام سے اور روانہ ہوے خالدؓ بن الولید یہانتک کہ پہونچے وہ دمشق مین اور مسلمان اور ابو عبیدہؓ بن الجراح ناامید ہوگئے تھے خالدؓ بن الولید اور اُنکے ساتھیونکے صحیح اور سالم پھر آنے سے پس وہ سب بڑی اُمید مین تھے کہ دفعتہ آپہونچے خالدؓ بن الولید پس نکلے سب مسلمان اُنکی ملاقات کو اور مبارکباد سلامتی کی دی اُنکو اور سلام کیا بعضون نے بعض کو اور پایا خالدؓ بن الولید نے عمرؓ بن سعد بکر بن المزیدی اور مالکؓ الاشتر النخعی اور اُنکے ساتھیونکو دمشق مین اور آئے خالد بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور سب سرگذشت بیان کی ابو عبیدہ بن الجراح تعجب کرتے تھے اُنکی شجاعت اور دلیری سے پس ٹھہرے خالد بن الولید اپنی جگہ پر نکالا پانچوان حصہ مال غنیمت سے اور بانٹ دیا باقی کو مسلمانونپر پھیر دیا خالد بن الولید نے اپنے مال سے یونس راہبر کو اور کہا اُس سے کہ لے یہ مال اور نکاح کر اُس مال کو صرف کر کے یا مول لے کوئی عورت دختران روم سے یونس نے کہا قسم ہی خدا کی نہ نکاح کرونگا مین بعد اپنی زوجہ کے اس دنیا مین کسی کے ساتھ اور نہین چاہتا ہون مگر اپنی زوجہ کو عالم آخرت مین یعنی حور العین کو راوی نے عمیر الطائی نے بیان کیا ہی کہ موجود رہے ہمارے ساتھ یونس لڑائیون مین تا روز لڑائی یرموک کے پس وہ ہر لڑائی مین بہادر عظیم

کرتے تھے پس جب آیا دن پر موک کا دیکھا میں نے اُنکو امتحان کیے گئے بلائے نیک میں پس لگا ایک تیر اُنکے سینے میں اور گر پڑے
وہ مُردہ ہو کر رحمت کرے اللہ اُنپر پس غمگین ہوا میں اُنپر اور بہت درخواست رحمت کی میں نے اُنکے واسطے پس دیکھا میں نے اُنکو خواب میں
اور لباس اُنکا چمکتا تھا اور اُنکے پاؤں میں نعلین طلائی تھی اور پھرتے تھے باغ سبز میں پس کہا میں نے کہ کیا کیا اللہ تعالیٰ نے تمھارے ساتھ
اُنھوں نے کہا کہ بخش دیا مجکو اور عطا فرمایا مجکو بعوض میری زوجہ کے حور عین اگر ظاہر ہوا اُنمیں سے ایک دنیا میں تو دور کرے روشنی اُسکے چہرے کی
روشنی سورج اور چاند کو پس نیک بدلا دیوے اللہ تعالیٰ تمکو رافع نے بیان کیا ہے کہ ذکر کیا میں نے اس خواب کو خالد بن الولید سے پس کہا
اُنھوں نے کہ نہیں ہے یہ مرتبہ قسم ہے خدا کی مگر بسبب شہادت کے پس گوارا ہو جسکو نصیب ہووے شہادت واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پھرے ساتھ مال لوٹ کے جانا اُنھوں نے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے وفات نہیں فرمائی پس ارادہ کیا کہ لکھیں خط مشتمل فتح اور خوشخبری اور کیفیت ملنے مال غنیمت کی اور ابوعبیدہ ابن الجراح نے اُنکو
حال وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آگاہ نہیں کیا تھا پس طلب کیا دوات کاغذ اور لکھا خط ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
لعبد اللہ خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاملہ علی الشام خالد بن الولید المخزومی اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو
واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وذلک انا لم نزل من مکایدۃ العدو علی حرب دمشق انزل اللہ علینا نصرہ وقمرنا وفتحت دمشق
عنوۃ من الباب الشرقی بالسیف وکان ابوعبیدۃ علی باب الجابیۃ فتحدعہ الروم فصالحوا علی الباب الاخر ومضی ابن بسیی واقفل
والینا عند کنیسۃ یقال لھا کنیسۃ مریم وامامہ القسوس والرھبان ومنھم کتاب بصلح وان صھر الملک توما واخر یقال لہ حریس
خرجا من المدینۃ بمال عظیم وحال جسیم فسرت خلفھم ونزعت البنۃ من ایدیھما وقتلت للعینین واسرت ابنۃ الملک
فرقل ثم لھذا اھدیتھا الیہ وقد رجعت سالما وانا انتظر امرک والسلام اور لپیٹا خط کو اور مہر کی اُسپر اپنی اور بلایا ایک شخص کو
اہل عرب سے کہ نام اُنکا عبداللہ بن قرط تھا پس دیا خط اُنکو اور روانہ ہوئے وہ بجانب مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پس پہونچے وہ اور خلیفہ اُسوقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے پس پڑھا عمر رضی اللہ عنہ نے آغاز خط کا اور وہ
تھا خالد بن الولید کی طرف سے بنام خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آیا ہیں
جانی مسلمانوں نے خبر وفات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عبداللہ نے کہا کہ نہیں یا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ میں نے بھیجا ہے ایک خط بنام ابوعبیدہ بن الجراح کے اور سردار مقرر کیا میں نے اُنکو مسلمانوں پر اور معزول کیا میں نے
خالد بن الولید کو اور نہیں جانتا ہوں میں کہ ابوعبیدہ بن الجراح نے ارادہ کیا ہے سرداری کا اپنی ذات کے واسطے پھر
سکوت کیا اور پڑھا خط کو اصحاب سیر نے تفاوت سے روایت کی ہے کہ جب وفات پائی حضرت ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خلیفہ ہوئے بعد اُنکے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور تھی عمر اُنکی باون برس کی پس بیعت کی
لوگوں نے اُنسے بیچ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پوری بیعت کہ نہیں بچھڑ گیا تھا اُنکی بیعت سے کوئی شخص مگر بڑا
نہ چھوٹا اور موقوف ہو گئی اُنکے زمانہ خلافت میں خلاف اور دشمنی اور نفاق اور منقطع ہوا باطل اور ثابت اور

قائم ہوا حق اور قوی ہوا غلبہ دین کا ضعیف ہو گیا مکر شیطان کا اور ظاہر ہوا حکم خدا کا حالانکہ کافر لوگ بُرا جانتے تھے حکم خدا کو
اور وہ اپنے زمانہ خلافت مین غربا پر لطف اور مہربانی کرتے تھے اور رحم کرتے تھے لڑکون پر اور برگذاشت کرتے تھے بڑون کی
لطف اور مہربانی کرتے تھے یتیم پر اور دادو دلاتے تھے مظلوم کی ظالم سے یہانتک کہ پھیرتے تھے حق کو اُسکی جگہ پر اور نہین پکڑتی تھی
اُنکو بیم اجراے حکم خدا کے ملامت کسی ملامت کرنے والے کی اور اپنے زمانۂ خلافت مین وہ گھومتے تھے مدینہ منورہ کے بازارون
مین اور لباس اُنکی گُدڑی تھی اور ہاتھ مین اُنکے دُرّہ ہوتا تھا اور اُنکے دُرّون کا خوف تمھاری ان تلوارون سے زیادہ تھا
غذا اُنکی ہر روز جو کی روٹی تھی ساتھ نمک کوٹے ہوے کے اور کبھی کھاتے تھے روٹی جَو کی بدون نمک کے بسبب بے خواہشی دنیا
اور یاسداری مسلمانون کے بنظر مہربانی کے مسلمانون کے حال پر اور نہین چاہتے تھے وہ اس امر سے مگر ثواب اللہ غالب
اور بزرگ سے اور نہین باز رکھتا تھا اُنکو کوئی کام اداے فرض اور حقوق خدا اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ متولی خلافت ہوئے عمر اور قدم بقدم اپنے
دونون صاحبون یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تھے بیچ آبادگی کامون دین کے
اور چھوڑ دیا تھا اپنے نفس سے بڑائی اور غرور کو اور جلا دیا اور ضعیف کر دیا تھا اُنکو جو اور نمک نے اور اذیت دیا تھا اُنکو کھانے
زیت اور خشک چھوہارے نے اور کبھی لے لیتے اور کھاتے تھے کسیقدر گھی اور کہتے تھے کہ کھانا جو کا نمک کے ساتھ اور بھوکھا
رہنا آسان تر ہے کل کے واسطے آگ سے کہ جو در آئیگا اُسمین نہ مریگا اور نہ پاویگا اُسمین راحت کبھی گہرائی اُسکی دور ہے اور
عذاب اُسکا سخت ہے اور پانی اُسکا پیپ ہے نہین اذن دیتے اور طلب کرتے تھے مسلمانونکو مگر یہ کہ آتے تھے لشکر اُنکے زمانہ
خلافت مین اور بھیجین اُنھون نے فوجین اور حاصل کیا فتوح اور آباد کیا شہرونکو اور خوف کرتے تھے آتش دوزخ سے رضی اللہ عنہ

بسم اللہ

ترجمہ جلد دوم فتوح الشام

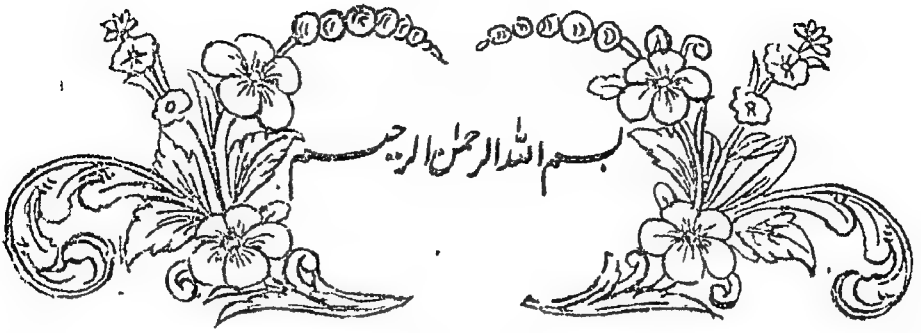

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متولی کام خلافت کے ہوئے یکبارگی کیا اُسنے ملوک اور بطارقہ اور قیاصرہ اور اپنے ارباب دولت کو اور ایک ممبر پر جو اُسکے واسطے کنیسہ فسطان مین نصب کیا گیا تھا کھڑا ہوکر اس مضمون کا خطبہ سُنایا کہ اے بنی الاصفر یہ وہی شخص ہین جنسے مین تمکو ڈراتا تھا پس نے سُنا تنے میرے کلام کو اور تحقیق دشوار اور سخت ہو گیا کام تمپر بسبب حکومت مرد گندم رنگ سیاہ چشم کے اور نزدیک ہوا وہ معاملہ جو بعد اُسکے ہی بسبب سرداری صاحب فتوح مشابہ نوحؑ کے اور قسم ہے خدا کی پھر قسم ہے خدا کی کہ ضرور وہ مالک ہو جائینگے میرے اس تخت تک پس ڈرو تم ڈرو تم قبل واقع ہونے معاملہ اور پیش آنے سختی اور ویران ہونے محلون اور مارے جانے قسون اور بیکار کیے جانے ناقوس کے یہ شخص سردار لڑائی کے ہین اور یہ شدت اور سختی کیطرف کھینچنے والے اہل روم اور فارس کے ہین یہ عابد ہین اپنے دین مین یہ سخت اور درشت ہین اُسپر جسنے پیروی کی خلاف اُنکے دین کے اور مین اُمید رکھتا ہون تمھارے واسطے مدد اور غلبے کی بشرطیکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پابند ہو جاؤ تم اور چھوڑ دو طریقہ ظلم کو اور پیروی احکام مسیح علیہ السلام کی کرو ادا کرنے فرائض اور رغبت کرنے طاعات اور چھوڑ دینے حرامکاری اور سب طرح کی بیہودہ گوئیون مین اور اگر انکار کرو گے تم ان کاموں سے اور ثابت رہوگے خلاف حق اور نافرمانی اور میلان خواہش دنیا پر مقرر اور غالب کیا جائیگا تمپر دشمن تمھارا اور ایسی بلا مین تمکو مبتلا کریگا جسکی طاقت تم مین نہین ہے اور مین جانتا ہون کہ اس قوم کا دین بہت جلد ظاہر اور غالب ہو جائیگا سب دینون پر اور ہمیشہ لوگ اس دین کے نیکوکار رہینگے جبتک کہ وہ کوئی تغیر اور تبدل اپنے دین مین نکرینگے پس تم لوگ یا رجوع کرو اس دین کی طرف یا مصالحہ کرلو اس قوم سے جزیہ دینے پر پس جب سُنا قوم ہرقل نے یہ کلام اسکا جھٹپٹے اُسکی طرف اور قصد اُسکے مار ڈالنے کا کیا پس ٹھہرایا ہرقل نے اُنکے خشم کو گفتگوے نیک سے اور کہا کہ قصد میرا اس بیان سے نہ تھا مگر دیکھنا اور جاننا اس امر کا کہ حمیت اور غیرت تمھاری اپنے دین مین کیونکر اور کسطرح ہے اور خوف اہل عرب نے تمھارے دل مین جگہ پکڑی ہے یا نہین پھر بُلایا ہرقل نے ایک شخص نصرانی عرب کو کہ جسکا نام طالبہ بن مازن تھا اور قبول کیا اُسکے واسطے کچھ مال دینے کو اور کہا اُس سے کہ روانہ ہو تو اُسی وقت بجانب یثرب کے اور دیکھ فکر اور تامل سے اس امر کو کہ کیونکر قتل کر سکتا ہے تو

کمر کو پس طلیقہ نے منظور کیا اس امر کو اور روانہ ہوا بطرف مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور رہا چھپتا چھپتا رہا حوالی مدینہ طیبہ میں
اور اُسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور دیکھ رہے تھے یتیموں اور رانڈوں کے لڑکے بالونکو اور خبر گیری کرتے تھے اُنکے باغوں
اور احاطوں کی اور چڑھ گیا وہ نصرانی ایک درخت پھیپڑہ شاخ والے پر اور چھپ رہا اُسکے پتوں میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُسی درخت
کے نزدیک آکر زمین پر بیٹھ رہے اور ایک پتھر سے تکیہ لگا لیا پس جب سو گئے وہ ارادہ کیا اُس نصرانی نے اس امر کا کہ درخت سے اُتر کر اُنکو
مار ڈالے کہ اسیوقت ایک درندہ جانور آیا اور گھوما گرد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور آگے آکر چاٹا اپنی زبان سے دونوں پانوں اُنکے
اور ناگہان ہاتف غیبی نے آواز دیکر یہ کلمات کہے یا عمر عدلت فامنت پس جب بیدار ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلا گیا
وہ درندہ اُترا وہ نصرانی درخت سے اور آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور بوسہ دیا اُن کے ہاتھوں کو اور کہتا تھا
کہ میرے ماں باپ قربان ہوں اُس شخص پر جنکی حفاظت اور نگہبانی مخلوقات اور جانور اور انکا وصف اور تعریف
فرشتے اور جن کرتے ہیں پھر ظاہر کیا اُس نصرانی نے اپنا حال اور ارادہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان ہوا اُنکے ہاتھ پر
واقدی رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس عبارت
سے قد ولیتک علی الشام وجعلتک امیر جیوش المسلمین وعزلت خالدا او اسلام پھر حوالہ کیا خط عبداللہ ابن قرط کو اور اختیار کیا
مشقت اور بے آرامی کو اپنے اوپر بسبب رجوع کرنے کام اور معاملات مسلمانوں کے **راوی** نے **بیان** کیا ہے کہ جب حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے کام مسلمانوں کا اپنے ذمہ لیا پھیرا اپنی ہمت کو جانب ملک شام کے پھر **راوی** نے ثقات سے **بیان**
کیا ہے کہ جس رات کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس عالم سے انتقال کیا اُسی رات کو عبدالرحمن بن عوف الزہری
رضی اللہ عنہ نے ایک خواب دیکھا پس بیان کیا اُنھوں نے اس خواب کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسوقت کہ لوگوں نے اُن سے
بیعت کی تھی پس وہ خواب بعینہ مطابق تھا اُس خواب سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس رات کو دیکھا عبدالرحمن نے کہا کہ
دیکھا میں نے اپنی آنکھوں سے دمشق کو اور مسلمانوں کو گرد اُسکے اور گویا میں سنتا ہوں آواز تکبیر مسلمانوں کی اپنے کانوں میں اور
ہنگام تکبیر کہنے اور حملہ کرنے مسلمانوں کے دیکھا میں نے ایک شہر پناہ کو کہ دھنس گئی وہ زمین میں یہانتک کہ نہ دیکھا میں نے
کوئی نشان باقی اس سے اور مسلمانوں سے دیکھا میں نے خالد بن الولید کو کہ داخل ہوئے دمشق میں بزور تلوار کے اور تھی ایک
آگ اُنکے آگے پھر دیکھا میں نے کہ گویا پانی پڑا آگ پر پس وہ بجھ گئی پس کہا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ بشارت
ہو تمکو کہ دمشق فتح ہوا اسی دن اگر چاہا اللہ تعالی نے اور بعد چند روز کے عقبہ بن عامر جہنی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دمشق سے
مدینہ طیبہ میں آئے اور اُنکے پاس خط فتح اور خوشخبری کا تھا پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکو کہا اُنسے کہ اے ابن عامر
کتنے دن گذرے تمکو ملک شام چھوڑے ہوئے اُنھوں نے کہا کہ جمعہ کے روز میں نے چھوڑا تھا اور آج جمعہ ہے اور برابر چلا آیا میں
جب سے کہ روانہ ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تجھے سنت ادا کی پس کیا خبر تمہارے ساتھ ہے اُنھوں نے کہا کہ
نیکو کاری و بشارت ہے کہ میں قریب تر بیان کروں گا اُسکو سامنے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پس حضرت عمر

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انتقال کیا اُنھون نے اس عالم سے قسم ہی خدا کی درانحالیکہ وہ ستودہ صفات تھے اور گئے وہ بجانب پروردگار
کریم کے اور اپنے ذمے لیا عمر ضعیف نے اس کام کو پس اگر عدالت کریگا وہ اس کام مین نجات پاویگا اور اگر چھوڑ دیگا یا کمی اور تقصیر
کریگا ہلاک ہوگا عقبہؓ بن عامر نے **بیان** کیا ہی کہ رویا مین یہ حال سُنکر اور دعاے رحمت کی مین نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے
واسطے پھر نکالا مین نے خط اور دے دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا اُنھون نے خط کو پوشیدہ رکھا خبر کو تا وقت نماز
جمعہ کے پس جب خطبہ اور نماز پڑھ چکے چڑھ گئے منبر پر پس گرد اُنکے بیٹھے مسلمان اور پڑھکر سُنایا اُنھون نے مسلمانون کو خط
فتح دمشق کا پس شور کیا مسلمانون نے ساتھ آواز تکبیر کے اور خوش ہوے پھر اُتر آئے عمر رضی اللہ عنہ منبر سے پس جب اُترے
وہ منبر سے لکھا ایک خط بنام ابو عبیدہؓ بن الجراح کے مشتمل منصوبی اُنکے اور معزولی خالدؓ بن الولید کے اور بحکم دیا پلٹ جانے
دمشق کو پس پھر گیا اور پہونچا مین دمشق مین پس پایا مین نے خالدؓ بن الولید کو کہ وہ تو ما اور ہربیس کے تعاقب مین گئے
تھے پس دیا مین نے خط ابو عبیدہؓ بن الجراح کو اور پڑھا اُنھون نے پوشیدہ مسلمانون سے اور نہین آگاہ کیا کسی کو حال
انتقال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اور چھپایا اپنی منصوبی اور خالد بن الولید کی معزولی کو یہانتک کہ واپس آئے
خالد بن الولید اور لکھا اُنھون نے خط متضمن فتح کیے مسلمانون کے دمشق کو اور غالب ہونے اُنکے دشمنون پر اور مالک
ہونے مال لوٹ مرج الدیباج اور چھوڑ دیتے بیٹی ہرقل کے اور سپرد کیا خط عبد اللہ بن قرظ کو پس جب پہونچے عبد اللہ بن
قرظ پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور پڑھا اُنھون نے سر خط کا از طرف خالد بن الولید المخزومی کے بنام حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کے ناگوار گذرا یہ امر اُنکو اور گندم گون رنگ اُنکا سپید ہوگیا اور کہا اے ابن قرظ آیا نہین معلوم کیا مسلمانون
نے حال وفات ابو بکر صدیقؓ اور مقرر کرنے میرے ابو عبیدہ کو بکار سرداری مسلمانون کے عبد اللہ بن قرظ نے کہا کہ مسلمانونکو
اس حال سے اطلاع نہین ہی پس خشمناک ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور یکجا کیا لوگونکو اور کھڑے ہوے منبر پر اور سنایا مسلمانونکو
حال فتح ہونے دمشق اور حاصل ہونے مال غنیمت مرج الدیباج کا پس بلند ہوئین آوازین مسلمانونکی ساتھ کلمات خوشی اور دعا
کے نسبت برادران اسلامی کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگو مین نے سردار مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو جو مراد مین نے اور
پایا مین نے اُنکو لائق اس کام کے اور معزول کیا مین نے خالد بن الولید کو سرداری سے پس کہا ایک شخص نے قوم بنی مخزوم سے
کہ آیا معزول کرتے ہو تم ایسے شخص کو کہ مشہور کیا اللہ تعالی نے سیف ناطق اُنکو اور کیا اُن کو رفع اور دور کرنیوالے مشرکین کا
اور لوگون نے اُنکی معزولی کیوا سطے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تھا مگر اُنھون نے منظور نہین کیا اور کہا تھا کہ نہ معزول
کرونگا مین اس تلوار کو جسکو کھینچا ہی اللہ تعالی نے اور مدد دی ہی اُس سے اپنے دین کو اور اللہ تعالی اور مسلمان نہ معذور جانینگے
تمکو اس حالت مین کہ تم میان مین کردو گے خدا کی تلوار کو اور معزول کردو گے ایسے سردار کو جسکو سردار کیا اللہ تعالی نے بتحقیق
تمنے قطع کردیا با سداری قرابت کو اور بُرائی چاہی چچازاد بھائی کی یہ کہکر خاموش ہورہا وہ شخص پھر دیکھا حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے اُسکی طرف اور پایا اُسکو کم سن پس کہا کہ جوان کم سن ہی کہ خشمناک ہوا اپنے چچازاد بھائی کے واسطے

پھر اُتر آئے منبر پر سے اور رکھ لیا خط کو اُس رات مین اپنے بستر خواب کے نیچے اور مشورہ کرتے تھے اپنے نفس سے بمقدمہ معزولی
خالدؓ کے پس جب صبح کی نماز پڑھی لوگونکے ساتھ کھڑے ہوے منبر پر اور حمد اور ثنا کی اللہ تعالیٰ کی اور ذکر کیا حضرت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اُنپر اور دعاے رحمت مانگی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطے پھر کہا اے لوگو مین نے اُٹھایا
بڑا بوجھ امانت کا اور مین مثل چرواہے کے ہون اور جو چرواہا ہی سوال کیا جائیگا اُس سے بہ نسبت حال اُس کی
رعیت کے اور تحقیق دوست رکھا ہی اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے نیکو خواہی تمھاری اور نگرانی تمھاری امور معیشت
اور اُن کامونکی جو نزدیک کردین تمکو تمھارے پروردگار سے پس یہ معاملہ ہمارے تمھارے اور سکنائے اس شہر کے
بیچ مین ہی اور مین نے سُنا ہی رسول اللہ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من صبر علی بلائھا وشدتھا کنت
شھیدا وشفیعا یوم القیمۃ اور یہ شہر تمھارا ایسا ہی جسمین نہ کھیتی ہی نہ دودھ مگر وہ چیز کہ لائی جاوے اونٹ پر ایک
مہینے کی راہ سے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہی ہمسے بہت مال غنیمت کا اور مین اُمید رکھتا ہون نیکو خواہی سب
عام وخاص کی ادائے امانت مین اور نہین دے سکتا ہون مین اپنی امانت اس شخص کو جو لائق اور سزاوار اُسکا نہین ہی
بلکہ اس شخص کو دونگا جو خواہش کرنیوالا ہو ادائے امانت اور پورا کرنے حقوق مسلمانونکی طرف اور مین ناپسند کرتا ہون
سرداری خالدؓ کو اسواسطے کہ وہ ایسے شخص ہین جنمین عادت پریشان کرنے اور بیجا صرف کرنے مال کی ہی کہ دیتے ہین وہ شاعر
کو جو اُنکی تعریف کرتا ہی اور دیتے ہین اُس سوار کو جو اُنکے سامنے جہاد کرتا ہی زائد اُسکے استحقاق سے اور کچھ بھی باقی نہین رکھتے ہین
واسطے ضعیف اور غریب مسلمانونکے اور مین نے معزول کیا اُنکو اور اُنکی جگہ پر ابو عبیدہؓ کو سردار مقرر کیا ہی پس نہ کہے کوئی تم مین کہ
یہ بات کہ معزول کیا گیا شخص شدید اور سخت اور مقرر کیا گیا امین نرم آسان کار مطیع پس اللہ تعالیٰ اُسکے ساتھ ہو واسطے
دعا کرنے اور اعانت کرنے اُسکے کے پھر اُتر آئے منبر سے اور لیا ایک چمڑا صاف لکھا خط اُسمین بنام ابو عبیدہ کے ان الفاظ سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین واجیر المسلمین الی ابی عبیدۃ بن الجراح سلام علیکم فانی
احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد ولیتک علی امور المسلمین فلا یشقین فان
اللہ لا یستحیی من الحق شیئا وانی اوصیک بتقوی اللہ الذی یبقی ویفنی ما سواہ الذی استنقذک من الکفر
الی الایمان ومن الضلالۃ الی الھدایۃ وقد امرتک علی جند خالد فاقبض منہ جندہ وزد عن امارتہ
ولا تقدم المسلمین الی ھلکۃ وجاء غنیمۃ ولا تبعث سریۃ الی جمع کثیف ولا تقل انی ادجو لکم النصر فان النصر مع
التدبیر والتقیۃ باللہ تعالی وایاک والتغریر والقاء المسلمین الی التھلکۃ وغض عن الدنیا عینیک والھ عنھا قلبک
وایاک ان تھلک کما ھلک من کان من فقد رایت مصارعھم واختبرت سرائرھم وانما بینک وبین الاخرۃ

اشكر فاخاروقد تقدم ايها اسلفك وانت منقطع بحيلا من دارمضت نضارتها وذهبت زهرتها فاحرز الناس الزاد
منها الى غيرها وليكن زادك التقوى وطاعة المسلمين وما استطعت واما الخنطة والشعير الذى قد وجدت فى دمشق و
الزبيب فامض اجركم فهو للمسلمين واما الذهب والفضة ففيهما الخمس للسهام واما اختصامك انت وخالد فى الفتح والعمل
فالفتح بالسيف بالقتال لانك انت الوالى وصاحب الامر وان كان صلحك جرى على الخنطة فانها للروم فسلمها اليهم والسلام
عليك وعلى جميع المسلمين واما سريتك خالد خلفا العدو والى حرج الدرياج فانه غرب بعد ملء المسلمين وكان بها سخيا وابنة
ملك وهى فيها لا يبها ابدا سرها فان ذلك تقريظ وقد كان ينبغى ان لا تكتب بما لا يكتب ابو جم على ضعفاء المسلمين ثم لبيا خطا كو
اور بھر كى اُسپر اور بُلايا عامر بن ابى وقاص برادر سعدؓ بن ابى وقاص كو اور خطؓ كے سپرد كركے كہا كہ روانہ ہو تم دمشق كو اور دو خط
خالد كو اور حكم كر دو اُنسے لوگون كے يكجا كرنے كا اُنكے پاس اور آگاہ كرو وفات حضرت صديق رضى الله عنه سے اور كہو اُنسے
كہ پڑھكر سناوين وہ خط لوگون كو اور بُلايا شداد بن اوس كو معانقہ كيا اُن سے اور كہا جاؤ تم عامر رضى الله عنه كے ساتھ
شام كو پس جب پہنچين عامر خط كو پس حكم كرو تم لوگون كو كہ بيعت كرين تم سے تاكہ ہو جاوے تمھارے ساتھ بيعت
كرنے سے ميرے ساتھ بيعت كرنا پس روانہ ہوے دونون يار حضرت عمر رضى الله عنه كے در انحاليكہ كوشش كرتے
تھے وہ چلنے مين يہانتك كہ وارد ہوے دمشق مين اور لوگ منتظر تھے حضرت صديق رضى الله عنه كے دريافت
حال اور اس امر كے كہ كيا حكم كرينگے وہ اُنكو پس جب سامنے ہوے وہ دونون يار مسلمانون كے دراز ہوئين گردنين
مسلمانونكى اُنكى جانب كو اور دوڑے لوگ اُنكى طرف اور خوش ہوے اُنكے آنے سے يہانتك كہ اُترے وہ دونون خالدؓ
بن الوليد كے غصے مين اور سلام كيا اُنپر اور پوچھا خالد بن الوليدؓ نے كس حال مين چھوڑا تم نے خليفہ ابو بكر صديق رضؓ
اُنھون نے كہا كہ چھوڑا ہم نے ساتھ خير كے يعنى حضرت عمر رضى الله عنه كو اور ميرے پاس خط اُن كا ہى اور
اُنھون نے مجكو حكم ديا ہى كہ پڑھكر سُناؤن مين مسلمانونكو پس حكم دو تم اُنكو يكجا ہونے كا پس بُرا جانا خالد بن الوليد نے
اس امر كو اور شك كيا اُنھون نے معاملے مين اور يكجا ہوے مسلمان اُنكے پاس اور كھڑے ہوے عامر بن ابى وقاص
اور پڑھا خط كو پس جب پہونچے مضمون وفات حضرت صديق رضى الله عنه تك شور كيا مسلمانون نے ساتھ بڑى
آواز رونے كے اور رونے لگے خالد بن الوليدؓ اور كہا كہ اگر ابو بكر صديق رضى الله عنه نے وفات پائى پس بہ تحقيق متولى
خلافت ہوے عمر رضى الله عنه اور بخوشى اطاعت اُنكى منظور ہى قسم ہى خدا كى كہ نہ تھى كوئى چيز دوست زيادہ مجكو
خلافت اور حكومت ابو بكر صديق رضؓ سے اور نہ تھى كوئى چيز دشمن مجكو خلافت اور حكومت عمر رضى الله عنه سے اور اب بخوشى
اطاعت خدا اور عمرؓ كى اور جو حكم اُنھون نے كيا منظور ہى اور پڑھا خط كو آخر تك پس جب سُنا لوگون نے خط كو اور سُنين
حكم بيعت كرنيكا تھا شداد بن اوس سے بعوض بيعت امير المومنين كے اُٹھكر آئے سب لوگ شداد بن اوس پاس اور
بيعت كى اُنسے پس واقع ہوئى يہ بيعت دمشق مين تيسرى تاريخ ماہ شعبان سن تيرہ ہجرى مين واقدى رحمة الله عليه نے بيان كيا ہى

کرے لیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مال اور لشکر کو اپنے اختیار مین اور آگاہ کیا مسلمانونکو حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
اور جانا ابوعبیدہ بن الجراح نے اس امر کو کہ گران گذریگا یہ امر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پر اور کمی کرینگے وہ مقابلے اور
تلاش دشمن مین اور سستی کرینگے بعد اسکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجکو پہونچی ہی روایت اس امر کی کہ تھے
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بعد معزولی کے دشمن پر زیادہ شدید اور سخت شکست دینے اور جہاد کرنے مین خصوصًا حمص ابی القدس
کی لڑائی مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پوچھا مین نے اُس شخص سے جسنے مجھسے بیان کی ہی کیفیت حمص ابی القدس
کی کہ کیسا تھا وہ ملک شام مین کہا اُس شخص نے وہ حمص درمیان عرقہ وطرابلس و مرج السلسلہ کے تھا اور اُسکے مواجے مین
ایک دیر اور اُس دیر مین ایک صومعہ اور اُسمین راہب عالم دین نصرانیت کا رہتا تھا اور وہ پڑھا ہوا تھا کتب گذشتہ
اور حالات اگلی اُمتون کے اور آتے تھے رومی اُسکے پاس بغرض فائدہ لینے کے اُسکے علم سے اور عمر اُسکی زیادہ ایک
سو سال سے تھی اور وہ ہر سال اپنے دیر کے قریب ایک عید قائم کرتا تھا وقت آخر ہونے ایام صیام رومیون کے اور وہ
عید شعاع مین کی تھی پس یکجا ہوتے تھے رومی اور نصرانی وغیرہ سب اطراف اور کنارون دریا اور مصر کے قوم قبط اور آتے تھے
یہ سب اُسکے پاس اور گرد ہوتے تھے اُسکے پس نکلتا اور ظاہر ہوتا تھا وہ اُن لوگونپر اپنے طاق سے اور سکھاتا تھا اُنکو نصائح انجیل کے اور قائم ہوتی
تھی اُسکے دیر کے نزدیک ایک بڑی بازار بعد ایکسال کے اور لاتے تھے لوگ مال اور متاع اور سونا اور چاندی اس بازار مین اور
تین دن یا سات دن تک وہان خرید فروخت ہوا کرتی تھی اور مسلمان لوگ اس بازار کو نہین جانتے تھے یہانتک کہ راہ بتائی اُنکو ایک عرب
نصرانی معاہدی نے جسکے ساتھ ابوعبیدہ بن الجراح نے نیکی کی تھی در امان دی تھی اُسکو اور اُسکے گھر والونکو پس جب متولی ہوے ابوعبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ مسلمانونکے کام کیلیے ارادہ کیا اس معاہدی نے کہ تقرب اور نزدیکی حاصل کرے ابوعبیدہ بن الجراح سے اور شاید کہ فتح
ہو جاوے دیر اور بازار اُنکے ہاتھون سے پس آیا وہ سامنے ابوعبیدہ بن الجراح کے اور وہ اس سوچ اور فکر مین تھے کہ کیا کرنا چاہیے اور کس
شہر کا شہرون روم سے قصد کرنا چاہیے پس کبھی یہ کہتے تھے کہ بیت المقدس کی طرف جاؤنگا کہ وہ بہترین شہرون روم کا ہی اور وہ کرسی اُنکی
بادشاہت کی اور اسی سے ہی قیام اُنکے دین کا اور کبھی کہتے تھے انطاکیہ جاؤن اور قصد ہرقل کا کرون اور فراغت حاصل کرون اس سے
اور وہ اندیشہ مند تھے اپنے کام مین ہرقل سے اور یکجا کیا تھا مسلمانونکو واسطے مشورہ کے کہ اُسیوقت آیا وہ معاہدی اور تھا وہ نصرانی
شام سے پس کہا اُسنے کہ ای سردار تحقیق تمنے نیکی اور احسان کیا میرے ساتھ بسبب تخصیص دینے امان کے مجکو اور میرے لڑکے بالونکو اور
مین آیا ہون تمھارے پاس ساتھ خوشخبری اور اظہار مال غنیمت کے جسکو لوٹ لیونگے مسلمان اور بھیجا ہی اُسکو اللہ تعالی نے تمھاری طرف
پس اگر فتح دی اللہ تعالی نے مسلمانونکو اُسپر تو ایسے مالدار ہو جائینگے کہ بعد اُسکے حاجتمند نہونگے کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
نے کہ بیان کر تو کہ یہ غنیمت کیا چیز اور سلمان ہی کہ نہین جانتا ہون مین تجکو مگر سنکر خواہ پس کہا اُسنے کہ ای سردار تحقیق تمھارے برابر اور معاذ اللہ
مین کنارہ دریا پر ایک جانے استوا بطور قلعے کے ہی مشہور بہ حصن ابی القدس اور اُسکے سامنے ایک دیر ہی جسمین ایک راہب رہتا ہی
کہ نصرانی بزرگداشت کرتے ہین اُسکی اور برکت طلب کرتے ہین اُسکے علم سے اور اُسنے ہر سال ایکدن عید کا مقرر کیا ہی کہ یکجا ہوتے ہین

اسمین لوگ سب اطراف وجوانب اور دیہات اور دیرون سے اور قائم ہوتی ہی اُسکے نزدیک ایک بازار کہ ظاہر کیے جاتے ہین اسمین
اچھے کپڑے اور رخت دیباج اور سونا چاندی اور ٹھہرتے ہین لوگ اُسکے نزدیک تین یا سات دن پھر متفرق ہوجاتے ہین اور یہ تحقیق
نزدیک آیا ہی وہ وقت ہونے بازار کا پس اگر بھیجو تم اُسکی طرف ایک لشکر کو جسمین عرب کے لوگ ہین کہ جاوینگے اُس بازار پر درانحالیکہ
وہان کے لوگ بیخوف اور مطمئن ہونگے پس لے لینگے مسلمان سب مال جو بازار مین ہوگا اور مار ڈالینگے مردونکو اور پکڑ لینگے عورتونکو
اور اُنکی اولاد کو اور ہوگا یہ معاملہ باعث سستی مشرکین اور حاصل ہونے مال غنیمت کا مسلمین کے واسطے پس جب سُنا ابوعبیدہؓ
بن الجراح نے یہ حال بہت خوش ہوے باُمید اُسکے کہ واقع ہووے بات جو معاذ نے ظاہر کی ہی اور پوچھا اُس سے کہ ہمارے
اور دیر کے بیچ مین کسقدر مسافت ہی اُسنے کہا کہ دس فرسخ ایک دن کی راہ ہی واسطے چلد چلنے والیکے پھر پوچھا کتنے دن باقی ہین
بازار کے جمع ہونیکو اُسنے کہا کہ تھوڑے دن ہین پھر پوچھا کہ آیا کوئی حامی بھی انکا رومیون سے ہی اُسنے کہا کہ نہین مشہور ہوا ہی یہ معاملہ
بازار وغیرہ کا بادشاہ کے شہرون مین اسواسطے کہ ہرقل بادشاہ کی ہیبت اُنکے نزدیک بہت ہی پس جب سُنا ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے یہ حال پوچھا کہ آیا قریب دیر کے کوئی شہر شام کا ہی اُسنے کہا ہان اے سردار قریب بازار قوم کے ایک شہر ہی جسکا نام حزالیس ہے
اور وہ شہر فرضہ ہی ملک شام کا اور اُسی کی طرف کشتیان ہر جگہ سے آتی ہین اور اس شہر مین ایک بطریق بڑا متکبر رہتا ہی کہ دیدی ہی
بادشاہ نے بطور جاگیر کے وہ زمین اُسکے حصے مین بسبب مغرور ہونے اُسکے اور وہ نہین آتا ہی بازار مین نہین اقرار کرسکتا ہون تم
سے اس بات کا کہ کوئی ردی اس بازار کا حامی ہو مگر یہ کہ اب حامی ہوجاوے بسبب خائف ہونے اُنکے تمسے اور اگر روانہ ہووین
ہنوز مسلمان بجانب دیر اور بازار کے ہر آئینہ اُمید رکھتا ہون مین فتح اور حصول مال غنیمت کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کہا ابوعبیدہؓ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہ اے لوگو کون شخص تم مین سے ہبہ کریگا اپنی جان کو واسطے اللہ تعالیٰ کے اور روانہ ہوگا
اس لشکر کے ساتھ جسکو مین بازار کیطرف بھیجونگا پس شاید اللہ تعالیٰ مدد کرے اُسکی اور ہووے یہ امر فتح واسطے مسلمانونکے راوی نے
بیان کیا ہی کہ سکوت کیا مسلمانون نے اور نہین جوابدیا اُنکو کسی نے پس دوبارہ پکار کر کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
اور نہین ارادہ کیا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے اپنے کلام سے مگر خالد بن الولید کو اور براہ شرم اُنکو خاص مخاطب نہین کیا پس خاموش رہے
خالد بن الولید اور کچھ کلام نہین کیا پس اُٹھ کھڑے ہوے سامنے ابوعبیدہؓ بن الجراح کے درمیان لوگون سے ایک شخص جوان سبزہ آغاز
اور یہ تھے جوان عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور تھین والدہ اُنکی اسماء بنت عمیس الخثعمیہ باپ اُسکے جعفر طیار رضی اللہ عنہ جو غزوہ
تبوک مین شہید ہوے اور ہاتھ اُنکے کاٹے گئے اور چھوڑا تھا اُنھون نے اپنے بیٹے عبداللہ کو کم سن پس نکاح کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی
عنہ نے ساتھ اسماء بنت عمیس کے اور کفالت اور پرورش کی حضرت صدیقؓ نے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کی پس جب زیادہ
ہوا سن عبداللہ بن جعفر طیار کا کہتے تھے وہ اپنی ماں سے کہ اے مان ہمارے باپ نے کیا کام کیا پس کہتی تھین وہ کہ اے بیٹے انکو رومیون نے
شہید کیا پس کہتے تھے عبداللہ کہ اگر مین جیتا رہا تو بدلا اپنے باپ کا لے لونگا پس جب وفات پائی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خلیفہ
ہوے حضرت عمرؓ آئے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما بجانب شام کے اس لشکر مین جسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ

ابن انیس الجہنی کے ساتھ بھیجا تھا اور عبداللہ بن جعفر طیار مشابہ تھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت اور سیرت میں بھی بڑے جوانمرد تھے پس جب کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں سے کہ کون شخص تم میں کا جائیگا بجانب اس دیر کے پس اُٹھ کھڑے ہوئے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور کہا کہ ای امین اُمت میں پہلا ہوں اُس شخص کا اُس لشکر میں جسکو تم بھیجا چاہتے ہو پس خوش ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح اُنکے اُٹھ کھڑے ہونے اور آمادگی سے اور منتخب کیا اُنکے ساتھ کے واسطے لوگونکو مسلمانوں سے اور شہسواران موحدین کو اور کہا عبداللہ بن جعفر طیار سے کہ تم سردار ہو اپنے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور طیار کیا اُنکے لیے ایک نشان سیاہ رنگ فوج کا اور سپرد کیا اُنکے اور تھا یہ گروہ پانچ سو سواران کا کہ بعض اُنمیں کے اہل بدر سے تھے اور منجملہ ہمراہیان عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے **ابوذر** غفاری اور **عبداللہ** بن ابی اوفی اور **عامر** بن ربیعہ اور **عبداللہ** بن انیس الجہنی اور **عبداللہ** بن ثعلبہ اور **عتبہ** بن عبد السلمی اور **واثلہ** بن الاسقع اور **سہیل** بن سعید اور **سعد** بن مالک السہمی اور **عبداللہ** بن بشیر السلمی اور **سائب** بن زید اور **انس** بن صعصعہ اور **محمد** بن ربیع ابن سراقہ اور **عمرو** بن نعمان المقدم اور تھے یہ بدری اور **سالم** بن قانع اور یہ بھی بدری تھے اور **جابر** بن سروف الربعی اور یہ بھی بدری تھے اور **قاع** بن خزعل اور تھے یہ بدری اور **ثاجی** بن معاذ الاسلمی اور یہ بھی بدری تھے اور سُنا ان لوگونکے اور بھی رئیس تھے رضی اللہ عنہم

واقدی رحمہ اللہ علیہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب جمع ہوئے پانچ سو سوار تحت نشان حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے نہیں تھے اُنمیں کوئی مگر وہ کہ موجود ہوئے تھے بدر میں اور در آئے تھے معرکوں اور لڑائیوں میں نہیں پیٹھ پھیرنے تھے اور نہیں میل کرتے تھے بجانب فرار کے پس جب قصد کیا اُنھوں نے روانگی کا کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما سے کہ ای بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ تاخت و تاراج کرو تم قوم کو مگر پہلے دن میں ایام قائم ہونے بازار کے پھر رخصت کیا اُنکو روانہ ہوئے وہ لوگ **واثلہ** بن الاسقع نے **بیان** کیا ہے کہ تھا میں بیچ لشکر ہمراہی عبداللہ بن جعفر طیار کے اور واقع ہوئی روانگی ہماری دمشق سے بجانب دیر ابی القدس کے نصف مہینے شعبان کی رات میں اور روشنی چاند کی زیادتی میں تھی اور میں بجانب پہلوے عبداللہ بن جعفر کے تھا پس کہا اُنھوں نے کہ ای ابن الاسقع کیا اچھی چاندنی اُس رات کی ہے میں نے کہا کہ ای بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ رات نصف شعبان کی بڑی برکت کی رات ہے پس کہا اُنھوں نے کہ سچ ہے اس رات میں لکھی جاتی ہے موت اور روزی بخشے جاتے ہیں گناہ اور میرا ارادہ اس شب میں بیداری کا تھا پس کہا میں نے کہ ہمارا چلنا بہتر ہے قیام سے اور اللہ تعالیٰ بہت دینے والا بخشش کا ہے اُنھوں نے کہا سچ کہتے ہو تم پس چلے ہم وہ تمام رات صبح تک پس صبح کی ہمارے ساتھ اس راہبر معاہد نے ایک بڑے پہاڑ پر پس اس حال میں کہ چلے جاتے تھے ہم کہ دفعۃً پہونچے ہم قریب صومعہ ایک راہب کے اور وہ ہمارے دائیں جانب راہ کے تھا پس پھیرے عبداللہ بن جعفر اُسکی طرف اور ہم لوگ بھی اُنکے ساتھ اُسکی طرف چلے نکلکر آیا راہب صومعہ سے ہمارے پاس اور وہ ایک ٹوپی بالوں کی پہنے تھا پس دیکھتا تھا وہ ہمکو تامل کی نگاہ سے اور پوچھا کہ تم کون ہو ہمنے کہا کہ اہل عرب ہیں پس کہا اُسنے کہ تم محمدی ہو ہمنے کہا ہاں پس بتامل نگاہ ایک ایک کو

یہ مین سے وہ دیکھتا تھا پھر دیر تک دیکھتا رہا بجانب عبدالرحمن بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے پس کہا اُسنے کہ یہ جوان تمہارے نبی کے بیٹے ہین ہمنے کہا نہین پس کہا اُسنے کہ نور نبوت کا ظاہر ہوتا ہی انکی دونون آنکھون سے پس آیا کوئی قرابت ہی انکو تمہارے نبی سے ہمنے کہا ہمارے نبی کے چچا کے بیٹے ہین پس کہا اُس راہب نے کہ یہ پتے ہین اور پتے درخت سے ہوتے ہین پس کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ اے راہب آیا جانا اور پہچانا ہر تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُسنے کہا کیونکر نہ جانون اور پہچانون اُنکو حالانکہ نام اُنکا لکھا ہے توریت اور انجیل اور زبور مین اس صفت سے کہ وہ صاحب اونٹ سُرخ اور شمشیر برہنہ کے ہین پھر کہا عبداللہ بن جعفر نے پس کیون تو اُنکا ایمان نہین لاتا اور تصدیق اُنکی نہین کرتا ہی پس اُٹھایا راہب نے اپنے ہاتھونکو بجانب آسمان کے اور کہا کہ یا مر اُسوقت ہوگا جسوقت چاہیگا مالک اس آسمان سبز کا پس تعجب کیا اُسکے کلام سے ہلوگون نے اور روانہ ہوے ہم اور راہب ہمارے آگے تھا تا اینکہ پہونچے ہم ایک جنگل بہت درخت اور پانی والے مین اور راہبنے ہم سے کہا کہ چھپکر ٹھہرین ہم یہان اور اُسنے عبداللہ بن جعفر طیار سے کہا کہ مین جاتا ہون اس غرض سے کہ دریافت کرون مین تمہارے لیے خبر قوم کی پس کہا عبداللہ بن جعفر طیار نے کہ جلدی کر تو اپنے جان مین اور پھیر آ ہمارے پاس پس روانہ ہوا وہ بعجلت اور ٹھہرے عبداللہ بن جعفر مع ہمراہیان اپنے اس جنگل مین پوشیدہ ہوکر پس درست کیا ہمنے اپنی زاد راہ کو اور کھایا ہمنے پس گذری تھوڑی رات اُٹھ کھڑے ہوے عبداللہ بن جعفر درانحالیکہ بذات خود لگا ہبانی مسلمانون کی کرتے رہے صبح تک پس جب صبح ہوئی نماز پڑھی ہمنے اور باانتظار پھر آنے راہبر کے منتظر تھے پس نہین آیا وہ اور دیر ہوئی اُسکے حال معلوم ہونے مین پس بے چین ہوے مسلمان اُسکے رک رہنے سے اور خوف کیا مکر اور فریب سے اور شوش کیا شیطان نے اور بدگمان ہوے نسبت راہبر کے پس مسلمانون نے اُسکی نسبت گمان بُرائی کا کیا مگر ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا گمان نیک کرو اُسکے ساتھ اور نہ خوف کرو تم اُسکے جانب سے کسی مکر و فریب کا اُسکے واسطے ایک شان حال ہی جسکو تم لوگ آیندہ معلوم کروگے پس تسکین دی مسلمانونکو اور اُسی وقت راہبر پہونچا پس ہلوگ اُسکو دیکھکر خوش ہوے اور سمجھے ہم کہ وہ کیگا ہمکو واسطے چلنے کے بجانب دشمن کے پس آکھڑا ہوا وہ مسلمانونکے بیچ مین اور کہا کہ اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قسم ہی حق مسیح کی کہ جو حال مین نے تمسے بیان کیا تھا اسمین کوئی تبدیل اور خیانت کی بات نہ تھی اور مین اُمید رکھتا ہون تمہارے واسطے حصول غنیمت کی مگر ایک مرتبع اور حائل ہوگیا ہی تمہارے اور غنیمت کے بیچ مین پس کہا عبداللہ بن جعفر طیار نے کہ کیونکر حائل ہوگیا ہی ہمارے اور غنیمت کے بیچ مین پس کہا اُسنے کہ حائل ہوگیا ہر ایک دیار پر بڑے زور شور کا اور تیز مارنے والا مرد جو لڑنے اور وہ یہ ہی کہ مین گیا تھا قوم کے قریب بازار مین اور یہمین خرید و فروخت قائم ہوچکی تھی اور جل رہی تھی نصرانیہ وہان مجتمع ہوے ہین اور اکثر اُنمین کے گرد حصن ابی القدس کے یکجا ہین اور جمع ہوے ہین قسس اور راہب اور ملوک اور بطارقہ پس جب مین نے یہ حال دیکھا جا ملا اُنمین اور سبب اُنکے یکجا ہونیکا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سردار طرابلس نے کسی ایک بادشاہ روم کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کیا ہی اور لاتے ہین اس لڑکی کو نزدیک دیر ابی القدس کے تاکہ بموجب رسم اپنے دین کے اُسکے واسطے قربانی کرین اور جمع ہوے ہین گرد اُسکے بہادران روم اور عرب متصور بکثرت مع متصیارون کے اور اس حیثیت سے یکجا ہونا اُنکا بسبب خوف کے ہمسے اے گروہ عرب کے اور میرے نزدیک تم تو اب نہین ہو تم لوگونکا جانا انکی طرف کہ وہ ایک جماعت

کثیر وضیع و شریف بیٹھے ہین پس عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ کسقدر ہین وہ لوگ تیرے اندازۂ نگاہ مین پس کہا اُسنے کہ بانوے زیادہ بیس ہزار سے عوام الناس رومی اور ارمنی اور نصاری اور قبطی مصر کے اور یہودی اہل سودا اور بطارقہ اور متصرہ ہین اور وہ جو استعداد لڑائی کی رکھتے ہین اُنکی تعداد پانچ ہزار سوار ہی اور تمکو طاقت اُنکے مقابلے کی نہین ہی اور اگر بکا رینگے وہ تو اور لوگ مثل اُنکے یکجا ہوجاوینگے اسواسطے کہ شہر اُنکے نزدیک ہین اور تمھاری جماعت تھوڑی اور فریادرس سے دور ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ دشوار گذرا یہ معاملہ مسلمانونپر پس کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ اے گروہ مسلمانونکے کیا کہتے ہو تم اس امر مین مسلمانون نے کہا اے یہی کہ ہم اپنے تئین معرض ہلاکت مین نہ ڈالین جیسا کہ ہمکو ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب بزرگ مین حکم دیا ہی پھر چلین ہم سردار ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور اللہ تعالی نہ رائیگاں کریگا ہمارے اجر کو پس جب سُنا عبداللہ بن جعفر نے قول مسلمانون کا کہا اُسنے کہ مجکو تو یہ ڈر ہی کہ اگر مین ایسا کرونگا تو کہیگا اللہ تعالی میرے تئین بھاگنے والونمین اور مین واپس جاؤنگا یا یہ کہ ظاہر کرون مین کوئی عذر اللہ تعالی کے نزدیک پس جو فوت دیگا مجکو اجر اسکا اللہ تعالی کے ذمے ہی اور جو پھر جاویگا پس نہین سرزنش ہی اسپر پس جب سُنا مسلمانون نے یہ کلام عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا درباب خرچ کرنے اپنی جان کے اللہ کی راہ مین شرمائے اُسنے اور منظور کیا اُنکی راے کو اور کہا کہ تم جو ارادہ رکھتے ہو اسواسطے کہ نہین نفع کرتی ہی احتیاط امر تقدیر سے پس خوش ہوے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ انکے حکم قبول کرنے سے پھر پہنا اُنھون نے اپنی زرہ کو اور رکھا سر پر خود کو اور مضبوط باندھا کر پٹکے سے اور گردن سے لٹکایا اپنے پاکی تلوار کو اور سوار ہوے گھوڑے پر اور لیا نشان اپنے ہاتھ مین اور حکم کیا مسلمانونکو واسطے ساختگی سامان لڑائی کے پس نہین مسلمانون نے زرہین اپنی اور لگائے ہتھیار اور سوار ہوے اپنے گھوڑونپر اور کہا راہبر سے کہ چل تو ہمارے ساتھ قوم کیطرف پس قریب تر دیکھیگا تو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معاملہ عجیب کو واثلہ بن الاسقع نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے راہبر کو جبکہ اس کا زرد ہوگیا اور بدل گیا تھا رنگ اُسکا اور کہا اُسنے کہ چاہو تم اپنی راے سے مجھکو تھمارے اس کام مین کچھ الزام اور ننگ گیری نہوگی ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو کہ مہربانی و لطف کرتے تھے راہبر کے ساتھ یہانتک کہ چلا وہ اُنکے سامنے ہوکر راہ بتلاتے ہوے بجانب قوم کے ایک ساعت پھر ٹھہر گیا وہ اور کہا اُسنے کہ ٹھہر جاؤ تم لوگ کہ نزدیک پہونچے ہو تم قوم سے پس رہو تم اپنی جگہون مین پوشیدہ ہوکر صبح ہونے تک پھر تاخت و تاراج کرو تم قوم کو واثلہ بن الاسقع نے بیان کیا ہی کہ رات گذرانی ہمنے اسی حالت پوشیدگی مین اور ہم مانگتے تھے اللہ تعالی سے کشودکار کو اور مدد دشمنون پر پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی مسلمانون کو عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے اور جب فارغ ہوے وہ نماز سے مسلمانون سے کہا کہ کیا راے ہی تمھاری تاخت کرنے قوم مین پس عامر بن ربیعہ نے کہا کہ مین ایک راے تم سب کو بتلاؤن کہ لیکے موافق عمل کرو مسلمانون نے کہا کہ بیان کرو تم عامر بن ربیعہ نے کہا کہ راے یہی ہی کہ چھوڑ دو قوم کو خرید و فروخت مین اور دیکھین اور دکھائے مال مین پھر جا پڑو تم اُنپر بسبیل غفلت کے پس سنا یہ سب کو مسلمانون نے اُنکی راے کو اور صبر کیا وقت قائم ہونے بازار تک پھر نکالا اُنھون نے تلوارون کو میان سے اور چڑھایا کمانون کو اور تان لیا

نیزون کو اور عبداللہ بن جعفر انکے آگے تھے اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا پس جب نکلا آفتاب قصد کیا عبداللہ بن جعفر نے مسلمانونکی
طرف اور کیے انکے پانچ گروہ ہر گروہ مین ایک سو سوار تھے اور ہر سیکڑے پر ایک شخص واقف کار کو سردار مقرر کیا اور کہا کہ ہر ایک
گروہ تم مین کا ایک جانب بازارے لیوے اور نہ مشغول ہو تم لوٹ پوٹ مین ولیکن مارو اور رکھو تم تلوارون کو اُنکے سرون پر
یہ کہکر آگے ہوے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نشان لیے ہوے اور چلکر ظاہر ہوے قوم پر پس دیکھا قوم کو پھیلی ہوئی زمین مین
مثل چونٹیون کے بسبب کثرت کے اور گھیرے ہوے تھی ایک جماعت کثیر دیر راہب کو اور وہ اپنے دیر سے سر نکالے ہوے
لوگونکو نصیحت اور وصیت کرتا تھا اور سکھلاتا تھا علوم اُنکی بلاکی کے اور وہ لوگ اُسکی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے تھے اور
لشکر بادشاہ کی دیر مین اُسکے نزدیک تھی اور بطارقہ اور اولاد اُنکی کپڑے دیباج کے پہنے تھی اور اسکے اوپر زرہین جوشن اور خود
پہنے ہوے اور منتظر اُسکے آنے کے اپنے پاس تھے اور احتیاط کرتے تھے اُنھون نے چادر اپنی گردانی تھی گویا کہ وہ منتظر تھے کسی شور اور آواز
کے اپنے سامنے سے یا کسی سختی کے جو آویگی اُنپر اور دیکھا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے یہ سب معاملہ پس خوفناک کیا اُن کو اس
حال نے بیچ کام قوم کے اور پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے قبل حملے کے کہ اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حملہ کرو تم برکت دیوے
اللہ تعالیٰ تم مین اگر حاصل ہوئی غنیمت اور خوشی پس وہ فتح اور سلامتی ہے اور ہوگی یکجائی دیر راہب کے پاس اور اگر ہے سوائے
اسکے اور امر تو پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے پس وہ عذر گاہ ہماری اور تمھاری بہشت ہے اور ملاقات ہماری نزدیک حوض میرے
چچا کے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوگی پھر جنبش دی اُنھون نے نیزے کو اور حملہ کیا طرف مشرکین کے اور سو سوار
ساتھی اُنکے گرداگرد تھے اور اُنکے حملے کے ساتھ حملہ کرتے تھے اور اسمین سابق الایمان لوگ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے
اور طلب کیا عبداللہ بن جعفر نے اُسکو جہان مجمع عظیم تھا پس در آئے اُنمین اور مارتے تھے اُنکو کبھی تلوار سے اور کبھی نیزے سے اور
مسلمان بھی اُنکے پیچھے حملے مین شریک تھے اور سُنی رومیون نے آواز تہلیل اور تکبیر مسلمانون کی پس یقین کیا اُنھون نے اس امر
کا کہ لشکر مسلمانون کا آپہونچا اُنپر اور وہ اُسی کی راہ دیکھتے تھے اور اپنے کام مین بیدار اور بہت ہشیار تھے اور بازاریون کا یہ حال
ہوا کہ دوڑے وہ اپنے ہتھیارون کی طرف اور بجانب بازر کھنے مسلمانون کے اپنی جانون اور مالون سے اور لین اُنھون نے
تلوارین اور عمود اور پھرے بجانب مسلمانون کے مثل پھرنے شیر شکاری کے پس طلب کیا اُنھون نے صاحب نشان
مسلمانون کو اور نہ تھا مسلمانون کے ساتھ سوائے اس نشان کے جو عبداللہ بن جعفرؓ کے پاس تھا پس گھیر لیا اُنھون نے
نشان کو ہر طرف سے اور قائم ہوئی اور جم گئی لڑائی اور بلند ہوا غبار اور گھیر لیا اُنھون نے مسلمانون کو ہر طرف سے
پس نہ تھے مسلمان انمین مگر مثل سپید تل کے پوست مین اونٹ سیاہ کے اور نہین پہچانتے تھے اصحاب عبداللہ بن جعفرؓ کے
ایک دوسرے کو اپنی جماعت سے مگر ساتھ تکبیر و تہلیل کے اور ہر شخص کو اپنی ذات سے کام تھا اور باز رہا تھا دوسرے سے
ابو مہیرہ بن ابراہیم بن عبدالعزیز بن ابی قیس نے جو سابق الایمان صاحب ہجرت ہین بیان کیا ہے کہ حاضر ہوا تھا مین لڑائی حبشہ
مین ساتھ جعفر بن ابی طالب کے اور حاضر ہوا تھا مین بدر و احد اور حنین کی لڑائیون مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

پس کہا تھا میں نے کہ ایسے سبر کے کبھی نہیں دیکھنے میں آوینگے پس جب وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غمگین ہوا
میں اس سانحے سے اور نہ ٹھہر سکا میں مدینہ منورہ میں بعد وفات آپکے اور چلا گیا میں مکہ معظمہ کو اور اقامت اختیار کی وہاں
پس عتاب کیا گیا میں خواب میں بسبب بار رہنے اور بچھڑ جانے اپنے کے جماعت سے پس روانہ ہوا میں بجانب ملک شام
کے اور حاضر ہوا تھا میں وہاں اور تھیں میرے ساتھ زوجہ میری ام کلثوم بنت سہیل بن عمرو بن العاص پس آیا میں ملک شام
میں اور حاضر ہوا تھا میں لڑائی اجنادین اور سریہ خالد بن الولید میں بجانب توما اور ہر بلیس کے اور حاضر ہوا تھا میں سریہ
عبداللہ بن جعفر میں اور تھا میں اُنکے ساتھ دیر ابی القدس پر پس بھلا دیا مجکو دیر ابی القدس کے واقعہ نے اُن لڑائیوں کو جنمیں
سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میں موجود تھا اور کیفیت یہ گذری کہ دیکھا میں نے رومیوں کو جسوقت حملہ کیا
ہمنے اُنکی جماعت کثیر پر اور کہا ہمنے کہ اُنکے سوائے اور کوئی نہیں ہے اور نہ کوئی جماعت پوشیدہ بطور گاڈی کے ہے کہ دفعتہً
نکلی ایک بڑی جماعت اُنکی گاڈے سے پس دیکھا ہمنے اُنکے قدوں کو بڑا مہیب اور زرہیں پہنے ہوے تھے کہ نہیں دکھائی
دیتی تھی اُنکے جسم سے کوئی چیز سوائے پتلی آنکھوں کے اور بلند تھیں آوازیں اُنکی اور اُنکے گھوڑوں کی ٹاپوں کی وقت حملہ
کرنے کے یہانتک کہ دیکھا میں نے مسلمانوں کو چھپ گئے اُنکے بیچ میں اور نہیں سنتا تھا میں مگر آوازوں کو ایک بار پھر بند
ہو جاتی تھیں آوازیں پس کنتا تھا میں کہ ہلاک ہوے مسلمان پھر دیکھا میں نے نشان کو بلند عبداللہ بن جعفر کے ہاتھ میں پس
خوش ہوا میں اسکے دیکھنے سے اور عبداللہ بن جعفر نشان لیے ہوے لڑتے تھے اور حملہ کرتے تھے مشرکین پر پس نہیں دیکھا
گیا وہ مرد شخص جملہ اور کوشش کرنیوالا من اُنکا اور برابر قائم تھی لڑائی اور جاتا تک بڑھتی جاتی تھی ہمت لڑائی کی بڑھتی تھی گرمی
اُسکی اور بلند ہوتی تھی گرد اسکی اور شعلہ زن تھی آگ اُسکی اور تھے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہا قوم کے بیچ میں اور وہ لوگ
اُنکے اور اُنکے ساتھیوں کے گرد تھے مثل حلقہ دائرہ کے پس اگر عبداللہ بن جعفر حملہ کرتے تھے دائیں جانب کو میں بھی حملہ
کرتا تھا دائیں جانب کو اور اگر حملہ کرتے تھے وہ بائیں طرف کو میں بھی حملہ کرتا تھا بائیں طرف کو اور برابر ہم لوگ لڑتے رہے تھے
یہانتک کہ تھک گئے بازو اور سُن ہو گئے شانے سارے اور دشوار دکھائی دیا معاملہ اور سخت گذرا اُنپر صبر کرنا اور رے لیا
اُنکو عاجزی اور زاری نے اور پیچھے پھیری دن نے اور رخنہ دار ہو گئی تلوار عبداللہ بن جعفر کی اور قریب تھا کہ ٹھہر جاوے اور گر پڑے
گھوڑا اُنکا اُنکے نیچے سے پس پناہ لی اُنھوں نے مع اپنے ساتھیوں کے ایک جگہ میں تاکہ یکجا ہو دیں لوگ اُنکے پاس پس دیکھا مسلمانوں
نے نشانکو اور قصد کیا اسکی طرف اور سب خستہ بازو تھے بسبب قتل مشرکین کے پس تنگی کی عبداللہ بن جعفر کی زرہ نے اوپر بسبب اس
معاملے کے اور نہیں رنج تھا اُنکو اپنی ذات کیواسطے اسقدر جتنا کہ مسلمانوں کے واسطے تھا پس التجا کی اُنھوں نے اپنے کام میں اللہ کی
طرف اور حوالہ کیا اپنے کام کو علام الغیوب پر اور اُٹھایا اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اور کہے اُنھوں نے اپنی دعا میں یہ کلمات
یا من خلق خلقہ فاحصی خلفھم وبالی بعضھم ببعض وجعل ذلک فتنۃ لھم اسالک بجاہ محمد صلک الا جعلت لنا من امرنا ھذا فرجا
ومخرجا پھر رجوع کیا طرف لڑائی کے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑتے تھے اُنکی معیت میں اُنکے

نشان کے نیچے پس اللہ کے واسطے تھی نیکوکاری ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی کہ مدد دی اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے کو اُس دن اور جہاد اور کوشش کی اُنکے سامنے عمرو بن ساعدہ نے **بیان** کیا ہے کہ دیکھا مین نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو کہ باوصف زیادہ ہونے سن کے تلوار مین مارتے تھے رومیونپر اور آملتے تھے اپنی قوم مین اور حملون کے وقت اپنا نام لیتے اور کہتے کہ مین ابوذر ہون اور مسلمان بھی کام کرتے تھے مثل اُنکے کام کے یہانتک کہ آگئے اور آپہونچے دل اور کلیجے مُنھون تک اور جانا مسلمانون نے کہ وہی جگہ اُنکی قبرون کی ہے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے عبداللہ بن انیس سے کہا عبداللہ بن انیس نے کہ دوست رکھتا تھا مین جعفر کو اور اُنکی اولاد سے عبداللہ کو پس جب وفات کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا عبداللہ نے اپنی ماں اسماء بنت عمیس کو غمگین پُر اجانا اُنکو حالت رنج مین دیکھنے کو اور تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما والد عبداللہ کے اور بہت دوست رکھتے تھے عبداللہ کو پس اجازت لی عبداللہ بن جعفر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے واسطے جانے ملک شام کے اور کہا مجھسے کہ ای ابن انیس خواہش رکھتا ہون مین شام کے جانے اور جہاد کرنے کی پس ساتھ ہو تم میرا مین نے کہا کہ ہان مین ہمراہ ہونگا پس رخصت ہوے عبداللہ اپنے چچا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور مسلمانون سے روانہ ہوے ہم ارادہ ملک شام کے اور ہمارے بیچ سوار مین اور قوم ازد تھے یہانتک کہ پہونچے ہم تبوک مین پس کہا عبداللہ نے کہ ای ابن انیس آیا جانتے ہو تم جگہ قبر میرے باپ کی مین نے کہا ہان قبر اُنکی موتہ مین ہے اُنھون نے کہا کہ خواہش رکھتا ہون مین کہ دیکھون اس جگہ کو پس چلے ہم یہانتک کہ آگئے ہم اُنکے باپ کی قبر اور اُس جگہ پر جہان لڑائی ہوئی تھی اور قبر پر اُنکی پتھر تھے جو قوم کلب نے واسطے تبرک کے رکھے تھے پس جب دیکھا عبداللہ نے قبر اپنے باپ کو اُترے وہان اور گئے قبر پر اور روئے پھر دعاے رحمت مانگی اُنکے واسطے اور قیام کیا ہمنے قبر کے پاس تا وقت صبح دوسرے دن کے پس جب کوچ کیا ہم نے دیکھا مین نے عبداللہ بن جعفر کو کہ روتے تھے اور چہرہ اُنکا مثل رنگ زعفران کے ہو گیا تھا پس پوچھا مین نے سبب اسکا پس کہا اُنھون نے کہ مین نے رات اپنے باپ جعفر کو خواب مین دیکھا اور وہ دو کپڑے سبز پہنے ہوے تھے اور ان کے دو پر تھے اور اُنکے ہاتھ مین ایک تلوار برہنہ خون آلودہ تھی پس دی اُنھون نے وہ تلوار مجکو اور کہا کہ ای بیٹے لڑو تم ساتھ اس تلوار کے دشمنان خدا اور اپنے دشمنون سے اور نہین پہونچا مین اس مرتبے کو جسکو تم دیکھتے ہو مگر بسبب جہاد کے اور گویا مین لڑتا ہون ساتھ اس تلوار کے یہانتک کہ رخنہ دار ہو گئی وہ تلوار میرے ہاتھ مین عبداللہ بن انیس نے کہا کہ روانہ ہوے ہم یہانتک کہ پہونچے ابوعبیدہ بن الجراح کے لشکر مین بمقام دمشق کے پس بھیجا اُنھون نے عبداللہ کو اپنے اس سریہ کا سردار مقرر کر کے بجانب دیر ابی القدس کے پس جب دیکھا مین نے یہ واقعہ اُنکے اور رومیونکے بیچ مین کہا مین نے اپنے دل مین کہ قریب ہے کہ سختی مین پڑین عبداللہ ابن جعفر پس روانہ ہوا مین مثل برق کے اور آیا مین ابوعبیدہ بن الجراح کے لشکر مین پس کہا اُنھون نے کہ خوشخبری ہو ای بیٹے انیس رض کے پس کہا مین نے کہ بھیجو تم مسلمانون کو بجانب مدد دینی عبداللہ رض جعفر کے پھر بیان کیا مین نے سب حال لڑائی کا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے انا للہ وانا الیہ راجعون مقام رنج اور افسوس کا ہے اگر ہلاک ہوے عبداللہ بن جعفر اور ساتھی اُنکے

تیرے نشان کے نیچے اے ابا عبیدہؓ اور یہ پہلا معاملہ ہے تیری سرداری میں پھر متوجہ ہوے وہ بجانب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے
اور کہا میں درخواست کرتا ہوں تجھسے بواسطہ خدا کے کہ جانو تم عبد اللہ میں کہ تمھیں لائق اور باسامان ہوا نجام اس کام کیواسطے پس
کہا خالد بن الولید نے کہ میں ایسا ہی کرونگا قسم ہے خدا کی اگر چاہا اللہ تعالی نے اور میں تمھارے حکم کا منتظر تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہ میں نے شرم کی تجھسے خالد بن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی اگر سردار مقرر کریں مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ لڑکے کو تو اطاعت
کرونگا میں اسکی پس کیونکر مخالفت کرسکتا ہوں تجھسے حالانکہ تم مقدم ہوا یمان میں مجھسے اور آگے ہو تم بسبب اپنے ایمان
لانے کے اور ملگئے ہو یقین میں اور جلدی کی ہے تم نے نسبت اختیار کرنے دین اسلام کے اور ملگئے ہو جلدی کرنے والوں میں
اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھارا نام امین رکھا تھا پس کیونکر سبقت کرسکتا ہوں میں تجھسے اور کس طرح
پہنچ سکتا ہوں تمھارے مرتبے کو قسم ہے خدا کی شمشیر زنی کی ہے میں نے مسلمانوں کے سامنے مدت تک اور اب گواہ کرتا ہوں میں
تمکو اس بات پر کہ قید کیا ہے میں نے اپنی ذات کو اللہ تعالی کی راہ میں اور قریب تر ظاہر کرونگا میں حال اپنی جان بازی کا
امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کہ میری نسبت کہا انھوں نے کہ میں نہیں ارادہ کرتا ہوں جہاد کا مگر واسطے بلند نامی کے
پس قسم ہے خدا کی کہ نہیں خواہش کی میں نے کبھی امارت اور سرداری کی پس مستحسن معلوم ہوئی یہ گفتگو خالد بن الولید کی مسلمانوں کو اور ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان روانہ ہو تم اور جاملو اپنے مسلمان بھائیوں میں پس اٹھ کھڑے ہوے خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ مثل شیر کے اور لگے اپنے اسباب کی طرف اور پہن لی زرہ مسیلمہ کذاب کی جو برد زرائی یمامہ کے انکو ملی تھی اور رکھ لیا خود
کو سر پر اور حمائل کرلیا تلوار کو گردن میں اور جا بیٹھے گھوڑے کی زین پر اسطرح سے کہ گویا وہ مثل کندہ اور نقش چوب تھے اور
پکار کر کہا لشکر زحف کو چلو بجانب شمشیر زنی کے پس قبول کیا ان لوگوں نے انکے پکارنے کو اور جلدی چلے وہ مثل چڑیوں تیز
چنگل زمین پر اترنے والیوں کے اور دوڑے بجانب دشمن خدا کے اور لیا خالد بن الولید نے نشان کو اپنے ہاتھ میں جنبش دی اور
رکھ لیا اسکو اپنی رکاب میں اور یکجا ہو گیا گرد انکے اگر لشکر زحف کا ہر جگہ سے اور رخصت ہوے مسلمانوں سے اور سلام کیا
خالد بن الولید نے مسلمان پر اور عبد اللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ انکو راہ بتلاتے تھے رافع بن عمیرہ الطائی نے بیان کیا ہے
کہ تھا میں اسدن ہمراہیان خالد بن الولید سے اور بہت کوشش کی چلنے میں اور اللہ غالب اور بزرگ نے لپیٹ دیا تھا ہمارے
واسطے راہ دور کو یہاں تک غروب آفتاب کے قریب پہونچے ہم قوم کے اور رومی مثل ٹیڑیوں کے پھیلے ہوے تھے اور انکے
بیچ میں آگئے تھے مسلمان بسبب انکی کثرت کے پس خالد بن الولید نے کہا اے ابن انیس کسجانب میں تلاش اور طلب کرو تم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے کو پس کہا ابن انیس نے کہ عبد اللہ بن جعفر نے وعدہ کیا تھا اپنے ساتھیوں سے یہ ملیں اور دیکھا ہو دین
وہ سب نے پیر راہب کے پاس یا وعدہ گاہ انکی بہشت ہے پس دیکھا خالد بن الولید نے بجانب دیر کے اور دیکھا انھوں نے نشان اسلام
کو عبد اللہ بن جعفر کے ہاتھ میں اور نہیں تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ زخمی اور عیب ناک ہوا تھا اور ناامید ہو گئے تھے مسلمان زندگی فانی
سے اور طمع اور امید کی تھی انھوں نے زندگانی دائمی میں اور رومیوں نے ڈال رکھی تھی ناپیر لڑائی کی سختی اور تیز روی اور شمشیر زنی کو

اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کہتے تھے اپنے ساتھیون سے کہ لوتم مشرکین کو اور صبر کرو اس کروہ خوار کی لڑائی مین اور جان لو تم کہ تحقیق اللہ دیکھ رہا ہی تمکو اور تجلی کی ہی تمپر ارحم الراحمین نے پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین پس جب دیکھا خالد بن الولید نے مسلمانونکے صبر اور مضبوطی کو دشمنونکی لڑائی مین تو سکا صبر اسنے سوائے اسکے کہ جنبش دیا نشان کو اور کہا اپنے ہمراہیون سے کہ لوتم قوم قبیح اور بشت کو اور رنگین اور سیراب کرو تم انکے خون سے تلوارون کو اور بشارت حاصل کرو ساتھ برآنے حاجت کے اہل رستگاری اور فتحمندی کے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اسی حال مین کہ ہمراہیان عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے سختی مین تھے کہ ناگہان نکلے انکی طرف لشکر مسلمین اور گروہ موحدین کے اور گویا تھے وہ مثل مرغان تیز چنگل اور شیرون حملہ آور کے اور ڈوبے تھے وہ لوہے اور زرہون مین اور بلند تھین اُنکی آوازین اور آوازین ہنہناہٹ گھوڑونکی پس جب دیکھا ہمراہیان عبداللہ ابن جعفر نے یہ حال یقین ہوگیا انکو اپنی ہلاکی کا اور دیکھنے لگے اس گروہ کی طرف اور وہ انکی جانب آتے تھے پس گھبرائے اور ڈرے اور جانا اُنھون نے کہ یہ لشکر گاڈے گا ہی رومیون سے کہ انکے مارڈالنے اور پکڑنے کو نکلا ہی پس دشوار گذرا انپر یہ معاملہ پس اسی حالت مین سُنی اُنھون نے آواز ہالف کی کہ کہتا تھا ان الفاظ سے خل عن الاسلام وتصل لتخایف یا حملۃ القران جاءکم الفرج من الرحمن وانصرتم علی عبدۃ الصلبان اور تحقیق آگئے اور پہونچے تھے دل اور کلیجے مسلمانونکے منھون تک اور کام کیا تھا شمشیرہاے بران نے انپر اور اسی وقت ایک سوار آگے اس لشکر کے مثل تیر دوڑنے والے کے دکھائی دیا اور اُسکے ہاتھ مین نشان چمکنے والا تھا ساتھ نور کے مثل چمکتے چاند کے پس پکار کر کہا اُس سوار نے کہ بشارت ہو تمکو اے گروہ مسلمانون کے ساتھ مدد ہلاک کرنیوالی کافرون کے مین خالد بن الولید ہون پس جب سُنی مسلمانون نے آواز انکی اور گویا تھے وہ دریا کی موجون مین پس جوابدیا اُنھون نے خالد بن الولید کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے پس تحقیق آواز اُنکی مثل آواز سخت رعد اور ہواے تند کے پھر حملہ کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مع لشکر خفت کے جو کبھی نہ جدا نہین ہوتے تھے اور رکھا تلوار ونکو رومیونکے سر و نیز عامر بن سراقہ نے بیان کیا ہی کہ تھا حملہ انکا رومیون مین مثل تیر کے بکریون مین پس متفرق کردیا اُنکو دائین اور بائین پر اور ثابت قدمی کی کافرون نے واسطے لڑائی کے اور باز رکھا مسلمانون کو اپنی جانون اور مالون سے اور خالد بن الولید چاہتے تھے کہ پہونچ جاوین وہ عبداللہ بن جعفر تک پس جب دیکھا مسلمانون نے بجانب گروہ آنے والیکے اپنی طرف نہین جانا اُنھون نے کہ یہ کیا ہی یہانتک کہ سُنی اُنھون نے آواز خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور وہ اظہار اپنی بزرگی اور فخر کا کرتے تھے اپنی ذات اور نسب مین اور سُنا اسکو عبداللہ بن جعفر نے پس کہا اُنھون نے اپنے ہمراہیون سے کہ لوتم دشمنونکو پس تحقیق آئی تمکو مدد آسمان سے پھر حملہ کیا عبداللہ بن جعفر اور مسلمانون نے ابن الاسقع نے بیان کیا ہی کہ تھے ہلوگ مایوس اپنی جانون سے یہانتک کہ بھیجی اللہ تعالی نے مدد پس نہین ہوئی تھی تاریکی شب کی یہانتک کہ دیکھا ہمنے خالد بن الولید کو کہ نشان انکے ہاتھ مین تھا اور بھگاتے اور چلاتے تھے مشرکین کو مثل چلانے بکریون کے بجانب چراگاہ کے اور مسلمان قتل کرتے تھے اور قید کرتے تھے انکو اور واسطے اللہ کی تھی نیکوکاری ابی ذر غفاری اور ضرار

بن الازور اور سیب بن نجبتہ الفزاری رضوان اللہ علیہم کی کہ تحقیق ملایا تھا انھوں نے شانوں کو اور جنبش دی تھی تلواروں کو اور قتل کیا تھا رومیوں کو ہر طرف میں اور ملاقی ہوے ضرار بن الازور عبداللہ بن جعفر سے پس دیکھا ضرار نے انکی طرف اور خون انکی زرہ کی آستینوں اور بدن پر مثل ٹکڑے کلیجی اونٹ کے تھا پس کہا ضرار بن الازور نے کہ فائدہ مند کرے اور جزاے خیر دے اللہ تعالیٰ تمکو اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس تحقیق بے لیا تمنے بدلا اپنے باپ کا اور سکون اور آرام دیا تمنے اپنی سوزش دل کو پس کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ یہ کون شخص ہین کلام کرنیوالے اور ہو گئی تھی تاریکی شام کی اور ضرار بن الازور ڈھانپا باندھے تھے پس کہا انھون نے کہ مین ضرار صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون پس کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ فراخی اور کشایش ہو تمکو بسبب تمھارے آنے کے ہمارے مساعدت اور مدد دہی کو عبداللہ بن انیس نے بیان کیا ہے کہ وہ دونون اسی حال مین تھے کہ آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور لوگ لشکر حنف کے اور کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ فائدہ مند کرے اللہ اور جزاے خیر دے اللہ تعالیٰ تمکو پھر کہا عبداللہ بن جعفر نے کہا ضرار بطارقہ حمایت کرنے والے رومیون کے نزدیک دیر کے ہین بسبب ہونے لڑکی حاکم طرابلس کے اس مقام مین اور تحقیق گھیرا گیا ہے دیر اور انحالیکہ باز رکھا ہے لوگون کو اس لڑکی سے اور گھیر لیا ہے ہر سوار دیر نے اسکو پس آیا ہو سکتا ہے تمسے اے بیٹے ازور کے کہ حملہ کرو میرے ساتھ ضرار نے کہا کہ وہ لوگ کہان ہین عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم انکو پس نگاہ بڑھا کر دیکھا انھون نے اور تھے اسوقت دیر ان مسلح رومی اور حاکم طرابلس گھیرے ہوئے دائین جانب دیر کو باز رکھتے تھے اس لڑکی سے اور آگ روشن تھی اور صلیبان چمکتی تھین آگ کی روشنی مین مثل دیوار لوہے کے پس کہا ضرار نے کہ راہ بتلاوے اللہ تمکو پس کیا خوب راہ بتلانے والے ہو تم حملہ کرو تم تاکہ حملہ کرون مین ساتھ تمھارے حملے کے پس حملہ کیا خالد بن الولید نے ایکطرف سے اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے ایک جانب سے اور حملہ کیا ضرار بن الازور نے ایکطرف سے اور تیست کی اُن لوگون نے اور ڈاٹا رومیون کو اور بچایا مشرکین نے اپنی جانون کو اور سب سے زیادہ اور سخت لڑنے والا انکا بطریق تھا پس نکلا وہ واسطے لڑائی کے آگے قوم کے گویا وہ اچھا شیر نر تھا اور وہ ڈھکتا تھا مثل ڈھکنے شیر کے اور قصد کیا اسنے ضرار بن الازور پر اور حملہ سخت کیا اُسپر اور ضرار تعجب کرتے تھے اُسکے بھاری ڈیل ڈول اور اُسکے قرار پکڑنے سے زمین پر اور اسکی شدت حملہ اور جست اور احتیاط بچانے سے اپنے کو پس ہوشیار ہو گئے ضرار بن الازور اس سے اور وہ اُنکی طلب مین شدت کرتا تھا اور ہر ایکیان دونون سے ملے اور اُمید رکھنے والا تھا اپنے ساتھی مقابل پر اور اکیلا اور الگ ہو گیا وہ ضرار کے مقابلے مین پس کشادہ ہو گئے ضرار اُسکے سامنے اور ارادہ کیا اسنے اور اُسکے ساتھیون نے ضرار کی طلب مین پس قصد کیا ضرار نے ایسی جگہ کی طرف جو صلاحیت پھیرنے اور دوڑنے گھوڑے کی تھی تحتی پس پھیل کر کھڑے ہوے ضرار اور حائل ہوے اسکو بیچ مین ایک میدان کی اندھیری رات مین پس اوندھا ہو گیا گھوڑا ضرار کا اور جھک کر گر پڑے ضرار زمین پر پھر ضرار نے گر پڑنے سے غصے مین آکر ارادہ کیا گھوڑے کا کیا مگر کوئی بسبیل اس امر کی اسنے نہو سکی پس ٹھہرے اور قائم رہے وہ اپنی جگہ پر اور ڈھال تلوار انکے ہاتھ مین تھی اور کوشش اور جہاد کرتے تھے انکے ساتھ بحالت پیادہ پائی کے اور صبر کیا تھا انکے مقابلے مین مثل صبر چیتے لوگون کے پس آیا اُنپر بطریق رومی اور آگے آکر چاہا کہ وار کرے اُنپر عمود آہنی سے پس جب مقابل اُنکے آیا اور وار کیا اُنپر عمود کا خالی دیا ضرار نے اُسکے وار کو پھر جھپٹے اُسکی طرف مثل جھپٹنے شیر کے

پس تندی کی بطریق کے گھوڑے نے اُسکے پنجے اور کھڑا ہو گیا وہ دونون پاؤن کے بل اور اوندھا ہو گیا زمین کی طرف پس پہونچا وار عمود کا
گھوڑیکی گردن مین اور گرا بطریق پشت گھوڑے سے اور اُٹھ کھڑا نہو سکا اسواسطے کہ وہ چھپ گیا تھا گھوڑے کی زین مین پس جلدی
کی ضرار نے اسکی طرف قبل پہونچنے اُسکے غلامون کے اور ماری تلوار اسکی رگ گردن پر پس آواز مزم دی تلوار نے اور کچھ کار گر نہوئی پس
اُٹھنا چاہا کافر نے اور یقین ہو گیا اسکو اپنی ہلاکت کا پس جھپٹے ضرار اور قابض ہو گئے اسپر اور تھا وہ مثل بڑے پہاڑ کے پس پھینک دیا
اُٹھا کر اُسکو ضرار نے اور کر لیا اسکو اپنے نیچے اور چڑھ بیٹھے اُسکے سینے پر اور تھی ضرار کے پاس ایک چھری مین کی بنی ہوئی اور اُسکو اپنے پاس سے
کبھی جدا نہین کرتے تھے پس نکالا اُسکو میان سے اور ماری ایک ضرب چھری کی اُسکے سینے مین پس گر پڑا وہ مُردہ ہو کر اور جلدی روانہ کر دیا
اللہ تعالی نے اُسکی روح کو بجانب آگ دوزخ کے اور پھر جھپٹے ضرار اور لے لیا اُسکے گھوڑے کو اور تھا اس گھوڑے پر جڑاؤ زیور سونے اور
چاندی کا جسکی قیمت کثیر تھی پس جب سوار ہوئے ضرار گھوڑے پر تکبیر کہی اُنھون نے اور حملہ کیا رومیون پر پس متفرق کر دیا انکو دائین بائین
اور جب فراخی اور کشادگی حاصل کی ضرار بن الازور نے آگے دشمن خدا کے مالک ہو گئے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما دیر کے اور
جو کچھ اسمین تھا اور گھیر لیا اسکو مسلمانون نے پس نہین لی اُنھون نے اُسمین سے کوئی چیز اسوقت تک کہ پھیرے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ رومیون
کے تعاقب سے اور صورت یہ گذری کہ خالد بن الولید نے تعاقب کیا تھا انکا ایک بڑی مہر تک جو انکے اور طرابلس کے بیچ مین تھی
اور رومی جانتے تھے اسکی راہ کو پس اُتر گئے وہ لوگ پار اُسکے اور ٹھہر گئے خالد بن الولید اور واپس آئے اپنے ساتھیون کی طرف
پس پایا اُنکو اس حال مین کہ مالک ہو گئے تھے وہ دیر کے اور یکجا کیا غنائم کو اور جو چیز متاع اور اقسام پارچہ اور طعام سے بازار مین تھی
واثلہ نے بیان کیا ہے کہ جمع کیا ہمنے اس سب مال کو بالانون مین اور کھائین ہمنے اچھی چیزین کھانیکی اور نکالا مسلمانون نے
ان اشیاء کو جو دیر مین تھین اقسام ظروف اور چاندی اور جانور وغیرہ سے اور نکالی گئی اُسمین سے حاکم کی لڑکی اور اُسکے ساتھ
چالیس لڑکیان تھین اور زیور اور کپڑا تھا اور بار کیا اور سوار کیا سب کو براذین اور خچرون پر اور بھر کر روانہ ہوے اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غنیمت اور بہت مال کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ شمار کی گئی یہ لڑائی تین شخصون کے نام
سے عبد اللہ بن جعفر سردار اُسکے تھے اور عبد اللہ بن انیس پہونچنے والے اور خبر دینے والے اور خالد بن الولید کمک کرنے
والے اُسکے تھے اور خالد بن الولید کو اس لڑائی مین بہت مشقت سے سامنا ہوا تھا اور زخم رسیدہ انکے جسم مین پہونچا تھا پس
جب روانہ ہوے اس مقام سے آئے وہ بجانب راہب دیر کے اور آواز دی اسکو پس نہ کلام کیا اُسنے پھر دوبارا پکارا اور دھمکایا
اسکو پس نکلکر آیا وہ انکے پاس اور کہا جو کچھ کہنا ہو کہو تم پس قسم ہے حق مسیح کی کہ ہر آئینہ مطالبہ کریگا تمسے مالک اس آسمان سبز کا
ساتھ خون مقتولین کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کیونکر مطالبہ کریگا وہ ہمسے حالانکہ ہم مامور ہین اس امر پر کہ لڑین اور جہاد کرین
تمسے اور وعدہ کیا گیا ہے ہمسے اس امر پر ثواب کا قسم ہے خدا کی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ فرماتے کہ نہ معترض ہون ہم تمسے
ہر آئینہ پھینکے اُتار لیتا مین تجکو نیزے صومعہ سے اور مار ڈالتا تجکو سختی سے پس چپ ہو رہا راہب اور روانہ ہوے خالد بن الولید
ساتھ مال غنیمت کے یہان تک کہ پہونچے دمشق مین اور ابو عبیدہ بن الجراح منتظر تھے اُنکے آنے کے پس جب دیکھا

انھون نے غنائم کو بہت خوش ہوے وہ اور مسلمان ہمراہی تھے اور استقبال کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکا اور سلام کیا خالد بن الولید رضؓ پر اور شکریہ انکا ادا کیا اور سلام کیا مسلمانون اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما پر اور آئے اپنی جگہ مین اور پانچوان حصہ جدا کیا مال غنیمت سے اور بانٹ دیا باقی غنائم مسلمانون کو اور دیا ضرار رضؓ بن الازور کو لبطریق کا گھوڑا مع زین کے اور جو کچھ تھا اسپر زیور جڑاؤ سونے اور چاندی کا پس لائے ضرار بن الازور وہ سب زیور اپنی بہن کے پاس **راوی** نے **بیان** کیا ہے کہ دیکھا مین نے ان کی بہن کو کہ نکال لیے تھے انھون نے نگینے جواہر کے اس زیور سے اور تقسیم کر دیے سب مسلمانون کی عورتین پر اور ایک ایک نگینہ بڑی بڑی قیمت کا تھا **راوی** نے **بیان** کیا ہے کہ لائے گئے قیدی ابو عبیدہؓ بن الجراح کے سامنے اور ان سب مین لڑکی بطریق کی تھی پس درخواست کی عبداللہ بن جعفر نے کہ مجھے دو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ اجازت طلب کرلون مین اس مقدمہ مین امیر المومنین سے اور خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو متضمن اس حال کے پس جواب مین لکھا حضرت عمر نے کہ دے دو اور حوالہ کر دو اسکو عبداللہ بن جعفر کے **راوی** نے **بیان** کیا ہے کہ مقیم رہی وہ عورت انکے نزدیک مدت تک اور سکھلایا عبداللہ بن جعفر نے اسکو کھانا پکانا اور وہ رومی کھانے اچھے پکاتی تھی پس تھی وہ عبداللہ بن جعفر کے نزدیک تا زمانہ یزید کے پس بیان کیا لوگون نے حال اسکا یزید سے اور بطور ہدیہ کے طلب کیا اسکو یزید نے پس بھیجدیا عبداللہ بن جعفر نے اسکو یزید کے پاس عامر بن ربیعہ نے **بیان** کیا ہے کہ میرے حصے مین غنائم دبر سے کپڑے دیباج حریر کے ملے تھے جسمین صورتین رومیونکی بنی ہوئی تھین اور منجملہ اسکے ایک کپڑے مین صورت مریم اور عیسی علیہما السلام کی تھی پس لیگیا مین وہ کپڑے یمن مین اور بیچا اسکو بعوض قیمت کثیر کے اور مول لیا مین نے اسباب طائف مین اور لکھا مجکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حالانکہ تھا مین ابو عبیدہؓ بن الجراح کے ساتھ اس مضمون کا خط کہ ای بیٹے میرے بھائی کے ایسے قسم کے کپڑے میرے پاس بھیجا کرو کہ وہ کام آوین مسلمانون اور غربا کے

تفقہ مین **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب واپس آیا لشکر مسلمانون کا ساتھ فتح اور غنائم کے لکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شعر حال فتح دیر ابی القدس اور حصول غنائم کے اور تعریف اور شکر گذاری خالد بن الولید کی اور جو گفتگو انھون نے وقت روانگی دیر ابی القدس کی تھی اور لکھا اور درخواست کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آپ خالد بن الولید کو کلمات بشارت اور مہربانی کے لکھین **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ لکھا تھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے یہ خط وقت روانگی بجانب دیر اور بجانب بیت المقدس کے اور لکھا تھا اسمین حال بعض مسلمانون کا انھون نے شراب پی تھی **عاصم** بن ذویب عامری نے **بیان** کیا ہے کہ موجود تھا مین ملک شام کی لڑائی اور فتح دمشق اور اسکے غوطہ مین اور عرب آئے ہوئے یمن کے جنھون نے شراب پی تھی اور پاک جانا تھا اسکو پس بڑا جانا اس امر کو ابو عبیدہ بن الجراح نے پس کہا ایک شخص نے اہل عرب سے ان لوگون سے اور شاید وہ سراقہ بن عامر تھے کہ ای گروہ مسلمانون کے چھوڑ دو تم شراب خواری کو اسواسطے کہ وہ کھو دیتی ہے عقل کو بڑھا دیتی ہے ارتکاب گناہ کو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعنت فرماتے تھے شراب کے پینے والے کو یہانتک لعنت فرمائی تھی اسکے لیجانے والے اور طلب کرنے والیکو **اسامہ** بن زید اللیثی نے حمید بن عبدالرحمن بن عوف الغسانی سے روایت کی ہے کہ

کما حمید نے کہ تھا ہیں ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے ملک شام ہیں پس لکھی انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر فتح بازار کی اور یہ بھی لکھا
کہ مسلمانوں نے شراب پی اور سزاوار اسکی حد کے ہوئے ہیں پس روانہ ہوا ہیں یہ خط لیکر اور پہونچا مدینہ طیبہ ہیں اور پایا ہیں نے عمر رضی اللہ
مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور تھے انکے نزدیک چند اصحاب جنمیں حضرت عثمان اور حضرت علی اور طلحہ اور عبد الرحمن
بن عوف رضی اللہ عنہم تھے اور باہمدیگر باتیں کر رہے تھے پس دیا ہیں نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا انھوں نے خط کو سوچنے
لگے مضمون خط ہیں پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُرّہ لگائے شراب پینے والیکو اور پوچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور کہا
کہ تمہاری رائے اس معاملے ہیں کیا ہے پس کہا حضرت علی نے ان السکران اذا سکر ھذی واذا ھذی افتری واذا افتری فعلیہ ثمانون جلدۃ
فاجلد فیہ ثمانون جلدۃ پس لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ان الفاظ سے اما بعد فقد قرء
کتابک وفہمت ما فیہ من شرب الخمر فاجلد ہ ثمانین جلدۃ ولعری ما اعضل المصر الا الشدۃ والفقر ولقد کان حقہ ان یحبسہ ونیا تھم بیراتوارھم
عزوجل ویعیدوہ ویوبخوہ ویشکروہ فمن عاد فاقم فیہ الحد واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب پہونچا خط عمر رضی اللہ عنہ کا
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پڑھا پکار کر سُنادی مسلمانوں کو یہ بات کہ جس شخص پر ہوئے حد اللہ کی پس وہ قبول کرے اور دیوے اس
حد کو اپنی ذات سے اور توبہ کرے اللہ تعالیٰ کے حضور ہیں پس ایسا ہی کیا لوگوں نے اور جسنے شراب پی تھی اُسنے اجرائے حد اپنے اوپر
قبول کی پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ میں ارادہ رکھتا ہوں انطاکیہ کے جانے کا بقصد رومیوں کے اور شاید کہ اللہ تعالیٰ
فتح کرے اسکو ہمارے ہاتھوں پر پس کہا مسلمانوں نے کہ چلو تم جہاں منظور ہو تم کو ہم تمہارے تابع حکم ہیں پس خوش ہوئے ابو عبیدہ
بن الجراح انکے کلام سے اور کہا کہ مستعد ہو جاؤ تم واسطے کوچ کے پس ہیں تم سب کو لیکر حلب کو جاؤنگا پس جسوقت ہم حلب کو فتح
کر لیوینگے تو اگر خدا نے چاہا پھر متوجہ انطاکیہ ہونگے پس تعجیل کی مسلمانوں نے بجانب اصلاح اپنے حالات اور خبر گیری اسباب اور
تیاری ساز و سامان جنگ کے پس جب فراغت پائی ابو عبیدہ بن الجراح نے سب کاموں سے حکم کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
اسبات کا کہ لیویں وہ اپنے نشان عقاب کو جو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے بروز روانگی انکے جانب ایلیا کے بنایا تھا اور روانہ ہوں
آگے فوج کے لشکر زحف کو ساتھ لیکر پس روانہ ہوئے خالد بن الولید مقدمہ لشکر ہیں اور تھے انکے ساتھ ضرار بن الازور اور رافع بن عمیرۃ الطائی
اور سعید بن نجبۃ الفزاری اور لوگ ایک دوسرے کے پیچھے تھے اور چھوڑا ابو عبیدہ بن الجراح نے دمشق ہیں صفوان بن عامر الاسلمی کو
اور چھوڑا اُنکے ہمراہ پانچ سو مسلمانوں کو اور روانہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح پیچھے مسلمانوں کے اور ہمراہ انکے عرب ہیں اور مضر تھے واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ روانہ ہوئے ابو عبیدہ ابن الجراح براہ بقاع اور بلبوہ کے پس جب پہونچے وہاں تک بھیجا انھوں نے
خالد بن الولید کو جانب حمص کے اور کہا کہ اے ابا سلیمان کوچ کرو تم اللہ تعالیٰ کی برکت اور مدد پر اور جا پڑو قوم پر اور تاخت تاراج کرو ارض اعجم
اور قنسرین کو اور ہیں بعلبک کو روانہ ہوتا ہوں اور شاید کہ اللہ تعالیٰ آسان اور میسر کرے ہمپر فتح اسکی پھر رخصت کیا انکو اور روانہ
ہوئے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیوں کے بجانب حمص کے اور متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح بطرف بعلبک کے اور
اسی وقت آیا ایک بطریق جو سیسہ سے اور اُسکے ساتھ ہدایا اور تحفے تھے اور مصالحہ کیا اُسنے مسلمانوں سے ایکسال کامل پر اور کہا اُسنے کہ اگر

فتح کرلیا ہمنے حمص اور بعلبک کو پس ہم تمہارے سامنے حاضر ہونگے اور کسی بات میں تمہارے خلاف نکرینگے پس مصالحہ کرلیا اُس سے
ابوعبیدہؓ بن الجراح نے چار ہزار درم اور پچاس کپڑے دیباج پر پس جب مضبوط ہوگئی صلح روانہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح لبطاب بعلبک کے
پس وہ چلکر نہیں دور گئے کہ دکھائی دیا ایک ناقہ سوار اور وہ کھائے جاتا تھا زمین کو اپنی تیزی سے پس ٹھہر گئے ابوعبیدہ بن الجراح یہانتک
کہ اُنکے قریب آیا وہ ناقہ سوار اور وہ اُسامہ بن زید طائی تھے پس پوچھا اُنھوں نے کہ اے اُسامہ تم کہاں سے آتے ہو پس ٹھہرایا اُسامہ نے
اپنے ناقہ کو اور سلام کیا ابوعبیدہ بن الجراح اور مسلمانوں پر اور کہا کہ میں مدینہ منورہ سے آتا ہوں اور دیا اُسامہ نے ایک خط حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کا اُنکو پس توڑی ابوعبیدہ بن الجراح نے مہر اُسکی کو اور پڑھا اُسکو اور اُسمیں یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ
امیر المومنین عمر بن الخطاب الی ابی عبیدۃ امین الامۃ سلام علیک اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو وصلی علی نبیہ اما
بعد فالامر لا یقضاء اللہ وقدرہ من کتب فی اللوح المحفوظ کائن فلا ایمان لمرء ذلک ان جبلۃ بن الایہم الغسانی کان قد اغار
علینا فی بنی عصف وسرایۃ قومہ فاثرلتہم واحسنت الیہم واسلموا علی یدی وفرحت بذلک اذ شاء اللہ عضد الاسلام
بہم واعلو ما فی کمین الغیب وانا سرنا الی ملۃ حرسہا اللہ تطلب الحج فطاب جبلۃ بن الایہم یالیت سبعا وطی ازارہ حرجا
من بنی غسان فسقط الازار عن کتفیہ فالتفت الی الفزاری وقال یا ویلک اشفقتنی فحرمہ اللہ تعالی فقال الفزاری واللہ
ما قصدتک فلطم الفزاری لطمۃ هشم انفہ وکسر ثنایاہ الاربع فاقبل الفزاری الی مستعدیا علی جبلۃ فاقمرت باحضارہ وقلت
ما حملک علی ان لطمت اخاک فی الاسلام فلسرت ثنایاہ الاربع وهشمت انفہ فقال انہ وطی ازاری فحملہ
واللہ لو لا حرمۃ البیت لقتلتہ فقلت قد اقررت علی نفسک فاما ان یعفو عنک واما ان اخذ منک القصاص لہ فقال
اتقتص منی وانا ملک وہو سوقۃ قلت شملک وایاہ الاسلام ما فضلک الا بالاسلام فقال یا عمر تارکنی الی غد فنقص منی
نقلت للفزاری نلوکہ الی غد فقال لعمر فلما کان اللیل رکب فی بنی عمہ وتوجہ الی الشام الی کلب الطاغیۃ وامر جبان یظہرک
اللہ بہ فانزل علی حمص ولا تتبعنا فان صالحک اہلہا فصالحہم وان ابوا فقاتلہم والبث عیونک الی الناکیۃ وکن
علی حذر من المتنصرۃ والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس جب پڑھا ابوعبیدہ بن الجراح
نے خط کو آہستہ اور زور سے پڑھا اُسکو دوبارہ بلند آواز سے پھر سوال اور رجوع کیا لبطاب حمص کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایک
تہائی لشکر لیکر وہاں پہونچگئے تھے پس پہونچے تھے وہاں روز جمعہ ماہ شوال سن چودہ ہجری میں اور تھا وہاں ایک بڑا بطریق ہرقل کی طرف سے
اور نام اُسکا اقیطار ابن گرگس تھا اور روز پہونچے خالد بن الولید وہ مرگیا تھا پس جب دیکھا اہل حمص نے کہ لشکر خالد بن الولید اور مسلمانوں کا
وہاں پہونچگیا ہے جمع ہوے وہ سب ایک بڑے کنیسہ میں اور کہا اُنکے بطریق نے اُنسے کہ جان اور تم لوگ اس مرکو کہ ساتھی بادشاہ کا مرگیا
اور بادشاہ کو ان اہل عرب کی خبر نہیں ہے اور وہ لوگ ہمارے اوپر آئے ہیں حالانکہ یہ بات خلاف ظن اور علم کے واقع ہوئی اور ہم جانتے تھے

کہ وہ لوگ ہمارے یہان نہ آوینگے جبتک کہ جوسیہ اور بعلبک کو فتح نہ کرینگے اور اگر لڑوگے تم اُنسے اور بادشاہ کو خبر لکھکر لشکر اور سزا بھیجے
کی درخواست کروگے پس تحقیق اہل عرب کسی ایک کو لشکر بادشاہ سے تم تک نہ آنے دینگے اور تمھارے نزدیک سامان کھانے کا نہین ہو
جو باعث قوت وقت محصور رہونے کے ہوگا پس اُن لوگون نے کہا کہ تیری راے اس معاملے مین کیا ہی اُسنے کہا کہ مصالحہ کرو تم
مسلمانون سے اُس چیز پر جسکو وہ چاہین اور طلب کرین تم سے اور کہو تم کہ ہم تمھارے تابع ہین اور تمھارے سامنے تابو مین ہونگے
اگر فتح کرلوگے تم حلب اور قنسرین کو اور شکست دوگے ہرقل بادشاہ کے لشکر کو پس بعد اس قرارداد کے جب
قوم مسلمان ہمارے یہان سے چلے جائینگے کسی کو بھیجکر طلب کرینگے ہم ہرقل سے لشکر کثیر کو اور ایک سردار اُسکے گھر والون یا اُسکے
حاجیون سے اور یکجا ہوجائیگا ہمارے واسطے غلہ اور سامان اور بعد اُس کے ہم لڑینگے اُنسے پس قرین صواب اور بہتر جانا
قوم نے اُسکی راے کو اور کہا اُس سے کہ اپنی اچھی تدبیر اور راے سے ہمارے اس کام کا سامان اور بندوبست کردے پس
بھیجا بطریق نے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس جاثلیقا کو جو اُسکے نزدیک معزز تھا واسطے منعقد کرنے صلح کے اُنکے اور مسلمانونکے بیچ مین
پس وہ نکلکر روانہ ہوا اور پہونچا ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور اُسنے صلح کے باب مین اور جو بطریق نے درباب چلے جانے مسلمانونکے
بجانب حلب و قنسرین اور عواصم اور انطاکیہ کے کہا تھا بات چیت کی پس قبول اور منظور کیا اُسکو ابوعبیدہ بن الجراح نے اور مصالحہ کیا
اہل حمص سے بارہ ہزار دینار اور دو سو کپڑے دیباج پر اور مدت صلح کی ایکسال قرار پائی کہ ابتدا اُسکی ماہ ذیقعدہ اور انتہا شوال سن پندرہ
ہجری مین تھی راوی نے بیان کیا ہی کہ مضبوط ہوگئی صلح اور نکلے بازاری لوگ حمص سے اور معاملہ خرید و فروخت اشیا کا مسلمانون سے
جاری کیا اور دیکھا اہل حمص نے جوانمردی اہل عرب کی خرید و فروخت مین اور نفع کثیر حاصل کیا اُن لوگون نے اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے بلایا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اور ساتھ کیا اُنکے چار ہزار سوار قوم لخم اور جذام اور کندہ اور کہلان اور سلیمان و رہبان اور حلی اور
خولان سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابا سلیمان روانہ ہو تم یہ لشکر لیکر اور قصد کرو تم معرات کا اور نزدیک ہو تم حلب
سے اور تاخت و تاراج کرو بلاد عواصم کو اور پھر واپس آؤ تم اپنے پیچھے کو اور بھیجو تم جاسوس اپنے تاکہ لاوین وہ لوگ خبر تمھاری پاس اور دیکھو تم
اور دریافت کرو اس امر کو کہ قوم کا کوئی لشکر اور مدد گار اُنکی قوم سے ہی یا نہین پس منظور کیا اس بات کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
اور لیا نشان اپنا اور آگے ہوے لشکر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور پہونچے بمقام شیزر کے اور وہان نہر مقلوب پر دو دن قیام
کیا پھر بلایا اُنھون نے نصیب بن محارث البشکری کو اور ساتھ کیا اُنکے پانچ سو سوار اور حکم کیا اُنکو کہ تاخت و تاراج کرین بلاد عواصم
کو اور روانہ ہوے خالد بن الولید بجانب کفرطاب کے اور پھر وہان سے بطرف معرات کے دیر سمعان تک اور مقرر کیا اُنھون نے اپنی
فوج کو اسطرح پر کہ لوٹتے تھے وہ دائین بائین گانون کو اور حاصل کرتے تھے غنائم اور قیدی پس جب جھل ہوگئے اُنکے ہاتھ غنائم اور قیدیان
سے پھر آئے خالد بن الولید ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے غنائم اور قیدیون کو اُنکے ساتھ بہت
خوش ہوے اور ابوعبیدہ بن الجراح اسی حال مین تھے کہ دفعتہً سُنا اُنھون نے ایک بڑا شور جو واقع ہوا بسبب کلمات تہلیل اور تکبیر
اور وہ تھے کچھ مرد مسلمان اور اُنکے ساتھ ایک بڑی جماعت تھی پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ اے ابا سلیمان یہ کون لوگ ہین خالد بن الولید نے کہا

کہ یہ سردار مصعب بن محارب الیشکری ہین جنکے واسطے بنایا تھا مین نے ایک نشان پانچسو سوار پر انکی قوم اہل مین سے اور انھون نے
ماخت تاراج کیا زمین عواصم کو اور آئے ہین قیدی اور مال ایکبیس ملاقات کی اُنسے ابوعبیدہ بن الجراح نے اور دیکھا اُنکے ساتھ ایک بڑا گلہ
گاے اور بکریون اور براذین کا جنپر مرد اور عورتین اور لڑکے سوار تھے اور اُنکے پیچھے چلا ہٹ اور شدت رونے کی آواز تھی پس متوجہ ہوے
ابوعبیدہ بن الجراح آواز شور وغل کی طرف اور تھے وہ کفار اہل زمین بندھے ہوے رسیون مین اور روتے تھے اپنے لڑکے بالون
اور لٹ جانے گھر والون اور مالونپر پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے جو کبھی اُنسے جدا نہین ہوتا تھا کہ پوچھ تو اُنسے کہ کیون روتے ہو تم
اور کسوجہ سے داخل نہین ہوتے ہو دین اسلام مین اور کیون نہین طلب کرتے ہو ذمہ داری کو اور کیون بے ڈر نہین ہو جاتے ہو اپنے جانون
اور مالون اور لڑکے بالون سے پس کہا ان لوگون نے کہ ہم قوم دور کے رہنے والے ہین اور تمھارے اخبار ہمکو پہونچتے تھے اور نہین جانتے
تھے ہم کہ تم لوگ ہم تک پہونچوگے پس نہین خبر ہوئی ہمکو یہانتک کہ آگئی ہمپر یہ قوم تمھاری پس لوٹ لیا اُنھون نے ہمارے مالون کو اور
باندھ لیا ہمکو رسیون مین اور لے لیا ہمارے جانورونکو **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ تھے یہ گیر قریب چار سو کے پس کہا
ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنسے کہ اگر احسان کرین ہم تمپر اور رہا کرین قید سے اور پھیر دیوین تمکو تمھاری اولاد کو پس آیا تم ہمارے مطیع ہوگے
اور جزیہ اور خراج دوگے ہمکو اُنھون نے کہا کہ یہ باتین ہمارے ساتھ کون کریگا اور ہم تو تمھارے سب شرائط پر عمل کرین گے
پس بعد اس گفتگو کے آئے ابوعبیدہ بن الجراح روساے مسلمین کے پاس اور کہا اُنسے کہ میری راے یہ ہی کہ امن دونمین اس قوم کو
قتل سے اور پھیر دون اُنکو اُنکے لڑکے بالون کو پس ہو جاوینگے وہ لوگ ہمارے تابعدار اور آباد کرینگے زمین کو اور لوگے تم خراج
اور جزیہ اُنکا پس تم لوگ اس باب مین کیا کہتے ہو کہ مین بدون تمھارے مشورے کے کوئی کام نہین کرتا ہون پس کہا مسلمانون
نے کہ ای سردار حکم اور راے وہی ٹھیک ہی جو تم کہو اور کرو اگر تمھارے نزدیک یہ امر قرین صلاح ہی مسلمانونکے واسطے پس کرو تم جو
تم نے تجویز کیا ہی پس مقرر کیا اُنھون نے ہر شخص کے ذمے اُنمین سے چار دینار اور اسیطرح سے لکھا تھا اُنکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے پھر بعد اسکے پھیر دیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنکے اہل عیال اور اموال کو اور چھوڑ دیا اُنکو اور ساکن کر دیا اُنکو اُنکی زمینون مین اور لکھ لیے
نام اُنکے اور حکم کیا اُنکو واپس جانے کا پس پھر گئے وہ اپنے وطنونکو اور جب قرار پکڑا اُنھون نے اپنی جگھون مین آگاہ کیا اُن لوگون نے
اپنے قرب اور جوار کے لوگون کو عادت نیک عرب اور اُنکی عدالتون اور نیکیون سے اور کہا اُنسے کہ ہم جانتے تھے کہ اہل عرب ہمکو
مار ڈالینگے اور ہمکو اور ہماری اولاد کو غلام بنا دینگے پس رحم کیا اُنھون نے ہمپر اور مقرر کر لیا ہمسے جزیہ اور خراج کو پس جب سُنا
قرب اور جوار کے رومیون نے یہ حال آئے وہ لوگ ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس طلب امان اور اقرار ادا ے جزیہ کے پس قبول
کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنکی درخواست کو اور لکھ لیے نام اُنکے قلعون اور گاؤنکے اور پہونچی یہ خبر اہل قنسرین اور حاضر کوکہ ابوعبیدہ
بن الجراح امان دیتے ہین اُس شخص کو جو اُنکے پاس جاتا ہی پس بہتر اور پسندیدہ جانا اُنھون نے اس امر کو کہ حاصل کرین وہ اپنے واسطے
امان کو ابوعبیدہ بن الجراح سے اور متفق الراے ہوے وہ لوگ اس بارے مین اور اس بات پر کہ بھیجین کسی ایلچی کو بدون علم اور آگہی اپنے
بطریق حاکم کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ تھا حاضر اور قنسرین مین ایک بڑا بطریق بطارقہ بادشاہ سے اور تھا وہ بہت سخت

لڑائی کا اور جوانمرد اور دہان کے لوگ اُس سے ڈرتے تھے اُسکا نام **لوقا** تھا اور حاکم حلب سے ملک اور سلطنت مین تمنی رکھتا تھا

واقدی رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ ہرقل بادشاہ نے دونون کو اپنے پاس بُلاکر کہا تھا کہ اہل عرب کے مقدمے مین تمھاری کیا رائے ہے پس کہا تھا دونون نے بادشاہ سے کہ ہم انمین نہین ہین کہ چھوڑ دیوین اپنے ملک کو بدون لڑے بھڑے اہل عرب سے پس وعدہ کیا تھا ہرقل نے اُنسے لشکر کے بھیجنے کا اُنکے پاس اور وہ دونون اس امر کی راہ دیکھتے تھے اور ہر ایک کے اُن دونون سے دس ہزار سوار تھے مگر وہ دونون اکٹھے نہین ہوتے تھے پس جب سُنا حاکم قنسرین نے ارادہ اہل قنسرین کا واسطے صلح کے ابو عبیدہ بن الجراح سے سخت سے غضبناک ہوا اُنپر اور ارادہ مکر و فریب کا اُنکے ساتھ کیا پس بلیجا کیا اُسنے اہل قنسرین کو اپنے پاس اور کہا کہ اے بنی الاصفر جیاد المسیح کیا رائے دیتے ہو تم اس بارے مین کہ کیا کرون ان اہل عرب کے مقدمے مین اور تم گویا اُنکے سامنے ہوا اور وہ آئے ہین ہماری طرف پس فتح کرلینگے وہ ہمارے شہر کو جیسا کہ فتح کیا ہے اُنھون نے تمام شہرونکو پس جواب مین کہا اُن لوگون نے کہ اے سردار ہمنے سُنا ہے کہ وہ لوگ اہل وفا اور ذمہ داری کے ہین اور تحقیق فتح کیا ہے اُنھون نے اکثر بلاد شام کو پس جو شخص لڑا اُسنے قتل کیا اُنھون نے اُسکو اور لونڈی اور غلام بنایا اُسکی اولاد کو اور جو شخص داخل ہوا اُنکی ذمہ داری اور اطاعت مین اُسکو برقرار اور قائم رکھا اُسکے شہر مین اور ہو گیا وہ بے ڈر اُنکے دبدبہ سے اور رائے ہمارے نزدیک یہ ہے کہ مصالحہ کرلیوین ہم اُنسے اور ہو جاوین ہم ڈر اپنی جانونپر بطریق نے کہا کہ کلام نیک کیا اور مشورہ بہتر دیا تم لوگون نے اسواسطے کہ یہ عرب فتحمند ہوے ہین ہر شخص پر جو لڑا ہے اُنسے اور ہم منعقد کرینگے اُن سے صلح کو ایکسال کامل کیواسطے یہانتک کہ پورا کرلینگے ہم لشکر کو ہرقل بادشاہ کے پاس سے اور باگین پھیرینگے ہم اُنکی طرف حالانکہ وہ مطمئن اور بے خوف ہونگے پس ہلاک کرڈالینگے ہم اُن سب کو پس کہا اُن لوگون نے کہ تو جو تو نے تجویز کیا ہے اور متفق ہوئی رائے اہل قنسرین اور رائے بطریق کی اس امر پر اور اُنکے دلون مین غدر اور فریب کی بات تھی پس بلایا بطریق نے ایک شخص کو اپنے ہمراہیون سے جسکا نام **اصطخر** تھا اور وہ شخص بڑا راہب اور عالم دین نصرانیہ کا اور دین یہودیہ کو بھی جانتا تھا اور زبان عربی مین بھی فصیح تھا پس کہا بطریق نے کہ جاتو سرداران اہل عرب کے پاس اور کہہ اُنسے کہ مصالحہ کرلیوین ہمسے ایکسال کامل کے واسطے یہانتک کہ مٹا دینگے اور ہلاک کرینگے ہم اُنکو ساتھ حیلے اور مکر کے اور لکھا اُسنے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے جسکا مضمون بعد ذکر کرنے کلمات کفر کے یہ تھا کہ شہر ہمارا بازر کھنے والا ہے اور ہمین آدمی اور سامان اور کھانا بہت ہے اور کسی چیز کی کمی نہین ہے اور تم اگر چالیس برس ہمکو گھیرے اور یہان مقیم رہوگے تب بھی ہمپر قادر نہ ہوسکوگے اسواسطے کہ بادشاہ نے کمک طلب کی ہے رومیونکی تمھارے مقابلے مین حد خلیج سے رومۃ الکبری تک اور ہم مصالحہ کرتے ہین تمسے ایکسال کیواسطے یہانتک کہ دیکھین ہم شہرونکو کہ کسکی ملکیت اور قبضے مین آتے ہین اور چاہتے ہین ہم کہ مقرر ہو جاوے ایک نشانی ہمارے تمھارے بیچ مین حد قنسرین اور عواصم سے یہانتک کہ جسوقت ارادہ کرین اہل عرب تاخت اور تاراج کرنیکا اور دیکھین اُس نشانی کو بھیر جاوین اور باز رہین دست اندازی سے اور ہم بادشاہ سے حالت پوشیدگی مین تمسے مصالحہ کرتے ہین کسواسطے کہ اگر بادشاہ کو معلوم ہو جاویگا یہ حال تو مار ڈالیگا وہ ہمکو اور سلامتی تمپر پھیر دیگا اور عہدہ خلعت دی اُسنے اصطخر کو اور دیا اُسکو ایک استر اپنی سواری کا اور ساتھ کیا اُسکے دس غلامون کو اور روانہ ہوا اصطخر اور پہونچا حمص مین اور پایا

ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس حال میں کہ پڑھتے تھے وہ نماز عصر کی ساتھ لوگوں کے پس ٹھہر گیا اصطخر اور دیکھتا تھا وہ
مسلمانوں کے فعل کو پس جب فارغ ہوے مسلمان نماز سے نظر کی جانب قبلہ اور اُسکے ساتھیوں کے اور معلوم کیا اُنھوں نے کہ وہ
ایلچی ہے پس نزدیک گئے اُسکے عبداللہ بن ربیعہ اور پوچھا کہ تو کون ہے اُسنے کہا کہ میں ایلچی ہوں اور میرے پاس ایک خط ہے پس
سامنے ابوعبیدہ بن الجراح کے لائے اُسکو اور تھے دائیں جانب ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے خالد بن الولید اور
بائیں جانب عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور مسلمان اُنکے سامنے تھے پس ارادہ کیا قاصد نے سجدہ کرنے کا پس باز رکھا
ابوعبیدہ بن الجراح نے اُسکو سجدہ کرنے سے کہ ہم لوگ بندگان خدائے غالب اور بزرگ کے ہیں ہم میں برے بھی ہوتے ہیں اور
اچھے بھی ہوتے ہیں پس جو برے ہیں انکے واسطے دوزخ ہے جسمیں آواز سخت ہے مثل آواز خر کے اور جو اچھے ہیں وہ بہشتی ہیں پس
پکار کر پوچھا اُس سے خالد بن الولید نے کہ ای شخص کیا بیراحال ہے اور تو کون ہے اور کسکا بھیجا ہوا ہے اُسنے کہا کہ آیا تم سردار قوم کے ہو
خالد بن الولید نے کہا نہ بلکہ میں ایک شخص ہوں قوم سے اور یہ یعنی ابوعبیدہ بن الجراح ہمارے سردار ہیں اصطخر نے کہا میں ایلچی بھیجا ہوا
ہوا حاکم قندرین اور خاقان کا ہوں بجانب تمھارے سردار کے پھر نکالا اُسنے خط اور دیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس لیا اُنھوں نے
خط اور پڑھ سُنایا مسلمانوں کو پس جب خالد بن الولید نے مضمون اور صفت اُنکے شہر اور کثرت آدمیوں اور زرہ کی اور دھمکانا
اُنکا ساتھ لشکروں ہر قل کے سُنا حرکت دی اپنے سر کو اور کہا ای سردار قسم ہے حق اُسکے کی جسنے تمکو ہماری کی ساتھ مدد دی کے اور
گردانا ہمکو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بتحقیق یہ خط ایسے شخص کا ہے جسنے نہیں ارادہ کیا ہے اس خط سے مصالحے کا اور نہیں
چاہتا ہے وہ مگر ہلاک کرنا ہمارے ساتھ پس نہ قبول کرو تم اُسکی درخواست کو اور چلو یہانتک کہ اُترو اسپر پس قسم ہے حق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی اور قسم ہے حق بیعت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امارت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ ہر آئینہ گردانینگے ہم اُسکو اور
اُسکے شہر والوں کو غنیمت واسطے مسلمانوں کے اور ڈرا دینگے ہم بسبب اُنکے اوروں کو جو گرد نواح میں اُنکے اہل حصنوں اور قلعوں
اور دیہاتوں سے میں ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ توقف کرو اے ابا سلیمان اسواسطے کہ اللہ تعالی نے اپنے
امور غیبی اور پوشیدہ پر کسی کو آگاہی نہیں دی ہے اور سوائے اللہ تعالی کے کوئی حال پوشیدہ بندوں کا نہیں جانتا ہے مگر الا نکہ
اُنھوں نے ہمکو طلب کیا ہے بجانب صلح کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای سردار نہ مصالحہ کرو تم اُن سے مگر ہیبت کے واسطے پس
اگر منظور کریں وہ اس امر کو تو بہتر ہے ورنہ چھوڑ دو اُنکو اُنکے حال پر اور رہم انکے واسطے ساتھ مدد اللہ کے متمثل اور کافی ہیں برادی
نے بیان کیا ہے کہ اصطخر سنتا تھا یہ گفتگو خالد بن الولید کی اور اُنکی فصاحت بیانی کو اور ظاہر ہوئی اُس کلام میں چالاکی اور شدت
اور شجاعت اُنکی پس سامنے آیا وہ خالد بن الولید کے اور کہا کہ ای سردار کیا نام ہے تمھارا اور کس جنے اور نشان سے تم مشہور ہو
اہل عرب کے بیچ میں کہ بتحقیق ہمنے سُنا ہے کہ تمھارے ساتھ ایسے لوگ ہیں کہ بعض اُنکے افضل ہیں بعض سے شدت اور شجاعت
میں پس کہا اُنھوں نے کہ میں خالد بن الولید المخزومی ہوں میں دلیر جنگجو ہوں میں تلوار مارنے والی اور ہلاک کرنیوالی ہوں اصطخر نے کہا
تحقیق معلوم کیا میں نے کہ تم اہل شجاعت سے ہو اور قسم ہے حق مسیح کی کہ میں نے پہچان لیا تھا تمکو جسوقت دیکھا تھا اور سُنا تھا

کلام تمہارا اور اسیطرح سے تمہارے حال کی ہمکو خبر پہونچی تھی کہ چالاک مضبوط ہو اور دلیر جنکو ہو اور یہی بات تمہاری ہمکو نہین پہونچی ہی بلکہ عادات نیک اور راستی قول اور نرمی طبیعت تم لوگونکی اور جوانمردی اور مردی تمہارے گروہ کی جبی اس شخص کی نسبت جو تمہارے پاس آتا ہی ہمنے سنا ہی اور اُست بنی رحیم کی ہو اور اُست بای مرحومہ سے ہو اور ہمین معاملہ کو خلاف ان سب باتونکے دیکھتا ہون اسواسطے کہ ہم تمسے مصالحہ چاہتے ہین پس انکار کیا تمنے اور ہم طالب امن ہین تمسے پس بازرکھتے ہو تم پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ ہم ایسی قوم ہین کہ مکر و فریب مین نہین آتے ہین اور پہچان لیتے ہین ہم کلام مکر و فریب کا اور تحقیق جان لیا ہی ہمنے اس امر کو تمہارے کہ ہم ایسی قوم ہین کہ مکر و فریب مین نہین آتے ہین اور پہچان لیتے ہین ہم کلام مکر و فریب کا اور تحقیق جان لیا ہی ہمنے اس امر کو تمہارے مضمون خط سے در باب صلح کے پس بحالت صلح کے اگر آویگا لشکر بادشاہ کا اور پاؤگے تم قوت اپنی جانب کی توڑدوگے عہد ہمارا اور ہوگے تم پہلے ان لوگون کے جو ہمسے لڑینگے اور اگر دیکھوگے تم غلبے کو تو بھاگ جاؤگے بجانب نافرمانبرداروں کے پس گر تو چاہتا ہی کہ ہم تیرے ساتھ صلح کرین تو اس اقرار سے کرینگے کہ نہ لڑینگے ہم بدون اسکے کہ ہو جاوے ایکسال کامل پس اگر آیا ہم مین کوئی لشکر اسی سال ہرقل کی طرف سے پس اُس لشکر سے ہم ضرور لڑینگے اور جو شخص تم مین کا مقیم رہیگا شہر مین اور لشکر کے ساتھ شریک ہوکر نہ لڑیگا اُس سے ہماری صلح بدستور رہیگی اور کچھ تعرض ہم اُس سے نکرینگے اصطخر نے کہا کہ ہمنے یہ صورت منظور کی پس اسی مضمون کی ایک دست آویز تم لکھدو پس کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ای سردار لکھدو تم اسکے واسطے ایک دست آویز مصالحہ ایک سال کی جسکی ابتدا چاند رات ذیحجہ سنہ چودہ ہجری ہوگی پس ایسا ہی کیا اُنھون نے جب فارغ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح دست آویز لکھنے سے اصطخر نے کہا ای سردار ہمارے شہر کی حد معلوم اور مشہور ہی اور ہمارے شہر کے سامنے حاکم حلب کا ہی اور اُسکے شہر کی بھی حد ہی اور ہم چاہتے ہین کہ تم مقرر کردو ہمارے واسطے اُسجگہ مین جو ہمارے اور مسلمانون اور رومیونکے بیچ مین ہی کوئی علامت کہ تمہارے ساتھی اُس علامت سے تجاوز نکرین پس راضی ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اس امر پر اور کہا اُس سے کہ تو نے بات اچھی کہی اور مین مقرر کرکے بھیجدونگا کسی شخص کو کہ وہ نشانی حد کی بناویگا تمہارے واسطے پس کہا اصطخر نے کہ تم کسی کو اپنے ساتھیونسے بھیجو بلا ہم ایک ستون بنا کر کھڑا کرینگے اور اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی ہوگی پس جب دیکھین تمہارے ساتھی اسکو نہ تجاوز کرین اُس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تو ایسا ہی کر اور دیدی دست آویز صلح کی اسکو اور پھر کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے اور تاخت اور تاراج کرنے والے لوگون سے کہ جو شخص دیکھے ستون کو نہ تجاوز کرے اُس سے بلکہ تاخت تاراج کرے زمین حلب اور اُسکی حد کو اور نہ تجاوز کرے ستون سے وہ شخص اور پہونچادے خبر اُسکی حاضر غائب کو پس واپس گیا اصطخر بجانب حاکم قنسرین کے اور دیدیا صلحنامہ اور مطلع کردیا اُسکو سب گفتگو سے جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی تھی پس خوش ہوا اور بنایا اُسنے ایک ستون اور اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی اس حشمت سے کہ وہ بیٹھا ہی اپنے ملک مین

واقدی رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ بعد اُسکے گروہ مسلمانونکے تاخت تاراج کرتے تھے انتہاے بلاد حلب اور عمق اور انطاکیہ کو اور نگاہ رکھتے تھے حد قنسرین اور حاضر کو اور نزدیک نہین جاتے تھے **عمر** رضی اللہ عنہ **بن عبد العزیز** نے بسلسلۂ راویونکے **بیان** کیا ہی کہ صلح مسلمانونکے ساتھ اہل قنسرین اور حاضر کی چار ہزار دینار بادشاہی اور ایک سو اوقیہ چاندی اور ایک ہزار

کپڑے حلب کے اور ایک ہزار وسق غلے پر واقع ہوئی تھی عامر رفاعہ نے بیان کیا ہے کہ اسیطرح سنا میں نے معاذ بن جبل کو بیان کرتے ہوے مگر وہ چار سو وسق غلہ ذکر کرتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے ملتمس بن عامر سے روایت کی ہے کہا ملتمس نے کہ تھے ہم بعض تاخت میں کہ دفعتہً دیکھا ہمنے بجانب ستون کے اور اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی تھی پس متعجب ہوے ہم اُس سے اور ہلوگ اُسکے گرد گھومتے اور گھوڑا دوڑاتے تھے اور اُنکو کاوے پر پھیرنا سکھلاتے تھے اور قصد کیا اور دوڑے ابو الجندل بن سہل بن عامر دوڑا لیکہ چلاتے تھے وہ ایک تیر کو اور ہم چاہتے تھے کہ بازی کے کھیل میدان میں کھیلیں اور ابو جندل کے ہاتھ میں ایک پھندا نیزہ تھا پس جب نزدیک ہوا گھوڑا اُنکا مع نیزے کے ہرقل کی تصویر سے اور یہ امر اُسنے قصداً اور عمداً نہیں ہوا پس اندھی ہوگئی نیزے سے آنکھ تصویر کی اور رومی غلام حاکم قنسرین کے مامور بحفاظت ستون کے تھے پس گیا بعض اُنمیں کا پاس حاکم کے اور یہ حال اس سے بیان کیا پس وہ اُسنے ایک صلیب سونے کی اپنے بعض ساتھیوں کو اور بھیجدیا اُسکے ایکسو سوار رومی جو کپڑے دیباج کے پہنے اور اُنکی کمریں پٹکے تھے اور حکم کیا اصطخر کو جاوے اُنکے ساتھ اور کہا اس سے کہ جا تو سردار عرب کے پاس اور کہا اُسنے کہ عذر اور فریب کیا تمنے ہمسے اور نہ وفا کیا اپنی ذمہ داری کو اور جس شخص نے فریب کیا وہ خوار ہوا پس لیا اصطخر نے صلیب کو اور چلا ساتھ ایکسو سوار کے یہانتک کہ آیا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا مسلمانوں نے بجانب صلیب کے دراخالیکہ وہ بلند تھی دوڑے مسلمان اور اذدحا کر دیا اُسکو اور اُٹھ کھڑے ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور استقبال کیا اُنکا اور پوچھا تم کون ہو اصطخر نے کہا کہ میں ایلچی ہوں بھیجا ہوا حاکم قنسرین کا تمھارے پاس اور بتحقیق تمنے عذر اور نقض عہد کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا سبب ہے ہمارے توڑ دینے کا تمھاری صلح کو اور کہنے توڑا ہے اُسکو اُنھوں نے کہا کہ اس شخص نے توڑا ہے جسنے اندھا کر دیا ہے آنکھ ہمارے بادشاہ کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا قسم ہے حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجکو یہ حال معلوم نہیں ہے اور قریب تر تحقیقات کرونگا میں اسکی پھر پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اہل عرب کو کہ ای گروہ عرب جس شخص نے پھوڑی ہو آنکھ تصویر کی وہ مجکو اس امر سے آگاہ کرے ابو جندل بن سہیل نے کہا کہ یہ امر مجھسے ہوا ہے بغیر قصد اور ارادے کے پس کس امر پر تم لوگ راضی ہوگے کافروں نے کہا کہ نہ راضی ہونگے ہم یہانتک کہ چھوڑ دالینگے آنکھ تمھارے بادشاہ کی اور اس کلام سے اُنکا قصد یہ تھا کہ وفاے ذمہ داری مسلمانوں کا امتحان کریں پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں موجود ہوں کہ تم میرے ساتھ اسیطرح جیسا تمھاری تصویر کے ساتھ کیا گیا ہے اُنھوں نے کہا کہ اس امر میں ہماری رضامندی نہوگی بلکہ رضامندی ہماری اسمیں ہے کہ تمھارے بڑے بادشاہ کے ساتھ جو کل عرب کے مالک ہیں ایسا کریں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آنکھ ہمارے بڑے بادشاہ کی بڑی بارکھنے والی ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ برہم اور خشناک ہوے مسلمان جسوقت کافروں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھ کا ذکر کیا اور ارادہ اُنکے مار ڈالنے کا کیا پس منع کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو اس امر سے پس کہا مسلمانوں نے کہ ہم لوگ اپنے امام کے عوض میں جان فدا کرنے اور آنکھیں دینے پر موجود ہیں پس جب اصطخر نے مسلمانوں کا ارادہ بنسبت اپنے قتل کے دیکھا کہا نہ چھوڑینگے ہم آنکھ تمھاری اور نہ تمھاری آنکھیں مگر بنا دینگے ہم تصویر تمھارے سردار کی ایک ستون پر اور ویسا اُسکے ساتھ کرینگے جیسا کہ تمنے ہمارے بادشاہ کی تصویر کے ساتھ کیا پس مسلمانوں نے کہا کہ ہمارے ساتھی نے یہ امر عمداً اور قصداً نہیں کیا ہے اور تم یہ امر عمداً کیا چاہتے ہو

پس ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ چھوڑدو تم اور توقف کرو تم لوگ اس امر مین پس اگر راضی ہووین یہ لوگ ساتھ میری تصویر کے تو مین اسکو منظور کرتا ہون کہ بیوفائی اسمین نکرونگا اور نہ کرینگے یہ لوگ ہماری نسبت کہ عہد کیا تھا تمنے پھر بیوفائی کی ہمنے سو واسطے کہ یہ قوم احمق اور بے عقل ہین پھر منظور کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اس امر کو راوی نے بیان کیا ہی کہ بنائی رومیون نے ایک تصویر مثل صورت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ایک ستون پر جسمین دو شیشے کی آنکھین تھین پس آگے آیا ایک شخص رومیون کا بحالت خشمناکی کے اور پھوڑدی آنکھ اُسنے تصویر کی اپنے تیرے سے پس واپس گیا مسطر بجانب حاکم قنسرین کے اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے پس کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ ایسی ہی باتون سے سب ارادے اُنکے پورے ہوتے ہین پس ابوعبیدہ بن الجراح تاخت تاراج کرتے تھے دائین بائین حمص کے باستثنار تمام ہونے سال کے اور دیر ہوئی ابوعبیدہ بن الجراح کو خبر پہونچنے مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کہ نہ دیکھا اُنھون نے کوئی خط اُنکا اور نہ کسی فتح کو پس بُرا جانا اُنکے کام کو اور ہر طرح گمان کیا اُنکی نسبت اور جانا کہ اُنکے دل مین نامردی سما گئی ہی اور میل کیا ہی اُنھون نے بیٹھ رہنے پر جہاد سے پس خط لکھا اُنکو اس عبارت اور مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم الی ابی عبیدۃ بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ھو وصلی علی نبیہ امابعد فتقوی اللہ و حذرک معاصیہ وانھاک ان تکون ممن قال اللہ فیھم فی کتابہ قل ان کان اٰبائکم وابنائکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم الآیۃ وصلی اللہ علی خاتم النبیین اور روانہ کیا خط اُنکے پاس پس جب پڑھا ابوعبیدہ بن الجراح نے خط اور سُنا مسلمانونکو جانا اُنھون نے اس امر کو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ برانگیختہ اور آمادہ کرتے ہین اُنکو جہاد پر اور نادم ہوے ابوعبیدہ بن الجراح مصالحہ قنسرین سے اور نہ تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ رویا مضمون خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور کہا اُنھون نے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ ای سردار کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو جہاد سے پس چھوڑدو تم اہل قنسرین کو اور ارادہ کرو تم ہمکو ساتھ لیکر حلب اور انطاکیہ کا اور شاید اللہ تعالیٰ فتح کرے اُسکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور تحقیق گذر گئی مدت اور نہین باقی ہی مگر تھوڑے دن پس ارادہ روانگی کا کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے بجانب حلب کے اور طیار کیا ایک نشان واسطے مصعب بن محارب الیشکری کے اور بنایا دوسرا نشان واسطے سہیل بن عمر کے اور سردار کیا شرحبیل بن غنم الاشعری کو اُنکے مقدمہ لشکر پر اور پیچھے اُنکے مقرر کیا خالد بن الولید کو روانہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح بجانب حلب کے اور مصالحہ کیا وہانکے لوگون سے اور آئے ابوعبیدہ بن الجراح بطرف حماۃ کے پس آئے وہانکے لوگ اور تھی اُنکے ساتھ انبیا جسکو اُٹھائے ہوے تھے راہب اپنے ہاتھون مین اور قس آگے قوم کے تھے اور وہ آئے تھے واسطے مصالحے کے پس جب دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنکو ٹھہرایا اُنکو اور پوچھا کہ کیا چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ ہوجاوین ہم تمھارے عہد اور ذمہ داری مین کہ تم ہمارے نزدیک محبوب تر ہو ہماری قوم سے پس مصالحہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنسے اور لکھدی اُنکو ایک دستاویز صلح اور ذمہ داری کی اور درخواست کی اُنھون نے کہ کسی ایک شخص کو اُنکے پاس چھوڑدین اور روانہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح یہانتک کہ پہونچے شیزر پس استقبال کیا اُنکا وہان کے لوگون نے اور اُنسے بھی مصالحہ کیا اور پوچھا اُنسے کہ کیا معلوم ہی تمکو خبر ہرقل کی اُنھون نے کہا کہ ہمنے اور کوئی خبر اُسکی نہین سُنی ہی سوائے اسکے کہ

حاکم قنسرین نے ہرقل کو لکھکر کمک طلب کی ہی اور اُسکو بلایا ہی واسطے اپنی مدد کے اور بھیجا ہی ہرقل نے اُسکے واسطے جبلہ بن ایہم الغسانی کو ساتھ قوم غسان اور عرب متنصرہ کے اور اُسکے ساتھ عمودیہ ہی بجمعیت دس ہزار لشکر کے اور وہ لوگ مع اپنی فوج کے لوہے کے پل پر ٹھہرے ہین پس تم اُنسے ہوشیار ہوجاؤ ابوعبیدہؓ بن الجراح نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل پس توقف کیا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے شہر زین اور وہ متحیر تھے اور کہتے تھے کہ کدھر جاؤن پس کبھی کہتے تھے کہ حلب کو جاؤن اور کبھی کہتے تھے انطاکیہ کا ارادہ کرون پس کیا کیا اُنھون نے مسلمانون کو اور کہا اُسنے کہ مین نے سُنا ہی کہ حاکم قنسرین نے بادشاہ سے کمک طلب کی ہی اور سبب اسکا نہین ہی مگر یہ کہ اُسنے دل مین ارادہ بیوفائی اور مکر کا کیا ہی پس خالد بن الولید نے کہا ای سردار آیا مین نے تجھسے نہین کہا تھا کہ کلام اُسکا مکر اور فریب پر دلالت کرتا ہی ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ای ابا سلیمان نہ نفع کریگا حیلا اور مکر اُس کا حالانکہ اللہ تعالی اُسکی راہ اور گھات مین ہی واقدی علیہ الرحمۃ نے بیان کیا ہی کہ ابوعبیدہؓ بن الجراح اپنے نفس سے مشورہ اس امر کا کرتے تھے کہ ابتدا جہاد کی کرین ساتھ اہل قنسرین کے جبکہ فارغ ہوین وہ اُنکے عہد اور صلح سے اور باقی تھا مدت صلح مین ایک مہینا یا کمتر پس توقف کیا بانتظار توڑنے عہد کے راوی نے بیان کیا ہی کہ غلام اہل عرب کے لاتے تھے جڑین زیتون اور انار وغیرہ اُن درختونکی جنکے پھل کھائے جاتے ہین پس گذرا یہ امر ابوعبیدہ بن الجراح پر اور بلایا اُنھون نے غلامون کو اور کہا کہ بُرا کرے اللہ تمھارا یہ کیا فساد کی بات ہی اُنھون نے کہا کہ ای سردار لکڑیان ہمسے دور ہین اور یہ درخت ہمسے نزدیک ہین ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی میری طرف سے ہر آزاد غلام کو کاٹنے ایسے درخت کے سے جسمین ذائقہ اچھا ہی اور ہر آئینہ سختی اور عذاب کرونگا ایسے درخت کے کاٹنے پر جب سُنا غلامون نے یہ کلام دُرے وہ یا دائش اور عذاب سے اور لاتے تھے وہ لکڑیان دور سے سعید بن عامر نے جو مسلمانون کے لشکر مین تھے بیان کیا ہی کہ تھا میرے ساتھ ایک غلام شریف کہ نام اُسکا مجمع تھا اور حاضر ہوا تھا وہ میرے ساتھ لڑائیون مین اور لڑائی مین دل کا مضبوط تھا اور جب وہ جاتا تھا لڑائی کی تلاش مین یا واسطے تاخت تاراج کے جلد جاتا تھا اپنے ساتھیون سے اور لڑتا تھا ڈھلوا سی کی اچھی لڑائی پس نکلا وہ ای روز ایک جماعت لشکر سے جہان ابوعبیدہ بن الجراح مقیم تھے تلاش لکڑیون کے پس برکی اُسنے اپنی خبر پہونچانے مین اپنے مالک کو کہ سعید بن عامر تھے پس سوار ہوا سعید مالک اُسکے اپنے گھوڑے پر اور نکلے تلاش مین اور اُسکو ڈھونڈھ رہے تھے کہ دفعۃ دکھلائی دیا اُنکو ایک شخص پس گئے وہ اُس شخص کے پاس اور تھا وہ غلام اُنکا شکستہ سر اور خون بہتا تھا اُسکے مُنھ پر سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ کہا اور پوچھا مین نے اُس سے کہ ای مجمع تیرے پیچھے کیا حال اور کیا چیز ہی اُسنے کہا نیستی اور ہلاکی ہی ای میرے مالک پس کلام سخت کہکر مین نے اسکا حال پوچھا پس تھوڑا حصہ بھی نہین گذرا کہ وہ ٹھہر جاوے یہانتک کہ گر پڑا مُنھ کے بھل پس اُترا مین اور گیا مین اُسکے پاس اور چھیڑا مین نے پانی اُسکے مُنھ پر پس تسکین ہوئی اُسکو اور کہا اُسنے مجھسے کہ ای میرے مالک بچاؤ تم اپنے تئین ورنہ پہونچ جاوینگے دم تم تک اور کرینگے وہ لوگ تمھارے ساتھ مثل اُسکے کہ میرے ساتھ اُنھون نے کیا پس پوچھا مین نے کہ قوم کون لوگ ہین اُسنے کہا کہ ای میرے مالک گیا تھا مین اور میرے ساتھ ایک جماعت غلامونکی بھی تاکہ جمع کرین ہم لکڑی اور دور گئے تھے ہم اور ارادہ پھرنے کا کیا تھا کہ دفعۃ ملا ہمکو ایک گروہ ایک ہزار سوار کا اور

وہ سب اہل عرب تھے اور اُنکی گردن مین سونے کی صلبان لٹکتی تھین اور وہ باندھے تھے نیزونکو درمیان رکابونکے پس جب دیکھا
اُنھون نے ہمکو دوڑے ہماری طرف گھیر لیا ہمکو اور ارادہ ہمارے مار ڈالنے کا کیا پس کہا مین نے اپنے ساتھیون سے کہ تم
اُنکو اُنھون نے کہا افسوس ہی تجھپر کس سے لڑین ہم اور کیونکر ہی ہمکو طاقت مقابلے کی اس لشکر سے اور نہین ہمسے مگر یہ کہ اپنے ہاتھون
قید ہوجاوین کہ یہ آسان تر ہی قتل سے پس کہا مین نے قسم ہی خدا کی مین نہ اپنے تئین کبھی اُنکے سپرد نکرونگا سوائے قتل کے پس جب دیکھا
میرے ساتھیون نے میری کوشش کو کیا اُنھون نے جیسا کہ مین نے کیا اور لڑے ہم قوم سے پس قید کر لیا اُنھون نے ہم مین سے
بس کو اور مین سست ہوگیا تھا بسبب زخم کے اور گر پڑا مُنھ کے بھل پس پلٹ گئے وہ لوگ پس اُٹھکر چلا آیا مین جیسا کہ تم مجکو دیکھتے ہو پس غمگین
کیا مجکو اُسکے حال نے اور اپنے پیچھے سوار کر لیا مین نے اُسکو اور چاہتا تھا مین پلٹنے کو کہ دفعتہً دیکھا مین نے ایک گروہ اپنے پیچھے کہ دوڑتے
تھے مثل ہوا بہنے والی کے اور وہ غسان سے تھے پس گھیر لیا مجکو تیرون نے اور وہ کہتے تھے کہ ہم اہل غسان سے ہین ہم گروہ صلبان اور
رہبانیہ ہین پس پکار کر کہا مین نے کہ ہم گروہ محمد مختار صلی اللہ وآلہ وسلم سے ہین پس جلدی کی میری طرف بعض نے انمین سے اور چاہا
کہ بلند کرے میرے اوپر تلوار کو پس کہا مین نے کہ سختی ہو تجھپر آیا قتل کریگا تو ایک شخص کو اپنی قوم سے اُسنے کہا کہ تم کن لوگون سے ہو مین نے کہا
کہ قوم خزرج بزرگ سے ہون پس پھیرا اُسنے تلوار کو مجھسے اور کہا کہ تمکو طلب کیا ہی ہمارے سردار جبلہ نے قسم ہی حق مسیح کی پس کہا مین نے کہ
کہان سے پہچانا مجکو جبلہ نے جو طلب کرتا ہی پس کہا اُسنے کہ وہ طلب کرتا ہی ایک شخص ساکن مین کو انصار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر کہا اُسنے
چلو تم خوشی سے اگر منظور ہو تمکو ورنہ باکراہ دناگواری چلوگے پس گیا مین اُنکے ساتھ اور غلام میرے ساتھ تھا یہانتک کہ پہونچا مین ایک بڑے لشکر
اور اچھے سامان اور بھاری نعمت پر اور صلبان بلند تھین پس مین اُنکے ساتھ تھا یہانتک کہ آئے وہ میرے ساتھ جبلہ بن ایہم کے خیمے تک
اور وہ بیٹھا تھا سونیکی کرسی پر اور پہنے تھا کپڑے دیباج کے موتی جڑے ہوے اور اُسپر لڑیان جواہر کی تھین اور اُسکے گلے مین ایک
صلیب یاقوت کی تھی اور ٹھہرا مین اُسکے سامنے اُٹھایا اُسنے اپنے سر کو اور کہا کہ کس عرب سے ہو تم مین نے کہا مین نے پس کہا کہ کس قوم مین
سے ہو مین نے کہا کہ مین اولاد حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن امرالقیس بن عبداللہ بن الازد بن غوث بن نبت ابن مالک بن زید
بن کہلان بن سبا سبی ہون پس کہا اُسنے کہ کس لڑکے کی اولاد مین ہو تم اُن دونون لڑکون سے جو منسوب اپنی مان کی طرف ہین
مین نے کہا کہ اولاد خزرج بن حارثہ الکرام انصار محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہون پس اُسنے کہا کہ مین بھی تمھاری قوم اور
غسان سے ہون پس مین نے کہا کہ تم کس قبیلہ سے ہو جو منسوب کیا گیا ہی جانب نسب مادری کے اُسنے کہا ہان مین جبلہ بن ایہم وہ شخص
ہون کہ پھر گیا مین اسلام سے تاکہ ظلم نکرون مین آیا نہ راضی ہوے تمھارے سردار اس امر پر کہ ہوے مجھسا شخص اس دین پر یہانتک
کہ لیتے تھے مجھسے قصاص بعوض ایک شخص حقیر کے اور مین سردار قوم غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہون پس کہا مین نے کہ ای جبلہ
اللہ تعالی کا حق تیرے حق سے زیادہ ہی واجب ہی اور ہمارا دین نہین پابند ہوتا ہی مگر انصاف کرنے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہین
لیتے ہین اپنے ذمے حقوق خدا مین کسی کی ملامت کو پس کہا جبلہ نے کہ تمھارا نام کیا ہی مین نے کہا کہ میرا نام سعید بن عامر انصاری ہی
پس کہا اُسنے مجھسے کہ ای سعید بیٹھو تم پس بیٹھا مین اور کہا اُسنے مجھسے کہ کسقدر زمانہ گذرا تمکو **حسان** بن ثابت انصاری سے

مین نے کہا کہ وہ شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور اُنکے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای انت حسان
وسالک مسالم پس کہا اُسنے کتنے دن ہوے تمکو اُنکو چھوڑے ہوے مین نے کہا تھوڑے دن گذرے ہین اور اُنھون نے ایک مجلس
دعوت منعقد کرکے مجکو اسمین بُلایا تھا اور اُنھون نے اشعار ہمارے واسطے کہے اور پڑھے تھے پھر وہان سے ہم ملک شام
مین آئے اور بچھلا وقت ہی میرا اُنکو چھوڑے پس کہا اُسنے آیا یاد کرادوگے وہ اشعار مین نے کہا ہان پس حکم کیا اُسنے میرے
واسطے ایک کتان رومی کا اور کہا کہ مین کتان تمکو اسواسطے دیتا ہون کہ پہنو اور نہ حرام جانو تم اُسکو پھر کہا اُسنے کہ جہان سے
تم آئے ہو وہان کیا کام کرتے تھے مین نے کہا پیغام پہونچانا اور اکرتا ہی بندون کے کام کو مین سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر سے
ہون اور ہم ارادہ حلب اور انطاکیہ کا رکھتے ہین پس کہا اُسنے کہ ہرقل بادشاہ نے بھیجا ہی مجکو اور اس لطریق کو تاکہ مدد
دیوین ہم نسطورین کو اسواسطے کہ اُسنے فریب کیا ہی تمھارے ساتھ مصالحہ کرنے مین اور پلٹ جاؤ تم اُسنے سردار ابو عبیدہ بن
الجراح کے پاس اور ڈراؤ اُنکو ہمسے اور ہماری تلوارون سے اور کہو اُسنے کہ پلٹ جاوین وہ جسطرح سے آئے ہین اور نہ معترض
ہوین بادشاہ کے شہرون سے اور ہم نیکی اور جوانمردی کرینگے ساتھ مدد دہی دین بادشاہ کے اور قریب ہی ہوینگے ہم تمھارے
ہاتھون سے وہ چیزین جو لی ہین تمنے ملک سام سے پس بعد اس گفتگو کے سوار ہوا مین اپنے گھوڑے پر اور بھیجے اپنے سوار کر لباس
نے اپنے غلام کو اور روانہ ہوا تھا یہانتک کہ آیا مین مسلمانونکے لشکر مین پس دوڑے مسلمان میری طرف اور کہا کہ ای ابن عامر تم کہان
تھے کہ تمھارے گم ہونے سے ہم لوگ رنج مین ہین پس آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور بیان کیا مین نے اُسنے اپنے حال کو
جو ساتھ جبلہ بن ایہم کے گذرا تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق نجات اور رہائی دی تمکو اللہ تعالی نے
بسبب ذکر کرنے تمھارے حال حسان بن ثابت کے پھر بھیجا کیا اُنھون نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واسطے مشورہ
کے اور کیا کیا رائے دیتے ہو تم لوگ اس لطریق کے معاملے مین کہ ہمنے اُس سے وفاے عہد کی اور اُسنے ہمارے ساتھ فریب کیا پس کہا
خالد بن الولید نے کہ ظلم اور بغاوت کرنے والے کے واسطے جگہ ہی اُسکے گرڑینکی اور اللہ تعالی اُسکی گھات مین ہی اور قریب تر
فریب کرینگے ہم اُسکے ساتھ جو اُسکے فریب سے بڑا ہوگا اور جاؤنگا مین اُسکی ملاقات کو ساتھ دس آدمیون کے اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو منزلہ دس ہزار سوارون کے ہین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ کام تمھین سے ہوگا
ای ابا سلیمان دلکل لدنیہ پس لے لو تم اپنے ساتھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جسکو تم دوست رکھتے ہو پس کہا
خالد بن الولید نے کہان ہین عیاض بن خانم اشعری اور عمرو بن سعد الیشکری کہان ہین سہیل بن عامر اور رافع بن
عمیرہ الطائی اور سعید بن عامر الانصاری اور عمرو بن معدیکرب اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما
اور ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبہ الفزاری اور قیس بن ہبیرہ پس آکر موجود ہوے یہ لوگ اُنکے پاس
پس کہا خالد بن الولید نے اُنسے کہ ہوسیار ہو جاؤ تم برکت عطا فرماوے اللہ تعالی تم مین اور یکجا ہو سب پس زرہین
پہنین مسلمانون نے اور لیا اپنے سب سامان جنگ کو اور آئے خالد بن الولید کے پاس پس پایا اُنکو اس حال مین کہ

زرہ پہنی تھی اُنھون نے اور سوار ہوے تھے اپنے گھوڑے پر پھر کہا اُنھون نے اپنے غلام سے جسکا نام ہمام تھا کہ چل تو میرے ساتھ یہانتک کہ دیکھیگا تو مجھسے معاملہ عجیب کو پس جلدی چلا ہمام اور چلے خالد بن الولید اور آئے دسون ساتھی اُن کے اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ دعا کرتے تھے اُنکے واسطے پس جب روانہ ہوے خالد بن الولید سامنے آئے سعید بن عامر الانصاری کے اور کہا اُسنے کہ سعید جبلہ نے تمسے کہا تھا کہ حاکم قنسرین اُسکے پاس آویگا سعید نے کہا ہان کہا تھا خالد بن الولید نے کہا پس لیجاؤ تم اُسکو سنتے ہین جو بجانب لشکر جبلہ کے ہے تاکہ پوشیدہ ہوکر ٹھہرین ہم وہان پس جسوقت آویگا حاکم قنسرین اسطرف لیوینگے ہم اُسکو اور اُسکے ساتھیون کو اور ہلاک کرینگے ہم انکو پس روانہ ہوے سعید بن عامر آگے قوم کے درانحالیکہ کوشش کرتے تھے ساتھ اُنکے راہ چلنے مین بجانب لشکر جبلہ کے اور تھا چلنا اُنکا رات کو پس جب قریب ہوے اُسنے اور پہونچے نزدیک روشنی آگ کے اور سُنی اُنھون نے آواز قوم کی پھرے سعید بن عامر مسلمانونکو ساتھ لیکر بجانب راہ بطریق قنسرین کے اور پوشیدہ ہوکر ٹھہرے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ وہان مع اپنے ساتھیونکے صبح تک پس نہ آیا اُنکی طرف کوئی شخص پس نماز صبح کی پڑھی خالد بن الولید اور مسلمانون نے اور تھے وہ گاڈی مین پس وہ اُس حالت مین تھے کہ دفعتہ دکھائی دیا اُن کو اور آیا لشکر جبلہ بن ایہم اور حاکم عمودیہ کا اُنکی طرف گویا کہ تھا وہ ایک برج مضبوط اور وہ جانتے تھے ارض عواصم کو پس کہا مسلمانون نے خالد بن الولید سے آیا دیکھتے ہو تم اس لشکر کو جو آتا ہی ہماری طرف بشمار ریگ اور ڈھلون اور عدد کانٹون اور درختون کے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ کچھ ہو سکیگا اُنکی کثرت سے جسوقت ہوگی ہمارے واسطے مدد اُنپر پس اللہ تعالیٰ جو چاہے پس اُسی وقت مل گئے مسلمان اُنمین آنکے گویا کہ تم اُنکے لشکر سے ہو یہانتک کہ ملجاوے بطریق قنسرین اور کرے اللہ تعالیٰ جو چاہے پس اُسی وقت مل گئے مسلمان اُنمین اور ہوگئے منجملہ اُنکے اور وہ چپ تھے اور نہین کلام کرتے تھے رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ جب چلے ہم اور ظاہر ہوے ہمکو شہر عواصم اور قنسرین کے کہ دفعتہ حاکم قنسرین ہمارے آگے آیا اور بلند کیگئی تھی اُسکے آگے صلیب اور قس لوگ اُسکے آگے تھے انجیل پڑھتے ہوے اور بلند تھا اُنکے بیچ مین کلمہ کفر کا اور قریب تھے بعض اُنکے بعض سے اور نکلا حاکم قنسرین آگے اپنے ساتھیون کے تاکہ آوے وہ بجانب جبلہ اور حاکم عمودیہ کے اور سلام کرے اُن دونونکو پس سامنے گئے اُسکے خالد بن الولید اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرد اُنکے تھے پس جب نزدیک ہوے وہ اُس سے کہا بطریق قنسرین نے سلامت اور باقی رکھین مسیح اور صلیب تمکو خالد بن الولید نے اُس سے کہا کہ سختی ہو تجھپر ہم لوگ بندگان صلیب سے نہین ہین بلکہ ہم اصحاب محمد حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین اور کھولا خالد بن الولید نے ڈھاٹا اپنا اور پکار کر کہا لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور ہین خالد بن الولید ہون اور مارا خالد بن الولید نے اپنا ہاتھ اُسپر اور کھینچ لیا اُسکو زین سے اور دوڑے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے ساتھیون کی طرف اور کھینچا مسلمانون نے تلوارون کو اُنپر اور بلند ہوئی آواز شور و فریاد کی اور اعلان کیا دشمنان خدا نے ساتھ کلمہ کفر کے اور شور کیا مسلمانون نے ساتھ کلمہ توحید کے اور سُنی جبلہ اور ہمراہیان حاکم عمودیہ نے آواز مسلمانون کی

ساتھ تہلیل اور تکبیر کے پس جنبش مین آئے وہ دونون اس معاملے سے اور دیکھا اُنھون نے تلوارون کو برہنہ اور نیزون کو
راست پس دوڑے وہ بجانب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور گھیر لیا اُنکو ہر جگہ سے پس جب دیکھا خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ نے اپنی اور اپنے ساتھیون کی طرف آئی ہوئی بلا کو اور حاکم قنسرین اُنکے ہاتھ اور قابو مین تھا کہ نہین جُدا کرتے
تھے وہ اُسکو اور تحقیق مالک ہو گئے تھے اُسکی رسّی کے اور وہ ڈرتے تھے اس امر سے کہ مبادا نکل جاوے وہ اُنکے ہاتھ سے
یا آجاوے اُوپر کوئی حادثہ قبل اسکے مار ڈالین اُسکو پس ارادہ کیا اُسکے مار ڈالنے کا اور بلند کیا اپنی تلوار کو اُوپر پس منسادہ
بطریق اُنکے اس کام سے اور تعجب کیا خالد بن الولید نے اُسکی ہنسی سے پس کہا اُنھون نے کہ سختی ہو تجھپر کس چیز نے تجکو ہنسایا
تو اُسنے کہا کہ مین اسوجہ سے ہنستا ہون کہ تم اور تمھارے ساتھی تو خود ہی مار ڈالے جاؤگے اور تم میرے مار ڈالنے کا ارادہ رکھتے ہو
اور اگر تم مجکو چھوڑ دوگے تو مین تمکو باقی رکھونگا پس روک لیا خالد بن الولید نے ہاتھ کو اُسکے مار ڈالنے سے پھر پکار کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ نے مسلمانون سے کہ اے اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہو تم گرد میرے اور حمایت کرو تم میری اور حمایت
کرون مین تمھاری اور صبر کرو تم سختی پر پس بہت نجانو تم اس چیز کو جس نے تمکو گھیر لیا ہی اسواسطے کہ سخت تر اُس چیز کا
جس سے تم ڈرتے ہو موت ہی اور مارا جانا تو خواہش تمھاری اور آرزو خالد کی ہی اللہ کی راہ مین اور مین نے قسم ہی خدا
کی کہ ہبہ کر دیا ہی اپنی جان کو بطرف قتل کے اور ڈالا ہی مین نے اُسکو معرض ہلاکت مین شاید کہ پاؤن مین شہادت کو
اور جان لو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس امر کو کہ راہ ہماری اللہ کی طرف کھلی ہی اور گویا تم پہونچ گئے ہو بجانب
پروردگار کریم کے اور جا رہے ہو ایسے گھر مین کہ نہین مرتا ہی رہنے والا اُسکا اور نہین بڈھا ہوتا ہی جوان اُسکا پھر
پڑھا اس آیت کو کما یستفتح فیہا نصب وما ھم منہا بمخرجین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جمع ہوے
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجانب خالد بن الولید کے اور ہو گئے گرد اُنکے اور گئے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہما دائین جانب اُنکے اور رافع بن عمیرۃ الطائی بائین طرف اُنکے اور غلام اُنکا ہمام اُنکی پشت پر اور باقی
لوگ گرد اُنکے تھے پس سپر کیا خالد بن الولید نے بطریق قنسرین کو اپنے غلام کے اور کہا کہ مضبوط کر کے رکھو تو اُسکے بازو
کو اپنے ہاتھ مین اور نہ جُدا ہو اپنی جگہ سے راوی نے بیان کیا ہی کہ آئے مسلمانون کی طرف عرب تنصرہ قوم
غسان کے آگے اُنکے جبلہ بن ایہم الغسانی تھا اور اُسکی گردن مین طوق سونے کا تھا جس مین صلیب جواہر کی تھی اور
پہنے تھا بھاری کپڑے دیباج کے اور اُسکے اوپر زرہ اور سر پر اُسکے خود لوہے کا اور اُسکے اوپر دوسرا خود سونے کا
تھا جسکے اوپر صلیب جواہر کی تھی اور اوسکے ہاتھ مین ایک بڑا نیزہ تھا جسکا پھل مثل ستارے کے چمکتا تھا اور حاکم
عمودیہ کا ایک جانب مین اُسکے مثل برج مضبوط کے تھا اور اُسکے گرد قوم مدیجہ کا فزون سے تھی اور گردان دونون کے
اور وہ اُنکے ہاتھ مین ہی کہ نہین جُدا کرتے ہین اُسکو پس ڈرا وہ اُس امر سے کہ جلدی کرینگے خالد رضی اللہ عنہ بن الولید اُسکے مار ڈالنے مین

اور آیا جبلہ بن ایہم کے پاس اور کہا نہیں ہیں یہ عرب مگر شیطان آیا نہیں دیکھتا ہی تو اس عربی اور اُسکے ساتھی بارہ شخصوں کو اور بہ تحقیق گھیر لیا ہی اُنکو ہمارے گھوڑدین کی باگوں نے اور محاصرہ کر لیا اُنکا اُس بڑے لشکر نے اور وہ کچھ اندیشہ نہیں کرتے ہیں اس امر میں اور مالک ہو گئے ہیں ہمارے ساتھی کے اور وہ اُنکے ساتھ قید ہی اور نہیں چھوڑتے ہیں اُسکو اپنے ہاتھوں سے اور میں خوفناک ہوں اس امر سے کہ مار ڈالیں گے اُسکو پس جاؤ اُس عربی کی طرف اور کہو تو اُسے کہ پھیر دیویں وہ ہمارے ساتھی کو ہماری جانب تاکہ جوانمردی اور نیکی کریں ہم اُنپر ساتھ اُنکی جانوں کے پس جب چھوڑ دینگے وہ ہمارے ساتھی کو میل کرینگے ہم اُنپر اور مار ڈالیں گے اُن سب کو رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ تھے ہم اُنکے بیچ میں مثل گروہ کے بیچ میدان میں اور ہم کو اُنکی کثرت سے کچھ فکر و اندیشہ نہ تھا کسواسطے کہ ہمکو اللہ تعالیٰ پر اعتماد تھا اور اُسی وقت آیا ہماری طرف جبلہ بن ایہم الغسانی اور وہ اپنی بلند آواز سے پکار کر پوچھتا تھا کہ تم کون ہو آیا تم لوگ صحابہ مشہورین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو یا عرب تابعین سے ہو آگاہ کرو مجکو اپنے حال سے قبل اُسکے کہ آوے تمپر بلا کی اور تحقے ہماری طرف سے گفتگو کرنے والے خالد بن الولید اور کہا اُنھوں نے کہ ای جبلہ ہم صحابہ مشہورین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں ہم اہل قبلہ اور اسلام ہیں اور بزرگی اور بخشش کے لوگ ہیں ہم کئی متفرق قبیلوں سے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہماری دلونکو ایک کر دیا ہی اور ہم لوگ متفق ہیں ایک کلمہ پر اور وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی پس جب سُنا جبلہ نے کلام خالد بن الولید کا بہت خشمناک ہوا اور کہا اُسنے کہ ای جوان عرب کے کیا تم سردار ہو عرب کے خالد بن الولید نے کہا کہ میں سردار اُنکا نہیں ہوں بلکہ میں اُنکا بھائی ہوں اسلام میں پس کہا جبلہ نے کہ تم کون شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُنھوں نے کہا کہ میں مشہور سردار بنی مخزوم سے ہوں میں خالد بن الولید ہوں اور یہ جو میرے دائیں طرف ہیں عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما ہیں اور یہ جو میرے بائیں طرف ہیں وہ ایک مرد اہل میں بزرگ اور بلند قبیلے سے ہیں اور رافع بن عمیرۃ الطائی ہیں اور لیا ہی میں نے اپنے ساتھ ہر قبیلے سے بہادر مشہور اور دلیر تعریف کیا گیا اُسکا پس خبردار نہ جان لو ہمکو بسبب ہماری قلت کے اور نہ خوش ہو تم اپنی کثرت پر اور نہیں ہو تم ہمارے نزدیک لڑائی میں مگر مثل چڑیوں کے کہ آپڑا شکاری اُنکا اور وہ پوشیدہ ہیں خانوں میں پس ڈالدیا شکاری نے جال کو اُنپر پس نہیں نکل گئے اُنمیں سے مگر بہتر اور برگزیدہ اُن میں کے پس زیادہ ہوا غصہ جبلہ کا خالد بن الولید کے کلام سے اور کہا اُسنے کہ قریب ہے تم جانو گے تم ای بیٹے مخزوم کے کہ یہ کلام تمہارا تمپر فال بد ہوگا جسوقت گھیر لیوینگے تمکو پھل نیزونکے اور ہو جاؤ گے تم اور تمہارے ساتھی تودۂ جانوران وحشی کے اس میدان میں کہ پھاڑینگے وہ تمکو صبح سے شام تک پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ وہ بات ہی کہ نہ گران گزرے گی ہمپر اور یہ آسان ہی ہمارے نزدیک پس تو اپنا حال بیان کر کہ جس عرب نے کوشش کی ہی واسطے عبادت صلیب کے اُنمیں سے تو کون ہی اُسنے کہا کہ میں سردار غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہوں میں جبلہ بن ایہم ہوں خالد بن الولید نے کہا کہ تو ہی ہی پھیرنیوالا اسلام سے اور اختیار کرنے والا گمراہی کا ہدایت پر اور راہ تیری راہ تاریک اور گمراہی کی ہی جبلہ نے کہا ایسا نہیں ہی بلکہ میں نے اختیار کیا ہی بزرگی کو دولت پر خالد بن الولید نے کہا کہ تو اپنے نفس کی ذلت پر طمع کرنیوالا ہی تو اپنے نفس کو خوار اور شکست کرنیوالا ہی

اور نہیں ہے بزرگی مگر اُس گھر میں جو ہمیشہ باقی ہے اور دور رہنے میں اس بد گھر سے پس کہا جبلہ نے کہ ای بھائی بنی مخزوم زیادہ گوئی نکرو تم پر
واسطے کہ میرا چھوڑ دینا اور باقی رکھنا تمکو اور تمھارے ساتھیوں کو نہیں ہے مگر بسبب اُس قیدی کے جو تمھارے قابو اور ہاتھ میں ہے کہ
میں خوف اس امر کا رکھتا ہوں کہ بحالت میرے حملہ کرنے کے تم اُسکو مار ڈالو گے اور وہ آبرو والا ہے بادشاہ کے نزدیک اور نسب میں
اُس سے ملتا ہے پس چھوڑ دو تم اُسکو اپنے ہاتھ سے تاکہ چھوڑ دوں میں تمکو اور تمھارے ساتھیوں کو قتل سے کہ تم لوگ تھوڑے ہو اور ہم
بہت ہیں خالد بن الولید نے کہا کہ قیدی کو تو میں نہیں چھوڑونگا تاوقتیکہ مار ڈالونگا اور نہیں پرواہ ہے مجکو اُس چیز سے جو بعد اُسکے قتل کے تم کرو گے
اور جو تو کہتا ہے کہ میں باوصف اپنی کثرت کے تمسے اور تمھارے ساتھیوں سے لڑائی میں کمی کرتا ہوں یہ کہنا تیرا کلام انصاف کا
نہیں ہے اور یہ بات تو ہمکو معلوم ہے کہ تم جماعت میں کثیر ہو اور ہم بارہ آدمی ہیں اور گھیر لیا ہے ہمکو تمھارے گھوڑوں کی باگوں
نے اور تمھارے نیزوں کی نوکوں اور تمھاری تلواروں نے پس اگر چاہتے ہو تم عدالت کو لڑائی میں پس نکلو واسطے لڑائی کے
ہماری طرف ایک بعد ایک کے پس اگر مار ڈالا تمنے ہمکو تو قیدی تمھارا ہمکو آسانی سے ملیگا اور اگر غلبہ دیا اللہ تعالیٰ نے ہمکو تم پر اسواسطے
کہ مدد اور غلبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جسکو چاہے دیوے پس گران گذریگا تم پر ہلاک ہونا اُسکا جسوقت کہ تم خود پیشتر اُسکے
ہلاک ہو جاؤ گے پس جھکا لیا جبلہ نے اپنے سر کو اور آیا وہ حاکم عموریہ کے پاس اور بیان کیا اُس سے گفتگوے خالد بن الولید کو پس
ہوا وہ خشمناک ہوا وہ بطریق اُنکا اور لیا اپنی تلوار کو میان سے اور دیکھا خالد بن الولید نے اُسکی طرف کہ نکالا ہے اُسنے تلوار کو پس
جانا اُنھوں نے کہ وہ غصے میں ہے اور ارادہ لڑائی کا رکھتا ہے پس جب قصد کیا حاکم عموریہ نے لڑائی کے واسطے نکلنے کا روکا اُسکو
جبلہ نے اور کہا اُسنے خالد بن الولید سے کہ لڑائی بیشک عدالت کو چاہتی ہے جیسا کہ تمنے بیان کیا ہے اور یہ قوم بنی اصفر گیر مثل بھیڑ
و بکری کے ہیں کہ نہیں سمجھتے ہیں بات کو اور میں نے اپنی اور تمھاری گفتگو سب اُن سے بیان کر دی پس راضی ہوے ہیں
وہ میدان میں نکلکر لڑنے کو جس شخص کو تم میں سے منظور ہو وہ میدان میں نکلے پس ارادہ کیا خالد بن الولید نے نکلنے کا لیکن
روکا اور باز رکھا اُنکو عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور کہا ای ابا سلیمان قسم ہے تجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی کہ نہ نکلے اُنکے مقابلے کو کوئی شخص سوائے میرے اور میں خرچ کرونگا کوشش کو اُنمیں پس شاید جاملوں میں اپنے باپ
سے پس چھوڑ دیا خالد بن الولید نے اُنکو اُنکے ارادے پر اور کہا اُن سے شکر اللہ مقامک وعرف فداک پس نکلے عبد الرحمن
رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے بیچ سے اور وہ سوار تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر جو دیا تھا اُنکو قسمت واقعہ
اجنادین سے اور تھا وہ گھوڑا عرب متنصرہ کا قوم لخم سے اور تھا وہ مثل بڑے پہاڑ کے اور پہنے تھے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ زرہ
اور اُنکے ہاتھ میں ایک پورا نیزہ تھا پس گردادا دیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے میدان میں دونوں صفوں کے بیچ میں تا اینکہ کم
ہوئی تیزی اُنکے گھوڑے کی پھر متوجہ ہوے اُنکی طرف اور طلب کیا میدان میں لڑنے والے کو اور کہا جاؤ تم اے بنی الاصفر میں ابو
صدیق کا ہوں پھر اشعار رجز کے پڑھے رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہے کہ نکلے پانچسو سوار میدان روم سے ایک کے پیچھے ایک
پس نہیں گردادا دیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے ہر ایک پر انمیں سے زیادہ ایک گردادے سے یہانتک کہ مار ڈالا اُس کو پس

قتل کیا اُنھون نے پانچون کو ایک کے بعد ایک پھر ارادہ حملے کا کیا اُنھون نے قلب لشکر روم پر اور سیدھا نکلا اُنکے مقابلہ پر جبلہ بن ایہم اور بہت خشمناک تھا وہ اور کہا اُسنے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہ بتحقیق تجاوز کیا تُمنے حد سے ہمارے اور اپنے کامون اور لڑائی مین پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ یہ امر کیونکر ہی حالانکہ بغاوت اور بیوفائی ہماری عادات سے نہین ہی جبلہ نے کہا تم نے جسر دیا زمین کو ہمارے ہمراہیونکی لاشون سے اور مین اسواسطے نہین آیا ہون کہ مار ڈالونمین تمکو کیونکہ تم میرے مثل نہین ہو بلکہ مین اسواسطے آیا ہون کہ باز رکھون مین تمھارے ساتھیونکو تمھاری اعانت سے اسواسطے کہ جب ہمارا کوئی ساتھی تمھارے مقابلے کو نکلا ایک شخص تمھارے ساتھیون سے تاکہ اعانت کرے وہ تمھاری اُسپر اور نہین ہی یہ بات عادت انصاف اور کامون اشراف سے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب سُنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کلام جبلہ بن الایہم کا ہنسے وہ اور کہا کہ اے بیٹے ایہم کے آیا ہے میرے ساتھ تو مکر اور فریب کا ارادہ رکھتا ہی حالانکہ مین تربیت یافتہ علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے کا ہون اور مین حاضر ہوا ہون معرکون اور لڑائیون مین جبلہ نے کہا کہ مین مکار نہین ہون اور نہین کہا مین نے مگر امر حق پھر کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہ نکل تو اور نکلے میرے ساتھ کوئی دوسرا تیری قوم سے اگر سچا ہی تو اپنے کلام مین اور حملہ کرو تم دونون مجھپر اسواسطے کہ مین مثل اور کفو کے جوانمرد ہون پس جب دیکھا جبلہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو اس حال مین کہ کسی طرح نہین آتے ہین وہ اُسکے فریب اور حیلے مین متعجب ہوا اُنکے کام اور درخواست اور جراءت اور تیزی نیزہ اور اُنکی کم سنی سے اور پکار کر کہا جبلہ نے اُسنے کہ آیا ہو سکتا ہی تمسے کہ آؤ تم ہم مین اور غوطہ دون مین تمکو معمودیہ کے پانی مین پس نکلو تم اُس مین سے پاک گناہون سے اسطرح سے کہ گویا نکلے تم ماں کے پیٹ سے اور ہو جاؤ گے تم گروہ صلیب اور اہل دین مسیح سے اور رکھاؤ تم قربان کو اور لو تم انعام بادشاہ رحیم سے اور بیاہ دون مین تمھارے ساتھ اپنی بیٹی کو اور ہو جاؤ تم مثل میرے بیٹے کے اور زیادہ کرونگا مین تمپر اپنی نعمتون اور بخشش کو اور مین وہ ہون کہ تمھارے نبی کے شاعر نے میری تعریف کی ہی پس جلدی کرو تم اس امر کے کرنے مین جو مین نے تمسے بیان کیا ہی تاکہ نجات پاؤ تم ہلاکی سے اور داخل ہو جاؤ تم نعمت باقی اور زندگانی بہتر مین پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ سختی ہو تجھپر اے جبلہ آیا بلاتا ہی تو مجکو ہدایت سے ضلالت اور گمراہی کیطرف اور ایمان سے جہل کیجانب اور مین اُن لوگون سے ہون جو ایمان لایا ہی ساتھ اللہ تعالی کے اور جگہ پکڑی ہی اسلام نے اُسکے دل مین اور بہانا اور بچارا اُسنے راہ راست کو گمراہی سے اور تصدیق کی ہی اللہ کے نبی کی اور دشمن ہو کفار کا پس لے تلوار اور آمادہ ہو لڑائی کو اگر ارادہ رکھتا ہی تا اینکہ لگاؤن مین تجھپر ایسی ضرب کو کہ جلدی کرو نہین اُس ضرب سے تیری موت مین اور خاک مین ملادون تیری ناک کو اور راحت حاصل کرین اہل عرب اس امر سے کہ نسبت دیا جاوے تجھسا شخص اُنکی طرف اسواسطے کہ تو بندگان صلیب سے ہی پس شمناک ہوا جبلہ اُنکے کلام سے اور نکالا اُسنے اپنی تلوار کو اور ارادہ کیا نیزہ مارنیکا اُنپر اور کرتے تھے دونون اُنمین دونون پہیم لڑائی کے یہانتک کہ گرون گذرا بسبب ماندگی کے اُٹھانا اپنے نیزے کا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو پس ڈالدیا اُسکو زمین پر اپنے ہاتھ سے اور نکال لیا تلوار کو میان سے اور نزدیک ہوے جبلہ سے اور مل گئے وہ دونون پس اُٹھا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جبلہ کو اور مارا ایک تلوار کا اُسپر پس کاٹ ڈالا اُسکے

نیزے کو اور پھینک دیا جبلہ نے ہاتھ اندھیرے کو اور نکالا اُسنے اپنی تلوار کو میان سے اور تھی وہ تلوار قوم غسان کے جو نجملہ بادشاہان قوم عادے تھا چمکتی تھی مثل بجلی کے اور جس چیز پر پڑتی تھی اُسکو کاٹ ڈالتی تھی پس حملہ کیا جبلہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر رافع بن عمیرہ الطائی نے بیان کیا ہے کہ تعجب میں تھے ہم عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے استقلال اور صبر کے جبلہ کی لڑائی میں اسواسطے کہ نکلے تھے وہ جبلہ کے مقابلے میں بعد اسکے تھک گئے تھے بیشتر اُسکے پانچ سوار دنکی لڑائی میں اور سخت اور دشوار ہو گیا معاملہ اُن دونوں کی لڑائی کا اور دونوں نے ایک ہی ساتھ وار تلوار کا کیا لیکن سبقت لیگئے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ جبلہ پر تلوار مارنے میں اور لیا جبلہ نے اُس وار کو اپنی ڈھال پر اور کاٹ ڈالا تلوار نے ڈھال کو اور پہونچی خود تک پس دوہری ہو گئی تلوار عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی اسواسطے کہ وہ تلوار بار بار رکھی ہوئی تھی پس زخمی کیا جبلہ کو اور جاری ہوا خون اُسکا اور مارا جبلہ نے ایک وار تلوار کا عبدالرحمن پر پس کاٹ ڈالا اُنکی زرہ کو اور زخمی کیا اُنکے مونڈھے کو پس جب جانا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کیفیت ضرب تلوار کو ثابت رکھا اپنے تئیں اور چھپایا زخم کے پہونچنے کو اور فی الفور پھیرا اپنے گھوڑے کو یہانتک کہ آملے خالد بن الولید اور مسلمانوں میں پس جب دیکھا مسلمانوں نے اُس چیز کو جو لاحق ہوئی اُنکو تو اتارا اُنکو گھوڑے سے اور مضبوط باندھا مسلمانوں نے اُنکے زخم کو اور کہا خالد بن الولید نے کاہے بیٹے صدیق کے میں جانتا ہوں کہ جبلہ نے تمکو زخم اگین کیا ہے ساتھ ضرب تلوار کے اور قسم ہے حق کی تمھارے باپ اور اُنکے صدق کی کہ ہر آئینہ مصیبت اور درد میں ڈالوگے میں اُسکو عوض میں اُسکے جیسا کہ درد مند کیا ہے اُسنے ہمکو بسبب تمھارے پہونچا پیچھے پکار آوازدی خالد بن الولید نے اپنے غلام ہمام کو اور کہا کہ لاتو گھوڑے کو میرے پاس پس لایا ہمام حاکم قنسرین کو اُنکے پاس پس کاٹ کر زمین پر پھینکا یا خالد بن الولید نے اُسکے سر کو اور دیکھا رومیوں نے اپنے ساتھی کی طرف کہ پار ڈالا اُسکو خالد بن الولید نے پس مصیبت اور رنج میں ڈالا اُنکو اس امر نے اور غضبناک ہوا جبلہ اور کہا مسلمانوں سے کہ بدعہدی اور بیوفائی کی تمنے اور ہوئے تم مستوجب قتل کے بسبب مار ڈالنے ہماری ساتھی کے پس پکارا اُسنے عرب متنصرہ اور قوم ربعہ اور یمن کو اور برانگیختہ کیا لڑائی پر اور کہا اُسنے کہ نہ باقی چھوڑو تم اُنمیں سے کسی کو پس یکجا ہوئے رومی اور آگے گیا اُنھوں نے صلیب کو اور دیکھا خالد بن الولید نے اُنکو ارادہ حملے کا رکھتے ہیں پس آوازدی اور کہا اُنھوں نے کہ ای ہمام ٹھہر تو سامنے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے اور باز رکھ تو اُسکو جو ارادہ اُنکا کرے پھر کہا اپنے ساتھیوں سے کہ نہ جدا ہو کر نکلے کوئی تم میں سے اور ہو جاؤ تم گرد میرے پس نہیں جلدی کرتا ہوں میں اور مدد ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کیطرف سے پس ٹھہرے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے جسطرح سے کہ حکم کیا تھا اُنھوں نے اور وہ سب ناامید ہو گئے تھے اپنی جان سے اور حملہ کیا رومیوں نے مسلمانوں پر اور سخت لڑائی اور مار دھاڑ ہوئی ربیعہ بن عامر نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی جب حملہ کیا رومیوں نے ہمپر سامنا کیا اُنکا خالد بن الولید نے بذات خود اور دور کر دیا اُنکو ہمسے بزور تلوار کے اور اسیطرح ہمارے اور اُنکے شدت کی لڑائی ہوئی تھی کہ نہیں پاتے تھے ہم کوئی راہ خلاص کی اور معلوم ہوئی پیاس اور زیادہ ہوئی ہمپر شدت گرمی اور پسینے کی رافع بن عمیرہ نے بیان کیا ہے کہ جب دیکھا میں نے یہ حال کیا میں نے خالد بن الولید سے کہ ای ابا سلیمان آئی ہے پھر قضا پس کہا اُنھوں نے کہ قسم ہے خدا کی بیچ کہا ہے تو نے ای پسر عمیر کے اسواسطے کہ میں بھاگیا اپنی بکلاہ مبارک کو اور نہیں ساتھ لایا اُسکو اور ہوئی تھی بڑی برکت اسمیں حالت شدت اور سختی میں اور نہیں بھولا میں اُسکو

مگر بسبب قضاے امت کے راوی نے بیان کیا ہے کہ دشوار اور برا دکھائی دیا مسلمانونکو معاملہ اور سختی اور دشواری کی
اُنپر صبر نے اور لاحق ہوئی اُنکو زاری اور اُنی کافرون پر بلا کی اور روشن کیا انھین لڑائی نے آگ کو اور تلوارین چمکتی تھین اور
سر لوگون کے کٹ کر گرتے تھے اور زمین بھر گئی تھی مردون سے اور تھے مسلمان روسیونکے بیچ مین مثل قیدیون کے اور قوم سخت
لڑائی مین تھی اور تلوارین کام کر رہی تھین لوگون مین کہ دفعتہ پکار کر کہا مسلمانون سے ہاتف غیبی نے خذل الاسلام و
نصر الخائف یا حملۃ القرآن جاءکم الفرج من الرحمن ونصرکم علی عبدۃ الصلبان اور آگئے تھے کلیجے منھوئین اور کام
کیا تھا شمشیرہاے براّن نے اور ہر شخص اپنے نزدیکی کے مقابلے مین صبر کرنے والا تھا اور گھرے ہوے تھے مسلمان اور لاحق ہوئی تھی
تشنگی اور ہر شخص نے اپنی نزدیکی کو رنج مین ڈالا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے ابی مسلم خضرمی سے روایت
کی ہے کہا ابی مسلم نے کہ تھا مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہر لڑائی اجنادین وغیرہ مین اور موجود تھا مین اُنکے
ساتھ قنسرین اور حلب مین اور نہین دیکھی مین نے اپنے معاملات جہاد مین مگر بہتری اور مددگاری غلبہ پس اُسی حال مین کہ ہم بمقام
شیزر تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے خیمے مین تھے کہ دفعتہ نکلے وہ اپنے خیمے سے مسلمانونکو آواز دیتے ہوے
اور وہ پکارتے تھے النفیر النفیر فقد احیط بفرسان الموحدین پس دوڑے ہم سب اُنکی طرف ہر جگہ اور مکان سے اور کہا
ہمنے کہ کیا حال ہے تمھارا اے سردار اُنھون نے کہا کہ مین اسوقت سوتا تھا کہ جگا دیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور
چھڑکا اور درشتی سے فرمایا مجھکو یا ابن الجراح انتا دعن نصرۃ القوم الکرام وقمت والحق بالنام فقد احاط بہ اللئام فانک
تلحق بہ ان شاء اللہ تعالی بمشیۃ رب العالمین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سُنا مسلمانون نے کلام
ابو عبیدہ بن الجراح کا دوڑے وہ بجانب ہتھیارون کے اور سوار ہوے گھوڑون پے کسے ہوے پر اور جلدی کی
اُنھون نے چلنے مین بارادہ جا ملنے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون کے پس اسی حال مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ آگے اس گروہ کے تھے کہ دیکھا اُنھون نے ایک سوار کو کہ جلد جاتا تھا آگے قوم کے پس حکم کیا مسلمانون کو
کہ جا ملین اُس سوار سے پس مل سکے وہ لوگ بسبب تیز رفتاری گھوڑے اُس سوار کے ابو عبیدہ بن الجراح نے بیان
کیا ہے کہ گمان کیا مین نے کہ وہ سوار کوئی فرشتہ ہے جسکو اللہ تعالی نے ہمارے لشکر کے آگے بھیجا ہے راوی نے بیان کیا ہے
کہ جب تھک گئے گھوڑے اُسکے پانے سے پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس سوار سے کہ ٹھہر جا تو اپنے طریقے اور
روش نرم پر اے سوار کو شتاب کرنے والے اور دلیر سختی کرنے والے نرمی کر تو اپنی ذات کے ساتھ رحمت کرے اللہ تجھپر پس ٹھہر
یا وہ سوار جسوقت سُنا اُسنے آواز کو پس جب قریب ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُس سے تو دیکھا کہ وہ ام تمیم
زوجہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ہین پس جب ابو عبیدہ بن الجراح نے پہچانا اُنکو کہا کہ اے ام تمیم کیا چیز باعث تمھارے چلنے کی
ہوئی کہا اُنھون نے کہ اے سردار جب سُنا مین نے اس بات کو کہ خالد بن الولید کو دشمنون نے گھیر لیا ہے پس کہا مین نے اپنے دل مین
کہ ابن الولید کبھی پست اور مغلوب نہونگے حالانکہ گیسوے مبارک مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُنکے پاس ہین اور جسوقت پھرا مجھسے خیال اُنکا پس دیکھا مین نے

بجانب کلاہ کے جسمیں ہوے مبارک تھے کہ بھول گئے خالد بن الولید اُسکو پس لیا میں نے اُسکو درحالت چلی ہوں اُنکی طرف پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ واسطے اللہ کے ہی یہ کام تمہارا اے امام تمیم چلو تم اللہ تعالیٰ کی برکت اور مدد پر امام تمیم نے بیان کیا ہی کہ کہتی ہیں ساتھ ایک
جماعت عورات قوم بنی حنیفہ کے اور گھوڑے ہمارے سواری کے تیز روی میں مثل چڑیوں کے اُڑتے تھے یہانتک کہ پہونچے ہم قریب
ایک غبار اور لڑائی کے اور نوکیں نیزوں کی چمکتی تھیں مثل سانپوں کے اور مسلمانوں کی کوئی حس اور کوئی آواز نہیں جانتی تھی پس بُرا
جانا میں نے اس امر کو اور کہا میں نے کہ قوم مسلمانوں پر غالب ہو گئے ہیں دشمن اُنکے پس تکبیر کہی ابو عبیدہ بن الجراح اور اُنکے ساتھیوں نے
حملہ کیا دشمنوں پر رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ اُس حال میں کہ ہم اپنی جانوں سے مایوس ہو گئے تھے سُنی ہماری آواز تہلیل
اور تکبیر کی پس کہا ہمنے کہ لایا ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ کشود کار کو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس نہیں کچھ عرصہ گذرا تھا کہ اینکہ گھیر لیا
مسلمانوں نے لشکر مشرکین کو اور رکھا اور مارا انمیں تلوار کو ہر جگہ سے اور اونچی ہوئیں تلواریں اور بلند ہوا شور مصعب بن محارث نے
بیان کیا ہی کہ دیکھا میں نے بندگان صلیب کو اور گروہ بھاگنے والے ہیں اور دیکھا میں نے خالد بن الولید کو کہ وہ ثابت اور قائم تھے اور
دیکھتے اور دریافت کرتے تھے آوازوں کو کہ وہ کسکی اور کہانسے ہیں پس اُسیوقت ایک سوار نکلا گرد سے اور پیادہ تھا وہ یہانتک کہ دور کر دیا
اُسنے اُنکو جو ہمارے گرد تھے پس جلدی گئے خالد بن الولید اُسکی طرف اور پوچھا کہ تو کون ہی اُنھوں نے کہا کہ میں تمہاری زوجہ تمیم ہوں اے
باسلیمان لائی ہوں تمہاری اُس کلاہ مبارک کو جس سے کہ مدد چاہتے ہو اور توسل ڈھونڈھتے ہو تم اُس سے بجانب اللہ پاک کے پس قبول
کریگا اللہ تعالیٰ دعا کو تمہارے لیے لو تم اُسکو اپنے پاس پس قسم ہی خدا کی کہ نہیں بھول گئے تھے تم اُسکو مگر اُسی دن کے واسطے پھر کلاہ دی اُنکو
پس چمکا گیسوے مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدر حسنہ وجمالہ سے ایک نور مثل بجلی کے پس قسم ہی عیش رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہیں رکھا تھا خالد بن الولید نے کلاہ کو اپنے سر پر اور حملہ کیا تھا قوم پر مگر یہ کہ پھیرا اور طاری یا اُنکے آگے والوں کو پیچھے والوں اور
حملہ کیا اُنکے ساتھ مسلمانوں نے پس نہیں ہوئی تھی بہت دیر یہانتک کہ پیٹھ پھیری کافروں نے اور اُنہی پر لگا کی اصحاب محمد مختار صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں سے اور نہیں تھے قوم رومیوں میں مگر کشتہ اور زخمی اور قیدی اور پہلے سب کے بھاگنے والوں میں جبلہ تھا اور
متنصرہ اُسکے پیچھے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ پھرے مسلمان اُنکے تعاقب سے اور پکارا سے گردنشان ابو عبیدہ بن الجراح کے
اور آئے خالد بن الولید اور سلامتی کی اُنکے اور سلام کیا اُنھوں نے ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانوں پر اور ادا سے شکر اللہ تعالیٰ کا کیا
سلامتی مسلمانوں پر کافروں سے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو گویا وہ مثل لڑکے ارغوان کے ہیں کہ سرخ
ہوتا ہی پس معانقہ کیا اُسنے اور کہا کہ واسطے اللہ کے نیکوکاری تمہاری ہیں تحقیق تسکین دی تم نے مسلمانوں کو اور راضی کیا تم نے خدا و بزرگ کو پھر
مسلمانوں سے کہا کہ میری رائے یہ ہی کہ فوراً چلیں بجانب قنسرین اور اُسکے حاضر کے پس مسلمانوں نے کہا کہ بہتر ہے رائے تمہاری ہے اے
امین الامۃ پس چل دیا اور روانہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دلیر مسلمانوں کو اور مقرر کیا مقدمہ لشکر میں ساتھ حبیب بن
بن غانم الاشعری کے اور کہا اُسنے کہ جاؤ تم قنسرین اور حاضر ہو اور تاخت و تاراج کرو تم اور قید کرو اُنکی اولاد کو اور دار و مال اُنکے
غلاموں کو پس جب دیکھا اہل قنسرین نے اُس چیز کو جو اُنکی اُوپر نازل ہوئی سے درد و زن کو اور قبول کیا اُنھوں نے

صلح اور جزیہ دینے کو پس منظور کیا اس امر کو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور لکھدی انکو دست آویز صلح کی اور فرض اور مقرر کیے ہر ایک جوان پر چار دینار یا اڑتالیس درہم بدلے دینار کے اور اسی طریقے پر حکم کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ روایت کی تھی عبد الملک بن محمد بن ابی عبد اللہ نے سلمان بن علی سے کہا سلمان نے کہ تھا میں قیدیان جاہ قنسرین میں پس جب بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے پانچوان حصہ مال غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اسکے ساتھ مجھکو بھی پس جب سامنے لائے گئے ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سنا ہمنے انکو کہ اپنے ہمنشینوں سے کہتے تھے کہ میری راے میں یہ آتا ہے کہ مقرر کردوں میں اس قیدی کو مکتب میں پس تعلیم پاوین اور سیکھیں بعض لوگ ہمارے پھر سپرد کیا قیدی کو زید بن ثابت کے اور کہا ان سے کہ جاؤ اور داخل کرو تم قیدی کو عمارت انصاری کے بیٹے کے گھر میں اور یہی دستور تھا عہد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زمانہ خلافت حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما میں پس جب فتح کیا اللہ تعالیٰ نے قنسرین اور حاضر کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانوں کے ہاتھ پر پھر اس حیثیت سے کہ شہر کو از روے صلح اور دیہات گرد و نواح اور زمین مزروعہ کو ساتھ قہر اور غلبے کے اور مال غنیمت حاصل کیا مسلمانوں نے اور بھیجا گیا پانچوان حصہ غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں سے کہ مشورہ دو مجھکو اپنی راے سے رحمت کرے اللہ تم پر اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا المستشار مؤتمن اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وشاورھم فی الامر آیا چلیں ہم بجانب حلب اور اسکے حصار کے یا بطرف انطاکیہ اور اسکے لوک کے یا پیچھے کو پھیریں ہم پس کہا مسلمانوں نے کہ ای سردار کیونکر ہو سکتا ہے کہ چلیں ہم بجانب حلب اور انطاکیہ کے اور مشغول ہوویں ہم ہرقل کی لڑائی میں اور حال یہ ہے کہ زمانہ صلح کا ہمارے اور اہل شیزار اور حماۃ اور معرۃ النعمان اور حمص اور جوسیہ کے بیچ میں گذر گیا ہے اور بیشک ان لوگوں نے یکجا کیا ہے سامان اور اسباب قلعہ داری کا اور مضبوط کیا ہے اپنے شہروں کو ساتھ قلات اور لشکروں کے پس ہم ڈرتے ہیں اس امر سے کہ پراگندہ اور متفرق کرینگے وہ لوگ ان شہروں کو جو ہمارے قبضے میں ہیں اور تاخت و تاراج کرینگے انکو خصوصاً اہل بعلبک اسواسطے کہ وہ لوگ صاحب شدت اور سختی اور صاحب فن جنگ ہیں اور ہماری راے یہ ہے کہ پھر چلیں ہم اور لڑیں انسے شاید اللہ تعالیٰ فتح کرے اسکو ہمارے ہاتھ پر پس پھر جانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انکی راے کو اور پھیرے وہ اپنی راہ پر پس پایا شہروں کو جیسا کہ مسلمانوں نے کہا تھا کہ مضبوط کیے گئے ہیں سامان جنگ اور لشکروں سے اور جو کہ نہ تھا ارادہ ابو عبیدہ بن الجراح کا مگر واسطے حمص کے پس پایا اسکو اس حیثیت سے کہ مضبوط کیا گیا تھا وہ اور بھیجا تھا بادشاہ نے اسکی طرف ایک بطریق سخت اور لڑنے والا کہ پھیر دالوے جسکا نام مریس تھا ساتھ لشکر کثیر کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس حال کو چھوڑا خالد بن الولید کو واسطے محاصرہ کرنے حمص کے اور خود متوجہ ہوے بجانب بعلبک کے پس جب پہونچے قریب اسکے دیکھا ایک بڑی جماعت کو جنکے پاس طرح طرح کے سامان تجارت کے کہ تاجر لوگ دریا سے تھے پس جب دیکھا انکو دور سے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ لشکر کیسا ہے لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے ہیں پس گیا ایک گروہ اس قافلے کیطرف اور دریافت کی خبر انکی اور بعض انمیں کے یہ خبر لیکر آئے کہ یہ قافلہ رومیوں کا ہے مال متاع لیے ہوے شداد بن عدی التنوخی نے بیان کیا ہے کہ بڑا بوجھ قافلے کا لشکر تھا جو اہل بعلبک کیواسطے لائے تھے پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال کہ اسلمانوں سے کہ بعلبک ہمارے واسطے دار الحرب ہے اور ہمارے بیچ میں کوئی قول و قرار نہیں ہے پس مال غنیمت ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے بھیجا ہے شداد نے بیان کیا ہے کہ گھیر لیا ہمنے قافلے کو اور

اسمین چار سو بوجھ شکر اور قند اور انجیر وغیرہ کے تھے اور اہل قافلہ کو قید کر لیا ہمنے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بار رہو
اُنکے مار ڈالنے سے اور طلب کرو اُنسے فدیہ کو پس عوض لیا ہمنے اُنسے سونا اور چاندی اور کپڑے اور جانور وغیرہ اور بنایا ہم نے لشکر سے
عصیدہ اور فالو فوج ساتھ گئی اور روغن زیت کے پس جب صبح ہوئی حکم کیا ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے چلنے کا بجانب بعلبک
کے اور اُترنے کا اسپر اور کچھ لوگ بھاگ گئے تھے قافلے کے پس بیان کیا اُنھوں نے اہل بعلبک سے اپنے حال کو اور تھا
بعلبک مین ایک بڑا بطریق جسکا نام ہرمیس تھا اور وہ مضبوط لڑائی کا اور بہادر دل کا مہیب صورت تھا پس جب پہونچی اُسکو خبر
کہ آیا اُسنے شہر کے لوگون کو اپنے پاس اور حکم کیا اُنکو ہتھیار اور ساز جنگ پہننے کا اور چلا ہرمیس آگے لشکر کے بارادہ چھیڑنے قافلے کے اور
وہ نہین جانتا تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح مع لشکر مسلمانونکے اسکی طرف آتے ہین پس جب دوپہر ہوئی دیکھا ایک جماعت نے دوسری
کو اور ہرمیس ملعون کے ساتھ سات ہزار سوار تھے سو اُن لوگون کے جو دیہات اور بازاریون سے اُسکا ساتھ دیا تھا پس جب
دیکھا اُنکو مردم فوج طلیعہ ابو عبیدہ بن الجراح نے پکارا اُنھون نے کہ چلو دشمن پر اور اسی وقت دوڑے دلیر لوگ اور جلد پکی شمشیرون
نے اور آگے ہوے شجاع اور راست کر لیا اُنھون نے نیزونکو اور نکال لیا تلوارونکو اور مرتب کین ہرمیس نے صفین اپنے ساتھیونکی
مثل صف بندی لڑائی کے پس کہا بعض بطارقہ نے اُس سے کہ اہل عرب کے ساتھ نیزا کیا ارادہ ہی اُسنے کہا کہ مین لڑونگا تا کہ نہ اُمید
کرین وہ لوگ ہم مین اور اُترین وہ ہمارے شہرون پر پس کہا بطریق نے اس سے کہ واپس چل تو اور نہ لڑ اُنسے اسواسطے کہ نہ
اہل دمشق نے اُنپر قدرت پائی نہ لشکر اجنادین نہ فوج فلسطین نے آیا نہین معلوم ہی اہل بعلبک کو وہ امر جو واقع ہوا ہی کل ساتھ حاکم
قنسرین اور حاضر عرب منصور اور حاکم عموریہ کے کہ بھیجدیا اُس گروہ نے اُنکا بھگا کر اُنکی پشتونکی طرف اور بہتر تو یہ ہی کہ نہ غرور کر اور نہ فریب
مین آجا تو اپنے ساتھیونپر اور چل بچیر بحالت سلامتی کے پس کہا ہرمیس نے کہ یہ تو مین نکرونگا اور نہ بھاگونگا مین ان عربونکے آگے سے اور
مجکو یہ خبر پہونچی ہی کہ بڑا لشکر مسلمانون کا سردار سابق یعنی خالد بن الولید کے ساتھ حمص مین ہی اور یہ لشکر مال غنیمت ہی جسکو بھیجا ہی ہمارے
طرف بھیجا ہی پس بطریق نے کہا کہ مین تیری راے کی تبعیت نکرونگا اور نہ غرور و فریب مین آؤنگا اپنے ساتھیون پر پھر واپس گیا وہ بعلبک کو
اور تبعیت کی اُسکی بہت لوگون نے قوم سے اور آمادہ ہوا ہرمیس اور بڑھا وہ واسطے لڑائی مسلمانون کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے اُنکو آمادہ اور مائل لڑائی پر آمادہ کیا اپنے ساتھیونکو لڑائی پر اور مرتب کیا اُنکو گروہ گروہ کر کے اور کہا اُنسے کہ اے لوگو جان لو تم رحمت کرے
اللہ تعالیٰ اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے تائید کی تمھاری ساتھ مدد دینی اپنی کے یہانتک کہ شکست دی تمنے بہت لشکرونکو اس قوم سے اور یہ
شہر جسکا نام ارادہ رکھتے ہو پہنچے ہین اُن شہرون کے جنکو تمنے فتح کیا ہی واقع ہوا ہی اور اس شہر کے لوگ بہت کھانا اور سامان رکھتے ہین
اور احتیاط کرو تم غرور سے اور دیکھو تم اس امر کو کہ کس چیز سے لڑتی ہو اور کس چیز پر مدد دیے جاتے ہو پس لو تم لڑائی کو اور جان لو تم کہ اللہ تعالیٰ
تمھارے ساتھ ہی اور مدد دیگا تمکو پس حملہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون نے عامر بن ربیعہ نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی میں رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ تھا ہمارے اور اُنکے بیچ مین مگر ایک گروا یہانتک کہ پیٹھ پھیری اُنھون نے بطلب شہر کے اور ہرمیس کے ساتھ زخم
لگے تھے پس بلایا اُسکو بطریق اور کہا اُس سے کہ کیا ہوے غنائم عرب کے جو لوٹا تھے پس کہا اُس سے ہرمیس نے نیزا برا کرین مسیح مجھکو لڑنا ہی تو مجھسے

حالانکہ مارڈالا عرب نے میرے لوگون کو اور زخمی کیا مجکو ان زخمون سے پس کہا بطریق نے اُس سے کہ مین نے نہین کہا تھا تجھسے کہ تو ہلاک کریگا اپنی قوم اور لوگونکو اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلے اور پہونچ کر اُترے بعلبک پر پس دیکھا شہر کو ڈرانیوالا اور شہر پناہ کو مضبوط اور بند کر لیا تھا اُن لوگون نے دروازہ ہاے شہر کو اور جمع کر لیا تھا اپنے جانورونکو شہر کے اندر اور چڑھ گئے تھے دیوار شہر پر مثل ٹیڑیون پھیلی ہوئی کے پس جب دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے بجانب مضبوطی شہر اور بلندی دیوار شہر پناہ اور شدت سردی اُس مقام کے اور ہمیشہ اُس شہر مین گرمی اور جاڑے مین سردی رہتی تھی پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے خواص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانان اہل راے اور مشورے سے کہ ای لوگو صلاح دو مجکو اپنی راے سے رحمت کرے اللہ تمپر پس متفق ہوئی راے سب لوگونکی ایک ہی مشورے پر کہ اُترے رہو اُپر اور تنگی مین ڈالو اُنکو پس کہا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہ نیکی کرے اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ ای سردار مین جانتا ہون کہ قوم اس شہر مین ٹکراتے ہین بعض اُنمین کے بعض سے بسبب کثرت کے اور مین نہین جانتا ہون کہ شہر وسعت کرے اُنکو اور اگر لڑینگے اور غلبہ کرینگے ہم اُپر تو اُمید رکھینگے ہم اللہ تعالیٰ سے کہ فتح کریگا اُسکو مسلمانونکے ہاتھ پر اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ وارث اپنی زمین کا کرتا ہی اپنے نیک بندونکو پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو ولقد کتبنا فی الزبور آخر تک پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ ای بیٹے جبل کے کہان سے جانا تمنے اپنی قوم کیپس کی تنگی مین ہین اُنھون نے کہا کہ ای سردار تھا مین اول اُن لوگون کا جسنے گھوڑا دوڑایا جماعت مسلمانونسے پس قریب پہونچا اس حصار سپید کے اور اُمید کی مین نے اس امر کی کہ ملجاؤنمین اُنکے اگلے گروہ مین پس حائل ہو جاؤنمین درمیان قوم اور اُنکے شہر کے پس نہ آملا میرے ساتھ کوئی ایک بھی مسلمانون سے اور دیکھا مین نے قوم کو کہ شہر مین داخل ہوتے ہین وہ سب دروازون سے جسطرح کہ میدانونمین پانی کی بہیا آتی ہے پس شہر ڈھک گیا وہانکے لوگون اور زمین والون اور گانون والونسے اور سواے اُسکے جانور قوم کے بھی اُنکے ساتھ ہین اور وہ مثل شہد کی مکھی کے ہین کثرت مین پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ بیچ کہا تمنے ای معاذ اور نصیحت کی تمنے اور نہین جانا مین نے تمکو مگر مبارک بیچ مشورے کے اور اللہ سے مدد چاہتے ہین ہم اور اُسی سے درخواست کرتے ہین ہم توفیق کی اور شب گذرانی مسلمانون نے درانحالیکہ نگہبانی کرتے تھے بعض اُنکے بعضونکی صبح تک پس جب صبح کی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط اُنھون نے بنام اہل بعلبک کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من امین جیوش المسلمین باستاذ العامل علیھم وخلیفۃ امیر المومنین فیھم ابوعبیدۃ عامر بن الجراح الی اھل ھذہ المدینۃ من الخالفین والمعاندین اما بعد فلہ المنۃ والطول وقد اظھر الدین واعز اولیاءہ المومنین علی جنود الکافرین وفتح علیھم البلاد وابادا صل العناد وان کتابنا انما ھو معذرۃ بیننا وبینکم وتقدمۃ الی کبیرکم وصغیرکم لسنا قوما نری فی دیننا البغی والعناد وما کنا بالذی نقاتلکم او نقدر الیکم ولکن علمنا ما عندکم فان دخلتم فیما دخل فیہ اھل المدن من قبلکم من الصلح والامان صالحناکم وان ابیتم الدماء ھنالکم فان ابیتم الا الحرب والقتال پھر خط کے آخر مین اس آیت کو لکھا انا قد اوحی الینا ان العذاب علی من کذب وتولی پھر لپیٹا خط کو اور دیا ایک شخص کو معاہدین سے اور حکم کیا اُسکو کہ خط لیکر جاوے اہل شہر کے پاس اور نہ جدا ہوا اور نہ پھرے مگر ساتھ جواب کے اور ضمانت اور اقرار کیا اسکو بیس درم دینے کا مال مسلمانون سے اور کہا کہ نہین کام لیتا ہون مین کسی سے مگر ساتھ پورا کرنے بخشش کے پس لیا معاہدی نے خط کو اور آیا اُسکو لیکر دیوار شہر پناہ تک اور گفتگو کی اُنسے

اُنکی زبان مین اور کہا کہ مین بھیجا گیا ہون تمھارے پاس پس لٹکایا اُنھون نے اُسکے واسطے رسی کو اور باندھا رسی کو اُسکی گردن مین اور لیلیا
اُسکو قوم نے اپنے پاس اور لیگئے نزدیک ہرمیس کے پس سلام کیا اُسنے ہرمیس کو اور دیا خط اُسکو پس کہا ہوے بطارقہ اور ملوک اور
لڑنے والے لوگ اور پڑھکر سُنایا اُنکو ہرمیس نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا راوی نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ کہا سفیان
خزرجی نے کہ سوال کیا مین نے اپنے باپ خزرجہ بن عوف المازنی سے جو برابر فوج ملک شام مین موجود رہے اس امر کا کہ کیونکر پڑھا
ہرمیس نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا حالانکہ وہ خط زبان عربی مین تھا پس کہا اُنھون نے کہ اے بیٹے میرے موجود تھا مین اُس وقت کہ لکھا تھا
ابو عبیدہ بن الجراح نے خط بنام اہل بعلبک کے اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ بتلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک شخص نصرانی کو شام سے اور
اُسکو کاتب اپنا مقرر کیا تھا کہ لکھوا تے تھے اُس سے جسوقت چاہتے تھے بنام اہل روم کے اور نام اُسکا قرمس بن کورک یا جرجس تھا اور
اللہ بڑا جاننے والا ہی پس جب پڑھا ہرمیس نے اُس خط کو اپنی قوم پر کہا اُسنے کہ مشورہ دو تم مجھکو اپنی راے سے پس کہا بطریق صاحب مشورہ نے کہ
کہ میری راے یہ ہی کہ نہ لڑین ہم اہل عرب سے کسواسطے کہ ہم طاقت اُنکے مقابلے کی نہین رکھتے ہین اور جب مصالحہ کرلیوینگے تو ہو جاوینگے ہم پر
فراخی اور فارغ البالی کے جیسا کہ ہوے اہل ارکہ اور تدمر اور حوران اور بصرہ اور دمشق سوا اُنکے اور جسنے مصالحہ کیا ہی اس قوم سے اگر ہم
لڑینگے اُنسے اور لیوینگے وہ ہمکو بیچ لڑائی کے تو مار ڈالینگے وہ ہمارے بہتر لوگونکو اور غلام بنا دینگے ہمارے لڑکونکو اور عورتونکو اور صلح کرنا موافق تر
ہی پس کہا ہرمیس نے کہ نہ رحم کرے مسیح تیرے جد پر پس نہین دیکھا مین نے روم مین بزدل ڈرنے والا تجھسے اور کیونکر حکم کرتا ہی تو ہمکو اس امر کا
کہ پسپا کرین ہم اپنا شہر مردم بازاری عرب کو خصوصًا اس حالت مین کہ پہچان لیا ہی مین نے اُنکی لڑائی کو اور آزمایش کی ہی مین نے اُنکے
حملونکی اور مین نے حملہ کیا تھا اُنکے لشکر کے حمایت کرنے والو پر میمنہ مین اور اگر حملہ کرتا مین میسرہ مین تو بھگا دیتا اُنکو پس کہا بطریق نے
آج فوج میمنہ اور قلب ڈرتی تھی تجھسے اور جدا ہو گئے اہل بعلبک دو گروہ پر ایک قوم طلب کرتی تھی صلح کو ایک قوم چاہتی تھی لڑائی کو
اور پھاڑ کر ڈالدیا ہرمیس نے خط کو معاہدی کے پاس اور حکم دیا اپنے غلامونکو کہ اُسکو باہر شہر کے کردیوین اور آیا وہ ابو عبیدہ بن الجراح
کے پاس اور بیان کیا اُسنے سب حال قوم کا اور کہا کہ اکثر قوم نے چھوڑ دیا ہی تمسے لڑائی کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
تم اُپر اور جان لو تم اس امر کو کہ یہ شہر تمھارے عمل اور شہرون کے بیچ مین ہی پس اگر باقی رہیگا یہ شہر
ہ اور معاہدہ کیا ہی یا نہ طاقت رکھینگے وہ سفر کرنے اور کسی امر کی پس پہنا اصحاب رسول اللہ
ر آگے بڑھے اور آواز مین کھیل کودکی کہ پس اُپر رومیون کے اور لڑے وہ دشمن خدا ہرمیس کے
چ پر طرف نخلہ کے باندھے گئے زخم اُسکے اُسکے سر پر ایک صلیب جواہر کی تھی اور گرد اُسکے
نکے جسمو پنجر زرہین طلائی اور اُنکے سر و پر لڑیان موتیونکی تھین اور اُنکی گردنون مین
ن اور اُنکے ہاتھون مین تیر اور کمان تھی عامر بن قیس نے بیان کیا ہی کہ تھا مین
ب شہر پناہ کے تھے اور رومیون کے تیر مثل پھیلی ہوئی ٹیڈیون کے پڑتے تھے
ے کے تھے پس پہنچے اُپر تر قوم کے اور دیکھا مین نے ایک قوم کو روم سے کہ

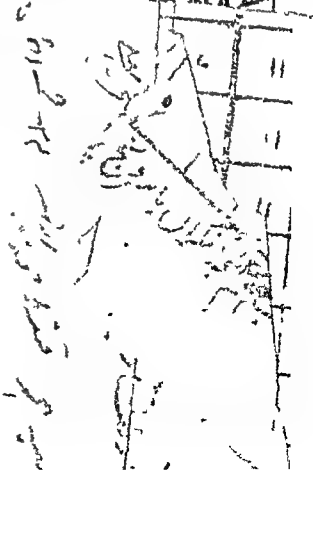

گرتے تھے وہ بلندی شہر پناہ سے مثل چڑیوں کے خندق مین پس میل کیا مین نے طرف ایک شخص کے انلوگون سے جو گرتا تھا ساتھ تلوار کے
اس ارادے سے کہ مارون مین اُسکو پس چلا کر کہا اُسنے لفظون پس کہا مین نے افسوس ہی تجھپر تیرے واسطے امان ہی پس کس چیز نے
ڈالدیا ہی تجکو ہماری طرف شہر پناہ کے اوپر سے پس کلام کیا اُسنے مجھسے زبان رومی مین اور نہ جانا مین نے کہ وہ کیا کہتا ہی پس
پس کھینچ لیگیا مین اُسکو بجانب خیمہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کہا مین نے اُسنے دعا دے کر کہ ای سردار طلب کرو تم
اُس شخص کو جو پہچانتا ہو اُس گبر کے کلام کو اسواسطے کہ مین نے دیکھا ہی قوم کو کہ بعض رومی بعض کو گرا دیتے ہین بلندی شہر پناہ سے
پس بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم کو اور کہا اُس سے کہ سوال کر تو اُس سے پس سوال کیا ترجمان نے اور کہا اُس سے
کہ افسوس ہی تجھپر تیرے لیے امان ہی پس سچ بول تو ہمسے پس کہا اُسنے کہ مین دیہاتی لوگون سے ہون پس جب سُنا ہمنے تمھارے چلنے اور
پھرنیکو قسمین سے یکجا ہو کر چلے ہلوگ دیہاتونسے تاکہ پناہ لیوین ہم شہرین اور آئی ایک جماعت کثیر ہلوگون سے بجانب شہر پناہ کے
اسواسطے کہ نہین ہی ہمارے واسطے کوئی جگہ کہ رجوع کرین ہم طرف اُسکے پس جب چلے تم لوگ واسطے لڑائی کے نکلے تمھارے مقابلے کو
لڑائی کو لوگ پس ڈھانپ لیا اُن لوگون نے ہلکو پس اسوقت سخت ہوئی لڑائی اُنپر اور آئے اُنپر تیر تمھارے لشکر سے دفع کیا بعض
لوگون نے اُنمین سے بعض ہم لوگونکو اور گرا دیا تمھاری طرف پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال خوش ہوے
اور کہا کہ اُمید رکھتے ہین ہم اس امر کی اللہ تعالی سے کہ اُنکو ہماری غنیمت کرے اور لیا لڑائی نے اپنی جگہ کو اور چلی چکی اسکی اور بلند ہوا
شور فریاد اور گروہ رومی اپنی شہر پناہ کے پس نہین طاقت رکھتا تھا کوئی مسلمان اُنکے نزدیک جانیکی بسبب تیر اور پتھر اور
ٹھیکرے اسی کے پس مارے گئے مسلمان سے بارہ آدمی اور رومیون سے بہت لوگ اور وہ جو گر پڑے شہر پناہ کی بلندی سے اور بچے
مسلمان اپنے قیامگاہ کی طرف اور نہین تھا اُنکو قصد مگر پانی مین سواے روشن کرنے آگ کے بسبب شدت سردی کے پس
رات گذرانی ہلوگون نے درانحالیکہ آگ روشن کرتے تھے ہم اور نوبت بہ نوبت نگاہبانی کرتے تھے اور اعلان کرتے تھے ہم ساتھ تہلیل اور
تکبیر کے صبح تک پس جب نماز صبح کی پڑھی ہمنے پکار کر کہا منادی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہی سردار کی طرف سے ہر مرد
مسلمان پر اس امر کی کہ نہ نکلے کوئی واسطے لڑائی اس قوم کے یہانتک کہ صبح کرے وہ اپنی جگہ مین اور تیار کرے اپنے واسطے نان خورش گرم
کو تاکہ ہووے وہ قوت دینیوالی والی دشمن کی لڑائی پر پس دوڑے ہلوگ واسطے اصلاح اپنے کاموں کے اور دیکھا اہل بعلبک نے ہمارے توقف
اور ٹھہر جانیکو اپنی لڑائی سے اور گمان کیا اُنھون نے اس امر کو ہماری عاجزی سے پس اُمید کی اُنھون نے ہم مین اور پکار کر کہا اُنسے
ہرمز پس ملعون نے کہ نکلو تم اُنکی طرف پس نہین جانا ہمنے مگر یہ کہ دروازے شہر کے کھولے گئے اور نکلے سوار پیدل مثل ٹڈیون پھیلی ہوئی
اور بعض ہمارون نے بڑھایا تھا اپنے ہاتھ کو کھانے کی طرف اور بعض پکاتے تھے کلیجہ اور بعض فارغ ہو چکے تھے پس اُسی وقت پکار کر
کہا پکارنے والے نے کہ ای گروہ اللہ کے چلو دشمن پر اور لڑو قوم کو قبل اُسکے کہ ہجوم کرے اُنپر یہ وہ تمہید **عمران** رض بن اسد حضرمی نے
بیان کیا ہی کہ تھا میرے پاس ایک کلیجہ کہ پکاتا تھا مین اُسکو اپنے ساتھیونکے واسطے اور لا کر بنایا تھا مین نے زیت و نمک سے
نان خورش کو کہ دفعتہ آواز چلو چلو کی واقع ہوئی پس قسم ہی خدا کی کہ نہین رعایت کی مین نے اُسکی تا اینکہ نکال لیا مین نے اُسکو آگ ہی اور لیلیا اُس سے

ایک ٹکڑا اور ڈال دیا مین نے اُسکو روغن زیت مین اور لیگیا مین اُسکو اپنے مُنھ مین جلدی سے اور مارا مین نے اپنے ہاتھ کو گھوڑے کی باگ مین پس سوار ہوا مین اور حملہ کیا رومیون پر پس قسم ہے خدا کی کہ نہین خبردار ہوا مین اپنی ذات سے تا اینکہ ہو گیا مین بیچ مین رومیون کے اسواسطے کہ وہ ناگاہ در آئے ہمپر ہمارے لشکر مین اور گویا تھے وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا پس توڑتا تھا مین اُنکو عمود سے اور ادھر کرتا تھا مین اُدھر تا اینکہ بھاگے وہ اور دیکھا مین نے گروہ مسلمانون کو متفرق اور جدا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بلند اور کھڑا کیا تھا اپنے نشان کو اور لوگ دوڑ کر جاتے تھے اُسکی طرف اور مشرکین ہمارے لشکر کے بیچ مین تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح پکار کر کہتے تھے کہ آؤ ای جوانان عرب کے آج کا دن اپنے لڑنے کا اچھی طرح سے جنبش دو اپنی اُمید اور طمع کو پس نہ دیکھو گے تم اپنے خوف اور بزدلی اور ضعف کو اور اضیاط کرو تم اس امر سے کہ مشہور اور منتشر ہو ذکر تمھارا اس باب مین کہ اہل بعلبک غالب ہو گئے تمھاری زمین اور اہل و عیال پر اور گرد ہو گئے وہ اُس چیز کے جو تمھارے لشکر مین ہے **مطرف** بن عبداللہ تمیمی نے **بیان** کیا ہے کہ موجود تھا مین بعلبک کی لڑائی کے دن اور گروہ ہمارے بنی تمیم اکثر پیدل تھے اور پکار کر کہا ہمکو پکارنے والے نے کہ یا تمیم پس ڈالا ہمنے اپنی ذاتون کو قوم روم پر سب کے آگے پس دوڑے آپسمین قبیلے اور بُلایا آپسمین ایک نے دوسرے کو اور ہر گروہ پہونچتا تھا اپنی اصل کی طرف اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شدت صبر رومیونکو مسلمانونکی لڑائی پر پس حملہ کیا اُنھون نے سوارون پر اور گھیر لیا رومیون کو اور تھے منجملہ گروہ ہمراہی اُنکے عمرو بن معدیکرب الزبیدی اور عبدالرحمن بن ابی ربیعۃ العامری اور مالک اشتر نخعی اور ضرار بن الازور اور ذوالکلاع الحمیری پس تحقیق یہ لوگ آزمائش کیے گئے بلائے نیک مین اور اُنھون نے رومیون مین وہ کام کیا جو لکڑی آگ مین کام کرتی ہے اور نہین پایا رومیون نے کسی کو حرم اور اولاد مسلمین سے اور نہین لیا اُنھون نے مگر اسباب اور کپڑے اور غلہ اور کھانا اور داخل ہوئے وہ شہر مین اور بند کر لیا دروازونکو اور امید کی مسلمانونمین اور جرأت کی اُنھون نے لڑنے مین پس جب دیکھا مسلمانون نے ایسے کام اُنکے پھرے وہ بجانب اپنے لشکر کے اور روشن کی آگ اور باندھا خستگیون کو اور علاج کیا زخمیونکا اور دفن کیا مردونکو پس وہ سب جو مارے گئے پہلے دن وقت آپڑنے رومیو مکے آٹھ آدمی اور سات اُنکے غلام تھے پس جب رات ہوئی اکٹھا ہوئے پاس مسلمانونکے اور بڑے بڑے موحدین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار تحقیق دیکھا تمنے اُس چیز کو جو آئی ہمپر آجکے دن قوم نابکار سے پس کیا کام کریگا ارادہ کیا ہے تمنے اور کیا رائے ہے تمھاری حکم کرے اللہ تم پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ایک فتنہ تھا جو لکھا تھا اللہ تعالی نے ہمارے اوپر اور یہ مراتب ہین کہ بلند کرتا ہے اللہ تعالی انکو کون کے واسطے جو ہم مین سے مارے گئے ہین اور قوم کل ضرور ہے سے لڑینگے اور رائے میری یہ ہے کہ تم لوگ دور ہو جاؤ مع اپنے خیمون اور خرگاہون اور جماعتون کے شہر سے بقدر ایک تنگ گھوڑے کے تاکہ ہو جاوے تمھارے واسطے جگہ گھوڑے دوڑانے اور باز رکھنے کی اور مدد ہوتی ہے اللہ تعالی کے نزدیک سے پھر بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عدوی کو اور بنایا ایک نشان رات کو اور مقرر کیا انکو پانچسو سوار اور تین سو پیدل پر اور حکم کیا اُنکو کہ اُترین وہ میدان مین اور اُترین وہ دروازہ جبلی پر اور باز رکھین اُنکو مسلمانون سے تاکہ متفرق ہو جاوے جماعت اُنکی اور ہو جاوین وہ منتشر اور پراگندہ اور وصیت کی اُنکو مسلمانون کے واسطے سعید نے کما

کہ مین کفایت کرونگا تمھارے واسطے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور نہین قوت اور طاقت ہے مگر بسبب اللہ بر تر اور بزرگ کے پھر بلایا ابو عبیدہ
بن الجراح نے فہار کو اور بنایا اُنکے لیے ایک نشان سرداری کا تین سو سوار اور دو سو پیدل پر اور روانہ کیا اُنکو دروازہ شام پر اور حکم کیا
اُنکو لڑنیکا ان لوگون سے جو اُس دروازہ مین تھے پس روانہ ہوے وہ جیسا کہ حکم دیا تھا اُنکو پس جب صبح کی مسلمانون نے نماز صبح کی پڑھا
ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکو تاریکی شب مین اور پہنے اُنھون نے ہتھیار اپنے پس جب آفتاب قریب طلوع کے ہوا کھولا گیا بڑا دروازہ
شہر کا جسپر ابو عبیدہ بن الجراح اُترے تھے اور نکلے لوگ واسطے لڑائی کے اور صف بندی کی اپنے ساتھیونکی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور
وہ دیکھتے تھے کثرت اُن لوگونکی جو شہر سے اُنکی طرف نکلے تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح مشورہ کرتے تھے اپنے ساتھیون سے لڑائی کے
باب مین اور قوم روم پورے ہوتے جاتے تھے گرد اپنے بطریق کے اور وہ کہتا تھا اُنسے کہ اے گروہ نصرانیہ کے وہ لوگ جو تمسے
پہلے تھے تحقیق بد دلی اور خوف کیا اُنھون نے عرب کی لڑائی سے اور تمنے تہیہ کر دیا ہے اپنی جانون کو مسیح کے واسطے اور تم حمایت
اور نگہبانی کرتے ہو اپنے دین اور اہل اور گھر بار اور ملک کی پس کہا بڑے لوگون نے قوم کے کہ اے سردار خوش رکھ تو اپنی جان اور ٹھہرا
رکھ اپنی آنکھ کو پس تحقیق ہم لوگ ڈرتے تھے عرب سے قبل لڑنے اور آگاہ ہونیکے اُنکی لڑائی سے اور اب جان پہچان گئے ہم اُنکی لڑائی کو
اور معلوم کیا ہمنے اس امر کو کہ وہ ایسی قوم ہین کہ جسوقت راست کیا اُنھون نے لڑائی کو تو نہ تھے زیادہ تر سخت ہمسے اور نہ بڑے صبر کرنے
والے ہمسے اور نہین کامرو نکلتا تھا لڑنے کو بدون ہتھیار کے اور نہین ہے اُنمین سے ہر ایک کے پاس مگر ایک کپڑا جس سے چھپاتا ہے وہ اپنے بدنکو
یا پوستین ہے اور محتاجگی استر اہل عرب کا اور ذلت ابرہ انکا ہے اور ہم ایسی قوم ہین کہ ہمارے پاس پوری زرہین اور دوسرے جوشن
اور مضبوط خود ہین علاوہ اسکے ہم جان دینے کی لڑائی لڑتے ہین پس جب دیکھی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کثرت رومیونکی
پکارا اپنی بلند آواز سے اور کہا کہ اے گروہ مسلمانونکے نہ خوف اور بد دلی کرو تم کہ جاتی رہے ہوا تمھاری اور گرجاے ہیبت تمھاری اور ضرب
المثل ہو جاؤ تم لوگونکے نزدیک اس امر مین کہ اہل بعلبک نے بھگا دیا تمکو اور خونریزی کی تمھاری اُنھون نے پس صبر کرو تم کسواسطے کہ اللہ
تعالیٰ نے وعدہ نیک فرمایا ہے صابرین کے واسطے پس کہا مسلمانون نے کہ اے سردار قریب تر صرف کرینگے ہم کوشش کو پھیرنیکے دلونمین
داخل ہوئی طمع اور اُمید بہ نسبت مسلمانونکے سہیل رضؓ بن صباح اصبحی نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین بعلبک مین اور نکلے وہانکے لوگ
ہماری طرف دوسرے دن اور انکو زیادہ طمع اور اُمید ہو گئی تھی ہم مین اور ارادہ مضبوط کیا تھا اُنھون نے حملے کا ہمپر اور مین نے سنی تھا تم میرے دائین
بازو مین تھا اور مین نہ ہاتھ کو جنبش دے سکتا تھا اور نہ تلوار اُٹھا تا تھا پس پیادہ ہو گیا مین اُتر کر اپنے گھوڑے سے اور نکالا اپنے
ساتھیونکے بیچ سے اور کہا مین نے کہ اگر قصد میرا کریگا کوئی اُن گھوڑون سے پس قدرت ہو گی مجکو اُسکے دفع کرنے کی اپنی ذات سے
پس آیا مین بجانب بلندی پہاڑ کے اور چڑھ گیا اُسپر اور بلند ہوا مین دونون لشکرونپر اور دیکھتا تھا مین اُنکی لڑائی اور رومیون نے طمع
کی تھی مسلمانونمین اور مسلمان پکارتے تھے الصبر الصبر اور ابو عبیدہ بن الجراح وعدہ کرتے تھے اُنسے ساتھ مدد کے اور قبائل اور گروہ
مسلمانونکے اظہار فخر اور بڑائی کا کرتے تھے اور مین دیکھتا تھا ضرب تلوارونکو خود اور ڈھال پر اور جنگ یان اُنکی تھین پاسکی آگ اور باہم
مل گئے تھے دونون فریق پس کہا مین نے کہ نہین قریب ہے یہ کہ نفع کرے ہونا سعید رضؓ بن زید اور ضرار رضؓ بن الازور کا ہند دروازون پر

حالانکہ سردار مسلمانون کے اسطرح کی لڑائی مین ہین پھر جلدی کی مین نے بجانب درختونکی جڑونکے کہ توڑتا تھا مین انکو اور رکھتا تھا
ایک لکڑی کو دوسری پر اور قصد کیا مین نے بجانب سنگ چقماق کے اور روشن کیا مین نے آگ کو پس مشتعل زن ہوئی آگ
اور رکھا مین نے ایک ہری لکڑی کو خشک لکڑی پر پس بلند ہوا دھوان اور یہ تھی یہ بات ہماری نشانی اور پہچان سے کہ جسوقت
ہم چاہتے تھے اکٹھا ہونا بعض کا طرف بعض کے ملک شام مین تو رات کو آگ روشن کرتے تھے اور دنکو دھوان بلند کرتے تھے پس
تھوڑے عرصے مین بلند ہوا دھوان اور چڑھا وہ کرارون آسمانون مین تا اینکہ دیکھا اُسکی طرف سعید بن زید اور اُنکے ساتھی اور ضرار
بن الازور اُنکے ہمراہیان نے پس پکارا بعضونکو کہ پہنچو اور خبر لو تم سردار کی رحم کرے اللہ تمپر اسواسطے کہ نہین ہے یہ دھوان مگر
کسی بڑے امر پر اور بہتر ہے کہ ہو جاوین ہم سب ایک جگہ مین پس جلدی سوار ہوئے قوم اپنے گھوڑونپر اور چلے یہانتک کہ قریب
پہونچے مسلمانونکے اور وہ لڑائی سخت اور اندوہ عظیم مین تھے اور تلوارین حمکتی تھین اور سرلوگونکے کٹتے تھے اور جاڑا اپر گرمی ہو گیا
تھا اور دشوار ہو گیا تھا اُنپر کام اور صبر اور بلند ہوا تھا دن اور رے لیا تھا اُنکو گھبراہٹ لڑائی نے اور آئی تھی مشرکین پر ہلاکی
اور روشن کی گئی تھی اُسمین آگ لڑائی کی اور پہونچی تھین جانین حلقون مین اور کام کیا تھا شمشیر ہائے برندہ نے اور ہر شخص
اپنے نزدیکی کے مقابلے مین صبر کرنے والا تھا کہ دفعتہً پکارا انمین غیب کے آواز دینے والے نے کہ خذلا الکافرون نصرانی الف اور نکلے
اور ظاہر ہوئے سعید بن زید اور ضرار بن الازور آگے قوم کے اور راست کیا تھا اُنھون نے نیزون کو اور نکال لیا تھا تلوارونکو
میان سے اور زمین جنبش کرتی تھی اُن دونونکے نیچے اور نقین کیا تھا رومیون نے اپنے غالب ہو جانے کا کہ اسیوقت ظاہر ہوئے
آئیر نشان مسلمین اور گروہ لشکر موحدین کے پس توجہ کی اُنھون نے واسطے دریافت حال کے دفعتہً دیکھا اُنھون نے مسلمانونکو
اپنے پیچھے کہ حائل ہو گئے وہ اُنکے اور اُنکی عورتون اور اولاد کے بیچ مین پس فریاد کی اُنھون نے ساتھ سختی اور ہلاکی کے اور نقصان کے
اور جانا اُنھون نے کہ مسلمانونکی مدد آگئی ہے اور فریب اور جرأت کیا ہے اُنکے بطریق نے پس جب دیکھا اُنکے سردار نے بجانب
اُنکے مقابلہ کرنے کے ڈالا اُنکو اور کہا سختی ہو تمپر نہ پھرو تم بجانب شہر کے کہ حائل ہو گیا ہے لشکر تمھارے اور شہر کے بیچ مین اور یہ بات
مکر اور فریب اہل عرب سے ہے پس جب سُنی مسلمانون نے یہ گفتگو گھیر لیا اُنکے بطریق کو مثل حلقہ مدور کے درانحالیکہ حمایت کرتے تھے
بعض اُنمین کے بعض کی پس پھرا اور چلا البطریق مع اپنی قوم کے بائین جانب مسلمانونکی بطرف پہاڑ کے اور سعید اور ضرار مع اپنے
لشکر کے آتے تھے دائین جانب شہر پناہ سے پس تعاقب کیا اُنکا مسلمانون نے تا اینکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر اور پناہ لینا چاہا
رومیون نے بیچ ایک حصار کے پہاڑ مین اور تھی وہ جگہ مضبوط اور لوگونسے خالی تھی پس ٹھیر رکھی قوم نے طرف اُسکے اور در آئے
بطور پناہ کے اُسمین اور مسلمانون سے جنسے تعاقب کیا تھا اُنکا وہ سعید ابن زید تھے مع پانچسو سوار کے جو اُنکے ساتھ تھے اور
حال یہ ہوا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے جب دیکھا ہزیمت روم کو اور شدت بچانے اور نگاہ رکھنے اپنی جانونکو پکار کر کہا کہ اے گروہ
مسلمانون کے نہ پیچھا کرے اُنکا کوئی تم مین سے اور نہ متفرق اور جدا ہو کوئی تم مین کا اسواسطے کہ مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ
ہووے یہ ہزیمت روم کی مکر اور فریب تمھارے لینے تا اینکہ جب متفرق ہو جاوے جماعت تمھاری تو پھرین سب وہ تمھاری طرف اور

سعید رضؓ بن زید نے نہین سُنا تھا آواز ابو عبیدہ بن الجراح کو اور اگر وہ سنتے آواز کو تو نہ تعاقب کرتے قوم کا اور نہ جاتے اُنکے پیچھے اور نہین جانا سعید نے مگر یہ کہ مسلمان سب کے سب مل گئے ہین اُنہین اور پہچانا کیا ہے اُنکے نشان قدم کا پس جب پناہ لی بطریق اور اُسکے بڑے بڑے لوگون نے اس حصار مین کہا سعید رضؓ بن زید نے کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ بلا کی اس گروہ کا کیا ہے پس گھیر لو انکو ہر طرف سے اور نہ چھوڑو کسی کو انہین سے کہ نکالے سر کو اپنے ساتھیون سے تاکہ ملجا دین اگر تم مین مسلمان اور معلوم ہو تمکو یہ تجویز اور رائے سردار کی پھر آئے سعید ایک بڑے مرتبے والے شخص کے پاس مسلمانون سے اور کہا کہ تم میرے قائم مقام رہو یہانتک کہ جاؤن مین اور دریافت کرون رائے سردار کی ان رومیون کے مقدمے مین پھر لیا سعید رضؓ نے قریب بیس سوار کے اپنے ہمراہیون سے اور چلے تا اینکہ آئے وہ مسلمان کی طرف پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکی طرف کہا انا للہ وانا الیہ راجعون گئے قسم ہے خدا کی مسلمان پس آگئے آئے انکے اور پوچھا کہ اے سعید رضؓ کہان ہین لوگ ہمراہی تمہارے اور کیا کام کیا تمنے اُنکے ساتھ پس کہا سعید نے اُنسے کہ بشارت ہو تمکو اے سردار کہ مسلمان ساتھ بہتری اور سلامتی کے ہین اور محاصرہ کیا ہے اُنھون نے دشمنان خدا کو ایک حصار مین اور بیان کیا سب حال اور کہا کہ جب دیر کی مجھپر پہونچنے خبر مسلمانون نے اُترا مین خود پہاڑ سے تاکہ دریافت کرون مین خبر مسلمانون کی اور تمھاری تجویز کو رومیون کے مقدمے مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ شکر اور تعریف ہے اُس خدا کی جسنے بھگا دیا اُنکو اُنکے گھر دنسے اور اُنکی جگہ سے اُنکو جنش دی پھر کہا اُنھون نے سعید اور ضرار سے کہ یہ کیا مخالفت تھی تمھاری میرے ساتھ رحمت کرے اللہ تمپر آیا نہین حکم دیا تھا مین نے تم دونون کو ٹھہرنے کے لیے شہر کے دروازے پر اور باز رکھنے قوم کے پس کس چیز نے تمکو میرے نزدیک کر دیا پس تحقیق بیقرار کر دیا تم دونون نے میرے دل اور میرے ساتھیون کے دلونکو اور گمان کیا مین نے کہ تمھارے ہمراہی مسلمان ہلاک ہو گئے اور شہر والون نے مکر اور فریب کیا تمسے اور اسی امر نے باز رکھا مجھکو تعاقب کرنے مفرورین سے تا اینکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر پس کہا سعید نے کہ سردار نہین نافرمانی کی ہمنے تمھاری کسی امر مین اور نہین مخالفت کی ہمنے تمسے کسی قول مین اور ہم ٹھہرے تھے جسطرح سے کہ تمنے حکم دیا تھا کہ دفعتہ دیکھا ہمنے ایک دھوین کو کہ بلند ہوئی اگر دا سکی اور دکھائی دیا ہمکو ناہموار ہونا اُسکا پس کہا ہمنے کہ یہ سخت ایک اور بڑا کام ہے کارہاے رومیون سے یا نشانی پکارنے کی ہے مسلمانونکو پس جلدی آئے ہم تمھاری طرف یہانتک کہ ہوا وہ جو دیکھا تمنے اور ہم ڈرے اس امر کو کہ ٹھہرے رہین اپنی جگہ پر اور ہوین خلاف کرنے والے تمھارے حکم کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر وما توفیقی الا باللہ قسم ہے خدا کی کہ آپڑے تھے دو ہی ہمپر اور حملہ کیا تھا ہمارے لشکر پر تا اینکہ کہا تھا مین نے اپنے دل مین کہ کاش ہوتا ہمارے واسطے کوئی چلا کر پکارنیوالا کہ پکارتا وہ سعید اور ضرار اور اُنکے ساتھیونکو مسلمانون سے کہ ہوتے وہ ہمارے ساتھ اور ہوتا کوئی ایسا کہ چڑھ جاتا اس پہاڑ پر کہ دھوان کرتا اور دیکھتے وہ دھوین کو اور آتے ہمارے پاس پس کہا سعید بن زید نے قسم ہے خدا کی کہ دیکھا مین نے آگ کو پہاڑ پر اور دھوان اُسکا پہونچتا تھا بجانب ابر آسمان کے اور اسی ذکر مین پکارا ابو عبیدہ بن الجراح نے لشکر مین کہ اے گروہ مسلمانون کے جس شخص نے تم مین سے روشن کیا تھا آگ کو پس آوے وہ سردار کے پاس سہیل رضؓ بن صباح نے

بیان کیا ہی کہ جب سُنا مین نے آواز کو اور وہ قسم دیتے تھے ہمکو اللہ غالب اور بزرگ اور حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
اور مین پھر آچکا تھا لشکر مین بعد ہزیمت قوم روم کے پس جواب دیا مین نے پکارنے والے کو اور آیا مین سردار کے پاس اور
کہا مین نے کہ یہ کام مین نے کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ کیا چیز باعث ہوئی تمکو اسپر پس مین نے
اپنا سبب قصہ بیان کیا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ تحقیق توفیق دی تمکو اللہ تعالی نے بجانب جنت
کے پس احتیاط کرو تم بعد اسکے نئی بات کرنے مین بدون حکم اپنے سردار کے پس ابو عبیدہ بن الجراح سہیل بن صباح سے یہ
باتین کر رہے تھے کہ دفعتہً ایک شخص مسلمانون سے اُترا پہاڑ سے اور پکارا اُسنے کہ چلو چلو پہونچو اور خبر لو اپنے بھائیون کی پس تحقیق
گھیر لیا ہی اُنکو رومیون نے اور وہ شدت لڑائی اور بُرے اندوہ اور سختی مین ہین اور حال یہ ہوا کہ جب بطریق ملعون نے
دیکھی قلت مسلمانون کی جو اُسکو گھیرے تھے پس پکار کر کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ نکلو تم اس تھوڑے گروہ کی طرف جنسے احاطہ کیا ہی تمکو
پس مار ڈالو اُنکو اور پھر چلو شہر کو اور اگر مار ڈالوگے تم اُنکو توڑ دوگے تم عرب کی تیزی کو اور پلٹ جاوینگے وہ تمھارے یہان سے
مصعب ابن عدی تمیمی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین بروز لڑائی بعلبک کے بیچ ہمراہیان سعید بن زید کے اور ہم
گھیرے ہوئے تھے بطریق اور رومیونکو حصار مین اور ہم قریب پانچ سو کے تھے پس نہین خبردار ہوئے ہم مگر اُس حال مین کہ
بطریق اور ساتھی اُسکے دوڑے ہماری طرف ہر جگہ سے پس پکارا ہمنے ایک دوسرے کو اور یکجا ہو گئے ہم سب اور قسم ہی خدا کی
کہ موجود تھا مین اکثر وقایع شام اور لڑائی رومیون مین پس نہین دیکھا مین نے شدید اور سخت تر ان لوگون سے جو سردار
بعلبک کے ساتھ تھے اور ثابت اور قائم تر اُنسے لوہے کے بیچ در آنے مین قسم ہی خدا کی کہ دفعتہً ہجوم کیا اُنھون نے ہمپر اور پھیل گئے
وہ گرد ہمارے تا اینکہ گھیر لیا اُنھون نے ہمکو بعد اُسکے کہ ہم اُنکو گھیرے ہوئے تھے اور تھی نشانی ہماری اُسدن آپسمین یہ کلام
الصبر یعقبہ الظفر اور ہم اسی شدت لڑائی مین تھے کہ دفعتہً سُنا ہمنے ایک آواز بلند کو کہ بھر لیا تھا اُسنے پہاڑ کو ان الفاظ
سے اما من رجل یھب نفسہ للہ تعالی ولرسولہ یستغفر المومنین فانھم بالقرب منا ولا یعلمون ما نزل بنا
پس جب سُنا مین نے آواز کو پایا مین نے اپنے گھوڑے کے پہلو کو اور گرم کیا مین نے اُسکو کوڑے سے اور تھا وہ مگر مثل پہاڑ
کے کہ برابری کرتا تھا ہوا کی پس نکلا وہ مثل بجلی کے اور نہ مل سکا مجھسے کوئی رومی مگر گرد کو بعد اُسکے کہ مار ڈالا تھا مین نے اُنمین
سے دو شخصونکو اور دیکھا مین نے گھوڑے کو کہ وہ اُچک جاتا تھا بڑے پتھر کو اور چلتا تھا وہ جاے دشوار پر تا اینکہ قریب پہونچا
مین مسلمانونکے پس پکار کر کہا مین نے اُسنے چلو چلو پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آواز کو پکارا اُنھون
نے تیر اندازونکو پس آئے اُنکے پاس منجملہ تیر اندازون کے ایک سو تیر انداز جنکے پاس کمانین عربی تھین پس بلایا اور ساتھ کیا
اُنکو سعید رضی اللہ عنہ بن زید کے اور کہا اُسنے کہ جاملو تم اپنے ساتھیون مین قبل اسکے کہ آوے دشمن اُنکی طرف پھر بلایا اضرار بن الازور
کو اور کہا اُسنے کہ قوت دو تم اپنے بھائی سعید کو پس روانہ ہوے وہ پہاڑ کی چوٹی پر اور قریب رومیون کے پہونچے
اور وہ گھیرے ہوئے تھے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابو زہیر بن عامر زبیدی نے بیان کیا ہم

کرمین موجود تھا اُس لڑائی مین ہمراہیان سعید بن زید مین اور گھیر لیا تھا ہمکو رومیون نے اور صبر کیا تھا ہمنے اُنکے مقابلے مین مثل پہاڑ کے
مرتبے والون کے لیکن جیتے بچکر کے بیہوش ہوگئے تھے ہم مین سے ستر آدمی مردہ اور زخمی ہوکر اور ہم سختی اور تنگی مین تھے اور اُمید
طمع کی تھی رومیون نے ہم مین تا اینکہ سُنی ہمنے آواز تکبیر اور نفیر کو پس جب قریب آئے نشان مسلمانون کے پھرے رومی
پیچھے کو درانحالیکہ پیٹھ دینے والے تھے وہ بطرف حصار کے اور جا ملے ہم اُنکے پچھلے لوگون مین اور بہت لوگ اُنمین سے مارے
گئے اور زخمی ہوئے بسبب کثرت کے اور پناہ لی اُنھون نے حصار مین اور گھیر لیا ہمارے ساتھیون نے اُنکو اور نہین چھوڑا ہم نے
کسی کو اُنمین سے اس امر پر کہ نکالے اپنے سر کو حصار سے بسبب خوف تیر کے اور پہونچی خبر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اُن
لوگونکی جو شہید ہوے مسلمانون سے اور جو مارڈالے گئے مشرکین سے اور یہ کہ گھیر لی گئی قوم روم اور نہین ہی اُنکے نزدیک کھانا
اور پانی پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ شکر اور تعریف ہی اُس خدا کی جسنے متفرق کردیا اُنکو بعد مجتمع ہونے کے پھر پڑھا
اُنھون نے یہ آیت وحیل بینھم الآیۃ تک پھر آئے وہ مسلمانونکے پاس اور کہا اُنسے کہ پھر چلو تم اپنی جگہون پر اور کھڑے
کرو تم گرد شہر کے خیمون کو اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے مدد کیا تمھارے دشمنون پر اور وفا کیا اُسنے تمسے اپنے وعدے کو
ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولی لھم پس پھر آئے مسلمان اپنی جگھون پر جہان تھے
وہ پہلی مرتبہ اور کھڑا کیا اپنے خیمون کو اور مقرر کیا اور بھیجا اُنھون نے لشکر طلایہ کو اور بھیجا چراگاہ کی طرف اپنے اونٹون کو
اور روانہ کیا واسطے لکڑی لانے کے اپنے غلامون کو پھر روشن کیا اُنھون نے اپنی آگ کو اور جاتا رہا اُن سے
ڈر اور حاصل ہوئی اُنکو طمانینت اور بعلبک کے لوگ چڑھے شہر پناہ اور شور اور فریاد کی اُنھون نے اپنی زبان مین
پس سوال کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے شرح اُنکے کلام کا پس کہا مترجم نے کہ ای سردار وہ بیان کرتے ہین
اوپر کی سختی اور مصیبت کو اور تباہ ہونا اپنے ملک اور گھر بار اور فنا اور معدوم ہونا اپنے لوگون کا وقت آنے اہل عرب سے
اُنکے ملک مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نزدیک ہوا وقت شام کا پس کہلا بھیجا ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید کے پاس کہ احتیاط رکھو تم اپنے ہمراہی مسلمانونپر اور کوشش کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر
اس امر کی کہ نہ جاتا رہے تمسے قوم کا کوئی شخص اور وسعت دو تم جگہ کو واسطے محصورین کے اسقدر کہ بھاگ جاوے
کوئی اُنمین کا پس تعجب کرے اس پہلے کی دوسرا اُنکا اور ہووے یہ امر مثل اُسکے کہ حاصل ہوئی کسی شخص کے ہاتھ مین کوئی چیز اور
ضایع کردیا اُسنے اُس چیز کو پس جب آیا ایلچی پیام لیکر سعید کے پاس وصیت کی اُنھون نے اپنے ساتھیون کو اس امر کی کہ
نہ نکلین وہ واسطے تلاش لکڑی کے مگر سوا آدمی مسلح اور نہ دور جاوین پس نکلی قوم واسطے لکڑی کے جیسا کہ حکم کیا تھا سعید
نے اُنکو اور روشن کیا اُنھون نے آگ کو اور رات گذرانی درانحالیکہ وہ تکبیر اور تہلیل کہتے تھے اور گرد حصار کے گھومتے تھے
یہ جب دیکھا بطریق نے اس حال کو آیا وہ اپنی قوم کے پاس اور کہا اُسنے کہ سختی ہو تمپر تحقیق بُری تدبیر کی ہمنے اور خطا کی ہم نے
رائے مین اور نہین ہی ہمارے واسطے مدد اور نہ یاری کرنے والا اور بند اور قید کیا ہی اہل عرب نے ہمکو اس جگہ تنگ مین

اور نہین ہی ہمارے نزدیک کھانا اور پانی اور اگر رہا یہ معاملہ ہمپر دوسرے دن تک گھٹ جائینگی قوتین ہماری اور مرجائین گے ضعیف لوگ اور ہلاک ہوجائینگے گھوڑے ہمارے اور اگر سپرد کیا ہمنے اپنے تئین باکراہ پس مار ڈالے جائینگے ہم سب کے سب پس کہا ابطارقہ نے کہ تو نے کیا تجویز کی ہی کہ ہم اُسکو کرین پس کہا اُسنے کہ میری راے یہ ہی کہ مکر اور حیلہ کرین ہم اہل عرب سے اور درخواست کرین اُنسے صلح کی اپنے اہل و شہر کے واسطے اس طرح سے کہ وہ جاہین اور ضمانت کرین ہمین اُنسے اس امر کی کہ کھول دونگا مین اُنکے واسطے شہر کو جیسا کہ اُنکو منظور ہوگا اور ہوجاوینگے ہم اُنکی ذمہ داری مین پس جب داخل ہونگے ہم شہر مین لڑینگے ہم اُنسے شہر پناہ کی دیوار پر اور بھیجینگے ہم کسی کو حاکم عین الجر اور حاکم جوسیہ کے پاس پس شاید کہ وہ دونون آوینگے ہماری مدد ہی کو پس لڑینگے وہ شہر کے باہر سے اور ہم شہر پناہ کے اوپر سے اور اب کی بار کفایت کرینگے ہمکو پس کہا قوم نے کہ ای سردار حاکم جوسیہ کا کبھی تیری کمک کو نہ آویگا اسواسطے کہ وہ اپنے کام مین ہی اور کبھی وہ بھی محصور ہوا تھا جیسے کہ ہم محصور ہوے ہین اور ہمنے سُنا تھا قبل آنے اہل عرب کے ہمارے اوپر یہ بات کہ اُنھون نے مصالحہ کرلیا ہی حاکم جوسیہ سے اور اُسکو قوت اور طاقت عرب سے لڑنے کی نہین ہی اور حاکم عین الجر کا حال یہ ہی کہ وہ دیندار اور زاہد ہی اور نہین جرأت لڑائی کی نہین ہی اور نہ اُسکے پاس لشکر ہی اور جو لوگ اُسکے شہر مین ہین وہ تاجر اور سوداگر ہین اور پھیلے ہوے ہین اطراف جزیرہ کے شام مین اور ہم اُنکو داخل صلح اہل عرب مین جانتے ہین پس تجویز کرو اپنی راے سے اپنے اور ہمارے اور رعیت کے واسطے وہ چیز جسمین بہتری ہو پس منظور کیا اُسنے مطلب کو اور جب صبح ہوئی آیا اور بیٹھا وہ حصار کی دیوار پر اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب کے آیا نہین ہی تم مین کوئی ایسا شخص جو سمجھے میرے کلام کو اور مین ہر بیس بطریق ہون پس سُنا اس کلام کو بعض ترجمان نے جو ساتھ سعید بن زید کے تھا پس آیا وہ اُنکے پاس اور کہا کہ ای سردار یہ گبر ہر بیس ہی حاکم قوم کا اور وہ استدعا کرتا ہی تمسے بات چیت کی پس کہا سعید نے کہ جاؤ نزدیک اُسکے اور سوال کرو کہ کیا کہتا ہی پس کہا اُس شخص نے ہر بیس سے کہ تو کیا چاہتا ہی ہر بیس نے کہا کہ تمہارے سردار پناہ دیوین مجکو اپنے ساتھی تیراندازون سے اور نزدیک ہون مجھسے پس گفتگو کرون مین اُنسے پس بیان کیا ترجمان نے یہ مقولہ اُسکا سعید بن زید سے پس کہا سعید نے کہ بزرگی ہو اُسکو اگر اُسکا کچھ مطلب ہی تو آوے وہ میرے پاس بحالت خواری اور ذلت کے تا اینکہ گفتگو کرونگا مین اُس سے پس کہا ہر بیس نے ترجمان سے کہ کیون کر آؤن مین اُنکے پاس حالانکہ میرے اُنکے لڑائی ہی پس ڈرتا ہون اس امر سے کہ مار ڈالینگے وہ مجکو پس کہا ترجمان نے کہ مین امان لے لونگا تیرے واسطے اُسنے کہ اہل عرب نہین جور و ستم کرتے ہین جب وہ امان دیتے ہین اور نہین توڑتے ہین عہد کو جسوقت کہ عہد کرتے ہین پس کہا بطریق نے ہان سچ ہی ایسے ہی حالات اُنکے ہمنے سُنے ہین اور یہ ہی ہمارا مطلب کہ طلب مضبوطی کرون اپنی ذات کیواسطے اور لون تجھسے عہد کو اور ہوجاؤن اُنکی ذمہ داری مین اسواسطے کہ وہ امانت دار ہین اور سردار عہد اور بیوفائی نہین کرتے ہین اور لونگا مین اپنے شہر والونکے واسطے امان کو اسواسطے کہ وہ ایسی قوم ہین جنسے لائق ہوا ہی کینہ اور اُنکے ہاتھون سے ہمارا بہت خون ہوا ہی پس کہا ترجمان نے کہ مین ظاہر اور بیان کرونگا سب یہ حال سردار سے

اور برہنہ پے ہتھیار تھے کچھ لوگ اُسکی قوم کے اپنی وضع اور لباس میں تا اینکہ آکھڑا ہوا وہ سامنے سعید بن زید کے پس جب دیکھا سعید بن زید نے اُسکو اور وہ لباس صوف کے پہنے تھا گر پڑے وہ اللہ تعالیٰ کے سجدے میں اور کہا الحمد للہ الذی ازل دنا جباۃ ھم وامکننا من بطارقتھم پھر آئے اُسکی طرف اور ٹھہایا اُسکو اپنے پہلو میں اور کہا اُس سے کہ یہ تیرا لباس ہی اور بدل دیا تو نے اُسکو پس کہا اُسنے قسم ہے حق مسیح اور قربان کی کہ میں نے کبھی اس لباس کو نہیں پہنا تھا مگر اسوقت اور نہیں پہچانا تھا میں نے سوائے حریر اور دیباج کے اور نہیں پہنا اُسکو مگر اسوقت کہ نہیں ارادہ رکھتا ہوں میں تجھ سے لڑائی کا پس آیا ہو سکتا ہے تجھ سے کہ صلح کر دتم میرے ساتھ ان میرے ہمراہیوں اور اہل شہر کے واسطے پس کہا سعید بن زید نے اُس سے کہ آیا نہ مصالحہ کروں میں تجھ سے اور تیرے ساتھیوں سے ان دو شرطوں پر کہ جو شخص داخل ہووے ہمارے دین میں تو ہمارا اُسکا مال یکساں ہوگا اور جو شخص رہے اپنے دین پر اور ڈال دیوے ہتھیار کو ہوگا وہ بے ڈر قتل سے اور اُسپر جزیہ اس امر کا ہوگا کہ نہ اُٹھاوے وہ ہمارے اوپر ہتھیار اور نہ لڑے ہمسے اور شہر کو ہمارے سردار محاصرہ کیے ہوئے ہیں اور نزدیک ہو فتح اُسکی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس اگر تجکو منظور ہی کہ چلے تو میرے ساتھ ہمارے سردار کے پاس اور سنیں وہ گفتگو تیری اور مصالحہ کریں تیری قوم سے پس چل تو میری ذمہ داری میں پس اگر اتفاق ہو جاوے گا کام میں تیرے اور اُنکے تو بہتر ہی ورنہ پہونچا دونگا میں تجکو اور اُس شخص کو جو تیرے ہمراہیوں سے ارادہ پھیرنیکا کریگا اس جگہ پر تا اینکہ فیصلہ کر دے گا اللہ تعالیٰ ہمارے تمھارے بیچ میں پس کہا بطریق نے کہ میں ایسا ہی کرونگا پس اُسی وقت بلایا سعید بن زید نے وقاص بن عوف الزہری کو اور کہا اُسنے کہ ہو تم خوشخبری پہونچانیوالے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس معاملے سے جو سُنا اور دیکھا ہی تمنے پس جلد سوار ہوے وقاص گل دار گھوڑے پر اور تھامے وہ گھوڑا بڑا مضبوط پس روانہ ہوے وہ تا اینکہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ خوشخبری دیتا ہوں میں تجکو ای سردار اور بیان کیا سب حال بطریق کا پس سجدہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے واسطے ادائے شکر اللہ تعالیٰ کے پس جب اُٹھایا سر کو کہا ای لوگو آگے ہو واسطے لڑائی شہر کے اور دیکھو اپنے ہتھیاروں کو اور سب ایک ساتھ تکبیر کہو تا کہ رعب میں ڈال دو تم قوم کو پس ایسا ہی کیا مسلمانوں نے اور سبھوں نے ایک ساتھ ہی تکبیر کہی پس رعب میں ڈالا اُنھوں نے قوم کو اور چلے لوگ واسطے لڑائی کے پس گھیر لیا اُنھوں نے شہر کو ہر طرف سے پس پہلے سب جو گیا شہر کی طرف اور دی شہر والوں کو خبر بطریق کی وہ ھرقال بن عتبہ تھے اور کہا اُسنے کہ مت ہو تم پر ہلاک ہوے حمایت کرنے والے تمھارے اور لیا ہے تمھارے سردار کو ہمارے سردار نے صرف کیا تھا صلح کو تمھاری جانوں اور اہل و عیال اور مالوں پر پس انکار کیا تمنے اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہی ہمسے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر اصل امر کا کہ فتح کریگا وہ ہمارے لیے تمھارے شہر دین وغیرہ کو اور اللہ تعالیٰ پورا کرنیوالا اپنے وعدہ کا ہی پس جب سُنا اہل بعلبک نے یہ حال پھر گئے مُنھ اُنکے اور ڈر گئے دل اُنکے لڑائی سے اور کہا اُنھوں نے کہ ہلاک کیا ہمکو بطریق نے اور ہلاک کیا اُسنے اپنی جان کو اور اگر ہم صلح کر لیتے ہم اہل حرب سے قبل اسکے کہ آوے ہمپر یہ لشکر اور لڑائی تو بہتر تھا ہمارے واسطے اور سخت ہوئی لڑائی اُنپر اور واقع ہوا اُنمیں خوف

پس پکار کر کہا انھون نے نفون نفون یعنی امان واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جانا اس امر کو کہ آگ لڑائی کی روشن کی گئی ہی اہل بعلبک پر کہلا بھیجا سعید بن زید کے پاس کہ جلد آؤ تم میرے پاس اس شخص کو لیکر جسکو تمنے امان دی ہی اور ہماری طرف سے بھی امان ہی اسکو اور ہم نہین ناچیز کرینگے تمھاری ذمہ داری کو اور نہ پھیرینگے تمکو کسی کلام مین اور نہین توڑینگے تمھارے عہد کو پس جب پہونچا ایلچی ابو عبیدہ بن الجراح کا سعید بن زید کے پاس چھوڑا اور متفرق کیا انھون نے اس حصار پر ایک شخص کو اپنے ساتھیون سے اور چلے وہ مع بطریق کے تا اینکہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس جب ٹھہرا بطریق انکے سامنے اور دیکھا انکے ساتھیونکا جہاد اور اس چیز کو جو سامنے تھی شہر کے شدت انکی لڑائی سے جنبش دی اسنے اپنے سر کو اور کاٹین دانتون سے اپنے انگلیون کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے کہ سوال کر تو اس سے پس سوال کیا مترجم نے پس آیا بطریق آگے مترجم کے اور کہا اس سے کہ بہ تحقیق مین نے جانا تھا اس امر کو کہ تم بہت ہو تعداد مین اس سے کہ جتنے ہو تم اور خیال مین آتا اور معلوم ہوتا تھا ہمکو تمھاری لڑائی کے وقت اور ہنگام اٹھانے شدت کے تمھاری لڑائی مین یہ کہ تم لوگ بہ تعداد سنگریزون کے ہو کثرت مین اور ہم دیکھتے تھے سبز گھوڑون کو کہ سرکے ہوا سے ملے ہوے اور اپر لوگ سبز پوش نشان لیے ہوے سوار ہوتے تھے پس جب آیا مین تمھارے بیچ مین نہین دیکھتا ہون مین کوئی چیز اسمین کی اور دیکھتا ہون مین تم لوگونکو اب تھوڑی تعداد مین اور نہین جانتا ہون مین کہ کیا کام کیا اُن لوگون نے اور کیا ہوے آیا انھین لوگون کو بھیجا ہی تمنے بجانب عین الجر کے یا اور کسی طرف پس سامنے آئے اسکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا مترجم سے کہ تو اس سے کہ سختی ہو تجھپر ہملوگ گروہ مسلمانونکے ہین بہت دکھلاتا ہی اللہ تعالیٰ ہماری تعداد کو مشرکین کی آنکھون مین اور مدد دیتا ہی ہمکو ساتھ فرشتون کے جیسا کہ اسنے ہمارے ساتھ بدر کی لڑائی مین کیا تھا اور یہ امر احسان اور بزرگی کا ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے اوپر اور اسی سے فتح کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر تمھارے شہرون اور ملکون کو اور گھٹا دیا اسنے تمھارے لشکرونکو اور بھگا دیا تمھاری جماعتون کو اور شاد کیا اسنے تمھارے بڑونکو پس ناچیز جانو تم اس چیز کو جو دی اللہ تعالیٰ نے لڑائی سے مسلمانونکو پس جب سنا بطریق نے یہ کلام جو بیان کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے کہنے سے کہا اسنے کہ بہ تحقیق پے سپر کیا تمنے اس ملک شام کو جسنے عاجز کر دیا تھا اہل فارس اور جرامقہ اور ترک کو اور نہین جانتے تھے ہم کہ ایسا کبھی ہوگا اور یہ ہمارا شہر ایسا ہی کہ نہین محصور ہوتا تھا اور نہین عاجز کرتی تھی اسکے لوگون کو لڑائی اسواسطے کہ یہ شہر مضبوط ہی کہ نہین ہی ملک شام مین مثل اسکا بنایا تھا اسکو سلیمان علیہ السلام بن داؤد علیہما السلام نے اپنے واسطے اور مقرر کیا تھا اسکو گھر اپنے رہنے کا اور رکھنے خزانہ اپنے ملک کا اور اگر نہ واقع ہوا ہوتا تجاوز کرنا ہمارا حد سے اور نکلنا تمھارے مقابلے کو اور منحرف ہونا ہمارا شہر سے نہ مصالحہ کرتے ہم تمسے اور نہ ڈرتے ہم تمھاری لڑائی سے اگر تم مقیم رہتے سو برس تک اور اب تو جو ہوا سو ہوا پس آیا منظور ہی تمکو کہ مصالحہ کرو تم شہر کے واسطے تاکہ مصالحہ کر لیوین ہم تمسے اور عدالت کرو تم اپنی شرائط اور درخواست مین کہ یہ امر نزدیک تر راہ راست کے ہمارے اور تمھارے واسطے ہی اور قسم ہی حق مسیح اور انجیل کی کہ اگر

کھول دیوینگے ہم تمھارے لیے اس شہر کے دروازے کو تو نہ دشوار ہوگا تیرا ملک شام مین کوئی شہر پناہ نہ کوئی قلعہ پس جب
آگاہ کیا مترجم نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس گفتگو سے کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے مترجم سے
کہ تو اس سے کہ اللہ تعالیٰ نے قدرت اور جگہ دی ہمکو تمھاری زمینون پر اور مقرر کیا ہی ہمارے لیے غنیمت تمھارے مالون مین
اور ذلیل اور خوار کیا ہمارے واسطے تمھارے بادشاہون کو درانحالیکہ ادا کرتے ہین وہ جزیہ اور ذلیل و خوار ہین اور تحقیق ڈالا تھا
تجھ مین تیرے نفس نے جھوٹے اعتماد کو اور گمان کیا تھا تو نے ساتھ گمانہاے فریبندہ کے تا اینکہ بھرا تھا اللہ تعالیٰ تیرے نفس مین
بدیونکو اور چکھاوے تجکو ذالقہ ذلت اور حقارت کا اور ضرور ہی ہمکو کہ ملکیت حاصل کرینگے ہم تمھارے شہر اور اُس چیز پر جو اُسمین
ہی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور مار ڈالینگے ہم لوگون کو اور قید کر لیوینگے ہم اُن دلیرونکو جنھون نے ارادہ کیا ہی ہم سے لڑائی کا اور
نہین داخل ہوے وہ ہماری صلح مین پس جب سُنا بطریق نے یہ کلام زبان مترجم سے کہا اُسنے کہ یقین ہو گیا مجکو اس امر کا
کہ مسیح خشمناک ہوے ہین اس شہر اور سواے اسکے اور شہر و پیر کہ بھیجا تجکو انکی طرف اور غالب کر دیا تجکو انپر اور تحقیق مین نے
کوشش کی تمھاری لڑائی مین اور مکر اور فریب کیا تمھارے ساتھ مگر کچھ نفع نہ دیا میرے حیلے اور فریب نے اسواسطے کہ تم قوم غلبہ
دیے گئے ہو کہ نہین بے پروا کرتا ہی کسی کو تم مین حیلہ اور مکر اور نہین اندوہگین کرتی ہی تمکو لڑائی اور نہین طلب کیا مین نے
تمسے مگر سلامتی اور بیخوفی کو اسواسطے کہ نہین آیا مین از خود تمھارے پاس مگر بعد کوشش کے بہ نظر مہربانی کے اپنی جان پر اور
نہ طمع باقی رہنے اپنے ملک کے ولیکن ارادہ کیا ہی مین نے بہتری بندون اور آبادی شہرونکا اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نہین
دوست رکھتا ہی فساد کو پس تحقیق منظور کیا مین نے صلح کو پس آیا منظور ہی تمکو یہ امر کہ مصالحہ کرو تم مجھسے شہر اور رہنے والے لوگون اور
میرے ساتھیون کے واسطے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہ کیا دیگا تو ہمکو اس صلح مین اُسنے کہا
یہ امر حوالہ ہی پس دیکھو اور تجویز کرو تم کہ کیا چاہتے ہو ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ فتح کرے مسلمانون پر صلح
سے اس شہر کو درانحالیکہ بھر لیوین وہ سونے اور چاندی کو پس نہین ہی یہ بات پسند اور محبوب تر مجکو خون ایک مرد مسلمان
سے ولیکن اللہ تعالیٰ نے دیا ہی شہیدونکو عالم آخرت مین بہت زیادہ اس سے پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو ولا
تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء آخر تک پس کہا بطریق نے کہ اب مصالحہ کرتے ہین ہم تمسے ایکہزار اوقیہ
سونے اور دو ہزار اوقیہ چاندی اور ایکہزار کپڑے ریشمی پر پس ہنسے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور آئے مسلمانون کے
سامنے اور کہا اُسنے کہ نہین سُنتے ہو تم قول اس گبر کا اُنھون نے کہا ہان سنا ہمنے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
کہا پس کیا راے ہی تمھاری اُسکی شرط مین پس کہا اُنھون نے کہ راے سردار کی بڑی اور شرط انکی پسند ہو گی ہمکو اور نہ باہر
ہونگے ہم تمھاری اطاعت سے پس آئے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بطریق کے پاس اور کہا اس سے کہ اے شخص مصالحہ
کرتے ہین ہم تجھسے دو ہزار اوقیہ سونے اور چار ہزار اوقیہ چاندی اور دو ہزار کپڑے ریشمی اور پانچ ہزار تلوار پر شہر سے اور
اُن ہتھیارونپر جو تیرے ساتھیونکے پاس حصار مین ہین اور لیوینگے ہم محصول تمھاری زمین کا آیندہ سال سے اور

جزیہ اور تم بعد اس مصالحے کے دا تھاؤ ہتھیار ہمارے مقابلے مین اور نہ لکھا پڑھی رکھو کسی بادشاہ سے اور نہ کرو بعد صلح کے کوئی نئی بات اور نہ بناؤ کوئی کنیسہ اور نہ کوئی دیر پس جب سنا بطریق نے ان شرائط کو کہا اُسنے کہ یہ سب تمھارے واسطے ہوگا اپنے اوپر منظور ہے اور مین ایک شرط کرتا ہون تمپر اور تمھارے ساتھیون پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ شرط کیا ہے اُسنے کہا کہ وہ یہ ہے کہ نہ داخل ہوئے تم مین کا کوئی ہمارے پاس اور ٹھہرے وہ شخص جسکو تم بجاے اپنے ہمارے اوپر مقرر کروگے باہر شہر کے مع اپنے ساتھیون کے پس ہوگی اُسکے واسطے نگاہبانی اور جزیہ لینا چھوڑ دے مجکو وہ اندر شہر کے تمھاری طرف سے واسطے اصلاح اور بہتری اور نگرانی اُمور لوگون کے اور ہم باہر لاوینگے شہر سے اُس شخص کے پاس جو تمھاری طرف سے مقرر ہوگا ایک بازار کو کہ اتمین ہر چیز ہمارے شہر کی ہوگی پس خرید فروخت کرینگے بازاری لوگ اُنکے ساتھ اور نہ داخل ہونگے وہ ہمارے یہان اس خوف سے کہ سخت کلامی کرین وہ ہمارے بڑون سے پس فساد مین ڈالین معاملے کو ہمارے اور تمھارے بیچ مین اور ہو جاوے وہ معاملہ سبب غدر اور بیوفائی اور عہد شکنی اور آغاز بُرائی کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ہم جسوقت مصالحہ کرینگے تُجھسے اپنے ذمے کر لینگے تمھارے کام کو اور باز رکھینگے تجھے اور کوشش کرینگے تمھارے دشمن پر واسطے کہ تم ہو جاؤ گے ہماری ذمہ داری مین اور ہوگا وہ شخص جسکو ہم مقرر کر جاینگے مثل درمیانی کے تمھارے بیچ مین بطریق نے کہا پس مقرر ہو شخص باہر شہر کے اور کرے وہ جو چاہے حمایت اور نگاہبانی سے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمنے منظور کیا تمھارے واسطے شرط کو اور ہمکو کوئی حاجت تمھارے قلعہ مین داخل ہونے اور اقامت پس بیشت تمھرونگی تمھارے شہر مین نہین ہی بطریق نے کہا کہ تمام ہوئی صلح اس قرارداد پر پس روانہ ہوا بطریق بجانب شہر کے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُسکے ساتھ تھے پس جب پہونچا وہ دروازے پر برہنہ کیا اُسنے اپنے سر کو موافق دستور کے اور آہستہ کلام کیا اُسنے اپنی زبان مین پس پہچانا اُسکو شہر والون نے اور کہا اُس سے کہ کیا حال ہی تیرا اور تیرے ساتھی کہان ہین پس بیان کیا اُسنے سب قصہ اپنا اور اپنے ساتھیون کا اور آگاہ کیا اُنکو صلح سے پس آئے قوم کے لوگ اور کہا اُنھون نے کہ ہلاک ہوئین جانین اور گیا مال پس کہا اُنسے بطریق نے کہ اے قوم نہین مصالحہ کیا مین نے اُنسے مگر اسمین میرا مطلب اور ہی سواے صلح کے پس کہا اُنھون نے کہ جاتو اپنی ذات کے واسطے صلح کر اور ہم اُنسے کبھی مصالحہ نکرینگے اور نہ چھوڑینگے ہم کسی کو عرب سے اس امر کیواسطے کہ مالک ہو جائین وہ ہماری گردنون کے اور داخل ہوون ہمارے شہر مین اور ہمارا شہر مضبوط تر شہرونکا ہی ملک شام مین اور بہت ہی سب شہرون سے مال مین اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آگاہ کیا تھا مسلمانون کو مصالحہ بطریق سے اور حکم کیا تھا اُنکو کہ باز رہین وہ لڑائی سے اور پلٹ جاوین اپنی جگہون اور خیمون مین پس جب سُنی مترجمین نے گفتگو اہل بعلبک کی اُنکے بطریق سے خبر دی اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس حال سے پس متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بطریق کی طرف اور کہا اُس سے کہ کیا جواب دیتا ہی تو پس کہا بطریق نے کہ اے سردار تم اپنی روش اور طریق نرم پر رہو اور چھوڑ دو مجکو اور قوم کو پس قسم ہی حق مسیح کی کہ اگر نہ قبول

کرینگے وہ میری صلح کو ہر آینہ داخل کرینگے اور تمکو شہر پناہ مین پناہ دینگے اسکے پس رکھوگے تم انمین اپنی تلوار کو اور مار ڈالوگے تم انکے مردونکو اور لونڈی اور غلام بناؤگے عورتونکو اور لوٹ لوگے انکے مالون کو اسواسطے کہ مین آگاہ ہون پوشیدہ امور سے انکے شہر سے اور جانتا ہون اُسکی راہون کو اس امر کو کہ کسطرح سے اُسمین داخل ہونا چاہیے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور ہم شکر کرتے ہین اللہ تعالیٰ کا ہر حال مین اور رومی دیوار شہر پناہ پر سنتے تھے کلام اپنے بطریق کا اور مترجم شرح بیان کرتا تھا اُسکی ابوعبیدہ بن الجراح سے پس جب سُنی اُنھون نے یہ گفتگو تاریک ہو گئے چہرے اُنکے اور داخل ہوا خوف اُنکے دلونمین اور بدل گئین رنگتین انکی پس اُسی وقت آیا اُنکے سامنے بطریق اور کہا اُنسے کہ کیا کہتے ہو تم لوگ صلح عرب کے مقدمے مین اسواسطے کہ مین قیدی ہون اُنکے ہاتھ مین اور یہی حال تمہارے لوگون اور بنی اعمام کا ہے پس اگر نہ مصالحہ کروگے تم ہمارا تو لینگے وہ ہم سب کو اور بعد ہمارے پھر لینگے تمھاری طرف پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار ہم نہین طاقت رکھتے ہین سب اسقدر مال دینے کی بطریق نے کہا چہارم حصہ اُس مال کا مین دونگا یعنی پانچسو اوقیہ سونا اور ایک ہزار اوقیہ چاندی اور دوسو پچاس کپڑے ریشمی اور اُسی قدر دیبا پس خوش ہوے دل رومیونکے اس بات سے اور کہا اُنھون نے بطریق سے کہ کھولدیتے ہین ہم دروازے کو صرف تیرے واسطے اور نہ داخل ہوے تیرے ساتھ کوئی شخص عرب کا جبتک کہ اصلاح کرین ہم اپنے شہر کی اور اُٹھا لیوین ہم اسباب اپنے اور چھپا دیوین اپنی عورتونکو اور مطمئن ہو جاوین اُنکے اور ہمارے دل پس کہا بطریق نے کہ مین نے اسی بات پر اُنسے مصالحہ کیا ہے کہ کوئی شخص انمین کا شہر مین داخل نہوگا اور جسکو وہ تمھارے اوپر مقرر کرینگے وہ شخص مع اپنے ہمراہیونکے باہر شہر کے رہیگا اور تم مقرر کرکے بھیجدوگے ایک بازار اُنکے پاس کہ خرید و فروخت کرینگے وہ اُس سے پس خوش ہوئی قوم اس بات سے اور کھولدیا اُنھون نے دروازے کو پس داخل ہوا بطریق اُنکے پاس اور بھیجا ابوعبیدہ بن الجراح نے سعید بن زید کو بجانب حصار واقع بہاط کے تا اینکہ چھوڑ دیا سعید بن زید نے اُن لوگونکو جو اُسمین محصور تھے اور لائے اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس پس لے لیے ابوعبیدہ بن الجراح نے ہتھیار اُنکے اور رکھا لوگونکو اپنے پاس بطریق رہن کے اسواسطے کہ خوف کیا اُنھون نے اس امر کا کہ اگر چھوڑ دین اُنکو اور جاوین وہ اپنے شہر مین تو غدر اور بیوفائی کرینگے مسلمانونکے ساتھ اور تھے وہ لوگ ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس لشکر مین اور نہین کوئی برائی کیجاتی تھی اُنکے ساتھ اور بطریق جمع کرتا تھا مال کو **سہیل** رضہ بن صباح نے **بیان** کیا ہے کہ آیا بطریق مع مال بارہ دنکے بعد اور لائے وہ مسلمانونکے لشکر مین غلہ اور چارہ پس جب پورا ہو گیا مال اور کپڑے اور ہتھیار سپرد کیا اُسکو بطریق نے ابوعبیدہ بن الجراح کے اور چھوڑ دیا اپنے لوگونکو اور کہا ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ لاؤ تم اُس شخص کو جسکو تم ہمپر مقرر کروگے تا کہ شرط کرلوین اُس سے تمھارے سامنے اس امر کی کہ نہ جور و ظلم کرے وہ ہمپر اور نہ مطالبہ کرے ہمسے اُن امور کا جنکے ہم تحمل نہو سکین اور نہ داخل ہو وہ ہمارے شہر مین پس بلایا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک مرد کو بہترین قریش سے جنکا نام رافع بن عبداللہ السہمی تھا پس کہا اُسنے کہ مین مقرر کرتا ہون تمکو اس شہر پر مدد معین کرتا ہون تمھارے ساتھ پانچسو سوار تمھاری برادری اور گروہ سے اور چار سو اور مسلمانون سے اور مین حکم کرتا ہون تمکو مطابق حکم اللہ تعالیٰ کے پرہیزگاری کا پس ڈرو اور پرہیز کرو تم اللہ سے اسقدر جو ڈرنے کا

حق ہو اور رہو تم حاکمان عدالت کنندہ سے اور احتیاط رکھو ظلم سے اس حالت میں اٹھائے جاؤ گے تم ساتھ ظالمین کے اور جان لو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ سوال کریگا تم سے اُن لوگوں کی نسبت اور مطالبہ کریگا تم سے اُس کام پر جو خلاف حق کرو گے اور جان لو تم اُس بات کو کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ارشاد فرماتے تھے ان اللہ تعالیٰ اوحی الی داؤد یا داؤد قد وعدت من ذکرنی ذکرتہ والظالم اذا ذکرنی لعنت پس قائم اور مقرر کرو تم گاؤں اطراف شہروں میں اور نہ لاحق ہو تم کو غرور اس واسطے کہ تم اپنے دشمنوں کے بیچ میں ہو اور اللہ تعالیٰ اُنکی کمین گاہ میں ہے اور نہیں جانا میں نے تم کو مگر ہوشیار اور بیدار رہو اور احتیاط رکھو سواحل دریا سے اور تاخت تاراج کرو اور رہو وے تاخت تمہاری جمعیت ایک سو یا دو سو یا کچھ کم تمہارے ساتھیوں سے اور نہ جگہ دو تم کسیکو شہر والوں سے اس امر کی کہ شریک ہو اور رہے وہ تمہارے ساتھیوں میں کسی تاخت میں تاکہ نہ طمع کرے دشمن تمہارا بسبب نزدیکی کے تمہاری طرف اور اچھا معاملہ کرو اُس شخص کے ساتھ اُنکی جماعت سے جو اعانت چاہے تم سے اور اصلاح کرو اُنکے آپس کے مقدمات کی اور حکم کرو ان کو عدالت کا اور رہو تم قوم میں مثل ایک کے معاملات میں اور حکم کرو اپنے ساتھیوں کو اس امر کا کہ باز رکھیں وہ اپنے ہاتھوں کو زیادتی سے اور ڈرتے رہو ظلم اور فساد سے واسطے رعیت کے اور اللہ تعالیٰ میرا قائم مقام ہے تمہارا اور سلامتی ہو تم پر اور رحمۃ اللہ کی اور برکاتہ یہ ارادہ کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے کوچ کا کہ اُسی وقت آیا حاکم عین الجر کا پس مصالحہ کیا نصف اُس مقدار پر جسپر اہل بعلبک نے مصالحہ کیا تھا اور حاکم مقرر کیا اُسپر سالم بن ذویب السلمی کو اور وہ مامون عباس ابن مرداس کے تھے اور وصیت کی اُنکو جیسے کہ وصیت کی تھی رافع بن عبداللہ کو اور کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بہ طلب حمص کے پس جب پہنچے وہ درمیان راس الورفیلکہ کے ملاقات کی اُسنے حاکم جوسیہ نے اُسکے ساتھ بہت ہدایا اور تحفے تھے پس قبول کیا انکو اس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے اور اذن دیا اُسکو صلح کی اُسکے ساتھ اور روانہ ہوئے تا اینکہ پہونچے وہ حمص میں حبان بن تمیم نے بیان کیا ہے کہ تھا میں اُن لوگوں میں جو رافع بن عبداللہ کے ساتھ تھے اور حال یہ تھا کہ ہمنے نصب کیے تھے خیمے بیچ ہوئے بالوں کے اور مضبوط کیا تھا انکو میخوں سے اور اقامت کی تھی باہر بعلبک کے نہیں داخل ہوتا تھا اسمیں کوئی ہم میں کا مگر وقت ضرورت خرید کھانے اور غلہ جو کے اور بایں ہمہ ہم تاخت تاراج کرتے تھے سواحل روم کو اور جاڑے تھے اُن دیہات پر جو ہماری صلح میں نہ تھے اور ہمارے سردار ایک سو آدمیوں پر ایک نشان بناتے تھے اور روانہ کرتے تھے ہمکو پس جب ہم پلٹ آتے تھے اسی طرح اور دوسرے کو بھیجتے تھے اور ہمارے اسمیں سریہ کی باری مقرر کر دی تھی پس جب ہم جاتے تھے کبھی مہینہ میں بھیجتے تھے ہم مال غنیمت کو بعلبک میں پس آسبانی حاصل کی اہل بعلبک نے ہمارے ساتھ اور خوش ہوئے وہ ہماری خرید و فروخت سے اور دیکھا اُنھوں نے ہمکو ایسی قوم کہ نہ تھا ہم میں جھوٹ اور نہ خیانت اور نہیں چاہتے تھے ہم ظلم کسی پر اور استعمال کرتے تھے صدق و راستی کو پس بایں ہوگئے وہ لوگ اس سبب سے اور خوش آئے دل اُنکے اور فائدہ حاصل کیا اُنھوں نے تھوڑی مدت میں بسبب بڑے مال کے پس جب دیکھا اُنکے بطریق نے اُس چیز کو حاصل ہوئی اُنکو ہمسے اپنی تجارت میں یکجا کیا اُسنے انکو ایک کنیسہ واقع شہر میں اور کہا اُسنے کہ اے گروہ جرون اور بازاریو تحقیق تم نے جانا ہے اس امر کو کہ میں آنے کو کوشش کی تمہارے کام میں اور رغبت اور خواہش کی میں نے سلامتی تمہاری جانوں اور نگاہ رکھنے اور بچانے اہل اور اولاد اور حفاظت تمہارے شہر پر اور جانتے ہو تم لوگ اُس چیز کو جو گیا میرے مال سے اور میں ایک مرد ہوں مثل تمہارے کہ لیلیے گئے مال

اور تمھیارے سپرے اور مارے گئے اکثر غلام اور ساتھی اور یگانے میرے اور تم لوگ پہونچے ہو ساتھ اس گروہ کے معاملہ تجارت میں اور میں نے کیا
ادا کیا ہی چہارم اس مال کا جو دستیاب ہوا تھا شہر پر انھوں نے کہا کہ تو سچا ہی اپنے قول میں پس اب تو کیا کیا چاہتا ہی اُسنے کہا کہ اے قوم تمھارے میں بیشتر اسکے
کہ سردار تمھارا اور اب میں مثل ایک مرد کے ہوں تم میں سے اور میں چاہتا ہوں کہ پھیر دو تم مجکو کسی قدر اُس چیز کا جو دیا ہی میں نے مال سے
عرب کو پس کہا انھوں نے کہ ای بطریق ہم کہان سے لاوین تیرے واسطے اُسنے کہا کہ میں یہ تکلیف تمکو نہیں دیتا ہوں کہ اپنے مال سے
نکالکر مجکو دو مگر یہ کہ مقرر کرو تم اس خرید و فروخت میں میرے واسطے دسواں حصہ اس چیز سے جو لیتے ہو تم اور دیتے ہو اُن عرب کو اسواسطے کہ
وہ قید کرتے ہیں اور لوٹتے ہیں روم کو اور لاتے ہیں مال کو تمھارے پاس پس بہت گھرائے وہ لوگ اس گفتگو سے اور دشوار گذرا اپنے
واپس آنے بعض اُنکے بعض کے پاس اور کہا کہ جو کچھ ہمارے پاس ہی ہمارے سردار کا ہی اور تحقیق کوشش کی تھی اُسنے ہمارے کام میں اور حمایت کی
ہماری اپنی ذات سے پس قبول کیا اُنھوں نے اور مقرر کیا اُسکے واسطے اپنے اوپر دسواں حصہ پس مقرر ہوا اُسکی طرف سے ایک شخص عشر لینے والا کہ
لیتا تھا اُسنے دسواں حصہ اور یکجا کرتا اور لیجاتا تھا وہ بطریق کے پاس پس مقرر رہا وہ شخص اس کام پر چالیس دن پس جب دیکھا اُسنے اُس چیز کو
جو جمع ہوا اُسکے پاس دسویں حصے سے ایک بڑا مال کہا اُسنے کہ یہ شہر بڑا مالدار اور رہنا کی سوداگری میں نفع ہی کہ نہیں دیکھا ہی ابن العلبک
نے کسی شہر کو مثل اُسکے پس یکجا کیا انکو دوبارہ کنیسہ میں اور کہا کہ ای قوم تم جانتے ہو جو خرچ کیا میں نے مال سے تمھاری صلح پر اور یہ جو
تم مجکو دیتے ہو وہ میرے تئیں کافی نہیں ہوتا ہی پس اگر تم چاہتے ہو کہ پھیر دو مجکو مال میرا اور کرو مجکو مثل ایک یگانے کے پس مقرر کرو تم میرے لیے چہارم
حصہ تاکہ جلد رجوع کرے میری طرف مال میرا پس انکار کی قوم نے اور شور و فریاد کی اُنھوں نے اور سُنی گئیں آوازیں اُنکی باہر شہر کے پس جب سُنی
مسلمانوں نے فریاد اُنکی بے صبری کی اُنھوں نے اس امر سے اور وہ لوگ نہیں جانتے تھے اس قصے کو پس یکجا ہوے وہ سب اپنے سردار
رافع بن عبداللہ کے پاس اور کہا کہ ای سردار ہم سنتے ہیں آواز چلانے اس قوم کی اُنھوں نے کہا کہ میں بھی سُنتا ہوں جیسا کہ تمنے سُنا ہی
نہیں قریب ہی یہ کہ میں کچھ اُنکے ساتھ کروں میں حلال ہی مجکو اُنکے پاس جانا اور اسی قرارداد پر ہمارے اور اُنکے اجراے کار ہوا ہی اور ہم زیادہ مستحق ہیں
ایفاے عہد اللہ کے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا پس اگر آوینگے وہ لوگ ہمارے پاس اور آگاہ کرینگے ہمکو اپنے
معاملے سے تو اصلاح کر دیونگے ہم اُنکے بیچ میں اور فکر اور نظر کرینگے ہم اُنکے کام میں پس نہیں تمام کیا تھا رافع بن عبداللہ نے اپنے کلام کو تا اینکہ دوڑکر
آے اُنکے پاس شہر کے لوگ پس جب ٹھہرے وہ اُنکے سامنے کہا اُنھوں نے کہ ہم دادخواہ ہیں اللہ سے اور تجسے بیان کیا سب قصہ اپنا اور جو کچھ کیا تھا
بطریق نے اُنکے ساتھ اور جو قبول کیا تھا اُنھوں نے اُسکے واسطے پہلی مرتبہ اور طمع کرنا اُسکا اُنمیں رافع بن عبداللہ نے کہا کہ نجگہ اور قدرت دینگے
ہم اُسکو اس امر کی اُنھوں نے کہا کہ ہمنے مار ڈالا ہی اُسکو پس شوار گذرا یہ امر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور رافع بن عبداللہ نے کہا کہ کیا چاہتے
ہو تم ہمسے اُنھوں نے کہا کہ داخل ہو تم ہمارے شہر میں اسواسطے کہ ہمنے چھوڑ دی ہی تمھارے داخل ہونیکی راہ شہر میں رافع بن عبداللہ نے کہا کہ میں قدرت
داخل ہونیکی نہیں رکھتا ہوں مگر بحکم و اجازت سردار ابوعبیدہ بن الجراح پس اگر اجازت دینگے وہ داخل ہونگا میں اور الا نہ جدا ہونگا میں اور میرے ساتھی
اپنی جگہ سے پھر لکھا اُنھوں نے سب حال ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس جواب میں لکھا اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ داخل ہو تم شہر میں جسطرح
سے کہ اجازت دی ہی تمکو اُنھوں نے پس داخل ہوے رافع بن عبداللہ شہر میں اور لیگئے وہ اپنے ساتھ اسباب اور جو کچھ باہر شہر کے تھا واقدی

رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے بعلبک کو مسلمانونکے ہاتھ پر اور چھوڑا ابو عبیدہ بن الجراح نے بعلبک کو عمیر رافع بن عبد اللہ کو متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب حمص کے پس جب نزدیک جوسیہ کے پہونچے ملاقی ہوا ان سے ملک جوسیہ کا ساتھ ہدایا اور گھوڑے اور ہتھیارونکے اور تجدید کی اُسنے صلح کی ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور ٹھہرے وہ وہان ایک دن اور روانہ ہوے طرف حمص کے پس جب قریب ایک جگہ کے پہونچے جسکو زراعہ کہتے ہین روانہ کیا اُنھون نے پیشتر اپنے میسرہ کو اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار پس روانہ ہوا میسرہ تا اینکہ پہونچے وہ حمص مین پس نکلا اور آگے خالد بن الولید اُنکی ملاقات کو اور سلام کیا اُنپر اور مسلمانونپر اور خبر دیا اُنھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بعد میسرہ کے ضرار بن الازور کو ساتھ پانچہزار سوارکے اور بعد فرار کے بھیجا تھا عمر بن معدیکرب کو ساتھ پانچہزار سوار کے پہر دن ایک سردار کو اور روانہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بعد اُنکے ساتھ باقی لشکر کے پس جب پہونچا قریب حمص کے پہونچایہ دعا مانگی اللھم اعمی علینا فحھا واخذل من فیھا من المشرکین اور استقبال کیا اُنکا مسلمانون نے اور سلام کیا اُنپر اور اُترے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نہر پس جب ٹھہرے اور قیام کیا لکھا اُنھون نے ایک خط بنام اہل حمص اور اُسکے بطریق مرس کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدۃ بن الجراح النہری عامل امیر المومنین عمر بن الخطاب علی الشام وقائد جیوشہ اما بعد فان اللہ سبحانہ وتعالی قد فتح اکثر بلادکم علی ایدینا ولا یغرنکم عظم مدینتکم وتشییدہا بینانکم وکثرۃ مزارعکم وحصونکم فما ھی عندنا الا کبیوتکم الا کبیوتکم الصغار علی حجارۃ فی وسط عسکرنا والقینا اللہ فیھا جمیع العسکر بنوفم الا اکل ضیاعھا وقد اوردوا بھا ینتظرون نضجھا وھذا یاتی بجرزۃ وھذا یاتی بنار فما اسرع نضاجھا وکل ما فیھا وانا ادعوکم الی دین ارتضاہ لنا ربنا وشرعہ جمیعا بھا نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فسمعنا واطعنا فان اجبتم کان لکم ما لنا وعلیکم ما علینا وان تحملنا عنکم وخلفنا فیکم رجالا منا یعلمونکم امر دیننا وما افترض اللہ علینا کما فعلنا بکم اول مرۃ وان ابیتم الا السلام فرنا کم علی ادا الجزیۃ وان ابیتم الجزیۃ فھما الی خیر بنا حتی یحکم اللہ بیننا وھو خیر الحاکمین پھر لپیٹا خط کو اور سپرد کیا ایک شخص معاہدی کو جو زبان عربی اور رومی یاد رکھتا تھا اور کہا اُس سے کہ جاتو یہ خط لیکر اہل حمص کے پاس اور لا تو میرے لیے جواب اُسکا پس لیا اُسنے خط کو اور روانہ ہوا تا اینکہ پہونچا وہ نزدیک شہر پناہ کے پس ارادہ کیا اہل حمص نے اسپر ترونکو چلانیکا پس کہا اُسنے کہ ای قوم ٹھہراؤ اور روکو اپنے ہاتھونکو کہ مین ایک شخص تمھین سے جون اور میرے پاس ایک خط ہی اہل عرب کا پس لٹکائی اُنھون نے اُسکے واسطے ایک رسی اور باندھدی اُسکی کمر مین اور چلایا اور کھینچ لیا اُسکو اپنی طرف اور لیگئے اپنے سردار کے پاس پس ٹھہرا وہ اُسکے سامنے اور سجدہ کیا اُسکے لیے اور دیا خط کیں کہا اس سے بطریق نے کہ پھر کیا تو اپنے دین سے اس قوم کے دین کی طرف اُسنے کہا کہ ایسا نہین ہی ولیکن مین اور میری اولاد اُنکی سرداری اور رئیسی نہین ہین اور نہین دیکھی مین نے قوم سے مگر بیکی اور بہتر یہ ہی کہ نہ لڑو تم اُنسے اسواسطے کہ قوم بڑی سخت اور شدید ہین لڑائی مین نہین ڈرتے ہین موت اور آوار سخت سے اور جنگل مارا ہی اُنھون نے اپنے دین اور اُس چیز مین جو اُنکے

فتوح

نبی نے کہا انکے واسطے پس مرجانا اُنکے نزدیک بہتر ہی زندگی سے اور تحقیق قسم کھائی ہی قوم نے اپنے دین کی اس بات پر کہ نہ جدا ہونگے
وہ تمھارے شہر سے مگر اس حال مین کہ سپرد کردو گے تم انکو شہر یا فتح کریگا اللہ تعالیٰ اُسکو اُنکے ہاتھ پر اور قسم ہی حق مسیح اور اپنے دین کی
تجکو کہ تم محبوب اور دوست تر ہو اس قوم سے اور مین چاہتا ہون تمھاری مدد کو سوائے اُنکے اور مین ڈرتا ہون تمھارے واسطے اُنکی
شدت لڑائی اور دبدبے سے پس آشتی اور صلح کرو تم تاکہ سلامت اور محفوظ رہو اور نہ مخالفت کرو تم کہ ندامت اور پشیمانی اُٹھاؤ پس
جب سُنا مرس نے قول اُسکا ظاہر ہوا خشم اور غصہ اُسکے چہرے مین اور بڑبڑانے لگا اور کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ اگر نہ ہوتا تو ایلچی تو حکم دیتا
مین تیری زبان کے کاٹ ڈالنے کا بسبب تیری جرأت کے ایسی بات کہنے سے میرے فرش پر اور دیا اُسنے خط اُس شخص کو جو اچھی طرح سے
پڑھتا تھا عرب کے لکھے ہوئے کو اور حکم دیا اُسنے اُسکو خط کے پڑھنے کا پس جواب لکھا اور ابتدا بہ کلمہ کفر کیا اور اُسکے بعد یہ لکھا
اما بعد یا معاشر العرب فانہ قد وصل الینا کتابکم وعلمنا ما فیہ من التھدید ولا بد لنا من الحرب والقتال والسلام
اور لپیٹا اور دیا خط معاہدی کو اور حکم کیا اُسکو اُنا رد دینے کا ساتھ رسی کے پس جب آیا وہ ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور
دیا اُنکو خط پس توڑا اور کھولا اور پڑھا اور پڑھکر سُنایا مسلمانونکو پس مائل ہوے وہ لڑائی پر اور تقسیم کیا ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے لشکر مسلمانونکو چار گروہ پر اس طریقے سے کہ بھیجا اُنھون نے ایک ٹکڑے کو ساتھ مسیب بن نجبۃ الفزاری کے پس اُترے
وہ باب جبل پر اور بھیجا اُنھون نے دوسرے ٹکڑے کو ساتھ شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بھیجا ایک
ٹکڑے کو ساتھ مرقال ہاشم بن عتبہ کے اور ایک ٹکڑے کو ساتھ یزید بن ابی سفیان کے اور ٹھہرے ابوعبیدہؓ بن الجراح اور خالد بن
الولید باب رستن پر **راوی نے بیان** کیا ہی کہ حملہ کیا اور روانہ ہوے مسلمان اُنکی طرف اور تمام دن وہ لڑتے رہے پس
جب دوسرا دن ہوا یکی کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سب غلامونکو جو لشکر مین تھے اور حکم کیا اُنکو جانے کا بجانب شہر پناہ
پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ نہ کافی ہونگے ہمکو یہ کام اُنکے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ ای سردار تم نہ
روش عزم پر رہو اور نہ مخالفت کرو تم میری اس کلام مین جو کیا ہی مین نے تاکہ جانین رومی اس بات کو کہ نہین ہی انکے واسطے ہمارے
نزدیک کوئی قدر اور مرتبہ اور نہین لڑتے ہین ہم اُنسے بذات خود ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ درست ہی جو تم کہتے منظور اور پسند ہی
اور تھے وہ غلام قریب چار ہزار کے **راوی نے بیان** کیا ہی کہ مطلع ہوا اور دیکھا حصار کے اوپر سے غلامونکو مرس ملعون نے اور تحقیق
کر رکھے اُسکے بڑے بڑے بطارقہ اور صلیبان باندھی تھین اُنھون نے اپنے سر و بر اور رکھا اُنھون نے کہ نہین جانا تھا ہمنے عرب کو اُنکی
صفت سے اور اس وقت تو وہ سب کے سب سیاہ رنگ ہین پس کہا بعض نے اُنمین سے جنے دیکھا تھا اُنکو اجنادین مین کہ یہ لوگ گروہ عرب
کے نہین ہین بلکہ اُنکے غلام ہین اور یہ بات مکر و فریب سے ہی مطلب اُسکا یہ ہی کہ نہین ہی ہمارے واسطے اُنکے نزدیک کوئی قدر اور مرتبہ کہ نہین
لڑتے ہین وہ خود ہمسے **راوی نے بیان** کیا ہی کہ غلام لڑتے رہے تمام اُس روز آغاز رات تک اور بھیجا مرس نے ایک ایلچی کو مع خط کے پاس
ابوعبیدہ بن الجراح کے پس آیا وہ ایلچی بطرف مسلمانون کے اور دیکھا اُسکو مسلمانون نے اور پہچانا اُسکو ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس
مین پوچھا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُس سے کہ کون ہی تو اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہون حاکم کیطرف سے اور چاہتا ہون جواب اس خط کا پس لیا ابوعبیدہ بن الجراح نے

اور پڑھا خط اور اسمین یہ لکھا تھا اما بعد یا معاشر العرب قاتبین عندنا ضعفکم وسقمکم ایکم ذو جھدنا ابینا العبید للقتال ونحن صبیحۃ غد الیلۃ نخرج الیکم واللہ ینصر من یشاء پس جب پڑھا ابوعبیدہ بن الجراح نے اس خط کو مشورہ کیا انھون نے اس باب مین مسلمانون سے پس کہا انھون نے کہ ہماری راے یہ ہے کہ لکھین ہم اس قوم کو اور درخواست کرین ہم انسے اس امر کو کہ دیوین ہمکو وہ بہت غلہ کھانے کو اور ضمانت کرین ہم انسے اس امر کی کہ کوچ کرجاوینگے انکے یہان سے تا اینکہ فتح کرے اللہ تعالی ہمپر سواے اس شہر کے پھر رجوع کرینگے اور پھیرینگے ہم انکی طرف اور صرف ہوچکا ہوگا غلہ انکے کھانیکا اور متفرق ہوگئے ہونگے وہ سب اپنی کھیتون مین پس تاخت تاراج کرڈالینگے ہم انکو پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمھاری راے بہتر اور مضبوط ہے پس اگر چاہا اللہ غالب اور بزرگ نے تو ہین قریب تر ایسا ہی کرونگا جو تمنے بیان کیا ہے پس طلب کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دوات اور کاغذ کو اور لکھا انھون نے جواب خط اہل حمص ان الفاظ اور عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فانی قرأت کتابکم ورایتان تولکم صلاحا ولسنا من یریدا البغی علی احد من عباد اللہ عز وجل فان ارد تمان نرحل عنکم فابعثوا الینا میرۃ اخمۃ ایاما فالطریق قد امنا متابعۃ اذا فتح اللہ علینا وجعنا الیکم فان علتم ذلک کان صلاحا لکم والسلام اور لپیٹا خط کو اور مہر کی اسپر اور دیا ایلچی کو پس جب پڑھا میں نے خط کو بہت خوش ہوا اور تعجب کیا اسنے رئیسونکو اور کہا اسنے کہ تحقیق عرب تمسے غلہ طلب کرتے ہین تا کہ کوچ کرجاوین وہ تمھارے یہانسے اسواسطے کہ مثل عرب کی مثل جانور درندہ کے ہے کہ جسوقت پاویگا وہ شکار تو نہ تجاوز کریگا اس سے دوسری طرف راوی نے بیان کیا ہے کہ بھیجا میں نے قسون کو اور کھولدیا اُنکے واسطے دروازہ شہر کا پس آئے وہ لوگ ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور لیا انھون نے عہد کوچ کرجانے کا اور پوری ہوئی صلح اس قرارداد پر پھر کہا اسنے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ اے اہل حمص ہمنے قبول کیا جو لائے تم ہمارے واسطے خوشی سے پس اگر تم غلہ اور دانے چاریکو ہمارے ہاتھ بیچنا مناسب جانو پس کرو تم اس کام کو انھون نے کہا ہان ہمکو منظور ہے پس مول لیا مسلمانون نے وہ چیزین جسکے وہ حاجت مند تھے اور کوچ کیا انکے یہانسے اور اہل حمص خوشی تھے عرب کے غلہ لینے اور کوچ کرجانے سے راوی نے بیان کیا ہے کہ کوچ کیا ابوعبیدہ بن الجراح اور مسلمانون نے حمص سے تا اینکہ آئے وہ رستن مین اور دیکھا اسکو کہ مضبوط اور بانی آبین کثیر اور بھرا ہوا لوگون سے ہے پس بھیجا ابوعبیدہ بن الجراح نے انکے پاس ایلچی کو واسطے گفتگوے صلح کے پس انکار کی اور کہا انھون نے کہ ہم صلح نکرینگے تا اینکہ دیکھین ہم اس امر کو کہ تمھارا معاملہ ہرقل بادشاہ کے ساتھ کیا ہوتا ہے اور بعد اسکے جو اللہ چاہیگا وہ ہوگا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہم جاتے ہین بادشاہ کے شہر ونکی طرف اور ہمارے ساتھ اسباب ہے کہ بوجھ ہوگیا ہے ہمکو اور ہم خواہش رکھتے ہین اس امر کی سپرد کرین اور چھوڑدیوین ہم اسکو تمھارے شہر مین تا وقت اپنے پھر آنیکے پس لائے اہل رستن ایلچی کو اپنے بطریق کے پاس جسکا نام نقیطا تھا اور آگاہ کیا اسکو اس حال سے اسنے کہا کہ جیشہ سے دستور ہے بادشاہونکا کہ امانت سپرد کرتے ہین بعض انکے بعض کے پاس اور یہ امر مضرت نہین کرتا ہے پس کہلا بھیجا اسنے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس کہ جو حاجت اور کام تمھارا ہوگا ہم اسکو جلد انجام دینگے واقدی رحمہ اللہ نے ثابت بن علقمہ سے روایت کی ہے کہا کہ ثابت بن علقمہ نے کہ تھا مین حمص مین ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس جب کوچ کیا تھا انھون نے اور اترے تھے رستن مین اور بلایا انھون نے اہل راے اور مشورہ کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا اسنے کہ جان لو تم اس امر کو یہ شہر بڑا مضبوط ہے اور

نہیں ہے کوئی بسبیل اُسکے فتح کی مگر مکر اور فریب سے اور میں نے ارادہ کیا ہے کہ مقید کروں تم میں سے پس آدمیوں کو پس صندوقوں میں اور لادوں صندوقوں کو اونٹ پر اور تقل اُسکے تمہارے پاس پس جسوقت پہونچ جاؤ شہر میں پس نکلو تم اللہ کا نام لیکر اور تم بڑھ دیے جاؤ گے پس خالد بن الولید نے کہا کہ ہر گاہ تمنے یہ ارادہ کیا ہے پس چاہیے کہ ہووے تقل ظاہر سطح صندوقوں کے اور نیچے کے تختے میں زیادتی ہووے میں بدون کسی چیز روکنے والی کے پس جسوقت کہ پہونچیں قوم نکلیں ایک ہی ساتھ اور تکبیر کہیں اسواسطے کہ مدد نزدیک ہوتی ہے ساتھ تکبیر کے پس منظور کیا اس رائے کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور لیا کھانے کے صندوقوں کو اور توڑ دیا انکے نیچے کے تختوں کو اور زیادہ کی انمیں پس پہلے سب داخل ہوے صندوق میں ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور رفاعۃ الکلاعی الحمیری اور عمر بن معدیکرب اور رفیل اور ہاشم بن عتبہ اور قیس بن ہبیرہ اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عبد الرحمن بن مالک اشتر اور عون بن سالم اور عامر بن کامل الفزاری اور یازن بن عامر اور ربیعہ بن عامر اور عکرمہ بن ابی جہل اور عتبہ بن العاص اور عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما جنکو سردار مقرر کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُن سب پر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پس جب کہ میں صندوقوں میں داخل ہوا انکو نقیطا نے ماریہ کے محمل میں سوار ہوا وہ بطرف اپنے کنیسہ کے مع اپنے بطارقہ کے تاکہ پڑھیں وہ نماز شرک کی اور بلند ہوئیں آوازیں انکی بخیل کے پڑھنے کی اور سُنا اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی آوازوں کو پس اُسی وقت نکلے وہ صندوقوں سے اور مضبوطی کی انھوں نے اپنی جانوں پر اور ظاہر کیا اپنے ہتھیاروں کو اور قبضہ کر لیا نقیطا کی زوجہ پر اور کہا اُس سے کہ ہم کنجیاں شہر کی چاہتے ہیں پس دے دیں اُسنے کنجیاں انکو پس جب کہ میں اُنکے ہاتھ میں چلے وہ ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور جا پڑے قوم پر اُنکے کنیسہ میں پس نہیں دیکھی کسی نے قوم سے انکی طرف نکلنے اور مقابلہ کرنیکی اسواسطے کہ قوم بدون سامان کے تھی اور مقرر کیا عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے ربیعہ بن عامر اور اصید بن سلمہ اور عکرمہ بن ابی جہل اور عتبہ بن العاص کو اور سپرد کیا اُنکے کنجیاں دروازوں کی اور کہا اُنسے کہ کھول دو دروازوں کو اور بلند کرو اپنی آوازوں کو ساتھ تکبیر کے اسواسطے کہ بھائی تمہارے چھپے ہوے ہیں گرد شہر کے پس اُنھوں نے ایسا ہی کیا پس جب کھلا دروازوں کو اور تکبیر میں کہیں اُنھوں نے جواب دیا انکو خالد بن الولید اور لشکر نے ہر جگہ سے اور آگے لشکر کے خالد بن الولید تھے پس جواب دیا خالد نے انکو ساتھ تکبیر کے اور داخل ہوے وہ شہر میں اور سنیں اہل رستن نے آوازیں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس جانا اُنھوں نے کہ وہ مسلمانوں کے قبضے میں ہیں پس نکلے انکی طرف بحالت انقیاد کے اور کہا اُنھوں نے کہ نہ لڑینگے ہم تم سے اور ہم تمہارے قیدی ہیں پس عدالت کرو تم ہم میں کہ تم ہمکو دست تر ہو ہماری قوم سے پس عرض کیا اُنپر خالد بن الولید نے اسلام کو پس مسلمان ہوے بعض لوگ اُنمیں اور باقی رہے بہت اپنے دین پر باقرار ادا کرنے جزیہ کے اور نقیطا نے کہا کہ میں نہیں چاہتا ہوں ساتھ اپنے دین کے عوض کو پس کہا خالد بن الولید نے اس سے کہ نکلجا تو مع اپنے لڑکے بالے کے ہمارے یہاں سے پس نکالدیا اُسکو اور متوجہ ہوا وہ بجانب حمص کے اور آگاہ کیا اُسنے اہل حمص کو حال فتح رستن سے پس دشوار گذرا اُنپر یہ معاملہ اور جانا اُنھوں نے کہ اہل عرب صبح کرینگے اُنکے یہاں سلمہ لڑائی اور تاخت کے پس جب

پہونچی خبر فتح رستن کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو سجدہ کیا اُنھون نے واسطے ادائے شکر اللہ تعالیٰ کے اور روانہ کیا ایکہزار
مرد کو اور وصیت کی اُنکو واسطے حفاظت رستن کے اور سردار مقرر کیا انپر بلال بن عامر الیشکری کو پس جب ٹھہرے اور مقام کیا
ان لوگون نے رستن مین آملے خالدؓ بن الولید اور عبد اللہ بن جعفر اور سافنی اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر مین اور متوجہ ہوے وہ
سب بیانب حماۃ کے پس جب پہونچے اور اترے وہان صبح کے وقت اور داخل تھے وہان حماۃ کے لوگ مسلمانونکی صلح مین جیسا کہ بیان
کر چکے ہین ہم اور اسی طرح اہل شیزر بھی مسلمانونکی صلح مین داخل تھے مگر یہ بطریق انکار گیا تھا اور بھیجا تھا اُسکی طرف ہرقل طاغی نے
ایک بطریق ظالم کو جسکا نام نکس تھا پس توڑ دیا اُسنے صلح کو اور چھپایا اہل شیزر کو ذائقہ نقصان کا اور جب یہ خبر ابو عبیدہ بن الجراح
کو پہونچی بھیجا اُنھون نے ایک گروہ مسلمانان اسپ سوار کو پیشتر اپنے بجانب شیزر کے پس تاخت تاراج کیا گروہ نے انکے ملک کو اور واقع
ہوا شور و غل اور سُنا نکس بطریق نے شور اور فریاد قوم کو پس آیا وہ اہل شیزر کے پاس اپنے قلعہ سے اور کہا کہ ای اہل شیزر جانو تم اس
امر کو کہ بادشاہ رحیم نے حاکم مقرر کیا مجکو تمپر واسطے حفاظت تمھارے شہر کے پھر کھولدیا اُسنے خزانہ ہتھیارونکا اور تقسیم کیا انکو اور حکم کیا انکو
لڑنے کا پس تھی قوم اسی حال مین کہ پہونچے خالد بن الولید مع اپنے ساتھیونکے اور ڈرایا انکو اس لشکر نے اور حیران ہوئین عقلین انکی پس
لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط بنام اہل شیزر کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد یا اھل شیزر فان حسنکم لیس لھم
باسمہ من حصن بعلبک ولا من الرستن ولا رجالکم باشجع من رجالھم فاذا قرأتم کتابی ھذا فادخلوا فی طاعتی ولا تخالفونی فیکون
دیارکم لکم وذالک علیکم اور بھیجا خط ایک شخص کو معاہدین سے پس جب پہونچا خط اہل شیزر کے پاس پاس اُنھون نے اُس خط کو اپنے بطریق نکس کو
پس اُسنے کہا کیا رائے ہے تمھاری ای اہل شیزر پس کہا اُنھون نے کہ سچے ہین عرب اسواسطے کہ نہین ہین ہماری شہر پناہ انکو کونکی شہر پناہون سے
زیادہ مضبوط جسکو لے لیا ہے مسلمانون نے پس کیونکر شیزر انکو باز رکھے گا پس بُرا اور سخت کہا نکس نے انکو اور لعنت کی انپر اور حکم کیا اپنے غلامونکو
اُنکے مارنیکا اور لیکے وہ اُنکو پس توڑ دیا اُنکو مسلمانون نے اور داخل ہوے شہر مین اور واقع ہوئی لڑائی پس خوش ہوے مسلمان اس معاملے
سے پھر منادی کردائی ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانونمین اس امر کی کہ فتح کیا اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو تمپر ساتھ آسانی کے اور بہ تحقیق
نکل گئے ہین اہل حمص اب تمھارے ذمہ داری سے پس اب پھر چلو تم میرے ساتھ اُنکی طرف پس سوار ہوے عرب اپنے گھوڑون پر اور
ارادہ کیا تھا اُنھون نے روانگی کا کہ دفعتہً ظاہر ہوا اُنکو ایک پڑا غبار جو آتا تھا اُنکی طرف انطاکیہ کی راہ سے پس جلدی کی ایک گروہ نے
طرف اُسکے اور بھاگا وہ ایک پڑا قافلہ اور اُسکے ساتھ ایک سو بردون تھے اور اُنکو ایک سو گبر گھیرے ہوے ہین اور وہ نہین جانتا تھا مسلمانونکے
آنیکا حال شہر مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ڈرایا اُنکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور ہانکلیا
برازین کو اور قید کر لیا قسل اور گبرونکو اور لیکر چلے یہ سب بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے اور پایا اُنکو نہر معلون پر استفسار حال کیا قس سے
پس بیان کیا اُسنے جو کچھ جانتا تھا اپنے بادشاہ کا حال اور یہ کہ سب روم اور روسیہ اور صیقالیہ اور افرنج اور ارمن نے کمک کی ہے بادشاہ کی
اور وہ سب ارادہ رکھتے ہین تمھارے اوپر کا پس بڑا دکھائی دیا امر ابو عبیدہ بن الجراح کو اور عرض کیا اُنھون نے قس پر اسلام کو پس کہا اُسنے
ترجمان سے کہ کہو اپنے سردار سے کہ شب کو دیکھا تھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور اسلام قبول کیا مین نے اُنکے ہاتھ پر اور

عرض کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اسلام کو گردن پر پس انکار کیا انھوں نے پس ماریں گردنیں انکی اور روانہ ہوئے بجانب حمص کے پس نہیں
خبردار ہوئے اہل حمص مگر اسوقت کہ گرد مسلمانوں نے تاخت تاراج کی انپر پس جنبش کی قوم نے بجانب شہر کے اور بند کر لیا اُسکے
دروازونکو اور کمال ذر اور بیوفائی کی عرب نے راوی نے بیان کیا ہے کہ اُترے مسلمان گرد حمص کے اور گھیر لیا اُسکو اور سخت
گذرا یہ امر اہل حمص پر پس لکھا انھوں نے خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس مضمون سے اما بعد یا معشر العرب انکم اخبث بلاد اللہ و
انتم صا اختمونا علی المیرۃ فنعم ما کم ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جواب اسکا اس مضمون سے دیا کہ ہم بیوفائی نہیں کرتے ہیں اور
نہیں عہد توڑتے ہیں اور آیا نہیں جانا تھا تمنے کہ میں نے عہد کیا تھا تمسے اس قرارداد پر کہ پھر جاؤنگا تمھارے یہاں سے تا اینکہ فتح کر دونگا
کسی شہر کو شہر ہائے روم سے اور اختیار ہوگا مجکو اس امر کا اگر منظور ہوگا تو جاؤنگا میں تمھاری کسی دوسری طرف کی یا آؤنگا میں تمھاری جانب کو
اہل حمص نے کہا سچ ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بتحقیق فتح کیا اللہ نے ہمارے واسطے شیر زار اور رستن کو آسانی سے اور اب نہ نہیں ہے
تمھارے واسطے ہمارے نزدیک مگر اس حالمیں کہ از سر نو تم صلح کرو پس کہا قسوس نے کہ سچے ہو تم نہیں ہے تمپر سرزنش خطا ہماری ہی کہ
مضبوطی عہد کی کر لی ہے تمسے پھر چلے گئے وہ لوگ شہر کو اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے لوگونکو اور کہا کہ لو تم سامان لڑائی کو اس
واسطے کہ قوم بدون توشے کے ہیں اور نہ اُنکے واسطے کوئی مدد آنیوالی ہے اُنکے طاغی کی طرف سے اعانت طلب کرو تم اللہ سے اور اُسی پر بھر
بھروسہ کرو تم راوی نے بیان کیا ہے کہ نزدیک ہوئے مسلمان دروازونسے پس نکلے ہوئے اہل حمص اپنے بطریق کے پاس اور کہا
اُس سے کہ تیری کیا تدبیر ہے اُسنے کہا کہ میری راے یہ ہے کہ لڑیں ہم اُنسے اور نہ دکھادیں ہم انکو اپنی جانب سے ضعف کو انھوں نے کہا کھانا کہاں ہے
اور کیا تدبیر ہے اُسنے کہا کہ میرے نزدیک کھتا غلے کا ہے کہ کافی ہوگا تمھارے کھانیکو مدت دراز تک پھر کھولا اُسنے خزانہ اپنے دادا جسکا جسمیں غلہ
تھا اور تقسیم کیا اُنکو اور دیں اُنکو زرہیں اور ہتھیار اور آگے رکھی گئی اُنکی انجیل درگذرانی انھوں نے وہ رات درانحالیکہ زاری کرتے تھے وہ ساتھ
اپنے کلمات کفر کے پس جب صبح ہوئی کھولے گئے دروازے حمص کے اور نکلی قوم ساتھ اپنی جماعت اور سامان نشانہاے فوج اور پانچزار
گھوڑونکے کہ نہیں ظاہر تھی اُنکے جسم سے سوائے گوشہ پستلی آنکھونکے گویا وہ دیوار لوہے کی تھی اور پے سپر کیا انھوں نے اپنی جانونکو واسطے موت
کے پیچھے اپنے مال و اہل و عیال کے اور دوڑے مسلمان لوگ اُنکی طرف مثل پھیلی ہوئی ٹڈیونکے اور حملہ کیا انھوں نے اُنپر اور گھبرا لوگ مثل چھٹے
ہوئے چھروں کے تھے کہ نہیں دور ہوتے تھے اپنی جگھون سے اور نہیں اندیشہ مند تھے اس معاملے میں پس اسی وقت شور کیا بطریق نے پس
شور کیا رومیون نے اور گرے وہ مسلمانون پر اور چلائے پیدل لوگون نے تیرہاے زہردار کو اور مل گئے دونون فریق اور پیچھے کو پھرے
مسلمان اور کثرت سے مقتول اور زخمی ہوئے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ہزیمت مسلمانونکو بہت سخت گذرا انپر یہ
معاملہ اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ اے اولاد زنان عربیہ پھرو پھرو بجانب دشمن کے برکت دیوے اللہ تم میں اور اُسدن کے پیچھے
اور دن بھی ہے حملہ کرو تم ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالی کے پس پھرے مسلمان اور سخت حملہ کیا انھون نے اہل حمص پر اور ڈرانے والے
شدت کے آگے اور آگے بڑھے خالد بن الولید ساتھ جماعت کثیر کے بنی مخزوم سے پس مارتے تھے انمیں ضرب تلوار کو مثل سوختہ آگ
کے اور دکھا مسلمانون نے انمیں تلوار اور نیزون کو اور حملہ کیا میسرہ بن مسروق نے ساتھ جماعت بنی عبس کے تکبیر اور تہلیل

کہتے ہوے اور دوڑے رومی بڑبڑاتے ہوے اپنی لشت مین بسبب ظاہر ہونے قتل کے انمین اور پھیرے دمثل لکھیونکے اور گھیر لیا مسلمانونکو
اور بیٹھ گئے گبر لوگ رانونکے بل اور چھپے وہ ڈھالونکے ساتھ اور خالی کیے تیر اندازی سے ترکش کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے
یہ حال انکے ساتھ نشان کے اور وہ حمص کی لڑائی مین بموجب حکم ابو عبیدہ بن الجراح کے صاحب نشان تھے اور پکارتے تھے اپنے
ساتھیون سے کہ شدت کرو تم برکت دیوے اللہ تعالی تم مین اسواسطے کہ یہ معاملہ قسم ہی خدا کی کہ غنیمت ہی دین اور دنیا مین
پس اسی حالمین کہ وہ برانگیختہ کرتے تھے مسلمانونکو لڑائی پر دفعۃً سامنے آیا ایک بڑا رئیس رومی اور وہ زرہ مضبوط اور بازو رکھنے
والی پہنے اور جوش خروش مین مثل شیر کے تھا پس حملہ کیا اُسنے خالد بن الولید پر پس خالی دیا خالد بن الولید نے اُسکے حملے کو اور
آگے اُسپر ساتھ اپنی تلوار کے تا اینکہ جسوقت قصد کیا لگانے اور مارنے تلوار کا گبر کے سر پر اُڑکر علیحدہ گری تلوار اُنکے ہاتھ سے اور
باقی رہا قبضہ تلوار کا خالد بن الولید کے ہاتھ مین پس اُمید کی گبر نے اُنمین اور حملہ کیا اُنپر پس ورآئے خالد بن الولید اُسپر اور جھپٹ
گئے اُسکر اور لے لیا ایک نے دوسرے کو اپنے گھوڑے کی زین پر اور بلایا خالد بن الولید نے گبر کو اپنے جسم سے اور گود مین لیا اُسکو
درمیان اپنے دونون ہاتھونکے پس پیل ڈالین اُنھون نے پسلیان اُسکی اور ڈال دیا اُسکو مار کر اور لیلی خالد بن الولید نے تلوار
اُسکی پس جنبش دی اُسکو اپنے ہاتھ مین پس اُترین اُس سے چنگاریان مثل شعلہ آگ کے اور رکھ لیا اُسکے سر کو بہ زمین پر اور پکارا
بلی مخزوم کو اور برانگیختہ کیا اُسکو لڑائی پر پس حملہ کیا اُنھون نے اور درآئے وہ رومیون مین اور خالد بن الولید شمشیر زنی کرتے
تھے دائین اور بائین اور پکار کرتے تھے کہ مین خالد بن الولید ہون اور لڑتے رہے اسیطرح تا اینکہ لگا آفتاب وسط آسمان مین اور گرم
ہوئی زرہ اُنکی بدن پر پس نکلے خالد بن الولید سمت سے اور بنی مخزوم اُنکے پیچھے تھے اور خون اُنکی زرہون پر تھا اور چہرے
اُنکے مثل گل لالے کے تھے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اشعار رجز پڑھتے تھے پس پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ واسطے
اللہ کے ہی نیکوکاری تمھاری اے بنی اسلیمان تحقیق کوشش کی اللہ کے واسطے جیسا کہ حق کوشش کا تھا اور جب دیکھا قعقاع
ہاشم بن عتبہ نے یہ حال پکارا اپنی قوم بنی زہرہ کو اور حملہ کیا میمنہ روم پر اور اُنکے ساتھ بسرہ بن مسروق تھے مع اپنی قوم کے پس
مل گئے ساتھ قوم کے میمنہ مین اور مارا انکو اردن سے اور صبر کیا اُنھون نے موت پر اور حملہ کیا بعد اُنکے قیس بن ہبیرہ نے مع اپنی قوم
کے میسرۂ روم پر پس وہ قوم کو اپنی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کرتے تھے اور پارہ پارہ کرتے تھے اُنکو اور حملہ کیا بعد اُنکے عکرمہ بن ابی
جہل نے اور اُنکے گرد ایک جماعت بنی مخزوم کی تھی اور درآئے وہ جماعت روم مین پس اُسی وقت گرم ہوئی لڑائی اور منتظر
ہوئین جانین مسلمانونکی واسطے شہادت کے اور یقین کیا اُنھون نے شہادت کا پس نہین دیکھا اُنھون نے حمص نے دن
کسی کو مضبوط زیادہ بنی مخزوم سے سوائے اُسکے کہ عکرمہ بن ابی جہل سخت تر تھے انمین سے لڑائی مین اور وہ اُمید رکھتے تھے تیر دنکی
اور قصد کرتے تھے انکی طرف اور کہا گیا اُنسے کہ پرہیز کرو تم اللہ تعالی سے اور مہربانی اور نرمی کرو اپنی جانکے ساتھ پس کہا اُنھون نے
اے قوم ہرگاہ بین تر تھا تھا تیون کی طرف سے پس کیونکر آج کے دن اطاعت اللہ اور رسول مین نہ لڑون اور تحقیق مین
دیکھتا ہون خرمون کو ظاہر اور قریب ہونے والی اپنی طرف کہ اگر ظاہر کرے ایک اُن مین کی اپنے ہاتھ کی کلائی کو

اہل دنیا کے واسطے تو مرجا ہیں اہل دنیا اُسکی خواہش اور تمنا میں ہیں دیکھتا ہوں ایک انمیں سے کہ اُسکے ہاتھ میں ریشمی اور
کاسہ جواہر کا ہی اور وہ کہتی ہی کہ جلدی کرو تم ہمارے واسطے جو راہوئے کہ ہم مشتاق تمہارے ہیں اور کہا عکرمہ نے بتحقیق
سچا وعدہ کیا تھا ہم سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ اشعار پڑھتے تھے اور لڑتے تھے اور راست کیا
اُنھوں نے اپنی تلوار کو اور در آئے وہ مشرکین میں اور نہیں زیادہ کی اُنھوں نے مگر پیش قدمی اور دلیری اور تعجب کیا رومیوں
نے اُنکے اچھے صبر کرنے سے اور اُنکے لڑنے سے پس وہ اُسی حال میں تھے کہ اُسی وقت قصد کیا مرس بطریق نے اور اُسکے پاس ایک
بڑا حربہ چمکتا ہوا تھا پس جنبش دی اُسنے اُسکو اپنے ہاتھ میں اور چلایا اُسکو پس پڑا وہ عکرمہ بن ابی جہل کے دل پر پس گر پڑے وہ
مردہ ہو کر رحمت کرے اللہ اُنپر پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اس حال کو کہ اُنکے چچا کے بیٹے مارڈالے گئے اُنکو ٹھہرے اُنکی
لاش پر اور بہت روئے اور کہا کہ کاش حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھتے میرے چچا کے بیٹے کے مرجانے کو تاکہ جانتے وہ کہ ہم جبوقت
بھڑتے ہیں دشمن سے تو سوار ہوتے ہیں اور آجاتے ہیں ہم نیزوں کی نوکوں پر نہایت جانبازی سے اور لڑتے رہے مسلمان
حالت ترس اور خوف میں تا اینکہ آئی رات اور پلٹ گئے رومی اپنے شہر کی طرف اور بند کر لیا اُنھوں نے دروازہ کو اور پھرے
مسلمان اپنے اسباب اور قیام گاہوں کی طرف اور رات گذرانی اُنھوں نے پس جب صبح کی نماز پڑھی اُنھوں نے کہا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے گروہ مسلمانو تمکو رحمت کرے اللہ تم پر اگر تمنا کرو گے تم اس بات کی کہ اہل حمص ہاتھ آویں تمکو باہر
شہر کے تو ہر آئینہ پوری اور روان ہوگی خواہش تمہاری اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے قوت اور غلبہ دیا ہی تمکو روم پر اور فتح کیے
اُسنے تمہارے واسطے شہر پناہوں اور قلعوں کو پس یہ کیا کمی اور کوتاہی ہی اور اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے ہی اور تمکو دیکھتا ہی پس
کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار یہ اہل حمص شہسوار اور بہادر روم کے اور شیر آدمیوں کے ہیں اور نہیں ہیں اُنمیں بازاری
اور اور ڈرنے والے بزدل اور وہ بڑے سخت ہیں لڑائی میں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس کیا صلاح ہی تمہاری اے ابا سلیمان
راہ پر کرے اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو اور مضبوطی اور راستی دیوے تمہارے رائے کو خالد بن الولید نے کہا کہ میری
رائے یہ ہی کہ ہم کشادگی دینگے قوم کو اور دور ہو جاوینگے اُنسے اور چھوڑ دینگے ہم اُنکے لیے اپنی جگہ اور اونٹوں کو پس
جب تعاقب کرینگے وہ ہمارا شہر سے اور ہو دینگے وہ ہمارے ساتھ راہ ہموار اور برابر میں باگیں پھیر دینگے ہم اُنپر اور
پچھاڑ ڈالینگے اُنکو بسبب اُنکے دور اور فاصلے پر ہونے کے شہر سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہتر رائے تجویز کی
تم نے اور وعدہ کر لیا پس میں مسلمانوں نے کشادہ کرنے اور چھوڑ دینے اپنی جگہ کا رومیوں کے سامنے پس جب
صبح کی قوم نے کھولے گئے دروازے اور نکلے وہ واسطے لڑائی کے مسلمانوں نے اُمید دلائی اُنکو اپنی جانوں میں
اور پھرے تھے اُنسے تا اینکہ روشن ہوا دن اور نکلا آفتاب اور پھیلی خوشبو لڑائی کی طمع اور اُمید کی قوم نے مسلمانوں میں
بسبب اُسکے کہ ظاہر ہوئی قوم کو کمی اور کوتاہی کرنا مسلمانوں کا لڑائی میں اور شدت کی قوم نے مسلمانوں پر پس
بھاگے عرب اُنکے سامنے سے اور چھوڑ دی اپنی جگہ کو راوی نے سراقہ بن قادم الحنفی سے جو قدیم ملک شام میں موجود تھے

بسلسلہ راویان کے روایت کی ہے کہ کہا سراقہ نے کہ بھاگے ہم آگے رومیوں کے اور تعاقب کیا ہمارا مریس نے ساتھ ایک جماعت
کے اپنے گروہ سے اور وہ ایک ہزار آدمی اور بڑے سخت تھے قوم کے اور بھاگے ہم آگے رومیوں کے بطلب جوسیہ کے اور پہونچگئے
اور لے لیا ہم کو بطارقہ نے اور تھا حمص میں ایک قس بڑھا بڑے مرتبہ کا کہ مضبوط کیا تھا اسکو تجربے نے اور جانتا تھا وہ راہیں
مکر اور فریب کی اور تھا وہ ایک عالم علماے روم سے کہ پڑھی تھی اسنے توریت اور انجیل اور صحف شیث اور ابراہیم علیہم السلام
علیہا الصلوٰۃ والسلام کو اور پائی تھی اسنے صحبت بعض حواری عیسیٰ علیہ السلام کی پس جب چڑھا وہ شہر پناہ کے اوپر اور دیکھا
مسلمانوں کو کہ بھاگ گئے اور قبضہ میں آگئی جگہ انکی اور لوٹا جاتا ہے اسباب اٹھا پکارا کہتا تھا کہ قسم ہے حق مسیح اور انجیل کی کہ یہ بات
مکر اور فریب کی ہے اہل عرب کی طرف سے اور میں نے سونگھی ہے بو اس دین کی اہل حمص بیشک ہے تم پر اے اہل حمص یہ تحقیق اہل عرب
نے سپرد کرینگے اپنی اہل اور اولاد کو اگرچہ مار ڈالے جاویں وہ سب کے سب واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ قس مشورہ
کرتا تھا اور اہل حمص لوٹتے تھے توشہ اور اسباب کو اور بطریق مریس دریے تھا عرب کی طلب میں نہیں پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے ساتھ بلند آواز کے کہ پھیر دو پھیر دو اے گروہ مسلمانوں کے برکت دیوے اللہ تعالیٰ تم میں اور مدد کرے تمھاری
دشمنوں پر پس جب سنی مسلمانوں نے آواز انکی پھیرے رومیوں پر مثل ستارہ ٹوٹنے والے کے آسمان سے اور مثل تیر چلنے والے کے کمان سے گویا
کہ وہ جانور درندہ گروہ در گروہ مارنے والے تھے تا اینکہ گھیر لیا انکے لشکر اور بھرا انکو اور روکی مسلمانوں نے بیچ میں مثل سپید کے سیاہ
بیل میں تھے پس چڑھایا گردن نے اپنی کمانوں کو اور چلائے عرب نے اپنے تیر ہاے زہر دار کو اور مسلمان حملہ کرتے تھے ایسے مثل حملہ کرنے
شیر کے اور منڈل باندھے تھے گردنکے مثل کرگسوں کے پس مار گراتے تھے انکو داہنے بائیں یہانتک کہ نگونسار کر دیا ہتھیاروں نے انمیں سے
عطیہ بن فہر الزبیر نے بیان کیا کہ جب دیکھا رومیوں نے ہمارے سامنے کو اپنے ساتھ حملہ کیا انھوں نے ہم پر تا اینکہ گرم ہوا
تنور لڑائی کا اور نکل کر دوڑے خالد بن الولید وسط معرکہ گاہ سے ایک گھوڑے پر کہ دم اسکی سرخ تھی اور وہ پہنے تھے کپڑے طلائی
حاکم بعلبک کے اور انکے سر پر عمامہ سرخ تھا اور وہ جوش خروش میں تھے مثل شیر مست کے اور نکال لیا تھا اپنی تلوار کو میان سے
اور بلایا اسکو پس اڑیں اس سے چنگاریاں اور چمکیں وہ مثل روشنی بجلی کے اور پکارا بلند آواز سے کہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس شخص پر
جسنے نکالا اپنی تلوار کو اور مضبوط کیا اپنے ارادے کو اور بڑھایا اپنے تیر کو اور وہ اشعار رجز پڑھتے تھے پس اسی وقت نکالا عرب
نے اپنی تلواروں کو میان سے اور جا پڑے رومیوں پر مثل گرنے چڑیوں کے دانے پر اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے کہ اے گروہ لڑو تم اپنے حریم اور جگہ کے واسطے اور حمایت کرو تم اہل اور اولاد کیواسطے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ تمھارے سامنے ہے
اور دیکھ رہا ہے تمکو اور مدد دینے والا ہے تمکو تمھارے دشمنوں پر اور تھے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اس حال میں کہ علیحدہ تھے ساتھ پانچ سو
سوار کے بجانب جماعت کے پس ٹوٹ پڑے وہ رومیوں پر اور نہیں آگاہ ہوے گمان رومی مگر اسوقت کہ نیزہ ہاے نیزوں نے لیلیا
تھا انکو مثل آگ روشن کے اور پکار کر کہا مسلمانوں سے معاذ بن جبل نے کہ جوانمردو تم دروازے کو تا کہ نہ بچا سکے پاوے رومی تمھارے
ہاتھوں سے پس قصد کیا مسلمانوں نے شہر کے دروازوں کا جب دیکھا رومیوں نے انکو پھینکدیا انھوں نے اسباب کو

اور قصد کیا اُنھون نے دروازون کا پس مارے گئے رومیون سے جو مارے گئے اور بھاگ گئے انمین سے جو بھاگ گئے پہنچے
فزاری نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہین بھاگ گئے ایکہزار سوار ہمراہی مرلیس سے مگر کچھ زیادہ ایک سو سوار سے اور بقیہ
سب اُنپر مارا جانا اُنکا دروازون پر اسواسطے کہ عوام الناس انمین کے باہر شہر پناہ کے تھے سعید بن زید نے بیان کیا ہی
کہ موجود تھا مین روز واقعہ حمص مین اور تھا مین حریص ساتھ شمار کرنے کشتگان کے پس شمار کیا مین نے سو رومیونکو کہ مارے
گئے سوائے زخمی اور قیدی کے انمین سے پس بشارت دی مین نے اس امر کی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا
اُنھون نے کہ آیا دیکھا ہی تمنے مارا جانا اُنکے بطریق کا مین نے کہا کہ اگر وہ مقتولین مین ہی تو سوائے میرے اور کسی نے اُسکو نہین مارا
ہی ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیونکر جانا تمنے کہ وہ تمھارا کشتہ ہی مین نے کہا کہ دیکھا تھا مین نے ایک مرد موٹے تازے بھاری بدن
گول مُخ سرخ رنگ والیکو اور وہ زرہ وغیرہ اسطرح کی پہنے تھا اور خوشبوے مشک پھیلی تھی اُسکے ریشمی کپڑون سے اور تھی اُسکے ہاتھ مین
ایکسنج لوہے کی اور تھا وہ رومیون کے بیچ مین پس حملہ کیا مین نے اُسپر اور یہ دعا پڑھی مین نے اللھم انی اقدم قدامک
قبل قدامی اللھم اجعل قتلہ علی یدای وارزقنی اجرہ ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا آیا لیلیے تمنے کپڑے اُسکے مین نے کہا نہین
لیکن میری نشانی اسمین ایک تیر ہی جسکو مارا اور جما دیا ہی مین نے اُسکے دل مین اور دو ضرب تلوار کی ہین اُسکے ازار بند کی جگہ ہین
ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ جاؤ اور پہونچو تم اُسکے پاس اور لیکر دے دو اسباب اُسکا سعید کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون
نے پس جب کھڑا کر دیا لڑائی نے اپنے بوجھ کو پس مسلمانون نے کپڑے اور زرہین اور شمشیری اور لائے اُس سب کو ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ کے سامنے اور واقع ہوا شور اور چلانا رومیونکا حمص مین اور عورتین اُنکی روتی تھین اور بیکجا ہوے لوگ اور بوڑھے آدمی آنکے کہ مین
اور بات چیت کی اُنھون نے قس اور راہبون سے یہ کہ حمص کو مسلمانونکے سپرد کر دیوین پس نکلکر آئے وہ لوگ ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس اور مصالحہ کیا اُنھون نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے اس امر پر کہ سپرد کر دین شہر کو اُنکے اور ہو دین
وہ اُنکی ذمہ داری مین پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ تم ہماری صلح اور ذمہ داری مین ہو اور واجب ہوئی ہمپر نیکو خواہی تمھاری اور
چلے جائینگے ہم تمھارے میان سے ولیکن نہ داخل ہونگے ہم تمھارے شہر مین اسوقت تک کہ دیکھین ہم کہ ہمارے اور بادشاہ روم کے
بیچ مین کیا معاملہ ہوتا ہی اور چاہی رومیون نے تعظیم اور تکریم مسلمانونکی ساتھ ٹھہرانیکے حمص مین لیکن منع کیا اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح
نے اس امر سے اور نہین داخل ہوا کوئی شخص مسلمانون سے حمص مین مگر بعد لڑائی پر موک کے اور یہ سب اسواسطے تھا کہ نزدیک ہو جانا
مسلمان واسطے رومیون کے ساتھ عدالت اور نیکو خواہی کے جریر بن عون نے بجار سے روایت کی ہی کہا بجار نے کہ مصالحہ کیا
اہل حمص نے بعد مارے جانے مرلیس کے اور نکلا وہ اور دفن کیا اُنھون نے اپنے مردون کو اور شہید ہوے جماعت مسلمانون سے
ایکسو پینتیس آدمی کہ وہ سب قوم حمیر اور ہمدان کے تھے مگر تیس آدمی اہل مکہ سے رحمت کرے اللہ تعالی اُنپر واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ پہونچین خبرین ہرقل کو کہ مسلمانون نے فتح کر لیا حمص اور رستن اور شیرز کو اور چھین لیا اُنھون نے اُس ہدیہ کو جو اُسنے
پس کیواسطے بھیجا تھا لیس پہونچا وہ اس معاملہ سے کاہش جان کو اور توقف کیا اُسنے باانتظار آنے لشکر کے اُن شہرون سے جہان لکھا تھا اُسنے تا اینکہ

نیکو کیا اُسنے جماعت کو اور آرامستہ کیا لشکر دنکو پس بحوالوں اُسکے لشکر کا انطاکیہ سے آخر لشکر تک اکیس فرسخ اور بھیجا اُسنے وجونکو بجانب
شہر قیساریہ کنارے ملک شام کے تاکہ نگہبانی کرین وہ صدر اور اعکا اور طرابلس اور بیروت اور صیدا اور طبریہ کی اور بھیجا اُسنے
دوسرے لشکر کو بجانب بیت المقدس کے اور توقف کیا انتظار آنے باہان ارمنی کے کہ آوے وہ ساتھ قوم ارمن کے اور جمع کی
قتی اُسنے قوم ارمن سے اسقدر جماعت کہ نہین جمع کیا تھا اسقدر کسی بادشاہ نے پیش بعد تھوڑے دن کے آیا لشکر اُسکا ہرقل بادشاہ کے
پاس اور نکلا بادشاہ مع اپنے ارباب دولت کے اور پاپیادہ ہوگیا باہان اور لشکر اُسکا واسطے استقبال بادشاہ کے اور دعائین دین
اُسکے تئین اور گیا بادشاہ بجانب کنیسہ قسوسنکے اور بیٹھا اُنکے منبر کفر پر اور رُخصت کیا ملوک اور ہر قوم اور قبیلہ اور قیاصرہ کنیسہ مین اور بلند کیا اُنھون نے آوازونکو
ساتھ گریہ وزاری کے پس منع کیا اُنکو اس امر سے اور کہا واہل صلیب تحقیق مین نے ڈرایا اور دھمکایا تمکو عرب سے پیش ازانکہ تمنے میرے کہنے کو اور قسم
ہو اپنے دین کی کہ ضرور وہ مالک ہو جاوینگے میرے پس تحقیق تک اور گریہ وزاری کام عورتونکا ہو اور تحقیق کیجا ہو تمھارے واسطے اسقدر لشکر و
سامان کہ نہین قدرت رکھتا ہی اُس مقدار پر کوئی بادشاہ نصرانی اور تحقیق صرف کیا مین نے اپنے مال اور لوگونکو تاکہ باز رکھو نہین اہل عرب کو تمسے
اور تمھارے دین اور آبرو سے پس توبہ کرو تم طرف مسیح کے اپنے گناہونسے اور قصد کرو اپنی اپنی رعیت کیواسطے نیکی کا اور نہ ظلم کرو تم اوپر اور
صبر کرو تم لڑائی مین اور نہ حسد کرو تم آپس مین اور ڈرتے رہو تم غرور سے کہ جس قوم نے غرور کیا وہ تحقیق ذلیل ہوا اور عاجز ہوا اور مین ایک بات
تمسے پوچھتا ہون اور اسکا جواب تمسے چاہتا ہون پس کہا اُنھون نے کہ سوال کر تو ہمسے جو تجکو منظور ہو پس کہا اُسنے کہ تحقیق تم لوگ بہت
ہو ازروے کمک اور شمار کے اور بڑے مین ڈیل تمھارے اور زیادہ ہی قوت تمھاری اہل عرب سے پس کیسوجہ اور کہان سے واقع ہوئی تمپر
بازماندگی اور عاجزی حالانکہ ترک اور اہل فارس ڈرتے تھے تمھارے دبدبہ سے اور بکرا اُنھون نے تمھارے طرف کا قصد کیا اور شکست اٹھاکر
پلٹ گئے اور اب غالب ہو گئے تمپر قوم ضعیف ترین خلق کی جو ننگے بدن اور بھوکے اور بے سامان اور بے ہتھیار ہین اور مارڈالا اُنھون نے
تمکو بصرے اور حوران مین اور غالب ہو گئے تمپر اجنادین اور دمشق اور بعلبک اور حمص مین پس سکوت کیا قوم نے اس کلام کے جواب سے
اور اُٹھ کھڑا ہوا ایک قس عالم اُنکے دین کا اور کہا اُسنے کہ ای بادشاہ آیا جانتا ہی تو کسوجہ سے عرب ہمپر غلبہ دیے گئے ہین اُسنے کہا کہ نہین قس
کہا کہ وہ اسوجہ سے غلبہ دیے گئے ہین کہ ہماری قوم نے تبدیل اور تبدل کیا ہی اپنے دین مین اور انکار کی اُنھون نے اُس چیز کی جسکو مسیح بن مریم
لائے تھے پس ظلم کیا بعضون نے بعض پر اور کوئی نہین یامر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نہین ہی اور رائگان کر دیا اُنھون نے اپنی نماز
کو اور کھایا سود کو اور مرتکب ہوے زنا کے اور ظالم ہوے اُنمین گناہ اور بدکلام اور اہل عرب کا حال یہ ہی کہ فرمانبرداری کرتے ہین وہ
لوگ اپنے پروردگار کی اور اپنے نبی کی عبادت کرتے ہین رات کو اور روزہ رکھتے ہین دنکو اور نہین سستی کرتے ہین وہ اپنے پروردگار کی
یاد اور اپنے نبی پر درود بھیجنے سے اور کوئی اُنمین ایسا نہین ہی کہ ایک دوسرے پر ظلم اور بُرائی کا اظہار کرے اور خصلت اور عادت اُنکی
راستی اور عہد ہی اگر حملہ کرتے ہین تو ڈرہ نہین پھیرتے ہین اور اگر ہم اُنپر حملہ کرتے ہین تو نہین پیٹھ پھیرتے ہین وہ جان لیا ہی اُنھون نے اس
امر کو دنیا نیست ہونیوالی ہی اور عالم آخرت پائدار اور باقی ہی پس جب سنا بادشاہ نے یہ کلام کہا اُسنے کہ بالضرور اسی وجہ سے غلبہ دیے
گئے ہین اہل عرب ہمارے اوپر اور ہرگاہ یہ قول یہی ہی پس کوئی ضرورت نہین ہی مجکو تمھاری مدد دہی کی اور نہ قیام کرونگا مین تمھارے ساتھ مین

اور مین نے میل اور ارادہ اس امر کا کیا ہی کہ پھیرون ان لشکرون کو اُنکے شہرونکی طرف اور لیاون اپنا مال اور زنکے بالے اور چھوڑدون
ارض سوریہ کو اور چلا جاؤن بجانب قسطنطنیہ کے پس ہو جاؤنگا مین وہان بے ڈر اہل عرب سے پس جب مسلمانون نے یہ کلام اُسکا گرپڑے
سجدہ مین اُسکے سامنے اور کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ ڈر ایسا نکر اور نہ خوار اور ذلیل کر تو دین مسیح کو مطالبہ کیا جاویگا تو اس سبب سے
قیامت کے دن اور ٹوک سے تجکو عار اور سرزنش لاحق ہوگی اور خوش ہونگے ہمارے غم اور اندوہ پر دشمن ہمارے اور اگر تو چلا جاویگا عمدہ
بلاغ ملک شام سے تو اقامت کرینگے اہل عرب شام مین بعد ہمارے اور تحقیق یکجا ہوا ہی ہمارے لیے یہ ایسا لشکر کہ کسی بادشاہ کیواسطے نہین
جمع ہوا تھا اور سامنا کرینگے ہم ساتھ اس لشکر کے اہل عرب کا اور صبر کرینگے ہم اُنکی لڑائی مین اور شاید مدد نازل ہو ہمپر اور اگر غلبہ ہوگا ہمارا دشمنونکے
واسطے طلب کرینگے ہم نجات اپنی جانونکی پس مقدمۃ الجیش کر تو اس فوج کا جس کسی کو منظور ہو اور چھوڑ اور اجازت دے ہمکو کوچ کرنیکی واسطے
لڑائی اہل عرب کے پس خوش ہوا بادشاہ اُنکے کلام سے اور میل اور ارادہ کیا اُسنے اس امر کا کہ بھیجے لشکر کو سمراہی پانچ بادشان روم کے
پس پہلے بنایا اُسنے ایک نشان سنہری دیباج کا اور نشان کے سر پر صلیب جوہر کی تھی اور سپرد کیا اس نشان کو قناطر ملک رومیہ کے
اور ہمراہ کیا اُسکے ایک لاکھ سوار قوم رومیہ اور صقالبہ سے اور خلعت اور چتکا پہنایا اُسکو اور بنایا دوسرا نشان دیباج سفید کا جس مین
دو شمسے سونیکے تھے اور اُسکے سر پر صلیب زبرجد کی تھی اور دیا اُس نشان کو جبہ جیر ملک عموریہ اور انگوریہ کو اور خلعت دی اُسکو اور
کہا اُس سے سردار مقرر کیا مین نے تجکو ایک لاکھ رومی پر اور بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا دریجان کو اور مقرر کیا ساتھ اُسکے ایک لاکھ قوم غلیفیہ
اور افرنج سے اور بنایا چوتھا نشان دیباج سیاہ کا اور سپرد کیا قوریہ کو اور سردار مقرر کیا اُسکو ایک لاکھ فوج پر قوم دوقس اور
رمن اور خلیطا سے اور خلعت دی اُسکو اور بنایا پانچوان نشان جڑاؤ موتی اور یاقوت کا ایک سنہری چھتر سے جسکے سرے پر
صلیب یاقوت سرخ کی تھی اور سپرد کیا باہان ارمنی کو اور وہ بہت دوست رکھتا تھا باہان کو اسواسطے کہ تھا وہ عقل اور تدبیر اور شجاعت
والے لوگون سے اور وہ لڑا تھا کہ لشکر فارس سے اور کہا اُس سے کہ اے باہان مین نے سردار مقرر کیا تجکو اس بات پر کہ پس تیرے
حکم کیسی کا حکم نہین ہی اور کہا اُسنے قناطر اور جرجیر اور دریجان اور قوریہ سے کہ جان لو تم اس بات کو کہ صلیبان تمھاری تخت صلیب
باہان کی ہین اور کام تمھارا متعلق اُس سے ہی پس نکرنا تم کوئی امر بدون اُسکی رائے اور مشورے کے اور تلاش اور طلب کرو تم اہل عرب کو
جہان کہین وہ ہون اور نہ خوف اور بددلی کرو تم اور لڑو اپنے دین قویم اور شرع مضبوط کے واسطے اور برابر ہو جاؤ تم چار راہون مین
اسواسطے کہ اگر تم سب ایک راہ لوگے تو نہ وسعت دیگی وہ راہ تمکو اور ہلاک کرو گے تم زمین کو پھر خلعت دی اُسنے جبلہ بن ایہم الغسانی
کو اور ساتھ کیا اُسکے عرب متنصرہ قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے اور کہا اُسنے کہ رہو تم آگے لشکر کے اسواسطے کہ ہلاکی ہر شے
کی اُسکی جنس سے ہوتی ہی اور لوہا لوہے سے کٹتا ہی اور حکم کیا قسون کو اس امر کا کہ نہلاؤ اُنکو معمودیہ کے پانی مین اور قربانی کرو اور نماز دے
کی پڑھو اُنکے واسطے **واقدی** رحمہ اللہ نے سالم مولی ہشام بن عمر بن عنبسہ سے روایت کی ہی کہ کل فوج جو ہرقل نے یرموک
کیطرف سے بھیجی تھی چھ لاکھ تھی تمام گرد ہون اُن کفار سے جو صلیب کا اعتقاد رکھتے تھے اور ایک روایت مین ہی کہ اس فوج کی سات لاکھ
راشد بن سعید الحمیری نے بیان کیا ہی کہ مین نے پوچھا عمرو سے کہ آیا تم موجود تھے فتوحات شام مین اُنھون نے کہا کہ ہان مین موجود تھا

اور مجکو بہتر حال اور خوبی سے دریافت کرنے تعداد لشکر کی پس جب قریب ہمارے پہونچیں فوجین روم کی یرموک مین چڑھ گیا مین
ایک اونچی زمین پر پس شمار کیے مین نے بیس نشان جب ٹھہرے وہ اپنی جگہون مین بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
روماس حاکم بصرے کو واسطے دریافت اور تلاش انکی تعداد کے پس گئے روماس بہ تبدیل وضع اپنے اور غائب ہوے وہ ایکدن رات
پھر واپس آئے پس جب دیکھا انکو یکجا ہوے ہم ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پوچھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے اُنھون نے
کہا کہ سُنا تھا مین نے قوم کو کہ ذکر کرتے تھے کہ کل فوج دس لاکھ ہے پس نہین جانتا ہون مین کہ وہ اس غرض سے یہ تعداد بیان کرتے ہین کہ ہمکو
ڈرا دیں یا کہ ہمارے جاسوس اور بیان کریں وہ ہمسے تاکہ ڈر و تم لوگ اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ای روماس تمھاری فوج مین ہر نشانکے
نیچے کتنے لوگ ہوتے ہین پس کہا روماس نے کہ ای سردار ہمارے لشکر و نمین ہر نشانکے نیچے پچاس ہزار ہوتے ہین پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح
نے یہ کلام کو کہا اللہ اکبر بشرہ اپھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو کم من فئۃ قلیلۃ الآخر تک واقدی رحمہ اللہ بیان کیا ہے کہ جب ہرقل
نے سُنا یہ اور حکم کیا اپنے لشکر کو باہان ارمنی کا اور خلعت دی اُسکو سوار ہوا ہرقل اور ملوک اور بجاے گئے قرناے واسطے کوچ کے اور
نکلا ہرقل اب فارس پر واسطے رخصت کرنے اپنے لشکر کے اور چلا ساتھ اُنکے وصیت کرتا ہوا اور کہا قناطر اور جسر اور دریا مین اور اپنے
پیچھے تقویت سے کہ لیوے اور اختیار کرے ہر ایک تم مین سے ایک راہ کو اور حکم ہر ایک کا تم مین سے جاری اور نافذ ہوگا اُسکے لشکر پر
اسوقت تک کہ صف بندی کرو تم عرب مسلمین پر پس حکم رانی تم مین واسطے باہان کے ہوگی کہ اُسکے ہاتھ کے اوپر کوئی ہاتھ نہوگا اور جان لو تم
اس امر کو کہ تمھارے اور اہل عرب کے بیچ مین یہی واقعہ جنگ ہے پس اگر غالب ہو جاوینگے وہ تم پر پس اکتفا اور قناعت کرینگے وہ شام کے شہرونپر
بھی کلمہ امید کرینگے ہم مین اور ڈھونڈھینگے تمکو جس شہر و نمین تم جاؤگے اور نہ اکتفا کرینگے مال پر سواے جانکے اور بنا دینگے تمھارے بیٹونکو غلام اور
لا دینگے تمھاری لڑکیونکو ملکیت مین اور تمھاری عورتونکو لونڈیان بنا دینگے پس صبر کرو تم لڑائی پر اور مدد دو اپنے دین اور شرع کو
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ پھر روانہ کیا اُسنے قناطر کو اوپر گھاٹی طرطوس اور جبلہ اور اذنیہ پہاڑ نکا اور بھیجا جسر کو
راوبر معرات اور میر مین کی اور روانہ کیا تودر کو حلب اور حماۃ کو اور بھیجا دریجان کو ارض حمص اور قنسرین پر اور روانہ ہوا
باہان ارمنی پیچھے ہر قوم کے مع اپنے لشکر کے اور پیدل لوگ اُسکے آگے آگے تھے کہ دور کرتے تھے پتھرون اور کھنڈ درختونکو راہ سے اور نہین گذر
کرتے تھے کسی شہر مین مگر یہ کہ سختی کرتے تھے وہانکے لوگونپر اور رانگتے اور لیتے تھے اُنسے مرغیان اور چڑیان اور وہ چیز جسکی طاقت اور
قدرت انکو نہ تھی اور لوگ دعا کرتے تھے اُنپر اور کہتے تھے کہ خدا تمکو پھیر پھیر لاوے اور جبلہ بن ایہم الغسانی مقدمۃ الجیش تھا اور اُسکے ساتھ
بنو غسان تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب بھیجا ہرقل طاغی نے اپنے لشکر کو واسطے لڑائی مسلمانونکے موجود تھے جاسوس ابو عبیدہ
بن الجراح کے معاہدین سے لشکر رومیونمین کہ دریافت کرتے تھے اخبار روم کے پس جب پہونچا لشکر شیزر تک جدا ہوے اُنسے جاسوس ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور چلے ڈھونڈھتے ہوے مسلمانونکے لشکر کو پس نہ پایا اُنکو حمص مین اور کہا لوگون نے اُنسے کہ لشکر مسلمانونکا جابیہ
مین ہے اسواسطے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جب فتح کیا حمص کو چھوڑا تھا اہل حمص کے نزدیک اُس شخص کو جو لیتا تھا اُنسے خراج
اور جزیہ اور جاسوس چلکر جابیہ مین پہونچے اور جو دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے بیان کیا پس سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے

یہ حال بڑا معلوم ہوا اُنپر یہ معاملہ اور کہا شکا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور سات گذرانی حالت قلق اور بیقراری مین نہین
آنکھ بند کی بسبب غون کے بحال مسلمانون کے پس جب صبح ہوئی اذان کی اور نماز پڑھی ساتھ مسلمانونکے تاریکی رات مین پس جب
فارغ ہوے وہ نماز سے متوجہ ہوے لوگونکی طرف اور کہا اور قسم دلائی اُنکو اس امر کی کہ نہ پلٹ جاوین وہ یہانتک کہ سنین اُنکے کلام کو
پھر کھڑے ہوے بحالت خطبہ پڑھنے کے پس حمد اور تعریف اللہ تعالی کی بیان کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور
درود بھیجا اُنپر اور دعاے رحمت کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور دعا کی واسطے مسلمانونکے ساتھ مدد اور غلبہ کے پھر کہا کہ
اے گروہ مسلمانونکے رحمت کرے اللہ تعالی تمپر تحقیق اللہ تعالی نے آزمایش تمھاری بلاے نیک مین کی ہی تاکہ دیکھے وہ کہ کیونکر عمل کرتے
ہو تم اور سچا کیا اپنے وعدہ کو اور لایا تمپر اپنی مدد اکثر جگھون مین اور تحقیق میرے جاسوسون نے مجھکو خبر دی ہی کہ دشمن خدا ہرقل نے طلب
مدد کی ہی تمپر ترک کے شہر دمشق سے اور روانہ کیا ہی اُنکو تمھاری طرف بعد از انکہ بوجھل کر دیا ہی اُنکو ساتھ زاد اور سامان کے چاہتے ہین وہ کہ
بجھا دین نور خدا کو اپنے مُنھ سے اور اللہ تعالی پورا کرنیوالا ہی اپنے نور کا اور جان لو تم اس امر کو کہ روانہ ہوے ہین وہ مختلف امرون
مین اور وعدہ اُن سبکا یہ ہی کہ ہو جاوین سب تمھارے مقابلہ مین اور جان لو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی تمھارے ساتھ ہی اور نہوگا وہ شخص
تھوڑا جسکے ساتھ اللہ ہی اور اللہ تعالی مخذول اور پشیمان کرنیوالا ہی تمھارے دشمنونکا اور نہوگا وہ شخص سخت جسکو مخذول اور پشیمان کریگا
اللہ تعالی پس کیا رائے ہی تمھاری اس معاملہ مین پھر کہا اپنے جاسوس سے کہ اُٹھ کھڑا ہو اور آگاہ کر تو مسلمانونکو اس امر سے جو دیکھا ہی تو نے
پس اُٹھ کھڑا ہوا وہ اور آگاہ کیا اُسنے مسلمانونکو ساتھ اُس چیز کے جو دیکھی تھی اُسنے بھاری اور کثیر لشکر سے پس بڑا معلوم ہوا یہ معاملہ مسلمانونپر
اور داخل ہوا بعض کے دلون پر خوف اور دیکھنے لگے بعض اُنمین کے بعض کی طرف اور کہنے اُنمین سے کچھ جواب نہ دیا پس کہا ابوعبیدہ
بن الجراح نے کہ یہ کیا سکوت ہی میرے جواب سے رحم کرے اللہ تعالی تمپر مشورہ دو تم مجکو اپنی اے سے کہ مین نہین ہون مگر مثل ایک کے
تم مین سے پس کلام کیا کچھ لوگون نے سابق الایمان والونسے اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار تم بزرگی اور مرتبے کے آدمی ہو اور تمھاری
شان مین آیات قرآن شریف نازل ہوئی ہین تم وہ ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمکو امین اس اُمت کا مقرر فرمایا ہی اور ارشاد کیا ہی آپ
لکل امۃ امین وامین ھذہ الامۃ ابوعبیدۃ بن الجراح پس ایسا مشورہ دو تم ہمکو جسمین بہتری مسلمانونکی ہو پس کہا ابوعبیدہ نے
کہ مین مثل ایک مرد کے ہون تم مین سے کلام کرتا ہون تم کلام کرتے ہو تم مین بھی مشورہ دیتے ہو تم مشورہ دیتا ہون مین بھی اور اللہ تعالی توفیق
دے پس اُٹھ کھڑے ہوے اُنکی طرف دس مسلمان جسمین کچھ لوگ قوم مین اور کچھ لوگ مفرد سے تھے اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار تم وہ شخص ہو کہ تمھارے
واسطے بلندی اور مرتبہ ہی اور ہماری راے تو یہ ہی کہ روانہ ہو تم اپنی اسجگہ سے اور اُترو ایک میدان چراگاہ اور جاے کشادہ مین جو نزدیک
ہووے وادی القری کے پس ہونگے مسلمان قریب مدینہ طیبہ کے اور کمک پہونچیگی ہمکو خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے
پس جسوقت آوینگے دشمن ہماری طرف ہونگے ہم غالب اور فتحیاب پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ بیشک تم رحمت کرے اللہ تمپر کہ
تحقیق مشورہ دیا تمنے جو تمھاری تجویز مین آیا حالانکہ اگر مین ایسا کرونگا اور چلا جاؤنگا اپنی جگہ سے برا مانینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے
واسطے اس امر کو اور سرزنش اور ملامت کرینگے وہ مجکو اور کہینگے کہ چھوڑ دیا تم نے اُن شہرونکو جنکو فتح کیا اللہ تعالی نے تمھارے ہاتھ پر اور چلیگئے وہان سے

اور امر مثل شکست اور ہزیمت کے تمسے واقع ہوا پھر کہا کہ مشورہ دو مجکو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس اٹھ کھڑے ہوے قیس بن ہبیرۃ المرادی رضی اللہ
عنہ اور کہا کہ اے امین الامۃ نہ پھیرینگے ہم اپنے اہل وعیال کیطرف صحیح اور سالم اگر نکل جائینگے ہم ملک شام سے کبھی اور کیونکر
چھوڑینگے ہم حشمتیں پہننے والے اور نہرین اور کھیتی اور انگور اور سونا اور چاندی اور ریشمی کپڑا اور کیونکر پھیرینگے ہم بجانب قحط حجاز اور بر
زمین خشک بے گیاہ اور غذاے جو لباس صوف کے اور ہلوگ اس مقام مین مثل ایسے عیش وسیع اور پاک مین ہین کہ اگر مار ڈالے جائینگے
ہم یہان پس بہشت وعدہ گاہ ہماری ہے اور رہونگے ہم ہیچ ایسی نعمتونکے کہ ہر آئینہ نزدیک کریگا اللہ اس شخص کو جو چھوڑیگا اور جاویگا طرف
عالم ثابت اور برقرار اور ہمسائگی کے محمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ سچے ہیں قیس بن ہبیرہ اور کلام حق کہا
انھون نے پھر کہا کہ اے لوگو آیا پلٹوگے تم بجانب شہر تیہار اور ڈیلے کے اور چھوڑ دوگے تم ان گبرون کے واسطے مخلون اور شہر بنا ہون اور
باغون اور نہرون اور کھانون اور پینیون اور چاندی کو بتحقیق سچے ہین قیس اپنے کلام مین اور ہم نہین جانیوالے ہین اپنی جگہ سے تا اینکہ
حکم کرے اللہ تعالی ہمارے بیچ مین اور وہ بہترین حکم کرنیوالا ہے پس اٹھ کھڑے ہوے قیس بن ہبیرہ اور کہا کہ سچ کہے اللہ تعالی تمہارے کلام کو
اور اعانت کرے تمہاری سرداری پر اور نہ جدا ہو تم اپنی جگہ سے اور پھر دسا کرو تم اللہ غالب پر پس اگر جاتی رہیگی تمسے فتح اس عالم کی امید
رکھتے ہین ہم کہ نہ جاتا رہیگا ہمسے ثواب اس عالم کا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے قیس بن ہبیرہ سے کہ مشکور کرے اللہ تعالی تمہارے
کامونکو پس رائے تمہاری ہے اور پے در پے ہوا قول مسلمانونکا ساتھ اچھائی تجویز قیس بن ہبیرہ کے مگر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کہ وہ چپ تھے
اور کچھ نہین بولتے تھے پس سامنے آئے انکے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ اے ابا سلیمان بتحقیق تم مرد بزرگ منش اور تیز سوار اور چالاک
ہو اور تم صاحب رائے اور ارادہ اور مبصر سب کامونکے ہو پس تم کیا کہتے ہو قیس کے کلام مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ ہان سنا
ہین نے مشورہ قیس کا مگر یہ کہ میری رائے سوائے انکی رائے ہو ولیکن مین نہین چاہتا ہون کہ مخالفت کرون مین مسلمانونکی اور بتحقیق متفق ہو چکی
ہو رائے انکی اس جگہ کے ٹھہرنے مین ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیان کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس اگر ہو گی رائے تمہاری موافق
واسطے مسلمانونکے اختیار کرونگا مین اسکو اور ہونگا مین تابع تمہاری رائے کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ جان او تم اے معشر اس امر
کو کہ اگر ٹھہرے رہوگے اپنی اس جگہ مین پس بتحقیق اعانت دوگے تم اپنے اوپر دشمن کو اسواسطے کہ یہ مقام جابیہ کا نزدیک ہے
قیساریہ سے اور یہین قسطنطین ہرقل کا بیٹا چالیس ہزار کی جماعت سے ہے اور اہل اردن بسبب تمہارے خوف کے وہان
رکے ہوے ہین اور مین تمکو یہ مشورہ دیتا ہون کہ کوچ کرو تم اپنی جگہ سے اسطرح سے کہ گویا تم استقبال کرنیوالے ہو اپنے دشمن کے
اور چھوڑ دو تم اذرعات کو پس پشت اپنے یہانتک کہ جا اترو تم یرموک مین اور ہوگی مدد اور کمک امیر المومنین کے پاس سے
آکر ملنے والی تم مین اور تم سامنے اپنے دشمن کے بیچ جگہ کشادہ اور قابل دوڑانے اور گرداوے گھوڑونکے ہوگے پس جب کہا
خالد بن الولید نے یہ کلام مسلمانون نے کہا کہ مشورہ خالد بن الولید کا بہتر ہے ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیے اور اٹھ کھڑے ہوے بلا تاخیر
اور کہا کہ اے سردار عمل کرو تم خالد بن الولید کی رائے پر اور روانہ کرو انکو اس جانب کو جو نزدیک تر قادسیہ کے ہو وہ دین وہ ہمین ہمارے
لشکر اور رومیونکے لشکر کے جو اردن مین مقیم ہے تاکہ سختی اور دشواری مین پڑے ہمارا لشکر وقت ہمارے کوچ کرنیکے اسواسطے کہ قریب ہے

کر بلند ہونگی واسطے کوچ لشکر کے ان درختون سے آواز ہیں پس داخل ہوگی تمھارے دشمنونکے دلونمین طمع اور امید پس اگر آوینگے وہ بارادۂ غارتگری یا مکر اور فریب کے ملاقی ہونگے اُنسے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیونکے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہے خدا کی اے بیٹے حرب کے یہ بات تو نے میرے دلکی کہی اور میری بھی یہی راے تھی پس کوچ کیا مسلمانون نے اور بلایا ابوعبیدہ بن الجراح نے اس لشکر خالد بن الولید کو جو آیا تھا اُنکے ساتھ عراق سے اور خالد بن الولید کے ساتھ کیا اس لشکر کو اور حکم دیا انکو ہیں وہ مسلمانونکی نگہبانی پر اور طلیعہ انکے لشکر کے پس ایسا ہی کیا خالد بن الولید نے اور واقع ہوا شور مسلمانون کا وقت اُنکے کوچ کرنیکے یہانتک کہ سُنی گئی آواز اُنکے شور کی ایک فرسخ پر اور طلب کیا اُنھون نے یرموک کو اور سُنی ان رومیون نے جو بیچ تھے اردن ہیں آواز مسلمانونکی وقت کوچ کرنیکے پس طلب کیا رومیون نے مسلمانونکو اور گمان کیا فرار کا نسبت مسلمانونکے اور امید کی انہین اور ملاقی ہوے وہ خالد بن الولید اور لشکر زحف سے پس آگے آئے رومی پس جب دیکھا خالد بن الولید نے گروہ مشرکین کی باگونکی طرف در آنحالیکہ وہ آگے آئے تھے پس ہنسے اور کہا کہ احتیاط رکھو کیا آپی زرہ مضبوط ہے پھر پکار کر کہا اپنے ساتھیونسے کہ لو تم یہ نشانی غلبے کی ہے پس نکالا مسلمانون نے تلوارونکو اور بڑھایا نیزونکو اور حملہ کیا خالد بن الولید اور ضرار بن الازور اور طلحہ بن نوفل عامری اور عامر بن الطفیل اور زبیر ابن اکمال الدم اور ہلال بن مرہ اور صخر بن غانم اور مثنیٰ اُنکے اور لوگون نے پس ہنوئی رومیونکو طاقت اُنکے مقابلے کی پس پیٹھ پھیر کر بھاگے وہ اور مسلمان مارتے اور قید کرتے تھے انکو یہانتک کہ ڈالدیا زمین پر اُنھون نے رومیون سے ایک بڑا پشتہ کشتون کا اور قریب ہوے اُنسے خالد بن الولید وقت ہزیمت کے دریاے اردن تک پس ڈوب گئی اسمین ایک جماعت کثیر رومیونکی پھر روانہ ہوے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیونکے بارادۂ شمول لشکر ابوعبیدہ بن الجراح کے اسواسطے کہ وہ پہونچ گئے تھے یرموک مین اور چھوڑا تھا اُنھون نے بیشت اپنے اور تھا وہان ایک بڑا ٹیلا مثل پہاڑ کے پس چڑھایا ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکی عورتین اور اُنکی اولاد کو اُس ٹیلے پر اور حکم کیا اُنکو ہتیار اور بیدار رہنے کا اور کھڑے گئے نگہبان اور مقرر کیے طلایع اور جاسوسونکو ہر راہ پر اور آئے خالد بن الولید لڑائی سے اور اُنکے ساتھ قیدی اور مال غنیمت کا تھا پس دعاے خیر دی انکو ابوعبیدہ بن الجراح نے اور کہا کہ قسم ہے خدا کی نشانی غلبے کی ہے بشارت ہو تمکو پروردگار عالم کیطرف سے اور ٹھہرایا مسلمانونکو یرموک مین اور وہ لوگ ساتھ سامان اور ہتیار کے مستعد تھے واسطے لڑائی دشمنونکے گویا کہ وہ منتظر وعدے کے تھے اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اس امر کی کہ ملوک نے کوچ کیا ہے بجانب یرموک کے پس بھیجا اُسنے اپنے ایلچی کو بجانب بابان کے درانحالیکہ وہ سرزنش اور ملامت کرتا تھا بابا نکو اور سست سمجھتا تھا اُسکی راے کو توقف روانگی مین اور برانگیختہ کرتا تھا اسکو چلنے پر بجانب لڑائی مسلمانونکے پس جب پہونچا ایلچی بابا نکے پاس خط قسطنطین کا بلایا اُسنے بطارقہ اور ملوک کو اور پڑھکر سُنایا خط اُنکو اور حکم کیا چلنے کا اور کہا اُسنے ملوک اور بطارقہ سے کہ ہوکر گذرو تم کسی شہر مین شہرہاے شام سے مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیلو تم رہا نکے لوگونکو خوشی یا جبر سے پس روانہ ہوا فوج رومیونکی بعض کے پیچھے بعض اور نہین پہونچے تھے وہ کسی شہر مین اُن شہرون سے جنکو مسلمانون نے فتح کیا تھا مگر یہ کہ درشتی اور ملامت کرتے تھے اُنکو اور کہتے تھے سختی ہو تم پر چھوڑ دیا تمنے اپنے دین کو اور میل کیا تمنے بجانب اہل عرب کے پس وہ لوگ کہتے تھے کہ تم ہمسے زیادہ تر مستحق ملامت کے ہو کیواسطے کہ تم لوگون نے فرار اختیار کیا اُسنے اور چھوڑ دیا

ہرکو نشانہ واسطے بلا کے پس مطیع بنایا ہمنے اپنی جان کو واسطے ان عرب کے پس بچاتے تھے رومی حق بات کو اور سکوت کرتے تھے
اُنکے جواب سے اور ہمیشہ لیتے تھے عوام الناس کو آگے اپنے تا اینکہ پہونچے وہ یرموک[1] میں پس اُترے وہ بمقام ویرالجبل کے اور
وہ نزدیک تھا زمین رقاد اور جولان سے اور اپنے اور مسلمانونکے بیچمیں تین فرسخ جگہ چھوڑی اور پڑاؤ اُنکے لشکر کا چھ فرسخ طول اور
عرض میں تھا پس جب پورا ہو گیا لشکر روم کا دکھلائی دیے اور قریب ہوے اگلے گروہ اُنکے مسلمانونکے لشکر پر اور تھا وہ جبلہ بن
ایہم غسانی اور ساٹھ ہزار عرب متفرقہ جو مقدمۃ الجیش باہان کے تھے پس جب دیکھا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجانب کثرت
دشمن کے کہا اُنھوں نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عطیہ بن عامر نے بیان کیا ہے کہ نہیں مناسبت دیا جاتا تھا
لشکر روم کا مگر ساتھ پھیلی ہوئی ٹیڑی کے جو قوت بند کر دیتی ہے وہ کنارہاے آسمان اور زمین کو بسبب اپنی کثرت کے اور دیکھا ہمنے
مسلمانونکو کہ بدل گئیں رنگتیں اُنکی اور ظاہر ہوا اُنسے رنج اور گھبراہٹ اور نہیں جدا ہوتے تھے وہ مگر قول لاحول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم سے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دیکھتے تھے اُنکی طرف اور کہتے تھے ربنا افرغ علینا صبرا وثبت
اقدامنا آخر آیت تک اور اختیار کیا مسلمانونے احتیاط کو اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے جاسوسون کو اور حکم کیا
اُنکو کہ داخل ہوویں وہ قوم کے لشکر میں اور دریافت کریں مسلمانونکے واسطے خبر اُنکی پس روانہ ہوے اور غائب رہے
ایکدن اور ایک رات اور پھرے وہ بجانب لشکر مسلمانونکے اور بیان کیا اُنسے حال تعداد اُنکا اور گروہ اور گھوڑے اور ہتھیارونکا
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ امید رکھتا ہوں میں اللہ سے اس امر کی کہ ہووے سارا سامان اُنکا مال غنیمت ہمارے واسطے
پس جب اُترا باہان مع اپنے لشکر کے مسلمانون کے مقابلے میں نہر یرموک اور بلد رقاد اور ارض جولان اور بلد سوا اور پر چند روز
نہ لڑے وہ مسلمانون سے اور نہیں ڈالا اُنپر لڑائی کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سبب توقف اور بچھڑ جانے باہان کا مسلمانونکی
لڑائی سے یہ تھا کہ ہرقل نے ایک ایلچی بھیج کر باہان کو یہ کہلا بھیجا تھا کہ نہ جاری کر تو لڑائی کو اپنے اور مسلمانون کے بیچ میں یہانتک
کہ بھیجے تو اُنکے پاس ایک ایلچی کو اور وعدہ کر تو اُنسے ہماری طرف سے ہر سال مین ساتھ مال کے واسطے اُنکے سردار عمر رضی اللہ
عنہ اور اُنکے ہمراہیونکے اور یہ کہ اُنکے قبضے مین رہیگا جابیہ سے حجاز تک پس جب پہونچا ایلچی باہان کے پاس اور بیان کیا اُس سے
پس کہا باہان نے کہ افسوس ہو کہ بلا دین عرب ہمکو اس امر کی طرف پس کہا جرجیر نے کہ جو بادشاہ نے کہا اُسکے کرنے مین تجھکو کیا
مشقت ہو گی پس کہا باہان نے جرجیر سے کہ جاؤ اُنکی طرف اور طلب کرو تو اُنمین سے کسی ایسے مرد عاقل کو جس سے بات چیت
کرے تو اس امر مین جو سُنا ہی تو نے اور کوشش کرو اس معاملے مین پس پہنے جرجیر نے ریشمی کپڑے اور باندھا اُسنے سر پر ریشمی
سندل اور ڈالدیا گرد میں جبل وغیرہ کو اور سوار ہوا ایک بڑے شہری[2] پر جسپر سنہری زین تھا اور نکلے اُسکے ساتھ ایکہزار آدمی قوم ندیحہ سے
پس جب ظاہر اور نزدیک ہوا وہ مسلمانونکے لشکر کے ٹھہرا اُنکے سامنے اور کہا اُس گروہ مسلمانونکے سامنے آوے ہمارے بہادر اسوار
تاکہ بیٹھ کریں ہم تمیں گفتگو اپنی شاید کہ ہم مصالحہ کر لیویں اور نہ خونریزی کریں ہم اور سُنا اُسنے کلام کو مسلمانون نے اور آگاہ کیا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس سوار ہوے وہ اپنے گھوڑے پر اور چلے بجانب جرجیر کے یہانتک کہ ملے دونون گروہ دونکے جانورونکی

اور لوگ دیکھتے تھے اُن دونوں کی طرف پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ ای بھائی کفر کے کہ تو جو مجکو کہتا ہی اور پوچھ جو تجھکو پوچھنا ہی پس کہا
جریر نے کہ ای برادر عربانہ فریب مین ڈالے تجکو یہ کہنا تمہارا کہ بھگا دیا ہمنے رومیونکو بت جگہو مین اور فتح کر لیا ہمنے اُنکے شہرونکو پس دیکھو تم
اب اُس چیز کو جو تمہارے سامنے آئی ہی اسواسطے کہ ہمارے ساتھ تمام مختلف زبانونکے لوگ ہین اور ہمین قول و قسم کی ہی روم
اور ارمن نے اور معاہدہ اس امر کا کیا ہی کہ نہ بھاگینگے وہ تمہارے مقابلے سے اور نہ اُنکے مقابلے کی طاقت نہین ہی پس پھیر جاؤ تم
اپنے شہرونکی طرف تحقیق پایا اور پہونچگئے تم بادشاہ کی زمین سے اسقدر کوکہ پایا تمنے اور تحقیق قصد اور میل اس امر کا کیا ہی عظیم روم
نے کہ نہ ترک کرے تمہارے ساتھ احسان کرنے کو اور وہ دیتا ہی اور ہبہ کرتا ہی اسقدر جو لیا ہی تمنے شہرون سے سال کی مدت مین اور
لیلیا ہی گھوڑے اور ہتھیار اور جب تم آئے تھے تو پاپیادہ چلتے تھے اور اب تم نیک اور خوش حال ہو گئے ہو پس منظور اور قبول کرو تم اُس
امر کو جسکی طرف بلاتا ہون مین تمکو ورنہ ہو جاؤ گے تم ہلاک ہونے والونسے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آیا تو کہہ چکا اُسنے کہا ہان پس
تمہارا جواب کیا ہی ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جو تو نے حال اپنے ساتھیونکا قوم روم اور ارمن سے اور قصد نہ بھاگنے کا انکی نسبت
بیان کیا پس خطا کی تو نے اس کلام مین اور ہمکو تلوار سے دھمکانے اور ڈرانے مین اسواسطے کہ ہم تلوار سے نہین ڈرتے ہین اور ہم شمشیر زنی
کو نکلے ہین اور اپنے کام مین ہم یقین رکھتے ہین اور ضرور ہم فتح کرینگے تمہاری زمین کو اور رہینگے تمہارے بادشاہ کے خزانیکو جیسا کہ
وعدہ کیا تھا ہمسے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہمارے نبی کا وعدہ خلاف نہین ہی اور جو تو نے حال معاہدہ رومیونکا
در باب نہ بھاگنے کے بیان کیا ہی پس چھپا لینگی رومیونکو تیز تلوارین ہماری تلوارونکی پس بھاگینگے وہ اپنے پیچھے کو اور کہنا اور ڈرانا
تیرا اپنی کثرت تعداد اور جماعت پر پس تحقیق دیکھا ہی تمنے حال قلت اور ضعف ہمارا اور کیونکر بھڑے ہم تمہاری بڑی جماعتون پر سامان
اور ہتھیار سے اور دوست ترین چیزونکا ہمکو وہ دن ہی جسمین جاری کرینگے ہم لڑائی یہانتک کہ معلوم ہو جاویگا کہ کون ہم مین کا
ایسا ہی جسکی خواہش اور تمنا لڑائی ہی پس جب سنا جریر نے کلام اُنکا متوجہ ہوا وہ ایک مرد ارمنی کیطرف اور کہا کہ سختی ہو تجھپر اے
سنبیل بادشاہ بڑا بچانے والا اس قوم کا ہی پھیر پھیری اُسنے باگ اپنے گھوڑے کی اور پلٹ گیا ہان کیطرف اور آگاہ کیا اُسکو ابوعبیدہ
بن الجراح کی گفتگو سے پس کہا ہان نے جریر سے کہ آیا کہا اور بلایا تو نے اُنکو بجانب مصالحے کے اُسنے کہا نہین قسم ہی حق مسیح کی کہ
مین نے اس بار مین اُنسے کوئی آغاز گفتگو نہین کی ولیکن بھیجے تو اُنکے پاس بعض عرب متنصرہ کو اسواسطے کہ عرب بعض اُنمین کے بعض
کیطرف میل کرتے ہین پس اُسیوقت بلایا ہان نے جبلہ بن ایہم غسانی کو اور کہا اُس سے کہ جا تو اُن قوم کیطرف اور ڈرا تو اُنکو ہماری کثرت سے
اور ڈال تو اُنکے دلونمین خوف و دہشت کو اور آتا تو اُتر مکاور فریب اپنا پس نکل کر روانہ ہوا جبلہ تا اینکہ مسلمانونکے سامنے آ ٹھہرا اور پکار کر کہا اُسنے
اپنی بلند آواز سے کہ ای گروہ عرب کے آوے تم مین سے میرے پاس کوئی مرد اولاد عمر بن عامر سے کہ گفتگو کرونمین اُس سے پس سنا
ابوعبیدہ بن الجراح نے کلام جبلہ کا اور کہا مسلمانون سے کہ بھیجا ہی قوم نے تمہارے پاس ابناے جنس کو بارادہ مکر و فریب کے بسبب
پاس لگانگت اور قرابت کے پس بھیجو تم اُسکے سامنے ایک مرد کو انصار سے پس جلدی کی اُسنے پاس جانیکی عبادہ بن صامت رضی اللہ
عنہ نے اور کہا اُنمون نے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ اوسرداری مین اُسکے پاس جاؤنگا اور سنونگا جو وہ کہیگا اور جواب اُسکا دونگا پس چلدی اپنے

گھوڑے پر سوار ہو کر گئے عبادہ بن صامت سامنے جبلہ کے پس دیکھا جبلہ نے ایک مرد سخت سیاہ رنگ کو کہ گویا وہ قوم شنوہ سے ہے
اور ڈراؤنے دیکھنے سے بسبب بڑائی اُنکے ڈیل ڈول کے پس کہا جبلہ نے کہ ای جوان تم کن لوگوں سے ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ میں اُس قوم
سے ہوں کہ جس قوم کا آدمی تو نے طلب کیا ہے میں اولاد عمرو بن عامر سے ہوں جبلہ نے کہا مبارک ہو تمکو کون قبیلے سے ہو تم عبادہ بن صامت
نے کہا میں قبیلہ خزرج سے ہوں میں عبادہ بن صامت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں پس سوال کر تو جو تجکو منظور ہے پس کہا جبلہ
نے کہ ای بیٹے چچا کے میں نہیں آیا ہوں تمھارے طرف مگر اسوجہ سے کہ میں جانتا ہوں کہ اکثر تمھاری جماعت کے لوگ قریب ویرگانے ہیں پس میں بھی خواہ
اور مشورہ دینے والا تمھارا ہوں اور یہ قوم جو آئے ہیں گرداگرد تمھارے اُنکی ساتھ ایسا لشکر ہے کہ نہیں سامنا ہو سکتا ہے تمکو اس سے اور لشکر
کے پیچھے لشکر ہے اور یہ بات نہ کہو تم کہ ہمنے کاٹ ڈالا ہے تمھاری جماعتوں کو ایک بعد دوسرے کے اور جان لو تم کہ لڑائی کھونے والی مثل دول
کے ہے اور اگر غالب ہو جائینگے وہ تمپر تو نہ ہوگی تمکو کوئی جاے پناہ مگر تیرے اور اگر وہ شکست اُٹھاوینگے تو پلٹ جاوینگے وہ اپنے لشکر اور
شہر پناہ ہوں اور خزانوں اور شہروں کی طرف اور جو تمنے پایا ہے پس لیلو تم اور پھر جاؤ تم اپنے شہروں کو عبادہ بن صامت نے کہا کہ فارغ ہوا
تو اپنے کلام سے جبلہ نے کہا کہ ہاں تم کہو جو تمکو منظور ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ ای جبلہ آیا نہیں جانا تو نے اُس چیز کو کہ بلائی ہوے ہم
تمھاری پہلی جماعت سے اجنادین وغیرہ میں اور کیونکر فتح اور غلبہ دیا ہے کو اللہ تعالیٰ نے تمپر اور بھگا دیا تمھارے نافرمانی کرنیوالوں کو
ہم جانتے ہیں اس امر کو کہ جسقدر تمھاری جماعت باقی ہے اُسکا معاملہ ہمپر آسان ہو گیا اور ہم لڑتے ہیں اور لڑینگے ایسے دین سے کہ
چاہتے ہیں ہم رد دہی اُسکی نہیں ڈرتے ہیں ہم جو آگے آتا ہے ہمارے اور نہیں پرواکرتے ہیں ساتھ تمھاری جماعت کے اور ہم حریص
اور خواہشمند ہیں خونریزی کے پس نہیں دیکھتے ہیں ہم کوئی چیز بہت میٹھی رومیوں کے خون سے اور میں دعوت کرتا ہوں ای جبلہ تمکو بجانب
اسلام کے اور داخل ہو تو میں اپنی قوم کے ہمارے دین میں تاکہ حاصل ہو تجکو بزرگی دنیا و آخرت کی اور ہو تو تابع ایسے امر کا کہ فدا کرے تو
اپنی جانکو ہمپر ساتھ برائی اور شفقت کے اور تو رؤسا ے عرب سے ہے اور ہمارا دین ظاہر اور غالب ہو چکا ہے پس تبعیت کر اور اختیار کر
تو راہ اُس شخص کی جسنے رجوع بجانب حق کے کی اور کہا تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس خشمناک ہوا جبلہ کلام عبادہ بن صامت سے
اور کہا اُسنے کہ چپ ہو تم میرے سامنے ایسے کلام سے کہ نہیں جدا ہونیوالا ہوں میں اپنے دین سے عبادہ بن صامت نے کہا کہ اگر انکار کرتا ہے تو
اور رہیگا اپنے کفر پر پس ڈرا اس امر سے کہ ڈالیں ہم تجکو اول نیزہ بازی میں کہ ہم گرند پہونچانیوالے ہیں لڑائی میں اور اگر پھیونگے تجکو ہماری
تلوارین تو ہر ائی پاویگا تو انکی نوکوں کی تیزی سے اور چھوڑ دے تو ہمکو اور رومیوں کو اپنے حال پر کہ وہ نسبت تیرے آسان اور سبک ہیں اور
اگر تو انکار کریگا اس سے اور آمادہ رہیگا انکی رد دہی پر تو اُتریگی تجپر وہ چیز جو اُتریگی اُنپر پس خشمناک ہوا جبلہ اور کہا اُسنے کہ تم کسوجہ سے مجکو
اپنی تلوار سے ڈراتے ہو آیا نہیں ہوں میں مثل تمھارے اور نہیں ہوتا ہے ایک مرد دیگر مقابل ایک مرد کے عبادہ بن صامت
نے کہا کہ جان لیا ہے ہمنے کہ تو ہمارے پاس آیا اور ہمارا نقصان کرنے آیا ہے حالانکہ ہم مثل تمکو گوں کے نہیں ہیں سختی ہو تمپر حال یہ ہے کہ
ہم باوصف اپنی قلت جماعت کے توحید کرتے ہیں اپنے پروردگار کی اور درود بھیجتے ہیں اُسکے نبی پر اور ہمارے پیچھے ایک لشکر ہے کہ پھیلا
دو کنارہ ہاے عالم کو جبلہ نے کہا کہ میں تمھارے پیچھے کوئی لشکر مثل اس لشکر کے جو تمھارے ساتھ ہے نہیں دیکھتا ہوں اور نہ کوئی اور گروہ تمھارا

مدد کرنیوالا ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ تو جھوٹا ہے قسم ہو خدا کی اپنے کلام مین ہمارے پیچھے لوگ بزرگ شریف دلیر سخت ہین کہ جانتے ہین موتکو غنیمت اور زندگانی کو تاوان ہر ایک انمین کا بذارہ لشکر ہزار آیا ہو لگیا تو عمر رضی اللہ عنہ اور اُنکی شدت اور مضبوطی کو اور عثمان یعنی اللہ عنہ اور اُنکی دانش اور جوانمردی کو اور علی کرم اللہ وجہہ اور اُنکے دبدبہ کو اور عباس اور طلحہ اور زبیر اور فلان اور فلان لوگ جو یکجا ہوے ہین اُنکے پاس مسلمانان مکہ اور طائف اور یمن وغیرہ سے پس جب سُنا جبلہ نے یہ کلام کہا اُسنے ای بیٹے چچا کے آیا تھا مین بارادے تمھاری نصیحت کے پس ہرگاہ انکار کی تمنے پس مین درخواست کرتا ہون تجھسے اس امر کی کہ سوال کرو تم اپنی قوم سے کہ قبول کرین وہ صلح کو جسکی طرف ہم انکو بلاتے ہین عبادہ بن صامت نے کہا قسم ہو خدا کی نہ صلح ہوگی ہمارے اور تمھارے بیچمین مگر ساتھ ادائے جزیہ یا اسلام یا تلوار کے اور اگر ہو تا عذر اور بیوفائی کرنا امر بد ہمارے نزدیک ہر آئینہ بلند کرتا مین تیرے اوپر اپنی اس تلوار کو اور بھیجدیتا تیری روح کو دوزخ کیطرف پس جب سُنا یہ جبلہ نے کلام عبادہ بن صامت کا حالانکہ اُنھون نے نہ موافقت کی جبلہ سے کلام مین اُسکی جانب کو پس پھیرا وہ ڈرتا ہوا بجانب باہان کے درانحالیکہ بھرلیا اُسکے دل نے گفتگوے عبادہ بن صامت سے خوف اور ڈر کو پس جب ٹھہرا وہ آگے باہان کے ظاہر تھا اسکے چہرہ سے خوف پس کہا باہان نے جبلہ سے کہ تیرے پیچھے کیا حال ہو اُسنے کہا کہ ای بادشاہ مین نے ڈرایا اور رعب ڈالا اُنپر پس اُنکے نزدیک یکسان ہو اور اُنھون نے کہا ہو کہ نہین ہو ہماری خواہش اور آرزو مگر لڑائی باہان نے کہا کہ یہ کیا بے صبری ہو جو تجھسے ظاہر ہوئی ہو آیا نہین ہین وہ عرب مثل تمھارے مین نے سُنا ہو کہ وہ تیس ہزار ہین اور تم ساٹھ ہزار ہو آیا نہین لڑسکتے ہین وہ آدمی تمھارے اُنکے ایک آدمی سے تو اُنکو واجب ہو ای جبلہ اور تیرے بھائی بند اُنکی لڑائی کیواسطے اور ہم تمھارے پیچھے ہین پس اگر فتح اور غلبہ پاوے اُنپر تو ہو گا ملک ہمارے تمھین مشترک اور رہے گے تم نزدیک ترین لوگونکے واسطے اور وہ ملک ہمارا جو عرب نے لیا ہو اور باہان ترغیب دیتا تھا جبلہ کو بخشش اور انعام مین اور خواہش دلاتا تھا اُسکو لڑائی پر پس منظور کیا جبلہ نے اس امر کو اور آگاہ کیا اپنی قوم بنوغسان کو اور حکم کیا اُن کو کہ ہشیار ہو جاوین اور زرہین پہنین وہ پس ایسا ہی کیا قوم نے اور سوار ہوے ساتھ پورے لوہے کے درانحالیکہ نہین ملا تھا کوئی رومی نہین اور آگے اُنکے جبلہ بن ایہم سنہری زرہ پہنے ہوے اور لٹکائے ہوے تھا اس تلوار کو جو بنائی ہوئی تھی بیانبو کی اور اُسکے ہاتھ مین وہ نشان تھا جو ہرقل نے اُسکے واسطے بنایا تھا پس چلا وہ بجانب صحابہ کے ساتھ ہزار کی جماعت سے پس جب دکھائی دیے اور قریب ہوے وہ مسلمانون کے مثل دیوار آہنی کے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ وہ باتین کر رہے تھے عبادہ بن صامت سے جو اُنکے اور جبلہ کے بیچ مین ہوئی تھین کہ دفعتہً دکھائی دیے اُنکو بنوغسان پس جب دیکھا اُن کو مسلمانون نے پہچانا اُنکو اور آواز دی بعض نے بعض کو کہ ای گروہ مسلمانو نکے بتحقیق عرب منتصرہ تمسے لڑنیکو آتے ہین پس کیا کہتے ہو تم اس معاملہ مین مسلمانون نے کہا کہ لڑینگے ہم اللہ سے اُمید مدد اور غلبہ کی رکھتے ہین اور قصد کیا لوگون نے اُنکی طرف کوچ کرنیکا پس پکارکر کہا خالد بن الولید نے مسلمانون سے کہ صبر کرو تم جمعت کرو اللہ تمپر اور نہ جلدی کرو تم پس بتحقیق ورآئی ہو اُنپر کوری تا اینکہ مکر کرو نگا مین اونکے ساتھ کہ اُسکے سبب سے وہ ہلاک ہو جاوینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ کیا ہی ای ابا سلیمان خالد بن الولید نے کہا کہ ای سردار زمین نے اعانت چاہی ہو ہمارے جنس عرب سے اور وہ تھا ہمارے دین مین اور اگر ہم تمام اپنی جماعت سے اُسنے لڑینگے تو یہ بات ہماری لیے باعث ضعف کی ہوگی دین مین بھیجونگا اُنکے مقابلہ مین کچھ لوگ اُنھین سے کہ کام کرینگے وہ اُنکے پھر پیٹھ مین اور جب پلٹ جاوینگے وہ ہمارے سامنے سے تو ہوگا یہ امر باعث

شکستی متر کیں اور انکی بڑی سبکی کا اور اگر انکار کرینگے وہ پھر جانے سے اور آمادہ جنگ ہونگے تو نکلینگے انکی طرف کچھ تھوڑے لوگ کہ پھیر دینگے انکو انکی پشت
پس تعجب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید کے کلام سے اور کہا اے ابا سلیمان کہ تم جو تمنے تجویز کی ہے اور جو خطا ہوا ہے تمھارا یہ تعین پس اسی وقت
بلایا خالد بن الولید نے قیس رض بن سعید بن عبادہ خزرجی اور کعب بن مالک انصاری اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبد اللہ اور ابی ایوب
خالد بن زید کو پس جب آ ٹھہرے یہ لوگ خالد بن الولید کے سامنے کہا خالد بن الولید نے اُنسے کہ اے مددگاران خدا رسول کے یہ عرب آئے ہیں تمھارے
طرف تمسے لڑنے کے پس اگر وہ قوم غسان اور لخم اور جذام چچیری بھائی تمھارے ہیں پس اگر تم انکی طرف اور گفتگو کرو اُن سے اور کوشش کرو انکے
پھیر دینے میں لڑائی سے پس اگر وہ ایسا کرینگے تو بہتر ہے ورنہ لیلونگی ہماری تلواریں انکے تئیں اور ہو دینگے ہم کافی انکی لڑائی کو پس انکے اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ پانچ شخص تھے انصار تھے تا اینکہ سامنے ہوے جبلہ کے اور تجاوز کیا تھا جبلہ نے مسلمانونکے مقابلہ میں ارادہ لڑائی
یہانتک کہ جب قریب ہوے صحابہ قوم غسان سے پکارا انھون نے کہ اے گروہ عرب کے قوم غسان اور لخم جذام سے بھائی تمھارے ہیں اور ہم چاہتے ہیں
نزدیک ہونیکو تمسے پس اجازت دی اُنکو جبلہ کے اپنے نزدیک آنیکی پس جب داخل ہوے صحابہ پاس اُسکے اور وہ خیمہ سرخ ریشمی میں جسمیں فرش زرد
بچھا ہوا تھا تکیہ لگائے بیٹھا تھا اور اُسکے گرد ملوک آل جفنہ تھے پس دعا دی اُسکو مثل دعای سلاطین کے پس بلند کیا جبلہ نے اُنکے مرتبونکو اور کہا کہ آے
اولاد چچا کی تم عزیز اور پیگانے ہو اور میں آیا تھا تمھاری طرف لشکر سے جسنے ڈھانپ لیا ہے تمکو پس بھیجا تمنے میرے پاس ایسے شخص کو نہیں جماعت سے جسے گفتگو
میں تجلد اور شدت کی پس کونسا امر تمکو میرے پاس لایا ہے پس اسکے پہلے کلام کیا اُس سے جابر بن عبد اللہ نے اور کہا اُنھون نے کہ اے بیٹے چچا کے نہ مؤاخذہ کر تو ہمسے اُنکی گفتگو کا
اسواسطے کہ ہمارا دین نہیں قائم رہتا ہے مگر ساتھ نصیحت کے اور مسلمانونکے واسطے نصیحت کرنا واجب ہے اسواسطے کہ تو عزیز اور قرابتی ہے پس ہم
آئے ہیں تیرے پاس واسطے یہ کہ بلاتے ہیں ہم تجکو طرف اسلام کے اور ہو جاوے تو اہل اسلام سے اور ہمارا تیرا حال یکساں ہو جاویگا اسواسطے کہ دین ہمارا
بزرگ ہے اور نبی ہمارے بزرگ اور دانا ہیں جبلہ نے کہا کہ میں اس امر کو دوست نہیں رکھتا ہوں اور میں اپنے دین میں تبدیل کیا گیا ہوں اور تم گروہ
عرب اوس اور خزرج نے پسند کیا ہے ایک امر کو اور میں نے پسند کیا ہے اپنے واسطے ایک امر کو پس کہا اُس سے انصار نے کہ تو مرد بزرگ ہے اور تجھسا
آدمی نہیں بے علم رہ سکتا ہے اسلام اور اُسکے رتبے سے پس قبول کر تو اسلام کو تا کہ راہ پر ہو جاوے پس انکار کی جبلہ نے پس بہت کچھ سمجھایا صحابہ نے
جبلہ نے کہا ڈراتا ہوں میں اس امر کو کہ جسوقت چھوڑ دونگا میں تمسے لڑائی کو اور ہو دے غلبہ واسطے روم کے تمپر تو نہ بچ سکو گے تم رہونگا میں اُسکے اس بات پر
کہ نکالدینگے وہ مجکو میرے شہر سے اسواسطے کہ روم نہیں راضی ہونگے مجھسے مگر اس بات پر کہ لڑونگا میں تمسے اور اُنھون نے مجکو بڑا بنایا ہے اور اگر
داخل ہو جاونگا میں تمھارے دین میں تو حقیر اور زاجیر ہونگا میں صحابہ نے کہا کہ ہرگاہ تو اس سے انکار کرتا ہے جسوقت کہ غالب اور رفتمند
ہو جائینگے ہم تو مار ڈالینگے ہم تجکو اسواسطے کہ ہماری تلواریں پھاڑ ڈالتی ہیں ہڈیونکو پس سختی لڑائی کی ساتھ غیر تیرے کے دوست تر ہے ہمارے
نزدیک اور ارادہ کیا صحابہ نے اُسکے ڈرانیکا تا کہ پھیر جاوے وہ رومیون سے اور جبلہ نے انکار کی اس امر سے اور کہا قسم ہے مجھے صلیب
کی ضرور لڑونگا قوم سے اگرچہ ہو لڑائی بھائی اور سب پیگانون سے پس کہا قیس رض بن سعید نے کہ تحقیق گھیر لیا ہے شیطان نے
تیرے دل کو اور تو دوزخی ہلاک ہونے والون سے ہے پس قریب تر تو دیکھیگا ہم سے ایسی لڑائی کو کہ بوڑھا ہو جاوے گا
بسبب اُسکے لڑکا پس اُٹھ کھڑے ہوے قیس رض اور کہا اپنی قوم سے کہ چلو تم دوری اور خواری ہو واسطے اُسکے جبلہ نے

کہا کہ مستعد ہو تم کل واسطے لڑائی کے پس چلے آئے صحابہ پھر کر خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور آگاہ کیا انکو جبلہ کے
حال اور گفتگو سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ چھوڑو اسکو پس قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر آئینہ دیکھیگا جبلہ ہم
میں سے ایسے لوگوں کو کہ نہ ارادہ کرینگے وہ اسکی لڑائی میں سوائے رضامندی پروردگار عالم کے اور کہا انھوں نے کہ ای گروہ مسلمانوں کے
قوم ساٹھ ہزار ہیں اور ہم کچھ زیادہ تیس ہزار اور ہم اللہ تعالیٰ کے گروہ ہیں اور چاہتے ہیں ہم کہ ملاقی ہوں اور بگیریں ہم اس جماعت سے
پس اگر مارا ہمنے جبلہ کو تو بڑھ جائیگی ہیبت ہمارے دشمنوں کے دلوں میں لیکن منتخب کرونگا میں کچھ لوگ اپنی جماعت سے واسطے لڑائی ان عرب کے ابو سفیان
نے کہا کہ واسطے اللہ کے ہر کام نیک تمہارا ای ابا سلیمان تحقیق رائے نیک کو پہنچے تم پس کرو تم جس امر کا ارادہ کیا ہے تم نے اور لیلو اس لشکر سے جسکو تم
چاہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ میں چاہتا ہوں کہ منتخب کروں اپنے لشکر سے تیس آدمی پس لڑے ہر آدمی ہم میں سے دو ہزار سے ان منتشرہ سے
پس نہیں باقی تھا کوئی شخص مسلمانوں سے مگر یہ کہ تعجب کیا اسنے مقولہ خالد بن الولید سے اور گمان کیا انکی نسبت فرار کا پس جس شخص نے پہلے اسنے
اس بات میں سخن کلام کیا وہ ابو سفیان تھے پس کہا انھوں نے کہ ای بیٹے ولید کے آیا یہ کلام تمہارا فرار کا ہے یا صحیح اور درست ہے خالد بن الولید نے
کہا قسم ہے اس ذات کی جسکی میں عبادت کرتا ہوں کہ نہیں کہا میں نے مگر کلام صحیح اور درست کو پس کہا ابو سفیان نے کہ ہو گے تم اس صورت میں
خلاف کرنیوالے واسطے حکم اللہ تبارک اور ظلم کرنیوالے اپنی ذات پر اور میں نہیں گمان کرتا ہوں اس امر کا کہ تمہارے واسطے ہمیں قوت ہو پس اگر کہتے
تم کہ لڑیگا ایک مرد دس سے تو یہ آسان ہوتا تمہارے اس کلام سے کہ لڑیگا ایک درہم میں کا دو ہزار سے اور اللہ تعالیٰ رحم کرنیوالا ہے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے
ہمپر کہ لڑے ہم میں کا ایک آدمی دو آدمیوں سے اور ایک سو سے اور ایک ہزار دو ہزار سے سو تم تیس آدمی ساٹھ ہزار کے مقابلے میں تجویز کرتے ہو سو اس بات کو
ہم میں سے کوئی نہ قبول کریگا اور اگر قبول کریگا تو غرور ساتھ اپنی ذات کے اور اعانت کریگا اپنے ہلاک پر خالد بن الولید نے کہا کہ ای ابا سفیان نہ ہو جاؤ تم بدفال اور ڈرانیوالے
اسلام میں حالانکہ تھے تم مضبوط اور شجاع جاہلیت میں خاموش ہو تم اپنی گفتگو سے اور دیکھو کہ کیسے بہادر شہسوار مسلمانوں کو میں منتخب کرتا ہوں پس
جب تم انکو دیکھو گے تو جانو گے اس امر کو کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ بیچ دیا ہے انھوں نے اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کے واسطے ہبہ کر دیا ہے اور نہیں چاہتے ہیں وہ لڑائی
سے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور جسکے دل کا حال اللہ تعالیٰ اس کیفیت سے جانیگا تو لائق اور سزاوار ہوگا اللہ تعالیٰ پر یہ کہ مدد کریگا اسکی اگر چلیگا
وہ آگ کے ٹکڑوں پر ابو سفیان نے کہا کہ ای سلیمان بات یہی ہے جو تم نے کہا اور میرا کلام نظر شفقت بحال مسلمانوں کے تھا اور اگر تمہارا ارادہ یہی ہے تو
ساٹھ آدمی ساٹھ ہزار کیواسطے مقرر کرو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہاں مشورہ ابو سفیان کا مناسب ہے خالد بن الولید نے کہا کہ قسم ہے خدا کی نہیں
ارادہ کیا تھا میں نے اپنے اس کلام سے مگر فرار اور فریب کرنیکو ساتھ اپنے دشمن کے اسواسطے کہ جسوقت وہ شکست اٹھا کر پھر جاوینگے اپنے سر داگر صراف
تو داخل ہوگا تو ف اور ڈر ہمارا ان میں اور جانے کا ہمارا ہاں اس امر کو کہ ہمارا لشکر اسکے واسطے کافی اور مثل ہے ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ تم ساٹھ آدمی لیلو بعض انمیں کے بعض کی اعانت کرینگے خالد بن الولید نے کہا کہ جس شخص کا جی چاہے اسبات کے واسطے ورنہ میرے واسطے
تو سوائے اپنی جان کے اور کچھ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ توفیق دیوے مجکو اس چیز کی جسکو میں دوست رکھتا ہوں عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا ہے کہ پہلے سب سے جس شخص کو
خالد بن الولید نے انتخاب کیا شہسواران مسلمین سے وہ زبیر بن العوام اور بعد انکے فضل بن عباس تھے پھر کہا خالد بن الولید نے کہاں ہیں ہاشم بن سعید
الطائی کہاں ہیں شہسوار بنی تمیم کے نعمان بن عمرو التمیمی کہاں ہیں شرحبیل بن حسنہ کہاں ہیں خالد بن سعید کہاں ہیں عمرو بن عبد اللہ کہاں ہیں صفوان

بن فضل المعطل السلمی کمان ہین صفوان بن امیہ کمان ہین سہیل بن عمرو کمان ہین ربیعہ بن عامر کمان ہین ضرار بن الازور کمان ہین رافع بن عمیرہ
کمان ہین عدی بن حاتم طائی کمان ہین یزید الخیل الابیض الرکبان کمان ہین حذیفہ بن الیمان کمان ہین قیس بن الیمان ہین قیس
بن سعید الخزرجی کمان ہین کعب بن مالک انصاری کمان ہین سوید بن عمرو بن الغنوی کمان ہین عبادہ بن صامت کمان ہین جابر بن عبداللہ
کمان ہین ابو ایوب انصاری کمان ہین عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق الاموی کمان ہین عبداللہ بن عمر بن الخطاب العدوی کمان ہین یزید بن الخطاب کمان ہین
رافع بن سہیل کمان ہین یزید بن عامر کمان ہین عبیدہ بن اوس کمان ہین مالک بن نضر کمان ہین حارث بن عبد کمان ہین ظفر بن ابی الہابہ کمان ہین عبداللہ بن
بن عوف کمان ہین قابس بن قیس کمان ہین عباد بن عبیداللہ کمان ہین رافع عنجدہ اور تخمین ان انکی کہ برابر ہی لڑنی تخمین ایکسو سوار سے کمان ہین
عبید بن ابی عبید کمان ہین سعید بن قیس کمان ہین ہلال بن صابرہ کمان ہین ابن ابی ابید کمان ہین کلال بن حارث کمان ہین حمزہ بن عمر کمان
ہین عبیداللہ بن یزید واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ہین نے مختصر کرکے ذکر کیا ہے اور تحقیق خالد بن الولید نے منتخب کیا اکثر قوم انصار
سے پس کہا قوم انصار نے کہ خالد بن الولید آگے کرتے ہین آجکے روز انصار کو اور پیچھے کرتے ہین مہاجرین کو شاید انکے دلمین کوئی بات ہو انصار
کیطرف سے یا یہ کہ انکو برگزیدہ کرتے ہین واسطے لڑائی انکی قوم کے تاکہ دیکھین وہ کہ کیسا ہی صبر انکا اس معاملے مین یا ارادہ کرتے ہین وہ ہمارا مرکا
آگے کرین انکو واسطے ہلاکی کے اور شفقت کرتے ہین اولاد مغیرہ پر پس جب سنا خالد بن الولید نے یہ کلام متوجہ ہوے وہ بہانتک کہ انصار کے
پیچھے آئے اور کہا کہ قسم ہے اللہ کی اے اولاد عمرو بن عامر کے نہین بلایا اور تجویز کیا ہین نے تکو پر اس معاملے مین جسکو پسند کیا ہے ہین نے
اپنی ذات کیواسطے اور بہتر جانتے ہو تم اعتماد کرنے تمپر اور تمھارے باپ پر اسواسطے کہ تمھارے دادا نہین ایمان نے جگہ پکڑی ہے انصار نے کہا کہ تم سچے ہو پھر مصافحہ کیا
اسنے اکثر قوم نے اور وے نزدیک ہوے نیکے ساتھ انکے دل کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ بسکے پیچھے ساٹھ آدمیون سے خالد بن الولید نے
حاطب بن عمرو کو بلایا پس جب بلایا انکو نے حاطب بن عمرو کو ساتھ کے پیچھے ظاہر ہوا خشم اور غصہ انکے چہرے سے اور حاطب کو شدت
عداوت تھی اپنے بھائی سہیل کے ساتھ اسلام مین اور وہ اکثر کہتے تھے رسول اللہ صلعم سے کہ یا رسول اللہ اگر قدرت پاؤنگا مین اپنے بھائی سہیل کے
جو بہتر تو پہنچاؤنگا اسکو پس تعجب فرماتے تھے مصطفےٰ انکی اچھائی ایمان سے پس جب ہوا دن پر مرک کا آگے گیا خالد بن الولید نے سہیل کو پیچھے حاطب
کو پس لاحق ہوئی حاطب کو عار اور آئے خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ اے بیٹے ولید کے تم ہمیشہ دشمن رہے خاندان بنی عامر کے آگے کرتے ہو تم
جسکو پیچھے ہونا چاہیے اور پیچھے کرتے ہو جسکو آگے ہونا چاہیے اور نہین ارادہ کیا ہے تمنے اس امر سے مگر یہ کہ چھوڑ دو تم ہمکو اور مقدم کرو ہمارے
غیر کو اور نہین خفا ہوتی تجویز امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی تمھارے باب مین کہ تم نامزد کرتے ہو اپنی دلیری اور جوانمردی پر ساتھ اس چیز کے جو فتح
کی اللہ تعالیٰ نے تمھارے ہاتھ پر اور تم اپنے کو شجاع اور لوگونکو اپنے سے کم جانتے ہو اور اگر ہین نہ ڈرتا اللہ تعالیٰ سے حالانکہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ
اور اعتماد کرتے ہین مومنین تو ملامت مین اپنی باگ کو تمھاری باگ کے ساتھ اور اپنے گھوڑے کو تمھارے گھوڑے کے ساتھ اور حملہ کرتا مین اور تم ان کافرونپر
پس دیکھتے مسلمان کہ کون ہم مین کا بڑا صبر کرنیوالا ہی مشرکین کی لڑائی پر اللہ تعالیٰ کی راہ مین پس خشمناک ہوے خالد بن الولید حاطب
کے ساتھ اور کہا اسنے کہ تمکو اور تم ایسے اور لوگونکو کہنے کی بات ہو گئی اور دراز ہوئین زبانین تمھاری گفتگو مین یہانتک کہ زیادہ کہا تمنے
میرے لیے ملامت کو نزدیک عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور مین نہین جانتا ہون اس امر کو تمھارے واسطے اس کلام مین کوئی گناہ ہے

اور نہیں ہے یہ مگر آزمایش اللہ تعالیٰ کیطرف سے کہ ناطق کیا ہے اُسنے اس کلام سے تمھاری زبانونکو اور چاہتا ہے وہ میری آزمایش کو اس سبب سے
اور میرے صبر کو اور میں درخواست کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے توفیق اور سلامتی کی تاکہ دور ہو جاوے میرے دل سے ننگ و عار شیطان کی اور غصہ زمانہ
جاہلیت کا پھر کہا قسم ہے خدا کی اے خالد اگر قصد کرو تم بعد اس کلام کے اس امر کا کہ رکھو تم اپنے قدم کو خالد کے رخسار پر تو ہرگز نہ پاؤ گے تم اُنمیں رنج کو
اور بیقراری اور بے تابی اور فروتنی کے ہو واسطے بندہ خدا کے اور ادا کرے طاعت کے ہو واسطے رسول اللہ صلعم کے پس نہیں باقی تھا کوئی سخن
سے اُنمیں سے جسنے سنا قول خالد بن الولید کا مگر یہ کہ شکر گزاری اور احسان اُنکی یاد کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح سنتے تھے قول خالد بن الولید کا پس وہ
روئے گئے اور کہا قسم ہے خدا کی اے ابا سلیمان کہ تم غرور دیتے ہو اللہ کی شکر گزاری میں پھر کھڑے ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور پکڑ لیا ہاتھ خالد کا اور
ڈالدیا اُنکے ہاتھ کو خالد بن الولید کے ہاتھ میں پس بیٹھے اور وہ مصافحہ کیا ایک نے دوسرے سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ میں امید رکھتا ہوں
اسکی کہ ہو جاؤ تم دونوں مصداق اُسکے جو فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مجید میں ونزعنا ما فی صدورہم من غل آخر تک واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ جب انتخاب کیا خالد بن الولید نے شہسواران مسلمین سے ساٹھ مردونکو کہ ہر ایک اُنمیں کا اگر ارادہ کرتا ذات واحد لشکر کے مقابلے کو تو یہ
آسان تھا اُسپر بسبوقت کہا خالد بن الولید نے اُنسے کہ کیا رائے ہے تمھاری رحمت کرے اللہ تم پر بیچ میں حملہ کرینگے میرے ساتھ اس لشکر پر جو ہمسے لڑنیکو آیا ہے
اور وہ لوگ قوم عرب میں مثل تمھارے اور تم خوب اُنکو جانتے اور پہچانتے ہو پس اگر ہو گا اُنکو ہمارے مقابلہ میں صبر اور ثابت قدمی کریگا اللہ تعالیٰ بحالت صبر کے
ساتھ مرد کے اور شکست دونگے تمھاں عرب پس جان لو اس امر کو تم اس لشکر کو شکست دونگے پس جب شکست دونگے تم اُنکو اور پڑ جاویگا خوف تمھارا
دلوں پر اُنکے پلٹ جائینگے وہ بحالت زیانکاری کے اُنھوں نے کہا کہ اے ابا سلیمان کرو تم جو تمسے ہو سکے قسم ہے خدا کی ہرگز نہیں لڑینگے ہم اپنے دشمنونسے مثل لڑائی ایسے
شخص کے جو بیکنار ہے اللہ تعالیٰ سے دین کو اور بھروسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی قوت پر اور خرچ کرتا ہے طلب آخرت میں اپنی جانکو پس وہ اجزاے خیر کی ہے خالد بن
الولید نے اور ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو اور کہا کہ آمادہ ہو جاؤ تم حمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر اور لیلو تم ساز اور سامان اپنا اور رہو وین تمھارے پاس
مسلمانوں کے نزدیک کہ نہ والی ہو تمکی اور نہ لیوے کوئی تم میں نیزے کو اسواسطے کہ نیزہ ہوتا ہے راستی اور کہی کرنیوالا کبھی میل کرتا ہے وقت مارنیکے پس راستی
کریگا ہے اور نہ لو تم تیر دونکو کہ وہ خطا بھی کرتے اور کارگر بھی ہوتے ہیں اور سوار ہو گھوڑوں تیز رو پر اور نہ سوار ہووے کوئی مرد اپنے اُس گھوڑے پر جسپر
اُسکو اعتماد نہ ہو اور وعدہ کرو اُنمیں اس امر کا کہ ملیگا اُنکو نزدیک حوض محمد مصطفےٰ صلعم کے ہوگی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ متفرق ہوے
ساتھوں مسلمان اپنے اسباب کیطرف واسطے درستی اپنے حال کے اور سلام کرتے تھے وہ اپنے اہل و عیال پر اور ضرار بن الازور آئے اپنے خیمے میں اور
لباس پہنا اُنھوں نے اور سلام کیا اپنی بہن خولہ پر پس جب درست کیا اُنھوں نے آلات لڑائی کو خولہ اُنکی بہن نے کہا کہ اے بھائی میرے کبھی نہیں دیکھی میں
تمکو کہ تم مجکو اسطرح سے رخصت کرتے ہو جیسے کوئی یقین کرنیوالا جدائی کا رخصت کرتا ہے پس آگاہ کیا ضرار نے اُنکو اس حال سے کہ وہ ارادہ رکھتے ہیں
دشمن سے بھڑنیکا بمعیت خالد بن الولید کے پس دیں خولہ اور کہا کہ اے بھائی میرے لڑو تم دشمن سے اور تم یقین رکھتے ہو ساتھ اللہ تعالیٰ کے ہو اسطے
کہ دشمن نزدیک کریگا تمسے وقت دور کو اور نہ دور کریگا نزدیک کو پس اگر پیش آویگا تمپر کوئی حادثہ لاحق ہوگی تمکو تمھارے دشمن سے کوئی مصیبت تو
قسم ہے خدا کی ہرگز نہیں سست اور ضعیف ہو جاوینگی خولہ اور ہونگی بیٹھنے والی زمین پر پالیوگی تم بھائی اپنا اور جانیگی تم میں جلدی سے پس روئے ضرار بن الازور اُنکے
رونے سے اور رات گذاری اُنھوں نے نماز اور دعا اور عاجزی اور رونے میں واسطے کہ طلب کرتے تھے وہ مدد کو اللہ تعالیٰ سے تا اینکہ ظاہر ہوئی صبح بسم

پورا کیا قوم نے وضو کو اور بلند کیا آواز دنکو ساتھ اذان کے اور نماز صبح کی پڑھائی انکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پس جب فراغت پائی
قنون نے نماز سے تو سبکے پہلے جلدی کی نکلنے کی لڑائی مین خالد بن الولید نے اور وہ اشعار رجزیہ پڑھتے تھے اور گئے وہ اپنے اسباب کیطرف
و سینا اپنے ہتھیار دنکو اور رخصت کیا اپنی ازواجکو اور سوار ہوا ہر وہ اگے لشکر مسلمانونکے اور یکجا ہوے تھے ساتھی انکے پس سبکے پیچھے جو آئے انکے
پاس وہ ابو عبیدہ بن الجراح تھے اور تھے ہمراہ انکے زبیر بن العوام اور انکے ساتھ انکی زوجہ اسماء بنت ابی بکر صدیق تھین اور یکجانب مین انکے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ تھے
اور اسماء دعا کرتی تھین انکی سلامتی کی اور کہتی تھین کہ ای بھائی میرے نہ جدا ہو نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے سے وقت اپنے حملہ
لینیکے کرنام وہ امر جودہ کرینگے اور لڑنام اسطرح سے جسطرح وہ لڑین اور نہ لاحق ہو تمکو اللہ کے کام مین ملامت کسی ملامت کرنیوالی کی اور رخصت
کیا اصحاب نبی نے اپنے اہل کو اور روانہ ہوے اور خالد بن الولید انکے بیچین تھے گویا وہ شیر تھے اور گرد انکے شیر تھے یہانتک کہ ٹھہرے وہ سامنے
ہم میان جبلہ کے پس جب دیکھا بوغسان نے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف حالانکہ وہ تھوڑے تھے گمان کیا انھون نے کہ وہ بھیجے ہوے آئے
ہین انکے پاس بطلب مصالحہ اور ترک لڑائی کے اور چلا کر کہا جبلہ نے اپنی قوم کو اور درخواست روانگی کی انسے اور پکار کر کہا غسان سے کہ جلدی کرو تم
بجانب مدد دہی صلیب کے پس قبول کیا انھون نے اور لیا انھون نے سامان لڑائی کو اور بلند کیا صلیبانکو اور صف بندی کی واسطے لڑائی کے
اور بلند ہوا آفتاب پر اور تلوارین چمکتی تھین مثل روشنی آفتاب کے اور چمک خود دنکی مثل روشنی آگ کے تھی اور ٹھہرے وہ بانتظار اس امر کے کہ کیا کام
کرتے ہین صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جب برابر ہوئین دونون جماعتین نکلے خالد بن الولید اپنے ساتھیونکے بیچ سے اور پکار کر کہا اپنی
بلند آواز سے کہ ای عبادت کرنوالو صلیب کے اور کھانیوالو قربان کے نکلو اور چلو تم بجانب لڑائی کے اور نیزہ بازی کے پس جب سنا جبلہ نے کلام
خالد بن الولید کا جانا کہ مسلمان بھیجے ہوے نہین آئے ہین بلکہ لڑنیکو آئے ہین پس نکلا جبلہ قلب لشکر سے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتا تھا پھر کہا
جبلہ نے کہ کون شخص ہے ہمارا پکارنیوالا واسطے ہماری لڑائی کے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ شخص مین ہون پس نکلو تم بجانب مقتل لڑائی کے جبلہ نے
کہا تحقیق ہمنے درست کیا ہے اپنے کامونکو تمھاری لڑائی کے واسطے اور تم نہین دور ہوتے ہو ہماری ملاقات سے اور قسم ہے حق مسیح کی کہ نہ منظور کرینگے
ہم اس چیز کو جو تم ہمسے خواہان ہو پلٹ جاؤ تم اپنی قوم کیطرف اور آگاہ کرو تم اس امر سے کہ سوائے لڑائی کے ہم کچھ نہین چاہتے ہین پس ظاہر کیا اسکے
لیے خالد بن الولید نے تعجب کو اسکے کلام سے اور کہا کہ ای جبلہ آیا جانتا ہے تو کہ ہم نہین آئے ہین مگر واسطے لڑائی کے پس اگر تم ہماری نسبت یہ
کہو کہ ہم گروہ قلیل ہین پس اللہ تعالی مدد اور غلبہ دیگا ہمکو تم پر جبلہ نے کہا کہ ای جوان تحقیق غرور اور فریب کیا تمنے اپنی ذات اور قوم کے ساتھ
جو تم ہمسے لڑنیکو آئے ہو خالد بن الولید نے کہا تو ایسا گمان نہ کر پس قسم ہے خدا کی ہم جدا ہوے ہین تمسے لڑنیکو ہر مرد ہم مین کا تمھارے ایکہزار کے واسطے
کافی ہے اور ہمارے پیچھے ایسے قوم رہ گئے ہین کہ وہ زیادہ خواہشمند ہین لڑائی کے خواہش پیاس سے سرد پانی کیطرف جبلہ نے کہا کہ ای بھائی مخزوم کے
تحقیق مین بزرگ جانتا تھا تمکو عقل مین اور قصد کیا تھا مین نے تمھارے مقابلے مین چلانے اور بھیجنے دلیرونکو تا اینکہ سنا مین نے تمسے یہ کلام
کہ تم ساتھ آدمی قصد ہماری لڑائی کا رکھتے ہو اور ہم رئیس غسان اور قوم لخم اور جذام کے ہین اور اب ہم حملہ کرتے ہین تمپر ساٹھ ہزار سے
پس نہ باقی رہیگا تم مین کا کوئی شخص اور پکار کر کہا جبلہ نے اپنی قوم کو کہ ای آل غسان حملہ کرو حملہ کرو پس حملہ کیا ساٹھ ہزار نے ایک ہی
ساتھ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور انکے ہمراہیون پر پس ثابت قدمی کی انکے مقابلے مین صحابہ رضی اللہ عنہ نے

اور سخت ہوئی لڑائی اُنکے بیچ میں پس نہیں سنی جاتی تھی مگر آواز شور و غل قوم کی اور پڑیں تلواریں خود و پر یہانتک کہ یقین کیا ہر مسلمان نے اور مشرک نے اس امر کا کہ خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے نہ نجات پاوینگے قتل سے پس تکبیر کہی مسلمانوں نے اور لاحق ہوا انکو قلق اور اضطراب اپنے مسلمان بھائیوں اور بعض اُنکے بعض سے کہتے تھے کہ تحقیق خالد بن الولید فریب نفس میں آگئے بہ نسبت ہمارے ساتھیوں کے اور ہلاک کیا اُنکو اور رومی کہتے تھے کہ اگر ہلاک کیا جبلہ نے اس گروہ کو پس لامحالہ ہلاک عرب کا ہمارے ہاتھ سے حاصل ہے اور اسیطرح برابر لڑائی ہوتی رہی عبادہ بن صامت نے بیان کیا ہو کہ واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری خالد بن الولید اور زبیر بن العوام اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق اور فضل بن عباس اور ضرار بن الازور اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی کہ تحقیق دیکھا تھا میں نے ان چھ شخصونکو کہ ملائے ہوئے تھے مونڈھے لڑائی میں اور بچاتے تھے اور نگاہ رکھتے تھے بعض انمیں کے بعض کو اور نہیں جدا ہوتے تھے پس کتنے لوگ ایسے تھے کہ باقی رہگئے بدون مددگار کے دائیں جانب میں اور کتنے ایسے تھے کہ نیست ہوگئی تھی مدد اُنکی بائیں جانب کی اور زیادہ کیا تھا لڑائی نے مشغلونکو پس کتنے خون تھے کہ بہنے لگے اور کتنے قرار پکڑنیوالے زمین کے جھک گئے اور متوجہ ہوئے ساتھ دلیرونکے اور چلاتے تھے تیرونکو اور نیزہ بازی کی اُنھوں نے ساتھ نیزہ ہائے بلندکے اور تنگی میں ڈالا ساتھ تلوارون چمکتی ہوئی کے اور سُن ہوگئے بازو تھکے ہوئے اور آئی کوشش اور گئی سستی اور دست بستگی اور زخمدار ہوگئیں ہڈیاں گوہ دار سوارونکے مونڈھونکی اور جب درآئے انمیں جیسے اصحابی اور قتل کیا اُنکو جلدی سے پس داخل ہوا میں ساتھ اُنکے اور کہا میں نے کہ پہونچیگی مجکو وہ چیز جو پہونچیگی اُنکو اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے کہ ای اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جگہ سے قیامت ہے اور بتحقیق دیکھی خالد بن الولید کو وہ چیز جسکی وہ تمنا رکھتے ہیں پس جب گرم ہوئی ہمارے بیچ میں لڑائی پیادہ ہوگئے خالد بن الولید اپنے گھوڑے سے اور پیادہ ہوگئے مرقال بن ہاشم اور ہجوم کیا اُنپر لوگون نے اور منڈالا اُنکو اگر اُنکے زبیر بن العوام اور فضل بن عباس نے درانحالیکہ بچاتے تھے اُن دونونکو اور فضل بن عباس پکار کر کہتے تھے کہ جدا ہوا ی گروہ کتونکے اور دور ہو اصحاب سے میں شہسوار و نیزہ زن ہوں میں ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں عبادہ بن صامت نے بیان کیا ہو کہ قسم ہو پیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ میں نے شمار کیے تھے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کہ میں حملے کہ حملہ کرتے تھے وہ خالد بن الولید کیطرف سے اُس لشکر پر جو گرد اُنکے تھا پس مار ڈالتے تھے وہ ہر حملہ میں ایک سوار کو گروہ قوم سے اور سوار ہوئے خالد بن الولید ایک گھوڑے پر سوائے اپنے گھوڑے کے اور سوار ہوئے مرقال ایک گھوڑے پر اسیان قوم سے اور حملہ کیا اُنھوں نے مشرکین پر اسطرح کہ گویا وہ لڑے نہ تھے اور برابر تمام اس دن سخت لڑائی لڑتے رہے تا اینکہ قریب غروب ہوا آفتاب اور تھے وہ مثل شیر حملہ آور کے اور مسلمانونکو سخت قلق تھا اپنے بھائیونپر پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شور کر کے کہا مسلمانونسے کہ حملہ کرو برکت دیوے اللہ تعالیٰ تم میں پس دیکھیں ہم کہ ہمارے بھائیونکا کیا حال ہوا کہ بے شبہہ ہلاک ہوئے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے پس سبھون نے اُنکا کہنا منظور کیا سوائے ابو سفیان کے پس کہا ابو سفیان نے ابو عبیدہ بن الجراح سے ای سردار ضرور قوم مسلمانونکو مخلصی حاصل ہوگی اور دیکھوگے تم جو کچھ ہوگا پس التفات کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب کلام ابو سفیان کے اور بوجہ قلق کے قصد حملے کا کیا اور رونے لگے پس اُسی حالمیں کہ وہ آمادہ تھے حملہ کرنے پر کہ دفعتہً لشکر منتصرہ کا بھاگ نکلا اور آواز دی مسلمانونکی بلند ہوئیں ساتھ قول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شی قدیر کے اور پکارا ہوئے

بعض کے بعض کے پاس اور گروہ منتشرہ کا بھاگا جاتا تھا اسطرح سے کہ گویا کسی پکارنیوالے نے آسمان سے پکار کر بھگا دیا تھا انکو اور آئے خالد بن
الولید اور ساتھی اُنکے وسط معرکہ سے دراخالیکہ پیاسے تھے وہ بسبب لاحق ہونے مشقت اور شدت کے پس تحسس اور تلاش کی اپنے
ساتھیونکی خالد بن الولید نے پس نہ دیکھا اُنمیں مگر چند مردونکو پس طمانچے مارتے تھے وہ اپنے مُنہ میں اور کہتے تھے کہ ہلاک کیا تو نے مسلمانونکو اے
ولید کے کل پروردگار عالم کے سامنے تجکو اس بارے میں کیا عذر ہوگا پس دیکھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور پکار کر کہا اُنسے کہ کیا حال
ہے تمھارا اے خالد اُنھوں نے کہا کہ اے سردار ہم کردیا ہمیں نے مسلمانونسے چالیس شخصونکو منجملہ اُنکے زبیر بن العوام اور فضل بن عباس اور جابر اور ابو
اور فلان اور فلان شمسوار ان مسلمین ہیں پس استرجاع کی اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور کہا اے
خالد میں نے کہا تھا تجھے کہ تمھارا غرور قریب ترہمارے ساتھ کچھ نہ کچھ کریگا پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے انا للہ وانا الیہ راجعون پس کہا اُنسے
سلامہ بن اوس السلمی نے کہ اے سردار ہو تم جگہ لڑائی کو اور تلاش کرو صحابہ کو پس اگر دیکھو گے تم انکو تو خیر ورنہ لوگ یا تو قید ہو گئے ہیں یا تو قتل
کفار کا کیا ہے پس لائی گئیں ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس مشعلیں آگ کی اور در آئے وہ لڑائی کی جگہ میں پس دیکھا اُنھوں نے کہ بنی غسان
سے پانچ ہزار آدمی مارے گئے ہیں اور صحابہ سے دس آدمی شہید ہوے ہیں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ احتمال ہے کہ بقیہ صحابہ قید میں
ہیں یا مشرکین کا بھیجا کیا ہے پھر کہا اُنھوں نے اللھم امنن علینا بالفرج ولا تفجعنا بابن عمۃ نبیک ولا بابن عمۃ الفضل
پھر کہا اُنھوں نے کہ اے گروہ مسلمانونکے کون شخص تم میں سے بھیجا کریگا نشان قوم کا اور دریافت کریگا خبر مسلمانونکی اور ثواب اجر مزدوری
اُسکی اللہ تعالیٰ پر ہوگی پس منظور کیا اس امر کو خالد بن الولید نے اور کہا کہ میں ایسا کرونگا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تم اس کام
کو نہ کرو کہ تم تھکے اور مشقت اُٹھائے ہوئے ہو خالد بن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی میں ضرور جاؤنگا اُنکی تلاش کو پھر بدل لیا خالد بن
ولید نے اپنے گھوڑیکو عازم بن ہبیرہ کے گھوڑے سے جسکا نام ہرطال تھا کہ تیز روی میں نہیں ملتا تھا اُس سے مگر غبار پس کہا اُن سے
گھوڑے کے مالک نے اے ابا سلیمان بشارت ہو تجکو ساتھ اُس چیز کے کہ خوش کریگی تجکو کہ ایسے گھوڑے پر تم سوار ہو کہ جسکی سواری میں
نے احد اور خیبر اور ذات السلاسل اور تبوک اور یمامہ میں کی ہے اور سوار ہوتے تھے اسپر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
روز غزوہ حنین کے اور سوار ہوتے تھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بروز ردہ کے جب کہا تھا اُنھوں نے کہ لڑونگا میں سلطنت اُنکے ہمراہ ان
دونوں بھیجنے کے پس خوش ہوے خالد بن الولید اور ڈالدیا اُسکی باگ کو بطلب تعاقب قوم اور تبعیت کی اُنکی ایک مسلمانوں سے پس بہت
دور نہیں چلے تھے خالد بن الولید کو دفعتہ سُنی اُنھوں نے آواز تہلیل اور تکبیر کی پس جواب دیا خالد بن الولید نے مثل اُسکے پس آئی
قوم خالد بن الولید کیطرف کہ آگے اُنکے زبیر بن العوام اور فضل بن العباس تھے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اُنکی طرف مرحبا
کہا اُنسے اور تعظیم کی اُنکی اور سلام کیا اُنپر اور کہا فضل بن عباس سے کہ اے ابن عم رسول اللہ کے کیا حال تھا تمھارا اُنھوں نے کہا
کہ اے ابا سلیمان شکست دی اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو اور پھیر دیا اُنکو اُنکے پیچھے پس تعاقب کیا اُنکا اور یہ امر اسوجہ سے ہمنے کیا
تھا کہ کچھ لوگ ہم میں کے قید ہو گئے ہیں پس اُمید کی ہمنے رہائی کی پس دیکھا ہمنے اُنکو اور بیشک وہ مار ڈالے گئے ہیں خالد بن الولید نے
کہا کہ قوم ضرور قید میں ہیں زبیر بن العوام نے اُنسے پوچھا کہ اُن کی قید کا حال تم کو کہاں سے معلوم ہوا خالد بن الولید نے

کما اسوجہ سے کہ جنے نہیں پایا اُنکی جگہ میں سوائے دس کے اور ہم میں ہیں اور ہم چھیس ہوا اور پانچ قید ہو گئے ہیں اور رہے قید ہونے ہیں حارث بن غمیرۃ الطائی اور ضرار بن الازور اور ربیعہ بن عامر اور عاصم بن عمرو اور یزید بن ابو سفیان بیس سخت گذرا یہ معاملہ مسلمانو نے یہ اور سجدہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اسنے گھوڑے کے زمین پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای گروہ مسلمانو نکے قسم ہے خدا کی کہ خرچ کیا میں نے اپنی جانو نکو پس روزی ہوئی ہو نکو شہادت اور جہاد یکے موت اُنکی آگئی تھی اور پانچ آدمی تم میں سے قید ہو گئے ہیں اور رہائی اُنکی میرے ہاتھ پر ہوا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور رات گذرانی مسلمانوں نے حالت خوشی اور سرور میں اور مشرکین نے سختی میں اور ناخالیکہ شگفتگی پائی اُنکے حامی لشکر نے پس بلایا باہان نے جبلہ کو اور دریافت کیا سب حال اور کام اُسکا پس کہا اُسنے کہ ای بادشاہ ہم برابر غالب تھے یہانتک کہ درآئی تاریکی رات کی پس ہنگامہ اور شور کرکے پکارا ہمکو پکارنیوالے نے پس متفرق کر دیا اُسنے جماعت کو اور ڈرا دیا اُسنے ہم میں جو مارے گئے اور قوم کو جو بدد اور غلبہ دیتا ہے وہ معبود تمانکا ہے اور اگر ایسا نہوتا تو نکلتے اُنمیں کے ساٹھ آدمی واسطے مقابلہ ساٹھ ہزار کے ہم میں سے باہان نے کہا کہ بھیجتا ہوں میں تم میں سے لوگو نکو بطریق ایلچی کے پس نہیں قبول کیے جاؤ گے تم اور بھیجتا ہوں میں تمہارے لشکر کی پس شکست اُٹھاتے ہیں وہ قسم ہے جو صلیب کی کہ حملہ کرونگا میں کل اُنپر ساتھ اپنے گروہ کے اور کرونگا میں اُنکو مٹی اور رات گذرانی اُسنے بفکر اور فریب کے مسلمانوں اور خالد بن الولید پر اور رات گذرانی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور اتفاق رائے کیا دونوں کی لڑائی پر کل کی صبح پر اور لکھا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ایک خط ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عامر بن الجراح سلام علی الشام سلام علیک اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا امیر المومنین ان کلب الروم قد استنفر علینا کل من یحمل صلیبا وقد سار الروم الینا کالجراد المنتشر وقد نزلنا الیوموک قریبا من الجولان والصادر فی ثمان مائۃ الف مقاتلۃ غیر الانباع وستین الفا من المتنصرۃ من غسان واول من التقانا جبلۃ وجمعہ فی ستین الفا فخرج الیہم منا ستون رجلا فہزمہم اللہ المشرکین بایدیہم وما النصر الا من عند اللہ وقتل منا عشرۃ وسلم منہم رافع بن عمیرۃ وربیعۃ بن عامر وضرار بن الازور وعاصم بن عمیرۃ ویزید بن ابی سفیان ونحن علی نیۃ اللقاء فلا تفعل عن المسلمین وامدنا برجال الموحدین ونحن نسال اللہ تعالیٰ ان ینصرہ الاسلام واہلہ والسلام علیک وعلی جمیع المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط اور سپرد کیا عبد اللہ بن قرط کو اور حکم کیا اُنکو روانگی مدینہ طیبہ کا عبد اللہ نے بیان کیا ہے کہ سوار ہوا میں یرموک سے جمعہ کے دن بعد عصر کے ماہ ذیحجہ میں اور گذری تھیں ماہ ذیحجہ میں بارہ راتیں پس پہونچا میں مدینہ طیبہ میں جمعہ کے دن بیچ پانچوں گھڑیکے اور مسجد نبوی بھری تھی لوگوں سے پس ٹھہرایا میں نے اپنی اونٹنی کو باب جبرئیل پر اور آیا میں روضہ مبارک میں پس سلام کیا میں نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور قصد کیا میں نے ساتھ خط کے طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پس غور کیا مسلمانوں نے مجھکو دیکھکر اور بڑھکر گیا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پس بوسہ دیا میں نے اُنکے اختو نکو اور سلام کیا میں نے اُنپر اور مسلمانو نپر پس جب پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کو بدل گیا رنگ اُنکا اور کہا اُنھوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پس کہا حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت عباس اور عبد الرحمن بن عوف اور طلحہ وغیرہم رضی اللہ عنہم نے کہ ای امیر المومنین آگاہ کرو ہم کو مضمون خط سے ہمارے بھائیونکے پس کھڑے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور چڑھ گئے منبر پر اور پڑھکر سنایا خط مسلمانوں کو پس جب سنا

ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم اُنکی طرف پھر جانیوالے ہیں

مسلمانون نے مضمون خط کو شور کیا اُنھون نے ساتھ آواز رونیکے بنظر شوق کے بحال مسلمانون کے اور سب سے زیادہ عبد الرحمن بن عوف الزہری روئے اور کہا کہ ای امیر المومنین بھیجدو تم ہمکو اسواسطے کہ ہم لوگ جب ملک شام مین جائینگے تو مضبوط کردینگا اللہ تعالی اپشت مسلمانون کو پس قسم ہے خدا کی کہ مین نہین مالک ہون مگر اپنی جان اور مال کا اور نہین بخل کرونگا مین اُسکے ساتھ مسلمانونپر پس جب سُنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلام عبد الرحمن کا اور دیکھا شفقت اور بے صبری مسلمانونکی اُنکے بھائیون پر آئے میرے پاس اور کہا کہ ای بیٹے قرظ کے کون شخص سردار اور رئیس رومیونکا ہے پس کہا مین نے کہ پانچ بطارقہ ہین ایک انمین کا بھانجا ہرقل بادشاہ کا اور نام اُسکا قورہی ہے اور دریجان اور قناطر اور جرجیر اور صلبان ان چارونکے تحت حکم صلیب بابان کے ہین وہی حکمران ہے اُنپر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر پڑھا اس آیت کو یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم آخر تک پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اس معاملہ مین کیا مشورہ دیتے ہو رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ بشارت ہو تمکو رحمت کرے اللہ تمپر اسواسطے کہ اس معاملے مین ہوگی نشانی قدرت کی اللہ تعالی کی طرف سے کہ آزمایش کریگا وہ اُنمین اپنے بندونکی تاکہ دیکھے وہ اُنکے کامون کو پس جو شخص صبر کریگا اور اُمید ثواب کی رکھیگا اللہ تعالی کی طرف سے پس لکھا جاویگا اللہ تعالی کے نزدیک صابرین مین اور جو شخص ڈریگا اور سستی کریگا پیچھے پھریگا امر نیک سے اور جان لو تم یہ وہ لڑائی ہے جسکا حال مجھسے بیان فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمیشہ ذکر اُسکا باقی رہیگا اور یہ فتنہ ہلاک کرنیوالا اور بڑا ہے پس کہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہ یہ بلا کی کسیر ہوگی ای بیٹے میرے بھائی کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ ای چچا اُس شخص پر ہوگی جسنے کفر کیا ساتھ اللہ تعالی کے اور قرار دیا ہے اللہ تعالی کے واسطے بیٹے کو پس اعتماد کرو تم ساتھ مدد اللہ کے اور بھروسا کرو تم اُسپر پھر کہا کہ ای امیر المومنین لکھو تم خط ابو عبیدہ بن الجراح کو اور نیکو خواہی کرو اُنکے دل کی پس قریب تر ہونگے وہ ایک بڑے معاملے مین پس خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر بن الخطاب الی ابی عبیدۃ والذین معہ من المہاجرین والانصار والمجاہدین سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبعد فقد قرات کتابک وفھمتہ وساصرکم بالامداد ان کان مدد اللہ والنصر معہ خیر لکم واعلموا انہ لیس بالجمع الکثیر یغزر الیسیر وانما یغزر بما ینزل اللہ تعالی من النصر وان اللہ تعالی یقول ولن تغنی عنکم فئتکم شیئا ولو کثرت وربما ینصر اللہ تعالی العصابۃ القلیل عددھا علی الکثیرۃ وما عند اللہ خیر للابرار وقال اللہ تعالی فمنھم من قضی نحبہ الآیۃ فطوبی للشھداء لمن توکل علی اللہ فالق العدو من معک وناس من صرع بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فما عجزوا عن عدوھم فی موطن من مواطنھم حتی قتلوا فی سبیل اللہ تعالی ولم یھابوا لقاء الموت فی جنب اللہ تعالی ولا ومن بعدھم ممن بقی من اخوانھم ولکن تاسوا بھم وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ وقد اثنا اللہ تعالی علی قوم یصیرھم فقال تعالی وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر وانا نرید علیک کتابی ھذا

فاقرأه على المسلمين وامرهم ان يقاتلوا في سبيل الله يا ايها الذين امنوا اصبروا وصابروا اما بعد والسلام عليك ورحمة
الله وبركاته پھر لپیٹا خط کو اور حوالے کیا عبد اللہ بن قرط کے اور کہا کہ اے بیٹے قرط کے جسوقت کہ قریب ہو تم مسلمانونکے اور برابر ہو جاؤ
ہون خفین لڑائیکی جاؤ تم مسلمانونکی صفونمین اور ٹھہر وانکے سرداران صاحب نشانونکے پاس اور آگاہ کرو تم انکو اس امر سے کہ تم فرستادہ ہو
انکے پاس اور کہو انسے کہ عمر نے سلام کہا تمکو اور کہا ہے تمسے کہ اے ایمان والے لوگ صدق دلسے لڑو انسے وقت مقابلے کے اور شدت
کرو اوپر مثل شدت کرنے شیر درندے کے اور مارو انکے سرونکو ساتھ تلوارونکے اور ہو وین وہ آسمان تر تمھارے نزدیک بکھی سے پس تم مدد
دیے جاؤگے اور غالب ہو جاؤگے اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر پڑھکر سناؤ تم انکو یہ آیت الا ان حزب الله هم الغالبون عبد اللہ بن قرط
نے بیان کیا ہے کہ کہا میں نے کہ اے امیر المومنین دعا کیجیے میرے واسطے سلامتی اور جلد پہونچنے کی پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حملك الله
تعالی وسلمك وطوی لك البعد عبد اللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ سلام کیا میں نے انپر اور مسلمانونپر اور باہر نکلا میں مسجد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جب آیا میں دروازے پر کہا میں نے اپنے دل مین کہ قسم ہے خدا کی کہ خطا کی ہے میں نے کہ نہین سلام کیا
میں نے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسواسطے کہ میں نہین جانتا ہون کہ اس دن کے بعد دیکھونگا میں قبر شریف کو یا
نہ دیکھونگا پس قصد کیا میں نے حجرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا کا اور وہ بیٹھی تھین قبر شریف کے پاس اور حضرت علی
اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سرہانے قبر شریف کے بیٹھے تھے اور حضرت امام حسن علیہ الصلوۃ والسلام حضرت عباس کی گود
مین تھے اور حضرت امام حسین علیہ الصلوۃ والسلام حضرت علی کی گود مین تھے اور حضرت عباس سورہ انعام اور حضرت علی ہود پڑھتے تھے پس
سلام کیا میں نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور رخصت ہوا میں پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اے بیٹے قرط کے قصد رکھتے ہو کیا
کیا تم نے میں نے کہا کہ ہان اے میرے سید اور نہین جانتا ہون کہ پہونچونگا میں مسلمانونکے پاس مگر اسوقت کہ لشکر متوجہ لڑائی کے ہونگے
اور لڑائی تیزی پر ہوگی اور سر گرتے ہونگے اور جسوقت دیکھینگے مسلمان مجکو اس حالت سے کہ میرے ساتھ کوئی مدد اور کمک نہین ہے تو
ڈرتا ہون میں انکے واسطے اس امر کو کہ بے صبری کرینگے وہ اور میں دوست رکھتا ہون اس بات کو کہ پہونچا جاؤن میں انکے پاس قبل انکے ملاقی
ہونے کے دشمن سے پس صبر دلائین اور نصیحت کرین پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ تجھے عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست
دعا کی نہین کی آیا نہین جانتا تو اے بیٹے قرط کے کہ انکی دعا نہین پھیری جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے حق مین
ارشاد فرمایا ہے لو کان بعدی نبی لکان عمر آیا نہین ہین وہ ایسے کہ موافقت کی تھی انکے حکم نے حکم قرآن مجید کی اور فرمایا تھا مصطفے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لو نزل من السماء عذاب ما نجا منہ الا ابن الخطاب آیا نہین جانتا تو کہ اللہ تعالی نے نازل فرمایا ہے انکے
حق مین آیات کو آیا نہین ہین وہ زاہد پرہیزگار آیا نہین ہین وہ عابد قوم عاد سے آیا نہین ہین وہ مشابہ نوح نبی سے آیا نہین ہین وہ پیروی کرنے
والے راہ گذرے ہوئے لوگونکی آیا نہین ہین وہ پہونچنے والے مرتبہ قبولیت اور رضامندی کے آیا نہین جانا اور نہین سنا تو نے کہ انکی
بیٹی حفصہ نے غصہ کیا تھا انپر اور کہا انسے کہ اے میرے باپ نرمی کرو تم اپنی جان کے ساتھ اور کھاؤ تم غذا گیہونکی اپنے کھانے مین پس
تحقیق دی گئی ہے نگونکو شانس اور آیا ہے تمھارے پاس مال پس کہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اے حفصہ اگر سنتا میں اس کلام کو

سوا تمہارے کسی اور شخص سے تو میں اسپر بہت ملامت اور غصہ کرتا اور بیان کیا اُسنے حال سختی اور تنگی معیشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور صدیق رضی اللہ عنہ کا پھر کہا کہ ای حضرت آیا نہیں جانتا تھا کہ تھے وہ دونوں میرے ساتھی اور مددگار وہ ایک رات کو اور میں چاہتا
ہوں کہ اُنکے طریقہ کی موافقت میں رفاقت کروں پھر کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ تمہارے واسطے دعا کی ہے
تو پہنچگئے تم قبولیت دعا کو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کہا عبداللہ نے قسم ہے خدا کی ای امیر المومنین کہ جو فضائل حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے آپنے ذکر کیے ہیں میں اُنکو جانتا ہوں ولیکن میں اُسکے سوائے آپکی دعا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کی دعا چاہتا ہوں پھر گئے
نزدیک قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اُٹھائے حضرت علی نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اور حضرت عباس اور حضرت امام حسن اور
حضرت امام حسین اور حضرت عایشہ رضی اللہ عنہم نے اور بیٹھی تھیں اُسکے پاس حضرت حفصہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا پھر پڑھا حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے اس دعا کو اللھم انی اتقرب الیک بھذا الرسول المجتبیٰ النبی المصطفیٰ الذی توسل بہ آدم فاجبت دعوتہ
وغفرت خطیئتہ اللھم اسھلت علی عبدک ھذا الطریق وطویت لہ البلاد وایدت اصحاب نبیک بنصرک یا ذا الجلال والاکرام
اُنہیں کے حضار نے حضرت علی کی دعا پر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ روانہ ہو اے بیٹے قرظ کے پس تحقیق اللہ تعالیٰ نہ پھیریگا
دعا علی اور عمر اور عباس اور حسن اور حسین اور ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالانکہ وسیلہ اختیار کیا ہے ہمنے اسکی طرف ساتھ
بزرگترین خلائق کے عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ نکلکر باہر آیا میں حجرۂ شریفہ سے اور میں خوش تھا اور سوار ہوا میں اپنی
اونٹنی پر اور روانہ کیا میں اُسکو دشت بے آب و گیاہ میں بعد نماز عصر کے اُسی دن کہ جس روز میں مدینہ طیبہ میں داخل ہوا تھا
اور میں نگاہ رکھتا تھا قطع راہ کو پس جب ملی تاریکی رات اور آئی رات دھیلی کردی میں نے باگ اونٹنی کی پس جب جاتا میں نے
کہ وہ مجکو لیے ہوئے اڑتی ہے اور اسی طرح میں تین دن برابر چلتا رہا پس جب ہوا وقت عصر کا تیسرے دن سے قریب ہوا
میں یرموک کے اور سُنا میں نے شور اذان اور تکبیر مسلمانوں کا پس قصد کیا میں نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے خیمہ کا
پس اُٹھایا میں نے اپنی اونٹنی کو اور آیا میں اُسکے پاس اُترا اور سلام کیا میں نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور مسلمانوں کو پس
جواب سلام کا دیا اُنھوں نے مجکو پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ میں تعجب کرتا ہوں تمہارے جانے اور پھر آنیسے حالانکہ راستہ
دور ہے اور جو وقت سے کہ تم ہمسے جدا ہوئے دس دن گذرے ہیں پس اُنکو خبر دیا میں نے اُنکو بقبولیت دعا حضرت عمر اور حضرت علی رضی
اللہ عنہما سے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ سچ ہو تم اُنکی دعا نہیں پھیری جاتی ہے پھر پڑھکر سُنایا اُنھوں نے خط مسلمانوں کو پس خوش ہوئے
واللہ اُنکے اور کہا اُنھوں نے کہ ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے کہ نہ چاہتا ہو شہادت کو پس دعا کرے اللہ تعالیٰ پس دعا کرے اللہ تعالیٰ ہمکو مرتبہ شہادت پر واقدی رحمۃ اللہ
نے عمرو بن العلاء سے اُنھوں نے ایک مرد ثقہ سے روایت کی ہے کہ کہا اُس مرد نے کہ جو وقت آئے عبداللہ بن قرظ ہمارے لشکر میں کہ فتنہ
سُنا ہمنے آوازیں ڈرانیوالی کو پس دوڑے ہم آوازوں کی طرف کہ اُسیوقت دیکھا ہمنے قوم میں کو صدا اور زبیدہ اور بجیلہ
اور طائیوں اور عنسیہ اور ذی جبلہ اور حنا جر اور نجراء اور حضرموت سے کہ آئے تھے واسطے جہاد کے تعداد
اُنکی چھ ہزار تھی اور پیشرو اُنکے جابر بن خویلد الربعی تھے پس سلام کیا ہمنے اُنکو اور مرحبا کہا اُنسے اور ہمنیں آئی تھی

تاریکی رات کی تا اینکہ آئے ایکبار سوار اہل مکہ معظمہ اور طائف سے اور اُنکے سردار سعید بن عامر تھے کہ بنایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکے واسطے نشان فوج کا اور وصیت کی اور کہا تھا اُنسے کہ اے سعید میں نے سردار مقرر کیا تمکو اس لشکر پر اور نہیں ہو تم بہتر اُنسے مگر یہ کہ ہو جاوے تم زیادہ ڈرانیوالے اور پرہیزگار اُنسے پس جب روانہ ہو تم تو نرمی کرو اُنکے ساتھ اور نہ دشنام دہی اور ناخوش روئی کرو اُنکے سامنے اور نہ ناچیز جانو تم اُنکے چھوٹے کو اور نہ برگزیدہ کرو تم اُنکے قوی کو ضعیف پر اور نہ تبعیت کرو تم اپنی خواہش نفس کی اور پرہیز کرو تم اُنکے ساتھ راہ چلنے جنگل میں اور چلو اُنکو لیکر راہ آسان میں اور نہ لاؤ تم اُنکو سخت راہ پر اور اللہ خلیفہ ہے تمہارا اور تمہارے ساتھیوں پر پس کہا سعید نے کہ اے امیر المومنین آپنے مجکو ایسی وصیت کی ہے کہ اگر عمل کرونگا میں اُسپر تو ہو جاؤنگا نجات پانیوالوں سے پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اے سعید یاد رکھو تم وصیت اپنے امام کی اور جب پہنچو تم ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور ملاقی ہو تم اور مقابل ہو تم اُس لشکر سے کہ نہ ملاقی ہوگے کبھی مثل اُسکے اور دشوار ہو وے تمپر معاملہ اُسکا پس لکھو تم امیر المومنین کو تاکہ بھیجدیں وہ مجکو تمہارے پاس پس آنیوالا ہونگا میں اور تم اور جو میرے ساتھ ہونگے مہاجرین سے پس اُٹ دیونگے ہم زمین شام کو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور رخصت کیا سعید کو اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ جب دو روز پہنچا میں مدینہ طیبہ سے چلا میں تبوک کی راہ پر اور کہا میں نے کہ جا نکلوں میں مسلمانوں کو لیکر بصرے میں پس ٹھہرا میں تبوک میں اور وہ مقام صلح مسلمانوں میں داخل تھا اور اُسکے پیچھے بندا تھا جسکو عیاض بن غنم نے فتح کیا تھا اور کوچ کیا میں نے بارادہ جانیکے اور چھوڑ دیا میں نے شاہراہ کو اور میں خوفناک تھا لشکر مسلمانوں کے واسطے دشمن سے اور تھا یہ معاملہ میری روانگی کا بسبب توفیق اور لطف اللہ تعالیٰ کے پس میں آئی راہ مثل مجکو گویا کہ میں نہیں جانا تھا اُس راہ میں ایک ساعت کبھی پس متحیر ہوا میں اور یکجا ہوے مسلمان میرے پاس اور میں پڑھتا تھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پس لگے اکٹھے مسلمان اور نہیں پہچانتا میں نے کسی کو اپنے کام میں پس چلا میں دو دن اور میں بلاتا تھا گونکو چلنے کے واسطے اور لوگ مجھسے سوال کرتے تھے اور میں اُنسے یہ کہتا تھا کہ راہ پر ہوں پس جب دسواں دن ہوا ظاہر ہوا مجکو ایک بڑا پہاڑ پس دیکھا میں نے اُسکے طرف اور نہیں پہچانتا تھا میں اُسکو اور کہا میں نے اپنے دل میں کہ فریب نفس میں آیا کیا کیا تو نے مسلمانوں سے اور اپنے سے اور میں کہتا تھا کہ یہ پہاڑ بعلبک کا ہوگا اور دیکھا تھا میں نے پہاڑ کو آنا دو دن پس نہیں پہونچے اور چلے ہم اُسپر پھر اُسوقت کہ کرات آگئی پس جب پہونچے ہم ایک گانو میں اور آگے آیا ہمارے ایک بڑا جنگل جسمیں بہت سے درخت وغیرہ تھے پس کہا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہ بشارت ہو تمکو کہ یہ درخت ملک شام کے ہیں اور اُسوقت ایک بڑا جنگل موحش پیش آیا جسمیں راہ نہ تھی پس مشقت اٹھائی مسلمانوں نے اسمیں اور اکثر لوگ پیدل تھے اور اُٹھاتے تھے بعض اُنکے بعض کو اور ایک دوسرے کو پیچھے گھوڑوں اور اونٹوں کی پیٹھ پر چھپایا پس کہا مسلمانوں نے کہ ہم جانتے ہیں اے سعید کہ تمنے خطا کی چلنے میں ہمارے ساتھ پس تھوڑی راحت دو ہمکو اس جنگل میں کہ ہم تھک گئے ہیں سعید نے کہا کہ قبول کیا میں نے اس امر کو اور تھا جنگل میں ایک چشمہ جسمیں بہت پانی تھا پس اُترے مسلمان اُس مقام میں اور پانی پیا اس چشمے سے اور پانی پلایا اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کو اور غازی پھرے اور چرایا گھوڑوں اور اونٹوں کو اور فارغ ہوئے اور بعض لوگ اور بعض نماز پڑھتے تھے اور بعض اپنے پروردگار سے دعا مانگتے تھے اور میں لیٹا تھا پس سو گیا میں اور دیکھا میں نے خواب میں کہ

گویا میں ایک باغ سبز اور ہرے میں ہوں جسمیں درخت اور پھل ہیں اور میں اسکے پھل کھاتا ہوں اور اسکی نہروں کا پانی پیتا ہوں دیکھتا تھا
میں پھل اور دیتا تھا میں اپنے ساتھیوں کو اور وہ کھاتے تھے اور میں اس معاملے سے خوش نہ تھا کہ دفعتہ نکلا میری طرف ان درختوں سے
ایک بڑا شیر پس دیکھا اسنے میرے منھ کی طرف اور قصد ناگہان در آنیکا کیا میرا اور میں خوفناک تھا کہ اسیوقت نکلے اس شیر پر دو اور بڑے شیر
پس گرا دیا ان دونوں نے زمین پر اسکو پس سنا میں نے اس سے ایک بڑی آواز کہ میں متنبہ اور بیدار ہو گیا میں خواب سے اور میرے بھائی میرے ہمراہ
تھے پس تعبیر کی میں نے کہ یہ مال غنیمت ہوگا کہ حاصل کرینگے مسلمان اسکو اور میں بیٹھا ہوا قرآن شریف پڑھتا تھا کہ دفعتہ سنا میں نے آواز
دینے والے غیب کو کہ پکارتا تھا جنگل میں اور اشعار تقویت اور بشارت دہی کے پڑھتا تھا سعید نے بیان کیا ہی کہ جب سنا میں نے
اشعار ہاتف اور اسکی بشارت دہی کو مسلمانوں کے واسطے در باب حصول مال غنیمت کے سجدہ شکر اللہ تعالی کا ادا کیا میں نے اور
بیدار ہوے مسلمان بسبب آواز ہاتف کے پس یاد رکھا میں نے ایک شعر کو اور یاد رکھا شماخ بن حصن کلبی نے تین شعروں کو اور پڑھکر
سنایا انھوں نے مجکو اور خوش ہوے مسلمان کلام ہاتف کا سنکر اور خوش ہوے واسطے حصول غنیمت کے اور نکلے مسلمان جنگل سے بعد
پڑھنے نماز صبح کے اور دیکھا جنگل کا دور منھ تھا پس دیکھا میں نے اسکو اور تحقیق کیا تو وہ جبل رقیم تھا پس جب دیکھا اور پہچانا میں نے اسکو
تکبیر کہی میں نے اور تکبیر کہی مسلمانوں نے میرے تکبیر کہنے سے اور کہا انھوں نے مجھے کہ کیا چیز دیکھی ہی تمنے اے بیٹے عامر کے میں نے کہا کہ نزدیک ہوے پہنچے
ہم شام کے شہروں کے کہ یہ جبل رقیم ہی اور اکثر ہمراہی میرے جاہل تھے اور کہا انھوں نے کہ اے سعید رقیم کیا چیز ہی پس کہا میں نے کہ میں نے اس
پہاڑ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی اور آیا میں مسلمانوں کو لیکر غار کیطرف پس نماز پڑھی مسلمانوں نے اسمیں اور روانہ ہوے
ہم تا اینکہ پہنچے ہم شہر عمار میں سعید نے بیان کیا ہی کہ تجاوز کیا میں نے راہ سے ایک گاؤں کیطرف جسکا نام انخاب تھا پس دیکھا
میں نے گاؤں والوں کو وہ نکلے تھے گاؤں سے مع لڑکے بالوں کے گویا کہ وہ چھوڑنے والے تھے گاؤں کو پس جب دیکھا مسلمانوں نے انکو
حملہ کیا اوپر بدون اسکے کہ حکم دوں میں انکو حملہ کرنیکا پس قید کر لیا انھوں نے بعضوں کو اور پھری قوم گاؤں کی طرف اور تھی اسمیں ایک شہر پناہ
مضبوط پس پناہ لی انھوں نے اسمیں پس نزدیک گیا میں شہر پناہ کے اور پکار کر کہا میں نے ان لوگوں سے جو اسمیں تھے کہ سختی ہو تمپر کیا حال
ہی تمھارا جو نکلے جاتے ہو تم اپنے گاؤں سے پس قریب آیا میرے ایک گاؤں والا انمیں سے اور کہا اسنے کہ اے عرب ہم نکلے جاتے تھے
اپنے گاؤں سے پس ڈر گئے ہم تمسے اور سبب ہمارے جانیکا یہ تھا کہ حاکم عمان نے پیام بھیجا تھا ہمارے پاس اور حکم کیا ہمکو کہ روانہ ہوویں
ہم اسکے پاس تاکہ ہو جاویں ہم اسکی حمایت میں آیا ہو سکتا ہی تمسے اے گروہ عرب کے کہ ہم تمھاری رشتہ داری اور ماموں بھی ہیں پس کہا
میں نے کہ ہاں ہمکو منظور ہی پس واقع ہوئی صلح ہمارے انکے بیچ دس ہزار درہم پر اور لکھدی میں نے اسکو دست اوپر صلح کی پس جب قصد
کیا ہمنے چلنے کا کہا دہقان نے کہ تحقیق امن دیا اور بے ڈر کر دیا تمنے ہمکو اے گروہ عرب کے اور ڈرتے ہیں ہم اپنی قوم سے اور جان لو تم اس امر کو کہ
تقیط حاکم عمان کیطرف سے ضرور تمکو سختی ہو پہنچیگی پس اگر فتح مند ہوے تم اسپر تو ہوگی فتح ہمکو اور تمکو پس کہا میں نے اس سے کہ کیونکر فتح پاوینگے ہم
اسپر انھوں نے کہا کہ ملک بابان امنی نے کہلا بھیجا ہی اسکے پاس کہ کوچ کرے وہ بجانب کنارے دریا کے قیساریہ کو تاکہ ہووے وہ ساتھ
قسطنطین بیٹے ہرقل بادشاہ کے بیکجا اور متفق پس اگر فتح مند ہوے تم اسپر تو ہوگی وہ فتح بڑی غنیمت میں نے کہا کہ کسقدر اسکا لشکر ہی

اُسنے کہا کہ پانچ ہزار تمہیار بند ہین دلیلین در آیا ہی تمہارا خوف اُنکے دلونمین پس وہ نہ رستگاری پاوینگے پس کہا سعید نے مسلمانونسے کہ کیا مشورہ دیتے ہو تم اس بیڑیں عمان اور اُسکی غنیمت کے باب مین مسلمانون نے کہا کہ تم جو چاہو پس اگر مار ڈالوگے تم اُسکو تو ہوگا یہ سبب واسطے مسلمانونکے اور باعث سستی اور ضعف مشرکین کا سعید بن زید نے بیان کیا ہی کہ کہا مین نے گائون والونسے کہ وہ قوم کس راہ پر آوینگے اُنھون نے کہا ہی راہ پر اور بتایا ہی کہ راہ حورا نکی پس چلے ہم طرف ایک بڑے جنگل کے پس پوشیدہ رہے ہم اُسمین ایکدن ایکرات پس جب صبحکی ہنگام کہا مین نے کہ ای گروہ مسلمانونکے وہ امر جسکے واسطے بھیجا ہی ہمکو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یعنی کمک ابو عبیدہ بن الجراح کی بہتر اور بزرگتر ہی ہمارے اس مقام کے ٹھہرنے سے پس نکلو تم رحمت کرے اللہ تمپر تاکہ کمک کرین ہم اصحاب اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور جسوقت پہونچینگے ہم قریب مسلمانونکے بجماعت سات ہزار مرد کے تو ہوگا یہ اور باعث سستی اور ذلت مشرکین کا پس کہا مسلمانون نے کہ ای بیٹے عامر کے ہمارے دلونکو یقین حصول غنیمت کا ہی پس نہ محروم کرو تم ہمکو اُس سے پس مسلمان اسی حال مین تھے کہ دفعۃ قریب پہونچی اُنکے ایک قوم جو بالون کے بنے ہوے کپڑے پہنے تھی اور اُنکے ہاتھون مین صلبان تھین اور سنڈاے تھے وسط اپنے سرونکو پس دوڑے مسلمان اور لیلیا اُنکو اور لاکر کھڑا کیا سامنے سعید کے پس کہا سعید نے اُنسے کہ تم کون ہو اور کیا اُنمین ایک بڈھا پس کہا اُسنے کہ ہم لوگ راہب ان دیرونکے ہین ارادہ رکھتے تھے بادشاہ کے بیٹے قسطنطین کے پاس جانے کا تاکہ دعا کرین ہم واسطے غلبے لشکرون کے تمپر سعید نے کہا دعا ہے اللہ کافرون الا فی ضلال پس تمہارے پیچھے کیا چیز ہی اُنھون نے کہا ہمارے پیچھے حاکم عمان کا ساتھ جمعیت پانچ ہزار تمہیار بند بڑے لڑنے والے نصرانیت اور بہادر عبادت کرنیوالے صلیب کے ہی پس کہا مسلمانون نے اللھم اجعلھم غنیمۃ لنا پھر کہا سعید نے اُس راہب سے جسنے قید کیا ہی اپنی ذات کو اپنی جگہ پر اگر نہ ڈراتے اور دھمکاتے تم ہمکو دشمن سے تو چھوڑ دیتے ہم تمہاری راہ کو پھر حکم کیا سعید نے اُنکی شکمین باندھنے کا اُنکے زنار سے پس وہ اُسی حال مین تھے کہ دفعۃ دکھائی دیا اور قریب پہنچا سر لیکا شکر حاکم عمان کا پس جب نزدیک ہوے وہ مسلمانونکے حملہ کیا اُنھون نے مسلمانونپر اور مسلمان اُسوقت سامان لڑائی سے درست نہ تھے مگر یہ کہ بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور رکھا اُنمین تلوارونکو پس مار ڈالا اُنکے سب لوگونکو اور خبر دیگئی حاکم کو پس جب دیکھا اُسنے مسلمانونکے کام کو لڑائی مین حکم کیا اُسنے اپنے ساتھیونکو حملہ کرنیکا پس چڑھایا اُنھون نے کمانونکو اور بڑھایا قنطاریات کو اور کھینچ لیا تلوارونکو اور حملہ کیا مسلمانونپر اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور بہت سخت لڑائی لڑے سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے مسلمانونکو کہ وہ مار ڈالتے تھے رومیونکو اور کر دیتے تھے اُنکو ٹکڑے ٹکڑے مثل بکری کے پس دیکھا قسطنطین نے مسلمانون کے لڑائی اور بھاگ نکلا وہ اور پیچھا کیا اُسکا مسلمانون نے اور بعض مشغول لینے اور یکجا کرنے غنیمت مین تھے اور بعض مسلمان قیدیون کی نگاہبانی کرتے تھے اور نقیطا بھاگا جاتا تھا پس ٹھہر گیا وہ تاکہ مل جاوین اُس سے اور بھاگے ہوے لوگ کہ دفعۃ پہونچا اور قریب ہوا اُنکے پیچھے سے دوڑتا ہوا ایک گروہ سوارون کا اور تحقیق راست کیا تھا اُنھون نے نیزون کو اور وہ قریب ایک ہزار سوار کے اور پیشرو اُنکے دو سوار مثل دو شیر کے تھے پس تامل سے دیکھا مین نے اُن دونون مین تو ایک اُنمین سے فضل بن عباس دوسرے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما تھے پس جب

دیکھا رومیوں نے اُنکی طرف پھرے اپنی پشتوں پر پس حملہ کیا زبیر بن العوام نے لبرانی پر اور نیزہ مارا اُسکے اور اُٹھا کر گرا دیا اُسکو زین سے
زمین پر اور جلدی بھیجا اللہ تعالیٰ نے اُسکی روح کو آگ کیطرف اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اور دھاگرا دیتے تھے شہسوار رومیوں کو یہانتک
کہ مارڈالا اُنھوں نے اُنکی جماعت سے بہتوں کو اور پکار کر کہا زبیر بن العوام نے کہ اے گروہ مسلمانوں کے پکڑو اور قید کرو تم قوم کو رحمت کرے اللہ تعالیٰ
تمپر کہ ہم فریب کرینگے اُنکے سبب سے اپنے دشمن کے ساتھ راوی نے بیان کیا کہ پہنچے ہم راہی سعید کے اسجگہ پس دیکھا اُنھوں نے بیچ صف کے
کے پس تحقیق دیکھا اُنھوں نے رومیوں کو کہ پس بیچ میں لڑ رہے ہیں اور بعض اُنکے بعض کو قتل کرتے ہیں پس جب نزدیک ہوئے سنا اُنھوں
نے اُنکا تکبیر و تہلیل کو پس داخل ہوئے سعید غبار میں پس آئے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ کہتے تھے کہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے چچا کا بیٹا ہوں پس نزدیک ہو گئے سعید اُنکے اور کہا کہ واسطے اللہ کے ہیں نیکوکاری تمھاری اور فضل کہاں تمھارے ساتھ ہیں اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فضل نے کہا کہ میرے ساتھ زبیر بن العوام ہیں سعید بن عامر نے بیان کیا کہ نہیں چھوٹ گیا قوم
سے کوئی شخص مگر یہ کہ مارا گیا اور گرفتار ہوا تھا اور حاصل کیا مسلمانوں نے بڑے مال غنیمت کو اور سلام کیا بعضوں نے بعض کو
پس آئے زبیر بن العوام سعید کے سامنے اور کہا کہ اے ابن عامر کس چیز نے روک رکھا تھا تمکو چلنے سے تا اینکہ پایا ہمنے تمکو اس مقام میں
حالانکہ آئے تھے سالم بن ذوفل العدوی آگاہ کیا تھا اُنھوں نے ہمکو تمھاری روانگی سے ہماری راہ کو پس بڑھے ہوئے گمان مسلمانوں کے
تمھاری نسبت پس بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمکو کہ تا حدود دمشق کو پس ہم عمان کو پس پہنچے ہم تمھارے پاس پس شکر ہے
اللہ کا سلامتی پر پھر حکم کیا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے جدا کرنے سروں کا اور اُٹھا لیا سروں کو عرب نے نیزوں کی نوکوں پر اور تھے سر چار
ہزار اور قیدی ایک ہزار اور چھوڑ دیا سعید بن عامر نے راہبوں کو اور روانہ ہوئے مسلمان تا اینکہ پہنچے وہ قریب لشکر مسلمانوں کے
اور بلند کیا اپنی آواز دنکو ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور جواب دیا اُنکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے سب لشکر نے پس اپنی جگہ سے نکلے
اور لوگ رومیوں کے اور دیکھا اُنھوں نے آٹھ ہزار مسلمانوں کو اور سروں کو نیزوں کی نوکوں پر پس متحیر ہو گئے وہ اس حال کے دیکھنے سے اور
سلام کیا مسلمانوں نے سعید بن عامر رضی اللہ عنہ پر اور بیان کیا مسلمانوں نے حال شامل ہونے مدد اللہ تعالیٰ اور حاصل ہونے
غنیمت رومیوں کا ابو عبیدہ بن الجراح سے پس سجدۂ شکر ادا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا نسبت ایکہزار رومیوں کے
پس ماری گئیں گردنیں انکی قتیبہ بن سوید نے بیان کیا ہے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی لشکر رومی کو کہ پنج رہا اُس سے کوئی شخص مگر
لشکر عمان کو اور زبیر بن العوام نے لیا تھا اُن میں سے ایک غلام پس ٹھہرا وہ اُنکے نزدیک تین دن اور بھاگ گیا بجانب لشکر یا ہان
کے اور ملال ہوا زبیر بن العوام کو اُسکے چلے جانے سے پس بعد ختم ہونے لڑائی کے ہاتھ آیا وہ ایکدن مسلمانوں کے پس دیکھا اُسکو زبیر نے
اور پہچانا اُسکو اور مطالبہ کیا اُسکا پس نہ دیا اُس شخص نے اُنکو پس جھگڑتے ہوئے آئے وہ دونوں پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے پس
حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکی نسبت واسطے زبیر کے پس لیا اُسکو زبیر نے اور رہا وہ زبیر کے ساتھ یہانتک کہ مراجعت
کی اُنھوں نے مدینہ طیبہ کو اور مضبوط ہوئے دل مسلمانوں کے بسبب اُنکے جو آئے اُنکے پاس واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ
جب گرفتار ہو گئے پانچ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ ہوا اُنکے گم ہونیکا صحابہ کو اور سب سے زیادہ ابو عبیدہ بن الجراح کو

رنج تھا اور وہ روتے تھے اور عاجزی اور دعا کرتے تھے قیدیونکی رہائی کیواسطے اور پانچون قیدیون کا یہ حال گذرا کہ وہ لائے گئے باہان قلعون کے سامنے پس جب دیکھا اُسنے اُنکو نا چیز جانا اُنکے حال کو اور پوچھا جبلہ سے کہ یہ کون ہین اُسنے کہا کہ یہ لوگ کھنے لشکر مسلمانونکے ہین اور تھے وہ ساٹھ آدمی کہ مارڈالے ہمین نے اکثر اُنمین کے اور گرفتار کیا ہمین نے ان پانچ کو اور نہین باقی رہا اُنکے لشکر مین کوئی ایسا شخص کہ ڈرین ہم اُسکی فریب کاری سے مگر ایک شخص کہ وہی ثابت قدم رکھتا ہے اُنکو اور ہر ایک اُس سے ڈرتا ہے اُسنے فتح کیا ہے ارمانیہ کو اور رستم اور حوران اور بصری اور دمشق اور وہی ہے جسنے توڑ دیا تھا لشکر اجنادین کو اور تعاقب کیا تھا تو ہمارا اور ہرقل کا رجع الدیباج تک اور مارڈالا تھا اُن دونو نکو اور پکڑ لیا تھا ہرقل بادشاہ کی بیٹی کو پس جب باہان نے یہ حال سُنا کہا اُسنے کہ ضرور ہے کہ کوئی حیلہ اور مکر کرین ہم پس مرد کے ساتھ یہانتک کہ بلا دینمین اُسکو اپنے پاس اور مارڈالون اُسکو ساتھ بھیجنکے پھر بلایا اپنے ایک مرد رومی کو جسکا نام جھجھ اور حکیم لقب تھا اور زبان عرب مین فصیح تھا اور کہا اُس سے کہ اے جرجہ جاتو ان عرب کے پاس اور کہہ تو اُنسے کہ بھیجین وہ ہمارے پاس ایک ایلچی کو اور وہ خالد بن الولید ہون پس سوار ہوا جرجہ اور روانہ ہوا جانب مسلمانونکے پس ملا وے خالد بن الولید اس سے اور کہا اُسنے کہ باہان نے بھیجا ہے مجھ کو تمھارے پاس کہ بھیجون تم اپنی جماعت سے ایک شخص کو شاید کہ اللہ تعالیٰ ہدایت دیوے ہمارے اور تمھارے خونونکو پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین بذات خود ایلچی ہو کر جاؤنگا اور ٹھہرایا اُنھون نے ایلچی روم کو اور روانہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے یہ کہ مین باہان کے پاس جانیکا ارادہ رکھتا ہون پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ جاؤ تم سلامت رکھے اللہ تعالیٰ تمکو پس شاید کہ اللہ تعالیٰ ہدایت دیوے انکو یا ایک گروہ کو اُنمین سے تمھارے ہاتھ پر اور گردن دیوین اور منظور کرین وہ صلح اور ادا کرین جزیہ کو اور بچا جاوین خون تمھارے ہاتھ پر پس بچا خون ایک مسلمان کا دوست تر ہے اللہ کے نزدیک سب کافرونسے خالد بن الولید نے کہا کہ مین طلب کرتا ہون اعانت اور تائید کو اللہ تعالیٰ سے پھر گئے وہ اپنے خیمے کیطرف اور پہنا اُنھون نے جوشن اور زرہ نکو اور سیاہ عمامہ سر سے باندھا اور مضبوط کیا اپنی کمر کو ساتھ پٹکے چمڑے کے جسمین کرپان چاندی کی تھین اور لٹکائی ایک تلوار مین کی جو سیلمہ کذاب کی تھی اور حکم کیا اپنے غلام ہمام کو کہ لیوے وہ اپنے ساتھ قبہ سرخ اُنکا جو طائف کے چمڑے سے بنا ہوا تھا اور سکین وہ سورج سونے کے بنے ہوئے جو چپکتے تھے اور جلتے اُسکے چاندی کے تھے مول لیا تھا اُسکو خالد بن الولید نے زوجہ یعمر بن مرداس بنی عبسی سے بقیمت تین سو دینار کے پس لا دیا اُسکو ہمام نے سبز خچر پر اور سوار ہوے خالد بن الولید اپنے گھوڑے پر اور تھا وہ بسبقت لیجانیوالا گروہون کے گھوڑونسے اور کوتل رکھا ہمام اُنکے غلام نے اُس خچر کو جسپر قبہ تھا اور ہمام پیدل تھے چلتے سبز اور عمامہ سرخ اور سکرمہ جسمین کرپان چاندی کی تھین اور لٹکائے ہوئے تھے تلوارین کو پس جب ارادہ کیا خالد بن الولید نے چلنے کا کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے ابا سلیمان لیلیتم اپنے ساتھ کچھ لوگونکو مسلمانونسے خالد بن الولید نے کہا کہ اے سردار مین نہین دوست رکھتا ہون اس امر کو اور نہین درست ہے جبر کرنا مومنین پر اور نہین ہے اُنکے ذمے میری اطاعت کرنا پس جب سُنا مسلمانون نے کلام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا کہا اُسنے معاذ بن جبل نے کہ اے ابا سلیمان تحقیق تم بزرگ ہو کے لوگونسے ہو اور اگر حکم کرو گے تم ہمکو کسی کام مین تو کرینگے ہم فرمانبرداری اسواسطے کہ تم جانتے ہو اللہ اور رسول کے اطاعت مین اور اس مقام مین کوئی خبر کی بات نہین ہے حکم کرو ہمسے جو تمکو منظور ہو کہ ہم جلدی کرینگے اللہ اور رسول کی اطاعت مین راوی نے بیان کیا ہے کہ سوار کرایا خالد بن الولید نے مسلمانونسے ایکسو مہاجرین اور انصار کو جسمین عمرو بن ہاشم اور عتبہ بن ابی وقاص الزہری

اور سعید بن زید اور نیسرہ بن مسروق اور قیس بن ہبیرہ اور شرجیل بن حسنہ اور یزید بن ابو سفیان اور سہیل بن عمر اور قعقاع بن عمر
التمیمی اور جابر بن عبداللہ انصاری اور عبادہ بن صامت اور سود بن سوید المازنی اور ذوالکلاع الحمیری اور مقداد بن عمر البہی اور مقداد
بن اسود الکندی اور عمرو بن معدیکرب الزبیدی تھے رضی اللہ عنہم اور جو ابر خالد بن الولید منتخب کرتے رہے ایسے ہی بزرگ لوگوں کو تا اینکہ
پورے کیا انکو ایک سو سوار کہ ہر فرد انمین کا اکیلا نکلنے والا تھا ایک لشکر کے مقابلے مین اور پہنا انھون نے ہتھیار و نکو اور باندھا عمامہ نکو
اور ڈال لیا اپنے اوپر چادر و نکو اور رکھا یا خنجر و نکو اور موڈھے پر ڈال لیا ڈھال نکو اور دائین طرف انکے معاذ بن جبل اور بائین جانب
انکے مقداد بن عمرو اور سب گرد انکے تھے معاذ بن جبل نے بیان کیا ہے کہ اعلان کیا ہمنے وقت چلنے کے ساتھ تکبیر اور تہلیل کے نصر من
سالم نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو جسوقت کہ روانہ ہوے خالد بن الولید اور ساتھی انکے پڑھتے
تھے ایک آیت قرآن شریف کی اور آنسو انکے جاری تھے پس کہا مین نے کہ اے سردار کون چیز تمکو رلاتی ہے انھون نے کہا کہ اے بیٹے سالم کے
یہ لوگ قسم ہے خدا کی مدد دیئے والے اس دین کے ہین پس اگر مصیبت پہونچے کسی کو انمین سے ابو عبیدہ کی سردار ہین تو کیا انکا جواب اللہ
کے نزدیک واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب پہونچے خالد بن الولید اور ساتھی انکے قریب لشکر روم کے بڑھا یا مسلمان نے اپنی
نگاہونکو پس دیکھا انھون نے دشمن کے لشکر کو پانچ فرسخ تک پھیلا ہوا جمگھٹا تھا اُنکے لشکر مین پس شور کرکے کہا خالد بن الولید اور اُنکے
ساتھیون نے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس اسی حالمین تھے کہ آگے آئی اُنکے فوج طلیعہ روم
کی کہ پیشرو اُنکا جبلہ ایہم الغسانی تھا پس کہا اُسنے کہ تم کون ہو پس جواب دیا گیا کہ یہ خالد بن الولید ہین کہ چاہتے ہین باہان کو آئے ہین اُسکے
پاس بطور ایلچی کے بلاتے ہین اُسکو طرف ہدایت کے اُسنے کہا کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر اُسوقت تک کہ اجازت حاصل کرون مین تمھارے واسطے
ملک باہان سے پھر آیا جبلہ باہان کے پاس اور کہا کہ اے بادشاہ تحقیق آئے ہین سردار عرب کے خالد بن الولید اور ہمراہ اُنکے ایکسو سوار
اُنکے اصحاب سے ہین گویا وہ شیر حملہ کرنیوالے ہین پس کہا باہان نے مین نے تو فقط خالد بن الولید کو چاہا تھا اور اُنکے سوا دوسرے کو نہین بلایا تھا
پس اکر ٹھہرا جبلہ سامنے مسلمانونکے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب ملک باہان نے نہین طلب کیا تھا مگر تنہا خالد بن الولید کو کہ
سوال کریگا وہ جس بات کا ارادہ کریگا پس شاید اُن دونمین صلح واقع ہو جاوے خالد بن الولید نے کہا کہ تو کہدے اپنے سردار سے
کہ خالد نہ آویگا تیرے پاس مگر اصحاب اُنکے ہمراہ اُنکے ہونگے کہ مین نہین بے پروا ہون اُنکی راے اور مشورہ سے پس گیا جبلہ باہان کے پاس
اور آگاہ کیا اُسکو گفتگو سے خالد بن الولید سے پس کہا باہان نے کہ اجازت دے تو اُنکو آنیکی پس جب آوینگے وہ تیرے خیمہ کے پاس پس حکم کر تو اُنکو
گھوڑونسے اُترنیکا اور تلوارونکے جدا کرنیکا پس گیا جبلہ اور اپنے ساتھ چلنے کو اُنسے کہا پس چلے اور داخل ہوے صحابہ رضی اللہ عنہم اور بطارقہ
گرد اُنکے چلتے تھے اور خالد بن الولید سر جھکائے ہوے خاموش تھے اور نہین دیکھتے تھے دائین اور بائین کو اور ساتھی بھی اُنکے نہین فکر اور
اندیشہ کرتے تھے رومین اور نہ اُنکے ساز و سامان مین یہانتک کہ پہونچے وہ باہان کے خیمہ تک پس جب سامنے ہوے خیمے کے
پکار کر کہا اُسنے جبلہ نے کہ اے گروہ عرب کے پہونچگئے تم بادشاہ کے خیمے تک پس اُترو تم اپنے گھوڑونسے اور رکھدو تم اپنی تلوارونکو پس
کہا خالد بن الولید نے کہ گھوڑون سے تو ہم اُترینگے مگر تلوارین ہماری بزرگی عزت ہین اور ہم نہین چھوڑینگے اُس بزرگی

بزرگی اور عزت کو جسکے واسطے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے ہین پس آگاہ کیا مترجم نے اس گفتگو سے باہان کو پس کہا اُسنے
کہ چھوڑدو اُنکو آوین جسطرح سے وہ چاہین پس پکار کر کہا حاجیون نے کہ داخل ہو تم اے گروہ عرب کے جسطرح سے تم چاہو واقدی رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہی کہ جب خالد بن الولید اُترے اپنے گھوڑے سے اور پیادہ ہوگئے وہ اور ایک سو مسلمان درانحالیکہ نازکرتے تھے وہ
اپنے چلنے مین اور کھینچتے تھے حمائل اپنی تلوارونکو اور پھاڑتے تھے صفین حجاب اور بطارقہ کی اور نہین ڈرتے تھے کسی سے یہانتک
کہ پہونچ گئے وہ تکیون اور مسندون اور دیباج تک اور دکھائی دیا اُنکو باہان دران حالیکہ وہ بیٹھا تھا اپنے تخت پر پس جب
دیکھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے تکلفات اور زینت کو بُرائی بیان کی اُنھون نے اللہ تعالی کی اور بُجھائین گئین اُنکے
واسطے کرسیان پس نہ بیٹھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنپر بلکہ اُٹھا دیا اُنکو اور بیٹھے وہ زمین پر پس جب دیکھا باہان نے اُنکے
کامونکو ہنسا اور کہا اُسنے اے گروہ عرب کے کسواسطے انکار کرتے ہو تم بزرگی اور بخشش سے اور کیون دور کیا تم نے
فرش دیباج اور کرسیون کو اور بیٹھے تم مٹی پر اور نہ عمل مین لائے تم ادب کو ہمارے سامنے اور پریشان کردیا تمنے ہمارے فرش کو
پس کہا خالد بن الولید نے کہ ادب کرتا تھا ساتھ اللہ برتر اور بزرگ کے بہتر اور بزرگتر ہی ادب کرنے سے تمھارے ساتھ کہ بھیجا اللہ تعالی
کا پاک ہی تمھارے بھیجونسے پھر پڑھی آیت صفحا خلقناکم آخر تک واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویونکے بیان کیا ہی کہ خالد
بن الولید اور باہان کے بیچمین کوئی مترجم واسطہ نہ تھا بلکہ وہ خود آپس مین باتین کرتے تھے پس کہا باہان نے کہ اے خالد بن الولید مین
تجھکو جانتا ہون تمسے آغاز کلام کرونگا خالد بن الولید نے کہا کہ بات چیت کرو جو چاہتا ہی کہ مجکو پروا نہو گی اُس بات سے جو تو
کہیگا اور ہر بات کا جواب ہوگا پس اگر تجکو منظور ہی تو کلام کر تو اور اگر تو چاہتا ہی تو مین بات چیت شروع کرون باہان نے کہا بلکہ مین
شروع کرتا ہون پھر کہا اُسنے کہ تعریف ہی اُس اللہ کی جسنے کیا ہمارے سید مسیح کو بزرگترین انبیا کا اور کیا اُسنے ہمارے بادشاہ کو بزرگترین
بادشاہونکا اور ہماری اُمت کو بہترین اُمتونکا پس کاٹ دیا خالد بن الولید نے اُسکی باتکو پس کہا ترجمان نے کہ نہ کاٹو تم بادشاہ کی باتکو
و برادر عربی اور عمل مین لاؤ تم ادب کو پس انکار کی خالد بن الولید نے چُپ رہنے سے اور کہا سب تعریف ثابت ہی اُس اللہ کی
جسنے گردانا ہمکو ایسا کہ ایمان لائے ہم اپنے نبی اور تمھارے نبی اور سب انبیاؤنپر اور گردانا اُسنے ہمارے سردار کو جسکے سپرد کیا ہی ہمنے
اپنے کامونکو ایکدمتل بعض لوگونکے اگر ہمارے سردار امید اس امر کی کرین کہ ہمپر بادشاہ ہین تو معزول کرینگے ہم اُنکو اپنے اوپر کی
سکونت سے پس نہین دیکھتے ہین ہم یہ کہ ہمارے سردار کو ہمارے اوپر بزرگی ہو مگر اس حالمین کہ ہو دین وہ ہمسے زیادہ فداسے کرکو درنیوالے
اور پرہیزگار اور تحقیق گردانا ہی اللہ تعالی نے ہمارے گروہ کو ایسا کہ پابند امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہین اور اقرار کرتے ہین وہ
اپنے گناہونکا اور طلب مغفرت کی کرتے ہین اُس سے اور عبادت کرتے ہین اللہ واحد کی جسکا کوئی شریک نہین ہی راوی نے بیان
کیا ہی کہ زرد ہوگیا رنگ باہان کا اور چپ رہا وہ کچھ دیر تک اور کہا اُسنے کہ سب تعریف ہی واسطے اُس اللہ کے جسنے آزمایش مین ڈالا ہمکو
اور نیک کیا آزمایش کو ہمارے لیے اور معاف رکھا ہمکو محتاجگی سے اور غالب کیا ہمکو اُمتونپر اور عزت دی ہمکو پس نہ خوار اور ذلیل ہونگے ہم
اور منع کیا ہمکو ظلم کرنے سے پس نہین ظلم کرتے ہین ہم اور نہین ہین اُس چیز مین جو دیا ہی ہمکو اللہ تعالی نے نعمتون دنیا سے پھر نیوالی اور ستم اور

زیادتی کرنیوالے لوگونپر اور تھے ایک گروہ تم مین سے کہ آتے تھے اور درخواست کرتے تھے ہماری ایلچی گری اور ہماری بخشش اور انعامونکی
پس ہم نیکی کرتے تھے تمہارے ساتھ اور تعظیم کرتے تھے تمہارے مہمان کی اور بڑھاتے تھے تمہیں مرتبے کو اور احسان کرتے تھے تمہیں اور ایفاے
وعدہ کرتے تھے تمسے اور ہم جانتے ہین کہ سب قبائل عرب کے ہمارے اس معاملے کو جانتے ہین اور ہمارے شکر گزار ہین اُس چیز پر جو بخشش کی
تھی ہمنے اپنی نعمتون بزرگ سے تمکو پس نہین آگاہ ہوے ہم تا اینکہ آئے تم ہمارے یہان ساتھ گھوڑون اور مردونکے اور جاتا ہمنے کہ تم آئے ہو طلب
اُس چیز کے ہمسے جسکو طلب کیا تھا تمہارے بھائیون نے پس ناگہان تم اُسکے خلاف پائے گئے یہانتک کہ آئے تم درانحالیکہ قتل کرتے ہو مردونکو
اور قید کرتے ہو عورتونکو اور لوٹ لیتے ہو مالونکو اور رکھو دیتے ہو اور مٹاتے ہو آثار اور نشانیونکو اور چاہتے ہو ہمارے نکالدینے کو ہمارے شہرونسے
اور تحقیق طلب کیا ہمسے ان باتونکو ان لوگون نے جو تمہارے پیشتر اور تمسے زیادہ تعداد تھیار اور مال مین تھے اور پھیر دیا ہمنے اُنکو درانحالیکہ
تھے وہ ناامید ہونیوالے درمیان زخمیون اور راندے ہوونکے پس پہلے جو ہمنے ایسا کیا تھا وہ بادشاہ فارس کے ساتھ تھا اور پھیر دیا تھا اُس کو
اللہ تعالی نے اُسکی پشت پر ساتھ ناامیدی اور ذلت کے اور ایسا ہی ہمنے بادشاہ ترک اور جرامقہ وغیرہ کے ساتھ بھی کیا پس نہ تھا کوئی گروہ تم
سے زیادہ چھوٹا اور شکستہ حال اسواسطے کہ تحقیق تم اہل بالون اور بدترین شتر اور بدبختی کے لوگ یعنی محتاج ہو اور تم بایمہ امید اور طمع رکھتے ہو ہمارے
شہرون اور مالونمین اور ہمارے گرد بہت سے سردار ہین اور ہمارا دبدبہ سخت ہے اور گروہ ہمارے بڑے ہین اور نہین دور کرتے تم ہمارے اوپر مگر
اس سبب سے کہ نکلے تم ایسی سواریون پر کہ نہین ہین وہ مثل تمہارے سواریونکے شام کے ملکونمین اور فساد کیا تمنے تمام فساد اور سوار ہوے
تم ایسی سواریون پر کہ نہین ہین وہ مثل تمہاری سواریونکے اور پہنے تمنے ایسے کپڑے کہ نہین ہین وہ مثل تمہارے کپڑونکے اور تعرض کیا تمنے
واسطے شہرون روم اور اُنکی لڑکیان سپید رنگ اُنس کرنیوالونکے پس مقرر کیا تمنے اُنکو خدمت کنندہ اپنے واسطے اور کھائے تمنے وہ
کھانے جو نہین ہین مثل تمہارے کھانونکے اور بھر لیا تمنے اپنے ہاتھونکو سونے اور چاندی اور متاع بزرگ سے اور بہ تحقیق ملاقی ہوے ہین
ہم تمسے اب حالانکہ تمہارے ساتھ ہمارا مال اور متاع اور جو کچھ ہمسے تمنے لوٹا ہے موجود ہے پس چھوڑ دیتے ہین ہم تمکو اس حال مین کہ نہ مطالبہ
کرینگے ہم تمسے اُن چیزونکا اور نہ جھگڑا کرینگے ہم تمسے اسمین اور نہ خشم اور غصہ کرینگے ہم تمپر تمہارے گذرے ہوے کا مومنین اور اب چلے جاؤ تم
ہمارے ملک سے پس اگر انکار کروگے تم پھر جانے سے تو غنیمت سخت کرینگے ہم تمپر پس نیست کر دینگے ہم تمکو مثل کل کے دنکے گذرے اور نیست
ہوگے اور اگر میل کروگے تم بجانب صلح کے تو حکم کرینگے ہم دینے کا ہر مرد کو تمہارے لشکر سے ایکسو دینار اور ایک کپڑا تمہارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح
کیواسطے ایکہزار دینار اور تمہارے خلیفہ کیواسطے دس ہزار دینار اس اقرار پر کہ قسم کھاؤ تم ہمسے اس امر کی کہ پھیر دو تم بجانب ہماری لڑائی کے
راوی نے بیان کیا ہے کہ باہان کبھی خواہش اور رغبت دلاتا تھا اور کبھی دھمکاتا تھا اور ڈراتا تھا اور خالد بن الولید خاموش تھے اور کچھ کلام
نہین کرتے تھے پس جب فارغ ہوا باہان اپنی کلام سے کہا خالد بن الولید نے کہ بادشاہ نے کلام کیا اور اچھا کلام کیا اور سُنا ہمنے اُسکے
کلام کو اور ہم کلام کرتے ہین اور سُنے وہ ہمارے کلام کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ سب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ کے جسکے سوا کوئی معبود
نہین ہے پس جب سُنا باہان نے یہ کلام بڑھایا اپنے ہاتھونکو آسمان کیطرف اور کہا کہ مسیح ہے جو تمنے کہا اے عربی پس کہا خالد بن الولید نے کہ گواہی
دیتا ہون مین اس امر پر کہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ اور بھیجے ہوے اُسکے ہین پسند کیے گئے ہین اور نبی اُسکے برگزیدہ ہین پس کہا باہان نے

کرتے ہو میں کسی کی نہیں جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہیں یا نہیں اور شاید ہوں جیسا کہ تم کہتے ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ پسند کیا مرد نے اپنے دین کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ بزرگترین ساعتوں کی وہ ہے جسمیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کیجاوے پس کہا باہان نے بنی قوم سے کہ یہ شخص مرد حکیم اور دانشمند اور عاقل ہے کلام حکمت کا کرتا ہے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو نے اپنی قوم سے کیا کہا آگاہ کیا اُسنے انکو اپنی گفتگو سے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اگر دیکھی ہے مجھکو عقل پس اللہ تعالیٰ تعریف کیا گیا ہے اس باب میں اور سنا ہے میں نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے خلق اللہ تعالیٰ شیئاً احب الیہ من العقل لان اللہ تعالیٰ لما خلق العقل وصوره وقدره قال لم اقبل فاقبل ثم قال له ادبر فادبر فقال وعزتی وجلالی ما خلقت شیئاً احب الی منك بك اتمثل واعطی وبك ادخل جنتی باہان نے کہا کہ جب تم میں ایسی عقل ہے تو کیوں لائے تم ان لوگونکو ساتھ اپنے خالد بن الولید نے کہا کہ میں ان کو واسطے لایا ہوں کہ مشورہ کرونمیں اُنسے باہان نے کہا کہ تم باوصف اپنی تیزی عقل اور اچھائی اپنی رائے اور ادراک کے محتاج مشورہ غیر کے ہو خالد بن الولید نے کہا باہان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو مشورے کا حکم فرمایا ہے اور وہ سب زمین کے لوگون سے زیادہ عاقل تھے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے انکو شاورھم فی الامر اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ما صناع امرء عرفا قدره ولا اصناع مسلم قبل مشورة اخیه اگر میں صاحب رائے اور عقل ہوں جیسا کہ یقین کرتا ہے تو اور جیسا کہ سنا ہے تو نے پس تحقیق نہیں بے نیاز ہوں میں مشورہ دانشمند سے پس کہا باہان نے کہ تمھارے لشکر میں مثل تمھارے عاقل اور ہوشیار کسقدر ہیں خالد بن الولید نے کہا ہمارے لشکر میں زیادہ ایکہزار مرد سے ہیں کہ نہیں بے نیاز ہونگے انکی رائے اور مشورے سے باہان نے کہا کہ ہم نہیں جانتے تھے کہ تم میں ایسے لوگ ہیں اور رہتے تو یہی سنا تھا کہ تم لوگ فرومایہ جاہل بے عقل ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ اکثر ہم میں ایسے ہی تھے یہانتک کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس ہدایت کی اللہ تعالیٰ نے ہمکو راہ راست اور بتایا ہمارے نبی نے ہمارے راہنما کو اور سمجھے ہم نیک کو بد سے اور ہدایت کو گمراہی سے پس کہا باہان نے کہ اے خالد تعجب میں ڈالا ہے مجھکو تمھاری عقل و دانشمندی نے اور میں دوست رکھتا ہوں اس امر کو کہ بھائی ہو جاؤں میں تمھارا پس ہو جاؤ تم بھائی میرے اور دوست میرے پس کہا خالد بن الولید نے کہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اگر پورا کرے اللہ تعالیٰ تیرے کلام کو اور ہو جاوے تو نیکبخت اور بھلا ہو جاوے میں ہم اور تم اور نہ جدا ہو وے میں پس کہا باہان نے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ خالد بن الولید نے کہا گواہی دے اور کہہ تو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً رسول اللہ الذی بشر به المسیح عیسے پس جسوقت تو ایسا کریگا ہو جاویگا بھائی میرا اور میں بھائی تیرا اور ہو جاویگا تو دوست میرا اور میں دوست تیرا اور نہ جدا ہونگے ہم مگر بسبب پیش آنے کسی بُری بات کے باہان نے کہا کہ جو تم مجھے اپنے دین سے چھوڑ دیدے اور تمھارے دین میں داخل ہونیکو چاہتے ہو پس نہیں ہے میرے لیے طرف اس امر کے کوئی راہ خالد بن الولید نے کہا کہ مجکو بھی تیرے بھائی بننے کی کوئی راہ نہیں ہے جس حالمیں کہ تو اپنے دین پر ہے باہان نے کہا کہ میں دوست رکھتا ہوں اس امر کو کہ اصلاح پر ہو جاوے کام ہمارے اور تمھارے بیچ سے خالد بن الولید نے کہا کہ جو اللہ تعالیٰ چاہیگا وہ ہوگا باہان نے کہا پس تحقیق میں چاہتا ہوں کہ دور کردونمیں خشم اور غصے کو اپنے اور تمھارے بیچ سے اور بات چیت کرونمیں تجھ سے اسطرح جیسے کہ بھائی بھائی سے کلام کرتا ہے پس جواب دو تم میرے اس کلام کا جسپر میں نے تمکو بلایا ہے کہ سنو نمیں نے کہ تم کیا کہتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ بعد اس گفتگو کے

حال یہ ہے کہ تو جانتا ہے اس امر کو کہ جو کیفیت تو نے اپنے قوم کی عزت اور مالداری کی اور غلبہ انکا دشمنونپر اور قرار پکڑنا ملکونمین ہمانکیا پس ہم جانتے اور آگاہ ہین اس سے اور جو تو نے اپنے بخشنشونکا حال ہمارے ہمسایون عرب پر ذکر کیا وہ بھی ہم جانتے ہین ولیکن نہین کیا تمنے یا مگر واسطے باقی رکھنے اپنی نعمتونکے اور بنظر نگاہ رکھنے اپنی جانون اور اولادونکے اور بڑھانے اپنے ملک اور عزت کے تاکید زیادہ ہوجاوے جماعت تمھاری اور نہ ڈرین اُسکے دبدبے کو وہ لوگ جو تمھارے مقابلے کا قصد کرین اور جو تمنے ہماری محتاجگی اور اونٹ چرانیکا ذکر کیا سو اکثر لوگ ہم مین سے اونٹ چراتے ہین اور جس شخص نے ہم مین اونٹ چرایا حاصل ہوئی اُسکو بزرگی اُس شخص پر جسنے نہین چرایا اور جو تو ہمکو محتاج اور بدبخت کہتا ہے پس ہم ایسے ہی جاہل تھے اور تحقیق اُمار اتھا اللہ تعالیٰ نے ہمکو ایسی جگہ مین جہان نہرین اور درخت اور کھیتی نہین ہے مگر تھوڑے اور تھے ہم جاہلیت کے لوگ ایسے جاہل تھے کہ نہین مالک تھا ہم مین کا کوئی شخص مگر اپنی تلوار اور گھوڑے اور اونٹون اور بکریونکا اور کھاجاتا تھا زیردست ہم مین کا ضعیف کو اور نہین بے ڈر اور امن مین رہتے تھے بعض ہمارے بعض سے مگر چار مہینے حرام مین عبادت کرتے تھے ہم سوائے اللہ تعالیٰ کے اُن بتون کی جو نہ سنتے تھے اور نہ نفع دیتے تھے اور ہم اُنپر منہ کے بھل پڑے رہتے تھے یہانتک کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے ہم مین نبی عربی کو کہ پہچانا ہمنے شرافت اور بزرگی اُنکی اور تھے وہ نبی پیشوا پرہیزگار ظاہر کیا اُنھون نے اسلام کو اپنی دعوت سے اور لائے وہ ہمارے واسطے روشن کتاب اور ہدایت مضبوط کو اور دکھایا ہمکو راہ راست تمام کیا اللہ تعالیٰ نے بسبب اُنکے انبیا کو پس حکم کیا اُنھون نے ہمکو ساتھ عبادت پروردگار عالم کے عبادت کرتے ہین ہم اُسکی اور نہین شریک گردانتے ہین ہم اُسکے ساتھ کسی چیز کو اور نہین پرستش کرتے ہین ہم اُسکے سوا کسی بت کو اور نہین اختیار کرتے ہین ہم اُسکے سوا کسی مالک کو اور حاکم کو اور نہین سجدہ کرتے ہم چاند اور سورج کا اور نہ آگ اور صلیب کا اور نہ قربان کا اور نہین سجدہ کرتے ہین ہم مگر واسطے اللہ تعالیٰ کے اور اقرار کرتے ہین ہم ساتھ نبوت اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ہدایت کیا اللہ تعالیٰ نے ہمکو اُنکے سبب سے اطاعت کی ہمنے اُنکے حکم کی پس منجملہ اُنکے احکام کے ہمکو ایک یہ ہے کہ جہاد کرین ہم اُس شخص کے ساتھ جو ہمارے دین کو نہ اختیار کرے اور جو ہم کہتے ہین وہ نہ کہے وہ شخص اُنکو گویا جنھون نے نہین مانا اور نہ اسپاہی کی ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور مقرر کیا اُسکے ساتھ شریک کو حالانکہ بزرگ اور بڑی ہے پروردگار ہمارا اس سے علیٰ ما خلا ما سنہ وسلانو پس جس شخص نے تمعیت کی ہماری ہوگیا وہ ہمارا بھائی اسلام مین اور جسنے انکار کیا قبول کرنے اسلام سے پس جزیہ دینا بچاتا ہے اُسکے خون اور مال کو اور جسنے انکار کی جزیہ سے پس تلوار حکم ہے ہماری اُسکے بیچ مین یہانتک کہ جاری کرے اللہ تعالیٰ حکم اپنا اور وہ بہترین حاکمون کا ہے اور ہم تمکو ان باتونپر چھوڑتے ہین یا کہو تم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ یا جزیہ دو ہر سال مین ہر مرد جوان کیطرف سے ایک دینار اور نہین ہے اس شخص پر جو نہین پہونچا ہے مرتبہ بلوغ کو اور نہ عورت پر نہ راہب جو بیٹھ رہا ہے اپنے صومعہ مین پس کہا باہان نے کہ آیا بعد کہنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے کوئی اور بات بھی ہم پر لازم ہے خالد بن الولید نے کہا کہ بعد اُسکے نماز پڑھو تم اور زکوٰۃ دو تم اور روزے رکھو رمضان کے مہینے مین اور حج کرو تم بیت الحرام کا اور قتل کرو کافرون کو اور حکم کرو تم ساتھ حکم شریعت کے اور منع کرو منہیات شرعیہ سے اور آپسمین دوستی رکھو اللہ کے کام مین اور دشمنی رکھو دشمنان خدا کے ساتھ پس اگر انکار کروگے تم اس سے پس لڑائی ہوگی ہمارے اور تمھارے بیچمین یہانتک کہ مالک اور

وارث کریگا اللہ تعالیٰ اپنی زمین کا جس شخص کو وہ چاہیگا اپنے بندوں سے باہان نے کہا کہ تو کو منظور ہو کر و کہ ہم نہ پھریں گے اپنے دین سے اور نہ چھوڑ دیونگے تمکو اور جو تم کہتے ہو کہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے بیشک کہتے ہو اسواسطے کہ وہ ہماری اور تمھاری نہ تھی بلکہ ہمارے اور تمھارے سوا اوروں کی تھی پس ہم اُسکے اور مالک ہو گئے ہم زمین کے اور ہمارے تمھارے بیچ میں لڑائی ہوگی پس نکلو تم مقابلے کو اللہ کا نام لیکر پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہے خدا کی کہ تم ہمسے زیادہ خواہشمند لڑائی کے نہیں ہو اور گویا میں دیکھتا ہوں تمھارے لشکر کو کہ شکست اُٹھائی ہے اسنے اور مدد اور غلبہ ہمارے آگے ہے اور تو چلایا جاتا ہے خوار اور ذلیل درانحالیکہ رسی تیری گردن میں ہے اور سامنے لایا گیا ہے تو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے پس مارا ہے اُنھوں نے تیری گردنکو پس جب سُنا باہان نے کلام خالد بن الولید کا بہت سخت غضبناک ہوا وہ راوی نے بیان کیا کہ جب دیکھا حجاب اور بطارقہ اور ہر قلیہ اور قیاصرہ نے باہان کے خشم اور غصے کو ارادہ کیا اُنھوں نے خالد بن الولید کے مار ڈالنے کا لیکن وہ لوگ منتظر حکم باہان کے تھے پس کہا باہان نے کہ اے خالد بن الولید میں تمسے بات چیت کرتا تھا اور میرے دل میں تمھاری نسبت مہربانی تھی اور اب ہو گیا اُسکی جگہ خشم اور غصہ پس قسم ہے حق مسیح کی کہ سامنے بلاؤنگا میں تمھارے پانچوں اصحاب قیدیکو اور گردنیں مارونگا انکی پس کہا خالد بن الولید نے کہ سُن تو جو میں تجھسے کہتا ہوں کہ مارا جاتا تو اُن پانچونکی خواہش اور تمنا ہے اور ہم بھی مثل اُنکے ہیں پس قسم ہے حق صاحب دعاے مقبولکی اور دعوت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اور امارت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ اگر مار ڈالیگا تو اُنکو تو میں مار ڈالونگا تجھکو اپنی تلوار سے اور مار ڈالیگا ہر ایک شخص میرے ساتھیوں سے ایک ایک کو تیرے ساتھیوں سے پھر جلد اُٹھ کھڑے ہوے خالد بن الولید اور کھینچ لیا اُنھوں نے اپنی تلوار کو میان سے اور اُنکے ساتھیوں نے بھی ایسا ہی کیا اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا رسول اللہ راوی نے بسلسلہ راویوں کے بیان کیا ہے رافع بن مازن سے کہ رافع بن مازن نے کہا تھا میں ہمراہ خالد بن الولید کے باہان کے خیمے میں اور نکال لیا تھا ہمنے اپنی تلوار دونکو اور قصد کیا تھا ہمنے قوم کا اور نہیں تھی ہماری آنکھوں میں رومیوں سے کوئی چیز اور یقین کی تھی ہمنے کہ حشر ہمارا اسی جگہ سے ہوگا پس جب دیکھا باہان نے حال خالد بن الولید کا اور ہمارا اور ظاہر ہوئی موت ہماری تلوار دونکی تیزی سے پس پکار کر کہا باہان نے کہ اے خالد توقف کرو عجلت نہ کرو کہ جلدی میں ہلاک ہو جاؤ گے تم اسواسطے کہ میں جانتا ہوں کہ تمنے یہ کلام نہیں کیا ہے مگر اسوجہ سے کہ تم ایلچی ہو اور ایلچی نہیں مارڈالا جاتا ہے اور جو باتیں میں نے کہیں وہ اسواسطے کہیں کہ آزمائش کروں میں تمھاری کہ دیکھوں اور دریافت کروں میں کہ تمھاری کیا رائے ہے اور اب میں تمسے مواخذہ کرتا ہوں پس پلٹ جاؤ تم اپنے لشکر کو اور تصد تیاری لڑائی کا کرو اور دیگا اللہ تعالیٰ مدد اور غلبہ جس شخص کو چاہیگا پس جب سُنا خالد بن الولید نے یہ کلام باہان کا میانمیں کیا تلوار کو اور کہا کہ اے باہان قیدیونکے ساتھ تو کیا ارادہ رکھتا ہے باہان نے کہا کہ میں چھوڑ دونگا اُنکو بخشش کے تمھارے حالپر اور چھوڑ دونگا انکی راہ کو تا کہ ہو دیں وہ مددگار تمھارے اور نہ عاجز ہو دیں مسلمان لڑائی میں کل کے روز پس خوش ہوے خالد بن الولید اس کلام سے اور حکم کیا باہان نے چھوڑ دینے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس چھوڑ دیے گئے وہ قید سے اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے روانگی کا پس کہا باہان نے کہ اے خالد میں دوست رکھتا تھا صلح ہو جانیکو اپنے اور تمھارے بیچ میں اور میں سوال کرتا ہوں ایک حاجت کا خالد بن الولید نے کہا کہ سوال کر تو جس چیز سے تو چاہتا ہے باہان نے کہا کہ تمھارے اس مرخ قبہ نے عجب میں ڈالا ہے مجکو اور میں چاہتا ہوں کہ تم میرے تئیں ہبہ کرو اسکو اور دیکھوں تم میرے لشکر میں کہ جو چیز تم کو

ابھی معلوم ہو وہ میں تمکو دیدوں خالد بن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی ہر گز نہیں خوش کیا تو نے مجکو جبکہ یا نگا تو نے میری ملکیت کی چیز کو پس یہ ہے مجکو اور
جو تو نے اپنے لشکر کی چیزونکو کہا ہے پس مجکو کچھ اسکی حاجت نہیں ہے باہان نے کہا کہ تم اللہ والے لوگ ہو ہر آئینہ بخشش کی تمنے اور نیکی کی تمنے خالد بن الولید رض
نے کہا کہ تحقیق تو نے ہمپر احسان اور نیکی کیا جو ہمارے ساتھیونکو قید سے چھوڑ دیا پھر چلے خالد بن الولید باہان کے پاس سے اور ساتھی اُنکے گرد اُنکے تھے
اور آگے لایا گیا گھوڑا اُنکا پس سوار ہوئے وہ اور سوار ہوئے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور حکم کیا باہان نے اپنے حجاب اور ہمراہیون کے
کہ جاویں وہ مسلمانونکے ساتھ اُسجگہ تک جو اُنکے قبضے میں ہے پس ایسا ہی کیا قوم نے اور پہونچے خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور خوش ہوئے مسلمان رہائی پانے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بیان کیا خالد
بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے تمام سرگذشت کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہے حق صاحب منبر اور روضہ شریف کی کہ نہیں چھوڑا باہان نے
ہمارے ساتھیونکو مگر بوجہ ہماری تلوارونکے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ باہان مرد حکیم اور دانشمند ہے مگر شیطان اُسکی عقل پر غالب ہو گیا
ہے پس کس قرار داد پر تم اُسسے جدا ہوئے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہمارے اُن کے لڑائی پر قرار داد ہوئی ہے اور دے گا مدد اور غلبہ
اللہ تعالیٰ جسکو چاہیگا پس جب ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال سُنا کیا پس لوگونکو مسلمانونسے اور کھڑے ہوئے اُنکے یمین و یسار کہ خطبہ
پڑھنے والے تھے پس حمد اور ثنا بیان کی اللہ تعالیٰ کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اُنپر اور آگاہ کیا مسلمانونکو اس امر سے
کہ کل صبحکو دشمن کا ارادہ لڑائی کا ہے اُنسے اور حکم کیا اُنکو ساتھ درستی ساز و سامانکے اور کہا کہ بھروسا اور اعتماد کرو تم اللہ تعالیٰ پر پس درست
کیا مسلمانون نے سامان اپنا اور شہسوار مسلمانونکے آمادہ کرتے تھے بعض اُنمیں کے بعض کو اور آئے خالد بن الولید اپنے ساتھیونکے
پاس اور وہ لوگ لشکر زحف کے تھے اور کہا اُنسے کہ جان لو تم اس بات کو کہ ان کافرون نے جنپر مدد دی ہے اللہ تعالیٰ نے تمکو بہت
جگہونمیں بلکہ کئی ہے جماعت اپنے ملکونکی اور نہیں گیا تھا اُنکے بیچمیں اور دیکھا میں نے اُنکو کہ وہ کثرت میں مثل ٹیوننکے ہیں اور وہ مسلمانکے
لوگ ہیں مگر نہ دل رکھتے ہیں نہ کوئی اُنکا مددگار ہے اور یہی لڑائی ہے ہمارے اُنکے بیچمیں اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے ذٰلک
بان اللہ مولی الذین اٰمنوا وان الکافرین لا مولی لھم اور فرمایا ہے لڑائی کل کی صبح پر اور تم جوانمرد اور رشد تکے لوگ ہو پس کیا ہے
تمھاری رحمت کرے اللہ تمپر پس کہا خالد بن الولید کے ہمراہیون نے کہ لڑائی تو ہماری خواہش اور تمنا ہے اور برابر صبر کرینگے ہم اُنکے مقابلے میں لڑائی اور
شدت اور تیزی اور تلوار پر یہانتک کہ حکم کریگا اللہ تعالیٰ ہمارے اُنکے بیچمیں اور وہ بہترین حاکمونکا ہے پس خوش ہوئے خالد بن الولید اُنکے کلام سے
اور کہا اُنسے کہ درست کرو تم اپنے آلات لڑائی کو پس نہیں پہر رات گذرائی کسی نے مگر یہ کہ وہ مسلح تھا اور رات کاٹی خوشی سے واسطے جہاد
کے پس جب صبح ہوئی اذان کہی مؤذنون نے اور وضو کیا مسلمانون نے اور نماز پڑھائی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سوار ہوئے مسلمان
اپنے گھوڑون پر واسطے لڑائی کے اور آراستہ کیا اپنی صفونکو پس بنائیں تین صفیں کہ نہیں دیکھی تھی ہر صف اپنی پچھلی کو اور آئے خالد بن
الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ ای سردار کیا حکم دیتے ہو تم ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا مقرر کرو تم معاذ بن جبل کو میمنہ میں
پس کہا خالد بن الولید نے کہ وہ اسکے لائق نہیں پس کہا کہ ای جوانمرد تم میمنہ پر پس گئے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بجانب میمنہ کے اور
ٹھہرے وہان ساتھ فرستان کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای سردار کسکو مقرر کروگے تم میسرہ پر اُنھون نے کہا کہ کنانہ بن ہاشم کو

پس روانہ ہوے کنانہ جیسا کہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کنانہ کی شجاعت کا حال یہ تھا کہ وہ آتے تھے قبائل عرب کے پاس جو اُنکے دشمن تھے
پس پکارتے تھے اور ڈانٹتے تھے اُنکو اور بڑائی اپنے نام کی بیان کرتے تھے پس نکلتے اور آتے تھے انکی طرف لوگ تیز رو گھوڑوں پر پس اُنسے لڑتے
تھے پس اگر فتحمند ہوتے تھے اُنپر تو عین انکا مطلب تھا اور اگر دیکھتے تھے وہ انکی طرف سے غلبہ اور حملے کو اور دشوار ہوتا تھا اُنپر کام اُنلوگون کا
اُترتے تھے اپنے گھوڑے سے اور دوڑتے تھے اُن کے سامنے ہو کر پس نہین پاتے تھے وہ لوگ اُنسے مگر گرد کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب
مقرر کیا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے میسرہ پر جا کر ٹھہرے وہ میسرہ مین اور متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بجانب خالد بن الولید کے اور کہا
اُنسے کہ ای ابا سلیمان سردار مقرر کیا مین نے تمکو لشکر میسرہ کا سردار مقرر کر پس تم پیدل لوگونپر جسکو چاہو تم خالد بن الولید نے کہا کہ قریب تر سیر کرونگا مین
اُنکے کام کو ایسے شخص کے کہ نہ لائے جاوینگے مسلمان اُسکے آگے سے پس پکارا خالد بن الولید نے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور کہا اُنسے کہ حکم
مقرر کیا ہی تمکو سردار نے پیدل لوگونپر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اُترو اے ہاشم اور ہو تم اُنکے ساتھ آگاہ ہو کہ مین اسجگہ تمھاری موافقت
کرنیوالا ہون راوی نے بیان کیا ہی کہ جب مرتب اور آراستہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کی صفون کو کہا خالد بن الولید نے کہ ای
سردار کیا بھیجو تم اب سرداران مالک نسٹانون کے پاس کہ سُنین وہ میری بات کو پس بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے ضحاک بن قیس کو اور
کہا اُنسے کہ ای بیٹے قیس کے جاؤ تم اصحاب الرایات کے پاس اور کہو اُنسے کہ ابو عبیدہ تمکو حکم دیتے ہین کہ سُنو اور اطاعت کرو تم واسطے خالد
بن الولید کے پس ایسا ہی کیا ضحاک نے اور گھومے وہ اصحاب الرایات پر یہانتک کہ آئے معاذ بن جبل کے پاس اور ابلاغ حکم کیا پس کہا
معاذ بن جبل نے کہ بخوشی اور اطاعت یہ حکم منظور ہی پھر آئے معاذ اپنے ہمراہی لوگون کے پاس اور کہا اُنسے کہ آگاہ ہو تم کہ مامور کیے گئے ہو تم
ساتھ اطاعت مرد مبارک پیشانی اور مبارک صورت کے پس جو حکم دیوین اُسکے خلاف نکرنا تم کہ وہ سوا بہتری مسلمانونکے اور کچھ نہین
چاہتے ہین پس جب وصیت کر چکے ضحاک بن قیس اصحاب الرایات کو ساتھ قول ابو عبیدہ بن الجراح کے اور تابعداری خالد بن الولید کے
پھرتے تھے خالد بن الولید درمیان صفونکے اور ٹھہرتے تھے نزدیک نسٹانون کے اور کہتے تھے ای مسلمانو تحقیق صبر کرنا ارادہ اور قصد ہی
اور ڈرنا اور بد دلی کرنا عاجزی ہی اور جانو تم اس بات کو کہ صبر کرنیوالے غالب ہوتے ہین اور ڈرنا اور نامردی دونون سبب خواری کے
ہین پس جنے صبر کیا اللہ تعالی اُسکو مدد اور غلبہ دیتا ہی اُسکے دشمن پر اسواسطے کہ اللہ تعالی اُسکے ساتھ ہی پس جنے صبر کیا تلوارونکی
تیزی پر پس جب آویگا وہ اللہ تعالی کے پاس بزرگ کریگا اللہ تعالی اُسکی جگہ کو اور مشکور ہوگی سعی اُسکی واللہ یحب الشاکرین راوی نے
بیان کیا ہی کہ اسیطرح خالد بن الولید ہر صاحب نشان سے یہی کلام کرتے تھے تا اینکہ گذرے ساتھ جماعت لوگونکو پھر خالد بن الولید نے یکجا کیا
اپنے پاس گروہ مسلمانونکو اہل ثبات اور صبر سے اور جو شخص موجود ہوا تھا اُنکے ساتھ لشکر صف مین پس تقسیم کیا اُنکو چار ٹکڑون پر پس مقرر کیا
ایک حصے پر قیس بن ہبیرۃ المرادی کو اور کہا اُنسے کہ تم شہسوار عرب کے ہو پس رہو تم گروہ پر اور جیسا مین کرون ویسا ہی تم بھی کرو اور
مقرر کیا دوسرے حصے پر مسیرہ بن مسروق العبسی کو اور اسیطرح کی وصیت اُنکو بھی کی اور بلایا عامر بن الطفیل کو اور اسی طرح اُنسے بھی
وصیت کی اور مقرر کیا اُنکو تیسرے ٹکڑے پر اور ٹھہرے خود خالد بن الولید رض مع لشکر صف اور باقی لشکر کے واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ نہین بلند ہوا تھا آفتاب مگر یہ کہ خالد بن الولید رض فراغت پا چکے تھے ترتیب لشکر سے اور بابان ارمنی کا یہ حال تھا

کرنے حکم کیا رومیونکو ساتھ زینت اور درستی سامان لڑائی کے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے مگر یہ کہ مسلمان زیادہ جلدی کرنے والے تھے
ترتیب لشکر اور درستی سامان جنگ مین راوی نے بیان کیا ہے کہ چلا لشکر رومیونکا بجانب لشکر مسلمانونکے اور دیکھا باہان اور اُسکی قوم نے
مسلمانونکو اور اُنکی آراستگی صفونکو کہ گویا چڑیان اُنپر سایہ کیے ہین اور صفین ملی ہوئی ہین اور نیزے بلند ہین پس در آیا اُنکے دلون مین خوف
اور ہیبت پھر آراستہ کیا باہان نے اپنے لشکر کو اور مقرر کیا اُسنے عرب کو قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے آگے صفونکے اور رکھے کیا اُسنے
اُنپر صلیب کہ اور وہ صلیب کھری چاندی کی تھی بوزن پانچ رطل کے اور سونیکا کام اُسمین تھا اور اُسکے چارون گوشہ پر جواہر چمکتے تھے
اور روشن تھے مثل ستارونکے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ صفین جنکو باہان نے آراستہ اور مرتب کیا تھا تیس صفین تھین کہ ایک
صف اُنمین کی مثل لشکر مسلمانونکے تھین اور ظاہر کیا باہان نے اپنے تئین صفونمین اُنقس اور راہب دھونی رمتے تھے اُسکو اور پڑھتے تھے وہ
انجیل کو اور بہت بجایا تھا باہان نے اپنے لشکر مین نشان اور علمونکو پس جب برابر اور پوری ہوگئین صفین انکی نکلا ایک بطریق بطارقہ
روم سے بھاری ڈیل ڈول کا جو سنہری زرہ پہنے تھا اور اُسکی گردن مین صلیب جڑاؤ سونے اور جواہرات کی تھی اور اُسکی سواری مین سبزہ گھوڑا
تھا اور وہ بطریق مرتبے والے رومیونسے تھا جو بادشاہ کے تخت کے پاس کھڑا ہوتا تھا پس جب نکلا وہ لشکر سے مقابلے کو تو للکارتا تھا ساتھ
کلام رومی کے اپنی آواز سے مثل گرجنے بادل کے پس جانا مسلمانون نے کہ وہ طلب کرتا ہے لڑنیوالے کو پس توقف کیا مسلمانون نے نکلنے سے
پس چلا کر کہا خالد بن الولید نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یہ گمراہ تا ہے تمکو واسطے اپنی لڑائی کے اور نہم چھوڑتے ہو پس اگر تم کو
نہ نکلوگے اُسکی طرف کو تو مین خود نکلونگا اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے اُسکے مقابلے مین نکلنے کا کہ دفعتہ نکلا ایک سوار مسلمانونسے ایک بڑے
بزدون سبز رنگ پر اور وہ زرہ وغیرہ سامان سے اچھا اور پورا تھا اور قصد کیا اُسنے بجانب بطریق کے پس نہین تھا کوئی شخص خالد بن الولید کے
ہمراہیونسے کہ پہچانتا ہو اُس سوار کو پس کہا خالد بن الولید نے اپنے غلام ہمام سے کہ جا تو اس سوار کیطرف اور دیکھ کہ وہ کون شخص ہے مسلمانون سے
اور کس گروہ سے ہے پس گئے ہمام اور آواز دی اُس سوار کو اور ارادہ کیا تھا سوار نے نزدیک ہو جانیکا بطریق سے اور کہا ہمام نے کہ اے مرد تم کون
شخص ہو پس کہا مین رومانس حاکم (بصری) کا ہون پس پھر آئے ہمام اور آگاہ کیا خالد بن الولید کو اس حال سے پس جب جانا خالد بن الولید نے اُس
کو دعا کی اور کہا اللھم بارک فیہ وزد فی نیتہ پس جب گئے رومانس سامنے گھر کے کلام کیا اُس سے زبان رومی مین پس پہچانا انکو رومی
نے اور کہا کہ اے رومانس کیونکر چھوڑ دیا تمنے اپنے دین کو اور قبول کیا تمنے اس قوم کیطرف رومانس نے کہا کہ یہ دین جسمین داخل ہوا ہون مین
ایسا دین بزرگ ہے کہ جو شخص داخل ہوا اُسمین ہو گیا نیکبخت اور جسنے مخالفت کی اُسکی پس تحقیق گمراہ ہوا وہ پھر حملہ کیا رومانس نے گھر پر اور
حملہ کیا گھر نے اُنپر اور وہ لڑے تیسمین ایک گھڑی یہانتک کہ تعجب کیا دونون لشکرون نے اُن دونون کی لڑائی سے پس غافل پایا گھر نے
رومانس کو پس مارا اُسنے ایک سخت کہ بہنے لگا خون اُنکا اور محسوس ہوئی ایذا ضرب کی رومانس کو پس پھرے وہ بجانب مسلمانونکے
اور پیچھا کیا اُنکا گھر نے بطلب اُنکے اسطرح پر کہ نہین کی اُنکی طلب سے اور قریب تھا کہ در آوے اُنپر پس انکارا اُسکو مسلمانون نے ہر طرف سے
پس مضبوط ہو گیا دل رومانس کا مسلمانونکی آواز دینے سے اور دیدیا کہ اُنکے انکار کرنے سے پس بازرہا اور کمی کی اُسنے رومانس کی طلب سے اور داخل ہوا رومانس
مسلمانونکے لشکر مین اور رہون اُنکے پھر وان تھا پس لیا اُنکو ایک جماعت نے مسلمانون سے اور باندھا اُنکے ہتھ کو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کام پر

اور دعا کیا اُسنے اللہ تعالیٰ کی بخشش کا اور مبارکباد دی اُنکو ساتھ سلامتی کے اور جب پھرے روما شکست اُٹھا کر غرور کیا گبر نے اپنے دلمین
اور ظاہر کیا اُسنے اپنی دشمنی کو اور تولا پن کیا اپنے کلام مین اور طلب کیا لڑنیوالیکو پس ارادہ کیا میسرہ بن مسروق العبسی نے مقابلے مین نکلنے کا
پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای میسرہ تمھارا ٹھہرنا تمھاری جگہ پر دوست تر ہی مجکو تمھارے نکلنے سے اس گبر کیطرف اور تم شیخ بوڑھے ہو اور یہ گبر شدید
اور جوانی کی طرف مائل ہی اور جوان بہادر ہی اور مین نہین دوست رکھتا ہون تمھارے جانیکو اسکی طرف اور نہین برابری کر سکتا ہی بوڑھا آدمی جوان
اور مضبوط کی خصوصًا یہ کہ ایکبال سلمانونکا دوست تر ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اہل شرک سے پھر گئے میسرہ اپنی جگہ پر اور ارادہ کیا مقابلے کو
نکلنے کا عامر بن طفیل نے پس کہا خالد بن الولید نے کہ تم کم سن ہو اور مین ڈرتا ہون کہ تم نہ برابری کر سکوگے پس کہا عامر بن طفیل نے کہ ای سردار
برا کریا تمنے معاملہ اس گبر رومی بدکار کا اور داخل کر دیا تمنے سلمانونکے دلونمین اسکی طرف سے خوفکو پس کہا خالد بن الولید نے کہ شمشیر اور نیزہ سے پہچانتے ہین
اپنے مثل کو لڑائی مین اور اُسکی لڑائی اور شدت ظاہر ہی اور تم اُسکی برابری نہین کر سکتے ہو اسواسطے کہ نہین نکلا وہ پیشتر اپنے ساتھیونکے اور ظاہر کیا
اُسنے اپنی شجاعت کو مگر اسوجہ سے کہ وہ فرد ہی شجاعت مین اپنی قوم مین پس ٹھہرو تم اپنی جگہ پر پس ٹھہرے عامر بن طفیل اپنے ساتھیونمین اور نہین
مخالفت کی خالد بن الولید کے حکم سے **راوی نے بیان** کیا ہی کہ گبر طلب کرتا تھا مقابلہ کرنیوالے اور لڑائی کو پس آئے خالد بن الولید کے
پاس حرث بن عبد اللہ ازدی کے اور کہا اُسنے کہ مین چاہتا ہون مقابلے کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہی مجکو اپنی جانکی کہ تم مین دلیری اور قوت
سخت ہی اور نہین جانتا ہون مین تمکو مگر مرد جہالک پس اگر تمکو منظور ہو تو اللہ کا نام لیکر اُسکے مقابلے مین نکلو پس درست کیا ازدی نے سامان
لڑائی کا اور قصد کیا مقابلے مین نکلنے کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ ٹھہرو تم اپنی روش نرم پر ای بیٹے عبد اللہ کے یہانتک کہ سوال کرونمین تمسے
اُنھون نے کہا کہ پوچھو تم ای ابا سلیمان خالد بن الولید نے کہا کہ آیا پیشتر اُسکے مقابلہ کیا ہی تمنے کسی سے حرب مین اُنھون نے کہا نہین خالد
بن الولید نے کہا کہ نہ نکلو تم اُسکے مقابلے کیواسطے کہ تم نے غرور کیا نکلنے مین اور یہ سوار تجربہ کار ہی لڑائی کا اور آزمایش کی ہی مین نے اُسکی اور
پہچانا ہی مین نے اُسکی بازگشت کو لڑائی مین مین نہین دوست رکھتا ہون کسیکے نکلنے کو اُسکے مقابلے مین مگر جو شخص کہ مثل اُسکے ہو پس اشارہ
کیا خالد بن الولید نے اُس گبر کیطرف اور کہتے تھے یہ اور دیکھتے تھے قیس بن ہبیرۃ المرادی کیطرف پس کہا قیس نے کہ ای ابا سلیمان مین جانتا ہون
کہ تم پیش آتے ہو ساتھ میرے اور میرے نکلنے کو مراد لیتے ہو مین جاؤن اُسکے مقابلے کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ جاؤ تم اللہ غالب بزرگ کا نام
لیکر کہ تحقیق تم مثل اُسکے ہو اور اللہ تعالیٰ تمھاری اعانت کریگا اُسپر پس نکلے قیس بن ہبیرۃ رحمہ اللہ اور روانہ کیا اُنھون نے اپنے گھوڑیکو یہانتک
کہ نرم اور ملائم کر دیا اُسکی طبیعت کو اور توڑ لیا اُسکی تیزی کو پس آگے بڑھایا اُسکو بجانب بطریق کے اور وہ کہتے تھے بسم اللہ وعلی برکۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نزدیک ہوے وہ بطریق سے پس جب دیکھا گبر نے اُنکے کا مونکو جانا اُسنے کہ وہ شمشیر زن ہین شمشیر زنون سے
پس جلدی پھیرا وہ اُنکی طرف اور ارادہ کیا اُنکی جانب کو اور نیزہ بازی اور شمشیر زنی کیا دونون نے پس دوڑے اُسکی طرف قیس بن ہبیرۃ
اور مارا ایک وار تلوار کا اُسکے سر پر پس لیا اُسکو گبر نے اپنی ڈھال پر پھاڑ ڈالا قیس بن ہبیرہ کی تلوار نے سپر کو اور پہونچی خود پر اور پیوست ہو گئی
اُسمین اور قصد کیا قیس نے تلوار کے نکالنے کا پس نہ نکال سکے وہ اور تلوار ماری گبر نے اُنکی شاہرگ پر پس قائم ہوا وہ وار تلوار کا اور
ملاقی ہوے وہ دونون بعد دونون وار کے پس آپڑا گبر اُنپر بارادہ قید کر لینے کے اور تھا وہ بہت سخت اور قیس بسبب عبادت

شب بیداری اور روزہ وغیرہ کے دبلے پتلے جسم کے تھے پس جب دیکھا قیس نے طرف گبر کے کہ غالب ہو گیا وہ اوپر جدا ہو گئے وہ اسکے ہاتھ سے اور رہو گئے اس سے اور دیکھتے تھے اسکو گوشہ چشم سے بطور غصے کے اور سوچتے تھے اسکے لیے مکر اور فریب کو مگر یہ کہ تلوار انکی نکل گئی تھی انکے ہاتھ سے پس پھیری باگ اپنے گھوڑے کی بارادہ آملنے کے مسلمانوں میں تاکہ یوں وہ کسی کی تلوار کھاوے پھیرین طرف ڈالی کے اور بتحقیق ہاویں ہو گئے تھے وہ اپنی جانے پس جب پھیرا باگ کو در انحالیکہ وہ مکر کرنیوالے تھے شور کیا گبر نے انکے پیچھے اور دوڑا انکی طلب میں پس کمی کی قیس بن ہبیرہ نے پلٹنے میں اور کہا اپنے دل میں کہ ای نفس مطلب تیرا موت ہے اور زیادہ گناہ ہے پھر تو بجانب گبر کے پس پکار کر کہا اسنے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو کہ ای قیس میں خدا اور رسول کا واسطہ تمکو دیتا ہوں کہ پھیرو قوم اور چھوڑ دو تم اسکے کام کو میرے اوپر اور یہ اسواسطے تھا کہ خالد بن الولید نے دیکھا تھا میں نسب کو پس کہا قیس نے کہ ای خالد تمنے بڑی قسم دلائی مجکو لیکن اگر پھر آؤنگا میں تمہارے پاس آپکو بڑھا دوگے تم میرے دفعت مقدر میں خالد بن الولید نے کہا کہ نہیں قیس نے کہا پس اختیار کرونگا میں فرار کو اور نہ ہونگا میں اصحاب نار سے بلکہ صبر کرونگا میں اور پہونچونگا میں مرتبہ بخشش کو اللہ تعالیٰ کیطرف سے اور پھرے وہ اپنے نزدیکی کیطرف اور اسکے ہاتھ میں تلوار نہ تھی بلکہ نکال لیا تھا اسنے خنجر کو جو اسکی کمر میں تھا پس دیکھا خالد بن الولید نے قیس بن ہبیرہ کو اس حال سے کہ اسکے ہاتھ میں تلوار نہیں ہے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کون شخص ہے کہ لیگا اس تلوار کو اور پہونچا دیگا قیس بن ہبیرہ تک یا میں حصول ثواب خدائے غالب اور بزرگ کے پس کہا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کہ ای اباسلیمان میں اس کام کو کرونگا پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ کام تمھیں سے ہوگا اے بیٹے صدیق کے پھر نکال لیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو میان سے اور چلائے وہ قیس بن ہبیرہ سے بارادہ پہونچا دینے تلوار کے پس جب دیکھا رومیوں نے بجانب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور آنکے آملنے کے قیس بن ہبیرہ سے گمان کیا انھوں نے کہ وہ بارادہ اعانت قیس بن ہبیرہ کے اس طریق پر آئے ہیں پس نکلا رومیوں سے ایک دوسرا طریق اور آیا وہ اپنے ساتھی کے پاس اور ٹھہرا اسکے ساتھ اور دیدیا تلوار کو عبدالرحمن نے قیس بن ہبیرہ کو اور ٹھہرے وہ انکے پاس اور نہ پھرے وہ جسوقت کہ دیکھا انھوں نے دو کو اور وہ گبر نکلنے والا لشکر رومیوں سے کچھ بڑی باتیں کرتا تھا کہ مسلمان کچھ بھی اس کلام سے واقف نہیں ہوئے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ خواری ہو تجکو کیا بات کہتا ہے تو کہ ہم نہیں سمجھتے ہیں تیرے کلام کو پس نکلا اسکی طرف ایک مترجم رومیوں سے اور کہا اسنے کہ ای گروہ عرب کے آیا نہیں کہا تھا تمنے کہ ہملوگ صاحب انصاف اور حق ہیں در انحالیکہ نکلتے ہو تم دو سوار ایک سوار پر کہا عبدالرحمن نے نہیں قسم ہے خدا کی ترجمان نے کہا پس نہیں دیکھا ہمنے تمھارے انصاف سے کچھ بھی در انحالیکہ نکلتے ہو تم دو سوار ایک سوار کیطرف عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اسواسطے نکلا ہوں کہ دیدوں میں اپنے ساتھی کو تلوار اور پلٹ جاؤں اور اگر نکلیں تم میں سے ایک سو مرد ہم میں سے ایک شخص کے مقابلے میں تو ہرگز نہ بڑا اور دشوار ہوگا ہمپر امر اور آگاہ ہو کہ تم میں شخص ہوں اور میں کیا ہوں اور میں تمھارے واسطے کافی ہوں پس آگاہ کیا مترجم نے اپنی ساتھی کو پس تعجب کیا اسنے عبدالرحمن کے کلام سے اور دیکھتے تھے وہ دونوں گوشہ چشم سے براہ تکبر اور غضب کے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ درخواست کرتا ہوں میں تمسے بواسطہ اللہ تعالیٰ کے ای قیس کہ تمنے مشقت اٹھائی ہے پس ٹھہر جاؤ تم تاکہ ایکساعت آرام حاصل کروں اور دیکھو تم اس امر کو جو مجھسے ہوگا پھر حملہ کیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اس شخص پر جسکے ساتھ گفتگو کرتے تھے پس نیزہ مارا انھوں نے اسکے سینے میں کہ جا نکلا اسکی پشت سے

پس گر پڑا وہ زمین پر اور دیکھا دونوں گبروں نے اپنے ساتھی کو زمین پر گرتے ہوا پس حملہ کیا اُن دونوں نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر پس قصد کیا عبدالرحمن کی طرف قیس نے بارادۂ اعانت کے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ اے قیس سوال کرتا ہوں تجھ سے بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بحق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یہ کہ چھوڑ دو تم مجھ کو اگ میں ڈالونگا میں ان دونوں کو پس اگر مارا گیا میں تو ہوگے تم شریک میرے ثواب جہاد میں اور کہدینا عائشہ رضی اللہ عنہا کو میری طرف سے سلام پس پھیر لئے اُنکے پاس سے قیس رضی اللہ عنہ اور تعجب کیا اُنکے کاموں سے اور حملہ کیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ایک پر اُن دونوں گبروں سے اور نیزہ مارا اُسکے سینے میں پس پھنس گئی نوک اُنکے نیزے کی گبر کی زرہ میں پس ڈالدیا عبدالرحمن نے نیزہ کو اپنے ہاتھ سے اور نکالا میان سے اپنی تلوار کو اور مارا گبر کے ایسا ایک وار کہ دو ٹکڑے کر دیا اُسکو اور دیکھا تیسرے گبر نے بجانب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور اُنکی جرأت کے پس متحیر اور متعجب ہوا وہ اُنکے کاموں سے اور دیکھا قیس رضی اللہ عنہ نے اُس بطریق کیطرف کہ وہ شجاع اور بہوت تھا پس ظاہر ہوئی انمیں غفلت پس کہا اُسنے عبدالرحمن نے کہا ہے قیس کیا باعث تمہارے توقف کا ہے پس حملہ کیا قیس رضی اللہ عنہ نے اُس بطریق پر اور مارا اُسکے ایسا وار تلوار کا کہ توڑ دیا سر اُسکا اور گر پڑا وہ زمین پر بیہوش ہوکر اور جلدی بھیجا اللہ تعالیٰ نے اُسکی روح کو آگ کی طرف پس جب دیکھا رومیوں نے حال اپنے ساتھیوں کا کہا بعض نے انمیں کے بعض سے کہ نہیں ہیں یہ گروہ مگر شیطان **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ آگاہ کیا گیا باہان اُنکے کاموں سے پس کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ بادشاہ ہمسے بہت جاننے والا ہے احوال اُس قوم کا ہے قسم ہے حق مسیح کی میں جانتا ہوں کہ تم میں کوئی ایسی بات ہے جسکے سبب سے غلبہ دیے گئے ہیں یہ قوم پس اگر نہ پس ڈالوگے تم اُنکو اپنی کثرت سے پس کوئی شخص نہ کھڑا ہوگا تمہارے واسطے اُنکے مقابلے میں پھر آیا باہان کے پاس ایک بطریق اور سرگوشی کی اس سے پس کہا اُسنے کہ اے بادشاہ قوم مسلمان بیشک غلبہ دیے گئے ہیں ہمپر اسواسطے کہ میں نے شب کو خواب میں دیکھا ہے کہ گویا کچھ لوگ اُترے ہیں آسمان سے طرف زمین کے اور وہ سبزے اور ابلق گھوڑوں پر سوار ہیں اور پورے ہتھیاروں سے مسلح ہیں اور گھیر لیا ہے اُنھوں نے اُن عرب کو اور ہم لوگ اُنکے سامنے کھڑے ہیں اس حال میں کہ نہیں نکلتا ہے کوئی شخص ہمارے لشکر سے مگر کہ مار ڈالتے ہیں وہ اُسکو یہانتک کہ ہمارے بتوں کے ساتھ ایسا ہی کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ ٹوٹ گیا اُس بطریق کے کلام سے دل باہان کا اور کچھ جواب اُسکو نہیں دیا پس پھر آئی قوم اُسکے پاس اور سوال کیا اُس سے پس جب آگاہ کیا اُسنے اُنکو پس جب بہت بات چیت کی قوم نے اُٹھ کھڑا ہوا باہان اُنکے بیچ میں مثل خطبہ پڑھنے والے کے اور کہا کہ اے اہل (۲۰) اس دین کے اگر لڑوگے تم عرب سے تو ہوگے تم زیان کاروں سے اور خشم اور غصہ کرینگے تمپر مسیح اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ مددگار اور عزت دینوالا ہے تمہارے دین کا اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کی حجت تمپر یہ ہے کہ اُسنے بھیجا تھا تمہاری طرف رسول کو اور اُتارا تمہارے اوپر کتاب کو پس نہیں تابعیت کی تمہارے رسول نے دنیا کی اور حکم دیا تمکو رسول نے یہ کہ نہ تابعیت کرو تم دنیا کی اور اُسکی کتاب میں یہ حکم ہے کہ نہ ظلم کرو تم اسواسطے کہ وہ ظالم کو دوست نہیں رکھتا ہے پس جب تابعیت کی تمنے دنیا کی اور ظلم کیا تمنے اور مخالفت کی تمنے اُسکی غالب کیا اُسنے تمہارے دشمنوں کو تمپر پس کیا عذر ہے تمہارا اپنے خالق کے نزدیک اور تحقیق چھوڑ دیا تمنے حکم اپنے نبی اور احکام مندرجہ کتاب اُسکی کا اور یہ عرب تمہارے سامنے چاہتے ہیں قتل تمہارے شہسواروں اور اولادوں اور عورتوں کا اور تم گناہ کے کام کرتے ہو اور نہیں ڈرتے ہو اپنے پروردگار سے پس اگر دور کر دیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے غلبے کو تمہارے ہاتھوں سے اور غالب کر دیا اُسنے تمہارے

دشمن کو تمہیں پر اور حق اور عدالت پر اللہ تعالیٰ کیطرف سے اسواسطے کہ تم احکام شریعت کے حکم نہیں کرتے ہو اور منہیات شرعیہ سے باز نہیں رکھتے ہو **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ توڑا اور قطع کیا باہان نے اپنے اس کلام سے کلام اُس بطریق کا جسنے خواب کا حال بیان کیا تھا اور حکم کیا باہان نے اُس سے کہ پراگندہ اور فاش کرے وہ اس حال کو کسی سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ حبیب بن سبیرہ اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہما نے مار ڈالا تینوں گردن کو اُترے عبدالرحمن اپنے گھوڑے سے اور لیا اُنھوں نے اور قیس بن سبیرہ نے ہتھیار اور کپڑے مقتولین کے اور پلٹے آئے وہ بجانب مسلمانوں کے اور دیے کپڑے وغیرہ مقتولین کے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا اُنھوں نے کہ یہ تم دونوں کا حق ہے اور جس شخص نے قتل کیا کسی سوار کو پس وہ مالک مقتول کے اسباب کا ہے کہ ایسا ہی حکم دیا ہے محمد امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پس لیا قیس بن سبیرہ نے اسباب کو اور جا ٹھہرے وہ اپنی آنکھ میں جہاں خالد بن الولید نے اُنکو ٹھہرایا تھا اور پلٹے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بجانب میدان لڑائی کے پس گرداوری کیا اُنھوں نے دونوں صفوں کے بیچ میں اور وہ اُس بطریق کے شہری پر سوار ہوے جسکو اُنھوں نے مار ڈالا تھا پس دیکھا اُسکو کہ نہیں جلدی کرتا ہے وہ گھوڑا اُنکی سواری میں جیسا کہ نگاہ رکھتے تھے وہ عربی گھوڑے کو پس پھیرے وہ اور بدل دیا اس شہری کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور حملہ کیا اُنھوں نے میمنہ روم پر پس گھبرا دیا اُنکی صفوں کو اور مار ڈالا اُنمیں سے دو سواروں کو اور پلٹے پس حملہ کیا قلب پر پھر متوجہ ہوے طرف میسرہ کے پس چلائے گئے اُنپر تیر پس پھرے وہ یہانتک کہ ٹھہرے سامنے لشکر کے اور ڈراتے تھے رومیوں کو اپنے نام سے اور بلاتے تھے میدان میں نکلنے والے کو پس نکلا اُنکے مقابلے کو ایک گھبرو دمی پس نہیں گرداوا دیا عبدالرحمن نے اُسکے ساتھ مگر اندک یہانتک کہ مار ڈالا اُسکو اور نکلا دوسرا پس اُسکو بھی مار ڈالا پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اللھم ارعہ واحفظہ فان عبدالرحمن قد اصطلی الیوم بقتال حیتی الروم رحمہ پھر پکار کر کہا کہ اے عبدالرحمن قسم ہے تمکو اپنے باپکے بڑھاپے اور اُنکی بیعت کی کہ پھرآؤ تم اپنی جگہ پر اور چھوڑو تم اپنے مسلمان بھائیوں کو واسطے لڑائی کے پس پھرآئے عبدالرحمن اپنی جگہ جب قسم دلائی اُنکو خالد بن الولید نے حرام قسم نے بیان کیا ہے کہ پوچھا میں نے ایک شخص سے جو یرموک کی لڑائی میں موجود تھا کہ آیا عورتیں بھی تمھارے ساتھ لڑائی میں موجود ہوتی تھیں اُس شخص نے کہا ہاں ایک عورتیں کی اسماء زوجہ زبیر بن العوام اور خولہ بنت الازور اور ام ابان زوجہ عکرمہ بن ابی جہل اور عزہ بنت عامر مع اپنے شوہر سلمہ بن عوف الضبی کی اور رملہ بنت طلحۃ الزبیدی اور دعکا اور امامہ اور زینب اور نعم اور ہند اور عید اور لبنی اور مثل اُنکے اور عورتیں کہ یہ سب ایسی سخت لڑائی لڑتی تھیں جس سے راضی کرتی تھیں اللہ غالب اور بزرگ اور اُسکے رسول کو واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے بیان کیا ہے کہ واقعہ یرموک کی ابتدا ایک جنگاری اُڑنیوالی اور انتہا کی آگ بڑی بھڑکنے والی تھی اور جلانیوالی تھی مسلمان بھائیوں کو واسطے لڑائی کے پس پھرآئے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر اور جو دن لڑائی کا آتا تھا وہ گذرے ہوے دن سے سخت اور دشوار ہوتا تھا عمرو بن جریر نے بیان کیا ہے کہ دیکھا میں نے یرموک کی لڑائی کو کہ پہلے دن اندک تھی اور تیسرے دن سخت اور دشوار تھی اور سبب اُسکا یہ تھا کہ باہان نے حکم دیا تھا دس صفوں کو مسلمانوں پر حملہ کرنے کا اور یہ امر بسبب اسکے ہوا تھا کہ مار ڈالا تھا عبدالرحمن نے جس کسی کو کہ مار ڈالا اور حملہ کیا مسلمانوں نے اُنپر اور متوجہ ہوے لوگ ساتھ لوگوں کے اور دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے درانحالیکہ وہ متوقف تھے اور نہیں حملہ کرتے تھے باہان کے لشکر پر اور جانا اُنھوں نے کہ قریب تر امیر معاملہ سخت اور دشوار ہوگا پس کہا اُنھوں نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور پڑھتے تھے اس آیت کو الذین قال لھم الناس

الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور برابر جاری رہی لڑائی بلند ہوئے آفتاب تا قریب
غروب کے اور نہیں جدا ہوئے دونوں لشکر تا اینکہ جدا کیا رات نے دونوں گروہونکو پس جسوقت جدا ہوئے بعض لوگ بعض سے تو نہیں پہچانتے
تھے مگر ساتھ نشانی کے اور ہر قوم عرب کے پکارتے تھے اور بتا دیتے تھے اپنی نشانیون معینہ کا اور باہم یاد دلاتے تھے اپنے نسبونکو اور پھر ہر گروہ
طرف اپنے جگہونکے اور آئے مسلمان اپنی عورتون کی طرف اور ہر عورت ملتی تھی اور صاف کرتی تھی اپنے شوہر کے چہرے کو اپنی کملی سے اور
کہتی تھی کہ بشارت ہو تمکو ساتھ بہشت کے اسی دوست اللہ کے اور رات گذرانی مسلمانون نے ساتھ نیکی اور بہتری کے اور روشن کیا
آگ کو اور یہ اس سبب سے تھا کہ پہلے دن قتل نہیں ظاہر ہوا تھا دونون گروہون پر بلکہ مارے گئے رومیون سے تھوڑے لوگ اور شہید ہوئے
مسلمانون سے دس آدمی کہ منجملہ انکے دو شخص حضرموت کے تھے ایک شخص کا نام مازن اور دوسرے کا نام قادم تھا اور تین شخص غسان سے جنکے نام رافع
اور محلی اور جازم تھے اور ایک شخص انصار سے جنکا نام عبداللہ بن الاخرم تھا اور تین شخص قوم بجیلہ اور ایک شخص قوم مراد سے جو بھتیجے قیس بن ہبیرۃ المرادی
کے تھے پس غمگین ہوئے انکے مارے جانیسے قیس بن ہبیرہ اور تلاش کیا انکو اور نہ دیکھا پس جانا انھون نے کہ وہ مارے گئے پس لیا قیس نے اپنے
ساتھ تھوڑی آگ روشن کو اور نکلے وہ اور کچھ لوگ اسی قوم کے یہانتک کہ آئے میدان معرکے مین اور ڈھونڈھا انکو پس نہ دیکھا انکو پس جسوقت
کہ ارادہ کیا پھرنے کا دفعۃ دیکھا انھون نے ایک آگ کو کہ آتی ہے رومیون کی طرف سے بارادہ میدان معرکے کے تلاش ایک بطریق کے جو بہت
بڑی رتبہ تھا انکے نزدیک پس کہا قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون سے کہ بجھادو تم اپنی آگ کو پس قسم ہے خدا کی کہ مین اپنے بھتیجے کا بدلا لونگا
اس قوم سے پس بجھادیا انھون نے آگ کو اور لیٹ گئے وہ زمین پر مقتولین کے بیچ مین اور آمادہ ہوئے واسطے رومیونکے اور تھے رومی قریب
ایکسو آدمیونکے ساتھ ساز و سامان کے اور قیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ انکی قوم کے سات آدمی تھے پس کہا انھون نے کہ ای قیس قسم ایکسو مردون
اور ہم سات آدمی ہین اور تھکے اور ماندے ہین پس کہا قیس نے کہ پلٹ جاؤ تم اپنے پیچھے کو مین اپنے واسطے سوائے موت کے اور کچھ نہین چاہتا
ہون یا لونگا مین بدلا اپنے بھتیجے کا پس تعجب کیا انھون نے انکے کلام سے اور ٹھہرے وہ انکے ساتھ مثل ٹھہرنے بڑے مرتبے والونکے اور آئے
گھران رومی درانحالیکہ وہ گرد گھومتے تھے تو درمیان مقتولین کے تا اینکہ ٹھہرے وہ اس گبر کی لاش کے پاس جو پہلے لڑنیکو نکلا تھا اور اسکو قیس
بن ہبیرہ نے قتل کیا تھا پس جب پھرے وہ بارادے جانے اپنے لشکر کے چلا کر پکارا انکو قیس بن ہبیرہ نے انکے پیچھے سے اور تبعیت کی انکے ساتھیون
نے پس ڈالدیا رومیون نے اپنے بطریق کی لاش کو اپنے شانونسے اور غافل ہوگئے اور بھولگئے وہ اپنے تئین شور کی آواز سے پس پھیرا کیا انکا
مسلمانون نے اور شمشیر زنی کی انہین اور مار ڈالا انکو جلد اور قیس رضی اللہ عنہ جسوقت مارتے تھے انہین تلوار کو کہتے تھے کہ یہ میرے بھتیجے کیطرف سے ہے یہ
انکے بدلے مین ہے یہانتک کہ مارگئے انکے ہاتھ سے سولہ رومی اور مارا انکے ساتھیون نے بہت لوگونکو اور پلٹ گئے باقی رومی پس جب فراغت پائی
قیس نے قوم سے پھرے تلاش اپنے بھتیجے کے کہ جنکا نام سوید بن بہرام تھا جانب لشکر روم کے پس سنی انھون نے ایک آواز نالہ کی اور آئے اسکی طرف
پس وہ انکے بھتیجے سوید تھے پس جب دیکھا قیس نے انکو پہچانا اور رو دئے پھر کہا انھون نے کہ کیا حال ہے تمھارا ای میرے بھتیجے پس کہا انھون نے کہ ای چچا میرے
مین نے پیچھا کیا تھا قوم روم کا پس پھیرا انمین کا ایک شخص میری طرف پس ایسا نیزہ مارا اسنے میرے سینے پر کہ نکلگئی نوک اسکی پشت سے میرے اور مین
دیکھا ہون اسکے سبب سے ایک بڑے امر کو اور یہ خوبصورت عورتین بہشتی میرے گرد ہین درانحالیکہ انتظار کرتی ہین وہ میری روح نکلنے کی پس

روے قیس رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ای بھتیجے ہر وقت معین اور لکھا ہوا ہی اور شاید کہ تمہارے واسطے وقت دراز ہو پس کہا سویدنے کہ قسوس ہی
قریب ہوا ہی قسم ہی خدا کی معاملہ پس آیا قدرت اور طاقت رکھتے ہو تم اس امر کی کہ اُٹھا لیجاؤ مجکو بجانب مسلمانونکے اور مرو مین اُسی جگہ قیس نے کہا
ہان پس اُٹھا لیا قیس نے اُنکو اپنی پیٹھ پر اور لائے اُنکو مسلمانونکے لشکر مین اور لیگئے اُنکو فرودگاہ مین اور کپڑا اڑھا دیا اُنکو اور سُنا ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ نے قیس بن ہبیرہ کے آنیکو پس آئے وہ اُنکے پاس اور دیکھا اُنکے بھتیجے کیطرف کہ اُنھون نے جوانمردی کے ساتھ اپنی جان دی
پس سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو اور بیٹھے قریب سر کے اور روئے وہ اور مسلمان پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کیونکر اور کس حالمین ہم
پاتے تمکو ای میرے بھتیجے سویدنے کہا ساعۃ ہینکی اور بہتری اور مغفرت کے جزاے نیک عطا کرے اللہ تعالی ہماری طرفسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس
ہر آئینہ سچے تھے وہ اپنے قول مین اور درست ارشاد کیا تھا ہمسے اور سویدنے باتین کرتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح سے یہانتک کہ مر گئے وہ رحمت کرے
اللہ تعالی اُنپر پس نہین جدا ہوے ہم لوگ تا اینکہ چھپا دیا ہمنے اُنکو اُنکی قبر مین اور آگاہ کیا قیس نے ابو عبیدہ بن الجراح کو مشرکین کے قتل کرنے سے
پس بہت خوش ہوے وہ اور جانا اُنھون نے کہ یہ بات نشانی مدد اور غلبے کی ہی اور باقی رات گذرانی مسلمانون نے درانحالیکہ پڑھتے تھے وہ
قرآن مجید کو اور مانگتے تھے اللہ تعالی سے مدد اور اعانت کو اور باہان کا یہ حال گذرا کہ جب پھرا وہ بجانب اپنے لشکر کے یکجا ہوے اُسکے پاس
بطارقہ روم اور راہب اور عالم دانشمند اور لایا گیا باہان کے سامنے کھانا اور بچھایا گیا دسترخوان اُسکا پس نہین کھایا اُسنے کچھ بسبب واقع
ہونے خوف کے اُسکے دلمین اُس خواب سے جسکو ایک بطریق نے دیکھا تھا اور مطلب اُسکا مصالحہ کرلینا عرب سے اور دینا جزیہ کا فقاگر مغلوب
تھا اپنی راے مین بسبب خلاف کرنے رومیون کے اُس سے اور بوجہ خوف ہرقل بادشاہ کے ولکن لیقضی اللہ امرا کان مفعولا راوی
نے بیان کیا ہی کہ قس اور راہب سامنے باہان کے آئے اور کہا اُنھون نے کہ کیا حال ہی بادشاہ کا جو باز رہا ہی کھانے سے بسبب رنج اور غم معاملہ
لڑائی کے ہی تو حال یہ ہی کہ لڑائی پھرنیوالی ہی مثل ڈول کے ایکدن تیرے واسطے ہی اور ایکدن تجھپر ہی اور جان تو ای بادشاہ اس امر کو کہ قوم مسلمان
غلبہ اور مدد دیے گئے ہین ہمپر اور نہین ہلاک کرسکتے ہین ہم اُنکو مگر اسطرح کہ ہم سب کے سب اُنپر حملہ کرین پس نہ باقی رکھین ہم اُنمین سے ایک کو
باہان نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون مگر ایک چیز کو تمھارے واسطے جو کی تمنے بدلوانے احکام اپنے دین سے اور ظلم کرنے اپنی حکومت مین پس
اسی وجہ سے غلبہ دیے گئے عرب تمپر پس اُٹھ کھڑا ہوا ایک مرد اُسکے دین والونسے اور کہا اُسنے کہ ای بادشاہ تو ہمیشہ زندہ رہے حال یہ ہی
کہ مین ایک مرد اہل بلد اور تیرے دین والونسے ہون اور میرے پاس ایک سو بکریان تھین جنکو میرا بیٹا چراتا تھا پس خیمہ کھڑا کیا ایک
بڑے آدمی نے تیرے بڑے مرتبے والونسے بکریون کے پہلو مین پھر دوسرا دن کیا اُسنے وہان پس لے لین اُسنے بکریون سے بقدر حاجت
کے اور لیا باقی بکریون کو اُسکے ساتھیون نے پس آئی اُسکے پاس میری عورت درانحالیکہ وہ شکایت کرتی تھی اُسکے نزدیک میری بکریون
کے لیجانیکی پس جب دیکھا اُسنے اُس عورت کو حکم کیا اُسکو اپنے پاس آنیکا پس داخل ہوئی وہ اُسکے پاس اور دیر تک اُسکے نزدیک ٹھہری پس
جب دیکھا اُس حال کو اُسکے بیٹے نے آیا وہ نزدیک خیمے کے پس دیکھا اُسنے کہ اُسکی ماں اُسکے ہم پہلو ہی پس شور کیا لڑکے نے پس حکم دیا اُس
بطریق نے اُسکے مار ڈالنیکا اور مارا گیا وہ اور آیا مین اُسکے پاس بارادہ رہائی اپنے بیٹے کے پس بلایا اُسنے مجکو اور مارا مجھپر تلوار کو
پس لیا مین نے دار تلوار کو اپنے ہاتھ پر پس کاٹ ڈالا مکو اُسنے ہاتھ کو پھر بعد اس کلام کے نکالا اُس شخص نے اپنے ہاتھ پس وہ ہاتھ درحقیقت کٹا ہوا

بسبب خشمناک ہوا باہان اس حال کے سننے سے اور کہا کہ آیا تو پہچانتا ہی اُسکو اُسنے کہا کہ ہان وہ شخص ہی اور اشارہ کیا اُسنے اپنے ہاتھ سے
بجانب ایک بطریق کے بطارقہ سے پس دیکھا باہان نے بطریق کیطرف بحالت غضب کے پس خشمناک ہوے اور بطارقہ اُسکے سبب سے اور میل
کیا اُنھوں نے اُس شخص اعانت چاہنے والے پر اور مار ڈالا اُسکو اپنی تلوار سے اور باہان اُنکی طرف دیکھتا تھا پس زیادہ خشمناک ہوا اور کہا کہ خداوند
ہوے تم قسم ہی حق صلیب کی غنی ہوئیگی تمہاری امید رکھتے ہو تم مدد اور غلبے کی حالانکہ تم ایسے کام کرتے ہو آیا نہیں ڈرتے ہو کل کے عوض کو ضرور اللہ
تعالیٰ بدلا لیویگا تمسے اور چھین لیویگا تمہارے ہاتھ سے اُس چیز کو جو اُسنے تمکو دی ہی اور دیدیویگا اُس چیز کے تئیں تمہارے غیر کو جو موافق احکام
شریعت کے حکم کرتے ہیں اور منہیات شرعیہ سے باز رہتے ہیں پس اب تم میرے نزدیک مثل کتوں اور گدھوں کے ہو اور جانوروں سے بدتر ہو اور
قریب دیکھو گے تم انجام اپنے ظلم کا کہ جسکی طرف لیجاویگا وہ تمکو اور کسجگہ تم جاؤ گے پھر حکم کیا اُسنے اُنکو پھر جانیکا اور بعضوں نے یہ روایت کی ہی کہ اُنکو گھڑا
ہوا وہ اور اُنکو اُنکے حال پر چھوڑا پس جب پلٹ گئی قوم اُسکے نزدیک سے نہیں باقی تھا مگر ایک بطریق پس کہا اُسنے کہ اے بادشاہ قسم ہی خدا کی بات
یہی ہی جو تو نے کہی اور نہیں دیکھتے ہیں ہم مگر یہ کہ ہم مغلوب ہیں بسبب اپنے ظلم کے اور جان تو اے بادشاہ کہ میں نے اپنے خواب میں دیکھا ہی کہ کچھ لوگ اُترے ہیں
منبر کے گھوڑوں پر پس گھیر لیا ہی اُنھوں نے عرب کو اور وہ پورے ہتھیار اور لئے سلح ہیں اور ہم لوگ اُنکے سامنے کھڑے ہوے اُنکو دیکھتے ہیں پس نہیں نکلتا ہی ہم میں سے
کوئی نگہ کہ اُسکو مار ڈالتے ہیں یہانتک کہ بہتوں کو ہم میں سے مار ڈالا اور بیان کی اُسنے کیفیت خواب کی جیسا کہ پہلے بطریق نے بیان کی تھی اور باہان
تمام رات سوچتا رہا کہ مسلمانوں کے معاملے میں کیا کرنا چاہیے پس آسمانی کی اُسکی رائے نے واسطے اُسکے اس امر پر کہ نہ جاری کرے وہ لڑائی کو اپنے
اور مسلمانوں کے بیچ میں پس جب صبح ہوئی آراستہ کیا مسلمانوں نے اپنی صفوں کو اور دیکھا اُنھوں نے کہ نہیں ہی کچھ جنبش رومیوں کے لشکر میں پس
جانا اُنھوں نے کہ رومیوں کے واسطے کوئی امر درپیش ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ چھوڑ دو اُنکو اُنکے حال پر اور نہ زیادتی کرو تم اُنپر راوی نے بیان
کیا ہی کہ یکجا ہوے بطارقہ باہان کے پاس اور چار دن ملوک قناطر اور جرجیر اور دریجان اور قوریر اور لشکر کے سردار تھے کہ طلب اجازت لڑائی کی
اُس سے کرتے تھے پس کہا باہان نے کہ کیونکر لڑوں میں بسبب ایسی قوم کے کہ ظلم کرتے ہیں پس اگر ہو تم لوگ اصیل قوم کے پس لڑو تم اپنے غلبے اور حکومت
کیواسطے اور باز رکھو تم اُنکو اپنی حرمت اور گھر بار سے پس کہا اُنھوں نے ڈالدے تو اور حوالہ کر لڑائی کو ہمپر پس قسم ہی حق مسیح بن مریم کی کہ نہ جدا
ہونگے ہم اُنسے یہانتک کہ دور کر دینگے ہم اُنکو لاک شتام سے یا مار ڈالینگے وہ ہمکو یا ہم اُنکو پس اعتماد کر تو ہمارے کلام پر اور کوچ کر اُنکی طرف پس جسوقت
قصد کرے تو لڑائی کا پس چھوڑ تو ہر ایک کو ہم میں سے اُسکی باری پر مع اُسکے لشکر کے کہ لڑے ہر ایک ہم میں سے ایکدن تا اینکہ معلوم ہو جاوے
کہ کون شخص ہم میں سے سخت اور شدید ہی اور کون شخص مقرار کرتا ہی مسلمانوں کو طول دینے لڑائی سے اور یکجا کرینگے ہم اپنے لڑکے بالوں اور زنانوں کو کشتیوں
میں پس اگر ہو گا غلبہ ہمپر عرب کو تو پھیر لینگے ہم اُنکو اور اگر ہو گا غلبہ عرب کو ہمپر پس جا ملینگے لڑکے بالے اپنے شہروں اور قوم میں اور ہوگی لڑائی
ہمارے اُنکے بیچ میں ایک ہفتے میں پانچ دن اور آرام حاصل کرینگے ہم دو دن اور اُمید رکھتے ہیں ہم اس امر کی کہ جدا اور فیصل ہو جاویگا
کام ہمارے اُنکے بیچ میں ایکدن یا دو دن میں باہان ملعون نے کہا رائے یہی ہی پھر لکھا اُسنے خط ہرقل کو اس مضمون سے بعد حمد کے پس سوال
کرتے ہیں ہم اللہ سے اے بادشاہ تیرے لشکر اور تیرے گھر والوں کے واسطے مدد اور غلبے کا تیری سلطنت کیواسطے عزت اور حکومت کا پس
بتحقیق بھیجا تو نے مجکو ساتھ بیشمار لشکر کے اور آیا میں عرب پر پس اُترا میں اُنکے میدانوں اور طمع دی میں نے اُنکو پس نہ طمع کی اُنھوں نے

اور درخواست کی میں نے اُنسے صلح کی پس نہ قبول کیا اُنھوں نے اور کہیے میں نے اُنکے واسطے حیلے اس امر پر کہ پھر جاویں وہ اپنے ملک کیطرف نہ کیا
اُنھوں نے اور بہت سخت اور خوفناک ہو گیا ہی لشکر بادشاہ کا اُنسے اور میں ڈرتا ہوں اس امر کو کہ بددلی اور ڈر دان سبکو شامل اور اُن سبکے
دلو میں داخل ہو جاوے اور یہ امر بسبب کثرت رواج ظلم کے ہی اُنمیں اور تحقیق یکی کیا میں نے عقلا اور اہل نصیحت کو اپنے ساتھیو نسے اور متفق
ہوئی ہماری اسکی رائے کوچ کرنے پر تمام اپنی جمعیت سے ایکدنمیں اُنپر اور برابر لڑینگے ہم اُنسے یہانتک کہ حکم کرے اللہ تعالی ہمارے اُنکے بیچ میں پس اگر
غالب کرویگا اللہ تعالی ہمارے دشمن کو ہمپر پس راضی ہو جا تو ساتھ حکم خدا کے اور جان تو کہ دنیا دوروز ہ نیوالی ہی تجھسے پس نہ افسوس کر تو اُس چیز
پر جو جاتی رہے اس دنیا سے اور نہ غبطہ کر تو دنیا کی کسی چیز پر جو تیرے ہاتھ میں ہی اور جاہل تو اپنی پناہ کی جگہ اور دار الریاست قسطنطنیہ
میں نیکی کر تو اپنی رعیت کے ساتھ نیکی کرے اللہ تعالی تیرے ساتھ اور رحم کر تو کہ رحم کیا جاوے تجھپر اور عاجزی اختیار کر واسطے اللہ کے کہ بلند مرتبہ
کرے تجکو اللہ تعالی اسواسطے کہ اللہ تعالی انمیں دوست رکھتا ہی غرور کرنیوالیکو اور تحقیق کیا میں نے مکر اور حیلہ سردار قوم خالد بن الولید کے
بلانے میں پس نہ قادر ہو سکا میں اور خواہش اور رغبت دلایا میں نے اُنکو اوپر پس نہ قبول کیا اُنھوں نے اور دیکھا میں نے اُنکو حق پر ثابت اور قائم
اور ارادہ کیا تھا میں نے اُنپر ناگہان در آنیکا اور مکر کرنیکا پس خوف کیا میں نے انجام کار مکر کو اور نہیں غلبہ دیے گئے وہ مگر بسبب عدالت
اور نصیحت طریقہ اپنے نبی کے اور سلامتی ہو تجھپر پھر لپیٹا خط کو اور بھیجا اُسکو بعض گبروں کے ہاتھ سے اپنے ہمراہیوں سے پاس ہرقل کے راویوں نے
بیان کیا ہی کہ باہان بعد پہلی لڑائی کے سات دن مسلمانوں سے نہیں لڑا اور نہ مسلمان اُس سے لڑے اور بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اپنے جاسوسوں سے اُس شخص کو جو دریافت کرے اُس امر کو جسنے باز رکھا ہی قوم کو لڑائی سے پس غائب رہا وہ جاسوس ایک دن اور
رات پھر واپس آیا اور آگاہ کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ باہان نے خط لکھا ہی ہرقل بادشاہ کو اور وہ راہ دیکھتا ہی اسکے
جواب کی پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار قسم ہی خدا کی کہ نہیں باز رہا ہی باہان لڑائی سے مگر اسوجہ سے کہ در آیا ہی خوف ہمارا اُسکے دل
میں پس روانہ کرو تم ہمکو اُسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ خالد جلدی نکرو تم کہ جلدی کرنا شیطان کا کام ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی
کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نرم طبیعت تھے اور دوست رکھتے تھے نرمی کو پس جب آٹھوان دن ہوا دیکھا باہان نے افسوس اور ملال
اپنے ساتھیو لکا لڑائی پر پس بلایا اُسنے ایک شخص کو عرب متنصرہ سے اور کہا اُس سے کہ جا تو اور داخل ہو اُس قوم کے لشکر میں اور دریافت
کر تو میرے واسطے اُنکے حالات کو اور دیکھ تو اس امر کو کہ اُنکے نزدیک ہماری خبر کیا ہی اور کیونکر ہی آرزو اُنکی ہماری لڑائی میں اور کام اور خصلتیں
اُنکی کیا ہیں اور کیونکر ہی خوف ہمارا اُنکے دلو میں پس چلا وہ شخص نجی یہانتک کہ داخل ہوا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
لشکر میں اور ٹھہرا وہاں ایکدن اور ایک رات در انحالیکہ پھرتا تھا وہ اُنکے لشکر میں اور کوئی مسلمان اُس سے انکار نہیں کرتا تھا اسوجہ سے
کہ وہ عرب سے تھا اور اُسکے اور اُنکے لباس یکسان تھے پس دیکھا اُسنے مسلمانوں کو کہ بے ڈر اور مطمئن ہیں نہیں ہی اُن میں کسی طرح کا ریج نگریہ
کہ حال اُنکا درست اور اُن میں نماز اور قرآن اور تسبیح جاری ہی اور اُن میں کوئی امر تجاوز کرنے کا حد سے نہیں ہی اور نہ کوئی
کسی پر ظلم اور ستم کرتا ہی اور قصد کیا اُس نے اُس جگہ کا جہاں ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پس دیکھا اُن کو گویا
وہ ضعیف ترین عرب کے ہیں کبھی بیٹھتے ہیں زمین پر اور کسی وقت سو رہتے ہیں پس جب آتا ہی وقت نماز کا

وقت نماز کا اٹھکر پورا وضو کرتے ہین اور موذن لوگ اذان کہتے ہین اور وہ لوگونکو نماز پڑھاتے ہین اور دیکھا نخمی نے کہ جو ابوعبیدہ بن الجراح کرتے ہین وہی مسلمان بھی کرتے ہین پس کہا نخمی نے کہ یہ اچھی اور نیک عبادت ہی اور قریب ہی یہ کہ مدد اور غلبہ دیے جاوینگے وہ پھر واپس گیا وہ لشکر باہان کی طرف اور بیان کیا اُس سے جو کچھ کہ دیکھا تھا اُسنے قوم مسلمانون سے اور کہا کہ اے بادشاہ مین آیا ہون تیرے پاس ایسی قوم کے نزدیک سے کہ شب بیداری کرتے ہین وہ اور روزہ رکھتے ہین دن مین اور حکم کرتے ہین مطابق احکام شریعت کے اور منع کرتے منہیات شرعیہ سے سب ہین رات کو اور شیر ہین دن مین اگر چوری کرتا ہی کوئی انمین تو اُسکے ہاتھ کاٹ ڈالتے ہین اور اگر زنا کرتا ہی کوئی تو سنگسار کرتے ہین اُسکو اور نہین غالب ہوتی ہر خواہش اُنکی مگر امر حق پر بلکہ حق اُنپر غالب ہی اور ہین سردار اُنکے ضعیف ترین انمین کے مگر یہ کہ اطاعت کیے جاتے ہین وہ اپنے کلام مین اُنکے بیچ مین اگر وہ کھڑے ہوتے ہین تو سب کھڑے ہوتے ہین اگر وہ بیٹھ جاتے ہین تو سب بیٹھ جاتے ہین خواہش اُنکی قتل ہی اور باز رہنا اُنکا لڑائی سے اسوجہ سے ہی کہ بغاوت تمھارے اوپر ثابت ہو جبکہ تم ابتدا کروگے اُسسے لڑائی مین پس کہا باہان نے کہ یہ قوم فتحمند اور غلبہ دیے گئے ہین غیر ازینکہ مین نے ایک حیلہ اور مکر تجویز کیا ہی کہ عمل مین لاونگا اُنپر پس کہا نخمی نے کہ اے بادشاہ کیا مکر ہی باہان نے کہا کہ کیا نہین کہا تو نے کہ وہ نہ لڑینگے یہانتک کہ ہم اُسسے لڑین تاکہ ہم باغی قرار پاوین اُسنے کہا باہان باہان نے کہا کہ مین لڑائی نکرونگا بلکہ طول دونگا معاملے کو اپنے اور اُنکے بیچ مین اور بعد اُسکے جا پڑونگا مین اُنپر بسبیل غفلت کے اور ہونگے وہ بدون ساز و سامان لڑائی کے اور بدون ہتھیار کے پس قریب ہی کہ فتحمند ہونگا مین اُنپر پھر باہان نے یکجا کیا اپنے پاس ملوک اور بطارقہ کو اور بنایا اُنکے واسطے نشان اور صلبان کو یہانتک کہ بنایا اُسنے ایکسو ساٹھ صلیب اور ہر صلیب کے پیچھے دس ہزار رائی تھے پس صلیب اُسنے قطار کیواسطے بنائی جو ہر مرتبہ اُسکا تھا اور حکم کیا اُنکو کہ یہ مین ٹھہرے پھر بنائی اُسنے ایک صلیب دریدان کیواسطے اور ساتھ کیا اُسکے اُسکی قوم سکسکہ اور لان کو اور مقرر کیا اُسکو میسرہ پھر بنائی اُسنے ایک صلیب واسطے جریر کے اور ہمراہ کیا اُسکے قوم ارمن اور بجہ اور نوبہ اور روسیہ اور سقالبہ کو اور بنائی ایک صلیب بادشاہ کے بھانجے قوریر کے واسطے اور قوم اشمونین اور بہرقلیہ اور قیاصرہ اور برغل اور دوقس کے اور بنائی ایک صلیب جبلہ بن ایہم غسانی کے واسطے اور ساتھ کیا اُسکے عرب تنوخ کی قوم تغلب اور لخم اور جذام اور غسان اور ضنیعہ سے اور حکم کیا کہ وہ آگے لشکر کے رہے اور کہا اُس سے کہ تم عرب ہو اور دشمن بھی ہا ہو ہمارے ہین اور ہمکو نہین کاٹتا ہی مگر لوہا پھر جدا کیا اُسنے گبرونکو اپنے لشکر کے پہلو مین بتیس صفین کرکے اسطرح سے کہ نہین دیکھتی تنہا پہلی صف کو اور برابر آراستہ کرتا رہا لشکر کو یہانتک کہ صبح ہوئی اور فراغت پائی اُسنے آراستگی اپنے لشکر سے اور مرتب کیا اُسنے طلائع اپنے لشکر کے پھر حکم کیا اپنا خیمہ کھڑا کرنیکا پس کھڑا کیا گیا خیمہ ایک بلند ٹیلے پر بجانب یرموک کے تاکہ دیکھے وہ وہان سے دونون لشکرونکو اور ٹھہرایا اُسنے اپنے دائین جانب مین ایکہزار سوار کو خاصان روم سے کہ وہ پورے تھے ہتھیارونمین اور ایکہزار سوار اپنی بائین جانب مین جنکے لباس ریشم سرخ اور سونیکے تار دیسے بنے ہوے تھے نہین دکھائی دیتا تھا جسم اُنکا مگر آنکھا مگر آنکھ کی پتلیان آنکھونکی اور یہ لوگ لوک صاحب تخت تھے پس حکم کیا اُنکو ہوشیار رہنیکا اور کہا اُسنے کہ مین نے اپنے ان کامونمین عرب کے ساتھ مکر اور حیلہ کیا ہی اسواسطے کہ وہ لڑنیکے واسطے آراستہ نہین ہین اور تم مرتب اور آراستہ ہو اور جب طلوع کرے آفتاب اور دیکھو تم مسلمانونکو غیر آراستہ پس حملہ کرو ہر جگہ اور ہر طرف سے پس نہین ہین وہ ہمارے لشکر مین مگر مثل ہیبت مثل کہ پیوست شتر سیاہ کے اسد بن عبداللہ نے یا نکیا ہی کہ جب مرتب کیا باہان نے اپنی لشکر کو مین اپنے لشکر مین تھا اور اُنکو

اُسکے اس کلام سے کچھ آگہی نہ تھی پس جب صبح ہوئی اذانیں کہیں موذنوں نے اور آئے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور نماز پڑھی اُنکے ساتھ لوگوں سے
اور وہ نہیں جانتے تھے بابانکے مکر اور فریب کو پس پڑھا اُنھوں نے پہلی رکعت میں سورۂ والفجر کو یہانتک کہ جب پڑھی اُنھوں نے آیت اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ
پس پکار کر کہا مسلمانوں سے ہاتف غیبی نے درانحالیکہ وہ نماز میں تھے یہ کلام خطر تم بالقوم وما اغنی کیدھم شیئا وما اجری اللہ ھذہ الایۃ علی
لسان امیر کم الا بشارۃ لکم پس جب سُنا مسلمانوں نے آواز ہاتف کو تعجب کیا اُنھوں نے پھر پڑھا ابوعبیدہ بن الجراح نے دوسری
رکعت میں والشمس وضحٰھا اس آیت تک قد افلح من زکّٰھا وخاب من دسّٰھا اور اُسی وقت ہاتف غیبی نے کہا
ثم المقال وصح الرجز ھن علامۃ النصر پس جب فراغت پائی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز سے کہا اُنھوں نے مسلمانوں سے
کیا سُنی تمنے آواز ہاتف غیب کی اُنھوں نے کہا کہ ہاں سُنا ہمنے وہ ایسا ایسا کہتا تھا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ قسم ہے خدا کی ہاتف نے
سچ کہا اور غلبہ اور پہونچنے مطلب کا پس خوش ہو تم ساتھ مدد اللہ تعالیٰ کے پس قسم ہے خدا کی کہ اللہ مدد اور غلبہ دیگا ہمکو آپنے اور بھیجیگا اُن پر
شدت اور سختی عذاب کی جیسا کہ اُتارا تھا اللہ تعالیٰ نے عذاب کو اگلے لوگوں پر پھر کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے گروہ
مسلمانوں کے جانو تم اس امر کو کہ میں نے رات کو خواب دیکھا جو دلالت کرتا ہے ہمارے غلبے کو اعدا پر اور شامل ہونے اعانت کے اللہ تعالیٰ
کی طرف سے پس دعا دیکر کہا مسلمانوں نے کہ کیا خواب دیکھا تمنے کہا کہ دیکھا میں نے کہ میں کھڑا ہوں سامنے دشمنان روم کے
تا اینکہ گھیر لیا مجکو ایسے لوگوں نے جو سفید کپڑے پہنے تھے کہ مثل اُنکے نہیں دیکھا تھا میں نے اور چمک اُنکے نور کی ڈھانپ لیتی تھی مہینائی
آنکھوں کو اور اُنکے سر و بر عمامے سبز اور اُنکے ہاتھوں میں نشان زرد اور وہ سبز رنگ گھوڑوں پر سوار تھے پس جب صف بستہ ہو گئے گرد میرے
کہا اُنھوں نے مجھسے کہ آگے بڑھو تم اپنے دشمنوں پر اور نہ ڈرو تم کہ تمھیں غالب ہو اور اللہ تعالیٰ مددگار تمھارا ہے اور بلایا اُنھوں نے کچھ لوگوں کو تم
میں سے پس پلائی اُنکو شراب جو اُنکے کاموں میں تھی اور گویا میں دیکھتا ہوں اپنے لشکر کو کہ داخل ہوا وہ لشکر روم میں پس جب دیکھا رومیوں
نے ہمکو ہمارے سامنے سے بھاگ نکلے وہ لوگ پس کہا مسلمانوں نے کہ صالح اور نیک کرے اللہ تمکو ای سردار یہ بشارت ہے کہ ٹھنڈا کیا
اللہ تعالیٰ نے اُسکے سبب سے تمھاری آنکھوں کو اور اچھی بشارت دی تمکو پس اُٹھ کھڑا ہوا ایک شخص قوم خولان سے اور کہا اُسنے کہ صالح اور نیک
کرے اللہ تعالیٰ سردار کو میں نے بھی رات کو ایک خواب دیکھا ہے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ نیک خواب دیکھا اور نیک ہوگا اگر چاہا اللہ تعالیٰ
نے کیا دیکھا ہے رحمت کرے اللہ تجھپر اور ہمپر اُنھوں نے کہا کہ دیکھا میں نے کہ گویا ہم نکلے ہیں اپنے دشمن پر پس ڈالا اُنھوں نے ہمپر لڑائی کو کہ اُسیوقت
ٹوٹ پڑیں اُنپر آسمان سے سفید چڑیاں جنکے پر سبز اور چنگل اُنکے مثل کرگس کے تھے پس وہ توڑتی تھیں اُنکو مثل توڑنے چڑیوں تیز چنگل کے پس جب
تیزی کی کسی مرد نے تو ایسا چنگل مارا اُنھوں نے کہ ٹکڑے کر دیا اُسکو پس خوش ہوئے مسلمان اس خواب سے اور کہا بعضوں نے بعض سے
کہ بشارت ہو تمکو کہ بتحقیق خوف کر دیا اللہ تعالیٰ نے اور غلبہ دیا تمکو اور تائید کی تمھاری ساتھ فرشتوں کے کہ لڑینگے وہ تمھارے ساتھ ہو کر جیسا کہ اُنھوں
نے تمھارے ساتھ بدر کے دن کیا تھا اور خوش ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح اور کہا اُنھوں نے کہ یہ اچھا خواب ہے اور سچ ہے اور تعبیر اُسکی مدد اور غلبہ ہے
اور میں اُمید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے واسطے تمکو عاقبت پرہیزگاروں کے پس کہا ایک شخص نے زمرۂ مسلمانوں سے کہ ای سردار کیا سبب ہے تمھارے
توقف کرنیکا ان گروہوں کتوں سے اور کس چیز کے سبب سے تم منتظر لڑائی کے ہو اور دشمن خدا نے مکر اور فریب کیا ہے ہمارے ساتھ بسبب اپنے حوالی اپنے کے اور تعین بھیجا

وہ ہمارے مقابلے سے مگر ارادے آپڑنے کے ہمیں کسی رات میں ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہی بات قریب قیاس معلوم ہوتی ہی جو تم گمان کرتے ہو سعید بن رفاعہ حمیری نے **بیان** کیا ہی کہ ہم لوگ اسی حالمیں تھے کہ دفعتہ سُنا ہمنے آوازوں اور چلانیکو کہ بلند ہوئی تھیں وہ ہر طرف سے پکارتی تھیں لڑنیکو اور رومی چلے آتے تھے ہماری طرف کو اور جانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ فریب دیے گئے ہیں ہم پڑے ہیں مسلمان لوگ نماز صبح میں پس اُٹھ کھڑے ہوئے وہ اور ہم اُٹھ کھڑے ہوئے ہم لوگ اور اُس رات میں نگاہبان لشکر مسلمانوں کے سعید زید بن عمرو بن طفیل العدوی تھے کہ دفعتہ آئے وہ ہمارے طرف اور وہ پکارتے تھے کہ چلو چلو ای گروہ عرب کے یہانتک کہ اگر پہنچے وہ آگے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور اُنکے ساتھ کچھ لوگ عرب متنصرہ تھے پس کہا اُنھوں نے کہ ای سردار تحقیق یہاں نے فریب کیا مسلمانونکے ساتھ بسبب اپنے بازر ہنے کے لڑائی سے اور اب اُسنے آراستہ اور مرتب کی ہیں صفیں اپنے لشکر کی اور چلا ہی ہماری طرف بارادے آپڑنیکے ہمپر اور ہم بے سامان جنگ اور بے ترتیب ہیں اور یہ متنصرہ آئے ہیں ہمارے پاس بخواہش اسلام کے ڈرانیوالے ہیں ہمکو یہاں کی سختی سے اور کہتے ہیں وہ کہ یہاں روانہ ہوا ہم مع اپنے لشکر کے اور آتے ہیں ہمارے طرف حامی بطارقہ کے اور رائے اُنکی اس امر میں متفق ہوئی ہی کہ لڑے ہمسے ایک بادشاہ اُنکے بادشاہوں سے مع اپنے لشکر کے ہمارے ایکدن اور یہ صورت سخت ترین لڑائیونکی ہی اور دیکھا مسلمانوں نے نشانہائے قوم کو کہ قریب ہوئے ہیں اُنسے اور صلیبان نزدیک آئے ہیں پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کہا اُنھوں نے کہ کہاں ہیں مسلمان خالد بن الولید پس آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسسے کہ تم اہل ہر کام کیواسطے ہو ای ابا سلیمان جاؤ اور نکلو ساتھ دلیر اور بہادر مسلمانونکے اور باز رکھو تم دشمنوں کو اہل و عیال تک آنے سے تا اینکہ لوگونکی صفیں آراستہ ہو جاوین اور درست کر لیوین وہ اپنے آلات حرب کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ تمھارا کنایہ بخوشی منظور ہی اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے کہ کہاں ہیں ہاشم مرقال کہاں ہیں زبیر بن العوام کہاں ہیں عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق کہاں ہیں فضل بن عباس کہاں ہیں یزید بن ابی سفیان کہاں ہیں ربیعہ بن عامر کہاں ہیں میسرہ بن مسروق العبسی کہاں ہیں میسرہ بن قیس کہاں ہیں عبداللہ بن انیس الجہنی کہاں ہیں صخر بن حرب الاموی کہاں ہیں عمارہ سدوسی کہاں ہیں سلام بن انعم العدوی کہاں ہیں معاذ بن اسود کندی کہاں ہیں ابوذر غفاری کہاں ہیں عمرو بن معدیکرب الزبیدی کہاں ہیں عمار بن یاسر عبسی کہاں ہیں ضرار بن الازور کہاں ہیں عامر بن الطفیل کہاں ہیں ابان بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم اجمعین اور اسیطرح خالد بن الولید بلاتے تھے ایک کو بعد ایک کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُن کوگونکو جو موجود ہوئے تھے اُنکے ساتھ سخت لڑائیون میں یہانتک کہ بلایا اُنھوں نے پانچ سو سوار کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ہر ایک اُنمیں کا بذات خود ایک لشکر تھا جو کہ اللہ تعالی کی راہ میں لڑا تھا پس آئے وہ سب کے سب خالد بن الولید کے پاس اور نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ پانچسو سوار کے اور حملہ استقبال کیا اُنھوں نے لشکر مشرکین کا اپنے نیزونکی نوکونسے اور شعلہ زن ہوئی لڑائی اُنکے بیچ میں اور مشغول ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح ترتیب صف اور آراستگی لشکر میں اور آئے ابو سفیان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا کہ ای سردار حکم کرو تم عورتونکو کہ چڑھ جاوین وہ اس ٹیلے پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اچھی رائے تمنے تجویز کی ہی **راوی** نے کہا ہی کہ حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے عورتونکو پس چڑھ گئیں وہ ٹیلے پر اور پکارا اُنھوں نے اپنی جانونکو اور اُنکے ساتھ لڑکے اور لڑکیاں تھیں پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے عورتونسے کہ تم اپنے اُنھوں میں جو ہیں عورتیں

اور پتھر دنکو اپنے سامنے رکھو اور رغبت دلاؤ تم مسلمانون کو لڑائی پر پس اگر فتح اور غلبہ ہمارے واسطے ہو پس رہو تم جسطرح پر کہ ہو اور اگر بھاگتے ہوے دیکھو تم کسی مسلمان کو پس مارو تم اُنکے مُنھون مین چوبون اور پتھرونکو اور دکھاؤ تم اُنکی اولاد کو اور کہو تم اُنسے کہ لڑو تم اپنے گھر بار اور اولاد اور اسلام کیواسطے پس کہا عورتون نے کہ اے سردار خوش رہو تم اس امر پر جو کہ آسان دکھائی دیا ہی تمکو واقدی رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب پناہ مین کر دیا ابوعبیدہ بن الجراح نے عورتون کو تیلہ پر متوجہ ہوے وہ واسطے ترتیب لشکر کے دوڑے لوگ لڑائی کیطرف بعد ازینکہ آراستہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنکو میمنہ اور میسرہ اور قلب اور دونون بازو پر اور آگے کیا صاحب نشان کو اور مقرر کیا مہاجرین اور انصار کو قلب مین اور ظاہر کیا مسلمانون نے سامان اور ہتھیار اونکو اور گردانین اپنے لشکر مین تین صفین پہلی صف مین نیزہ انداز لوگ اہل یمن سے تھے اور ایک صف مین ڈھال تلوار والے لوگ اور ایک صف مین صاحب تیر و اسپان و سامان تھے اور تقسیم کیا سوارونکو تین فرقون پر پس اُسکی تین صفین کین اور مقرر کیا اُسپر تین شخص کو شہسواران مسلمین سے کہ ایک اُنمین کے غیاث بن جریلہ عامری اور دوسرے سلمہ بن سیف الیربوعی اور تیسرے نعقاع بن عمرو التمیمی تھے اور ٹھہرے مسلمان اُنکے نشانون کے نیچے اور ٹھہرے ابوعبیدہ بن الجراح اپنے اُس نشان کے نیچے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وقت روانگی بجانب ملک شام کے اُنکے واسطے بنایا تھا اور وہ زرد نشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا جو غزوۂ خیبر مین ہمراہ تھا راوی نے **بیان** کیا ہی کہ خالد بن الولید کے ساتھ رہے اصحاب تھا اور سیاہ رنگ تھا اور پیدل لوگونپر شرحبیل بن حسنہ اور بازوے میمنہ پر یزید بن ابی سفیان اور بازوے میسرہ پر قیس بن ہبیرہ عرب تھے جب آراستہ ہوگئین صفین چلے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفونکے بیچ مین اور وہ ترغیب دیتے تھے مسلمانون کو لڑائی پر اور کہتے تھے اور اگر بدد دوگے تم اللہ تعالی کو مدد دیگا وہ تمکو اور لازم پکڑو صبر کو کہ صبر نجات دینے والا ہی سے اور پسندیدہ پروردگار اور دفع کرنیوالا دشمن کا ہی پس نہ دور کرو تم اپنی صفونکو اور نہ توڑو اپنی نیتون کو اور نہ چلو تم ایک قدم مگر یہ کہ یاد کرو تم اللہ غالب اور بزرگ کو اور نہ آغاز کرو تم لڑائی کو یہانتک کہ ابتدا کرین وہ تمپر اور راست کرو تم نیزون کو اور چھپاؤ تم اپنے کو ساتھ ڈھالون کے اور التزام کرو تم خاموشی کا مگر اللہ غالب اور بزرگ کے یاد کرنے مین اور کوئی نئی بات نہ کرو یہان تک کہ حکم دون مین تمکو اُسکے کرنے کا پھر گئے وہ قلب فوج کی طرف اور ٹھہرے اُمین پھر نکلے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ دران حالیکہ وہ ترغیب دیتے تھے لوگون کو اور یہ کہتے تھے یا اھل الدین و یا انصار الھدی والحق اعلموا ان رحمنا اللہ تعالی لا تنال الا بالعمل والنیۃ و لا تدارک بالمعصیۃ و التمنی تغیر عما مضی و لا یدخل الجنۃ الا الاعمال و الصالحۃ رحمۃ اللہ عز وجل و لا یولی اللہ رحمتہ و مغفرتہ الا اوسعتہ الا الصالحین و الصادقین الم تسمعوا قول اللہ عز وجل وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا و من کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون و استغیروا رحمکم اللہ من اللہ تعالی ان یردکم اللہ منھزمین من عدوکم و انتم فی قبضتہ و لیس لکم ملجا من دونہ اور برابر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مسلمانون سے ایسا ہی کچھ کہتے تھے یہانتک کہ پھرے وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد اُنکے سہیل بن عمرو چلتے تھے صفون کے بیچ مین اور نصیحت کرتے تھے مثل نصیحت معاذ بن جبل کے اور پھرے وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد اُن کے ابوسفیان بن حرب پس کھڑے وہ

صفوں کے بیچ میں اور وہ پورے ہتھیاروں میں سوار تھے اپنے گھوڑے پر اور نصیحت کرتے اور کہتے تھے یا معاشر الناس انتم العرب الکرام السادۃ النظام وقد صبحتم فی دیار الاعاجم منقطعین عن الاھل والوطن واللہ لا یحمیکم منھم الیوم الا الطعن والضرب فلیکن بلاؤکم وصاون الفرند من دیکم واعلموا ان الصبر فی مواطن البأس محامد اللہ بہ الھم یفرج بہ من الغم فاصدقوھم القتال فان النصر یتنزل مع الصبر وان صبرتم ملکتم امصارھم وبلادھم واستعبدتم نساءھم وابناءھم وان ولیتم فلیس بین ابدیکم الا ضعاف ولا یقطع الا بالزاد الکثیر والماء الغزیر وھو کما تعیرون الی دور وقصور فامتنعوا بسیوفکم وحامضوا فی اللہ حق جھاد ولا تفرون الا وانتم مسلمون پھر نکلے ابوسفیان صفوں کے بیچ سے اور آئے عورتوں کے پاس اور وہ بڑے ٹیلے پر تھیں اور انمیں مہاجرات اور بیٹیاں انصار کی تھیں اور وہ اولاد انکی انکے ساتھ تھی پس کہا ابوسفیان نے ان سے یہ کلمات ایہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال النساء ناقصات عقل ودین فکن من حفظ منکن دینا فھن وقد من فی ذلک الدین وحرمن اذا ابکین علی القتال ومن رجع منھم منھزما فاحصین وجھہ بالحجارۃ وامر بن حوادر بالعصا واظھرت الطعان کن حتی یرجع راوی نے بیان کیا ہے کہ تیس عورتیں آمادہ ہو کر اور باندھنے والی تھیں دوپٹوں کو سر اور کمر میں اور پڑھنے والی تھیں اشعار رجز کو اور پھر سے ابوسفیان اپنی جگہ پر اور وہ کہتے تھے یہ کلمات یا معاشر المسلمین قد حضرھا تون وھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امامکم والشیطان والنار وراءکم اور بعد اسکے اگر کھڑے ہوئے وہ اپنی جگہ پر اور نہیں بے نیاز کیا مکر و فریب ہاں نے کسی چیز کو اور پھرے رومی اپنے پیچھے کو جسوقت دیکھا انھوں نے خالد بن الولید کو آتے ہوئے بجمعیت پانچسو سوار کے پس تجاوز کیا انھوں نے اسوجہ سے اور پھر گئے وہ پس جب برابر ہوئیں صفیں اور آراستہ کیا مسلمانوں نے اپنے لشکر کو چلا کر کہا ہاں نے رومیوں سے کہ کس چیز نے توقف میں رکھا ہے تمکو مسلمانوں کی لڑائی سے پھر وہ آنکی طرف پس پھرے رومی بجانب مسلمانوں کے اور دیکھا خالد بن الولید نے بڑے اور بہت لشکر کو رومیوں سے اور تلواریں چمکتی تھیں اور علیحدہ ہو گئے تھے زمرد رومیوں سے بیس ہزار آدمی انکے بڑے مرنے والوں سے اور کھودی گئی تھیں انکے واسطے خندقیں اور اترے تھے وہ انمیں اور باندھا تھا انھوں نے اپنے پیروں کو زنجیروں سے اور ملے تھے ہر دس آدمی ایک زنجیر میں بغرض حفاظت کے اور اس غایت سے کہ نہ بھاگیں وہ اور قسم کھائی تھی انھوں نے مسیح بن مریم اور صلیب اعظم اور ستون اور راہبوں اور چاروں کنیسوں کی اس امر پر کہ نہ دور ہونگے وہ اپنی جگہوں سے یا مار ڈالے جاوینگے وہ پس جب دیکھا خالد بن الولید نے انکے کام کو کہا انھوں نے ان سے جو انکے گرد تھے لشکر جف سے کہ قریب ہے کہ یہ دن بہت سخت اور بڑا ہوگا پھر کہا انھوں نے اللھم ایدالمسلمین بالنصر وافرغ علیھم الصبر پھر آئے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا ان سے کہ اے سردار بہ تحقیق قوم ملے اور نزدیک ہیں آپس میں ساتھ زنجیروں کے اور روانہ ہوئے ہیں وہ ہماری طرف ساتھ شمشیر ہائے بران کے اور قریب ہے کہ ہووے یہ دن بڑا اور سخت پس آئے ابوعبیدہ بن الجراح مسلمانوں کے پاس اور کہا کہ قوم رومیوں کی تعداد کثیر ہے اور نہ نجات دے گا مگر صبر کرنا

پھر کہا انھون نے خالد بن الولید سے کہ تمھاری کیا رائے ہے ای ابا سلیمان پس کہا خالد بن الولید نے کہ جانو تم اس امر کو کہ باہان نے آگے
کیا ہے حمایت کنندگان اپنے ہمراہیون کو اپنے لشکر کے اور صف بندی کی ہے انکی بمقابلے مسلمانونکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے
کہ باہان نے اپنے آگے کیا تھا رومیون سے اُن لوگونکو جنکی شجاعت اور دانشمندی اور ثابت قدمی مشہور تھی ایک لاکھ پس جب دیکھا خالد
بن الولید نے انکو جانا انھون نے کہ وہ لوگ اہل شدت سے ہین پس کہا انھون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ میری رائے یہ ہے کہ
ٹھہرائیے تم اپنی اسجگہ پر جہان تم ہو سعید بن زید کو اور ٹھہرو تم انکی پشت پر محاذی انکے بجمعیت دو سو یا تین سو مسلمانونکے اپنے ساتھیونسے پس جب
جانینگے مسلمان اس امر کو کہ تم انکے پیچھے ہو شرم کرینگے وہ اللہ پاک سے پھر تمسے نہ بھاگینگے وہ پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
مشورہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا اور بلایا سعید بن زید بن عمر نفیل کو اور یہ سعید منجملہ اُن دس مسلمانونکے ہین جنسے رضامندی اپنی
ارشاد فرمائی ہے اللہ تعالی نے اس آیت مین لقد رضی اللہ عن المومنین آخر تک پس ٹھہرایا انکو اپنی جگہ پر پھر منتخب کیا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک سو سوار شہسواران مین سے اور اُنمین کچھ لوگ مہاجرین سے تھے اور ٹھہرے اُنکو لیکر پیچھے صف
کے محاذی سعید بن زید کے راوی نے ورقہ بن معلل النوفی سے جو یرموک کی لڑائی مین نشان بردار ابو عبیدہ بن الجراح کے
تھے روایت کی ہے کہا ورقہ نے کہ پہلے جو نکلا لڑائی کو مسلمانون کے لشکر سے وہ ایک شخص قوم ازد سے کم سن تھا پس کہا اُس شخص نے
ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ای سردار مین چاہتا ہون کہ تسکین دون اور سیراب کرون اپنے دل کو اور جہاد کرون اپنے اور اسلام کے
دشمن کا اور خرچ کرون مین اپنی جان کو اللہ تعالی کی راہ مین شاید دیجاوے مجکو شہادت پس آیا اجازت دیتے ہو تم مجکو اس بارے مین اور
اگر کوئی تمھارا مطلب اور حاجت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو پس آگاہ کرو تم مجکو اُس سے پس روئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
اور یہ کہا اقرأ محمدا منی السلام واخبرہ انا وجدنا ما وعدنا ربنا حقا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پھیرا ازدی نے اپنے
گھوڑے کے سر کو اور حملہ کیا بارادے لڑائی کے پس نکلا وہ اُنکے مقابلے مین ایک گبر کفار روم سے پورا قد و قامت کا سبز گھوڑے پر
پس جب دیکھا اُسکو ازدی نے چلے اُسکی طرف اور تحقیق قید کیا تھا اُنھون نے اپنی جان کو اللہ تعالی کی راہ مین پس جب نزدیک ہوے
پڑھا اُنھون نے شعر رجز کا اور حملہ کیا ہر ایک نے اُن دونون سے اپنے ساتھی پر پس جلدی کی ازدی نے رومی پر اور تیرہ مارا اُسکے سینہ پر
اور گرا دیا اُسکو زمین پر بیہوش اور لے لیا اسباب اور گھوڑا اُسکا اور سپرد کیا یہ سب ایکرد کو اپنی قوم سے پھر پلٹے وہ میدان کی طرف اور بلایا
اُس جوانے کو پس نکلا اُنکے مقابلے مین دوسرا رومی پس مار ڈالا اُسکو اور نکلا تیسرا اور چوتھا یہانتک کہ قتل کیا اُنھون نے چار رومیونکو
پس نکلا اُنکے مقابلے مین پانچوان رومی اور شہید کیا اُسنے ازدی کو رحمت کرے اللہ تعالی اُسپر پس خشمناک ہوے قوم ازد بسبب مارے جانے
اپنے ساتھی کے اور نزدیک ہوے وہ رومیونکی صفون سے پس اُسیوقت آگے بڑھے رومی اور چلے مثل پھیلی ہوئی ٹیڑی کے یہانتک
کہ نزدیک ہوا ایک کنارہ اُنکا بہنہ مسلمین سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق دشمنان خدا اور تمھارے آمادہ حملہ کے
ہین اور جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی تمھارے ساتھ ہے پس قائم رکھو تم اپنے تئین ساتھ صبر اور راستی کے اور ملاقی اور شامل ہونے مدد کے اللہ تعالی کی
پاس سے پھر دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے گوشہ چشم سے آسمان کیطرف اور یہ دعا مانگی اُنھون نے اللھم لک نعبد وایاک نستعین ونحملک

ولا نشرك بك شيئا وان هؤلاء يكفرون بك وبايابك ويتخلون لك ولدينك اللهم افرغ عليهم وبا من قتل في كتابه واعتصموا
بالله هو مولكم فنعم المولى ونعم النصير اللهم نزل افئدتهم واذعب قلوبهم وانزل علينا السكينة والهمنا كلمة التقوى
والمنا اعدائك يا من لا يخلف الميعاد پس اسی حال مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ یہ دعا کر رہے تھے کہ دفعۃً حملہ
کیا رومیون نے میمنہ مسلمین پر اور اُسمین قوم ازد اور بجیلہ اور حضرموت اور حمیر اور خولان تھی پس ایک ہی حملہ کیا اُنپر رومیون
نے پس صبر کیا مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین اور سخت لڑائی لڑے وہ اور بہت اچھی ثابت قدمی کی پس حملہ کیا اُنپر دوسرے
لشکر رومیون نے پس بڑا صبر کیا مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین اور حملہ کیا تیسرے لشکر نے اُنپر پس ہٹے مسلمان میمنہ سے اور
چھوڑ دیا ایک گروہ نے لوگون سے جگہ کو اور پھرے وہ اپنے لشکر کیطرف اور بہت اچھی ثابت قدمی کی ایک گروہ نے اور لڑے
وہ رومیون سے اپنے نشانون کے نیچے اور خالی کر دیا اپنی جگہ کو قوم زبید نے اُسی وقت اور وہ میمنہ مین تھے پس دوڑے
اُنمین سے عمرو بن معدیکرب الزبیدی رضی اللہ عنہ اور وہ سردار تھے قوم زبید پر اور قوم زبید اُنکی تعظیم کرتی تھی بسبب اُنکی شجاعت کے
جو زمانہ جاہلیت اور اسلام مین کی تھی اور یرموک کی لڑائی تک عمر اُنکی ایکسو دس برس کی ہو چکی تھی مگر یہ کہ آمادہ کیا تھا اُنکو شجاعت
نے پس جب دیکھا اُنھون نے اپنی قوم کی طرف کہ چھوڑ دیا ہے جگہ کو خالی کر کیا اُنھون نے یا آل زبید یا آل زبید تفرون من الاعداء
تفرون من شرب کواس الردی توضون انفسکم بالعار والذلة فما هذا من الانزعاج كلاب الاعلاج ما علمتم و
ان الله معلم على المجاهدين الصابرين فانا نظر اليهم قد الزموا الصبر في مرتضاته وتلقوا القضائه امدهم
بنصره وايدهم بعونه فاين تهربون من الجنة ارضها بالعار وغضب الجبار پس جب سُنا قوم زبید نے کلام اپنے
سردار عمرو بن معدیکرب الزبیدی یا حجاج بن عبد یغوث کا علی اختلاف الروایات پھرے وہ اپنی جگہ کی طرف مثل پھرنے بکری
وغیرہ جانورونکے اپنے بچون کی طرف اور یکجا ہوے گرد عمر بن معدیکرب الزبیدی کے اور پانچ سو سوار تھے اور شدت کی اُنھون نے
رومیون پر اور حملہ کیا اُنکے ساتھ قوم حمیر اور حضرموت اور خولان نے اور حملہ کیا اُن سب نے بالاتفاق رومیون پر بہت سخت
حملہ پس ہٹ گئے اور دور ہوے رومی اپنی جگہ سے اور حملہ کیا قوم دوس نے مشرکین پر ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پس
جنبش دی ابو ہریرہ نے اپنے نشان کو اور ترغیب دلاتے تھے وہ اپنی قوم کو لڑائی پر اور نصیحت کرتے تھے وہ اس کلام سے
یا ایها الناس سارعوا الى معانقة الحور العين وجوار رب العالمين في جنات النعيم وما من موطن احب الى الله من هذا
المواطن الا ان الصابرين نصلهم الله على غيرهم الذين لم يشهدوا واشهدهم پس جب سُنا دوس نے اُنکے کلام کو
گھومے اُنکے اور حملہ کیا رومیون پر اور گھیر لیا اُنکو جیسا کہ گھیر لیتی ہے چکی اور ہجوم کیا جماعت رومیون نے میمنہ مسلمین پر پس چلایا
اور پکارا اُنکو بجانب قلب کے پس بہت اچھا صبر کیا مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین اور جلدی پہونچا اُنپر دوسرا لشکر رومیون کا
پس شکست اُٹھائی لشکر میمنہ مسلمانون نے درانحالیکہ وہ اپنے پیچھے پھیرنیوالے تھے اور گھوڑے پھیرتے تھے اپنی دُمونکی طرف اور نکلا
لشکر میمنہ کا درانحالیکہ چھوڑنیوالا تھا اپنی جگہ کو مثل بکری جگہ چھوڑنیوالی کے شیر کے آگے سے اور دیکھا عورتون نے شکست اُٹھاتے ہوے

گروہ مسلمانونکو پس پکار کر کہا عورتون نے آپسمین کہ اے بیٹیان عورات عرب کی لو تم مردون کو اور پھیرو اور بازر کھو شکست اٹھانیسے
سعیدہ بنت عاصم خولانی نے بیان کیا ہی کہ اسی دن میں سب عورتون میں اس ٹیلے پر پس جب چھوڑ دیا اپنی جگہ کو میمنہ مسلمانون نے
آواز دی ہمکو عفیرہ بنت غفار نے کہ اے عورات عربیہ لو تم مردونکو اور اٹھالو اپنی اولاد کو اپنے ہاتھو نمین اور استقبال کرو تم ساتھ پکارنے اور
ترغیب دلانیکے راوی نے بیان کیا ہی کہ آگے بڑھین عورتین درانحالیکہ تیز مارتی تھی وہ گھوڑون کی منھو نپر اور عیاض بن منتبہ کی بیٹی
پکار کر کہتی تھین کہ برا اور زبون کرے اللہ تعالیٰ منھو اس مرد کا جو بھاگے اپنی زوجہ سے اور سب عورتین اپنے شوہرونسے کہتی تھین کہ تم ہمارے
شوہر نہین ہو اگر نہ بچاؤ گے تم ہمکو گبر ونسے عیاض ابن سہیل بن سعید الطائی نے بیان کیا ہی کہ خولہ بنت الازور اور خولہ بنت ثعلبہ
انصاریہ اور کعوب بنت مالک بن عاصم اور سلمیٰ ہاشم اور لبنیٰ بنت قنافذ اور ہند بنت عتبہ بن ربیعہ اور لبنیٰ بنت الجرد الحمیریہ آگے سب عورتون کے
تھین اور عود بلج انکے ساتھ تھے اور وہ اشعار نصیحت آمیز نسبت مسلمانونکے پڑھتی تھین اور برابر ترغیب دلاتی تھین وہ لڑائی پر پس پھیر
مسلمان شکست اٹھانیوالے بہت سخت نادت سننے رغبت دہی عورتونکے اور نکلین ہند بنت عتبہ اور انکے ہاتھ مین عود تھا اور انکے پیچھے
عورت مہاجرات تھین اور ہند پڑھتی تھی وہ اشعار جو بروز جنگ احد انھون نے پڑھے تھے پھر استقبال کیا ہند نے گروہ مسلمانونکا پس دیکھا انکو
بھاگتے ہوے پس آواز دیکر کہا انسے کہ کہان بھاگتے ہو تم اللہ تعالیٰ سے اور وہ سامنے ہو تمھارے اور دیکھا ہند نے اپنے شوہر ابوسفیانکو
بھاگتے ہوے پس مارا انکے گھوڑیکے منھ کو چوب خیمے سے اور کہا کہان جاؤ گے تم اے بیٹے صخر کے پھیرو تم لڑائی کیطرف اور خرچ کرو تم اپنی جانکو یہانتک
کہ خالص اور پاک کرے اللہ تعالیٰ تمکو اس چیز سے جو گذری ہے تمھاری ترغیب دہی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس پھیرے ابوسفیان جب سنا انھون
نے کلام ہند کا اور پھیرے مسلمان انکی ہمراہی مین اور دیکھا مین نے عورتونکو کہ حملہ کیا عورتون نے ابوسفیان کی معیت مین پس دیکھا مین نے عورتونکو کہ صحبت
کرتی تھین وہ مسلمانونپر اور وہ گھوڑونکے بیچ مین تھین اور دیکھا مین نے ایک عورت کو کہ وہ لڑتی تھی ایک بڑے گھر سے جو اپنے پر سوار تھا پس مار دی
وہ عورت اسی سے پس نہین جدا ہوئی وہ اس گھر سے یہانتک کہ اوندھا گرا دیا اسکو گھوڑے سے پھر مار ڈالا اسکو اور وہ کہتی تھی کہ میں ہند ابنت اللہ کے
ابن زبیر نے بیان کیا ہی کہ سخت حملہ کیا مسلمانون نے درانحالیکہ نہین مطلوب تھی انکو اس حملے مین سوائے رضامندی اللہ غالب اور بزرگ اور
رضامندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بہت سخت لڑائی لڑی قوم نے دبا اتفاق ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہانتک کہ ظاہر ہوا انمین قتل کا
آئی انمین ایک جماعت کثیر اسواسطے کہ انھون نے صدمہ اٹھایا تھا اپنی جانونپر پس شہید ہوے انمین سے اسقدر کہ نہین شہید ہوے اسقدر انکے سوا اور
قبیلونسے سعید بن عمرو بن نفیل نے بیان کیا ہی کہ مسلمانونکی میمنہ مین ایسی سخت لڑائی تھی کہ کبھی ہم شکست کھاتے تھے اور کبھی پھیرتے تھے لڑائی
کیطرف اور کبھی صبر کرتے تھے اور کبھی تیز ہوتے تھے اور دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے لشکر میمنہ کو کہ پہونچگیا ہی قلب لشکر تک پس پکارا انھون نے
اپنے ہمراہیونکو اور متوجہ ہوے انکی طرف چھ ہزار آدمی کی جماعت سے اور تکبیر کہا اور حملہ کیا رومیونپر پس برابر قتل اور خرچ کیا انمین یہانتک کہ دور
کر دیا دشمنان خدا کو میمنہ اور قلب سے اور پھیر دیا انکو انکی پشت کیطرف پھر چلے وہ یہانتک کہ پھیرا انھون نے میمنہ اور قلب کو اپنی جگھون پر اور
ٹھہرے خالد بن الولید آگے انکے اس حال مین کہ دور کرتے تھے اور بھگاتے تھے وہ اس شخص کو جو رومیونسے مسلمانونکے نزدیک تھا پس پڑی شکست
اٹھائی رومیون نے خالد بن الولید کے آگے سے اور دیکھا خالد بن الولید نے انکے شہسوارونکو پس پکارا کہ کہا انھون نے کہ اہل اسلام اور ایمانکے لوگ

اور اے پڑھنے والے قرآن کے اور اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحقیق واقع ہوئی قوم روم میں شکست پس نہیں باقی ہے اُنکے نزدیک کوئی شخص مضبوط اور لڑنیوالا اگر اسقدر کہ دیکھا تمنے اور تحقیق توڑ دیا اللہ تعالیٰ نے اُنکی تیزی کو پس پھیرو تم انپر حملے کو اور شدت کرو تم اُنپر رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ مین خالدؓ کی جان ہے کہ مین امید اس بات کی رکھتا ہون کہ دیویگا اللہ تعالیٰ تمکو غلبہ اُنکے بازوؤن پر پس کہا اُسنے مسلمانون نے ہر طرف سے کہ حملہ کرو تم اے خالدؓ بن الولید تاکہ حملہ کرین ہم تمھارے ساتھ پس نکال لیا خالد بن الولید نے اپنی تلوار کو اور حملہ کیا باتفاق اپنے ہمراہیونکے عبد الرحمن بن حمید الجمحی نے بیان کیا ہے کہ مین اُن لوگون مین تھا جنھون نے خالدؓ بن الولید کے ساتھ حملہ کیا تھا پس قسم ہے خدا کی کہ جگہ چھوڑدی رومیون نے ہمارے سامنے سے اور بھاگے وہ مثل بھاگنے بکری کے شیر کے ڈکارنے سے اور تعاقب کیا اُنکا مسلمانون نے پس واقع ہوا حملہ روم کے میمنہ پر پس بُری طرح سے جگہ کو چھوڑدیا اُنھون نے اور وہ لوگ جو زنجیرون مین تھے پس نہین چھوڑا اُنھون نے اپنی جگہ کو درانحالیکہ چلاتے تھے وہ نیزون کو اور وہ نگاہبان قوم کے تھے اور خالد بن الولید ہمارے آگے تھے حملے مین اور ہم اُنکے پیچھے تھے اور ہمارا شعار اس حملے مین یہ تھا یا محمداہ یا منصور اجب اجب پس خالد بن الولید برابر حملہ کرتے تھے یہانتک کہ پہونچے وہ دریحان تک اور وہ کھڑا تھا اپنی اُسجگہ جہان باہان نے اُسکو کھڑا کردیا تھا اور اُسکے ساتھ صلیب جواہر کی تھی اور ساتھی اُسکے منتظر حملہ کے تھے اسکی معیت مین پس جب پہونچا لشکر مسلمانون کا اُسجگہ تک جہان دریحان تھا کہا اُسکے بطارقہ نے اُس سے کہ اے بادشاہ آیا نہین حملہ کرتا ہے تو کہ حملہ کرین ہم اُسکے ساتھ یا پیچھے کو پھرین ہم کہ مل گیا ہے ہم مین لشکر عرب کا پس کہا اُسنے اپنے ساتھیونسے کہ جانو تم اس امر کو کہ مین بُرے دن کا دیکھنا اور اُسمین حاضر ہونا نہین چاہتا ہون اور بادشاہ نے مجکو اس جگہ ٹھہرایا ہے اور مین بُرا جانتا ہون یہانسے ٹھہرنیکو مگر پیٹ دو تم میرے مُنھ اور سر کو اس کپڑے مین تاکہ نہ دیکھون مین لڑائی کو پس پیٹ دیا اُنھون نے اُسکے چہرے کو ایک ریشمی کپڑے مین اور لوگ لڑتے تھے یہانتک کہ بھاگے رومی مسلمانونکے سامنے سے اور پہونچے وہ دریحان کے پاس اور چہرہ اُسکا پیٹا گیا تھا کپڑے مین پس حملہ کیا اُسپر ضرار بن الازور نے اور پارہ ہوا نیزہ مارا اُسکے اور مار ڈالا اُس کو واقدیؒ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اچھا معاملہ اللہ تعالیٰ کا مسلمانون کے ساتھ یہ ہوا کہ جرجیر اور قناطر نے باہمدیگر اختلاف اور جھگڑا کیا اور جرجیر میمنہ مین تھا ساتھ قوم ارمن کے اور قناطر میسرہ مین تھا جرجیر نے قناطر سے کہا کہ حملہ کر تو عرب پر یہ کیا تیرا توقف ہے حملے مین پس قناطر نے کہا کہ آیا تو مجکو حکم حملے کا دیتا ہے جرجیر نے کہا ہان اور کیونکر مین تجھپر حکم نہ کرون آیا مین تجھپر سردار نہین ہون قناطر نے کہا کہ تو مجھ ٹھہرا ہے تو ایک سردار ہے مین دوسرا سردار ہون اور میرا درجہ تجھپر زیادہ ہے اور تو مامور ہے میری اطاعت کا پس اختلاف کیا اُن دونون نے اور خشمناک ہوا جرجیر گفتگوے قناطر سے پس سخت حملہ کیا اُسنے مسلمانون پر اور تھا حملہ اُسکا کنانہ اور قیس اور خشعم اور بذام اور قطا اور عاملہ اور غسان پر اور یہ لوگ اُس دن درمیان لشکر میسرہ اور قلب مسلمانون کے تھے اور دور کردیا رومیون نے مسلمانون کو اُنکی جگہ سے یہانتک کہ دور ہوگیا لشکر میسرہ مسلمانون کا اپنی صفون کی جگہ سے اور نہ باقی رہے اُن مین سے مگر مالک نشانون کے لڑنے والے وہ اور جو اُنکے نزدیک تھے بہت سخت لڑائی اور پہچھا کیا رومیون نے اُن مسلمانون کا جنھون نے شکست اُٹھائی تھی یہانتک کہ داخل ہوے اُنکے ساتھ اُنکے لشکر تک پس آگے آئین اُنکی عورتین ساتھ جو بہاے خیمونکے کہ مارتی تھین گھوڑونکے

منھون مین اور چلاتی تھین اُنپر تھپڑون کو اور پکار کر کہتی تھین اُنسے کہ کہانتک شکست اُٹھاکر اور چھوڑ کر جاؤگے ای لوگ اسلام کے مال
بہنون اور لڑکے اور لڑکیون کو آیا ارادہ اُنکے سپرد کرکے گھرون کو رکھتے ہو تم **مثال** راوی نے **بیان** کیا ہے کہ مین قسم کھتا ہون کہ ہر آئینہ
عورتین ہمپر سخت اور شدید تھین رومیون نے پس سخت پھرنا پھرے مسلمان ہزیمت سے اور پکارا بعضون نے بعض کو اور وصیت کی آپسمین نگاہبانی
اور صبر کی اور پھرے وہ رومیون پر سخت پھرنا اور قثامہ بن الکنانی آگے مسلمانون کے تھے درانحالیکہ مارتے تھے وہ مشرکین کے منھون کو کبھی تلوار سے او
کبھی نیزے سے یہانتک کہ ٹوٹ گئے تین نیزے اُنکے اور وہ اشعار رجز پڑھتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے پھر حملہ کیا قثامہ نے یہانتک
ٹوٹ گئین دو تلوارین اُنکی اور جب کوئی تلوار یا نیزہ ٹوٹ جاتا تھا تو وہ کہتے کہ کون شخص بعاریت دیگا مجکو تلوار یا نیزہ اللہ کی راہ مین
دینا اُسکا اللہ کا اوپر ہے پھر پکار کر کہا اُنھون نے کہ ای گروہ قیس کے لوتم حصہ اپنا ثواب اور مزدوری سے اور صبر دینا مین بزرگی ہے اور آخرت مین جنت
اور فضیلت ہے فاصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون پس قبول کیا اُنکے کلام کو اُنکی قوم نے اور خوش ہوئے وہ اُنکی ہمراہی مین پس مارے قثامہ
نے **بیان** کیا ہے کہ دیکھا تھا مین نے مثل حملہ قثامہ اور اُسکی قوم کے کہ مارا دیا تھا اُنھون نے ہمارے بعض کو بعض سے اور پھرے خالد بن الولید اپنے حملے
جمعیت دو ہزار کے اور رکھا اُنھون نے تلوار کو رومیون مین پس مارڈالا اُنکو بہت جلد اور رومیون مین بہت لوگ مارے گئے اور آئے خالد بن الولید اپنے سے اور مسلما
کہتے تھے کہ جزاے خیر دے اللہ تعالی قثامہ بن ہشام الکنانی کو کہ ہمارے واسطے اچھا بارچ اُٹھایا اُنھون نے پس جب سُنا خالد بن الولید نے یہ کلام آئے وہ قثا
کے پاس اور بوسہ دیا اُنکی آنکھ کو اور سر کو اور کہا کہ ای قثامہ جزاے خیر دے اللہ تعالی تجکو اسلام کیواسطے اور تمکین فریعہ بنت الحرث ٹیلے سے اُترے اور وہ کہتی تھین کہ کیا
کیا خالد بن الولید نے یہانتک کہ کھڑی ہوئین خالد بن الولید کے سامنے اور کہا کہ ای بیٹے ولید کے آیا تمنے سکھلایا ہی مسلمانون کو بھاگنا لڑائی سے حالانکہ لوگ اپنے سردار کے تابع
ہین پس اگر ثابت قدمی کرتے ہین سردار تو ثابت قدمی کرتے ہین لوگ اُنکے ساتھ اور اگر شکست اُٹھاتے ہین تو شکست اُٹھاتے ہین لوگ ساتھ اُنکے پس کہا خالد بن الولید
نے قسم ہی خدا کی کہ مین شکست کھانیوالون مین نہین تھا اور نہین تھا وہ شخص جو ڈرتا تھا گرد و غبار مین مگر مین پس کہا ذریعہ نے کہ برا کرے اللہ اُسکا جسنے دیکھا اپنے پر
کو ثابت قدم اور بھاگ نکلا **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ دیکھا ہاہان نے لشکر یمنہ کیطرف کہ وہ روندا گیا مثل روندے جانے چرمے کے پس غیب
دالا بھیجا اُسنے اُنکو لڑائی پر پس اُسیوقت نکلا ایک گبر گران روم سے لشکر یمنہ سے اور پورا تھا وہ ہتھیارون مین گویا ایک ٹکڑا پہاڑ کا اور سوار تھا ایک شہر برابر
قد و قامت والے پر پس نکلکر آیا وہ دونون صفون کے بیچ مین اور گرداد یا اُسنے اپنے شہری پر اور درخواست لڑائی کی کی پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک جوان قوم ازد
پس نہین گرداد یا اُسنے ساتھ اُسکے مگر اندک یہانتک کہ مارڈالا اُس جوان کو گبر نے پھر طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو پس ارادہ کیا اُسکی طرف نکلنے کا معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ نے پس کہا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہ ای معاذ درخواست کرتا ہون مین تجسے بحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس امر کی کہ
ٹھہر تو تم اپنی جگہ پر اور لیے رہو اپنے نشانکو کہ تمھارا ٹھہرنا اور لیے رہنا نشان کا دوست تر ہے مجکو تمھارے نکلنے سے اس گبر کیطرف پس ٹھہر گئے معاذ بن جبل ساتھ نشا
پھر پکار کر کہا اُنھون نے کہ ای گروہ مسلمانون کے جو شخص چاہتا ہو گھوڑیکو کہ سوار ہو کر لڑے اسپر پس میرا گھوڑا اور ہتھیار موجود ہین پس جوابدیا اُنکو اُنکے بیٹے عبدالرحمن نے اور
کہا کہ مین اس کام کو کرونگا ای میرے باپ اور تھے نوجوان عبدالرحمن پس مسلح ہوے وہ اور لیا گھوڑا اپنے باپ کا اور سوار ہوے اُسپر اور کہا کہ ای میرے باپ مین اُس گبر
کیطرف جاتا ہون پس اگر صبر کیا مین نے اُسکے مقابلے مین تو احسان ہوگا اللہ کا مجھپر اور اگر مارڈالا اُسنے مجکو پس تمپر اسلام ہے اور اگر تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے کوئی مطلب خاص ہے پس وصیت کرو تم مجکو پس کہا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہ ای بیٹے میرے عرض کردینا میرے طرف سے اُنکے حضور مین سلام کو اور عرض کرو تم

جزاے خیر دیوے اللہ تعالیٰ آپکو امت کیطرف سے پھر کہا جاؤ تم اے بیٹے میرے توفیق دے اللہ تمکو اور تمکو اُس چیز کی جسکو وہ
کرتا ہی پس روانہ ہوے عبدالرحمن بن معاذ رضی اللہ عنہما بجانب گبر کے مثل شعلہ آگ کے اور حملہ کیا گبر پر اور مارا اُسپر تلوار
اور نہ کاریگر ہوئی اُسپر اور سیل کیا اُپر گبر نے ساتھ وار پہونچنے والے کے اور تلوار ماری اُسنے اُنکے سر پر کاٹ ڈالا تلوار
کہ جاری ہوا خون پس جب دیکھا گبر نے بجانب خون کے اور گمان کیا اُسنے یہ کہ مار ڈالا اُسنے اُنکو پھیرا وہ اپنی پشت کیطرف
ہین عبدالرحمن گھوڑے سے زمین پر پس جب دیکھا عبدالرحمن نے گبر کو کہ پیچھے کو ہٹا ہی وہ پھرے بجانب مسلمانون کے پس کہا
رضی اللہ عنہ نے اُسنے کا بیٹا تمھارا کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ گبر نے مجکو مار ڈالا ہی سعاذ نے کہا کہ اے میرے بیٹے کس چیز کو چاہتے
پھر باندھا اُنکے زخم کو اور اسی وقت وہ زخم اچھا ہو گیا پھر گبر نے براہ تکبر کے تین حملے کیے اور قوم ازد نے پھیر دیا اُسکے حملون کو آپ
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کون شخص تم مین سے اُسکا مقابلہ کریگا پس نکلا اُسکی طرف عامر بن طفیل الدوسی اور تھے وہ
الرایات سے اور حاضر ہوے تھے خالد بن الولید کے ساتھ جنگ یمامہ مین اور بروز جنگ یمامہ کے اُنھون نے
مین یہ خواب دیکھا تھا کہ گویا ملاقی ہوے وہ ایک عورت سے پس کھولدیا اُس عورت نے اُنکے واسطے اپنی فرج کو پس داخل ہوے
مین اور دیکھا اُسکی طرف اُنکے بیٹے نے پس جلدی دوڑے وہ تاکہ داخل ہوین وہ اسجگہ مین جہان اُنکے باپ داخل ہوے ہین پھر بیدار ہوے
خواب سے اور بیان کیا خواب کو مسلمانون سے پس کسی شخص نے تعبیر نہین جانی پس کہا عامر بن طفیل نے کہ مین اسکی تعبیر جانتا ہون مسلمانون
نے کہا کہ کیا تعبیر ہی اے بیٹے طفیل کے اُنھون نے کہا کہ مین نے اُسکی یہ تعبیر مقرر کی ہی کہ مین قتل کیا جاؤنگا اسواسطے کہ وہ عورت جسنے
داخل کر لیا تھا مجکو اپنی فرج مین وہ زمین ہی اور میرے بیٹے کو زخم ہو پہنچیگا اور قریب ہی کہ وہ ملاقی ہو مجھسے پس لڑے وہ جنگ یمامہ مین اور
مبتلاے امتحان نیک ہوے اور سلامت رہے اور نہین لاحق ہوگی کوئی اذیت اُنکو پس جب دن لڑائی یرموک کا ہوا حاضر ہوے وہ اُس لڑائی
مین اور نکلے واسطے لڑائی گبر کے اور حملہ کیا اسپر بعد ازینکہ اُلٹ دیا اُنھون نے میمنہ روم کو اُنکے میسرہ پر پھر بھاگ پھری بطریق پر مثل برق کے اور نیزہ مارا
اُسکے اور نیزہ اُنکا وہ تھا جو موجود رہا تھا اُنکے ساتھ ردت اور یمامہ کی لڑائی مین پس ٹوٹگیا نیزہ پس ڈالدیا اُسکو ہاتھ سے اور اعتماد کیا اپنی تلوار پر
اور جنبش دی اُسکو اور مارا تلوار کو گبر کے شانے پر اور ملا دیا اُسکی انتڑیون مین پس اوندھا ہو کر گر پڑا گبر اپنے گھوڑے سے اور دوڑے اُسکی طرف عامر
بن طفیل پس لے لیا اُسکو اور لائے مسلمانونکے پاس اور سپرد کیا اُسکو اپنے بیٹے کے اور پھیرے بجانب رومیونکے اور ایک حملہ کیا میمنہ پر اور ایک
حملہ کیا میسرہ پر اور ایک حملہ قلب پر کیا اور طلب کیا اپنے حملے مین عرب متنصرہ کو قوم غسان اور لخم اور جذام سے اور جمع ہوا ہین جبلہ
کو پس مار ڈالا العرب سے ایک سوار کو اور طلب کیا لڑنیوالیکو پس نکلا اُنکی طرف جبلہ بن ایہم اور وہ ایک زرہ پوش ہین طلائی کام کی اُنکے
پنجے ایک زرہ متابعہ کے زر ہوتے پہنے تھا اور اُسکے سر پر خود تھا کہ مثل شعاع آفتاب کے چمکتا تھا اور گھوڑا اُسکی سواری کا عمدہ
گھوڑونکی نسل سے تھا پس نکلا جبلہ بجانب عامر بن الطفیل کے پس کہا اُسنے کہ تم کس گروہ سے ہو عامر نے کہا کہ مین قوم دوس سے ہون جبلہ نے
فراست سے ہو پس باقی رکھو اپنی ذات کو اور پھر جاؤ اپنی قوم کیطرف اور دور کرو اور چھوڑ دو طمع کو عامر بن طفیل نے کہا کہ مین
کون شخص اور کس قبیلے سے ہون پس تو کس گروہ عرب سے ہی اُسنے کہا کہ مین غسان سے ہون اور مین اُن سب کا سردار ہون اور میرا حصہ

مُنھوں مین اور چلاتی تھین اُنپر تھپڑون کو اور پکار کر کہتی تھین اُنسے کہ کہانتک شکست اُٹھاکر اور چھوڑ کر جاؤگے ای لوگ اسلام کے مان اور
بہنون اور لڑکے اور لڑکیونکو آیا ارادہ اُنکے سپرد کرنیکا گردن کو رکھتے ہو تم **منہال** رومی نے **بیان** کیا ہی کہ مین قسم کہتا ہون کہ ہر آئینہ
عورتین ہمپر سخت اور شدید تھین رومیونسے پس سخت پھرنا پھرے مسلمان ہزیمت سے اور پکارا بعضون نے بعض کو اور وصیت کی آپسمین نگہبانی
اور صبر کی اور پھرے وہ رومیو نپر سخت پھرنا اور قثامہ بن الکتانی آگے مسلمانونکے تھے درانحالیکہ مارتے تھے وہ مشرکین کے مغھونکو کبھی تلوار سے اور
کبھی نیزے سے یہانتک کہ ٹوٹ گئے تین نیزے اُنکے اور وہ اشعار رجز پڑھتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی پھر حملہ کیا قثامہ نے یہانتک کہ
ٹوٹ گئین دو تلوارین اُنکی اور جب کوئی تلوار یا نیزہ ٹوٹ جاتا تھا تو وہ کہتے کہ کون شخص بعاریت دیگا مجکو تلوار یا نیزہ اللہ کی راہ مین بدلا
دینا اُسکا اللہ کے اوپر ہی پھر پکار کر کہا اُنھون نے کہ ای گروہ تیس کے تو تم حصہ اپنا ثواب اور مزدوری سے اور صبر دینا مین بزرگی ہی اور آخرت مین حرمت
اور فضیلت ہی فاصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون پس قبول کیا اُنکے کلام کو اُنکی قوم نے اور خوش ہوئی وہ اُنکی ہمراہی مین لڑنیکو **قثامہ**
نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا قثامہ مین نے مثل حملہ قثامہ اور اُسکی قوم کے کہ ملا دیا تھا اُنھون نے ہمارے بعض کو بعض سے اور پھرے خالد بن الولید اپنے محل سے
بجمعیت دو ہزار کے اور رکھا اُنھون نے تلوار کو رومیونمین پس مار ڈالا اُنکو بہت جلد اور رومیونمین بہت لوگ مارے گئے اور آئے خالد بن الولید اپنے سے اور مسلمان
کہتے تھے کہ جزاے خیر دے اللہ تعالی قثامہ بن ہشیم الکتانی کو کہ ہمارے واسطے اچھا بدلہ اُٹھایا اُنھون نے پس جب سُنا خالد بن الولید نے یہ کلام آئے وہ قثامہ
کے پاس اور بوسہ دیا اُنکی آنکھونکو اور سر کو اور کہا کہ ای قثامہ جزاے خیر دے اللہ تعالی تجھکو اسلام کیواسطے اور بہن ذریعہ بنت الحرث ٹیلے سے اُترکے اور وہ کہتی تھین کہ کیا کام
کیا خالد بن الولید نے یہانتک کہ کھڑی ہوئین خالد بن الولید کے سامنے اور کہا کہ ای بیٹے ولید کے آیا تمنے سکھلایا ہی مسلمانونکو بھاگنا لڑائی سے حالانکہ لوگ اپنے سردار کے تابع ہوتے
ہین پس اگر ثابت قدمی کرتے ہین سردار ثابت قدمی کرتے ہین لوگ اُنکے ساتھ اور اگر شکست اُٹھاتے ہین تو شکست اُٹھاتے ہین لوگ ساتھ اُنکے پس کہا خالد بن الولید نے
تم پس اگر ثابت قدمی کرتے مین سردار ثابت قدمی کرتے ہین لوگ اُنکے ساتھ اور اگر شکست اُٹھاتے ہین تو شکست اُٹھاتے ہین لوگ ساتھ اُنکے پس کہا خالد بن الولید نے
قسم ہی خدا کی کہ مین شکست اُٹھانیوالونمین نہین تھا اور نہین تھا وہ شخص جو لڑتا تھا گرد و غبار مین مگر مین پس کما ذریعہ نے کہ برابر کرے اللہ اُسکا جسنے دیکھا اپنے سردار
کو ثابت قدم اور بھاگ نکلا **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا ہامان نے لشکر یمنہ کیطرف کہ وہ روندا گیا مثل روندے جاتے چمڑے کے پس ترغیب
دلایا اُسنے اُنکو لڑائی پر پس اُسیوقت نکلا ایک گبر گران روم سے لشکر یمنہ سے اور پورا لحاظہ وہ ہتھیار رومین گویا ایک ٹکڑا پہاڑ کا اور سوار تھا ایک شہر بڑے
قد و قامت والے پر پس نکلکر آیا وہ دونون صفونکے بیچ مین اور گرا دیا اُسنے اپنے شہری پر اور درخواست لڑائی کی پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک جوان قوم ازد سے
پس نہین گرایا اُسنے ساتھ اُسکے مگر اندک یہانتک کہ مار ڈالا اُس جوان کو گبر نے پھر طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو پس ارادہ کیا اُسکی طرف نکلنے کا معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ نے پس کہا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہ ای معاذ درخواست کرتا ہون مین تجھسے بحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس امر کی کہ
ٹھہر تو اپنی جگہ پر اور رہے رہوا پنے نشانکو کہ تمھارا ٹھہرنا اور رہے رہنا نشان کا دوست تر ہی مجکو تمھارے نکلنے سے اس گبر کیطرف پس ٹھہر گئے معاذ بن جبل ساتھ نشانکے
پھر پکار کر کہا اُنھون نے کہ ای گروہ مسلمانونکے جو شخص چاہتا ہو گھوڑیکو کہ سوار ہو کر لڑے اسپر پس میرا گھوڑا اور ہتھیار موجود ہین پس جوابدیا اُنکو اُنکے بیٹے عبد الرحمن نے اور
کہا کہ مین اس کام کو کرونگا ای میرے باپ اور تھے نوجوان عبد الرحمن پس مسلح ہوے وہ اور لیا گھوڑا اپنے باپ کا اور سوار ہوے اُسپر اور کہا کہ ای میرے باپ مین اُس گبر
کیطرف جاتا ہون پس اگر صبر کیا مین نے اُسکے مقابلے مین تو احسان ہوگا اللہ کا مجھپر اور اگر مار ڈالا اُسنے مجکو پس تیر میرا سلام ہی اور اگر ملے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے کوئی مطلب خاص ہو پس وصیت کرو تم مجکو پس کہا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہ ای بیٹے میرے عرض کرو تم میرا طرف ہمارے مغھونمین سلام کو اور عرض کرو تم

جزاے خیر دیوے اللہ تعالیٰ آپکو امت کیطرف سے پھر کہا جاؤ تم اے بیٹے میرے توفیق دے اللہ تجکو اور تجکو اُس چیز کی جسکو وہ دوست رکھتا ہی اور پسند کرتا ہی پس روانہ ہوے عبدالرحمن بن معاذ رضی اللہ عنہما بجانب گبر کے مثل شعلہ آگ کے اور حملہ کیا گبر پر اور مارا اُسپر تلوار کو پس اُچھل آئی تلوار اور نہ کاریگر ہوئی اُسپر اور رسید کیا اُوپر گبر نے ساختہ وار ہو پہنچنے والے کے اور تلوار ماری اُسنے اُنکے سر پر کاٹ ڈالا تلوار نے عمامے کو اور زخمی کر دیا سر کو کہ جاری ہوا خون پس جب دیکھا گبر نے بجانب خون کے اور گمان کیا اُسنے یہ کہ مار ڈالا اُسنے اُنکو پھیرا وہ اپنی پشت کیطرف تا دیکھے وہ کہ کیونکر گرتے ہین عبدالرحمن گھوڑے سے زمین پر پس جب دیکھا عبدالرحمن نے گبر کو کہ پیچھے کو ہٹا ہی وہ پھیرے بجانب مسلمانون کے پس کہا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اُسنے کہ اے بیٹا تھا را کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ گبر نے مجکو مار ڈالا ہی معاذ نے کہا کہ اے میرے بیٹے کس چیز کو چاہتے ہو تم دنیا سے پھیر باندھا اُنکے زخم کو اور اسی وقت وہ زخم اچھا ہو گیا پھر گبر نے براہ تکبر کے تین حملے کیے اور قوم ازد نے پھیر دیا اُسکے حملون کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کون شخص تم مین سے اُسکا مقابلہ کریگا پس نکلے اُسکی طرف عامر بن طفیل الدوسی اور تھے وہ اصحاب الرایات سے اور حاضر ہوے تھے خالد بن الولید کے ساتھ جنگ یمامہ مین اور بروز جنگ یمامہ کے اُنھون نے مسیلمہ کی لڑائی مین یہ خواب دیکھا تھا کہ گویا ملاقی ہوے وہ ایک عورت سے پس کھول دیا اُس عورت نے اُنکے واسطے اپنی فرج کو پس داخل ہوے وہ اُس مین اور دیکھا اُسکی طرف اُنکے بیٹے نے پس جلدی دوڑے وہ تاکہ داخل ہوین وہ اسجگہ مین جہان اُنکے باپ داخل ہوے ہین پھر بیدار ہوے خواب سے اور بیان کیا خواب کو مسلمانون سے پس کسی شخص نے تعبیر نہین جانی پس کہا عامر بن طفیل نے کہ مین اسکی تعبیر جانتا ہون مسلمانون نے کہا کہ کیا تعبیر ہی اے بیٹے طفیل کے اُنھون نے کہا کہ مین نے اُسکی یہ تعبیر مقرر کی ہی کہ مین قتل کیا جاؤنگا اسواسطے کہ وہ عورت جسنے داخل کر لیا تھا مجکو اپنی فرج مین وہ زمین ہی اور میرے بیٹے کو زخم پہونچیگا اور قریب ہی کہ وہ ملاقی ہو مجھسے پس لڑے وہ جنگ یمامہ مین اور مبتلاے امتحان نیک ہوے اور سلامت رہے اور نہین لاحق ہوگی کوئی اذیت اُنکو پس جب دن لڑائی یرموک کا ہوا حاضر ہوے وہ اُس لڑائی مین اور نکلے واسطے لڑائی گبر کے اور حملہ کیا اسپر بعد از نیکہ اُلٹ دیا اُنھون نے میمنہ روم کو اُنکے میسرہ پر پھر بھاگ پھری بطریق پر مثل برق کے اور نیزہ مارا اُسکے اور نیزہ اُنکا وہ تھا جو موجود رہا تھا اُنکے ساتھ ردت اور یمامہ کی لڑائی مین پس ٹوٹگیا نیزہ پس ڈالدیا اُسکو ہاتھ سے اور اعتماد کیا اپنی تلوار پر اور جنبش دی اُسکو اور مارا تلوار کو گبر کے شانے پر اور مار دیا اُسکی ناندیون مین پس اوندھا ہو کر گرا گبر اپنے گھوڑے سے اور دوڑے اُسکی طرف عامر بن طفیل پس لے لیا اُسکو اور لائے مسلمانون کے پاس اور سپرد کیا اُسکو اپنے بیٹے کے اور پھیرے بجانب رومیون کے اور ایک حملہ کیا میمنہ پر اور ایک حملہ کیا میسرہ پر اور ایک حملہ قلب پر کیا اور طلب کیا اپنے حملے مین عرب متنصرہ کو قوم غسان اور لخم اور جذام سے اور ہمراہیان جبلہ بن ایہم الغسانی کو پس مار ڈالا العرب سے ایک سوار کو اور طلب کیا لڑنیوالیکو پس نکلا اُنکی طرف جبلہ بن ایہم اور وہ ایک زرہ ریشمین طلائی کام کی اور اُسکے نیچے ایک زرہ مثابہ کے زر ہونے پہنے تھا اور اُسکے سر پر خود تھا کہ مثل شعاع آفتاب کے چمکتا تھا اور گھوڑا اُسکی سواری کا عاد کے گھوڑونکی نسل سے تھا پس نکلا جبلہ بجانب عامر بن الطفیل کے پس کہا اُسنے کہ تم کس گروہ سے ہو عامر نے کہا کہ مین قوم دوس سے ہون جبلہ نے کہ تم اہل قرابت سے ہو پس باقی رکھو اپنی ذات کو اور پھر جاؤ اپنی قوم کیطرف اور دور کرو اور چھوڑ دو طمع کو عامر بن طفیل نے کہا کہ مین نے تجھسے کہدیا کہ مین کون شخص اور کس قبیلے سے ہون پس تو کس گروہ عرب سے ہی اُسنے کہا کہ مین غسان سے ہون اور مین اُن سب کا سردار ہون اور میرا نام جبلہ

بن الایہم ہی اور مین نکلا ہون تمھاری طرف کو جسوقت کہ دیکھا مین نے تمکو اور تحقیق مار ڈالا تمنے ہمارے بہت سخت کو اور وہ مثل باہان اور جریر کے تھا
شجاعت مین پس نکلا مین تمھاری طرف تاکہ مار ڈالون مین تمکو اور بہرہ مندی حاصل کرون مین باہان اور ہرقل کے نزدیک تمھارے مار ڈالنے سے
عامر بن طفیل نے کہا کہ جو تو نے شدت اور سختی قوم کی اور بڑے ہونے ڈیل ڈول کا ذکر کیا پس اللہ تعالیٰ شدید تر ہے باز رکھنے مین اور ہلاک
کرنیوالا ظالمون کا ہی اور جو تو یہ کہتا ہی کہ میرے مار ڈالنے سے بہرہ مندی حاصل کریگا نزدیک مخلوق کے اور وہ مثل تم سب کے ہی پس مین
ارادہ رکھتا ہون کہ بہرہ مندی حاصل کرون بسبب اپنے جہاد کرنیکے نزدیک پروردگار عالمین کے اور حملہ کیا عامر بن طفیل نے جبلہ بن ایہم پر اور
حملہ کیا جبلہ نے اُنپر اور ملاقی ہوے دونون نیزونسے پس نکلا دار عامرؓ بن طفیل کا بیکار اور بے جگہ اور نکلا دار جبلہ کا کارگر اور جگہ پر پس کاٹ ڈالا اُنکے
گیسو سے شانے تک پس گرے عامر بن طفیل شہید ہوکر رضی اللہ عنہ اور گھوما جبلہ عامرؓ بن طفیل کی جگہ گر پڑنے پر اور ٹھہرایا اور تعجب
کرتا تھا وہ اپنے دل مین اور اُس چیز پر جو کیا تھا اُسنے اور طلب کیا جبلہ نے لڑنیوالیکو پس نکلے اسکی طرف جندب بن عامرؓ بن طفیل الدوسی
اور اُنکے پاس نشان تھا پس آئے وہ ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ ای سردار میرے باپ مار ڈالے گئے ہین اور مین چاہتا ہون
کہ اُنکا بدلا لون یا جالون اُنمین اور دے دو تم اپنے نشان کو جو میرے پاس ہی جس شخص کو چاہو تم قوم دوس سے پس لیا ابو عبیدہؓ بن
الجراح نے نشان کو اُنکے ہاتھ سے اور دیدیا ایک شخص کو قوم دوس سے پس اُٹھا لیا اُسنے نشان کو اور نکلے جندبؓ بن عامر واسطے
لڑائی جبلہ کے اور وہ اشعار پڑھتے تھے اور نزدیک ہوے جبلہ بن الایہم سے اور چلا کر کہا اُس سے کہ ٹھہر تو ای قاتل میرے باپ کے
کہ مین اُنکے عوض تجکو مار ڈالونگا جبلہ نے کہا کہ تم کون ہو عامر کے اُنھون نے کہا کہ مین اُنکا بیٹا ہون جبلہ نے کہا کہ کس چیز نے برانگیختہ کیا تمکو اپنی
اور اپنی اولاد کے ہلاک کرنے پر اور قتل نفوس کا بڑا اور حرام ہی پس کہا جندب نے کہ قتل نفس اللہ کی راہ مین نیک اور بہتر ہی جس کے
سبب سے بڑا مرتبہ ملتا ہی جبلہ نے کہا کہ مین تمھارا مار ڈالنا نہین چاہتا ہون حالانکہ تم جوان کم سن ہو پس پلٹ جاؤ تم یہانتک کہ نکلے میرے
اور تمھارے مقابلے کو اور کوئی سوائے تمھارے جندب نے کہا کہ مین کیونکر پھر جا سکتا ہون حالانکہ غمدیدہ ہون بسبب موت اپنے باپ کے قسم ہی خدا کی
نہ پھرونگا مین یا اُنکا بدلا لونگا مین یا اُسنے جالونگا پھر حملہ کیا اُنپر جبلہ نے اور حملہ کیا اُنھون نے جبلہ پر اور برابر ایک دوسرے پر وار کرتے تھے
اور کھلی ہوئی تھین آنکھین لوگونکی دونون کیطرف اور دیکھا جبلہ نے جندب کی طرف اور اُس چیز کو جو ظاہر ہوئی اُنکی شجاعت سے پس جانا اُسنے
کہ وہ بڑے سخت اور شدید ہین لڑائی مین پس اختیار کیا اُسنے اُسکے احتیاط کو اور قوم غسان دیکھتی تھی اپنے سردار جبلہ کو پس جب دیکھا
اُنھون نے جندب کو کہ غالب ہوگئے ہین وہ لڑائی مین پس پکار کر کہا بعض نے اُنمین سے بعض کو کہ یہ جوان جو نکلے ہین تمھارے سردار کے مقابلے
کو جوان شریف اور بزرگ ہین پس اگر دیکھو تم اُنکو کہ غالب ہوگئے ہین تمھارے سردار پر پس کمک کرو تم اپنے سردار کی اور نہ چھوڑو اُنکو کہ مار ڈالین
اُسکو پس آمادہ ہوے شہسوران غسان واسطے حملے کے بجانب اپنے سردار کے تاکہ بچاوین اُسکو اگر لاحق ہوجاوے اُسکو کوئی امر سخت اور دیکھا مسلمانون نے
اپنے ساتھی جندب بن طفیل کیطرف اور اُنکی شدت اور شجاعت کو پس خوش ہوے وہ اس امر سے اور دیکھا سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
اُنکو اور اُنکے کامون کو پس رو دئے وہ اور کہا کہ ایسے ہی ہوتے ہین وہ لوگ جو خرچ کرتے ہین اپنی جان کو اللہ کی راہ مین ای میرے اللہ رحم فرما اوس کو
اُنکے واسطے اُنکے کامونکو جابر بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین یرموک کے دن پس نہین دیکھا مین نے کسی جبلن کو شریف اور

بزرگ تر دوستی سے اور وہ جندب بن عامر بن طفیل تھے کہ جب لڑے تھے وہ جبلہ بن ایہم الغسانی سے سوائے اسکے کہ جسوقت آجاتی ہے موت تو نہیں
نفع دیتی شدت لڑائی میں اور نہ کثرت ہتھیاروں کی اور صورت یہ ہوئی کہ جوان دوسی نے حملہ کیا جبلہ پر اور مارا اُسکے ایک ایسا وار تلوار کا
جس سے سُست کر دیا اُسکو اور مارا جبلہ نے ایک وار پس قتل کیا انکو اور جلدی سے گیا اللہ تعالیٰ انکی روح کو بجانب بہشت کے اور رست کیا
اللہ تعالیٰ نے خواب عامر بن الطفیل کا اور گرد گھوما جبلہ اُنکی لاش پر پس چلا کر کہا اُسکی قوم نے کہ پھر تو ای سردار اپنی جگہ پر کہ تحقیق جاری کر چکا
تو اُس چیز کو جو تجھپر واجب تھی پس پلٹ گیا جبلہ اور وہ غرور کرنیوالا تھا اپنے کام پر یہانتک کہ ٹھہرا وہ اپنی صلیب کے نیچے اور باہان نے
اُسکا شکریہ کہلا بھیجا اور اندوہگین ہوے مسلمان بسبب عامر بن الطفیل اور اُنکے بیٹے کے پس اُسیوقت آسمین پکارا یہ کلمات قوم دوس نے الجنۃ
الجنۃ حتی واتبادسیدکم عامر وبعلہ لا من اعلاء اللہ پس نکلے قوم دوس بجانب لڑائی کے اور قوت دی اُنکو قوم ازد اور دوس نے
اور وہ اُنکے ہم سوگند تھے اور حملہ کیا اُنھوں نے قوم نخسان اور نخم اور جذام پر اور پکارا اُنھوں نے ساتھ الفاظ اپنے پہچان کے پس اُسیوقت
آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں کو اور کہا کہ ای لوگو جلدی دوڑو تم بجانب مغفرت اپنے پروردگار اور ملاقات حوران
بہشتی کے بہشت میں پس نہیں ہے کوئی جگہ دوست تر اللہ کے نزدیک ان جگہوں سے آگاہ ہو کہ صابرین کو بزرگی دی ہے اللہ نے
اُن لوگوں پر جو نہیں حاضر ہوے ہیں اُنکے حاضر ہونیکی جگہوں میں پس جب سُنا قوم ازد نے اس کلام کو حملہ کیا اُنھوں نے ساتھ
دوس کے مشرکین پر بڑا سخت حملہ اور پکارتے تھے وہ اپنے الفاظ پہچان کو الجنۃ الجنۃ **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویوں کے
بیان کیا ہے کہ بروز جنگ یرموک شعار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا یہ تھا امۃ امۃ اور شعار قوم عبس کا یہ تھا یا آل عبس
یا آل عبس اور شعار اہل یمن کا جسمیں ہر قسم کے لوگ تھے یہ تھا یا انصار اللہ یا انصار اللہ اور شعار خالد بن الولید اور اُنکے ہمراہیوں کا
یہ تھا یا حزب اللہ یا حزب اللہ اور شعار قوم دوس کا یہ تھا یا آل اللہ یا آل اللہ اور شعار قوم حمیر کا یہ تھا الفتح الفتح اور شعار قوم دارم
اور سکاسک کا یہ تھا الصبر الصبر اور شعار بنی مراد کا یہ تھا یا نصر اللہ اتزل یا نصر اللہ اتزل پس یہ سب شعار مسلمانوں کے تھے
یرموک کی لڑائی میں پس جب حملہ کیا قوم دوس نے اور تمیت کی اُنکی قوم ازد نے قصد کیا اُنھوں نے عرب تنفرہ کا اور طلب کیا جگہ انکی صلیب
کو اور پھاڑا اُنکی جماعت کو سخت پھاڑنا یہانتک کہ پہونچے وہ صلیب تک پس نیزہ مارا ایک مسلمان نے اٹھانیوالے اُس صلیب کو جو قوم
غسان کیواسطے تھی پس گرا دیا اُسکو گھوڑے پر سے اور گرے صلیب اُسکے ہاتھ سے اوندھے ہو کر اور حملہ کیا قوم غسان نے بارادہ لینے صلیب کے
لڑے وہ صلیب کے نزدیک یہانتک کہ بہت لوگ اُنکے مارے گئے کچھ لوگ قوم ازد اور دوس کے مگر یہ کہ وہ غسان کے بیچ میں مثل سپیدی تل
کے بیچ میں پوست شتر سیاہ کے تھے پھر نکلے وہ غسانکے بیچ سے **واقدی** رحمہ اللہ نے ہشام بن عمار اور اُنھوں نے جویریث اور اُنھوں نے نافع
بن جبیر اور اُنھوں نے عبداللہ بن عدی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ نے کہ موجود تھا میں یرموک میں پس تعداد مسلمانوں کی بیس ہزار تھی پس
خشمناک ہوے ابن جویریث اور کہا اُنھوں نے کہ جھوٹ کہا جسنے تم سے یہ تعداد بیان کی اور بہ تحقیق مسلمان یرموک کے دن اکتالیس ہزار تھے
اور میں نے اس امر کو ثقہ راویوں سے سُنا ہے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ یہ قول ٹھیک ہے اسواسطے کہ مسلمان بروز جنگ
اجنادین کے بتیس ہزار تھے پھر آئی کمک بعد اُسکے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب حملہ کیا قوم ازد اور دوس نے بروز جنگ

یرموک کے مشرکین پر ڈالا مشرکین کو بڑے قہر اور ذلت مین اور قہر مین ڈالا اُنکو مشرکین نے اور ڈرانے والا حملہ کیا مشرکین نے پس دور
ہوے اور چھوڑ دیا مسلمانون نے جگہ کو اور تھے صاحب نشان مسلمانون کے بروز یرموک کے عیاض بن غنم الاشعری پس شکست اُٹھائی اُنھون
نے اور دیکھا مسلمانون نے بجانب عیاض بن غنم الاشعری کے کہ بیٹھ پھیری اُنھون نے اور نشان اُنکے ہاتھ مین ہے پس چلا کر کہا اُنسے مسلمانون
نے کہ ثابت قدم قوم اور لڑنے والونکی نہین ہوتی ہے مگر بسبب اُنکے نشانکے پس دوڑے واسطے لینے نشان کے عمرو بن العاص اور خالد بن الولید رضی اللہ
عنہما اور انخالیکہ سبقت کرتے تھے وہ دونون نشان کیطرف پس سبقت کی عمرو بن العاص نے نشان کے لینے مین اور برابر لڑتے رہے وہ یہانتک
شکست اُٹھائی رومیون نے اور فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانون کے ہاتھ اور تیسرا دن یرموک کا بہت سخت تھا کہ تین مرتبہ شکست اُٹھائی
شمسواران مسلمین نے کہ پھیرتی تھین اُنکو عورتین ساتھ پتھرون اور چوبون خیمہ کے اور ظاہر کرتی تھین اُنکے سامنے لڑکونکو پس پھیرے مسلمان بجانب
لڑائی کے راوی نے بیان کیا ہے کہ آئی رات ساتھ اپنی تاریکی کے اور لوگ لڑتے تھے اور مشرکین کے بہت لوگ مارے گئے اور مسلمانون مین
تھوڑے شہید ہوے مگر تیرون سے اُنمین بہت زخمی ہوے تھے پس جب آئی اُنپر رات ساتھ اپنی تاریکی کے روانہ ہوے رومی اپنی جگہونپر اور رات
گذرانی اُنھون نے بحالت سلاح بندی کے اور یہی حال مسلمانون کا تھا اور نہین تھا اُنکے واسطے کوئی ارادہ مگر نماز اور بعد اسکے باندھا
اُنھون نے زخمون کو اور نماز پڑھائی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے دو نمازین ایک ہی ساتھ پھر کہا کہ ای لوگو رحمت کرے اللہ تم پر جسوقت
سخت اور دشوار ہو بلا پس منتظر رہو کشود کار کے کہ آتی ہے وہ اللہ تعالی کی نزدیک سے اور روشن کرو تم آگ کو اور نگاہبانی کرو تم اور ظاہر کرو تم
تہلیل اور تکبیر کو اور اُٹھ کھڑے ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دران حالیکہ وہ چلتے پھرتے تھے مسلمانونکے بیچ مین اور وہ پکڑتے تھے
ہاتھ خالد بن الولید کا اور پرسش حال کرتے تھے مسلمانونکی اور باندھتے تھے اُنکے زخمون کو اپنے ہاتھ سے اور کہتے تھے کہ ای لوگو دشمن بھی
تمھارے رنج آگین ہین جیسا کہ تم رنج آگین ہو اور اُمید رکھتے ہو تم اللہ تعالی سے اُس چیز کی جسکی وہ اُمید نہین رکھتے ہین اور پھر کہتے
ابو عبیدہ بن الجراح مع خالد بن الولید کے اور ڈراتے رہے مسلمانون کے خیمون مین تمام رات صبح تک اور قطع کی
رومیون نے راہ کو بجانب یرموک کے ساتھ باہانکے اور چھڑکا اور خشمناک ہوا وہ اُنپر اور کہا اُنسے کہ مین جانتا ہون کہ تمھارا
یہی حال ہوتا ہے بسبب اُس چیز کے جو دیکھا تھا مین نے تم مین خوف اور بددلی اور بے صبری سے دو چند اہل عرب سے پس عذر
کیا اُنھون نے اُس سے اور کہا کہ ہم کل اُنسے لڑینگے اسواسطے کہ ہم مین بہادر اور شجاع لوگ ہین جو اب تک نہین لڑے ہین اور کل راست
بازی کرینگے ہم اُنسے لڑائی مین اور غالب ہو جائینگے ہم اُنپر پس سکوت کیا باہان نے اپنی جھڑکی سے اُنپر اور حکم کیا اُنکو کہ اپنے سامان اور
ہتیارونکی اصلاح اور درستی کرین پس ایسا ہی کیا اُنھون نے اور رات گذرانی دونون فریق نے درانحالیکہ لگاہبانی کرتے تھے وہ اپنے
لشکرونکی اور ڈر گئے تھے رومیونکے دل بسبب مارے جانے لوگونکے اُنمین اور مسلمان لوگ قوی تھے اپنے دین مین اور درست تھین نیتین اُنکی پس
جب صبح ہوئی نماز خوف کی پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ مسلمانون کے اور اُسی وقت دیکھا صلیبان کو کہ ظاہر ہوئین وہ بمقابلہ
مسلمانون کے اور نشان رومیون کے بلند ہوے مثل شمار شوک اور درختون کے گویا نہین ملاقی ہوے تھے وہ کسی دشمن سے اور
نہین لڑتے تھے پس ٹھہرے وہ اپنی صفونکی جگہ مین اور رکھا گیا باہان کا تخت اُس ٹیلے پر جہان وہ بیٹھا تھا بغرض دیکھنے حال دونون

لشکروں کے اور حکم کیا اُسنے رومیونکو کہ درست اور مرتب کریں وہ صفونکو اور نہ لڑیں مسلمانونسے مگر اُسوقت کہ لڑیں مسلمان اُنسے
پس صف بندی کی اُنھوں نے اور لازم پکڑا اپنی جگھونکو پس جب دیکھا سرداران مسلمین نے بجانب جلدی کرنے رومیونکے واسطے
قتال کے پکارا ہر سردار نے اپنے لوگون کو اور ترغیب دی اُنکو لڑائی کی پس پھرے وہ لوگ نماز سے بطرف گھوڑونکے اور سوار ہوے
اور مسلح ہوگئے اور پھرا ہر سردار اپنی جگہ پر دران حالیکہ نصیحت کرتا تھا وہ اپنے ہمراہیونکو اور وعدہ کرتا تھا اُنسے شامل ہونے
مدد خدا کا اور گئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفون کے بیچ مین پس بیان کرتے تھے اُنسے بزرگی اور فضائل جہاد کی اور
اس چیز کو جو مہیا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدین صابرین کیواسطے اور مقرر کیا عورتون اور اولاد اور مال اور اسباب غنیمت پر عمیر بن
سعید بن عمیر الانصاری کو اور مامور کیا پیدل لوگونپر سعید بن عمرو بن نفیل العدی کو اور آگے کیا میسرہ والونکو قوم ربیعہ والانصار سے اور مقرر
کردیا اُنمین سے پانچسو کو میمنہ مین اور پانچسو کو میسرہ مین اور پانچسو کو قلب مین اور گھوڑے اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح اُنکے پاس اور کہا کہ اے گروہ
چلانیوالے تیرونکے لازم پکڑو تم اپنی جگھون کو پس اگر دیکھو تم قوم روم کو کہ پھرے وہ ہماری طرف کسیکے سب پس تیراندازی کرو تم اُنپر اور یاد
کرو نام اللہ غالب اور بزرگ کا اور نہ چلاؤ تیرونکو جدا جدا بلکہ کلیں تیر تمھاری کمانون سے ایک ہی ساتھ اسطرح کہ گویا وہ ایک قبضہ کمان
کے تیر ہین اور اگر چلیں رومی ہمارے طرف پس ٹھہرو تم اپنی جگہ پر یہانتک کہ پہونچے تمھارے پاس حکم میرے پس کیا اُنھون نے وہ کام جو حکم دیا تھا اُنکو سردار
ابو عبیدہ بن الجراح نے اور آئے ابو سفیان اپنے بیٹے یزید کے پاس اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور اُنکے ہمراہی اُنکے ساتھ تھے اور ارادہ کیا تھا اُنھون
نے حملہ اور جہاد کا اور کہا اُنھون نے کہ اے میرے بیٹے نیک کام کیلئے نیکی کرے اللہ تمھارے ساتھ لازم پکڑو تم پرہیزگاری اور خوف خدائے غالب اور
بزرگ کو اور صبر کرو تم اسواسطے کہ نہین ہے کوئی شخص اس وادی یعنی یرموک مین مگر وہ اوڑھنے والا چادر صبر کا ہے پس پرہیزگاری کرو اور ڈرو تم
اللہ سے جیسا کہ چاہیے اور مدد دو اللہ کے دین اور شرع اُسکے نبی کو اور احتیاط کرو بے صبری اور خوف سے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے مقرر کی
ہے اُسکو وہ ضرور جاری کریگا اور صبر کرو مع اپنے ساتھیونکے مثل صبر صاحب اراوہ لوگونکے اور ڈرو تم اُس امر سے کہ دیکھے اللہ تعالیٰ تمکو شکست
اُٹھاتے ہوے پس برحیں کرو تم بجانب غضب اللہ غالب اور بزرگ کے یزید نے کہا کہ قریب ترصبر کرونگا مین بقدر اپنی کوشش اور طاقت کے
اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہون مین اعانت اور مدد کا اور آواز دی یزید بن ابی سفیان نے اپنے لوگونکو اور جنبش دی اپنے نشان کو اور
پکارا اُنکو واسطے لڑائی کے اور حملہ کیا نام اُن دشمنونپر جو اُنکے نزدیک تھے اور قوم یزید کی اُنکے ساتھ تھی پس لڑے وہ ایسی سخت اور بڑی لڑائی
کہ تعجب کیا لوگون نے اُس سے اور برابر لڑتے رہے وہ اسیطرح یہانتک کہ بڑا قتل اور جرح کیا اُنھون نے دشمنون مین اور مبتلا ہوے وہ آزمایش
نیک مین اور لڑائی اُنکی لشکر کے قلب کی جانب سے تھی اور یزید بن ابی سفیان اسی حال مین اپنے کامون اور جوانمردی مین مصروف تھے
یہانتک کہ نکلا اُنکی طرف ایک بطریق بطارقہ سے جو بھاری ڈیل ڈول کا اور شدید اور سخت تھا اور اُسکے ہاتھ مین ایک نیزہ تھا جسمین صلیب
سونیکی جڑی تھی اور گرد اُسکے دس ہزار سوار رومی تھے پس باگین پھیریں اُنھون نے مسلمانونکے لشکر میمنہ پر اور میمنہ مین عمرو بن العاص تھے پس
چلے اور پھرے بجانب اپنی پشت کے عمرو بن العاص اور ہمراہی اُنکے درانحالیکہ وہ شکست اُٹھانیوالے تھے یہانتک کہ داخل ہوے رومی اوائل
لشکر مسلمانمین قریب میمنہ کے اور عمرو بن العاص اور ساتھی اُنکے پھرتے تھے لوگون پر پس حملہ کرتے تھے اُنپر اور لپٹتے تھے یہانتک کہ غالب ہوگئے

اُنپر رومی پس دور کر دیا اُنکو اُنکی جگہوں سے تا اینکہ ملا دیا اُنھوں نے اُنکو اُس ٹیلے پر جسپر عورتیں تھیں اور گھیرا رومیوں نے ٹیلے کو پس آواز دی
ایک عورت انصاری نے کہ کہاں ہیں دین کے مدد کرنیوالے کہاں ہیں اسلام کی حمایت کرنیوالے **راوی** نے **بیان** کیا ہے کہ زبیر
بن العوام رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اپنی زوجہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس دران حالانکہ علاج کرتے تھے وہ اپنی آنکھ
کا اور اُنکو عارضہ آشوب چشم کا تھا کہ دفعتہ سُنی اُنھوں نے آواز عورت کی جو پکارتی تھی کہ کہاں ہیں مددگار دین کے پس کہا اُنھوں نے اپنی
زوجہ سے کہ اس عورت کا کیا حال ہے جو آواز دیتی ہے مددگاران دین کو پس عفیرہ بنت غفار نے کہا کہ ای ابرح یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم شکست اُٹھائی ہے لشکر مسلمانوں نے یہانتک کہ ملا دیا ہے اُنکو ہم میں اور پہونچے اور لگے ہیں گھیرنے ہم میں اور یہ عورت انصاریہ
طلب مدد کرتی ہے مددگاران دین سے پس کہا زبیر بن العوام نے کہ قسم ہے خدا کی میں مددگاران دین سے ہوں اور نہ دیکھیگا مجکو اللہ یہاں
اسجگہ بیٹھے ہوئے پھر ڈالدیا اُنھوں نے کپڑے کو آنکھ سے اور سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر اور لے لیا اپنے چھوٹے نیزے کو اور بڑھے
اپنا نام لیکر اور کہا اپنے حملے میں کہ میں زبیر بن العوام ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھوپھی کا بیٹا ہوں اور برابر اُنمیں
نیزہ بازی کرتے تھے یہانتک کہ پھیر دیا اُنکو اُنکی پشتوں کی طرف اور گھوڑے اُنکے پھرتے تھے اپنی دُموں کی جانب لیث بن جابر نے
کہا ہے کہ واسطے اللہ کی قسم نیکوکاری زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی کہ بتحقیق پھیرا اُنھوں نے رومیوں کو ایک ذات سے جسوقت
حملہ کیا انپر اور سوائے اُنکے کوئی شخص عرب سے اُنکے ساتھ نہ تھا یہانتک کہ پھیر دیا اُنکو اُنکے لشکر کیطرف اور پھیرے گروہ عمرو بن العاص کے اور
لوگ اُنکے اور زبیر رضی اللہ عنہ العوام پکارتے تھے الرجعۃ الرجعۃ الجنۃ الجنۃ الغوم الغوم یا اھل الاسلام الصبر الصبر پھر حملہ کیا عمرو بن العاص اور
اُنکے ساتھیوں نے اور دور کر دیا رومیوں کو بعد شکست اُٹھانے کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جرجیر ارمنی نے ساتھ جمعیت
تین ہزار قوم ارمن کے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کیا پس خالی کر دیا جگہ ہمراہیان شرحبیل بن حسنہ
نے اور نہیں ثابت قدم رہا سوائے اُنکے کوئی واسطے لڑائی کے مع چند کس اپنی قوم کے سوائے پانچ سو آدمی کے پس حملہ کیا شرحبیل بن
حسنہ نے قوم ارمن پر اور پھیر دیا اُنکو اُنکی پشتوں کی طرف پھر پلٹے وہ حملے سے اور وہ یہ کہتے تھے یا اھل الاسلام افراد من الموت الصبر
الصبر پس پھرے ہمراہی اُنکے اور حملہ کیا وقت اُنکے پھرنے کے قوم ارمن پر پس پھیر دیا اُنکو اُنکی پشتوں کی طرف اور شمشیر زنی اور نیزہ
بازی اور تیر اندازی کی ہمراہیان شرحبیل بن حسنہ نے ارمن پر یہانتک کہ ایسی مصیبت پہونچائی اُنھوں نے ارمن کو کہ نہیں پہونچائی
تھی ارمن نے اُنکی ہزیمت کے وقت پھر آئے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر اور اُنکے ساتھی گرد اُنکے ہو گئے پس درستی کی
شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اُنپر ساتھ غصے کے اور وہ کہتے تھے اپنے ہمراہیوں سے کہ کیا صدمہ پہونچا تمکو جو شکست اُٹھائی تم نے
ان عجمیوں سے مختنہ بریدہ کافروں سے حالانکہ تم لوگ حمایت کرنے والے دین کے اور فرمانبردار اور اہل قرآن اور بندگان رحمان ہو
آیا نہیں سُنا ہے تمنے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مجید میں فرماتا ہے ومن یولھم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ
فقد باء بغضب من اللہ آیا نہیں سُنا ہے تمنے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد کرتا ہے اپنی کتاب بزرگ میں ان اللہ اشتری من المومنین
انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ آیا موت سے تم لوگ بھاگتے ہو آیا بہشت سے گریز کرتے ہو پس کہا اُنھوں نے کہ اے اصحابی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ لغزش تھی شیطان کیطرف سے مثل روز احد اور حنین کے اور اب ہم تمھارے ساتھ ہیں پس حملہ کرو تم تاکہ حملہ کریں ہم تمھارے ساتھ پس دعا سے خیر دی اُنکو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور ٹھہرے وہ اپنی جگہ میں قریب سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے اور لازم پکڑا اُنھوں نے اپنی جگہ کو اور نہیں متحرک ہوے وہ اپنی جگہ سے بغرض نگاہبانی کے اور دیکھا قیس بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ نے گروہ شرحبیل بن حسنہ کو کہ ٹھہرے وہ اپنی جگہ پر پس نکلے قیس مع اپنے ساتھیوں کے اور حملہ کیا دشمن پر اور وہ پکارتے تھے ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور سُنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنکے پکارنیکو پس نکلے خالد بن الولید پیچھے جماعت رومیوں کے پس پکارا اُنھوں نے اور اُنکے ساتھیوں نے ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور شعار اُنکا یہ تھا یا نصر اللہ انزل یا منصور استہ استہ اور یہی شعار مسلمانوں کا بروز جنگ بدر اور احد کے تھا اور حملہ کیا خالد بن الولید نے رومیہ پر میمنہ کیطرف سے اور حملہ کیا قیس بن ہبیرہ نے میسرہ کیطرف سے پس بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور گرداد دیے سخت رومیوں نے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری زبیر بن العوام اور ہاشم مرقال اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہم کی کہ حملہ سخت کیا اُنھوں نے یہانتک کہ باہان کے خیمے کے قریب پہونچگئے پس جب دیکھا باہان نے یہ حال بھاگا وہ اپنے تخت سے اُتر کر آوازدی رومیوں کو اور شدت اور سرزنش کی اُنپر پس پھرے رومی واسطے لڑائی کے اور آوازدی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید کو پس حملہ کیا سعید نے مع اپنے ساتھیوں کے اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا منصور استہ استہ یا نصر اللہ انزل اور سخت مار مارا اُنکو اور تحقیق اُتارا اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد کو مسلمانوں پر اور حملہ حملہ مارا اُنھوں نے رومیوں کو پس مسلمان اسی حال سے اپنے حملے میں تھے کہ دفعتہً سُنا اُنھوں نے ایک آوازدینے والیکو کہ یہ کہتا تھا یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ اقترب ایھا الناس الغیاث عامر بن اسلم نے بیان کیا ہے کہ جب تامل کرکے دیکھا ہمنے آوازدینے والیکو تو وہ ابوسفیان تھے اور تخت نشان اپنے بیٹے یزید کے تھے اور شدت کی سب سرداران مسلمین نے اُن رومیوں پر جو اُنکے قریب تھے اور بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور نہیں تھا رومیوں میں زیادہ ثابت قدم زنجیر والے لوگوں سے کہ وہ ٹھہرے تھے اپنی جگہوں میں اور باز رکھتے تھے اُس شخص کو کہ اُنکی طرف آتا تھا اور نہیں چلاتے والے قوم ارمن کے قلب میں تھے رومیوں کے لشکر سے اور وہ ایک لاکھ تیر انداز تھے کہ جسوقت تیر چلاتے تھے غرب کی طرف چھپا دیتے تھے آفتاب کو تیروں سے پس اگر مدد و اعانت اللہ کی شامل حال نہوتی تو مسلمان ہلاک ہوجاتے اور جدا ہوے مسلمان بحالت سرد اور خوشی کے اور مشرکین کے بہت لوگ ہلاک ہوے راوی نے بیان کیا ہے کہ نکلا ایک گبر گیران روم سے گویا وہ مثل بڑے بھاری درخت کے تھا اور وہ سنہری زرہ پہنے تھا اور اُسکے سر پر خود طلائی کام کا تھا جسمیں صلیب جڑاؤ سونیکے لگے تھے اور وہ سوار تھا ایک بڑے شہری پر اور اُس شہری پر ایک زردا اوسکی پڑی تھی اور اُسکے ہاتھ میں نیزہ تھا پس گرداد یا گبر نے اور ظاہر کیا اپنے کو اور طلب کیا لڑنیوالے کو پس دیکھا مسلمانوں نے اُسکے بھاری اور مہیب ڈیل ڈول کو پس دیکھتے تھے وہ برابر اُسکی طرف ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے لوگو نہ خوفناک کرے تمکو وہ چیز جو دیکھتے ہو تم بڑائی قد و قامت سے کہ کتنے بھاری ڈیل ڈول کے ایسے ہوتے ہیں جسکا دل مضبوط نہیں ہوتا ہے پس نکلیگا تم میں سے اُسکے مقابلہ کو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالیٰ سے اُسپر پس نکلا ایک غلام اہل عرب کے غلاموں سے اور وہ سیاہ رنگ تھا اور اُسکے ہاتھ میں ڈھال تلوار تھی اور وہ پیدل تھا پس جب ارادہ کیا اُسنے گبر کے نزدیک جانے کا آواز دی اُسکو اُسکے مالک نے اور وہ

ذوالکلاع الحمیری تھے پس جب واپس آیا غلام اُنکا نکلے وہ دوڑکر بجانب گبر کے اور سخت گردادا دیا اُنھون نے اور تھے ذوالکلاع الحمیری اہل شجاعت
سے پس گر گھوڑے وہ ساتھ اپنے نیزے کے اور اُنکے گرد گھوما گبر اور وہ دونون نیزہ باز تھے پس قریب ہوکر سخت تیزہ بازی کی دونون نے یہانتک
کہ تھک گئے نیزہ بازی سے اور ایک ساعت جدا ہوگئے وہ دونون پس نکالا ان دونون نے تلوارون کو اور نزدیک ہوے پس مارا ذوالکلاع نے
تلوار کو گبر پر اور گبر نے بھی اُسپر تلوار ماری اور تھی وہ کاٹنے والی اور بازو اُسکے قوی تھے پس کاٹ ڈالا اُسنے اپنی تلوار کے وار سے سپر اور زرہ
اُسکے نیچے کے کپڑونکو اور پڑی تلوار ذوالکلاع الحمیری کے بازو پر بہت زخمی کردیا اُنکو اور بوجھ ہو گیا ہاتھ اُنکا اُنپر جب دیکھا ذوالکلاع
الحمیری نے اُس امر کو جو لاحق ہوا اُنکو گبر سے پھیرا اُنھون نے سر اپنے گھوڑے کا بارادہ لشکر مسلمانونکے اور دیکھا گبر نے باگ پھیرتے ہوے
پایا اُن کو گبر نے یہان تک کہ مل گئے وہ مسلمانون مین اور خون جوش مارتا تھا اُن کے زخم سے مثل ٹوٹی کے
اور دیکھا ہوے اُنکے پاس شہسواران قوم حمیر کے اور کہا اُنھون نے کہ کیا حال ہے تمھارا اے سردار پس کہا اُنھون نے اے شہسواران
حمیر ڈرو تم غرور سے اور نہ بھروسا کرو تم لڑائی مین ہتھیارون اور اُنکی مضبوطی پر اور بھروسا کرو اللہ غالب اور بزرگ پر قوم حمیر نے
کہا کہ اے سردار یہ بات کیونکر ہے پس کہا اُنھون نے کہ مین نے باز رکھا تھا اپنے غلام کو لڑائی سے بہ نظر شفقت کے اُسکے
حال پر جسوقت کہ نہ تھی اُسکے پاس زرہ پس کیا اُس بے خفتہ بریدہ نے میرے ساتھ وہ معاملہ جو تم دیکھتے ہو قسم ہے خدا کی کہ
قبل اسکے کسی لڑائی مین مجھکو ایسا زخم نہین لگا تھا پس باندھا قوم حمیر نے اُنکے زخم کو اور ٹھہرے ذوالکلاع الحمیری اپنے نشان کے
نیچے جسکو ایک شخص اُنکی قوم کا اُٹھائے تھا پس پکارا ذوالکلاع الحمیری نے کہ اے لوگ حمیر کے اگر پھر آئے تمھارے سردار زخمی ہوکر پس آیا
نہین ہے کوئی تم مین سے ایسا جو اُنکا بدلا لیوے پس نکلا ایک سوار شہسواران حمیر مین سے اور اُسکے پاس لمبے ہتھیار تھے یمن کے بنے
ہوے تلوارون اور نیزے سے مثل شعلہ آگ کے اور دلیرانہ حملہ کیا اُسنے بجانب گبر کے اور بڑا گردادا دیا اُسنے اُسکے ساتھ اور پھیرا
حمیری نے اپنے نیزے کو گبر پر کہ قائم کردیا اُسنے سینے مین اور مار ڈالا اُسکو اور جلدی لے گیا اللہ تعالیٰ اُسکی روح کو بجانب
دوزخ کے اور ارادہ کیا حمیری نے اُترنے کا اپنے گھوڑے سے واسطے لینے اسباب اور کپڑے گبر کے پس حملہ کیا اُسپر ایک گروہ
نے رومیون سے پس دور کر دیا رومیون نے حمیری کے اُترنے کو پاس سے اور پھیر دیا حمیری نے اُنکو ذلیل اور خوار
پھر واپس آئے حمیری گبر کی طرف پس لے لیا اسباب اُسکا اور لائے وہ اسباب ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس پس دے
دیا ابوعبیدہ بن الجراح نے وہ اسباب اُنکو پس حوالہ کیا اُنھون نے اسباب کو اپنی قوم کے اور پھرے وہ اپنی جگہ لڑائی پر پس نکلا اُنکی
طرف دوسرا گبر پس مار ڈالا اُنھون نے اُس کو اور نکلا تیسرا گبر پس اُسکو بھی مار ڈالا پس نکلا چوتھا گبر پس قتل کیا اُسنے حمیری کو
اور ارادہ کیا گبر نے حمیری کے اسباب لینے کا پس تیر چلایا اُسپر ایک مرد نے تیر اندازان انصار سے پس مارا تیر اُسکے سینے پر اور زمین پر گرا دیا
اُس کو بے ہوش اور جلدی لے گیا اللہ تعالیٰ اُس کی روح کو طرف آگ دوزخ کے اور گرے وہ دونون
ایک ساتھ پس آواز دی بعض بطارقہ نے بعض کو اور ڈرے وہ مسلمانون کی جماعت سے اور یہ بطریق

جو تیر سے مارا گیا اُنکے نزدیک تیرے مرتبے والوں سے تھا پس پکارا اُنکو بابان نے اور تسکین دی اُنکو بھراہٹ کو اور نکلا واسطے لڑائی کے بادشاہ
لان کا جسکا نام مربوس تھا اور وہ شاہانہ زرہ پہنے تھا اور ظاہر کیے تھے اُسنے اپنے ریشمی کپڑے اور جواہرات کو اور اُسکی کمر مین جڑاؤ پٹکا
تھا پس گرداد دیا اُسنے دونون صفون کے بیچ مین اور ظاہر کیا اپنی تلوار کو اور شناسا کیا اپنی ذات کو اور کہا کہ مین بادشاہ لان کا
ہون پس نہ نکلے میرے مقابلے مین مگر سردار تمھارا پس نکلے اُسکے طرف شرجیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اُنکے ہاتھ مین نشان تھا اور وہ زرہ پہنے اور اُسکے اوپر کمربند چمڑے کا باندھے اور سبز سے گھوڑے پر سوار تھے پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ کون شخص ہے کہ اس کبر کے مقابلے کو نکلا ہے لوگون نے کہا کہ شرجیل بن حسنہ ہین پس کہا بھیجا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اُنکے پاس کہ دیدو تم نشان جس کسی کو چاہو اور نکلو تم مقابلے کو بدون نشان کے پس جب سُنا اُنھون نے یہ پیغام اس شخص سے
جسکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا دیدیا نشان اُسکو اور کہا اُس سے کہ ٹھہر تو اُسکو لیکر اپنی جگہ پر پس اگر اللہ تعالیٰ نے
میری نسبت قضا و قدر کا معاملہ کیا پس دیدینا نشان ابو عبیدہ بن الجراح کو تاکہ سپرد کرینگے وہ جسکو چاہینگے اور اگر پھیر لین تو لیلونگا
پس لیا اس شخص نے نشان کو اور رکھا اُسکو اور نکلے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ بجانب گبر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سُنا لانی نے شعر شرجیل بن حسنہ کا پس نہین سمجھا وہ شعر کو اور وہ اندک زبان عربی جانتا تھا پس
کہا اُسنے کہ ای عربی کیا کہا تمنے شرجیل بن حسنہ نے کہا کہ مین وہ کلام کہتا ہون جو اہل عرب لڑائی کے وقت کہتے ہین کہ شجاعت
حاصل ہوتی ہے اُسکے سبب سے اُنکے دلون کو اور اعتماد کرتے ہین وہ اللہ تعالیٰ کے اُن وعدون پر جسکا وعدہ ہمارے نبی محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پس کہا اُسنے کہ تمھارے نبی نے تمسے کیا وعدہ کیا تھا شرجیل بن حسنہ نے کہ ہمسے یہ وعدہ
فرمایا تھا کہ فتح کریگا اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے شہر و نکو طول و عرض مین اور مالک ہونگے مین شام اور عراق اور خراسان کا
اور ہم لڑینگے ترک اور خزر اور لان سے پس ہونگے ہم غالب اور فتحمند اُنپر بسبب مدد دہی اللہ تعالیٰ کے اُسنے کہا کہ اللہ تعالیٰ نہین مدد
دیتا ہے اُس شخص کو جو ظلم کرے اور تم ظلم کرتے ہو ہمپر اور مانگتے ہو ہمسے وہ چیز جسکے تم مستحق نہین ہو شرجیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم وہ قوم
ہین کہ حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمکو اس کام کریگا اور زمین کا مالک اللہ تعالیٰ ہے وارث کرتا ہے وہ زمین کا جس کسی کو چاہتا ہے اپنے
بندون سے نکو ئی عاقبت کیواسطے پرہیزگارون کے ہے اور مین تجکو پہچاننے والا بعض اشراف عرب کا دیکھتا ہون پس اگر چھوڑ دے
تو عبادت صلیب کی اور داخل ہو تو دین اسلام مین تو ہو جائیگا اہل بہشت سے اور نیکبخت ہو جاویگا تو پس کہا اُسنے مین اپنے
قول سے پھرنیوالا نہین ہون اور نکالا اُسنے ایک صلیب کو اپنی گردن سے پس بوسہ دیا اُسکو اور رکھا اپنی دونون آنکھون پر
اور طلب مدد کی اُس سے پس خشمناک ہوے شرجیل بن حسنہ اُسکے کامون سے اور کہا اُس سے کہ سختی ہو تجھپر اور تیرے
ساتھیون پر اور اُنپر جنکا قول مثل تیرے قول کے ہے پھر گردگھوڑے اُسکے اور آمادہ ہوے دونون لڑائی پر اور بڑھے گرداد دے
دیہے دونون نے اور برابر ایک گھڑی دونون گرداوے دیتے رہے اور دیکھتی تھین اُنکو آنکھین لوگون کی اور سلمان رضی اللہ عنہ
اور اعانت کرتے تھے واسطے شرجیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا شرجیل بن حسنہ نے شرک کی

اور سختی اور تیزی کو پس دور ہوے وہ اُسکے سامنے سے مثل شکست اُٹھانیوالیکے پس جانا گبر نے کہ شکست اُٹھائی اُنھون نے پس تعاقب
کیا اُنکا اور کمی کی شرجبیل بن حسنہ نے اپنے گھوڑے کے دوڑانے مین تا اینکہ جسوقت جانا اُنھون نے کہ گبر نزدیک پہونچگیا ہی اُنکے پھیری باگ
کو اُسکی طرف اور پھیرا نیزے کو اُسپر بارادہ مار دینے کے اُسکے سینے پر پس خالی دیا مشرک نے نیزے کو اور صحیح وسالم رہا پھر کہا اُس نے
کو اُسکی طرف اور پھیرا نیزے کو اُسپر بارادہ مار دینے کے اُسکے سینے پر پس خالی دیا مشرک نے نیزے کو اور صحیح وسالم رہا پھر کہا اُس نے
کہ ای گروہ عرب کے نہین چھوڑتے ہو تم فریب اور مکر پس کہا شرجبیل نے کہ ٹھہر سختی ہو تجھپر آیا نہین جانا تو نے کہ لڑائی فریب اور حیلہ ہی
اور مکر کرنا اصل اُسکی ہی پس کہا گبر نے کہ کیا نفع دیا تمکو مکر نے پھر متوجہ ہوے دونون بجانب حملے کے اور شمشیر زنی کی آپس مین یہانتک کہ
اور ٹوٹ گئین دونونکی تلوارین اور بہت سخت لپٹ گئے آپس مین دونون پس تھا مشرک مضبوط اور بھاری قدو قامت کا اور شرجبیل
بن حسنہ نحیف اور لاغر تھے بسبب ہمیشہ روزہ رکھنے کے پس ایسے زور سے اُنکو دبایا مشرک نے کہ سُست کر دیا اُنکو اور قصد کیا
اُسنے اُنکے اُٹھا لینے کا زین اسپ سے دونون گروہ دیکھتے تھے اُنکی طرف ضرار بن الازور نے بیان کیا ہی کہ در آیا مجھ مین غصہ اور
کہا مین نے اپنے دلمین کہ افسوس ہی تجھپر ای ضرار اس بات کا کہ یہ گبر قتل کریگا کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کس چیز نے
باز رکھا ہی تجکو اُنکی مدد ہی سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نکلے ضرار بن الازور اُنکی طرف درانحالیکہ وہ پیدل تھے اور دوڑتے تھے
اپنے قدسے مثل ہرن باریک کمر کے یہانتک نزدیک ہوے وہ اُن دونونکے اور وہ دونون اس حال سے بے علم تھے اور ضرار کے ہاتھ مین خنجر تھا پس
مارا ضرار نے خنجر کو اُسکی پشت سے پس نکلا خنجر اُسکے دلکی طرف سے پس گرا گبر مردہ ہو کر اور چھوڑا یا اللہ تعالی نے شرجبیل بن حسنہ کو اُسکے
فشار اور سختی سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب گر پڑا گبر اپنے گھوڑے پر سے اُترے اور گئے شرجبیل بن حسنہ اور ضرار بن الازور گبر کیطرف اور
لیلیا جو کچھ زرہ وغیرہ سامان لڑائی کا اُسکے پاس تھا اور سوار ہوے ضرار اُسکے گھوڑے پر اور پھیرے وہ اور شرجبیل بن حسنہ بجانب مسلمانونکے
پس مبارکباد دی مسلمانون نے شرجبیل بن حسنہ کو اُنکی سلامتی پر اور شکریہ ادا کیا ضرار بن الازور کے کامونکا پھر شرجبیل بن حسنہ نے
لیا اسباب گبر کا پس جھگڑا کیا اُنسے ضرار بن الازور نے اور کہا کہ اسباب مجکو چاہیئے اسواسطے کہ مین نے گبر کو مارا ہی اور شرجبیل بن
حسنہ نے کہا کہ مین نے اُسکو مارا ہی اور منازعت کی اس بارہ مین اُنھون نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوف
کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اس امر کا فیصلہ کرین وہ اس مقدمہ مین پس جسپر راضی ہون وہ دونون اُنکے فیصلے پر اور لکھا خط بنام امیرالمومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے یا امیرالمومنین ان رجلا خیارا خرج الی البراز وقاتل هجانا من علوج الروم و
بلغ معه فی الحرب الی جهد جهید وخرج اخر من المسلمین فاعان رجل قتل العلج فالسلب لمن هو منهما پس آیا جواب حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے اس تفصیل سے کہ اسباب مقتول کا اُسکے مار ڈالنے والیکو چاہیے پس لیلیا اسباب کو ابوعبیدہ بن الجراح نے
شرجبیل بن حسنہ سے اور دیدیا ضرار بن الازور کو پس کہا ایک مرد مسلمان نے شرجبیل سے کہ کیونکر پایا ضرار نے اسباب کو پس کہا شرجبیل
نے ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء راوی نے بیان کیا ہی کہ جب مار ڈالا ہی ضرار بن الازور نے بادشاہ لان کو خشمناک ہوے
رومی پس نکلا اُنمین سے ایک مبارز سواران درانحالیکہ طلب کرتا تھا وہ لڑنیوالے کو پس نکلے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور مار ڈالا
اُسنے اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا دوسرا سوار پس مار ڈالا زبیر نے اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تیسرا

اور جو تھا پس مار ڈالا زبیر نے اُن دونوں کو اور لے لیا اسباب اُنکا پس کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے
کہ زبیر بن العوام نے کوشش کی ہے آجکے دن بمقابلے رومیوں کے اور خرچ کیا ہے اپنے نفس کو واسطے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور مجھکو خوف ہے اُنکے تھک جانیکا پس آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے زبیر بن العوام کو اور قسم دلائی اُنکو کہ نہ مقابلے
کو نکلیں وہ پس پھرے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اپنی جگہ کیطرف اور نکلا پانچوان رومی پس نکلے اُسکے مقابلے کو خالد بن الولید اور مار ڈالا
اُسکو اور تھا وہ ملک روسیہ اور داماد ملک لان کا پس برابر تخمینہ کیا گیا کپڑے اور ٹٹکے اور صلیب اور زرہ سر بند کل اسباب
اُسکا ساتھ پندرہ ہزار کے راوی نے بیان کیا ہے کہ آگاہ کیا گیا باہان اس حال سے پس خشمناک ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ یہ دو بادشاہ
ہم میں سے مار یگئے اور میں جانتا ہوں کہ مسیح ہماری مدد نہ کرینگے پھر حکم کیا اُسنے تیر اندازوں کو برابر ایک ہی ساتھ تیر چلانے کو پس چلایا
اُنھوں نے اپنے تیروں کو اور چھوڑا اُنھوں نے بجانب مسلمانوں کے ایک لاکھ تیر ایک ہی ساتھ پس پڑتے تھے تیر مسلمانوں کے لشکر میں
مثل آگ کے آسمان سے اور بکثرت واقع ہوا قتل اور جرح مسلمانوں میں اور سات سو مسلمان یکجا ہوئے پس نام اُس دن کا یوم التعور
رکھا گیا اور منجملہ اُن لوگوں کے جنہوں نے زخم کھائے یہ تھے مغیرہ بن شعبہ اور سعید بن زید بن نفیل اور بکیر بن عبد اللہ اللیثی اور ابو سفیان صخر
بن حرب اور راشد بن سعید اور بعد اس سانحہ کے ایک مرد دوسرے مرد سے ملاقات کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ کیا مصیبت تھی آنکھ
کو پہونچی پس کہتا تھا دوسرا مرد کہ اس معاملہ کو مصیبت نہ کہو بلکہ کہو اسکو کہ آزمائش اور محنت ہے اللہ تعالیٰ کیطرف سے راوی نے بیان کیا ہے
کہ سخت اور بڑا ہوا معاملہ تیروں کے پڑنیکا مسلمانوں کے لشکر میں یہانتک کہ نہیں سُنی جاتی تھی مگر یہ آواز واعینا واعینا واصراہ واصراہ
اور اضطراب شدید واقع ہوا مسلمانوں میں اور پھیرین عرب نے اپنے گھوڑوں کی باگیں درانحالیکہ پھیرنے والے تھے وہ اپنی
پشتوں کی طرف اور دیکھا باہان ملعون نے مسلمانوں کے لشکر کی گھبراہٹ کو پس ترغیب دی اُسنے تیر اندازوں اور رومیوں کو اور
آواز دی اپنے لوگوں کو اور چلے اور روانہ ہوئے زنجیر والے لوگ بجانب لشکر مسلمانوں کے اور حملہ کیا جریر اور قنا طر اور قوریرے
اور کہا اُسنے باہان نے کہ ٹھہرو تم حملے سے اور چلاؤ تم اور بھگاؤ مسلمانوں کو تیروں سے کہ سوائے اُسکے کوئی تدبیر اُنکے
واسطے نہیں ہے پس زیادتی کی تیر اندازوں نے تیر چلانے میں اور روانہ ہوئے زنجیر والے لوگ ساتھ اپنے لوہے کے اور تلواریں
چمکتی تھیں لوگوں کے ہاتھ میں مثل پارہ ہائے آتش کے اور لڑائی قائم تھی پیر کے بھل اور اختیار کیا مسلمانوں نے اپنی جانوں پر مہربانی کو
بسبب اس چیز کے جو پہونچا تھا اُنکو سے نکل پڑنے بیلی آنکھوں سے عیاذ بن عامر نے بیان کیا ہے کہ دیکھا میں نے مسلمانوں کے لشکر
اپنی طرف آنیوالا اور شہسواران مسلمین بچھڑ نیوالے اور گھوڑے اُنکے پیچھے کو پھرنے والے پس کہا میں نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم اللھم انزل علینا نصرک الذی وعدتنا بہ فی الموطن کلھا پھر پکار کر کہا میں نے حمیر کے لوگوں سے کہ اے گروہ حمیر کے
بھاگتے ہو تم بہشت سے دوزخ کیطرف اے لوگ قرآن مجید کے یہ کیسا تمھارا بھاگنا ہے آیا نہیں ڈرتے ہو تم عار اور ننگ کو آیا
نہیں ہو تم سنتے اللہ تعالیٰ جبار کے آیا نہیں ہے وہ جاننے والا احوال پوشیدہ کا آیا ڈر گئے تم کفار کی لڑائی سے پس نہیں
جواب دیا مجھکو کسی نے گویا وہ بہرے تھے اور کچھ نہیں سنتے تھے پس کہا میں نے کہ اگر میرے قبیلے کے لوگ حمیر

ساکت ہین جواب دینے سے پس پکارتا تھا مین ہر قبیلے عرب کو اور ہر قبیلہ بازر ہا تھا بسبب اپنے معاملہ ذات کے مجکو جواب دینے سے پس
بہت پڑھا مین نے کلام لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کو پس تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا کہ نازل ہوئی مدد آسمانی اور معاملہ
یہ گذرا کہ مسلمان لوگ پھرے بجانب ٹیلہ عورتون کے اور نہین ثابت قدمی کی اُنکے ساتھ کسی نے سوائے صاحب نشانون کے عبداللہ بن
قرظہ ازدی نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین شام کی سب لڑائیون مین پس نہین موجود ہوا اور نہین دیکھا مین نے زیادہ سخت
کسی لڑائی کو مسلمانون کو یرموک کے دن سے اور نہین موجود تھا اور نہین دیکھا مین نے یرموک دن زیادہ سخت یوم التعویر سے اور
چلتے تھے گھوڑے مسلمانون کے اپنی دمون کی طرف اور لڑتے تھے سردار بذات خود اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھے یہانتک کہ ابو عبیدہ
بن الجراح اور یزید بن ابی سفیان اور عمرو بن العاص جان دینے کی لڑائی لڑتے تھے اور دیکھا مین نے شرحبیل بن حسنہ اور ضرار بن
الازور اور ہاشم مرقال اور سعید بن بجنۃ الغفاری اور عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم کو کہ بہت بڑی لڑائی
لڑتے تھے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ کتنی مدت یہ لوگ لڑسکتے ہین حالانکہ وہ چند کس ہین تا اینکہ سُنا عدت کی اللہ تعالیٰ نے ہمارے
ساتھ ملے اُن عورتون کے جو حاضر ہوئی تھین لڑائی مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس وہ علاج راشد زہری نے بیان کیا
ہے کہ عورتین حاضر ہوئی تھین مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس وہ علاج زخمونکے کرتی تھین اور پانی پلاتی تھین اور میدان
جنگ مین لڑنیکو نکلتی تھین پس نہین دیکھا مین نے کسی عورت کو عورات قریش سے لڑی تھین وہ سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور نہ جنگ یمامہ مین بجز اہی خالد بن الولید کے مثل اُسکے کہ لڑین عورتین قریش کی یرموک کے دن جسوقت کہ سخت ہوا مسلمانونپر قتل اور
لگے رومی مسلمانونمین پس بڑی شمشیر زنی کی عورتون نے یہ بات زمانہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین واقع ہوئی اور بلگئین عورات مہاجرین
کی ساتھ عورتون لخم اور جذام کے اور قائم تھی لڑائی پیر کے جمل اور ظاہر نشانیان اُسکی پس بیان کرتی تھین عورتین اپنی قومیت اور نام
اپنی ماؤن کے اور اپنے نقیبونپر اور جان دینے کی لڑائی لڑتی تھین اور مارتی تھین گھوڑون کے منھون مین چوبون کو اور ظاہر کرتی
تھین اولادون کو اور بعض اُن مین کی لڑتی تھین مشرکین سے اور بعض لڑتی تھین مسلمانون سے یہانتک کہ پھرے مسلمان بجانب
لڑائی کے اور حمایت کی اور بچایا اُنھون نے لوگون کو تا اینکہ شکست اُٹھائی مسلمان عورتون لخم اور جذام اور خذلان نے پس نکلین
اُنکی طرف خولہ بنت الازور بن طارق اور ام حکیم بنت الحرث اور لبنیٰ بنت سلام اور سلمیٰ بنت لوی بن عاصم الیربوعی اور مارتی تھین
وہ اُنکے منھون اور سرون پر چوبون کو اور کہتی تھین کہ نکل جاؤ تم ہمارے بیچ سے کہ تمنے سُست کردیا ہماری جماعت کو پس پھرین
عورتین لخم اور جذام کی اور وہ جان دینے کی لڑائی لڑین ام حکیم بنت اعوث تلوار سے آگے لشکر کے لڑین اور بھیرتی تھین وہ مشرکین
کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے ہند بنت عتبہ کو کہ اُنکے ہاتھ مین ہندی تلوار تھی اور وہ شمشیر زنی کرتی
تھین مشرکین مین اور پکار کر کہتی تھین اپنی بلند آواز سے کہ ای گروہ عرب کے کاٹ ڈالو تم گردن بے ختنہ برید کو ساتھ تلوارون کے
اور اُسوقت سوائے آواز ابو سفیان کے اور کسی کی آواز سُنی نہ جاتی تھی اور وہ نصیحت کرتے تھے اپنی بلند آواز سے اور کہتے
تھے کہ اے گروہ مسلمانون تم یہ ایکدن ہے اللہ تعالیٰ کے دنون سے پس آزمایش نیک مین در آؤ تم اللہ کے

کام مین اور اسمار بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا یہ حال تھا کہ ملا دیا تھا انھون نے اپنی باگ کو ساتھ باگ اپنے شوہر زبیر بن العوام
کے پس نہین مارتے تھے زبیر بن العوام کوئی وار تلوار کا مگر یہ کہ مارتی تھین اسما مثل اُسکے اور پھرے مسلمان بجانب لڑائی کے جسوقت دیکھا
انھون نے عورتون کو جان دینے کی لڑائی لڑتی ہین اور کہتے تھے ہر ہر اپنے نزدیک والے سے کہ اگر نہ لڑینگے ہم تو عورتون سے زیادہ مستحق ہین
ہم پردہ نشینی کے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری عورتون کی یرموک کے دن واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ
لڑائی یرموک کی رجب کے مہینے سن پندرہ ہجری مین ہوئی یحییٰ بن عامر نے بیان کیا ہی کہ حملہ کیا خولہ بنت الازور اخت ضرار نے جب
ایک گبر رومی پر جسنے حملہ کیا تھا ہبیر پس سامنا کیا خولہ نے اُسکا اور سبقت کرتی تھین وہ اُسپر ساتھ تلوار کے یہانتک کہ اُڑگئی تلوار اُنکے
ہاتھ سے اور مارا گبر نے بھی تلوار کو اُنکے سر پر پس جاری ہوا خون اور گرپڑین وہ زمین پر پس آوازدی عفیرہ بنت غفار نے جسوقت دیکھا
اُنکے گرنیکو اور پکار کر کہا کہ امدو مگین ہوے قسم ہی خدا کی ضرار بسبب اپنی بہن کے پھر حملہ کیا عفیرہ نے گبر پر اور مارا اُسپر ایسا وار تلوار کا کہ جدا
کردیا اُسکے سر کو اور آئین عفیرہ خولہ بنت الازور کے پاس اور اُٹھایا اُنکے سر کو اور خون نے رنگین کردیا تھا اُنکے بالون کو مثل گل سرخ پھول
لالہ کے پس کہا عفیرہ نے کہ تمھارا کیا حال ہی پس کہا خولہ نے کہ بخیر ہون ولیکن میرا گمان یہ ہی کہ مین ضرور مرجاؤنگی پس آیا تمکو میرے
بھائی ضرار کا حال معلوم ہی پس کہا عفیرہ نے کہ مین نے تو اُنکو نہین دیکھا ہی پس کہا خولہ نے اللھم اجعلنی فداء لا اخی نقسم بہ الاسلام
عفیرہ نے بیان کیا ہی کہ کوشش کی مین نے اُنکے اُٹھانے اور کھڑے کرنے مین پس نہ کھڑی ہوئین وہ پس نہین ہوئی تھی رات تا اینکہ
دیکھا مین نے کہ گھومتی تھین وہ اور پانی پلاتی تھین لوگونکو اور گویا اُنکو کوئی اذیت نہ تھی پس دیکھا اُنکو اُنکے بھائی نے اور زخم اُنکے
اُنکے سر مین تھا پس کہا بھائی نے تمکو کیا ہوا ہی اُنھون نے کہا کہ یہ امر بسبب ایک گبر کے ہوا ہی جسکو عفیرہ نے مار ڈالا اُنھون نے
کہا اے بہن خوش ہو تم کہ بتحقیق ایک زخم کے عوض مین نے بہت عوض لیے ہین اور مار ڈالا مین نے اُنکے بیشمار لوگونکو اور برابر قائم تھی
لڑائی آغاز روز سے اور جب رات قریب آئی لڑائی زیادہ اور شعلہ زن ہوئی گرمی لڑائی کی اور ابو عبیدہ بن الجراح لڑتے تھے
اپنا نشان لیے ہوے اور سرداران مسلمان مثل اُنکے لڑتے تھے اور ارادہ کیا اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب مسلمانون کے
اور اُنکے ساتھ ہاشم اور مرقال اور بنی حمیر اور لخم اور جذام اور مارے گئے یوم التعویر کو چالیس ہزار رومی یا کچھ زیادہ اس سے اور خالد بن الولید
کے ہاتھ سے تو تلوارین اُسدن ٹوٹ گئین اور اُس لڑائی دیکھنے والون نے خالد بن الولید کے لڑنیکو مثل ایک سوار شہسوار جوانون کی
لڑائی کے روایت کیا ہی جازم بن معین نے بیان کیا ہی کہ نکلے مشرکین سے بیچ لڑائی مین ریشمی کپڑون والے لوگ سبز اور ابلق گھوڑون پر
گویا وہ مثل پہاڑون فاکم اور مضبوط کے تھے پس جب نکلے وہ درآئے بیچ لڑائی مین اور ایک ہی ساتھ حملہ کیا اُنھون نے اور بلند کی
اُنھون نے اپنے بیچ مین ایک بڑی صلیب جوہر کی اور حملہ کیا اُنکے میسرہ نے ہمارے میسرہ پر اور اُنکے میمنہ نے ہمارے میمنہ پر پس فرار کیا
ہمنے اُنکے سامنے سے گویا ہم مثل جانورون کے تھے جنگل مین اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب مسلمانونکے بھاگے وہ عورتونکی طرف
اور عورتین اُنکے منھون مین مارتی تھین پس آواز دیکر کہتے تھے یہ لوگ اللہ اللہ لا تشمتوا الاسلام بھزیمتکم واتقوا اللہ ربکم
اور تھے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص قوم بنی محارب سے جسکا نام نجم بن مفرج تھا اور وہ بڑے حاضر جواب

اور خوش بیان اور فصیح ترین عرب اور بلند آواز تھے بنی محارب میں ایسے مشہور تھے کہ آتے تھے فصحاے عرب اُنکے پاس واسطے سماعت
اُنکی نثر اور نظم کے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے صفوان بن راشد سے بیان کیا ہے کہ نہیں پھیرا لوگوں نے ہزیمت اور شکست سے
بعد حکم اور بدد اللہ تعالیٰ کے یرموک کی لڑائی میں مگر کلام ایک مرد کا بنی محارب سے جنکا نام مفرح تھا اور کوئی کلام اُنکا خالی از سجع اور
قافیہ نہیں ہوتا تھا کہ وہ جمع کرتے تھے اس کلام کو اپنی حسن ترتیب سے اور یاد کیا ہمنے انکے کلام کو ہزیمت یرموک کے دن جسکا ذکر کرینگے
ہم فصحاے متاخرین ہم اصمعی اور ابو عبیدہ معمر اُنھیں کے طرز کی پیروی کرتے تھے اور وعظ اُن کا بہ نسبت مسلمانوں کے بروز جنگ یرموک کے یہ ہے
ایہا الناس بعدا یومہ صابعدا وقد عاینتم قربہ وبعدا ولن تنالوا الجنۃ الا بالصبر علی المکارہ باللہ صاید خلہا من ہوفی الجہاد
کارمتہ وللہ فی عرضی السموات خبۃ محفوفۃ بالمکارہ واعلی الدرجات درجۃ الشہادۃ فارضوا عالم الغیب بالشہادۃ وہذا
قد تام علی ساقہ وبداء الشفاق فی اسواقہ واختلفی افاقہ فی افاقہ وما انتم اصحاب بنی العصر افایستم من الثبات والنصر بشروح المصطفی
شبابکم وقد ہو العز بصفاء نیاکم وایاکم ولون الادبار فتوجب غضب الجبار واما والذی قدر اقدار واجری الفلک الدوار وکل
شیء عندہ بمقدار لقد نزیت لکوحور العین بایدیہن اباریق وکاس من معین فمن طلب دار البقاء فان علیہ الیوم سایلقی فصبح الملبکم
تنالوا اوبکم وحفظ اسلمتکم تنالوا بغیتکم واطعنوا الصدور تنالوا الحرث وشرعوا الاسنۃ تنالوا الجنۃ واصبروا واعلی الصبر یکتب لکم الاجر
یترا الوصنیین بحسن وعلکم وایاکم ان تضلوا عن سبیلکم کانوا نقوا الکفار فی جہلہم واعدلوا عن طبق قولہم وواقفوا من بین من اسلافکم فی
فعلہم واسمعوا ما نزل فی القراد من اجلہم وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم قال
صبیا ولیمکن لہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا الذی یعلم السر المکنون فقال یعبدونی ولا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک
فاولئک ہم الفاسقون اسبقوا اقدمت سبقوا المورون واجتہدوا واتقوا فاز المجتہدون فقال یعبدونی ولا یشرکون بی حتی تفاتموہ ہزیمتہ
الاوانتم حسبون اور حملہ کیا خالد بن الولید نے اور وہ سُرخ سر بند باندھے تھے اور ڈراتے تھے رومیوں کو اپنی نام سے اور کہتے تھے کہ میں خالد بن الولید
ہوں اور نکلا اُنکے مقابلے میں ایک بطریق جسکا نام بسطورس تھا اور وہ ریشمی کپڑے پہنے تھا اور آیا وہ رانحالیکہ طلب کرتا تھا خالد بن الولید کو بجانب میدان لڑائی کے
اور وہ تطاول کرتا تھا اپنی زبان میں اور ملاقی ہوے دونوں اور بڑی سخت لڑائی لڑے جیسا کہ چاہیے پس وہ نہایت لڑائی کی تیزی میں تھے کہ دفعتہ گھوڑے کے پاؤں
گر گھوڑا خالد بن الولید کا اور جھکے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُسکے سر کی طرف اور دیکھا مسلمانوں نے انکی جانب کہ وہ جھکے ہیں پس کہا مسلمانوں نے
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور خالد بن الولید کہتے تھے ہی ہی اور بلند کیا بطریق نے اپنی تلوار کو خالد بن الولید کی پشت پر پس سست کر دیا اُنکی

اُنکی پشت کو اور کچھ کام نہیں کیا اُسنے بسبب تلوار کے اور اُٹھا گھوڑا خالد بن الولید کا اپنی لغزش قدم سے اور گر پڑا تاج خالد بن الولید کا
اُنکے سر سے پس پکار کر کہا اُنھوں نے کہ لو میرے تاج کو پس لیا تاج کو ایک شخص نے بنی مخزوم سے پس پکڑ لیا خالد بن الولید نے اُسکو اپنے سر پر پس
کہا اُس شخص نے کہ اے ابا سلیمان تم اس حال لڑائی میں ہو اور تاج طلب کرتے ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جسوقت مُنڈایا تھا اپنے سر مبارک کے بالونکو حجۃ الوداع میں لے لیے تھے میں نے کچھ موے مبارک اُنکی پیشانی کے پس فرمایا تھا محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ ان بالونکو کیا کرو گے میں نے عرض کی تھی کہ بطور تبرک کے رکھونگا میں اے رسول اللہ کے اور اعانت طلب کرونگا میں اُنسے
اپنے دشمنوں کی لڑائی میں پس فرمایا تھا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمیشہ تم فتحیاب رہو گے جبتک کہ یہ بال تمھارے پاس رہینگے
پس رکھ لیا تھا میں نے اُن بالون کو آگے کیطرف اپنے تاج میں پس نہیں ملاقی ہوا میں کسی جماعت سے کبھی حالانکہ وہ کلاہ سر پر تھا مگر یہ کہ شکست
دی میں نے اُس جماعت کو اور یہ سب ببرکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ خالد بن الولید نے مضبوط باندھا تاج کو
اپنے سر پر ساتھ سر بند برخ کے اور حملہ کیا نسطور بطریق پر اور بلند کیا اپنی تلوار کو اُسکے شانے پر پس کاٹ ڈالا دوسرے شانے تک اور ارادہ
دوسرے وار کا اُسپر کیا پس حملہ کیا اُسکے ساتھیوں نے اور کھینچ لیگئے اُسکو اپنی طرف پس ہلاک ہوا وہ اُنکے بیچ میں اور ٹوٹ گئیں ہمتیں اُن لوگون کی جو
باقی تھے اُنکے ملوک سے اور بُرا جانا اُنھون نے پیش قدمی کو اور بعد اس معاملے کے خالد بن الولید بلاتے تھے اُنکو بجانب میدان جنگ کے پس
نہیں نکلتا تھا کوئی اُنمیں سے اور برابر خالد بن الولید شمشیر زنی کرتے تھے رومیونمیں یہانتک کہ تھک گئے بازو اُنکے پس مہربانی کی اُنپر حرث
بن ہشام مخزومی نے اور کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے امیر المومنین خالد بن الولید نے کیا جو کچھ تمپر واجب تھا اور ادا کیا حق تلوار کا
یہانتک کہ سست ہو گئے بازو اُنکے پس اگر تم اُنکو حکم استراحت کا دو تو بہتر ہے پس چلے ابوعبیدہ بن الجراح اُنکی طرف اور قسم دلاتے تھے اُنکو کہ نہ
پیش قدمی کریں وہ اور کہتے تھے اُنسے کہ باز رکھو تم اُنکو اپنی ذات سے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے سردار ہیں ہر طرح سے
شہادت کو طلب کرتا ہوں پس اگر خطا کرونگا تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے میری نیت کو اور حملہ کیا اُنھون نے پس نہیں پھیرے وہ اپنے حملے
سے یہانتک کہ ظاہر اور پورا کیا حملے کو اور مسلمانون نے قوت دی خالد بن الولید کو اُنکے حملے میں اور پھیرے مسلمان جانب لڑائی کے
بعد اُٹھانے ہزیمت کے اور عورتیں مردونکے آگے تھیں اور برابر دونون کے لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ پھیرے رومی اپنی پشتون کیطرف
اور مارے گئے اُنمیں سے ہزارون گنتی میں اور زخمی ہوئے رومیونکا یہ حال ہوا شکست اُٹھائی اکثرون نے اُنمیں سے اور پے سپر کیا اُنکو
گھوڑون نے اپنے سمون سے اور برابر اُنمیں لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ میل کیا آفتاب نے بجانب غروب کے اور جدا ہوے بعض اُنکے
بعض سے اور بہ نکلا خون اُنکے بیچ میں اور فرش ہو گئی زمین ساتھ مقتولین کے اور زخم ظاہر تھے دونون لشکرونمیں کثرت تھی زخمیونکی اور بھیڑی ہر قوم
بجانب اصلاح اپنے حال اور معالجہ زخمیونکے اور عورتیں مقرر تھیں واسطے درستی کھانے اور بندش خستگیون اور علاج زخمونکے اور جس چیز کی
مردون کو ضرورت ہوئی عورتون نے اُسکی درستی کی اور نہیں کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کسی کو صاحب نشانون سے واسطے نگہبانی کے
مسلمانون کے بلکہ نگاہبانی کو اپنے ذمہ لیا ساتھ مہاجرین کے پس اُسی حال میں کہ ابوعبیدہ بن الجراح گشت کرتے تھے کہ دفعتہ
دیکھا اُنھون نے دو سوارون کو کہ ملاقی ہوے اُنسے اور وہ دونون سوار گشت کرتے تھے اُنکی گشت کے ساتھ پس کہا ابوعبیدہ رضی

بن الجراح نے لا الہ الا اللہ کہا دونوں سواروں نے محمد رسول اللہ پس نزدیک ہوئے اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح اور دیکھا تو ایک
انمین کے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور دوسری زوجہ اُنکی اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما ہین پس سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اُنپر اور کہا کہ ای ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کس چیز نے تمکو نکالا ہی اُنھون نے کہا کہ مین نگاہبانی مسلمانونکی کرتا ہون اور
سبب اُسکا یہ ہی کہ میری زوجہ اسماء نے مجھسے کہا کہ ای ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریب ہی کہ مسلمان بازر ہینگے اس
رات مین نگاہبانی سے پس آیا ہو سکتا ہی تمسے کہ مساعدت اور قوت دہی کرو تم میری مسلمانونکی نگاہبانی پر پس منظور کیا مین نے اُنکی
بات کو پس ادائے شکریہ کیا اُنکا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور قسم دلائی اُنکو پھر جانیکی اپنے گھربار کیطرف پس نہین کیا اُنھون نے ایسا اور
زبیر بن العوام اور زوجہ اُنکی تمام اُس رات مین گشت کرتے رہے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ رومیون کے
لشکر مین ایک شخص حمص کا تھا جسکو لوگ ابو الجعید کہتے تھے اور وہ رساے حمص سے تھا پس جب یکجا ہوے رومی اور روانہ ہوے مسلمانونکی
طرف بجانب یرموک کے اُترے وہ کھیتون مین اور ابو الجعید نے اپنا مسکن اُسجگہ مقرر کیا تھا بسبب خوش ہونے آب و ہوا کے اور چلا حمص
سے اور اُترا لشکر روم کا کھیتون مین اور وہان درخت ابو الجعید کے تھے اور اُسکی زوجہ نگاہبانی کرتی تھی اُنکی پس ابو الجعید نے رومیون کو
پناہ دی اور بزرگداشت کی اور کھانا کھلایا اُنکو اور پانی پلایا پس جب فارغ ہوے اُنکے سب کھانے سے رومیون نے اُس سے کہا کہ لاتو اپنی عورت کو
ہمارے پاس پس انکار کیا اُسنے اس امر سے اور گالیان دین اور وہ لوگ نہین چاہتے تھے مگر اُسکی ہم بستری کو پس جب بجل کیا ابو الجعید نے
اُنپر اس کام مین قصد کیا اُنھون نے ہم بستری کا پس لیا اُس عورت کو تمام رات مصروف بازی رہی اُسکے ساتھ پس سویا ابو الجعید اور شور کیا اُسنے
اور دعاے بد کی اُنپر پس مار ڈالا اُنھون نے اُسکے بیٹے کو پس آئی اُسکی ماں اور لیا اُسنے سر اپنے بیٹے کا اپنے دو پٹے مین اور لائی اُسکو بجانب
پیشروے لشکر کے اور شکایت کی اپنے حال کی اُس سے اور کہا اُس سے کہ دیکھ تو تیرے ساتھیون نے میرے بیٹے کے ساتھ کیا سلوک کیا ہی پس حق
رسانی کر تو میری پس متوجہ ہوا وہ اس کے کلام پر اور عوض اُسکے بیٹے کا نہ لیا پس کہا اُس لڑکے کی ماں نے کہ قسم ہو خدا کی ہر آئینہ ہمیشہ غالب
رہینگے عرب تمپر اور پھر گئی وہ دعاے بد کرتی تھی اُنپر پس تھوڑا عرصہ نگذرا تھا کہ اللہ تعالی نے مسلمانونکے ہاتھ سے اُنکو ہلاک کیا پس جب آیا یرموک کا
دن اور کہ مار ڈالا خالد بن الولید نے نسطور بطریق کو آیا ابو الجعید مسلمانونکے لشکر مین اور کہا کہ یہ لشکر جو تمھارے سامنے اُترا ہی یہ بڑا لشکر ہی
اور اگر حوالہ کرینگے وہ اپنے جنین تمکو واسطے قتل کے تو ہر آئینہ فرصت نہ پاوگے تم اُنکے مار ڈالنے سے مدت کثیر مین پس اگر کرو فریب
کرو مین اُنکے ساتھ اس رات مین ایسا فریب کہ فتحیاب ہو جاو تم اُنپر تو میرے ساتھ کیا کروگے اور کیا مجکو دوگے مسلمانون نے کہا کہ
ہم یہ کچھ دیوینگے اور یہ یہ چیزین اور کچھ ہم جزیہ نہ لیوینگے تجھسے اور نہ تیری اولاد سے اور اس بات پر ایک عہدنامہ تجکو لکھدیوینگے واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب عہد لے لیا اور مضبوطی حاصل کی اُسنے مسلمانونسے گیا وہ رومیونکی طرف اور وہ لوگ نہین آگاہ تھے
یاقوصہ سے اور یاقوصہ ایک بڑی ندی ہی پس اُتارا ابو الجعید نے اُنکو اُسکے پہلو مین اور کہا اُنسے کہ اس جگہ سے نہ دور ہو تم پس مین قریب
تری فریب کرونگا تمھارے واسطے ساتھ عرب کے کہ اُسکے سبب سے وہ ہلاک ہو جاوینگے اور کیا اُسنے یاقوصہ کو اُنکے اور عرب کے بیچ
مین اور وہ لوگ نہین جانتے تھے کہ اُسکی بستی کسقدر ہی پس جب یوم التعویر کے آیا ابو الجعید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس پایا

انکو اس حال مین کہ گشت کرتے تھے وہ اُس رات مین مع جماعت مہاجرین کے پس کہا ابو عبیدہ سے کہ یہ توقف کرنا اور بیٹھ رہنا انھون نے کیا اور
کسی وجہ سے ہی انھون نے کہا کہ کیا کام کرین ہم اُنسے کہا کہ جب کل کی رات آوے کثرت سے آگ روشن کرو تم پھر پلٹ گیا وہ رومیون کیطرف
تاکہ خبر پہونچاوے وہ اُنپر پس جب دوسری رات آئی روشن کیا مسلمانون نے دس ہزار سے زیادہ جگہون مین آگ کو پس جب روشن ہوئی
آگ آیا ابو الجعید اُنکے پاس پس کہا اُنھون نے کہ ہمنے بموجب کہنے تیرے کے آگ روشن کی ہی پس بعد اسکے کیا تدبیر ہی اُسنے کہا کہ مین پانچسو
آدمی تمھارے دلیر اور بہادر دیکھنے چاہتا ہون تاکہ مشورہ دونگا مین اُنکو اُس چیز کی جو وہ کرینگے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اختیار کیا
ابو عبیدہ نے بن الجراح نے پانچسو مردونکو کہ منجملہ اُنکے عیاض بن غنم بن طارق النمالی اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور ضرار بن الازور اور
عبد اللہ بن قرط اور عبد اللہ بن یاسر اور عبد اللہ بن اوس اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور غانم بن عبد اللہ
اللیثی اور سوائے اُنکے اور لوگ مثل ان رئیسونکے تھے پس جب بیچا ہوے یہ لوگ چلا ابو الجعید اُنکو بیکر غیر راہ مین اور قصد کیا اُسنے ساقہ اُنکے
لشکر روم کا پس نہ دیکھا ہوے اور قریب تھا کہ ملجاوین وہ رومیونمین لیا ابو الجعید نے کچھ لوگونکو اُنمین سے اور رہ بتلائی اُنکو مدی کی گھاٹ پر
اور سوائے اُسکے اور رسکنہ پر یوک کے اور کوئی گھاٹ کو نہین جانتا تھا اور کہا اُسنے کہ ڈالو تم اُنپر لڑائی کو پھر شکست اُٹھاو تم اور چھوڑ دو مجکو
اور اُنکو پس ایسا ہی کیا اُن لوگون نے اور شور و حملہ کیا اور جاری ہوئی لڑائی اُنکے اور رومیونکے بیچ مین پھر شکست اُٹھائی پانچسو مسلمانون نے
اور گئے گھاٹ کیطرف پس اُسوقت شور کیا ابو الجعید نے اپنی آواز بلند سے اور کہا کہ اے گروہ روم کے لوتم اُنکو جنھون نے شکست
اُٹھائی ہی پس اُن مسلمانون نے روشن کیا ہی اپنی آگ کو واسطے تمھارے فریب دینے کے اور میل کیا ہی اُنھون نے بھاگ جانے کا پس چلے
رومی بحالت جلدی کے درانحالیکہ وہ اس امر کو سمجھ جانتے تھے پس سوار ہوے بعض اُنکے ننگی پیٹھ گھوڑونپر اور بعض پیدل تھے اور چلے
وہ شکست اُٹھانیوالونکی طلب مین اور ابو الجعید جاتا تھا اُنکے سامنے یہانتک کہ ٹھہر لیا اُسنے اُنکو ندی پر اور کہا کہ یہ گھاٹ ہی لوتم
اسکو پس آئے وہ درانحالیکہ آتے تھے پانی مین اور گرتے تھے مثل گرنے ٹیڈیونکے یہانتک کہ مرگئی اُنمین سے ایک جماعت کثیر کہ جسکا
احاطہ اور ادراک زبان اور دلسے نہین ہوسکتا ہی پس اہل عرب نے اس روز کا نام یا قوصہ رکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ سرگذشت
رومیونکی ہی اور نہین جانا اُنمین کے آگے آنیوالے نے کہ پیچھے والے پر کیا گذری یہانتک کہ جب صبح کی اُنھون نے سُنا اُنھون نے اس امر کو کہ
مسلمان بدستور اپنے لشکر مین ہین پس جانا اُنھون نے کہ مسلمانون نے سخت مصیبت ڈالی اُنپر رات کیوقت اور کھٹکی تعداد اُنکے لشکر کی
پس کہا بعضون نے بعض سے کہ وہ کون شخص ہی جو رات کو شور کرتا تھا پس بعضون نے کہا کہ وہ شور کرنیوالا وہی مرد ہی جسکی زنجہ کیساتھ تمنے ہم پر تیری
اور بازی کی تھی اور مار ڈالا تھا اُسکے بیٹے کو اور بتحقیق لیلیا اُسنے اپنا عوض تمسے راوی نے بیان کیا ہی کہ صبح کو سُنا یا ہان نے حال بلکا نا زیکا
اپنے ساتھونپر پس جانا اُسنے کہ بیشک وہ ہلاک ہوگا اور عرب اُنپر فتحیاب ہونگے پس کہلا بھیجا اُسنے قوریر سے کہ کس کام دنیا کا مشورہ دیتا ہی تو مجکو
مین فقیہ غالب ہوگئے ہمین عرب ہم پر اگر وہ ایک ہی ساتھ حملہ کرینگے ہم پر تو ہم مین سے کوئی شخص نہ بچیگا پس آیا مناسب ہی تیرے نزدیک یہ کہ درخواست کرین
ہم اُسسے اس امر کی کہ توقف اور تاخیر کرین وہ لڑائی مین یہانتک کہ کرین ہم کوئی فکر اور حیلہ اپنی جانونکے بچانیکا پس کہلا بھیجا قوریر نے کہ بیشک اسکام کو کہ پس ملا یا ہان
ایک شخص کو قوم لخم سے اور بھیجا اُسکو مسلمانون کیطرف اور پیغام دیا کہ لڑائی مثل دو دل کے ہی اور دینا گھومنے والی ہی اور تحقیق فریب کیا تمنے ہم سے اسلئے پیغام

اور بغاوت کروتم کہ ظلم کرنیوالا ہی ظالم اور آجکے دن توقف مین ڈالو تم لڑائی کو ہمسے پس جب کل ہوگی تو ہمارے تمہارے فیصلہ ہوجائیگا
آیا یحنی ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور ادا کیا پیام کیا اُسنے پس قصد کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُسکی درخواست کی منظوری کا پس
سنع کیا اُنکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس امر سے اور کہا کہ اے سردار ایسا نکرو تم کہ بعد اسکے قوم کیواسطے اچھائی نہین ہی پس کہا
ابوعبیدہ بن الجراح نے یحنی سے کہ جاتو اپنے ساتھی کے پاس اور کہدے قوائس سے کہ ہم لڑائی مین تاخیر نکرینگے اور ہمکو اپنے کام مین جلدی ہی پس پھر
ایلچی باہان کے پاس اور راگاہ کیا اُسکو ابوعبیدہ بن الجراح کے جواب سے پس بڑا اور دشوار گذرا اُسپر یہ امر سراسیمہ ہوا وہ اور کہا اُسنے
کہ مین عرب سے اس امر مین جسپر استہ صلح کی رکھتا تھا پس قسم ہی حق صلیب کی کہ نہ نکلے گا اُنکے مقابلے کو سوائے میرے دوسرا کوئی شخص پھر آوازدی اُسنے
رومیون اور ارکان تخت بادشاہ اور اُن لوگونکو جنپر بھروسا کرتا تھا وہ سختیون مین اور حکم دیا اُسنے کہ درست کرین وہ سلمانکو واسطے لڑائی کے راوی نے
بیانکیا ہی کہ مستعد ہوے وہ لوگ اور نکلا باہان آگے لشکر کے اور صلیب اُسکے آگے تھی اور اُسیوقت مسلمانون نے لیا اپنی جگھون کو واسطے لڑائی کے
اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز صبح کی پڑھائی مسلمانونکو اور حکم کیا اُنکو جلدی کرنیکا لڑائی مین اور لیا اُنھون نے
اپنی جگھونکو واسطے لڑائی کے اور ٹھہرے ابوعبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اُس لشکر مین جو مشہور بہ لشکر رحف تھا اور نکلا آفتاب پس
اُسیوقت نکلا جرجیر جو بعض ملوک رومیون سے تھا طلب کیا اُسنے لڑنے والے کو اور کہا اُن سے نکلے میرے مقابلے کو مگر سردار لشکر کا پس
جب سنا ابوعبیدہ بن الجراح نے حوالہ کیا اُنھون نے نشان کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اور کہا تم اسکے مستحق ہو پس اگر پھیرونگا مین اس
بطریق کی لڑائی سے پس نشان میرا ہی اور اگر مارڈالیگا وہ مجکو پس تم متکفل سرداری کے رہنا یہانتک کہ تجویز کرینگے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ موافق اپنی راے کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین اُسکے مقابلے کو جاؤنگا سوا تمھارے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ مین ایسا نکرونگا
اور ضرور ہی اُسکی طرف جاؤنگا اور لازم ہی تم میرے شریک ہو پھر نکلے ابوعبیدہ بن الجراح اور ہر مسلمان اس امر کو یقین جانتا تھا اور
مسلمان التمنے درخواست باز رہنے کی کرتے تھے پس مبالغہ کیا اُنھون نے نکلنے مین اور چھوڑدیا مسلمانون نے اُنکی ذات پر پس جب نزدیک
ہوے ابوعبیدہ بن الجراح جرجیر سے اور دیکھا اُنکو اُسنے کہا کہ کہان ہی اس لشکر کے سردار ہوا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہان ہین سردار ہون اور مین نے منظور
کیا تیری درخواست کو واسطے لڑائی کے پس تو ہی اور میدان لڑائی کا ہی پس نہین باقی ہی کوئی امر تمھاری شکست مین مگر یہ کہ مارڈالونمین تجکو اور بعد
تیرے باہان کو جرجیر نے کہا کہ اُمت صلیب کی تبھیر غالب ہوجائیگی پھر حملہ کیا جرجیر نے عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پر اور حملہ کیا اُنھون نے جرجیر پر
اور طول ہوئی اُن دونونکے بیچ مین لڑائی اور خالد بن الولید اور مسلمان لوگ دیکھتے تھے بجانب ابوعبیدہ بن الجراح کے اور دعاے سلامتی اور مدد کی اُنکے
واسطے کرتے تھے راوی نے بیانکیا ہی کہ دوری اختیار کی جرجیر نے ابوعبیدہ بن الجراح کے سامنے سے اور چلا سامنے لشکر کے اور طلب کیا اُسنے اُس روز
مین میمنہ لشکر کو اور پیچھا کیا اُسکا ابوعبیدہ بن الجراح نے اور بانہمہ وہ اُمید مدد اور سلامتی کی رکھتے تھے اور چلے ابوعبیدہ بن الجراح اُسکے پیچھے پس اُسیوقت
پھیرا جرجیر مثل بجلی کے اور ملاقی ہوے دونون سلطنت دو ضرب شمشیر کی پس ابوعبیدہ بن الجراح نے سبقت کی اپنے وار مین پس پڑی ضرب اُنکی
جرجیر کے ایک شانے پر کہ جا نکلی اُسکے دوسرے شانے سے پس تکبیر کہی اُسیوقت ابوعبیدہ بن الجراح نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور ٹھہرے ابوعبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ اُسکی لاش پر اور تعجب کرتے تھے اُسکے بھاری ڈیل ڈول سے اور نہین جانتے تھے اُنھون نے کوئی چیز اُسکے اسباب سے پس پکارا اُنکو خالد بن الولید

رضی اللہ عنہ نے کہ واسطے اللہ کے ہو نیکوکاری تمہاری لو سردار پھیر دو تم اپنے نشان کیطرف کہ تحقیق کر چکے تم جو تمپر واجب تھا پس پھیرے ابوعبیدہ
بن الجراح پس قسم دلائی مسلمانوں نے انکو اور کہا پھیرنے کو پس پھیرے وہ اور لیا اپنے نشان کو خالد بن الولید سے اور دیکھا باہان نے بجانب
جو جیرے کہ مار ڈالا گیا ہی پس دشوار گذرا اُسپر یہ امر کہ جو جیرا ایک کس تھا اُسکے ارکان سے اور قصد کیا اُسنے بھاگنے کا پھر اُسنے کہا اپنے دلمین کہ
نہیں لیے جاتا ہون مین کسی عذر کو نزدیک ہرقل بادشاہ کے اور نکلونگا مین واسطے لڑائی کے پس اگر مار ڈالا گیا مین تو راحت پاؤنگا مین عار
ننگ سے اور اگر صحیح وسالم رہا مین تو ہوگا میرے تئین نزدیک بادشاہ کے نیک عذر بھاگنے اور پھیر پھیرنے سے پس آگاہ کیا اُسنے لوگونکو
کہ وہ بذات خود ارادہ لڑائی کا رکھتا ہی پھیر لیا اُسنے اپنا سامان جنگ اور پہنا اُسنے لباس پر تکلف اپنا اور نکلا گویا وہ بالکل چمکتا ہوا سونا
تھا پس بھیجا کیا اُسنے اپنے پاس بطارقہ اور قس اور راہبونکو اور کہا اُسنے کہ ہرقل بادشاہ تم لوگونسے زیادہ ہر امر کا دانا تھا پس ارادہ کیا اُسنے قوم مسلمانوں سے
صلح کا پس مخالفت کی تمنے اُسکی اور آگاہ ہو تم کہ مین بذات خود لڑنے کو جاتا ہون پس آکے آیا اُسکے ایک بطریق بطارقہ تخت بادشاہ سے اور اُسکے تئین
ایک طریقہ عبادت اور دین کا تھا اور وہ کنائس اور راہبونکی تعظیم کرتا تھا اور توقیت کرتا تھا اُس چیز کی جو اللہ تعالیٰ نے فرض کی تھی اُسپر انجیل مین اور
نسب مین جو جیرے سے قریب تھا پس جب جانا اُسنے جو جیرے کے مارے جانیکا حال دشوار گذرا اُسپر یہ امر اور کہا اُسنے کہ قسم ہے حق صلیب کی کہ مین ضرور
نکلونگا بجانب مسلمانونکے اور عوض لونگا پس جا ملونگا جو جیرے سے یا مار ڈالونگا اُسکے مارنیوالے کو پھر کہا اُسنے باہان سے کہ مقرر ہو گیا مجھپر جہاد اور
یہ کہ ادا کرون مین فرض مسیح کو اور مجکو ضرور کرنا ہی پس چھوڑا اسکو باہان نے اُسکی رائے پر پس نکلا وہ اور نام اُسکا مرجس تھا اور وہ زرہ پہنے
ہوے تھا اور زرہ پر لیا تھا اور لوہے کے بازو پہنے ہوے تھا اور حمائل کر لیا تھا اُسنے تلوار کو اور لٹکایا تھا اُسنے بھچو کیو اور پناہ مانگی اُسکے واسطے
نفسون نے اور کنیسونکی دھونی اُسکو دی اور آیا اُسکے سامنے راہب عمریہ کا اور دی اُسکو ایک صلیب جو اُسکی گردن مین تھی اور کہا کہ یہ صلیب
مسیح کے زمانہ سے راہبونکی وراثت مین چلی آتی ہی اور راہب لوگ مس کرتے ہین اُسکو اور چومتے ہین پس تو اُسکو کہ یہ مدد دیگی تجکو پس لیا اُسکو
مرجس نے اور نکلا وہ اور پکارا اُسنے ترنیو الیکو ساتھ کلام عرب فصیح کے تا اینکہ گمان کیا لوگون نے کہ وہ عرب تنوخہ سے ہی پس نکلے اُسکی طرف فرار ین
الاروم مثل شعلہ آگ کے جب نزدیک گئے اور دیکھا اُسکے بھاری ڈیل ڈول کو خوفناک و نادم ہوے وہ اپنے نکلنے پر اُسکے مقابلے مین پھر کہا کہ قریب
کرنہ بے نیاز کریگا یہ لباس اگر آگئی ہی موت پھر پلٹے فرار پیچھے کو پس جانا مسلمانون نے کہ ڈر گئے ہین پس کہا ایک شخص نے کہنے والون سے کہ
فرار نے شکست اُٹھائی گھر سے حالانکہ ہمنے اُنکو ایسا کبھی نہین دیکھا تھا اور نہین کلام کیا فرار نے کسی سے یہانتک کہ گئے وہ اپنے خیمے مین
اور نکالا اپنے کپڑونکو بدن سے اور باقی رکھا صرف ازار کو اور لیا ساتھ کمانکو اور حمائل کیا تلوار کو اور ڈھال کو پھر پلٹے بجانب لڑائی کے بقصد
قتال بطریق کے پس پایا اُنھون نے مالک نخعی کو کہ سبقت کی تھی اُنھون نے بجانب بطریق کے اور تھے مالک دراز قامت کہ جسوقت سوار ہوتے
تھے تو ٹھوکتے تھے اپنے دونون پیرونکو زمین پر پس دیکھا فرار نے کہ مالک نخعی پکارتے ہین گر کو ان الفاظ سے تقدم یا عباد الصلیب الی الموت
النجیب ناصر محمد ان الحبیب پس جواب دیا اُنکو گبر نے بسبب لاحق ہونے خوف کے پس گر دگھومے اُسکے مالک نخعی اور ارادہ کیا اُسپر
نیزہ مارنیکا اور آگے گیا اُسکی طرف اپنے نیزے کو پس دیکھا اُسکے بدن مین کوئی جگہ نیزہ مارنیکی بسبب زرہ وغیرہ کے جو اُسپر تھی پس
قصد کیا اُسکے گھوڑے کا اور نیزہ مارا اُسکے چوتڑ مین کہ نکلی نوک نیزہ کی دوسری جانب سے پس جھکا گھوڑا بسبب گرمی ضرب نیزہ کے اور مارا اُسکو

اپنے ہاتھ پیر دنکو زمین پر اور ارادہ کیا مالک نے نیزہ کے لگانے کا پس نہ نکال سکے اسواسطے کہ نیزہ ورآیا تھا گھوڑیکی پسلیون مین پس ٹوٹ گیا
نیزہ اور گر پڑا گھوڑا مع بطریق کے اور وہ اسکی پشت پر تھا اور نہین قادر ہوسکا بطریق گھوڑیکی پشت سے اُترنے پر اسواسطے کہ وہ ساعد
زنجیر دنکے بندھا تھا اپنے زین مین پس دیکھا مسلمانون نے بجانب ضرار بن الازور کے کہ وہ دوڑے بطریق کیطرف مثل آہو بار یک کروالے کے
یہانتک کہ پہونچے کیطرف پس مارا اپنی تلوار کو اُسکے سر پر پس دو ٹکڑے کردیا اُسکے سر کو اور بھرے اور لیلیا اُسکے اسباب کو پس آئے اُسکے
سامنے مالک نخعی اور کہا کہ یہ کیا بات ہے اے ضرار بن الازور کہ شریک ہوے ہم تیرے شکار مین ضرار نے کہا کہ تمھارا شریک نہین بلکہ مین اُسکا مالک
ہون پس کہا مالک نے کہ تم نہین مالک ہوسکتے ہو مین نے مارا ہے اسکے گھوڑیکو ضرار نے کہا دب ساع تعالی اکل جاھل پس منسے مالک نخعی نے کہا کہ
یوم اپنے شکار کو گوارا کرے اللہ اُسکو تمھارے لیئے ضرار بن الازور نے کہا کہ مین نے یہ کلام نہین کیا تھا مگر بطور مزاح کے لو تم اس اسباب کو
پس قسم ہے خدا کی نہ لونگا مین اُسمین سے کسی چیز کو اور وہ حق تمھارا ہے اور تم مستحق زیادہ ہو پس اُٹھالیا ضرار نے اُس اسباب کو اپنے
کاندھے پر اور زمین غریب تھا یہ امر کہ اُٹھاوین وہ اسباب کو بسبب گرانباری کے اور پسینا ٹپکتا تھا اُسکے بدنسے بسبب بار کے زبیر بن عابد نے
بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے ضرار کو کہ اسوقت وہ پیدل چلتے تھے اور مالک نخعی سوار تھے یہانتک کہ پہونچایا اور ڈالدیا ضرار نے اُس اسباب کو
مالک نخعی کی فرودگاہ مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال دیکھکر کہ قسم ہے خدا کی یہ قوم ہین جنھون نے ہمکو ذلیل کردیا ہے اپنی جانونکو واسطے
اللہ کے اور نہین چاہتے ہین وہ دنیا کو راوی نے بیان کیا کہ جب مارا گیا ہے سردار جس بطریق لوٹ گئے بازو باہان کے پس آواز دی اُسنے
اپنی قوم کو اور دیکھا کہ آگئے اُسکے پاس اور کہا اُنسے کہ سنو تم اے جماعت اہل بادشاہ کے اور پہونچاؤ تم اُسکو میرا پیام کہ مین نے نہین لیا ہے کسی ہمراہی کی کو مشغول کرنے اس دین کی مدد مین اور حمایت کی مین نے بادشاہ کی اور لڑا مین اُسکی نعمتونکے سبب سے اور مین نہین قوت اور
طاقت رکھتا ہون غالب ہوجانیکی آسمان کے پروردگار پر اسواسطے کہ اُسنے راہ بتلادی ہے عرب کو پھیرا اور مالک کردیا ہے اُنکو ہمارے شہرونکا
اور اب مین کیا منھ لیکر بادشاہ کے پاس جاؤنگا یہانتک کہ لڑونگا مین واسطے لڑائی کے اور جاؤنگا مین نیزہ بازی اور شمشیر زنی کی جگہ مین اور
مین نے ارادہ کیا ہے کہ پھیر دونگا مین صلیب کو تم مین کسی کو اور لڑونگا مین واسطے لڑائی مسلمانونکے پس اگر مارڈالا جاؤنگا مین تو راحت پاؤنگا مین عار و
ننگ سے اور بادشاہ کی سرزنش سے اور اگر نصیب ہوگا غلبہ اور عوض پاؤنگا مین مسلمانونسے اور پھیرونگا مین صحیح و سالم تو جانیگا بادشاہ
اس امر کو کہ نہین کی مین نے اُسکی مدد دہی سے پس کہا اُن لوگون نے کہ تو بادشاہ نہ جاتو بجانب میدان جنگ کے یہانتک کہ جاوینگے ہم لوگ
بجانب لڑائی کے تیرے پیشتر پس مارڈالے جاوینگے ہم لوگ تو اختیار ہے تجکو اُس کام کے کرنیکا جو تجکو منظور ہوگا پس قسم کھائی باہان نے چار دن نہیں نگی
اس امر کی کہ اُسکے پیشتر کوئی لڑنیکو نہ جاوے پس جب قسم کھائی باہان نے باز رہے وہ لوگ اُسکے پھیرنے سے پس بلایا باہان نے اپنے بیٹے کو
جو اُسکے ساتھ تھا پس دیدی صلیب اُسکو اور کہا اُس سے کہ ٹھہر تو میری جگہ مین اور سامنے لایا گیا باہان کے سامان جنگ پس
پہن لیا اُسنے اُسکو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ وہ سامان جنگ جسکو باہان پہنکر لڑنے کو نکلا تھا ساٹھ ہزار کے برابر تخمینہ
کیا گیا کہ وہ سب جڑاؤ تھا موتی اور یاقوت سے اور جب قصد کیا اُسنے بجانب میدان کے نکلنے کا آیا اُسکے سامنے ایک راہب عبدیسا
اور کہا اُسنے اے بادشاہ مین نہین دیکھتا ہون تیرے واسطے کوئی راہ میدان جنگ مین جانیکی اور نہین دوست رکھتا ہون مین

اس بات کو تیرے واسطے باہان نے کہا کسوجہ سے تو کہتا ہی اُسنے کہا کہ مین نے تیری نسبت ایک خواب دیکھا ہی پھر تو اس ارادے سے اور
چھوڑ تو دوسرے کو سوائے اپنے واسطے نکلنے میدان جنگ کے باہان نے کہا کہ مین تو یہ نہ کرونگا اور مرجانا تجکو دوست تر ہی عار و ننگ سے پس صوفی
قوی راہبون نے اُسکو اور پناہ لی اور دعا مانگی اُسکے واسطے اور نکلا باہان بجانب لڑائی کے اور گویا وہ ایک چمکتا ہوا پہاڑ سونیکا تھا پس آیا
یہانتک کہ ٹھہرا وہ دونون صفونکے بیچ مین اور طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو اور ڈرایا اپنے نام سے پس جسنے پہلے اُسکو پہچانا وہ خالد بن الولید تھے
پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ باہان سردار قوم کا ہی اور قسم ہی خدا کی کہ وہ نہین نکلا ہی مگر یہ کہ اُسکے نزدیک کوئی بات ہی راوی کہتا ہی کہ
کہ باہان خوف دلاتا تھا اپنے نام سے پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک جوان قوم دوس سے اور کہا اُس جوان نے کہ مین مشتاق بہشت کا ہون
اور باہان کے ہاتھ مین عمود سونیکا تھا پس مارا اُسنے عمود سے ایسی شدت سے جوان دوسی پر کہ قتل کیا اُسکو اور جلدی لیگیا اللہ تعالی اُسکی روح کو
بجانب بہشت کے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے اُس جوان دوسی کو کہ جسوقت یہ امر بسبب خوشی کے ہوا اشارہ
کرتا تھا اپنی انگلی سے بجانب آسمان کے اور نہین ڈرایا تھا اُسکو اُس چیز نے جو لاحق ہوئی تھی پس جانا مین نے کہ یہ امر بسبب خوشی اور سرور کے ہی
دیکھنے حوران بہشتی سے اور گویا باہان اُسکے گرد اور قوی ہوا دل اُسکا بسبب مار ڈالنے اُس دوسی کے اور طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو پس دوڑا
اُسکی طرف مسلمان در انحالیکہ وہ سب یہ دعا مانگتے تھے اللھم اجز قتلہ علی یدای پس سبکے پہلے مالک نخعی نکلے اور برابری کی اُسکی میدان
مین اور مبارزت کی باہان سے ساتھ کلام کے اور کہا کہ ای گبر نہ غرور کر تو اُس شخص کے مار ڈالنے پر اسواسطے کہ وہ ساتھی ہمارا مشتاق ملاقات
اپنے پروردگار کا تھا اور نہین ہی کوئی ہم مین مگر یہ کہ مشتاق ہی بہشت کا پس اگر چاہتا ہی تو ہمسائگی ہماری بہشت مین پس کہہ تو
کلمہ شہادت کو پس اگر نہین منظور ہی یہ تو جزیہ دے ورنہ تو بیشک ہلاک ہوگا پس کہا باہان نے کہ آیا تم میرے ساتھی خالد بن الولید ہو پس
کہا اُنھون نے کہ نہین بلکہ مین مالک نخعی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہون پس کہا باہان نے ضرور ہے لڑائی پھر حملہ کیا اُسنے مالک نخعی پر
اور تھا وہ ملعون اہل شجاعت سے اور بھروسا کیا اُسنے اپنے عمود پر اور مارا مالک نخعی کے خود پر پس در آیا خود اُسکی پیشانی مین پس پھر گئی
ہڈی اُنکی انکھ کے اوپر کی پس اُسدن سے نام اُنکا مالک اشتر نخعی رکھا گیا اور ارادہ کیا مالک اشتر نے بسبب صدمہ ضرب باہان کے پھرنے کا
پھر تامل کیا اُسنے ارادہ فرار مین پس یاد رکھا اُنھون نے اپنے نفس کو اور جانا اُنھون نے یہ امر کہ اللہ تعالی مدد کرنیوالا اُنکا ہی اور خون جاری تھا
اُنکے زخم سے اور دشمن خدا جانتا تھا کہ مین نے مار ڈالا ہی مالک اشتر کو پس وہ منتظر تھا اس امر کا کہ کب وہ اپنے گھوڑے سے گرتے ہین اور اُسیوقت
حملہ کیا مالک اشتر نے اُسپر اور پہونچین اُنکو آوازین مسلمانونکی اس آواز سے کہ ای مالک اللہ تعالی سے اعانت طلب کرو تم کہ وہ اعانت کریگا
تمھاری نزدیکی پر مالک اشتر نے بیان کیا ہی کہ اعانت طلب کی مین نے اللہ تعالی سے اور درود بھیجا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
پس مارا مین نے اُسکے ایک بڑا وار پس کاٹا میری تلوار نے لیکن وہ بیشک سست کرنیوالی نہ تھی پس جانا مین نے کہ موت مثل شہر پناہ کے ہمسر ہی
جب جانا اور دیکھا باہان نے اثر زخم کا پھیرا اُسنے اپنے مُنھ کو اور داخل ہوا وہ اپنے لشکر مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ جب بھاگا باہان مالک
اشتر کے سامنے سے شکست اُٹھا کر کہا خالد بن الولید نے مسلمانونکو کہ اے لشکر عرب ہی اور سختی کے حملہ کرو تم قوم پر جبتک کہ وہ خوف مین ہین پھر حملہ کیا
خالد بن الولید اور اُنکے ہمراہی لشکر نے اور حملہ کیا ہر سردار نے ساتھ اپنے ہمراہیونکے اور تبعیت کی اُنکی مسلمانونکی جماعت نے ساتھ تمامیل

اور تکبیر کے بیس کچھ تھوڑا صبر کیا رومیون نے اُنکے مقابلے مین یہانتک کہ جب غائب ہوا آفتاب اور تاریک ہوگیا کنارہ آسمان کا چھوڑ دیا رومیون نے اپنی جگہ کو درانحالیکہ وہ شکست اُٹھانیوالے اور بھاگنے والے تھے اور تعاقب کیا اُنکا مسلمانون نے درانحالیکہ قتل کرتے تھے اور گرفتار کرتے تھے اُنکو بیس میل یکے اُنمین سے قریب ایک لاکھ کے اور گرفتار ہوے چالیس ہزار اور ڈوب مری ندی مین ایک جماعت کثیر جنکا شمار نہین ہوسکتا ہی اور ٹکڑے ٹکڑے اور ہلاک ہوے بعض اُنمین کے پہاڑون اور جنگلونمین اور گروہ مسلمانونکے اُنکے پیچھے تھے کہ لاتے تھے اُنکو پہاڑ سے گرفتار کرکے اور برابر مسلمان اُنکو قتل اور قید کرتے تھے یہانتک کہ گذری کچھ تھوڑی رات بیس بھیجا ابوعبیدہ بن الجراح مسلمانونکے پاس یہ کہ چھوڑدو تم انکو صبح تک پس مسلمان لوگ پھرتے تھے اپنے لشکر کیطرف اور ہاتھ اُنکے پُر تھے غنائم اور سراوقات اور سونے چاندی کے برتنون اور زلائی اور نمارق اور طنافس سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مقرر کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لوگونکو واسطے یکجا کرنے غنائم کے اور رات گذرانی مسلمانون نے درانحالیکہ وہ خوشی اور سرور مین تھے بسبب شامل ہونے مدد اللہ تعالی کے اُنپر یہانتک کہ جسوقت صبح کی اُنھون نے پس نہ معلوم ہوتی رومیونکی کوئی خبر اور جا پڑے اکثر رومی یرموک کے غارون اور گڑھونمین راوی نے بیان کیا ہی کہ ارادہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے شمار کرنے تعداد مقتولین مشرکین کا پس نہ قادر ہوسکے وہ اُسکے شمار پر گر ساتھ لکڑیکے پس حکم کیا اُنھون نے کاٹنے لکڑیکا جنگل سے اور رکھتے تھے شمار کرکے واسطے ہر مقتول پر ایک لکڑی کو پس شمار کیا لکڑیونکو تو معلوم ہوا کہ تعداد مقتولین کی ایک لاکھ پانچہزار ہی اور قیدی چالیس ہزار تھے اور مارے گئے مسلمانونسے چار ہزار کچھ زیادہ اور پایا ابوعبیدہ بن الجراح نے کچھ سر رومیونکو یرموک سے پس نہین پہچانے جاتے تھے کہ آیا وہ سر عرب متنصرہ کے ہین یا مسلمانونکے پس حکم کیا اُنکے غسل دینے کا پھر نماز پڑھی اُنپر اور اُن لوگونپر جو مارے گئے تھے اور حکم کیا اُنکے دفن کرنیکا اور جدا ہوے گروہ مسلمانون کے تلاش رومیونکے پہاڑون اور جنگلونمین اور یکبارگی دیکھا اُنھون نے ایک چرواہے کو کہ سامنے آیا ہی اُنکے پس کہا اُنھون نے اُس سے کہ آیا گذرا ہی تیری طرف ہوکر کوئی شخص عجمیونسے اُسنے کہا ہان گیا ہی میرے طرف ایک بطریق اور اُسکے ساتھ قریب چالیس ہزار آدمی کے تھے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ بطریق جسکا حال چرواہے نے بیان کیا ہان ملعون تھا پس نہ پہچانا کیا اُنکا خالد بن الولید نے اور ڈھونڈھتے جاتے تھے وہ اُنکے نشان قدمونکو اور اُنکے ساتھ لشکر خف کا تھا پس پایا اُنکو دمشق مین پس جب نزدیک ہوے اُسکے تکبیر کہی مسلمانون نے اور حملہ کیا خالد بن الولید نے اور رکھا تلوار کو اُنمین پس مار ڈالا اُنمین سے بہتونکو اور ہان پاپیادہ ہوگیا تھا اپنے گھوڑے سے اور یہ کام اُسنے اپنی جان بچانے کیواسطے کیا تھا پس سامنے آیا ایک شخص مسلمانونسے پس حمایت کی ہان نے اپنی جانکی پس مار ڈالا اُسکو اور قاتل ہان کے نعمان بن ازدی یا عاصم بن خزل البربوعی تھے اور اختلاف ہی راویون مین اس بات مین کہ اُن دونونسے کس شخص نے ہان کو قتل کیا ہی اور اللہ تعالی بڑا جاننے والا ہے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نکلے اہل دمشق اور آئے وہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ آیا ہم اپنے اُسی عہد پر ہین جو ہمارے تمھارے بیچمین ہوا ہی کہا خالد بن الولید نے کہ تم اپنے اُسی عہد پر ہو پھر چلے خالد بن الولید تلاش قوم مین پس مار ڈالا اُنکو جہان کہین پایا یہانتک کہ پہونچے وہ ثنیۃ العقاب تک پس اقامت کی وہان ایکدن پھر واپس آئے اپنی اولاد مین جانب حمص کے پس ٹھہرے وہان اور پہونچی خبر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس روانہ ہوے وہ یہانتک کہ آملے وہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے مع اپنے ہمراہی مسلمانونکے راوی نے بیان کیا ہی کہ مدار اہل مسلمہ رومیونکے ہرقل کا شمار کرنے [illegible]

اور کہا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو اور نکالا اُسمین سے پانچوان حصہ اور لکھا خط بشارت اور فتح کا بنام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ ان الفاظ سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلوٰۃ علی نبیہ المصطفٰے ورسولہ المجتبٰے من ابی عبیدہ عامر بن الجراح اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ھو و اشکرہ ملیا علی ما اولی علی من نعمتہ وخصنا بہ من کرامتہ بنبی الرحمۃ وشفیع الامۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واعلمک انی نزلت الیرموک ونزل بالنصاں بالقرب منا ولم یر المسلمون اکثر من جمعہ ولا عددا فنفض اللہ تعالٰی الجمع ونصرنا علیھم بمنہ وفضلہ فقتل منھم زھاء علی مائۃ الف وخمسۃ الاف واسرنا اربعین الفا وقتل من المسلمین اربعۃ الاف فختم اللہ لھم بالشھادۃ ووجدت رؤسا قطعت لم اعرف اصحابھا فصلیت ودفنتھا وقتل باھان علی دمشق قتلہ عاصم بن خویلد الربعی وکان قبل الوقعۃ نصب علیھم رجل منھم یقال لہ ابو الجعید من اھل حمص فالقاھم فی مرض بن الیرموک یقال لہ الیاوصۃ فرق منھم صالا یحصیھم الا اللہ تعالٰی واما من قتل فی الوادیۃ والجبال من الانھر بین وغیرھم فاخذات عدتھم سبعون الفا وقد ھلکنا اللہ اموالھم واحوالھم وحصونھم وبلادھم وکتبنا الیک فی ھذا البدا الفتح من دمشق وقد جمعت الغنائم وخمستھا فنتظر امرک فی الخمس والغنائم والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلی جمیع المسلمین

اور لپیٹا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور مہر کی اُسپر اپنی اور بلایا حذیفہ بن الیمان رضؓ کو اور دیا خط اُنکو اور روانہ کیا اُنکے دس مسلمان مہاجرین اور انصار سے اور کہا حذیفہ سے کہ روانہ ہو تم ساتھ خط فتح اور بشارت کے بجانب امیر المومنین کے اور مزدوری تمھاری اللہ تعالٰی پر ہے پس لیا حذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوے وہ اُسیوقت اور اُسی ساعت مین اور وہ دس مسلمان اُنکے ساتھ تھے درانحالیکہ وہ کوشش کرتے تھے چلنے مین دن اور رات کو تا اینکہ پہونچے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب شکست دی اللہ تعالٰی نے رومیونکو یرموک کے دن اور ہوا معاملہ مطابق اُسکے جو اللہ تعالٰی نے مقدر کیا دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شب ہزیمت روم کو یہ خواب کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے روضۂ مقدس مین ہین اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اُنکے ساتھ ہین اور عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا دل مسلمانون سے متعلق ہے اور نہین مین جانتا ہون کہ اللہ تعالٰی نے اُنکے ساتھ کیا کیا اُنکے دشمنونکے معاملہ مین اور مین نے سُنا ہے کہ رومی اُٹھ لاکھ ہین پس ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے عمرؓ خوش ہو تم کہ تحقیق فتح دی اللہ تعالٰی نے مسلمانونکو اور شکست دی اُنکے دشمنونکو اسقدر اُنمین سے مارے گئے پھر بھیجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین راوی نے بیان کیا ہے کہ جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگونکو اور آگاہ کیا مسلمانونکو اپنے خواب سے پس خوش ہوے

مسلمان اُسکے سبب سے اور جانا اُنھون نے کہ شیطان خواب مین صورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہین بن سکتا ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ
جب آئے حذیفہ بن الیمان اور دیں مسلمان مع خط ابوعبیدہ بن الجراح کے شہر فتح شام کے پس تھا مضمون اُسکے خط کا مطابق ارشاد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس سجدہ شکر کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور پڑھکر سُنایا خط لوگونکو پس بلند ہوئین آوازین مسلمانونکی ساتھ شکر اور تعریف پروردگار
عالم کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ سے کہ آیا تقسیم کردیا ابوعبیدہ بن الجراح نے غنائم کو اُنھون نے کہا کہ نہین یا امیر المومنین بلکہ اُنھون نے صبر کیا
یا پانچین حصہ کو اور وہ منتظر ہے تمھارے حکم کے ہین پس منگایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قلم دوات کو اور لکھا خط بسام ابوعبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ
الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر بن الخطاب الی عامله الشام سلام علیك فانی احمد الله الذی لا الٰه الا هو واصلی علی نبیه صلی الله علیه وآله وسلم وقد
فرحت بما فتح الله علی المسلمین من نصره والهزام عدوهم فاذا وصل الیك کتابی هذا فاقسم انعامکم علی المسلمین وفضل اهل البیت واعطهم الذی حق حقه
واحفظ المسلمین واکلأهم واشکولهم صبرهم وقفالهم واقم لموضعك حتی یاتیك امری والسلام علیك ومن معك ورحمة الله وبرکاته پھر لیا خط
اور دیا حذیفہ بن الیمان کو پس لیا حذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوے وہ تا اینکہ پہونچے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس پس دیا اُنکو دمشق مین پس سلام کیا
اُنکو اور دیا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس جب پڑھکر سُنایا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خط مسلمانون کو حکم کیا لانے
غنائم کا پس لائے گئے غنائم اُنکے سامنے پس تقسیم کیا اُسکو مسلمانونپر پس پہونچا ہر سوار کے حصہ مین چودہ ہزار مثقال سرخ سونا اور ہر پیدل
کے حصہ مین آٹھ ہزار اور اسی طرح چاندی بھی تقسیم ہوئی اور دیا فرس العجمین کو ایک سہم اور فرس عتیق کو دو سہم اور ملا دیا بزادین کو عرب
نے پس جب اسطرح تقسیم کی ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا اصحاب العجمین نے کہ ملا دو تم ہمکو ساتھ عرب کے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح
نے کہ مین نے تقسیم کیا ہے غنائم کو تمپر جیسا کہ تقسیم فرمایا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ملا دو تم ہمکو صحابہ کے غنیمت کو پس نہ مانا اُنھون نے
اُنکے قول کو اور لکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حال اختلاف لوگون کا بیچ خیل اور عجمین اور عرب کے پس لکھا
اُنکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط اس عبارت سے اما بعد فانك فعلت سنة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فقسم حکم فلحظ الفرس
العربی سهمین والعجمین سهما واعلم ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم عرب العربی وهجن العجمین فجعل للعجمین سهما وللعربی سهمین پس
جب پہونچا خط ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور پڑھکر سُنایا مسلمانونکو اُنھون نے کہا کہ قسم ہے خدا کی نہین ارادہ کیا تھا ابوعبیدہ بن الجراح
نے ناچیز کرنے کسی مرد کا تم مین سے ولیکن تحقیق کی تھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب
تقسیم کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے غنائم کو مسلمانون پر کہا اُن سے خالد بن الولید نے کہ ایک شخص مسلمانون سے خواہش کرتا ہے
میرے واسطے سے اس امر کی کہ ملاؤ تم اُسکے عجمین گھوڑے کو عربی گھوڑے مین اور دو تم اُسکو دو سہم پس انکار کی ابوعبیدہ بن الجراح
نے اور کہا قسم ہے خدا کی کہ چھانا مٹی کا مجکو دوست تر ہے اس سے غنم بن زہیر نے روایت کی ہے کہ حاضر ہوے میرے جد زبیر بن العوام
یرموک کی لڑائی مین اور اُنکے پاس دو گھوڑے تھے کہ ایک دن ایک پر سوار ہوتے تھے اور ایک دن دوسرے پر پس جب آیا وقت
تقسیم غنائم کا دیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنکو تین سہم اور اُنکے گھوڑے کو دو سہم پس کہا زبیر بن العوام نے کہ آیا تم میرے ساتھ اس
طرح سے نہ کروگے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بروز حنین کے میرے ساتھ کیا تھا میرے ساتھ دو گھوڑے تھے پس دیا تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو پانچ سہم اور میرے گھوڑے کو چار سہم مقداد بن عمرو نے کہا کہ میں تھا اور تم بدر کی لڑائی میں اور میرے ساتھ دو گھوڑے تھے پس یا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو ایک ایک حصہ واسطے میرے دونوں گھوڑوں کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم سچے ہو اسی مقداد اب میں کام کرونگا مثل کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو کیا تھا انھوں نے بدر و حنین کے دن اور آئے جابر بن عبد اللہ انصاری پس گواہی دی انھوں نے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر بن العوام کو حنین کے دن پانچ سہم عطا فرمائے تھے پس دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے پانچ سہم زبیر بن العوام کو پس جب ایسا کیا انھوں نے تو آئے عرب کے لوگ جنکے پاس چار گھوڑے اور پانچ گھوڑے تھے پس کہا انھوں نے کہ ملا و تم ہمکو ساتھ زبیر بن العوام کے پس اجازت طلب کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اس بات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پس جواب لکھا حضرت عمر نے کہ پیچھے ہیں زبیر بن العوام بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حنین کے دن انکو پانچ سہم عطا فرمائے تھے پس دو تم اور کسی کو سوا انکے مثل انکے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب شکست دی اللہ تعالیٰ نے رومیوں کو یرموک کی لڑائی میں مسلمانوں کے ہاتھ پر پہونچی خبر ہزیمت لشکر اور قتل باہان کی ہرقل کو اسنے کہا کہ میں جانتا تھا کہ معاملہ ایسا ہی ہوگا پھر توقف کیا اسنے باانتظار دیکھنے اس امر کے کہ اب مسلمان لوگ کیا کام کرینگے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مسلمانوں کا حال یہ گذرا کہ اقامت اختیار کی انھوں نے ایک مہینہ برابر دمشق میں اور یکجا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں کو اپنے پاس اور کہا اسنے کہ مشورہ دو تم مجکو اس امر کا کہ میں کون کام کروں اور کسطرف جاؤں اسواسطے کہ میری رائے تو اس امر پر قرار پائی ہے کہ یا بجانب قیساریہ کے کوچ کروں یا بطرف بیت المقدس کے پس تم لوگونکی کیا رائے ہے پس کہا مسلمانوں نے کہ تم مرد امین ہو اور تم جہاں کہیں جاؤگے ہم تمھاری تبعیت کرینگے پس کہا معاذ بن جبل نے کہ اے سردار لشکر تم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو پس وہ جہاں کہیں جانیکا حکم تمکو دیویں پس طلب اعانت کرو تم اللہ سے اور روانہ ہو تم اسطرف کو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تمھاری رائے صائب ہے توفیق خیر دے اللہ تعالیٰ ہمکو اور تمکو پھر لکھا انھوں نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس مضمون کا کہ میں ارادہ قیساریہ یا بیت المقدس کا رکھتا ہوں اور تمھارے حکم کا منتظر ہوں اور بھیجا خط باتھ عرفجہ بن ناصح ثقفی کے اور حکم روانگی کا اسکو دیا پس روانہ ہوے وہ یہانتک کہ پہونچے مدینہ طیبہ میں اور دیا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس پڑھا حضرت عمر نے خط کو اور مشورہ کیا اس امر میں مسلمانوں سے پس کہا حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اے امیر المومنین حکم کرو تم ابو عبیدہ بن الجراح کو کہ جاوے وہ بجمعیت لشکر مسلمانوں کے بیت المقدس پر پس پھیر لیویں اسکو اور اترین وہانکے لوگوں سے کہ یہ بہتر اور مبارک رائے ہے پس جسوقت فتح کریگا اللہ تعالیٰ بیت المقدس کو پھیر دیوے وہ اپنے لشکر کو بجانب قیساریہ کے کہ وہ بعد اسکے فتح ہو جاویگی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ایسی ہی خبر دی تھی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر نے کہا کہ سچ فرمایا تھا مصطفیٰ صلوٰۃ اللہ علیہ نے اور سچے ہو تم اے ابا الحسن پھر منگایا دوات کاغذ اور لکھا خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر امیر المومنین الی عامل یالستاۃ الی عبیدۃ تعالیٰ احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد وصلی کتابک تستشیرنی الی ای ناحیۃ توجہ وقد اشار علی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالمسیر الی بیت المقدس فان اللہ یفتحہا علی یدیک والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل پھر لپیٹا خط اور دیا عرفجہ بن ناصح ثقفی کو اور حکم کیا عجلت روانگی کا پس روانہ ہوے عرفجہ تا اینکہ پہونچے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس دیا اسکو جابیہ میں اور دیا خط اسکو پس سنکر سنایا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط مسلمانوں کو پس خوش ہوے وہ بسبب اپنی تبعیت کے بجانب بیت المقدس کے

پس بلایا ابوعبیدہ بن الجراح نے یزید بن ابی سفیان کو اور بنایا اُنکے واسطے ایک نشان سُرخ اور دیا اُنکو وہ نشان اور ساتھ کیے اُنکے پانچ ہزار سوار مسلمانونسے اور روانہ کیا اُنکو اور کہا کہ اے بیٹے ابی سفیان کے میں نہیں جانتا ہون تمکو مگر خیرخواہ دین کا پس جب قریب ہو تم شہر ایلیا کے پس بلند کرو تم اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور سوال کرتا ہون میں اللہ سے بواسطہ مرتبہ اُسکے نبی اور صالحین ہمکنانے بیت المقدس کے اس بار کا کہ آسان کرے اللہ تعالیٰ اُسکی فتح کو مسلمانونپر پس لیا یزید نے نشان کو اور روانہ ہوئے بارادہ بیت المقدس کے پھر بلایا ابوعبیدہ بن الجراح نے شرجیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بنایا اُنکے واسطے ایک نشان سیاہ اور سپرد کیا اُنکے اور ہمراہ کیے اُنکے پانچہزار سوار اہل یمن اور حضرموت اور کہلان اور رعط اور خولان اور ہمنس ازدسے اور کہار روانہ ہو تم اور یہانتک کہ پہونچو تم بیت المقدس کو پس اُترو تم مع اپنے لشکر کے اور نہ ملاؤ تم اپنے ساتھیون کو یزید بن ابی سفیان کے ساتھیونمیں پھر بنایا یاسر نشان اور وہ نشان سفید تھا اور سپرد کیا مقداد ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار عرب قوم سفر وغیرہ سے اور روانہ کیا اُنکو پیچھے شرجیل بن حسنہ کے اور کہا کہ اُترو تم بیت المقدس کی شہر پناہ پر اور ہو جگہ تمھاری اُترنیکی اور تمھارے دونون ساتھیو بنسے اور بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا سعید بن نجتہ الفزاری کو اور کہا اُسنے کہ جالو اپنے بھائیون میں اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار قوم نخع اور خثعم اور غطفان اور فزارہ سے اور بنایا پانچوان نشان اور سپرد کیا قیس بن ہبیرۃ المرادی کے اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار اُنکی قوم سے اور پھر بنایا چھٹا نشان اور سپرد کیا عروہ بن مسلمل بن زید الجبل کے اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار اُنکی قوم سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ تمام وہ لشکر جو روانہ کیا تھا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بجانب بیت المقدس کے تیس ہزار تھا اور روانہ ہوئے سرداران لشکر جدا جدا میں اسطرح سے کہ ہر سردار ایک دن میں روانہ ہوا تاکہ ڈراوین وہ دشمنان خدا کو ہر روز بسبب پہونچنے ایک سردار مع لشکر کے اور جو پہلے ظاہر ہوئے اُنپر وہ یزید بن ابی سفیان تھے پس جب قریب ہوئے اُسنے تکبیر کہی اُنھون نے اور اُنکے ساتھیون نے اور سُنا اہل بیت المقدس نے شور اُنکی آوازونکا پس ہلگئے دل اُنکے اور چڑھے وہ شہر پناہ کے اوپر پس جب دیکھا اُنھون نے بجانب قلت ہمراہیان یزید بن ابی سفیان کے ناچیز جانا اُنکو اور سمجھے کہ کل تعداد لشکر کی یہی ہے پس اُترے یزید بن ابی سفیان مع ہمراہیونکے قریب باب ارحا کے اور آئے دوسرے دن شرجیل بن حسنہ اور تیسرے دن مرقال ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص پس اُترے وہ باب غربی پر اور آئے تیسرے دن سعید بن نجتہ الفزاری پس اُترے اُس طرف بیت المقدس کے اور آئے چوتھے روز قیس بن ہبیرۃ المرادی پس اُترے سامنے اُسکے اور عروہ بن مسلمل بن یزید الجبل پس اُترے وہ قریب راہ رملہ سامنے محراب داؤد علیہ السلام کے عبداللہ بن عامر ربیعہ القطفانی نے بیان کیا ہے کہ نہیں آیا اور اُترا کوئی شخص مسلمانون سے بیت المقدس پر مگر یہ کہ اُترکر نماز پڑھی اُسنے بیت المقدس کے سامنے اور تکبیر کہی اور دعاے مدد اور فتح کی دشمنونپر مانگی اور ٹھہرے ابوعبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اور باقی لوگ اور اولاد اور عورتیں اور جانور اور جو چیز میں اللہ تعالیٰ نے جانورون اور مال سے دی تھیں اور نہیں جدا ہوے اپنی جگہ سے اور ٹھہرے اور توقف کیا مسلمانون نے تین دن اور اُترے بیت المقدس پر وہ نخالیکہ نہیں ڈالتے تھے اُنپر لڑائی کو اور راہ دیکھتے تھے اُنکی طرف کے ایلچی کی پس نہیں کلام کیا مسلمانون سے کسی نے وہان کے لوگون سے

مگر یہ کہ مضبوط کین اُنھون نے دیوارین شہر پناہ کی ساتھ ڈھلوا سیون اور تلوارون اور سپرون اور جوشن اور ساتھ بڑے تکلفات کے سیب
بن مخنہ انفاری نے بیان کیا ہی کہ نہین تھا کوئی شہر بلاد مسلم سے جہان ہم نہین اُترے پس نہین دیکھا ہم نے زیادہ تر پر تکلف اور باسامان
کسی شہر کو بیت المقدس سے اور نہین اُترے ہم کسی قوم پر مگر یہ کہ فروتنی اور عاجزی کی اُنھون نے ہمارے مقابلے مین اور داخل ہوا اُنمین رنج اور خوف
مگر اہل ایلیا کے کہ ہم اُترے اُنکے مقابلے مین تین دن پس کچھ بات چیت اُنھون نے نہین کی پس جب چوتھا دن ہوا کہ ایک مرد بدوی نے
مترجم بل حسنہ سے کہا کہ ای سردار آیا یہ قوم بہرے ہین جو نہین سنتے ہین یا گونگے ہین جو کلام نہین کرتے ہین یا اندھے ہین جو نہین دیکھتے
ہین چلو تم ہمکو لیکر اُنکی طرف اور ناگہان در آؤ تم اُنپر پس جب ہوا چوتھا دن اور نماز صبح کی پڑھی مسلمانون نے پہلے جو شخص سوار ہوا سردارون سے
واسطے لڑائی بیت المقدس کے یزید بن ابی سفیان تھے اور ظاہر کیا اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو اور نزدیک ہوے وہ اُنکے شہر پناہ کے سامنے
اور تحقیق لیا تھا اپنے ہمراہ ایک مترجم کو بیان کرتا تھا وہ جو کچھ لوگ اُنسے کہتے تھے پس ٹھہرے یزید بن ابی سفیان سامنے شہر پناہ کے اُس
بیثیت سے کہ سنتے تھے وہ کلام اُنکا اور وہ خاموش تھے پس کہا یزید نے اپنے ترجمان سے کہ کہ تو اُنسے کہ سردار عرب کے تمھ سے کہتے ہین کہ کیا کہتے ہو تم قبول
کرنے کلمہ حق اور دعوت صدق کا الا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین تاکہ بخشے ہمارا پروردگار تمھارے گذرے ہوے گناہونکو اور بچاوے تم اپنے
خونون کو پس اگر انکار کرتے ہو تم اُسکے کہنے سے اور نہین قبول کرتے ہو دعوت اسلام کو پس تمھارے شہر کے واسطے صلح ہو سکتی ہی جیسا کہ
صلح کی تمھارے غیرون نے جو سامان اور قوت مین تمسے بڑے ہین پس اگر انکار کروگے ان دونون باتونسے پس آویگی تمپر للہ کی اور
ہوگی بازگشت تمھاری بجانب آتش دوزخ کے پس پڑھا مترجم اُنکی طرف اور کہا کہ کون شخص مخاطب ہوتا ہی تم مین سے پس کلام کیا
اُس سے ایک شخص نے جو بالونکا بنا ہوا کپڑا پہنے ہوے تھا اور کہا اُسنے کہ مین مخاطب ہون اُنکی طرف سے پس تم لوگ کیا چاہتے ہو پس
کہا مترجم نے کہ یہ سردار ایسی ایسی باتین تمسے کہتے ہین اور بلاتے ہین تمکو بجانب دین اسلام کے پس اگر انکار کرتے ہو تم قبول کرنے دین اسلام
سے پس مصالحہ کرلو اپنے شہر اور جانون کیواسطے ساتھ ادا دے جزیہ کے ورنہ ہمارے تمھارے بیچ مین لڑائی ہی پس پہونچائی شخص نے اہل بیت المقدس
کو گفتگو مترجم کی پس شور کیا اُنھون نے ساتھ اپنے کلمہ کفر کے اور کہا ہم اپنے دین سے نہ پھرینگے اور مرجانا ہمکو آسان تر ہی پھر جانا دین سے پس آگاہ
کیا مترجم نے یزید بن ابی سفیان کو اُنکی گفتگو سے پس آئے یزید بن ابی سفیان سردارونکے پاس اور آگاہ کیا اُنکو جواب قوم سے اور کہا کہ
کس امر کے تم منتظر ہو اُنکے معاملے مین اُنھون نے کہا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے ہمکو حکم اُسنے لڑنیکا نہین دیا ہی بلکہ اُترنے کا حکم دیا ہی مگر ہم
لکھتے ہین امین الامتہ کو پس اگر وہ حکم دینگے ہمکو لڑنے کا قوم سے تو ویسا ہی کرینگے ہم پس لکھا یزید بن ابی سفیان نے ابو عبیدہ بن
الجراح کو کیفیت جواب اہل بیت المقدس کی اور رائے طلب کی اُسنے پس لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حکم لڑائی کا قوم سے اور یہ کہ
مین بھی خط کے پیچھے تمھارے پاس روانہ ہوتا ہون اور بھیجا خط ساتھ میسرہ بن ناصح کے پس جب پڑھا مسلمانون نے خط ابو عبیدہ بن الجراح
کا خوش ہوے وہ اور رات گذرانی باانتظار صبح کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجکو روایت پہونچی ہی کہ مسلمانون نے اُس
شب کو ایسی خوشی مین گذرانا گویا وہ منتظر کئی آنیوالے کے اپنے پاس ہین بسبب لڑائی اہل بیت المقدس کے اور ہر سردار اپنے
ہاتھ پر فتح بیت المقدس کی چاہتا تھا پس جب روشن ہوئی صبح اذانین کہین موذنون نے اور نماز صبح کی پڑھی

مسلمانون نے بیس پڑھی یزید بن ابی سفیان نے ساتھ اپنے ہمراہیونکے یہ آیت یاقوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم آخر تک
بیس روایت کی ہی کہ ہر سردار نے اپنے ہمراہیونکے ساتھ یہی آیت نماز مین پڑھی گویا وہ سب ایک وقت پر تھے بیس جب فارغ ہوے وہ نماز سے پکارا
اُنھون نے کہ چلو ای مخلوق خدا کی پس پہلے سب کے بنو حمیر اور یمن کے لوگ نکلے واسطے لڑائی کے اور نکلے مسلمان مثل شیر حملہ آور کے اور دیکھا اہل
بیت المقدس نے مسلمانونکو اور ظاہر ہووے وہ واسطے لڑائی مسلمانونکے اور چڑھایا اُنھون نے اپنی کمانون کو اور چلایا مسلمانونپر اپنے تیرونکو
اور تھے وہ تیر مثل پھیلی ہوئی ٹیڑھ کے پس بچاتے تھے مسلمان تیرونکو ساتھ سپرونکے اور صبح سے غروب آفتاب تک برابر اُنمین سخت لڑائی ہوتی
رہی اور نہین ظاہر کرتے تھے وہ مسلمانون کی طرف سے کسیطرح خوف اور دہشت کو اور نہین اُمیدوار کرتے تھے مسلمانون کو اپنے
شہرمین پس جب غروب ہوا آفتاب پھیرے مسلمان اپنے لشکر کیطرف اور نماز پڑھی اُنھون نے اور اصلاح طعام شبینہ کیا پس جب فارغ
ہوے وہ اس کثرت سے روشن کیا آگ کو کہ لکڑیان اُنکو ممکن اور موجود تھین پس بعض قوم نماز پڑھتے تھے اور بعض قرآن مجید کی تلاوت کرتے
تھے اور بعض جناب باری کی درگاہ مین دعا اور زاری کرتے تھے اور بعض سوتے تھے بسبب پہونچے مشقت لڑائی کے پس جب صبح ہوئی
چلے مسلمان اُنکی طرف اور آمادہ ہوے واسطے اُنکی لڑائی کے اور بکثرت ذکر اور تعریف اللہ تعالی کی کی اور درود بھیجا اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اور آگے بڑھے چلا نیوالے تیرونکے اور وہ تیر چلاتے تھے اور ذکر اللہ تعالی کا اور تسبیح اُسکی کرتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ مسلمان دن بھر لڑائی اہل بیت المقدس مین مصروف رہے اور اہل بیت المقدس ظاہر کرتے تھے سرور کو اور اُنکے
دلون مین مسلمانون کیطرف سے کچھ جنبش اور گھبراہٹ نہ تھی پس جب ہوا گیارھوان دن ظاہر ہوا اُنپر نشان ابوعبیدہ بن الجراح کا جسکو
خالد بن سالم لیے تھے اور نشانے بھیجے شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین گرد ابوعبیدہ بن الجراح کے تھے اور خالد بن الولید اُنکے دائین
طرف اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اُنکے بائین جانب تھے اور آئین عورتین اور مال پس بڑا شور کیا مسلمانون نے ساتھ
تہلیل اور تکبیر کے پس جواب دیا اُنکو تمام قبائل نے اور واقع ہوا رعب اہل بیت المقدس کے دلونمین اور رجوع کیا اُنکے رئیسون اور بطارقہ
نے بجانب اُس کنیسہ کے جو اُنکے نزدیک معزز اور نام اُسکا قمامہ تھا پس جب ٹھہرے وہ اپنے بطریق کے سامنے اور سجدہ تعظیمی کیا اُنکو پس کہا
اُسنے کہ یہ کیا شور ہی جو مین سنتا ہون پس کہا اُنھون نے کہ بتحقیق آئے ہین سردار قوم کے ہماری طرف اور نزدیک ہوے ساتھ باقی مسلمانونکے
ہمسے پس یہ شور اُنکے سبب سے ہی پس جب سُنا بطریق نے یہ کلام اُسنے بدلگیا رنگ اور متغیر ہوگیا چہرہ اُسکا اور کہا اُسنے ہی ہی پس کہا اُنھون نے
کہ یہ کیا بات ہی اُسنے کہا کہ قسم ہی حق انجیل کی کہ اگر ہین وہ سردار اُنکے پس نزدیک ہوئی ہلاکی تمھاری اُنھون نے کہا کہ یہ معاملہ کیونکر ہی بطریق
نے کہا کہ جو علم ہمکو متقدمین سے بطور وراثت کے چلا آتا ہی اُس سے ہمکو معلوم ہوا ہی کہ جو شخص فتح کریگا زمین کو طول اور عرض مین وہ
سُرخ رنگ صحابی اُنکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے پس اگر وہی آئے ہین تو کوئی راہ نہین تمھارے واسطے اُنکی لڑائی کی اور
نہ تمکو طاقت مقابلے اُنکے کا ہونیکی ہی اور ضرور ہی کہ قریب ہون مین اُسنے اور دیکھون اُنکی صفت کو پس اگر وہی ہین تو مین اُسنے
مصالحہ کر لونگا اور قبول کرون گا جس امر کا وہ ارادہ کرینگے اور اگر اُنکے سوا کوئی اور ہین پس نہ سیر کرونگا مین شہر کو کبھی
اس واسطے کہ ہمارا شہر نہ فتح ہوگا مگر اُس شخص کے ہاتھ سے جسکا ذکر مین نے تم سے کیا ہی پھر کھڑا ہوا تس اور

راہب اور شماسہ اُسکے گرد تھے اور بلند کی تھین صلبان اُسکے سر پر اور کھولا تھا انجیل کو سامنے اُسکے اور گھیرے تھے بطارقہ لڑاسلے اور
چڑھے وہ شہر پناہ کی دیوار پر یہانتک کہ آئے وہ اُس راستہ کے نزدیک جس راہ سے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آئے تھے پس دیکھا
بطریق نے مسلمانون کیطرف اور مسلمان دیکھتے تھے ابوعبیدہ بن الجراح کو اور سلام کرتے تھے اُسپر اور تعظیم کرتے تھے اُنکی پھر رجوع کی اُنھون نے
بجانب لڑائی کے گویا کہ وہ شیر حملہ آور تھے پس پکارا مسلمانونکو ایک شخص رومی نے جو بطریق کے سامنے چلتا تھا بموجب حکم بطریق کے اور کہا اُسنے کہ
اے گروہ مسلمانونکے باز رہو تم لڑائی سے یہانتک کہ سوال کرین اور طلب خیر کرین ہم تمسے پس توقف کیا مسلمانون نے لڑائی سے پس پکار کر کہا
اُسنے اس رومی نے زبان عربی مین کہ جان لو تم اس امر کو کہ صفت اُس شخص کی جو فتح کریگا ہمارے اس شہر اور سب شہرون اور زمین
کو ہمارے پاس موجود اور ہمکو معلوم ہے پس اگر وہی تمھارے سردار ہین تو ہم تمسے نہ لڑینگے بلکہ سپرد کر دینگے ہم شہر تمکو اور اگر وہ نہین ہین پس نہ
بار ہینگے ہم تمسے اور نہ سپرد کرینگے ہم شہر تمکو کبھی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سُنا مسلمانون نے کلام اُنکے ترجم کا آئے کچھ
لوگ اُنمین سے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو اُس گفتگو سے جو اُنھون نے سُنی تھی پس نکلے اور چلے اُنکی طرف ابوعبیدہ بن الجراح
یہانتک کہ اُنکے سامنے آئے اور دیکھا اُنھون نے ابوعبیدہ بن الجراح کی طرف اور تحقیق کیا اُنکی صورت کو پس کہا بطریق نے اہل
بیت المقدس سے کہ یہ وہ شخص نہین ہے جس سے خوش نہ ہم اور ڈراوے دین کیواسطے پس جب سُنا اُنھون نے اُسکے کلام کو بلند کیا اُنھون نے اپنی آواز ونکو اور
آشکارا کیا اپنے کلمہ کفر کو اور متوجہ ہوے وہ بجانب لڑائی کے درانحالیکہ لڑتے تھے وہ سخت لڑائی اور چلا گیا بطریق بجانب کنیسہ قمامہ کے
اور کچھ کلام نہین کیا اُسنے ابوعبیدہ بن الجراح سے بلکہ حکم کیا اُسنے اپنی قوم کو لڑائی کا اور پھرے اُسیوقت ابوعبیدہ بن الجراح بجانب اپنے
لشکر اسیوقت کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کیا حال گذرا تمھارا اے سردار ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین کچھ نہین جانتا ہون سوائے اسکے
کہ مین گیا تھا اُنکی طرف جیسا کہ تمنے دیکھا ہے اور قریب ہوا اور دکھائی دیا مجکو ایک شیطان اُنکے شیاطین سے جو گمراہ کرتے ہین پس نہین تھا وہ مگر
یہ کہ دیکھا اُسنے میری طرف یہانتک کہ ایک ہی ساتھ اُن سبھون نے شور کیا پھر چلا گیا وہ اُنکے پاس سے اور کچھ کلام نہین کیا اُسنے مجھسے
خالد بن الولید نے کہا کہ قریب ہے کہ اس بات مین اُنکے نزدیک کوئی تجویز اور رائے ہو کہ واقف ہونگے ہم پھر بعد اُسکے اور جانینگے ہم خبر اُسکی بعد
اسوقت کے پھر پکارا خالد بن الولید اور ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکو اور حکم کیا اُنکو لڑنیکا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ آنا اور اُترنا
مسلمانونکے بیت المقدس مین ایام جاڑون اور سردی مین تھا اور جاڑا تھا رومیون نے کہ مسلمان نہ طاقت رکھینگے ٹھہرنیکی راوی نے بیان کیا ہے کہ
چلے مسلمان اُنکی طرف اور حملہ کیا اُپر اُنکے تیر انداز لوگ اہل یمن سے اور تھین کمانین اُنکی درختان کوہی کی جسکا تیر بہت پلا کرتا ہے اور لپٹ
گئے وہ درانحالیکہ کھینچنے والے کمانونکے تھے سینے کے بھل اور چلایا اُنپر تیرونکا اور رومی کم احتیاط کرنیوالے تھے تیرون سے بسبب اپنی بے پروائی
کے تیر دینے یہانتک کہ دیکھا مسلمانون نے تیرونکو اوندھا کر دیتے تھے اُنکو سرون کے بھل اور نکلتے تھے اُنکی پشتون سے عون بن
نہابل نے بیان کیا ہے کہ واسطے اللہ کے تحقیق نیکوکاری عرب یمن کی پس تحقیق دیکھا مین نے اُنکو کہ وہ تیر چلاتے تھے اور رومی پہنچے گرتے
تھے شہر پناہ کی دیوار سے مثل بارش قطرات پانی کے پس جب دیکھا اُنھون نے تیرونکے کارگر ہونے کو احتیاط کی تیر دینے اور مضبوط کیا
اُنھون نے واسطے تیرونکے شہر پناہ کو ساتھ ڈھالون اور چمڑون اور نمدے وغیرہ کے جو باز رکھتے تھے اُسنے تیرون کو اور دیکھا

ہین نے ضرار بن الازور کو کہ نے بجانب بڑے دروازے شہر پناہ کے اور اُسپر ایک بڑا بطریق تھا جسکے سر پر سونے کی صلیب تھی اور گرد اُسکے غلام کمر بستہ
پہنے ہوے اور اُنکے ہاتھ مین عمود اور کمانین چڑھی ہوئی تھین اور بطریق لوگون کو لڑائی پر ترغیب دیتا تھا پس دیکھا مین نے ضرار کو کہ قصد کیا
اُسکی طرف اور وہ چھپتے تھے اپنی ڈھال کے نیچے یہانتک کہ وہ نزدیک پہونچے اُس برج کے جسپر وہ بطریق تھا پھر چلایا اُنھون نے اپنے تیر کو
بطریق پر پس دیکھا مین نے تیر کو کہ نکلا اور برج اونچا تھا پس کہا مین نے کہ کیا کام کریگا یہ تیر ناہنگام پہونچنے کے اس دیوار تک اور کیا کارگر
ہوگا اس کبر پر حالانکہ اُسپر زرہ وغیرہ سامان جنگ ہے پس بقسم کہتا ہون مین کہ پڑا تیر اُسپر پس پھیر دیا اُسکو بجانب اسفل اُنکے شہر پناہ کے پس سنا
مین نے واسطے قوم کے ایک بڑی آواز رونے والی کو پس جانا مین نے کہ مارڈالا ضرار نے اُس بطریق کو اپنے تیر سے اور برابر ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ لڑتے رہے اہل بیت المقدس سے چار مہینے کامل اور کوئی دن ایسا نہ تھا جسمین سخت لڑائی نہین ہوتی تھی اور مسلمان صبر کرنیوالے تھے
سردی اور پانی اور برف پس جب دیکھا اہل بیت المقدس نے شدت محاصرہ اور اُس چیز کو جو نازل ہوئی اُنپر آسمانون سے گئے وہ لوگ بجانب
قمامہ کے اور ٹھہرے وہ سامنے اپنے بطریق کے اور سجدہ کیا اُسکے سامنے اور کہا کہ اے ہمارے سردار کیا ہوگیا ہمپر محاصرہ ان عرب کا اور ہم اُمید رکھتے تھے
کہ آویگی ہمارے پاس کمک بادشاہ کی اور تحقیق بازرہا بادشاہ ہمسے بیشک بذات خود بسبب شکست اُٹھانے اپنے لشکر کے اور کوئی دن ہمپر ایسا
نہین گذرتا ہے جسمین بہت لوگ ہمارے مارے نہین جاتے ہین اور اُنکے بھی لوگ مارے جاتے ہین مگر یہ کہ وہ لوگ زیادہ تر خواہشمند ہین لڑائی کے ہمسے پھر
زندگانی کے اور جسدنسے وہ ہمپر اُترے ہین کوئی ایک کلام بھی ہمنے اُنسے نہین کیا ہے اور نہ اُنکے کلام کا جواب دیا ہے بسبب ناچیز جاننے کے اُنکو
اور اب تحقیق دور ہوا ہے جیسا ناحال کا اور سخت دشوار ہوگیا کام ہمارا اور ہم چاہتے ہین تجھسے کہ چل تو قریب قوم مسلمانونکے اور دیکھ اور دریافت
کر تو کہ وہ ہمسے کس امر کے خواہان ہین پس اگر ہوگا امر دشوار کہ دیدینگے ہم دردانہ نکو در نکالینگے ہم اُنکے مقابلے کو پس سبکے سب ہم مارڈالے جائینگے
یا شکست دیوینگے ہم اُنکو پس منظور کیا بطریق نے اُسکی درخواست کو اور ظاہر کیا اُسنے اپنے لباس کو اور چڑھا وہ شہر پناہ کی دیوار پر اور اُٹھائی گئی
صلیب اُسکے سامنے اور یکجا ہوے قس اور راہب لوگ گرد اُسکے جنکے ہاتھونمین انجیلین کھلی ہوئین اور انگبٹھیان دھونیکی تھین اور آیا بطریق اُسجگہ پر
جہان ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اُترے تھے اور پکار کر کہا اُنمین سے ایک مرد فصیح زبان نے ساتھ زبان عربی کے کہ اے گروہ عرب کے عمدہ شخص دین نصرانیت اور
خاص شریعت اُس دین کا تو ہمتسے گفتگو کر نیکو پس نزدیک ہمارے آوے سردار تمہارا پس آگاہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو اُنکے کلام سے پس پھیر آئے
وہ چلتے ہوے اُسکی طرف اور ایک جماعت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گرد اُنکے تھی اور مترجم اُنکا اُنکے ساتھ تھا پس جب آکر ٹھہرے
وہ سامنے اُنکے کہا ابو عبیدہ بن الجراح کے مترجم نے کہ کیا چاہتے ہو تم اور کیا مانگتے ہو تم یہ سردار عرب کے ہین جو تمھاری طرف آئے ہین بطریق
نے مترجم سے کہا کہ تو اُنسے کہہ تم کیا چاہتے ہو پس یہ شہر ارض مقدس ہے اور جسنے اُسکا ارادہ کیا ہے قریب ہے کہ اللہ تعالی اُسپر غضب اور
اُسکو ہلاک کریگا پس آگاہ کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس گفتگو سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مترجم سے کہ تو اُنسے کہ
ہم جانتے ہین اس امر کو یہ شہر بزرگ ہے اور اسی شہر سے تشریف لیگئے تھے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نزدیک ہوے تھے اپنے پروردگار سے
پس قریب ہوے تھے وہ تقدیر دو گز شہ کمان کے بلکہ کمتر اُس سے اور یہ شہر معدن انبیا اور اُنکی قبرین اسمین ہین اور ہمکو بہ نسبت تمھارے اہل
شہر کے ساتھ زیادہ تر استحقاق ہے اور ہم برابر اُترے رہینگے یا مالک کردیگا اللہ تعالی ہمکو اس شہر کا جیسا کہ مالک کردیا ہے اُسنے ہمکو

غیر اس شہر کا بطریق نے کہا کیا چیز تم ہمسے چاہتے ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جو ہم چاہتے ہین وہ ایک بات ہی تین باتونسے پہلی اسمین کی یہ ہی کہ کہو تم کا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس اگر قبول کروگے اس کلمہ کو تو ہمارا حال یکسان ہوجائیگا بطریق نے کہا کہ یہ بڑا کلمہ ہی اور ہم قائل ہین اسکے مگر یہ کہ تمھارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم مقر نہین ہین کہ وہ رسول اللہ کے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جو نام دشمن خدا اور کبھی اللہ کی وحدانیت کا قائل نہین ہی حالانکہ خبر دی ہی ہمکو اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین اس امر کی کہ تم یہ کہتے ہو ان المسیح بن اللہ لا الہ الا اللہ سبحانہ وتعالی عما یقول الظالمون علوا کبیرا بطریق نے کہا کہ اس بات کو ہم کبھی منظور نہ کرینگے پس دوسری بات کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ دوسری بات یہ ہی کہ مصالحہ کرو تم اپنے شہر کے واسطے اور دو ہمکو جزیہ در انحالیکہ تم حقیر اور ذلیل ہونیوالے ہو جیسا کہ تمھارے سوا اور شام کے سب لوگون نے ہمکو جزیہ دیا ہی بطریق نے کہا کہ یہ بات پہلی بات سے زیادہ بڑی اور دشوار ہی ہمپر اور کبھی قبول اور حقارت گوارا نہ کرینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس جدا ہونگے ہم تمھاری لڑائی سے اور فتحیاب کریگا اللہ تعالی ہمکو تمپر پس لونڈی غلام بنا دینگے ہم تمھاری عورتون اور اولاد کو اور مار ڈالینگے ہم تم مین سے اُس شخص کو جو مخالفت کریگا کلمۂ حق سے اور قیام کریگا کلمۂ کفر پر بطریق نے کہا کہ ہم اپنا شہر نہ سپرد کرینگے تا آنکہ سب کے سب ہلاک ہوجائینگے اور کیونکر ہم سپرد کرینگے اپنے شہر کو حالانکہ اسمین مہیا کیا ہی ہمنے سامان حصار کا اور اسمین اچھا سامان اور سخت اور شدید لوگ ہین اور نہین ہین مثل اُن لوگونکے جنکو ملاقی ہوے تم اہل شہر دمشق سے اور اُنھون نے اقرار ادا ے جزیہ کا تمسے کرلیا کہ اُس قوم پر مسیح نے غضب کیا ہی پس داخل ہوگئے وہ تمھاری اطاعت مین اور ہم ایسے ہین کہ جسوقت سوال اور دعا کرتے مسیح سے قبول کرتے ہین وہ ہماری دعا کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ جھوٹا ہی اے دشمن خدا کے ما المسیح بن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام خلقہ اللہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون پس کہا بطریق نے کہ ہم اپنے دین اور اعتقاد سے نہ پھرینگے پس کہا اس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے انا اذا نزلنا بساحتہ قوم فساء صباح المنذرین بطریق نے کہا کہ مین قسم مسیح کی کھاکر کہتا ہون کہ اگر تم تیس برس ہمپر گڑے رہوگے تو کبھی ہمارے شہر کو نہ فتح کرپاؤگے اور نہ فتح کریگا ہمارے شہر کو مگر ایکمرد جسکی تعریف ہم اپنی کتاب مین لکھی ہوئی پاتے ہین اور وہ صفات تمھارے مین نہین ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا صفت ہی اُسکی جو تمھارا شہر فتح کریگا بطریق نے کہا ہم اُسکی صفت کو تمسے نہ بیان کرینگے گو ہم پاتے ہین اُسکو اپنی کتاب اور علم مین اسطرح سے کہ جو شخص فتح کریگا اس شہر کو وہ صحابی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نام اُنکا عمر بن الخطاب اور وہ مشہور بہ فاروق اور وہ بڑے سخت مرد ہونگے کہ نہ ڈر آویگی اُنکے اوپر اللہ کے کام مین نہین ملامت کسی ملامت کرنیوالیکی اور ہم اُنکی صفت تم مین نہین دیکھتے ہین پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس بات کو بطریق کی گفتگو سے ہنسے وہ اور کہا اُنھون نے فتحنا البلد ورب الکعبۃ پھر کہا بطریق سے کہ اگر اُنکو دیکھے تو پہچان سکتا ہی اُنسے کہا ہان اور کیونکر نہ مین اُنکو پہچانونگا حالانکہ صفت اُنکی اور شمار اُنکے نسب کے اور نشانیان اُنکی ہمکو معلوم ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی خدا کی وہی ہمارے خلیفہ اور صحابی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین بطریق نے کہا کہ جب یہ بات ہی اور تمکو معلوم ہوگئی صداقت ہمارے قول کی پس بھیجو تم خونریزی کو اور کہلا بھیجو اپنے خلیفہ کو کہ وہ یہان آوین پس جسوقت ہم اُنکو دیکھینگے اور ثابت اور تحقیق ہوجاویگی ہمکو پہچان اور صفت اُنکی کھولدینگے ہم اُنکے واسطے دروازہ شہر کو اور جزیہ دینگے ہم اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مین قریب تر اُنکے پاس یہان آنیکو کہلا بھیجون گا پس آیا تم

دوست رکھتے ہو لڑائی کو اپنے ساتھ باز رہنے کو تمسے بطریق نے کہا کہ ای عرب تم نہین چھوڑتے ہو اپنے ظلم اور جبر کو کہ ہمنے سچی بات تمسے کہدی اسسے
بچانے خونکے اور تم لڑائی کے خواہان ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لڑائی مرغوب تر ہی ہمارے دلونکو زندگانی سے امید رکھتے ہین ہم لڑائی کے
سبب سے بڑے مرتبے اور بخشش کی اپنے پروردگار کیطرف سے پھر مراجعت کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا اُنھون نے مسلمانونکو باز رہنے
لڑائی سے پھر یکجا اور آگاہ کیا اُنکو بطریق کی گفتگو سے اور بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار ہم ایسا ہی
کرواور لکھو تم امیر المومنین کو یہ حال پس شاید وہ روانہ ہون ہماری طرف اور فتح کرے اس شہر کو اللہ پھر پس اُسیوقت لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے
خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ امیر المومنین عمر ابن الخطاب من عامل علی الشام ابی عبیدۃ عامر بن الجراح اما بعد سلام
اللہ علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ واعلم یا امیر المومنین انا منازلون لاھل مدینۃ الیلیا نقاتلھم کل یوم ویقاتلونا ونصلی
المسلمون مشقۃ عظیمۃ من البرد لا مطار لانھم صابرون علی ذلک یرجون رحمۃ اللہ عز وجل بذلک فلما کان فی الیوم الذی کتبت الیک انہ اشرف علی
بطریقھم الذی یعظمونہ قال انہ یجدنی کتبھم انہ لا یفتح بلدتھم الا صاحب اسم اوانہ یوصف وقد سالنا حتی الملوان تسیر الینا ویتجلی لنفسک
فلعلی اللہ ان یفتح لنا البلد علی یدیک والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلی جمیع المسلمین پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کون شخص
لیجائیگا میرے خط کو جانب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور مزدوری اُسکی اللہ پر ہی پس جلدی کی جواب مین میسرہ بن مسروق العبسی
نے اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار مین ایلچی ہونگا اور واپس آونگا ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے اگر چاہا اللہ تعالی نے ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہا کہ لو تم خط کو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین پس لیا خط کو میسرہ بن مسروق نے اور سوار ہوے وہ اپنی اونٹنی پر اور برابر
کوشش کرتے رہے چلنے مین یہانتک کہ آئے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس داخل ہوے وہ رات کیوقت
اور آئے مسجد شریف مین اور سلام کیا قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر پھر آئے وہ ایک جگہ مسجد مین
اور سو رہے حالانکہ کئی راتین اُنکو گذری تھین کہ وہ نہین سوئے تھے پس لگ گئی آنکھین اُنکی پس نہین بیدار ہوے وہ مگر حضرت عمرؓ کی
اذان سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اعلان کرتے تھے اذان مین پس جب اذان کہی اُنھون نے داخل ہوے وہ مسجد مین اور یہ کہتے تھے الصلوۃ
رحمکم اللہ میسرہ نے بیان کیا ہی کہ اُٹھ کھڑا ہوا مین اور وضو کیا مین نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز صبح کی پڑھی مین نے پس
جب پھرے وہ نماز سے کھڑا ہوا مین اُنکے سامنے اور سلام کیا مین نے اُنکو پس جب دیکھا اُنھون نے مجکو مصافحہ کیا مجھسے اور خوش ہوے اور
کہا اُنھون نے کہ میسرہ ہین قسم پروردگار کعبہ کی اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہی ای بیٹے مسروق کے مین نے کہا کہ ای امیر المومنین بہتری اور
سلامتی ہی پھر دیا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا خط پس بوسہ دیا اُنھون نے خط کو اور پڑھکر سنایا مسلمانون کو پس خوش
ہوے مسلمان اُسکے مضمون سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا رائے دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تم پر اس بارہ مین جو مجکو امین الامۃ
نے لکھا ہی پس سبکے پہلے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کلام کیا اور کہا اُنھون نے کہ ای امیر المومنین اللہ تعالی نے
ذلیل کیا رومیونکو اور نکالا اُنکو ملک شام سے اور مدد و غلبہ دیا مسلمانون کو اُنپر اور محاصرہ کیا ہی ہمارے ساتھیون نے ایلیا کا اور
تنگی مین ڈالا ہی اُن کو اور ہر روز اُن کی ذلت اور سستی اور دہشت بڑھتی جاتی ہی پس اگر ٹھہرے رہوگے تم یہان

اور بجاؤ گے تم اُنکی طرف جانینگے وہ کہ تمنے اُنکے کلام کو خفیف اور سُبک جانا ہی پس ٹھہرینگے وہ مگر اندک مدت یہانتک کہ اختیار کرینگے وہ ذلت
اور حقارت کو اور ادا کرینگے جزیہ کو پس جب سُنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکے کلام کو دعاے جزاے خیر دی اُنکو کہ ہان میری راے ہی کہ آیا اس
کے سوا اور کوئی راے بھی تم لوگون کے نزدیک ہی پس کہا حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کہ میری راے اس راے کے خلاف ہی
اور مین ظاہر کرتا ہون اُسکو رحمت کرے اللہ تمپر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا ابو الحسن وہ کیا راے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ قوم نے درخواست کی ہی تمھارے آنیکی اور انکی درخواست مین ذلت ہی اور شاید کہ مسلمانونکے واسطے صورت فتح کی ہو اور تحقیق اُٹھایا
ہی مسلمانون نے بڑی سختی کو سردی مین اور لڑائی اور طول مقام سے اور میری راے یہ ہی کہ اگر تم روانہ ہوگے اُنکی طرف کو فتح کریگا اللہ شہر کو
تمھارے ہاتھ پر اور ہوگا تمھارے چلنے مین بڑا اجر بہ پیاس اور بھوکھ مین اور ہر جنگل کے کاٹنے پہاڑ کے چڑھنے مین یہانتک کہ پہونچوگے
تم اُپر جسوقت کہ پہونچوگے تم اُپر ہوگی تمھارے اور مسلمانونکے واسطے اطمینان اور آرام اور بہتری فتح اور مین بیڈر نہین ہون اس امر سے
اگر مایوس ہو جاوینگے وہ لوگ تمھارے آنے اور قبول کرنے صلح سے تو چنگل مارینگے اور پکڑینگے وہ اپنے شہرونکو اور آوینگی مدد اُنکی بسطارقہ
اور طاغیہ کے پاس سے پس آوینگی اسوجہ سے مسلمانونپر سختی اور بلا اسواسطے کہ بیت المقدس اُسکے نزدیک بزرگ اور معظم ہی اسکا وہ حج کرتے ہین اور
نہین بچھڑتے ہین وہ اُس سے اور بہتر یہی ہی کہ تم روانہ ہو اُنکی جانب سے پس خوش ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
مشورے سے اور کہا اُنھون نے کہ نظر کی عثمان رضی اللہ عنہ نے بجانب مکہ دشمن کے اور نظر کی علی رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کے حالپر
اور دعاے جزاے خیر دی اُنکو اور کہا اُنھون نے کہ نہ اختیار کرونگا مین مگر علی رضی اللہ عنہ کے مشورے کو کہ نہین دیکھا مین نے
اُنکو مگر نیک مشورہ اور مبارک صورت پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم کیا لوگونکو واسطے درستی سامان روانگی کے اپنے ساتھ پس
خوش ہوے مسلمان اس سبب سے اور درستی سامان کی کی مسلمانون نے اور آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد شریف مین پس چار رکعت نماز
کی پڑھی اُنھون نے پھر آئے بجانب قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور چھوڑا اپنی طرف سے مدینہ طیبہ مین حضرت علی کو اور اُسیوقت چلے وہ
مدینہ منورہ سے اور لوگ اُنکی شایعت کرتے تھے اور رخصت کرتے تھے اُنکو اور سوار تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے سُرخ اونٹ پر جسپر دو شیشے تھے
ایک مین ستو دوسرے مین چھوہارے بھرے تھے اور اُنکے سامنے ایک مشک بھری ہوئی پانیکی تھی اور پشت پر اُنکے ایک بڑا کاسہ کھانیکا تھا
اور نکلی اُنکے ساتھ ایک جماعت صحابہ کی جو یرموک کی لڑائی مین حاضر ہوئی تھین پھر پلٹ گئی تھی بجانب مدینہ منورہ کے اور منجملہ اُنکے زبیر بن العوام
و عبادہ بن صامت تھے اور روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب بیت المقدس کے اور وہ جب کسی منزل مین پہونچتے تھے تو نہین کوچ
کرتے تھے وہان سے مگر بعد نماز صبح کے پس جب فارغ ہوتے تھے نماز سے متوجہ ہوتے تھے بجانب مسلمانونکے اور حمد و ثنا اللہ کی بیان کرتے تھے ان
کلمات سے الحمد للہ الذی اعزنا بالاسلام وخصنا بنبیہ علیہ السلام وھدانا من الاسلام وجمعنا من بعد الشتات علی کلمۃ التقوی والدین قلوبا واخرنا
علی عدونا ومکن لنا فی بلادہ وجعلنا اخوانا متحابین فاحمد واللہ عباد اللہ علی عدو النعمۃ سالوا المزید منہا واشکروا لیبقیہا وعلی ساعجلہ من تظاہر فیہ
من النعم السابغۃ والمن الظاہرۃ فان اللہ یزید المستزیدون والواجبین فیما لدیہ ینعم علی الشاکرین پھر لیتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کاسے کو
اور بھرتے تھے اُسکو ستو سے اور پیتے تھے گرد اُسکے خرمونکو اور کہتے تھے مسلمانونسے کہ کھاؤ تم گوارا ہو رحمت کرے اللہ تمپر اور کہتے تھے خود اور

کھاتے تھے مسلمان ساتھ اُنکے پھر کوچ کرتے تھے پس برابر اسیطرح سے وہ کوچ کرتے تھے عمرو بن مالک عیسی نے بیان کیا ہی کہ تھا مین ہمراہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کے جسوقت کہ وہ روانہ ہوتے تھے بجانب ملک شام کے پس گذرے اثنائے راہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک پانی پر جس کی
مالک قوم جذام تھی اور اُسپر گروہ جذام کا اُترا تھا اور جگہ پانی کی ذات المنار کے نام سے پکاری جاتی تھی پس اُترے مسلمان اُسپر پس اُسی حال
مین کہ ٹھہرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہان اور صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرد اُنکے تھے کہ آئی اُنکے پاس ایک قوم جذام کی پس
کہا اُنھون نے کہ ای سردار ہمارے نزدیک ایک مرد ہی جسکی دو زوجہ ہین اور وہ دونون بہنین ہین ایک ماں باپ سے پس خشمناک ہوے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ لاؤ تم اُس مرد کو پس کہا حضرت عمر نے کہ یہ دونون عورتین کون ہین اُسنے کہا میری زوجہ ہین حضرت نے کہا کیا اُن دونون مین
کوئی قرابت ہی اُسنے کہا کہان وہ دونون حقیقی بہنین ایک ماں باپ سے ہین پس کہا حضرت عمر نے کہ دین تیرا کیا ہی آیا تو مسلمان نہین ہی اُسنے کہا کہ مین مسلمان
ہون حضرت عمر نے کہا کہ آیا نہین جانا تو نے کہ یہ صورت حرام ہی تجھپر آیا نہین فرمایا ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین وان تجمعوا بین الاختین الا ما قد
سلف اُس مرد نے کہا کہ قسم ہی خدا کی مین اس امر کو نہین جانتا ہون کہ وہ دونون مجھپر حرام ہین پس خشمناک ہوے حضرت عمر اور کہا تو جھوٹا ہی قسم ہی خدا
کی کہ وہ دونون تجھپر حرام ہین ہر آئینہ چھوڑ دے تو راہ ایک کی اُن دونون سے ورنہ مین تیری گردن مارونگا اُس مرد نے کہا کہ آیا آغاز کا تمھارا
مجھی پر ہی میری زوجہ کے مقدمہ مین یہ ایسا دین ہی کہ نہین پہونچا مین اُسمین کسی بہتری کو ہر آئینہ تھا مین بے نیاز اُسمین داخل ہونے سے
پس کہا حضرت عمر نے اُس سے کہ نزدیک آ تو میرے پس نزدیک ہوا وہ اُسنے پس مارے حضرت عمر نے چند درے اُسکے سر پر اور کہا آیا گالی دیتا ہی
اور بُرا کہتا ہی تو اسلام کو ای دشمن خدا کے اور دشمن اپنی جان کے حالانکہ یہ وہ دین ہی جسکو پسند کیا ہی اللہ تعالی نے اپنے فرشتون اور پیغمبرون
اور بہترین لوگونکے واسطے چھوڑ دے تو سختی ہو تجھپر راہ ایک کی دونونسے ورنہ مین حد افترا کی تجھپر جاری کرونگا اُس مرد نے کہا کہ مین کیا کرون
مین ان دونونکو دوست رکھتا ہون مگر قرعہ ڈالو تم دونونکے بیچ مین پس جسپر قرعہ پڑے وہ میری ہی اور مین اُسکا ہون اگرچہ مین دونون کو
دوست رکھتا ہون پس قرعہ ڈالا حضرت عمر نے اُن دونون عورتونپر اور پڑا قرعہ ایک پر تین مرتبہ اُن دونون سے پس رکھا اُس مرد نے ایک کو
اور چھوڑ دیا دوسریکو پھر آئے حضرت عمر اُسکے سامنے اور کہا کہ سُن ای مرد اور نگاہ رکھ اس امر کو جو مین تجھسے کہتا ہون کہ جو شخص داخل ہوا ہمارے
دین مین پھر رجوع کی اُسنے دین سے تو ہم اُسکو مار ڈالتے ہین اور ڈر تو جدا ہونے اسلام اور اس امر سے کہ خبر پہونچے مجکو تیرے بارہ مین یہ کہ شب
گذرانی تو نے ساتھ بہن اپنی زوجہ کے پس اگر تو ایسا کریگا تو مین تجکو سنگسار کرون گا راوی نے بیان کیا ہی کہ روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
اُس مقام سے یہانتک کہ پہونچے ایک قبیلہ پر ہی مرہ سے پس اُسیوقت دیکھا اُنھون نے ایک قوم کو کہ کھڑے کیے گئے ہین وہ آفتاب مین
درانحالیکہ سختی کی جاتی ہی اُنپر حضرت عمر نے کہا کہ اس قوم کا کیا حال ہی جو اُنپر سختی کی جاتی ہی لوگون نے کہا کہ اُنکے ذمہ خراج ہی پس اُسی کے
مطالبہ مین اُنپر سختی کیجاتی ہی پھر حکم کیا حضرت عمر نے اُنکے چھوڑ دینے کا اور کہا کہ وہ لوگ کیا کہتے ہین لوگون نے کہا کہ وہ لوگ عذر کرتے
ہین اور کہتے ہین کہ ہم نہین پاتے ہین کہ جو ادا کرین ہم خراج کو حضرت عمر نے کہا کہ چھوڑ دو انکو اور نہ تکلیف دو اُنکو اُس چیز کی کہ جسکی وہ
طاقت نہین رکھتے ہین پس تحقیق مین نے سُنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے لا تعذبوا الناس فان الذین یعذبون
الناس فی الدنیا یعذبہ اللہ یوم القیامۃ پھر روانہ ہوے حضرت عمر یہانتک کہ جب آئے وہ وادی القری مین آگاہ کیا لوگون نے

انکو اس حال سے کہ یہان ایک پیر مرد ہی اور اسکی ایک زوجہ ہی اور اس پیر مرد کے
ہو سکتا ہی تجھسے یہ امر کہ مقرر کرے تو اپنی زوجہ مین میرے واسطے حصہ کر اور مین تیرے واسطے
اور زوجہ تیری ایکدن رات میرے حصہ مین رہیگی اور ایکدن رات تیرے حصہ مین پس کہا اس پیر مرد نے
دیکھی اس حال سے حضرت عمرؓ حکم دیا حضرت عمرؓ نے انکے حاضر کرنیکا پس حاضر کیے گئے وہ دونون
انھون نے کہا کہ ہم مسلمان ہین پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ یہ کیا بات ہی تم دونونکی جو مین نے سنی
عمرؓ نے جو سنا تھا اس سے انکو آگاہ کیا پس کہا بوڑھے نے کہ پیچھے ہی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آیا نہین جانتے تم
تجھیر اور اس چیز پر جسنے اس امر قبیح کیطرف تجکو بلایا ہی پس کہا اسنے کہ مین مرد بوڑھا سن مین ضعیف ہو گیا ہون
جسپر اعتماد اور بھروسا کرون اور کہا مین نے کہ شخص کفایت کریگا میرے اونٹونکے چرانے اور پانی پلانے مین
برادر مقرر کرینگا مین اسکے واسطے حصہ اپنی زوجہ سے اور اب کہ مین واقف ہو گیا ہون اس امر سے پس ایسا نہ کرونگا
نے کہا کہ نے تو ہاتھ اپنی زوجہ کا نہین ہی کسی کو تجھپر کوئی راہ اس باب مین پھر کہا حضرت عمرؓ نے اس جوان سے تو
جانے سے پس اگر خبر پہونچیگی مجکو اس امر کی تو مین تیری گردن مارونگا پھر کوچ کیا حضرت عمرؓ نے بارادہ بیت المقدس
ہوے آغاز ملک شام سے اسلم بن برقانے جو حضرت عمرؓ کے غلام تھے بیان کیا ہی کہ جب پہونچے ہم ملک شام مین دفعتہ دیکھا
کو سلمانونسے پس کہا حضرت عمرؓ نے زبیر سے کہ ای عبداللہ جلد جاؤ تم اور دیکھو کہ یہ گروہ کیسا ہی پس جلد گئے زبیر اس گروہ کیطرف
گروہ کو کہ وہ اہل یمن ہین جنکو ابوعبیدہ بن الجراح نے واسطے دریافت خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بھیجا تھا زبیر نے بیان کیا ہی
لوگون نے مجکو اور کہا انھون نے کہ ای جوان تم کہانسے آئے ہو مین نے کہا کہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہون
کہا کہ کیونکر چھوڑا ہی تمنے دہانکے لوگونکو مین نے کہا کہ ساتھ نیکی اور بہتری کے انھون نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کلم کیا آپ سے
طرف کو یا نہین ہین نے کہا کہ تم کون لوگ ہو انھون نے کہا کہ ہم قوم عرب ہین اور بھیجا ہی ہمکو ابوعبیدہ بن الجراح نے تاکہ دریافت کرین
ہم انکو خبر حضرت عمرؓ کی راوی نے بیان کیا ہی کہ پھر زبیر بعد اس گفتگو کے بجانب حضرت عمر کے اور بیان کیا اسنے پس کہا حضرت عمرؓ نے
سوای عبداللہ اور انکے آگے پیچھے دائے لوگ پس سلام کیا انھون نے پھر اور پوچھا حال حضرت عمر کا پس کہا اسنے کہ حضرت عمر اچھے ہین
چاہتے ہو انھون نے کہا کہ ای امیر المومنین بتحقیق بیدار ہوئین آنکھین اور بلند ہوئین گردنین بسبب طول مدت کے بجانب تمھارے آنے
پس شاید کہ اللہ فتح کرے ہمپر بیت المقدس کو راوی نے بیان کیا پھر چلے وہ لوگ اپنی پشتون کی طرف یہانتک کہ پہونچے وہ ابوعبیدہ بن
الجراح کے تکبیرین اور پکار کر کہا بلند آوازون سے کہ خوش ہوا ی گروہ مسلمانونکے حضرت عمرؓ کے آنے سے راوی نے بیان کیا
جنبش مین آئے لوگ اور قصد کیا سبھون نے سوار ہونیکا واسطے استقبال حضرت عمرؓ کے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ قسم
ہے میری طرف سے ہر مرد کو کہ نہ نکلے کوئی اپنی جگہ سے پھر چلے ابوعبیدہؓ بن الجراح ساتھ تھوڑے سے لوگونکے مہاجر اور انصار سے یہانتک
کہ پہونچے وہ اور ہمراہی انکے قریب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور دیکھا حضرت عمر نے بجانب ابوعبیدہ بن الجراحؓ کے کہ وہ

سوار تھے ایک سادہ شتر جوان پر جو پیٹی گئی تھی گلیم فطوانی سے اور باگ اُسکی بالو نکی تھی اور ابو عبیدہؓ بن الجراح اپنے ہتھیاروں سے مسلح تھے پس جب دیکھا
ابو عبیدہؓ بن الجراح نے حضرت عمرؓ کو بٹھایا اُنھوں نے اونٹنی کو اُٹھایا حضرت عمرؓ نے اپنے اونٹ کو اور سلام کیا بعض نے بعض پر اور سامنے آکے مسلمان
درانحالیکہ سلام کرتے تھے حضرت عمرؓ کو پھر سوار ہوئے حضرت عمرؓ اور ابو عبیدہؓ بن الجراح اور روانہ ہوئے آگے لوگوں کے اور پسین باتیں کرتے تھے ہیبطرح چلے جاتے
تھے یہانتک کہ اُترے وہ دونوں اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو پھر بہت اچھا خطبہ سُنایا مسلمانوں کو ان الفاظ سے
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْجَمِیْلِ الْقَوِیِّ الْمَجِیْدِ الْفَعَّالِ لِمَا یُرِیْدُ بَعْدَ اسْکے کہا اَنَّ اللہ تعالیٰ کو منجملہ علیہ السلام فاذام عنا الضلالۃ وجمعنا بعد الفرقۃ و
الف بین قلوبنا من بعد البغضاء فاحمدوہ علی جمیل صنعہ النعم تستوجبون مزید المزید لان اللہ عزوجل قال لئن شکرتم لازیدنکم پھر پڑھا اس آیت کو من
یھدی اللہ فھو المھتد ومن یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشدا پس جب پڑھا حضرت عمرؓ نے اس آیت کو اُٹھ کھڑا ہوا ایک اہل قس نصرانی جو اُنکے سامنے
بیٹھا تھا اور کہا اُسنے کہ اللہ تعالیٰ تو کسی کو گمراہ نہیں کرتا ہی پس جب سُنکر کہا اُسنے اس کلام کو حضرت عمرؓ نے مسلمانوں سے کہا کہ دیکھتے رہو تم لوگ اگر پھر کسی
شخص اسی کلام کو تم گردن مارو اُسکی اور جان لیا قس نے جو حضرت عمرؓ نے کہا تھا پس ٹھہر گیا وہ اور خاموش ہو رہا اور پڑھنا شروع کیا حضرت عمرؓ نے خطبہ کو
ان الفاظ سے اَمَّا بَعْدُ فَانِّیْ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللہ عزوجل الْبَاقِیْ وَیَفْنٰی مَا سِوَاہُ الَّذِیْ یَنْتَقِمُ بِطَاعَۃِ اَوْلِیَائِہٖ وَمَعْصِیَۃِ تَشْفِیْ اَعْدَائَہٗ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اَمْوَالَکُمْ
لَیْسَتْ بِمَا تُوْسِعُکُمْ لَا تُزَیِّنُ بِھَا جُزَافًا مِنْ مَخْلُوْقٍ وَلَا شُکْرًا فَھُمْ یُوْعَظُوْنَ بِذٰلِکَ لَیْسَ مَنْ اَحْذَرَ دِیْنَہٗ اَنْ یَسْعَدَ مَنْ وَعَظَ غَیْرَہٗ اَلَا اِنَّ اَسْرَعَ الْاُمُوْرِ
مَبْدَاءً عَائِمًا عَلَیْکُمْ بِالسُّنَّۃِ سُنَّۃِ نَبِیِّکُمْ وَالزُّھْدِ فَاِنَّ الْاِقْتِصَادَ فِی السُّنَّۃِ خَیْرٌ مِنَ الْاِجْتِھَادِ فِی الْبِدْعَۃِ عَلَیْکُمْ بِالْقُرْاٰنِ فَاِنَّکُمْ تُجَادُوْنَ فِیْہِ الشِّفَاءُ وَالْفَوْزُ اَیُّھَا
النَّاسُ اِنَّہٗ قَدْ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کَمَا یَقُوْمُ فِیْکُمْ فَقَالَ اَلْزَمُوْا سُنَّتِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ یَظْھَرُ الْکَذِبُ حَتّٰی یَشْھَدَ مَنْ لَا یَسْتَشْھِدُ وَیَحْلِفَ مَنْ لَا
یَسْتَحْلِفُ فَمَنْ اَرَادَ بُحْبُوْحَۃَ الْجَنَّۃِ فَلْیَلْزَمِ الْجَمَاعَۃَ وَاِنَّ الْوَقْتَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَلَا یَخْلُوَنَّ اَحَدُکُمْ بِاِمْرَاَۃٍ فَاِنَّ مَنْ حَبَائِلِ الشَّیْطَانِ وَمِنْ سَرَّتْہُ حَسَنَتُہٗ وَسَائَتْہُ سَیِّئَتُہٗ فَھُوَ مُؤْمِنٌ
وَالصَّلٰوۃُ ثُمَّ الصَّلٰوۃُ پس جب فارغ ہوئے حضرت عمرؓ خطبہ سے بیٹھے وہ اور ابو عبیدہؓ بن الجراح بیان کرتے تھے اُنسے سب کیفیات رومیوں کی لڑائی کی اور حضرت
عمرؓ خاموش تھے پس کبھی وہ روتے تھے اور کبھی سکون میں آتے تھے یہانتک کہ آیا وقت نماز ظہر کا پس کہا لوگوں نے کہ یا امیر المومنین درخواست کرو تم ہمارے واسطے
بلال مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ وہ اذان کہیں اور بلالؓ ملک شام میں مقیم تھے پس جب سُنا اُنھوں نے کہ مسلمان اُترے ہیں بیت المقدس پر
آئے وہ مسلمانوں کے پاس اور حاضر ہوئے لڑائی میں اور لڑتے تھے اُنکی معیت میں پس جسوقت سُنا اُنھوں نے کہ حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس
آئے ہیں آئے بلال اور سلام کیا حضرت عمرؓ کو اور تعظیم کی اُنکی بزرگی رتبہ کی پس جب آیا وقت ظہر کا سوال کیا مسلمانوں نے حضرت عمرؓ سے کہ درخواست کریں وہ بلالؓ
سے اذان کہنے کی پس بلایا اُنکو حضرت عمرؓ نے اور کہا کہ اے بلال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمسے درخواست رکھتے ہیں کہ اذان کہو اُنکے واسطے اور یاد دلاتے
تم اُنکو اوقات اُنکے نبی کے بلال رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں میں اذان کہونگا پس جب کہا اُنھوں نے اللہ اکبر اللہ اکبر کی مسلمانوں نے اور کپنے لگے بدن اُنکے پس جب کہا بلالؓ نے

ترجمہ ۱ سب اور بڑی نعمتوں والا اور صاحب قوت اور بزرگی والا اُس چیز کا جو ارادہ کرتا ہے ۱۲ ۲ اور درود بھیجا اللہ نے محمد پر اور آپکی آل پر اور سلام بھیجا ۱۲ ۳ اللہ کی حمد کرتا ہوں میں اُسکی تعریف کرتا ہوں اُسکی مدد چاہتا ہوں اُسکی اور ایمان لاتا ہوں اُسپر اور توکل کرتا ہوں اُسپر اور گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں معبود مگر اللہ اکیلا ہے نہیں اُسکا شریک اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد اُسکا بندہ اور اُسکا رسول ہے ۱۲ ۴ اور بعد حمد و صلوٰۃ کے میں وصیت کرتا ہوں تمکو اللہ کے ڈرنے کی اور توفیق اُسی کی اطاعت اور بندگی کی اور توفیق اُسی کی طاعت اور بندگی سے حاصل ہوتی ہے اور وہی ہے مالک ساری چیزوں کا اور وہی ہے دینے والا ہر چیز کا جسمیں تمکو فائدہ ہے اور وہی ہے دور کرنے والا ہر چیز کا جسمیں تمکو نقصان ہے اور وہی ہے مالک ساری دنیا اور آخرت کا اور وہی ہے دینے والا دنیا اور آخرت کا اور وہی ہے دور کرنے والا دنیا اور آخرت کا اور وہی ہے پاک کرنے والا دلوں کا اور وہی ہے خوش کرنے والا دلوں کا اور وہی ہے خوش کرنے والا نفسوں کا اور وہی ہے دور کرنے والا نفسوں کا اور وہی ہے دور کرنے والا اُس سبب سے جان لیوا ہے

اشہدان لاالہ الا اللہ واشہدان محمدا رسول اللہ بہت شدت سے روے مسلمان یہانتک کہ قریب پھٹ جانے کے ہوے دل مسلمانون کے
وقت ذکر اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قریب تھا کہ بلال قطع کردین اذان کو بسبب لاحق ہونے خوف اور درد اور رونے
کے مسلمانون کو اور ذکر مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب فارغ ہوے بلال رضی اللہ عنہ اذان سے نماز پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے مسلمانونکو پس جب فارغ ہوے حضرت عمرؓ نماز سے اور بیٹھے کہا بلال نے کہ یا امیر المومنین سرداران لشکر شام کے کھاتے ہین تازہ گوشت
چربیون اور صاف روٹی کو اور وہ چیزین ضعیف مسلمانونکو نہین ملتی ہین اور نہین پہونچتے ہین ضعیفون کے ہاتھ اُن چیزون تک پس پوچھا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیفیت اس امر کی پس کہا یزید بن ابی سفیان نے کہ زخ ہمارے اس ملک کا ارزان ہے اور ہم پہونچتے ہین اُس چیز کو
جو کہا ہے بلال نے یہان جیسا کہ ہم کھاتے تھے اور قوت دیتے تھے اپنی جانونکو تجارتین پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اگر یہی بات ہو تو کھاؤ گوارا
ہو تمکو اور نہ جدا ہونگا مین اپنی جگہ سے یہانتک کہ یکجا کرو تم میرے پاس اُن لوگونکو جو اپنی جگھون مین ہین یعنی لکھو تم محتاج مسلمانونکو جو شہرون
مین اور گانون مین ہین پس مقرر کرون مین واسطے ہر ایک گھر بار والے کے وہ چیز جو کفایت کرے اُنکو گیہون اور جو اور شہد اور زیت
اور عدس اور سرکہ اور سوا سے اسکے اور جو کچھ اُنکو ضرور ہو پھر کہا حضرت عمرؓ نے ضعفاے مسلمین سے کہ یہ چیزین تمھارے واسطے
تمھارے سردارون سے لینگی اور سوا سے اُسکے جو دونگا مین تمکو بیت المال سے پس اگر موقوف اور منقطع کردین یہ چیزین تمسے سردار
تمھارے آگاہ کرو تم مجکو یہانتک کہ معزول کرونگا مین اُنکو پھر حکم دیا حضرت عمرؓ نے مسلمانونکو کوچ کرنے کا پس جب ارادہ کیا حضرت عمرؓ نے اپنے
اونٹ پر سوار ہونیکا اور جو لباس بکری کے بالونکا بنا ہوا وہ پہنے تھے وہ ٹکڑون سے تہ بتہ سیاہ ہوا تھا اور تھے اُسمین چودہ پیوند اور بعض
پیوند چمڑے کے تھے پس کہا مسلمانون نے کہ یا امیر المومنین اگر سوار ہو تم عوض اپنے اونٹ کے کسی گھوڑے پر اور پہن لو تم کپڑون کو کہ یہ
باعث بڑی ہیبت کا ہوگا تمھارے دشمنون کے دل مین پس آئے مسلمان آگے اُنکے درانحالیکہ درخواست کرتے تھے اور نرمی کرتے تھے
اُنکے ساتھ یہانتک کہ منظور کیا حضرت عمرؓ نے اُنکی درخواست کو اور نکال ڈالا اپنے لباس کو اور پہنا سفید کپڑون کو زبیر نے بیان کیا ہے
کہ مین جانتا ہون کہ وہ کپڑے مصر کے تھے اور قیمت اُسکی پندرہ درہم تھی اور ڈال لیا تھا اُنھون نے اپنے شانہ پر ایک دستار کو نہ وہ بڑی تھی
اور نہ چھوٹی تھی اور دیا تھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور لایا گیا اُنکے سامنے ایک بزدون سبز رنگ نر ادین روم سے پس جب
سوار ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُسکی پشت پر خوش رفتاری کی بزدون نے اُنکی سواری مین پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے اُسکی چال ڈھال کو جلد اُترے اُسکی سواری سے اور کہا کہ چھوڑ دو تم میری نعرش کو چھوڑ دے اللہ تعالی تمھاری نعرشونکو
دن قیامت کے قریب تھا کہ بھائی تمھارا ہلاک ہو جاوے بسبب اسکے داخل ہوا میرے دل مین کبر اور مین نے سنا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لایدخل الجنۃ من کان فی قلبہ وزن مثقال حبۃ من خردل من کبر ولا یدخل
النار من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور قریب تھا کہ ہلاک کرے مجکو سپید کپڑا تمھارا اور بزدون خوش رفتار تمھارا
پھر نکالڈالا حضرت عمرؓ نے ان کپڑون کو اور پہن لیا اپنے پچھلے لباس کو راوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوے ارادہ
کھائی پہاڑ اور اُسکے چڑھنے کے بیت المقدس کی راہ مین پس ملاقی ہوے اُن سے ایک قوم مسلمانون کی جو کپڑے دیباج کے

پہنچے جسکو اُنھوں نے یرموک سے پایا تھا پس حکم کیا حضرت عمرؓ نے مٹی ڈالنے کا اُنکے منھ پر اور پھاڑ ڈالنے کا اُنکے کپڑوں کو اور برابر چلتے
تھے وہ کھائی پہاڑ پر یہانتک کہ قریب بیت المقدس کے پہونچے پس جب دیکھا بیت المقدس کو کہا اُنھوں نے اللہ اکبر اللہ اکبر اللھم
افتح لنا فتحا کبیرا واجعل لنا من لدنک سلطانا نصیرا اور استقبال اُنکا کیا گروہ مسلمانوں اور سردار نشانوں نے اور چلے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ یہانتک کہ پہونچے وہ اُسجگہ میں جہاں ابوعبیدہ بن الجراح اُترے تھے پس کھڑا کیا گیا اُنکے واسطے ایک خیمہ بنا ہوا بالوں کا
پس بیٹھے اُسکے کنارے کی جانب میں مٹی پر پھٹے کپڑے ہوئے اور چار رکعت نماز پڑھی اُنھوں نے راوی نے بیان کیا ہے کہ بلند ہوا واسطے مسلمانوں
ایک بڑا شور جنبش دینے والا ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور سُنا اہل بیت المقدس نے شور کو بدون لڑائی کے پس چڑھ گئے وہ شہر پناہ پر
پس کہا اُسنے اُنکے بطریق نے کہ سختی ہو تیرے دیکھو تم کہ عرب کا کیا حال ہے جو بلند ہوئے ہیں آواز میں اُنکی بدون لڑائی کے پس قریب ہوا
ایک مرد عرب منتشرہ سے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے آگاہ کرو تم ہمکو اپنے قصد سے مسلمانوں نے کہا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ آئے
ہیں ہمارے پاس مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس یہ شور مسلمانوں کی خوشی کا بسبب اُنکے آنے کے
ہے پس پھیرا وہ متفرہ اور آگاہ کیا اُسنے بطریق کو مسلمانوں کے کلام سے پس چپ ہو رہا وہ اور کچھ کلام نہیں کیا اُسنے پس جب صبح ہوئی
اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو کہا اُنھوں نے کہ عامر جاؤ تم قوم کی طرف اور آگاہ کرو تم اُنکو اس امر سے کہ میں
آیا ہوں پس گئے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور پکارا اُنکو اور کہا اُسنے کہ اے لوگ اس شہر کے ہمارے سردار امیر المومنین عمر بن الخطاب
آئے ہیں پس کیا کروگے تم اُس امر میں جو تمنے کہا تھا پس آگاہ کیا لوگوں نے بطریق کو پس نکلا وہ اپنے کنیسہ سے اور وہ لباس بنلبوٹا لوگا
پہنے تھا اور گرد اُسکے راہب اور قس اور اساقفہ تھے اور اُٹھائی گئی تھی اُسکے سامنے بڑی صلیب جسکو وہ نہیں نکالتا تھا اہل شہر کیواسطے
مگر اُنکی عید میں اور چلا اُسکے ساتھ باطلیق جو حاکم بیت المقدس کا تھا اور وہ کہتا تھا بطریق سے کہ اگر تو اُنکی صفت کو پہچانتا ہے تو خبر دالانہ
کھڑے ہونگے ہم اُنکے واسطے دروازے کو اور چھوڑ دے تو ہمکو اور عادات ان عرب کو پس مٹا دینگے وہ ہمکو یا مٹا دینگے ہم اُنکو بطریق نے
کہا کہ میں ایسا ہی کرونگا اور بلند ہوا وہ شہر پناہ پر اور سامنے آیا ابوعبیدہ بن الجراح کے کہ کہو تم جو تمکو منظور ہو ای شیخ نیک اور
خوش سیرت ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ امیر المومنین جنکے اوپر کوئی سردار نہیں ہے ابھی آئے ہیں پس نکلو تم انکی طرف اور لو تم
اُسسے امان اور ذمہ اور مقرر کرو تم اُنکے واسطے جزیہ کو بطریق نے کہا کہ ای مرد اگر سردار تمھارے آئے ہیں اور وہ ایسے ہیں جنپر کوئی
سردار نہیں ہے پس کہو تم اُسسے کہ قریب اور سامنے ہوں وہ تمسے پس پہچانیں ہم اُنکی صفت اور نعت سے اور جدا کرو تم اُنکو اپنے
بیچ سے اور ٹھہریں وہ سامنے شہر پناہ کے تاکہ دیکھیں ہم اُنکو پس اگر ہونگے وہ ساتھی ہمارے جنکی صفت ہم انجیل میں پاتے ہیں
اُتریں گے ہم اُنکی طرف اور منعقد کرینگے ہم اُنسے امان اور ذمہ داری کو اور اقرار کرینگے ہم اُنکے واسطے جزیہ دینے کا اور اگر وہ سوائے
اُس شخص کے ہیں جنکی صفت اور نعت ہمکو معلوم ہے پس نہیں ہے تمھارے واسطے ہماری طرف سے سوائے لڑائی کے پس پھیرے
ابوعبیدہ بن الجراح بجانب حضرت عمرؓ کے اور آگاہ کیا اُنکو بطریق کے مقولہ سے پس تصدیق کیا حضرت عمرؓ نے کھڑے ہونے اور چلنے کا
پس کہا اُسنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یا امیر المومنین جاتے ہو تم اُنکی طرف تنہا اور نہیں ہے تمھارے پاس

کوئی ساز و سامان لڑائی کا سوائے اس موقع کے پس ہم ڈرتے ہیں تمہارے واسطے (اس امر کو کہ) وہ تمہارے ساتھ بیوفائی کریں پس پہونچیں اور یا جاویں وہ تمکو پس کہا اور پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اس آیت کو قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المومنون پھر طلب کیا انھوں نے اپنے اونٹ کو پس لایا گیا اونٹ انکے پاس پس سوار ہوئے وہ اسپر اور لباس انکا وہی مرقع تھا اور سوائے اسکے اور کچھ نہ تھا اور تھا انکے سر پر ایک ٹکڑا گلیم قطوانی کا جس سے باندھا تھا اپنے سر کو اور سوائے ابو عبیدہ بن الجراح کے انکے ساتھ کوئی نہ تھا اور چلتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح سامنے انکے یہانتک کہ نزدیک ہوئے وہ شہر پناہ کے اور ٹھہرے سامنے بطریق اور باطلیق کے اور کلام کیا اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای لوگو یہ امیر المومنین آئے ہیں پس پڑھایا بطریق نے اپنی نگاہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیطرف پس مشہور کیا اور کہا اسنے اپنی بلند آواز سے کہ یہی قسم ہے خدا کی وہ شخص ہیں جنکی صفت اور نعت ہم اپنی کتابوں میں پاتے ہیں اور یہی وہ شخص ہیں کہ ہوگی فتح ہمارے شہر کی انکے ہاتھ پر اور ضرور یہ بات ہوگی پھر کہا اسنے اہل بیت المقدس سے کہ سختی ہو تمپر اگر دروازہ نہ کھولو تم انکے پاس اور منعقد کرو تم انسے امان اور ذمہ داری کو پس یہی قسم ہے خدا کی صحابی محمد بن عبد اللہ کے بیٹے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس جب سنا رومیوں نے کلام بطریق کا چلا وہ اور اترے جلد جلد جان انکی ضیق میں تھی بیچ محاصرہ سے اور کھولدیا انھوں نے دروازے کو اور آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس درانحالیکہ درخواست کرتے تھے اسنے عہد اور ذمہ کے اور اقرار کرتے تھے جزیہ دینے کا پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو اس حال سے تو عاجزی کی انھوں نے واسطے اللہ تعالیٰ کے اور گر پڑے سجدہ میں اونٹ کی پالان پر سامنے آئے رومیوں کے اور کہا کہ اسنے کہ پھر جاؤ تم اپنے شہر کی طرف اور تمہارے واسطے ذمہ اور عہد ہوگا اگر درخواست کروگے تم ہمسے اور اقرار کرینگے ہمارے واسطے جزیہ دینے کو راوی نے بیان کیا ہے کہ موجب کی قوم نے اپنے شہر کی طرف اور بند نہیں کیا انھوں نے دروازے کو اور پھرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے قیام گاہ اور لشکر کی طرف اور رات گذرانی وہاں پس جب دوسرا دن ہوا اٹھ کھڑے ہوئے وہ پس داخل ہوئے بیت المقدس میں اور تھا داخل ہونا انکا روز شنبہ کے روز اور ٹھہرے وہاں جمعہ تک اور ایک نشان خراب کا بنایا اسمیں اور وہ جگہ مسجد کی ہے اور آئے پس نماز جمعہ کی پڑھائی اپنے ہمراہیوں کو پس قصد کیا رومیوں نے انکے ساتھ بیوفائی کا اور تھا ابو الجعید جسنے بیچ اور بلا میں ڈالا تھا رومیوں کو یہ ملوک میں اہل بیت المقدس کے نزدیک بسبب اپنے لڑکے بالوں اور مال کے پس کہا ان لوگوں نے ابو الجعید سے کہ کیا رائے تیری ہے ہمارے غدر اور بیوفائی کرنے میں ان عرب کے ساتھ جسوقت کہ مشغول ہوں وہ اپنی نمازمیں اور سجدہ کریں وہ اور نہیں ہیں انکے پاس ہتھیار لڑائی کے پس کہا اس سے انکے ساتھی ابو الجعید نے کہ ای قوم نہ کرو ایسا کام اور نہ بیوفائی کرو تم انکے ساتھ اگر تم ایسا کروگے تو مغلوب کیے جاؤگے تم وقت بیوفائی اور غدر کے ولیکن ظاہر کرو تم انکے واسطے زینت دنیا کو اور چھوڑ دو انکو تم پس اگر وہ اہل دنیا ہیں اور اسکے خواہاں ہیں سوائے آخرت کے تو میں مشورہ دونگا اس کام کا جو تم انکے ساتھ کرنا چاہتے ہو انھوں نے کہا کہ ہم کون کام کریں ابو الجعید نے کہا کہ ظاہر کرو تم واسطے عرب کے اس چیز کو کہ جو تمہارے پاس زینت اور متاع دنیا اور دنیا کی اس چیز سے ہے جس سے ساتھی دنیا کا صبر نہیں کرسکتا ہے پس اگر طلب کیا انھوں نے اسکو اور قصد بیوفائی کا کیا پس تمکو اختیار ہے اس کام کے کرنے کا جسکا تم ارادہ رکھتے ہو راوی نے بیان کیا ہے کہ آئی قوم ان چیزوں پر جسکی وہ قدرت رکھتے تھے اچھے مال و متاع سے پس ظاہر کیا اسکو اور آراستہ کردیا اس کو

مسلمانونکو راہ مین پس مسلمان اُسکو دیکھتے تھے ہنگام آنے بیت المقدس کے اور تعجب کرتے تھے اور یہ کہتے تھے الحمد للہ الذی اورثنا ہذا الیوم الجمعہ
مثل ھذا من الدنیا ولو سویت الدنیا عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی الکافر منہا شربۃ ماء عون بن سلام نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہین تھا
کوئی مسلمان ایسا جسنے ہاتھ لگایا ہو کسی چیز پر اُنکی متاع سے اور ابو الجعید نے اُنسے کہا کہ یہ وہی قوم ہی جنکی تعریف اللہ تعالی نے
توریت اور انجیل مین بیان کی ہی اور وہ ہمیشہ حق پر ہین اور کوئی شخص اُنکی لڑائی مین نہ ٹھہریگا بجہت کہ وہ قائم رہینگے اُس چیز پر جسپر وہ
قائم ہین واقدی رح نے بیان کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دس دن بیت المقدس مین قیام کیا شہر بن حوشب نے روایت کی ہی کہ کعب بن احبار
کہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جسوقت مصالحہ کیا اہل بیت المقدس سے اور داخل ہوے وہ وہان تو اقامت کی اُنھون نے وہان
دس دن اور آیا مین اُنکے پاس اور رہا مین ایک گانو مین دیہات فلسطین سے پس آیا مین انکے پاس تاکہ اسلام اختیار کرونمین اُنکے ہاتھ پر اور سبب اُسکا یہ تھا
کہ میرے باپ بڑے جاننے والے اُس چیز کے جو نازل کی تھی اللہ تعالی نے موسی بن عمران علیہ السلام پر اور مجکو بہت دوست رکھتے تھے اور مجھپر بہت
شفقت کرتے تھے اور کوئی چیز اُنھون نے مجھسے نہین چھپائی تھی مگر یہ کہ تعلیم اور آگاہ کردیا تھا مجکو اُس چیز سے پس جب اُنکی موت کا وقت آیا بلایا
اُنھون نے مجکو اپنے پاس اور کہا کہ اے میرے بیٹے تم جانتے ہو کہ مین نے نہین جمع کیا اور نہین اُٹھا رکھا تمسے کسی چیز کو جسکو مین جانتا تھا مگر مین ڈرتا
ہون تمھارے واسطے کہ خروج کرین بعض جھوٹے لوگ پس تبعیت کرو تم اُنکی اور نہین رکھتا ہون ان دو ورقون کو اس مکان کے روز دنمین جسکو تم دیکھتے ہو پس نہ
متعرض ہونا اور نہ دیکھنا اُنکو مگر اُسوقت کہ سنو تم خبر نبی کی جو آخر زمانہ مین مبعوث ہونگے اور نام اُنکا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا پس اگر جا پہنچا
اللہ تعالی تمھارے ساتھ تمنے اُنکو اور بہتری کو پس تبعیت کروگے تم اُنکی پھر مرگئے میرے باپ بعد اس وصیت کرنیکے مجکو پس دفن کیا مین نے اُنکو پس نہین تھی
کوئی چیز دوست تر مجکو اس امر سے کہ گذر جاوین ایام تعزیت کے تاکہ دیکھونمین کہ اُن دو رقونمین کیا ہی پس جب گذر گئے دن تعزیت کے آیا مین روز کے طرف
پس کھولا مین نے اُسکو اور نکالا مین نے اُن دونون ورقون کو اور پھیلایا مین نے اُنکو اور نظر کی مین نے بجانب اُس چیز کے جو اسمین تھی اور
دیکھا مین نے کہ اسمین یہ لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین لا نبی بعدہ مولدہ بمکۃ ومہاجرہ طیبۃ الطیبۃ امتہ الحامدون لفظا ولا
غلیظ ولا سخاب بالاسواق الحامدون اللہ علی کل حال الذین یحمدون اللہ علی کل حال الستہم رطبۃ بالتکبیر والتہلیل وھو منصور علی کل من ناداہ من اعدائہ حتی یضع
حربہم ویستودن اوساطہم انا میاہم فی صدورہم وتراحمہم بینہم تراحم الانبیاء بین الامم وہم اول من یدخل الجنۃ یوم القیامۃ بین الامم وہم
السابقون المقربون الشافعون المشفع فحصر کعب نے کہا ہی کہ جب پڑھا مین نے اُسکو کہا مین نے دل مین کہ آیا کوئی چیز بھی میرے
باپ نے مجکو تعلیم کی ہی جو اس سے بہتر ہو پھر توقف کیا مین نے بعد موت اپنے باپ کے جبتک کہ اللہ تعالی نے چاہا تا اینکہ سنا مین نے
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوے ہین مکہ معظمہ مین اور وہ مکر ظاہر کرتے ہین اپنے کام کو پس کہا مین نے اپنے دل مین یہ وہی ہین لا محالہ
قسم ہی خدا کی اور برابر مین ذکر اور گفتگو کرتا تھا اُنکے حال اور کام سے یہانتک کہ بیان کیا لوگون نے مجھسے کہ مکہ کو چھوڑ کر یثرب مین آے ہین
پس نگاہ رکھتا مین اُنکے معاملہ کی یہانتک کہ جہاد کیا اُنھون نے اور لڑے وہ لڑائیان اپنی اور غالب ہوے اپنے دشمنون پر پس قصد اور
سامان کیا مین نے اُنکے پاس جانیکا پس سنا مین نے کہ اُنھون نے اس عالم سے انتقال فرمایا پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ شاید یہ وہ نہین
تھے جنکا مین انتظار کرتا تھا تا اینکہ دیکھا مین نے اپنے خواب مین کہ گویا دروازے آسمانکے کھولے گئے ہین اور فرشتے گروہ در گروہ اُترتے ہین

اور کہنے والا یہ کہتا ہی کہ انتقال فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور موقوف اور منقطع ہوئی وحی اہل زمین سے پس بعد اس خواب کے پھرا مین بجانب زمین اپنی قوم کے اور پہونچی مجکو یہ خبر کہ بعد اُنکے ایک خلیفہ ہوے ہین اُنکی امت سے جنکا نام ابوبکر صدیق ہی پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ جاؤنگا مین اُنکے پاس نہین دیر ہوئی تھی کہ آیا ہمارے طرف لشکر اُنکا ملک شام مین پھر آئی میرے پاس خبر اُنکی وفات کی پھر سنا مین نے کہ اُنکے بعد ایک شخص خلیفہ ہوے ہین جنکا نام عمر ہی پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ نہ داخل ہونگا مین اس دین مین جبتک کہ معلوم کرونگا مین حقیقت اُسکی اور برابر مین اُمید رکھتا تھا یہانتک کہ آئے عمر بن الخطاب بیت المقدس مین اور مصالحہ کیا اُنھون نے وہانکے لوگون سے اور دیکھا مین نے وفاے عہد اور عمل جیر کو جو اللہ تعالی نے اُنکے دشمنونکے ساتھہ کی تھی پس جانا مین نے کہ یہی لوگ اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین اور ارادہ اور گفتگو کیا مین نے اپنے دل مین اُنکے دین مین داخل ہونے پر اور مین پس پیش کرتا تھا اس امر مین پس قسم ہی خدا کی کہ ایک رات مین کھڑا تھا اپنے کوٹھے پر اور اُسیوقت ایک مسلمان یہ آیت پڑھتے تھے یا ایہا الذین اوتوا الکتاب امنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من قبل ان نطمس وجوہا فنردہا علی ادبارہا او نلعنہم کما لعنا اصحاب السبت وکان امر اللہ مفعولا سنا مین نے اس آیت کو دو بار پس قسم ہی خدا کی اس امر کو کہ نہ صبح کرونگا مین تا اینکہ پھر جاینگا مجھہ میر پس کوئی بات مجکو صبح کے پھرنے سے زیادہ دوست نہ تھی پس جب صبح ہوئی چلا مین اپنے گھر سے اور پوچھا مین نے حال عمر بن الخطاب کا پس کہا گیا مجھسے کہ وہ بیت المقدس مین ہین پس قصد کیا مین نے انکی طرف اور وہ اسیوقت نماز صبح کی پڑھ چکے تھے مع اپنے ساتھیونکے پس سامنے آیا مین اُنکے اور سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے اور کہا کہ تم کون ہو پس کہا مین نے کہ مین کعب احبار ہون مین آیا ہون بارادہ داخل ہونے دین اسلام کیواسطے کہ مین نے دیکھا اور پایا ہی صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکی اُمت کی اُتری ہوئی کتابون مین تحقیق اللہ تعالی نے وحی کی تھی بجانب موسی علیہ السلام کے اپنی بعض کتاب مین اور فرمایا ہی یا موسی انی ما خلقت خلقا اکرم من محمد لو کان ما خلقت جنۃ ولا نارا ولا شمسا ولا قمرا ولا ارضا ولا سمنۃ خلیلا لاجل ان یلتقی اخر الزمان اللہ موجود یوسع الرحمۃ النبی الامی النہامی القرشی الوحید یا لموحدین الشدید علی الکافرین سریع مثل علانیتہ وقولہ لا یبالی ان فعل القریب والبعید عندہ سواء ہم اصلون متواحمون پس کہا حضرت عمر نے کہ آیا سچ ہی جو تم کہتے ہو اے کعب کہا کعب نے کہ ہان قسم اُسکی جو سنتا ہی میرے اس کہنے کو اور جانتا ہی اُس چیز کو جو پوشیدہ ہی سینون مین پس کہا حضرت عمر نے الحمد للہ الذی اعزنا الاسلام وشرفنا وحمنا بحمتہ النبی وسعت کل شی دعا النبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آیا ہو سکتا ہی تمسے اے کعب کہ داخل ہو ہمارے دین مین پس کہا کعب نے کہ یا امیر المومنین آیا تمھاری کتاب مین جو تمپر نازل ہی ذکر تمھارے نبی کا پس حضرت عمر نے کہا ہان پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو ووصی بہا ابراہیم بنیہ ویعقوب یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ام کنتم شہداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی قالوا

نعبد الٰہک واٰلہ اٰبائک ابراہیم الایہ پھر پڑھی حضرت عمر نے آیت ماکان ابراہیم یہودیا ولا نصرانیا ولکن کان پھر پڑھی یہ آیت ومن یبتغ غیر
الاسلام دینا فلن یقبل منہ پھر پڑھی یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا پھر پڑھی یہ آیت وما جعل
علیکم فی الدین من حرج ملتنا ابیکم ابراہیم ہو سماکم المسلمین من قبل کعب احبار نے بیان کیا ہے کہ جب سنا میں نے یہ کہا
یا امیر المومنین انا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ پس خوش ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بسبب مسلمان ہونے
کعب کے پھر کہا انھوں نے کعب سے کہ آیا ہو سکتا ہے کہ چلو تم میرے ساتھ مدینہ طیبہ کو پس زیارت کرو تم قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی اور فائدہ حاصل کرو تم قبر شریف کی زیارت سے پس کہا میں نے کہ ہاں یا امیر المومنین میں ایسا ہی گردنگار ادمی ہے بیان
کیا ہے کہ کوچ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بعد ازینکہ لکھدیا اہل بیت المقدس کو عہد نامہ اور ساکن کر دیا ان کو اون کے شہر میں
والے جزیہ پر اور روانہ ہوئے مع اپنے لشکر کے بجانب جابیہ کے پس ٹھہرے وہاں اور ترتیب دیا دفتر کو اور لیا خمس واسطے
اللہ غالب اور بزرگ کے اس چیز سے جو دی اور پوری کی تھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر پھر تقسیم کیا ملک شام کو دو قسموں پر
دیا ابو عبیدہ بن الجراح کو خوزان سے حلب تک اور جو اسکے قریب تھا اور حکم کیا ان کو روانگی حلب اور وہاں کے لوگوں
سے لڑنے کا یہاں تک کہ فتح کرے اللہ تعالیٰ حلب کو اون کے ہاتھوں پر اور دیا ارض فلسطین اور ارض القدس
اور ساحل یزید بن ابی سفیان کو اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو حاکم اوپر اور حکم کیا انکو کہ لڑیں وہ ساکنان قیساریہ
سے تا اینکہ فتح کرے اللہ اس کو اون کے ہاتھوں پر اور دیا اکثر ملک اجنادین کا ابو عبیدہ بن الجراح کو مع خالد بن
الولید کے اور روانہ کیا عمرو عاص کو بجانب مصر کے اور مقرر کیا عہدہ قضائے حمص پر عمیر بن سعید الانصاری کو پھر
روانہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کعب کو اپنے
ساتھ لیا اور مدینہ منورہ کے لوگ گمان کرتے تھے اس امر کا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اقامت کریں گے ملک
شام میں بسبب دیکھنے کثرت بہتری اور پاکی اور ارزانی نرخوں ملک شام کے اور اس وجہ سے کہ اس ملک کو بلاد انبیا
کہتے ہیں اور وہ ارض مقدس ہے اور اس سے محشر ہوگا پس ڈھونڈتے تھے اون کی خبر کو اور نکلتے تھے شہر کے باہر مدت
بانتظار انکے آنے کے یہانتک کہ آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور جنبش میں آیا مدینہ طیبہ انکے آنے کے دن میں اور خوش ہوئے
صحابہ اون کے آنے سے اور سلام کیا امیر اور مرحبا کہا اور سبارکباد دی انکو اس چیز پر جو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے انکے ہاتھوں پر پس
پہلے سب کے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد شریف میں اور سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور چند رکعتیں نماز کی پڑھیں اور بلایا کعب احبار کو اور کہا اسنے بیان کرو تم مسلمانوں سے جو کہ
دیکھا تھا تم نے دو رقوں میں پس بیان کیا کعب نے پس زیادہ کیا لوگوں نے ایمان کو رضی اللہ عنہم اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ قسم ہو اُس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی اور وہ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہی کہ نہین اعتماد کیا مین نے فتوح ملک شام کی خبر مین مگر صدق و راستی کو اور نہین بیان کیا مین نے اُس خبر کو مگر طریقہ راستی سے تاکہ ثابت کرونمین اُسمین بزرگیان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور خاک مین ملاؤن مین اُسکے سبب سے تاکین اہل بغض اور منکرین سنت اور فرض کی اسواسطے کہ اگر نہوتے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ خواہش اور ارادہ اللہ غالب کے اور بزرگ کے تو نہوتے سرشام و عجم مسلمانونکی ملکیت اور قبضہ مین اور نہ ظاہر اور بلند ہوتا نشان اُس دین کا پس واسطے اللہ کے تھی بینکو کاری اُنکی کہ بتحقیق کوشش اور جہاد کیا اُنھون نے اور صبر کیا اور ثابت قدمی کی اُنھون نے واسطے مقابلے دشمن کے اور خرچ کیا اُنھون نے اپنی کو مشش کیا اور نہین کمی کی اُنھون نے یہانتک کہ دور کردیا اُنھون نے کفر کو اُسکے تخت سے اور آمادہ ہوگیا کفر اپنے چلے جانے پر اور ذلیل اور خوار کیا اُنھون نے کسری اور قیصر اور جلندکر کی کو تا اینکہ برتر اور ظاہر ہوگیا اسلام اور ذلیل اور خوار ہوا کفر اور تیرے کو پھرا اسی واسطے اللہ تعالے نے اُنکے حق مین یہ ارشاد فرمایا فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر واوزاعی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور بھیجا سرداران شام کو تو بھیجا اُنھون نے ابو عبیدہ بن عامر الجراح رضی اللہ عنہ کو بجانب حلب اور انطاکیہ اور معرہ اور اُن قلعونکے جو ان مقامات کے نزدیک تھے اور بھیجا عمرو بن العاص کو بجانب مصر کے اور بھیجا یزید بن ابی سفیان کو بجانب کرانہاے دریاے شام کے پس پہونچے اور اُترے یزید بن ابی سفیان دہان اور قیساریہ مین لوگ بکثرت گردہ در گردہ تھے اور حاکم دہان کا قسطنطین ہرقل بادشاہ بیٹا تھا اور اُس کے ساتھ اسی ہزار فوج تھی رومیون اور عربا اور نصرہ اور قوم دوسیہ سے پس جب دیکھا قسطنطین نے بجانب مسلمانون کے کمک طلب کی اُسنے ہرقل سے اور بھیجا

ہرقل نے حاکم مرعش لاذن بن منجال کو ساتھ بیس ہزار دلیران قوم دوسیہ کے اور بھیجین اسکے واسطے کشتیان غلہ اور کھانیکی جب دیکھا
یزید بن ابی سفیان نے یہ حال اور جانا انھون نے کہ نہین قدرت ہمکو قیساریہ پر خط لکھا انھون نے بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب کے اس عبارت سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم من یزید بن ابی سفیان عاملہ علی بعض الشام الی امیر المومنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی
القیوم واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد یا امیر المومنین انی نزلت قیساریہ وھی مدینۃ اھلھا بالغلق کثیرۃ الجند ولیس لیھا سبیل الا
قسطنطین بن الملک ھرقل فی اسرتہ وبایدیھم قد انجلا بصاحب مرعش وھو لاذن بن منجال فی عشرین الفا سوی الدوسیۃ والمراکب تحیط علیھم
کل یوم بالعلوفۃ والطعام وارید الانجلاء عنھم والسلام اور یہ بھیجا خط کو بجانب حضرت رضی اللہ عنہ کے ساتھ سالم بن حمید النخعی کے پس جب پہونچے سالم مدینہ
طیبہ مین سپرد کیا خط حضرت عمر کو اور سلام کیا اُنپر پس کہا حضرت عمر نے کہ یہ خط کہان سے ہے سالم نے کہا کہ تمہارے عامل یزید بن ابی سفیان
کی طرف سے ہے پس لیا حضرت عمر نے خط کو اور کھولا اور پڑھا اُسکو پس جب پہونچے اُسکی انتہا کو کمال فکر یزید بن ابی سفیان کے کام اور اُنکی درخواست
مین کی اور سیوقت حضرت علی آئے پس اُٹھ کھڑے ہوئے حضرت عمر اور معانقہ کیا اُنسے اور سلام کیا ایک نے دوسرے کو پھر بیٹھ گئے وہ دونون صحابی پس کہا
حضرت علی نے کہ یا امیر المومنین کیونکر ہے حال تمہارا پس کہا حضرت عمر نے کہ مین اللہ کیطرف سے ساتھ نیکی اور بہتری کے ہون اور مین اُس سے درخواست
اعانت کی کرتا ہون اُس کام مین جو اُسنے مجکو سپرد کیا ہے قسم ہے خدا کی کہ اگر ضایع اور رائیگان جاویگی کوئی بکری کنارے دریاے فرات کے تو ہونگے
ہونگے اُسکے سبب سے اور یہ خط یزید بن ابی سفیان کا جو قیساریہ شام پر ہین بطلب کمک کے مجھسے آیا ہے پس کہا حضرت علی نے کہ تم
مسلمانون پر کچھ رنج اور غم نکرو اور نہ بے صبری کرو تم اسواسطے کہ اللہ تعالی قریب تر اُسکو فتح کریگا پھر بحالت خاک مین ملانے مشرکین
کے پس کمک کرو تم یزید بن ابی سفیان کی جسقدر قدرت رکھتے ہو تم پس خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو
بحکم کمک کرنے اور مدد دینے یزید بن ابی سفیان کے اور روانہ کیا اُنکے پاس خط کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ تعداد لشکر کی ساتھ
ابو عبیدہ بن الجراح کے بیس ہزار اور ساتھ یزید بن ابی سفیان کے چھ ہزار اور ساتھ عمرو بن العاص کے دس ہزار تھی پس جب پہونچا خط
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا اُنھون نے یزید بن ابی سفیان کے پاس تین ہزار سوارون کو ہمراہ
حرب بن عدی کے اور باقی رہی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس سترہ ہزار کہ اکثر اُنمین اہل یمن سے تھے اور معاملہ یہ گذرا ابو عبیدہ بن
الجراح نے صلح کی تھی اہل قنسرین اور حاضر کے ساتھ بحالت خواری اُن لوگون کے پانچ ہزار اوقیہ سونے اور اُسی قدر چاندی
سپید اور دو ہزار کپڑون اقسام دیباج اور پانچ سو بار شتر زیتون اور انگور پر پس جب تمام ہوئی صلح اُن کی اور منظور اور
حاضر کی اُنھون نے وہ چیز جسکے ذمہ دار رہے تھے وہ اپنے شہر سے لکھدی ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو دستاویز
صلح کی اور مقرر کین اُسمین شرطین اُنکے واسطے اور داخل ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اور چند سردار
مسلمان شہر مین پس کھینچا اُنھون نے شہر مین خط مسجد کا اور سُنا اہل حلب نے حال صلح قنسرین اور روانگی عرب کا اپنی
جان کو پس بہت گھبرائے اور وہ تھے اہل حلب پر دو شخص رئیس اور وہ دونون حقیقی بھائی ایک ماں باپ سے اور وہ رہتے
تھے شہر مین اور اُسوقت تک شہر قلعہ مین داخل نہ تھا بلکہ قلعہ سے جدا تھا اور ایک بطریق کا نام بیوقنا تھا اور دوسرے کا نام

یوحنا تھا اور باپ ان دونوں کا مالک ہو گیا تھا شہر حلب اور اسکی اطراف و جوانب کا نامدار عمائی پہاڑوں اور حد فرات کے اور برسوں
حلب کا وہ مالک رہا کہ کسینے اس سے جھگڑا نہیں کیا اور ہرقل بادشاہ روم نے حلب کو اسکے واسطے بطور جاگیر کے جدا کر دیا تھا بسبب
ڈر نے اسکی برائی اور اسکے بڑے مکر اور فریب سے اور ملوک روم کے اس سے ڈرتے تھے اور اسکی تعظیم کرتے تھے اور اس سے نہیں لڑتے تھے
بوجہ دوست رکھنے اپنی حکومت اور جمعیت کے اور اسوجہ سے کہ وہ جنبش میں لاتا تھا لوگونکو اپنے قصد اور ارادے سے کہ وہ جوان کم سن تھا پس
اس خیال سے کہ وہ مالک ہو جائے کل سلطنت کا بسبب اپنی قوت اور تدبیروں کے اور کثرت اور شدت اپنے بھائی مبذونکے پس
جب در آیا وہ عواصم میں خاص کر لیا اسنے قلعہ حلب کو واسطے رہائی اور حفاظت اپنے نفس کے اور بنایا اسکو اور شہر پناہ سے استوار
کیا اسکو اور فراخ دستی کی اسنے شہر میں پس جب ہلاک ہوا وہ مالک ہوا بعد اسکے بڑا بیٹا یوقنا اور وہ بڑا شجاع دلیر جمع کرنے والا مال کا
در آگے آنیوالا لڑائی میں تھا کہ نہیں ڈرتا تھا اسکی آگ سے اور بھائی اسکا یوحنا زم طبیعت تھا اور چھوڑ دیا تھا اسنے ملک کو
اپنے ہاتھ سے اور راہب ہو گیا تھا اور وہ اپنے زمانہ کا بڑا عالم تھا اور جب سنا اسنے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قصد کیا
ہے انکی طرف کا کہا اسنے اپنے بھائی یوقنا سے کہ کس چیز کیطرف میل کیا ہے تو نے اسنے کہا کہ عرب کی لڑائی برادر نہ چھوڑونگا میں انکو کہ وہ
میرے زمین اور شہر کے نزدیک آدیں اور دیکھا دونگا میں عرب کو یہ امر کہ میں ان بطارقہ شام وغیرہ سے نہیں ہوں جنکا سامنا اہل عرب نے
کیا ہے اور یوحنا پڑھا تھا انجیل اور مزامیر اور نہیں تھا اسکا کام مگر آباد کرنا کنائس اور بنانا دیروں اور مضبوط کرنا صومعوں اور لباس
اور کپڑے دینا سماسمہ اور قسوس اور راہبونکا اور مشغول ہونا انکے کاموں کا پس جب پہنچی ان دونوں بھائیوں کو خبر فتح حاضر اور قسطرین
کی بزور غلبہ اور قہر اور ادرے صلح کے اور یہ کہ عرب اس مقام پر اترے ہیں اور لشکر انکا معرات اور عواصم اور بقاع سے حد فرات تک مار
دھاڑ کرتا ہے پس یوحنا اپنے بڑے بھائی یوقنا کے پاس آیا اور کہا اس سے کہ میں چاہتا ہوں اس امر کو کہ خلوت کروں تیرے ساتھ ایک رات اور
مشورہ کروں تجھسے اور آگاہ کروں تجکو اپنی رائے سے اور اطلاع کروں تیرے رائے پر پس منظور کیا یوقنا نے اسکی درخواست کو پس جب یکجا ہوئے
وہ دونوں اور چھپایا انکو رات نے اکٹھا ہوئے وہ دونوں اپنے باپ کے ایک گھر میں جو قلعہ میں تھا پس جب بیٹھے وہ واسطے مشورہ
کے سامنے اپنے بھائی کے اور کہا اسنے کہ اے میرے بھائی آیا نہیں دیکھا تو نے اس چیز کو جو آئی اور آئی بادشاہ و سپہران عرب بھوکے اور ننگوں
سے اور اس چیز کو جو آئی اہل شام انکے ہاتھ سے مار ڈالنے اور لوٹ لینے اور زبردستی سے لینے مالونسے اور نہیں اترتے ہیں وہ کسی شہر پر شام کے
شہر دنسے مگر یہ کہ فتح کر لیتے ہیں اسکو اور مالک ہو جاتے ہیں وہانکے لوگونکے پس انکے ساتھ اس امر کے کرنیکا تو مشورہ دیتا ہے کہ گویا میں
انکے سامنے ہوں اور پہونچگئے ہیں وہ ہمپر پس کہا یوحنا نے کہ اے میرے بھائی بتحقیق تو نے بمشورہ طلب کیا مجھسے اپنے کام میں پس میں
نصیحت خالص کرونگا تجکو اگر قبول کرے تو میری نصیحت کو گو میں سن میں تجھسے چھوٹا ہوں اور لڑائی کے کاموں کو تجھسے کم جانتا ہوں پس
قسم ہے حق مسیح کی کہ اگر قبول کریگا تو میرے مشورہ کو تو بالا رہیگی بات تیری ہی اور درست اور سلامت رہیگا مال اور جان تیری پس کہا
یوقنا نے کہ میں تجکو خیر خواہ جانتا ہوں پس تیری کیا رائے ہے پس کہا یوحنا نے کہ میری رائے یہ ہے کہ بھیجو تو ایک ایلچی کو عرب کے پاس اور اگر تجکو منظور
ہو تو میں خود تیری طرف سے ایلچی ہو کر انکے پاس جاؤں پس خرچ کر دے تو ان کو کسی قدر مال اور درخواست کر

تو اُسنے صلح کی اور مقرر کر تو اُنکے واسطے ایک مقدار مال کو کہ دیا کرے تو اُنکو ہر سال مین جبتک اُنکے واسطے غلبہ ہو پس جب سُنا یوقنا نے
یہ کلام اپنے بھائی کا خشمناک ہوا اُسپر اور کہا کہ مسیح تیرا بُرا کرین کیا بُزدل اور عاجز ہے تیری اور تیری مان نے تجکو راہب اور نفس پیدا
کیا ہے اور تجکو بادشاہ اور لڑنیوالا نہین پیدا کیا اور راہبونکے دل نہین ہوتے ہین اسواسطے کہ غذا اُنکی زیت اور ترکاری ہے اور وہ گوشت
نہین کھاتے ہین اور لڑنیکو نہین پہچانتے ہین اور نہ اُنکو لڑائی مین دانش اندیشی ہے اور نہ لوگونسے بھڑنا جانتے ہین اور مین تو بادشاہ اور بادشاہ
کا بیٹا ہون اور میرے اُنکے بیچ مین سوائے لڑائی کے اور کچھ نہین اور نہ منصوب کر تو بادشاہونکو جانب عجز کے سختی ہو تجھپر اور کیونکر وہ سکتا ہے کہ میرے
کردیون ہم اپنا ملک عرب کو اور دیون ہم رسی اپنی جانونکی اُنکے ہاتھ مین بدون لڑے بھڑے پس جب سُنا یوحنا نے یہ کلام اپنے بھائی کا
ہنسا اُسکے کلام سے مثل ہنسنے متعجب کے اور کہا اُس سے کہ اے میرے بھائی قسم ہے حق مسیح کی کہ مین جانتا ہون اس امر کو کہ تیری سوت نہین کیا
آئی ہے اسواسطیکہ تو ستمگار اور باغی ہے کہ دست رکھتا ہے تو خونریزی اور ہلاکی جانونکو اور مین تیری جماعت کو ہر قتل کی اُس جماعت سے زیادہ
نہین جانتا ہون جسکو اُسنے یرموک مین یا اُنکے ساتھ یکجا کیا تھا اور اُن قوم کو ہمپر غلبہ دیا گیا ہے پس ڈر تو اللہ سے اور نہ اعانت کر تو اپنے
بھائی کی پر پس جب سُنا یوقنا نے کلام اپنے بھائی کا غضبناک ہوا وہ اور کہا اُسنے یوحنا سے کہ تو نے بہت بات چیت کی اور بڑی تعریف کی تو
اہل عرب کی اور مین مثل اُس جماعت کے نہین ہون جسکا ذکر تو نے کیا ہے اور اُنمین نہین ملایا جاتا ہے ولادہ برین مین تو ایک کو بھی اُن لوگون سے
جنکا تو نے اہل شہرون وغیرہ سے ذکر کیا ہے نہین جانتا ہون کہ اُسنے اپنے شہر کو از روے غلبہ اور قہر مسلمانون کے پیش از لڑائی کے سپرد
مسلمانونکے کر دیا اور مین نے الی اسواسطے یکجا کیا ہے کہ اُسکے سبب سے اپنی اذیت کو دفع کرون اور مین نے اہل عرب کی لڑائی پر اتفاق کر لیا ہے
پس اگر فتحیاب کرینگی صلیب مجکو اُنپر اور غلبہ دینگے مجکو مسیح مسلمانون پر تو تلاش اور طلب کرونگا مین عرب کو یہانتک کہ جاؤنگا مین
اُنکے پیچھے حجاز مین اور سیاہی لگا دونگا سب بادشاہونپر اور پھیرونگا مین ملک شام مین بادشاہ ہوکر اور ہر قتل مجھسے متقابلے
اور جھگڑے کی قدرت نہ رکھیگا اور اگر شکست دینگے مجکو عرب تو اُونگا مین اپنے اس قلعہ مین اور نہ چھوڑونگا اُسکو اسواسطیکہ مین نے
جمع کیا ہے اُسمین توشہ اور کھانا جو مجکو مدت تک کافی ہوگا اور رہونگا مین اُسمین گرامی اور معزز تا وقت موت کے اور نہ ڈالونگا مین اپنے ہاتھ
عرب کیطرف اور نہ خرچ کرونگا مین اپنے مال کو بدون سبب کے اور نہ حد سے تجاوز کرونگا مین ساتھ بیچ کسی معاملہ عرب کے ساتھ ایسے کلام
کے کہ جسمین تو بلاتا ہے مجکو صلح کیطرف مگر یہ سخت گیری کرونگا مین تجھپر بیشتر اُنکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ تحقیق گھبرا تھا شیطان
یوقنا کے دل کو اور آراستہ کر کے دکھایا تھا اُسکو بُرے کام کو پس جب سُنا یوحنا نے کلام اپنے بھائی یوقنا کا کہا اُسنے کہ تجکو مجھسے بات
کرنا ہمیشہ کے واسطے حرام ہے تا اینکہ رجوع کرے تو میری راے اور مشورہ کیطرف اور ہووے انتہاے کار تیرا میرے کلام کیجانب پس اُٹھ
گھر اہوا یوحنا بحالت خشمناکی کے پس جب دوسرا دن آیا کیا یوقنا نے سیاہ اپنے لشکر کو قوم ازین اوزنطرہ وغیرہ سے اور اپنے ساتھ
پس سب کیلئے ہتھیار مانگا اُسکو ہتھیار دیا اور تقسیم کیا مال کو اُنمین از سہل اور آسان ظاہر کیا تھا اُنپر معاملہ عرب کا اور کہتا تھا کہ
کہ وہ لوگ تھوڑے ہین بہت نہین ہین اسواسطے کہ جماعت اُنکی جدا اور متفرق ہوگئی ہے بعض اُنمین کے بجانب قیساریہ شام کے روانہ ہوے
ہین اور بعض اور طرف گئے ہین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یہ ارادہ کیا یوقنا نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی لڑائی پر قبل اسکے

کہ آوین اور پہونچین وہ اُسکے شہر کی طرف پھر متوجہ ہوا وہ ایک بطریق کیطرف اپنے بطارقہ سے جسکا نام کرکس یا اکرکلس تھا اور ساتھ کیے اُسکے ایکہزار ہتھیار بند اور مقرر کیا اُسکو واسطے نگہبانی اپنے شہر کے اور اسلیے کہ بچاوے وہ شہر کو تاخت اور تاراج ہونیسے اور روانہ ہوا یوقنا مع اپنے ساتھیونکے بقصد بھڑنے لشکر ابوعبیدہ بن الجراح اور مسلمانونکے اور مسلمان اُسدن بارہ ہزار مسلح تھے سوائے جو ہتھیار بند نہ تھے اور ظاہر کیے گئے اُنکے نشان اور وہ صلیب جسکی وہ تعظیم کرتا تھا اور وہ صلیب جواہر کی بنی تھی اور اُسکے گرد ایکہزار نشان تھے صیب بن ثعلبہ کندی نے بیان کیا ہی کہ اقامت کی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قنسرین مین بعد اُسکے کہ فتح کیا تھا اُسکو ساتھ صلح کے یہانتک کہ آیا اُنکے پاس قاصد مع خط امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جسمین حکم کیا تھا اُنھون نے یہ کہ روانہ کرین وہ کسیقدر لشکر اپنے ہمراہی کا پاس یزید بن ابی سفیان کے پس بھیجا ابوعبیدہ بن الجراح نے تین ہزار سوار ونکو اور میل کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے روانگی حلب کا پس چلا یا اُنھون نے ایکدرکو بنی ضمرہ سے جنکا نام کعب بن ضمرہ النضری تھا اور وہ بڑے دلیر اور سخت لڑنیوالے تھے اور جسوقت قائم ہوجاتے تھے وہ زمین پر واسطے لڑنیکے تو نہین ڈرتے تھے لشکر دشمن سے تھوڑے ہون یا بہت اور ساتھ کیا اُنکے ایکہزار سوار اور روانہ کیا آگے اپنے لشکر کے اور کہا اُسنے کہ ای کعب لڑنا تم ایسے لشکر سے جسکے مقابل کی طاقت تم مین نہو اور احتیاط کرنا اُس گبر سے اور دریافت کرنا اُسکے حال کو اور تمھارے پیچھے مین بھی کوچ کرونگا پس روانہ ہوے کعب بن ضمرہ بارادہ حلب کے اور یوقنا نے لشکر کے آگے خبر رسانیکے واسطے جاسوس مقرر کیے تھے پس خبر دی اُسکے جاسوسون نے کہ مسلمانون کا لشکر بارادہ اُسکے شہر ہو اُسکی لڑائی کے آتا ہی پس کہا اُسنے کہ کسقدر عرب ہین اس لشکر مین جاسوسون نے کہا کہ ایک ہزار ہین اور وہ اُترے ہین چھ میل کے فاصلہ پر تیرے شہر سے پس پوشیدہ بطور گاڈی کے بٹھایا یوقنا نے آدھے لشکر کو پھر روانہ ہوا وہ ساتھ آدھے لشکر کے یہانتک کہ پہونچا وہ سامنے مسلمانونکے اور مسلمان اُترے تھے اپنی جگہ مین ایک پانی کی نہر پر واسطے پانی کیلہ پانی پلاتے تھے وہ اپنے گھوڑونکو اور پورا وضو کرتے تھے پس وہ اسی حال مین تھے کہ دفعتہ یوقنا مع اپنے لشکر اور بطارقہ کے اُنکے سامنے آیا پس جب سامنے آیا اُنکے یوقنا اور صلیب اُسکے آگے تھے پکارا بعض مسلمانون نے بعض کو اور سوار ہوے وہ اپنے گھوڑونپر اور سوار ہوے کعب بن ضمرہ اپنے گھوڑے پر اور وہ آگے اپنی قوم کے تھے اور سامنے ہوے لشکر یوقنا کے پس اندازہ کیا اور دیکھا اُنھون نے اُسکے لشکر کو پانچہزار کی تعداد مین یوقنا نے اپنے لشکر کے دو حصے کیے تھے نصف اُسکے ساتھ اور نصف گاڈی مین تھا جب دیکھا کعب بن ضمرہ نے یوقنا اور اُسکے لشکر کو پھیرے وہ اپنے ساتھیونکی طرف اور کہا اُسنے کہ ای بندگان خدا مین نے دیکھا اور اندازہ کیا دشمنونکے لشکر کا وہ پانچہزار ہین اور وہ تمھارے واسطے بجاے مال غنیمت کے ہین یا نہین مقابلہ کریگا ایک تم مین کا اُنکے پانچ نفر سے مسلمانون نے کہا ہان قسم ہی خدا کی ایسا ہی ہوگا اور شجاعت دلاتے تھے بعض مسلمان بعض کو اور نزدیک ہوا ایک گروہ ساتھ ایک گروہ کے اور یوقنا نے اپنے لوگون اور غلامون اور بطارقہ کو حکم کیا اُن کو حملہ کا مسلمانونپر پس اُن سبھون نے بہت سخت حملہ کیا اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور مل گئین دونون جماعتین اور آئی لڑائی اور لڑے اہل عرب کی لڑائی اور یقین کیا تھا اُنھون نے غنیمت اور فتحیابی کا کہ دفعتہ ظاہر ہوا اُنپر لشکر گاڈیکا اور وہ پانچہزار تھے مسلمانونکے پیچھے سے اور حملہ کیا اُنھون نے مسلمانون پر مسعود بن عون الحجی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین اُس لشکر مین جسکو ابوعبیدہ بن الجراح نے بطور مقدمۃ الجیش کے کعب بن ضمرہ کے ساتھ بھیجا تھا اور موجود تھا اُسدنمین جسدن بھڑگئے دونون لشکر اور نکلا ہمارے لشکر گاڈیکا اور ہم لڑ رہے تھے اور ہم نہین جانتے تھے کہ اُنکا

لشکر گاڑی مین ہی بیٹھ کھائی دیا لشکر ہماری پشتونکی طرفسے اور دفعتہ آوازین گھوڑونکے سمونکی بلند تھین پس نہین آگاہ ہوے مگر اُسوقت کہ آپہوہ لشکر ہمپر پس یقین کیا ہمنے اپنی ہلاکی کا بعد اُسکے کہ یقین رکھتے تھے ہم حصول غنیمت کا اور ہوگئے ہم گرونکے بیچ مین پس ضرور ہوا ہمکو لڑنا پس جدا ہوگئے مسلمان تین گروہ مین ایک گروہ نے شکست اُٹھائی اور ایک گروہ نے واسطے لڑائی گاڑیکے قصد کیا اور ایک گروہ کو بڑے کے ساتھ رہا اور وہ کوشش کرتا تھا یوتنا اور اُسکے ساتھی پرستش کرنیوالون صلیب کی لڑائی مین مسعود بن عون نے بیان کیا ہی کہ واسطے اللہ کے نیکوکاری قوم کندہ کی کہ وہ بہت سخت لڑائی لڑے اور آزمایش کیے گئے وہ بلائے نیک مین اور ہبہ کردیا تھا اُنھون نے اپنی جانون کو واسطے اللہ تعالیٰ کے یہانتک کہ مارگئے اُنمین سے اُسدن یک سو آدمی ایک جگہ پر اور بڑا سخت کام کیا گاڑیوالے لشکر نے اور کعب بن ضمرہ بے آرام تھے مسلمانونکے حال پر اور لڑتے تھے مشرکین سے اور وہ گرداد دیتے تھے ساتھ نشانکے اور پکارتے ان کلمات سے یا محمد یا محمد انصر اللہ انزل ما معاشر المسلمین انتبوا لهم فانما هي ساعة واتم الاعلون اور مسلمان آتے تھے اُنکے پاس یہانتک کہ پکجا ہوگئے وہ گرداُنکے پس دیکھا کعب بن ضمرہ نے اُنکو اور زخم ظاہر تھے اُنمین اور مارگئے مسلمانونسے ایکسو ستر آدمی پس رئیس لوگ اُنمین سے یہ لوگ تھے عبادین عاصم نجیبی اور زمر بن عامر البیاضی اور حارث بن شہاب اور سہیل بن شلیم البجلی اور قاعدہ بن محصن النظری اور عامر بن درا الفہری اور قیس بن طالب الضمری اور نجبۃ بن دام الضمری اور عیان بن سیف الضمری اور لجام بن ضمرۃ الضمری اور محکون بن ماجد البشکوی اور سنان بن عودہ اور سعید بن مفلح اور جو لڑائی یوم السلاسل اور غزوہ تبوک مین سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جنگ یمامہ مین ہمراہ خالد بن الولید کے حاضر تھے مسعود بن عون نے کہا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ افسوس کیا ہمنے سعید بن مفلح کے قتل پر اور اُنمین چالیس زخم ہمنے دیکھے تھے کہ وہ سب اُنکے سینہ مین تھے اور کوئی زخم اُنکی پشت مین نہ تھا پس چودہ رئیس تھے مگر یہ کوئی شخص نہین مارا گیا یہانتک کہ مار ڈالا اُسنے بہتونکو مشرکین سے اور ظاہر ہوئی بددلی مشرکین مین جسوقت کہ دیکھا اُنھون نے ثابت قدمی مسلمانونکو اُنکی تھوڑی تعداد پر اور مارا جانا اپنے ہمراہی لوگونکا پس قصد کیا اُنھون نے شکست اُٹھانیکا پس ثابت قدم کیا اُنکو یوتنا نے اور کہا اُسنے کہ سختی ہو تمپر نہین ہین عرب مگر مثل کھیونکے کہ اگر ہٹائے اور پھیرے جاتے ہین تو پھر جاتے ہین اور اگر اپنے حال پر چھوڑے جاتے ہین تو اُمید وار طمع کرتے ہین اور جب دیکھا کعب بن ضمرہ نے اُن لوگونکو جو اُنکے نشان کے نیچے مارگئے بہت ملول اور اندوہگین ہوے وہ پس اُترے وہ اپنے گھوڑے سے اور پہنا ایک زرہ کو زرہ پر اور مضبوط باندھا اپنی مکر کو پٹکے سے اور ہاتھ پھیرا اپنے گھوڑے کے منہ پر اور اُسکے تھنونپر اور وہ گھوڑا اُنکے پاس اکثر لڑائیونمین موجود رہا تھا اور جہاد کیا تھا اُنھون نے اُسکی سوار ہمین سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اُسکا نام ہیطال رکھا تھا پھر سوار ہوے اُسپر اور ٹھہرے آگے مسلمانونکے اور دیکھتے تھے مقتولین کیطرف اور وہ اندیشہ مند تھے اپنے کام مین اور نشان اُنکے ہاتھ مین کیا اور راہ دیکھتے تھے ابوعبیدہ بن الجراح کی طرف سے کسی لشکر یا کسی طلیعہ کی جو آوے اُنکی جانب کو پس کوئی اثر اور نشان اُسکا اُنھون نے نہین دیکھا اور سبب یہ ہوا کہ ابوعبیدہ بن الجراح نے بازرکھا تھا اُنکی طرفکی روانگی سے آنا اہل حلب کا اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ جب روانہ ہوا یوتنا واسطے لڑائی مسلمانونکے یکجا ہوے رئیس اور بڑے بڑے آدمی حلب مین بعض اُنکے بعض کے پاس اور کہا کہ اے قوم جانتے ہو کہ اہل دین صلیب سے ان عرب کی اطاعت قبول کی ہی اور اُنکی ذمہ داری مین داخل ہوے ہین اور بعض نے اُنمین سے اُنکے دین کیطرف رجوع کیا اور جو شخص اُنسے لڑا وہ زیانکار ہوا پس آیا ہو سکتا ہی تم سے کہ چلو تم سردار عرب کے پاس اور طلب کرو اُنسے صلح کو اپنے واسطے اور مصالحہ کرین ہم سب اپنے شہر کے واسطے اور دیوین اُن کو

وہ چیز جو بہت اچھی ہو اپنے مالونسے پس اگر کامیاب ہونگے مسلمان یونانیوں پر تو ہونگے ہم مخیوف بسبب صلح کے اور اگر غالب ہونگے یونانی تو
بھیجیگا وہ بحالت سلامتی کے تو نہ آگاہ کرینگے ہم اُسکو اپنی صلح سے اور متفق ہوئی اُن سبکی رائے اس امر پر اور لکلے تیس آدمی اُنکے رئیسونسے اور روانہ
ہوے وہ سوائے اُسکے کہ جس راہ سے یونانی گیا تھا یہانتک کہ قریب لشکر ابوعبیدہ بن الجراح کے پہونچے اور وہ تیسرین اُترے تھے اور ارادہ
کوچ کا جانب حلب کے رکھتے تھے پیچھے کعب بن ضمرہ کے پس جب قریب پہونچے وہ لوگ پکار کر کہا اُنھوں نے لفون اور عرب کو یہ امر معلوم
تھا کہ اس کلمہ کے معنی امان ہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہونچی تھی اور لکھ بھیجا تھا اُنھون نے اپنے عمال کو جو ملک شام مین تھے
یہ کہ لفون کے معنی لغت مین امان کے ہین پس جس کسی کو تم یہ کہتے سنو پھر تم جلدی نکرو ساتھ قتل کے کہ مطالبہ کریگا تمسے اللہ تعالی اُسکے
خون کا قیامت کے دن اور عمر اُس سے بری ہونگے پس عرب پہچانتے تھے اس کلمہ کو پس جب سُنا مسلمانون نے اُنکے پکارنیکو دوڑے اُنکی طرف
اور لاکر ٹھہرایا اُنکو سامنے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قریب ہے کہ یہ لوگ طلب کرینگے صلح اور امان کو
اپنی جانونکے واسطے اور یہ اہل حلب ہین ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین اللہ سے یہی اُمید رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالی نے مصالحہ کرینگے
تمسے تو مصالحہ کرونگا مین اُنسے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ لوگ جانتے تھے حال اپنے ساتھیونکا جو یونانی کے ہمراہ تھے اور آئے تھے وہ لوگ رات
کیوقت اور آگ روشن تھی ابوعبیدہ بن الجراح کے سامنے اور مسلمان نمازمین کھڑے اور قرآن شریف پڑھتے تھے پس کہا بعض اہل حلب نے
بعض سے کہ ایسے ہی کامونسے مدد اور غلبہ دیے گئے ہین یہ لوگ ہم پس جب سُنا ترجمان نے اُنکی گفتگو کو آگاہ کیا اُسنے ابوعبیدہ بن الجراح کو اُنکی
گفتگو سے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ ہم وہ قوم ہین بسبقت کی ہے عنایت ہمارے خالق نے ہمارے لیے واسطے ان کامونکے اور ہم وہ لوگ ہین کہ نہین
بدلتے ہین ہم اللہ اور رسول کے دین کو نہین بے صبری کرتے ہین ہم مار ڈالتے دشمنونسے پس آگاہ کیا ترجمان نے اُنکو اس کلام سے اور کہا اُسنے کہ تم
کون لوگ ہو پس کہا اُنھون نے کہ ہم حلب کے رہنے والے ہین اور وہانکے تاجر اور رئیس ہین اور ہم آئے ہین بطلب صلح کے تمسے پس کہا
ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ کیونکر ہم تمسے مصالحہ کرین حالانکہ پہنچا ہے سُنا ہی کہ تمھارے بطریق نے ہمسے لڑنیکا ارادہ مصمم کیا ہے اور مضبوط کیا ہے اُسنے
اپنے قلعہ کو اور رکھی ہے اُسمین وہ چیز جو بہر سونکے کھانیکو اُسکو کافی ہوگی اور بہت لشکر یکجا کیا ہے اور تمھارا واسطے ہمارے نزدیک صلح نہین ہے پس
کہا اُنھون نے کہ ای سردار ہمارا سردار یونانی کا ہے ہمارے پاس سے بارادہ تمھارے لڑائیکے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ کب نکلا ہے اُنھون نے
کہا کہ آج صبح کو اور ہم بعد اُسکے روانہ ہوے ہین اور اُسکی راہ کے سوا ہم دوسری راہ آئے ہین اور ہم اُمید رکھتے ہین کہ وہ بیشک ہلاک ہوگا اس
واسطے وہ تیزی کرنیوالا ہے بغاوت مین اور نہین راضی ہوا وہ ساتھ صلح کے اور اطاعت کی ہے اُسنے اپنی خواہش نفس کی اور جسنے ایسا کیا وہ ناچیز
کیا جاتا ہے پس جب سُنا ابوعبیدہ بن الجراح نے حال روانگی بطریق کا اُدی وہ اپنی فوج طلیعہ پر جسکو کعب بن ضمرہ کے ساتھ بھیجا تھا اور کہا
اُنھون نے کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ہلک واللہ کعب ومن معہ انا للہ وانا الیہ راجعون پس جھکایا سر کو زمین کی طرف اور خاموش ہوے پھر
اور کہا اہل حلب نے ترجمان سے کہ گفتگو کرو ہمارے واسطے سردار سے درباب صلح کے پس گفتگو کی ترجمان نے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے ساتھ
اپنی بلند آوازی کے کہ ہمارے نزدیک اُنکے واسطے صلح نہین ہے پس ڈرے اہل حلب اپنی جانونپر اور کہا اُنھون نے کہ تحقیق یکجا ہوے
ہین ہمارے پاس بہت لوگ گانوں اور زمینونکے پس اگر مصالحہ کروگے تم ہمسے تو آباد کرینگے ہم تمھارے واسطے زمین کو اور رہونگے ہم مددگار

تمھارے اُسکی آبادی پر اور زندگانی کرینگے ہم تمھارے ساتھ عدالت مین اور اگر تم صلح سے انکار کروگے پس بھاگینگے لوگ تمسے اور چلے
جائینگے وہ انتہاے اپنے شہرونکو اور مشہور ہوجاویگی یہ خبر کہ تم مصالحہ نہین کرتے ہو پس نہ باقی رہیگا کوئی شخص گروتمھارے پس آگاہ کیا
مترجم نے ابوعبیدہ بن الجراح کو اُنکی گفتگو سے پس دیکھتے تھے ابوعبیدہ بن الجراح اُنکی طرف اور اُسی وقت نکلا اُنکی طرف سے ایک مرد
پستہ قامت سرخ رنگ اور وہ حکماے روم سے اور فصیح تھا زبان عرب مین پس کہا اُسنے کہ ای سردار سنو تم جو بیان کرتا ہو نہین تمسے اس
علم کو جو اللہ تعالیٰ نے صحیفون مین اپنے انبیا پر نازل کیا ہی پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ تو ہم سنتے ہین پس اگر وہ حکم حق ہوگا عمل کرینگے ہم
اُسپر اور اگر حق نوگا نہ سنینگے ہم اُسکو پس کہا اُسنے کہ ای سردار اللہ پاک نے نازل کیا ہی اپنے انبیا پر آنا التواب الرحیم خلقت الرحمۃ وسکنتھا
قلوب المومنین وانی لا ادھم من لا یرحم فمن احسن احسنت الیہ ومن تجاوز تجاوزت عنہ ومن عفا عفوت عنہ ومن طلبنی وجدنی ومن اغاث ملھوفا
استریح الغنیمۃ وبسطت لہ فی رزقہ وبارکت لہ فی عمرہ وکثرت لہ اھلہ ونصرتہ علی عدوہ ومن شکر المحسن علی احسانہ فقد شکرنی اور ہم
آئے ہین تمھارے پاس بحالت اندوہ اور خوف کے پس قبول کرو تم ہماری نصیحتون کو اور رہین دو تم ہمارے خوف کو اور احسان اور نیکی
کرو ہمارے ساتھ پس رو ئے ابوعبیدہ بن الجراح اُسکے کلام سے اور پڑھا اُنھون نے اس آیت کو ان اللہ یحب المحسنین پھر کہا اُنھون نے
صلی اللہ علی محمد وعلی جمیع الانبیا وفیصل والا اللہ ارسل نبینا الی جمیع الخلق فالحمد للہ علی لطفہ الینا پھر متوجہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح
مسلمانون کیطرف اور وہ لوگ گرد اُنکے تھے اور اُسمین رو سا ے مہاجرین و انصار تھے اور کہا اُسنے یہ لوگ بازاری اور تاجر ہین اور یہ
دادخواہ ہین اور میری راے یہ ہی کہ نیکی اور مصالحہ کرو نہین اُنکے ساتھ اور خوش کرو اُنکے دلونکو اسواسطے کہ جب شہر ہمارے قبضہ مین ہوگا
بازاری لوگ ہمارے ساتھ ہونگے تو وہ اعانت کرینگے ہمارے ساتھ رسد اور کھانیکی اور آگاہ کرینگے ہمکو ہمارے دشمن کی غریبت اور ارادے
سے اور ہونگے وہ جاسوس ہمارے پس کہا ایکمرد نے مسلمانونسے کہ نیک چال رکھے تمکو اللہ تعالیٰ ای سرداران لوگون کا شہر قاعدے سے نزدیک
ہی اور ہم مطمئن اور بیڈر ہین اس قوم سے اس امر پر کہ راہ بتادین وہ دشمن کی ہمارے پوشیدہ کا مونپر اور آگاہ کرین دشمنون کو ہمارے حال سے
اور نہین آئے ہین قوم مگر بارادہ مکر اور فریب کے آیا نہین دیکھتے ہو تم اس امر کو کہ بطریق اُنکا نکلا ہی بارادہ ہماری لڑائی کے پس کیونکر یہ لوگ
ہمسے صلح چاہتے ہین اور کچھ شک نہین ہی اس امر مین کہ اُنھون نے کعب بن ضمرہ اور اُنکے ہمراہیون کے ساتھ فریب کیا ہی ابوعبیدہ بن
الجراح نے کہا کہ ای مرد نیک گمان کر نیکو ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور اعتماد کر تو اللہ تعالیٰ پر اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ ہمکو خوار و ذلیل نہ کرے گا اور
ہمارے دشمن کو ہمپر غلبہ نہ دیگا پس رحم کرے اللہ تعالیٰ اُس شخص پر جسنے نیک اور بہتر بات کہی یا سکوت کیا اور رہین اُسنے صلح مین شر طاور
خیر خواہی مسلمانون کی کرونگا پھر متوجہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح بجانب قوم صلب کے اور کہا اُسنے کہ مین چاہتا ہون کہ تم اپنی صلح مین
اسقدر مجکو دو جسقدر اہل قنسرین نے دیا ہی اُنھون نے کہا کہ ای سردار شہر قنسرین ہمارے شہر سے پہلے ہی اور لوگ اُس مین بہت
ہین اور ہمارا شہر مختلف ہی لوگون سے بسبب ظلم ہمارے سردار کے ہمپر اسواسطے کہ اُسنے لیلیا ہی ہمارے مال اور لڑکونکو اور رسکو لیکر قلعہ پر
چڑھ گیا ہی اور باقی رہگئے ہین ہمارے نزدیک ضعیف اور وہ لوگ جنکے پاس مال نہین ہی اور ہم سوال کرتے ہین تمسے اس امر کا کہ نرمی کرو تم ہم مین اور
نیکی کرو ہمسے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم کسقدر مال ہمکو اپنی صلح مین دوگے اُنھون نے کہا کہ جس قدر اہل قنسرین نے

دیا ہی اسکا نصف ہم تمکو دینگے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہمنے منظور کیا تمہارے اس کہنے کو اس شرط پر کہ جسوقت ہم آویں تمہاری سرزمین پر اعانت کرو تم ہمارے ساتھ رسد کی اور خرید و فروخت کرو تم ہمارے لشکر میں اور نہ چھپاؤ تم کسی چیز کو جو معلوم ہو تمکو ہمارے دشمنوں سے اور نہ چھوڑو تم ہمپر کسی جاسوس کو جو تجسس اور تلاش کرے ہماری خبر دینکو اور اگر پھر جاوے بطریق تمہارا شکست اُٹھا کر تو باز رکھو تم اسکو قلعہ پر چڑھ جانیسے اُنھوں نے کہا کہ اے سردار یہ امر کہ باز رکھیں ہم بطریق کو قلعہ پر چڑھ جانیسے پس اسکی تو کوئی راہ ہمارے واسطے نہیں ہی اور ہم تمسے اس امر کا اقرار نکرینگے جسکو ہم نکر سکیں ماسوا اسطیکہ اس امر میں ہمکو طاقت نہیں ہی اور نہ اُسکے لشکر اور مددگاروں کے ساتھ ہم ایسا کر سکتے ہیں ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا اگر تمہارے امکان میں نہیں ہی تو باز رکھنا تم اُسکو قلعہ پر چڑھنے سے اور تمپر اللہ تعالیٰ کا عہد اور قسمیں ہیں اس امر کی کہ کرو تم اس بات کو دل سے اور پورے کرو تم ہمارے ساتھ سب شرائط کو پھر وہ قسمیں دلائیں اُنکو جسکو وہ جانتے تھے پس قسم کھائی اُن لوگوں نے اپنے مردوں اور اولاد اور عورتوں اور غلاموں اور سب گھر والوں کی طرف سے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنسے کہ تمنے قسم کھائی اور ہمنے تمہاری قسموں کو منظور کیا پس اگر کوئی تم میں سے ہمارے ساتھ خلاف کریگا یا جائیگا وہ کسی حال کو بطریق سے اور نہ آگاہ کریگا ہمکو اُس سے پس واجب ہوگا اُسپر قتل اور حلال ہوگا ہمکو لینا اُسکے مال کا اولاد کا نہ مطالبہ کریگا اللہ تعالیٰ اُسکی ذمہ داری کا اور جسوقت توڑوگے تم کسی ہماری شرط کو جو ہمنے تمپر مقرر کی ہی پس باقی نرہیگا عہد اور ذمہ تمہارے واسطے اور ہم اگلے سال سے تمسے جزیہ لیا کرینگے سعید بن عامر التنوخی نے بیان کیا ہی کہ راضی ہوے اہل حلب ابوعبیدہ بن الجراح کی شرائط پر اور لیلیا ابوعبیدہ بن الجراح نے عہد اُنسے اور لکھ لیے نام اُنکے اور ارادہ کیا قوم نے پھر جانیکا اپنے شہر کیطرف پس کہا اُنسے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ ٹھہرو تم تاکہ مقرر کردیں تمہارے ساتھ اس شخص کو جو تمہارے ساتھ جاوے تمہاری جاے پناہ تک کہ واجب ہوئی ہمپر نگہبانی تمہاری اُسوقت تک کہ پھر جاؤ تم بحالت سلامتی کے اپنے شہر کی طرف پس کہا اس مرد پست قد نے کہ اے سردار ہم اُسی راہ سے چلے جائینگے جس راہ سے ہم آئے ہیں اور ہم کسیکو اپنی ہمراہی کیواسطے نہیں چاہتے ہیں پس چھوڑا اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنکے حال پر اور رات کاٹی بحالت بے آرامی کے کعب بن ضمرہ اور اُنکے ساتھیوں کیواسطے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھر سے اہل حلب اُسی رات کو شہر کیطرف پس ہو گئی صبح اور نہیں پہونچے وہ شہر میں پس جب پہونچے وہ قریب شہر کے دیکھا اُنکو بعض گبران یونانا بطریق نے کہ وہ پھرے آتے ہیں اور آیا وہ گبر اُنکے سامنے اور پوچھا اُنسے کہ تم کہانسے آتے ہو اور کیا کام کیا ہی تمنے پس سمجھے وہ لوگ اُس گبر کو اہل حلب سے پس آگاہ کیا اُسکو کیفیت صلح سے ساتھ ابوعبیدہ بن الجراح کے پس چھوڑا گبر نے اُنکو اور چلا گیا اور اہل حلب نے استقبال کیا اُس گروہ کا اور حال پوچھا اُس سے پس آگاہ کیا اُنھوں نے اہل حلب کو حال صلح سے پس خوش ہوے وہ لوگ اس امر سے مسلمانوں پر اور روانہ ہوا وہ گبر تا اینکہ آیا یونانا کے پاس اور وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑ رہا تھا اور گھیر لیا تھا اُنکو اور وہ جانتا تھا کہ قابض ہو گیا ہون اور منتظر فتح کا تھا کہ اُسیوقت وہ گبر آیا پس کہا اُس گبر نے کہ اے یونانا تو غافل ہی اُس بلا اور سختی سے جو تجپر آئی ہی اور کونسی کہ تو مسلمانوں کے سامنے ہی اور گویا مالک ہو گئے ہیں وہ قلعہ کے اور لیلیا ہی اُنھوں نے مال اور مار ڈالا ہی عورتوں کو پس جب سنا یونانا نے اس خبر کو جو گبر نے بیان کی ڈرا اور وہ اپنے قلعہ کیواسطے کہ مالک اُسکے ہو جائینگے مسلمان اُسکی غیبت میں پس توڑ دی اُسنے اپنے اور پر اس اُمید تھا یا کہ جو کعب بن ضمرہ اور اُسکے ساتھیوں پر رکھتا تھا اور دو سو مسلمانوں سے کچھ زیادہ مارے گئے تھے اور کعب بن ضمرہ نے ٹھان لیا تھا اپنے دل میں کہ لیکر

اور جانتے تھے وہ کہ مسلمان بیشک ہلاک ہونگے کعب بن ضمرہ نے بیان کیا ہے کہ میں اُسدن بذات خود لڑتا تھا اور یاد رکھتا تھا شرکین کو مسلمانوں سے اور نگاہ رکھتا تھا میں اُنکو ساتھ اپنی جان کے پس جب یاد رکھا اور ملول کیا مجکو لڑائی نے پناہ لی میں نے طرف اپنے ساتھیوں کے اور یاد اور دیکھتا تھا اسباب کو اللہ تعالیٰ سے اُمید کشود وکار کی رکھتا تھا راہ آئے نشان ابوعبیدہؓ بن الجراح کے پس دیر کی اس امر نے ہمپر اور برابر لڑائی جاری رہی یہاں تک اور رات دوسری صبح تک پس قسم کھاتا ہوں میں اللہ کی اس امر پر کہ نہ کسی کو نماز میسر ہوئی اور نہ کوئی کھانے پانی تک پہونچا اور ہم درمیان یاس اور اُمید کے تھے اور میں اُمید رکھتا تھا راہ فتح پر پس اس امر کی کہ ظاہر ہو نشان اسلام کا اس راہ سے اور نہیں دیکھا میں نے کوئی اثر اسکا کہ دفعتہً دشمن کے لشکر نے جنبش کی اپنے کنارہ سے اور ایک بڑا شور وغل اُنکا بلند ہوا پس کہا میں نے کہ نہیں ہے یہ مگر کمک کہ آن ملی ہے اسکے شہر یا بادشاہ کے پاس سے پس پناہ لی میں نے ساتھ اُس کلمہ کے جو حالت رنج اور سختی میں کہا جاتا ہے یعنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پس قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہیں کہا تھا میں اس کلمہ کو مگر تا اینکہ دیکھا میں نے دشمن کے لشکر کو کہ چھوڑ دیا اُسنے اپنی جگہ کو اور پھیرا اپنی پشت کی طرف پس کہا میں نے الحمد للہ حمدا لشاکرین اور میں گمان کرتا تھا کہ کسی آواز دینے والے نے آواز دی ہے اُنکو آسمان سے پس بھگا دیا اُن سبکو یا ملائکہ نازل ہوئے ہیں اُسپر مثل جنگ بدر کے پس نہیں دیکھا میں نے کوئی اثر اور نشان دشمنوں کا اور ارادہ کیا میں نے اُنکے تعاقب کا پس پکار کر کہا مسلمانوں نے کہ کہاں جاتے ہو اے کعب پھرو تم ہماری طرف آیا نہیں کافی ہے تمکو یہ امر جسمیں ہیں ہم چلو تم ہمارے ساتھ اور راحت دو ہمکو مشقت اور سختی سے اور نگاہ رکھو ہمارے واسطے فرض کو اور آرام دو ہمارے گھوڑوں کو نہیں بھیرا ہے اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کو ہمسے مگر اپنے ارادے اور قدرت سے پس اُترے کعب بن ضمرہ اور آرام کیا مسلمانوں نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ دیر کی خبر کعب بن ضمرہ نے ابوعبیدہ بن الجراح کو پس جب نماز پڑھی لوگوں نے صبح کی پھرے وہ نماز سے اور متوجہ ہوئے مسلمانوں کیطرف اور خطاب کیا خالد بن الولید سے اور کہا کہ اے ابا سلیمان تمہارے بھائی ابوعبیدہؓ نہیں سوئے رات کو بسبب رنج کے اگرچہ واجب ہے ہمپر شکر کرنا اس چیز پر جسمیں فتح کی ہے اللہ تعالیٰ نے ہمپر اور دل ہر مجھ سے یہ کہتا ہے کہ وہ لوگ جو کعب بن ضمرہ کے ساتھ ہیں ہلاک ہوئے اور مارے گئے بسبب بیان کرنے اس گروہ کے جسنے کہ ہمسے درخواست صلح اور ذمہ داری کی تھی اسلام پر تو اُنکا حکم یوقتا روانہ ہوا ہے مسلمانوں کی طرف اور میں کوئی اثر نشان اُنکا نہیں دیکھتا ہوں اور گمان کرتا ہوں اس امر کا کہ اُسنے دیکھا ہوا ہے مخالفین کو پس لڑائی گئے اور مارڈالا اُن سبکو پس کہا خالد بن الولید نے کہ میں بھی تمہاری طرح قسم ہے خدا کی نہیں سویا بسبب رنج کے مسلمانو نہیں پس کیا کام کرنیکا تمہارا ارادہ ہے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میں کوچ کا قصد رکھتا ہوں پھر حکم دیا لوگوں کو درستی مسلمان سفر کا پس کوچ کیا مسلمانوں نے اور روانہ ہوئے ارادہ حلب کے اور آگے لشکر کے خالد بن الولید اور پیچھے ابوعبیدہ بن الجراح تھے پس تھوڑا عرصہ نہیں گذرا تھا تا اینکہ آئے خالد بن الولید مسلمانوں پر اور وہ لوگ سوتے تھے اور مقرر کیا تھا اُنھوں نے اپنے واسطے دیدبان تا کہ نگہبانی کریں پس جب اُنکے قریب آئے خالد بن الولید اور نشان فوج کا اُنکے ہاتھ میں تھا پکارا مسلمانوں کو ان کلمات سے النفیر النفیر یا انصار الدین پس اُٹھ کھڑے ہوئے مسلمان اپنی خوابگاہوں سے مثل شیر دن ڈکارنے والوں کے اور سوار ہوئے اپنے گھوڑوں پر اور استقبال کیا صاحب نشان کا اور پہچانا اُنکو میں پکار کر کہا بعض نے بعض سے کہ خوش ہو تم کہ یہ نشان مسلمانوں کا ہے جسکو خالد بن الولید اُٹھائے ہیں اور ملگئے لوگ اُنمیں اور آئے ابوعبیدہ بن الجراح پس جب دیکھا اُنھوں نے کہ کعب بن ضمرہ صحیح وسالم ہیں حمد اور شکر اللہ کا ادا کیا اور دیکھا لڑائی کی جگہ کو اور مقتولین کی لاشوں کو اور مسلمانوں نے

نہین چھپایا تھا مقتولین کو مٹی مین پس جب دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے یہ حال بدلگئی خوشی انکی ساتھ رنج کے اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور بلایا کعب بن ضمرہ کو اور کہا کہ اے کعب کیونکر مارے گئے ساتھی تمھارے اور کون شخص لڑا تھا تمسے پس کہا کعب بن ضمرہ نے کہ یوقنا اور مین اور مسلمان ہمراہی میرے قریب ہلاکت کے پہونچے تھے کہ نہین باقی تھی انمین جنبش پس ہم اسی حال مین تھے کہ پھرے اور پلٹے وہ ہماری طرف بدون لڑائی کے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ پاک ہے اللہ مہیا کرنیوالا اسباب کا کاش ابوعبیدہ مارے جاتے انکے آگے اور وہ نہ مارے جاتے تخت نشان ابوعبیدہ کے پھر حکم کیا مسلمانونکو کہ کھودین انکے واسطے گڑھون کو زمین مین پھر مارے گئے انکو ابوعبیدہ بن الجراح نے اور ایک ہی نماز سب پر پڑھی اور دفن کیے گئے وہ اپنے کپڑون خون آلودہ مین پھر کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وہ فرماتے تھے یحشر اللہ تعالی الشہداء الذین قتلوا فی سبیل اللہ یوم القیمۃ ودماہم علی خدودہم اللون لون الدم والریح ریح المسک والنور علیہم تیلا لا یدخلہم الجنۃ بغیر حساب پس جب چھپایا لاشہاے مقتولین کو مٹی مین کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے کہ اگر دشمن خدا پھر گیا ہے اور جائیگا وہ کیفیت صلح قوم کی پس ڈالیجائیگی قوم اسکی طرف سے بڑی مشقت مین پس جاملونگا مین انمین کہ واجب ہے ہمپر یہ امر کہ دفع کرین اور باز رکھین ہم انسے اسواسطے کہ وہ داخل ہین ہماری ذمہ داری مین اور اسیوقت کوچ کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے بارادہ حلب کے پس جب پہونچا لشکر یوقنا کا حلب مین گھیر لیا اسنے اہل حلب کو اور یوقنا چاہتا تھا انکے مار ڈالنے کو اور کہا اسنے اہل حلب سے کہ سختی ہو تمپر مصالحہ کیا تمنے عرب سے اپنے واسطے اور ہو گئے تم مددگار انکے ہمپر انھون نے کہا کہ بیشک ہمنے ایسا ہی کیا ہے اسواسطے کہ ہم جانتے ہین کہ وہ غلبہ پیگئے ہین یوقنا نے کہا کہ سختی ہو تمپر تحقیق نہ راضی ہونگے مسیح تمھارے کامونسے پس قسم ہے حق مسیح کی مین تم سبکو مار ڈالونگا نکلو اور چلو تم میرے ساتھ اہل عرب کی لڑائی پر اور توڑ دو تم اپنے اور انکے بیچ کے عہد اور پیمان کو اور لاؤ تم میرے سامنے اس شخص کو جسنے اسکام مین شروع کی ہے کہ آغاز قتل کرونمین اسی سے پس نہانا انھون نے اس امر کو پس کہا یوقنا نے اپنے غلامونسے کہ جاؤ اور لاؤ تم میرے پاس انکو تاکہ مار ڈالونمین انکو پس تحقیق خبر دی ہے مجکو فلان بطریق نے انکے حالات سے کہ وہ بطریق ملاقی ہوا تھا انسے اور شناسا کر دیا تھا اسنے مجکو انسے پس ناگہان در آئے غلام یوقنا کے اہل حلب پر اور مارتے اور ہلاک کرتے تھے انکو فرشتون اور گھرونکے دروازونپر اور سنا یوقنا نے شور و غل اور وہ قلعہ مین تھا پس آیا وہ اپنے بھائی کے پاس اور دیکھا اسکو کہ قتل کرتا ہے وہ اہل شہر کو اور تین سو مرد شہر کے مار ڈالے گئے ہین پس چلا کر کہا اسنے اپنے بھائی سے کہ ٹھہر تو اپنی روش نرم پر اور ایسا نکر اسواسطے کہ مسیح خشمناک ہونگے تجھپر اور مسیح کے دشمن کے مارنیسے ممانعت کی ہے پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ جو لوگ ہمارے دین مین ہین وہی مار ڈالیجاوین پس کہا یوقنا نے اپنے بھائی سے مصالحہ کیا ہے ہر بسے شہر کیواسطے اور ہو گئے ہین وہ مددگار ہمارے ہمپر پس کیا اسکے بھائی نے سر اسپر کوئی بار پر اس نہین ہے اور انھون نے اپنی بہتری کا ارادہ کیا ہے اسواسطیکہ وہ لڑائیکے لوگ نہین ہین پس کہا یوقنا نے قسم ہے حق صلیب کی کہ ہین ایک کو انمین سے باقی نچھوڑونگا اور معلوم ہوتا ہے کہ تو نے انکو صلح پر برانگیختہ کیا ہے اور ہین پہلے تجھپر حملہ اور سخت گیری کرونگا پھر متوجہ ہوا یوقنا اپنے بھائی کیطرف اور قابض ہو گیا اسپر اور نکالا اپنی تلوار کو تاکہ قتل کرے اسکو پس جب دیکھا یوقنا نے اپنے بھائی کیطرف کہ نکالا ہے اسنے اپنی تلوار کو جانا اسنے کہ مین ہلاک ہونگا پس بلند کیا اسنے اپنے سر کو آسمان کیطرف اور کہا الحمد للہ علی ذلک مسلم الیک مخالف الدین یقول القوم اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ وان المسیح بن اللہ پھر کہتا ہے

بھائی سے کہ کر تو اب جو کچھ تجھکو کرنا ہو پس اگر ہی تو قاتل میرا تو مین جاتا ہون بجانب بہشت کے پس بہت گران گذرا یوقنا بطریق پر اسلام
اپنے بھائی کا اور مصائب اہل شہر کا اور خوف مسلمانون کا پس برانگیختہ کیا غصے نے اسکو ہی امر پر کہ جدا کر کے ڈالدیا اُسنے سر اپنے بھائی کا اُسکے
بدن سے رحمت کرے اللہ اوپر یوحنا کے بعد اسکے آمادہ ہوا وہ واسطے مار ڈالنے اہل شہر کے اور وہ لوگ داد چاہتے تھے پس نہین دادرسی کرتا تھا اور
سوال کرتے تھے اُس سے پس نہین جواب دیتا تھا اُنکو اور نہین باز رہتا تھا اُنسے پس زیادہ ہوئی اُنپر آوازیں اُنکی اور بلند ہوا شور و غل اُنکا اور
گھیر لیا تھا یوقنا کے لشکر نے شہر کے شہر کو ہر طرف سے اور مایوس ہو گئے تھے اہل حلب اپنی جانون سے اور اُسیوقت آئی اُنپر کشود کار اور پہونچی اُنکو
اعانت دفعتہً وکھائی دیئے اُنکو نشان اسلام کے اور گردنشان کے بہادر اور دلیر موحدین کلمۂ توحید کہتے ہوے اور خالد بن الولید اُنکے آگے
اور آگیا اب اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اہل حلب اور اُنکے شور و غل اور رونے کو کہا ابو عبیدہ
بن الجراح سے کہ اے سردار گئے اور ہلاک ہوے بقسم ہے خدا کی تمھاری صلح اور ذمہ داری کے لوگ جیسا کہ تمنے مذکور کیا تھا پس للکارا خالد بن الولید
نے اپنے گھوڑے پر اور حملہ کیا اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور ڈاٹا اپنے حملہ مین قوم مشرکین کو اور کہا کہ دور ہو تم اے گروہ گبروں کے ہمارے
اہل صلح کے پاس سے پھر اچھی طرح سے دکھائے تین نیزے کو اور حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور خروج کیا اُنھون نے تلوار دیکر
گبرون پر پس جب دیکھا یوقنا نے اس حال کو بھاگا وہ اپنے قلعہ کی جانب مع اپنے سب بطارقہ کے محصن بن عمرو العدی نے بیان کیا ہی کہ
کشائش دی اور دور کیا اللہ تعالیٰ نے ریخ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے دل سے جیسا کہ دور کیا اُسنے ریخ کو ہمارے دلونسے
بسبب مارے جانے گبرون سے حلب کی لڑائی کے دن پس جدا ہوے رومی اہل حلب سے دو گروہ ایک گروہ نے تین سے پناہ لی بجانب قلعہ کے اور
ایک گروہ نے جنگل کی راہ لی پس جسنے کہ پناہ لی طرف قلعہ کے وہ بچ رہا اور جو جنگل کیطرف بھاگا وہ مارا گیا اور کل تعداد ہمارے اہل صلح کی
جنکو یوقنا نے مار ڈالا اٹھائیس سو مرد تھے اور ہمنے یوقنا کے تین ہزار ہمراہیونکو مار ڈالا پس یہ ایک عجیب واقعہ تھا کہ خوش ہوے مسلمان اُسکے سبب
پس جب مار ڈالے گئے وہ لوگ جو مار ڈالے گئے اور دور کیا اللہ تعالیٰ نے اہل حلب سے اس امر کو جسکو پایا تھا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے
سب حال اپنا اور کیفیت مار ڈالنے یوقنا کی اپنے بھائی کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب بچ گیا یوقنا مسلمانون کی تلوار دن سے
اور داخل ہوا وہ اپنے قلعہ مین درست کیا اُسنے سامان قلعہ کا اور قائم کیا اُسی دھلواسیون اور عادات کو اور ظاہر کیا ہتھیار دنکو
قلعہ کی دیوار و پیر اور بنایا اُسنے سامان قلعداری کا اور اہل حلب لائے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس چالیس قیدی بطارقہ سے پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اپنے مترجم سے کہ کہ تو اُسنے کہ کس واسطے تمنے اُنکو قید کیا ہی اُن لوگون نے کہا کہ یہ لوگ یوقنا کے ساتھی ہین جو ہمارے پاس بھاگ آئے
ہین پس نہین مناسب جانا ہمنے اُنکا چھپا رکھنا تمسے اسواسطے کہ وہ ہماری صلح مین داخل نہین ہین پس عرض کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اوپر اسلام کو پس بخلا اُنکے سات آدمیون نے دین اسلام قبول کیا اور باقی نے انکار کیا پس ماری گئین گردنین اُنکی بموجب حکم ابو عبیدہ بن الجراح
کے پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اہل حلب سے کہ تحقیق تمنے غیر خواہی کی اپنی صلح مین اور قریب نزدیک ہوے تم ہمسے وہ امر جو باعث تمھاری خوشی کا
ہوگا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور تمھارا حال یکسان جانتے ہین اب ہم تمھارے بطریق نے پناہ لی ہی ہمسے ہر قلعہ مین پس آیا چاہتے ہو لوگ کوئی رشید راہ
بتلاوے تم ہمکو کہ جاکر ٹھہرین ہم اس راہ پر پس اگر فتح کریگا اللہ تعالیٰ اسکو ہمپر تو ہوگا تمھارے لیے حصہ ہمارے ساتھ اس غنیمت سے جو پاوینگے ہم تمھاری قوم سے بعوض تمھارے ہمسے

کام کے ہمارے ساتھ پس کہا انھون نے کہ ای سردار قسم ہے خدا کی کہ ہم کو کوئی پوشیدہ راہ اسکی نہین جانتے ہین پس سوا سطے کہ یونہی نے بند کیا
قلعہ کی راہ ونکو اور روشوار گزار کردیا ہے انکو اور اُن راہونکو ہم نہین جانتے ہین پس اسیوقت اٹھ کھڑا ہوا سامنے ابوعبیدہؓ بن الجراح کے
ایکر مسلمان نونسے اور کہا اُسنے نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو دیکھو تم اس قوم کو کہ اگر وہ داخل ہوگئے ہین ہمارے گروہ مین تو وہ ہماری
خیر خواہی کرینگے اور راہ پوشیدہ قوم کی ہمکو بتلائینگے پس کہا اہل حلب نے اُس شخص سے کہ قسم ہے خدا کی ہم تمھارے گروہ مین داخل ہین اور قسم ہے
خدا کی کہ ہم اسکی پوشیدہ راہ نہین جانتے ہین اور ہم تمھارے ساتھ بیوفائی نہ کرینگے اور نہ چھپاوینگے تمسے کوئی بات تمھارے دشمن کی جسکو ہم
جانینگے پس پاک اور خوش رکھو تم اپنے دلونکو پھر پس قسم ہے خدا کی کہ ہم کبھی غدر اور بیوفائی نکرینگے پس اسیوقت متوجہ ہوے ابوعبیدہؓ بن
الجراح خالد بن الولیدؓ اور مسلمانون کیطرف اور کہا کہ مشورہ دو تم مجکو رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس سامنے آیا اُنکے وہی مرد مسلمان جسکا نام نہیں
بن عمرو الغسانی تھا اور واقف تھا شام کے ملک اور اُسکے شہرونسے اور تمام زمین شام مین چلا پھرا تھا اور کوئی راہ آسان اور روشوار
ملک شام کی اُس سے پوشیدہ نہ تھی پس کہا اُسنے وہ کہ ای سردار مین ان شہرونکا حال جانتا ہون اپنی راے بیان کرتا ہون پس کہا
ابوعبیدہؓ بن الجراح نے بیان کرو ای بیٹے عمرو غسانی کے کہ تو میرے نزدیک خیر خواہ مسلمانونکا ہے پس کہا اُسنے کہ ای سردار جاو تم اس امر کو کہ
اللہ غالب اور بزرگ نے فتح کیا ہے تمھارے ہاتھ پر شام کے شہرونکو اور ہلاک کیا اُسنے کافران گمراہ اور اُنکے حامیونکو اور باقی لشکر اُن کا
گھاٹیونکے پیچھے ہے اور درونمین پہاڑ اور تنگ راہین اور دشوار گزار اور ویران ہین اور قوم روم کے دل خوفناک ہین بسبب اسکے کہ بھگا دیا اللہ
تعالی نے اُنکو پس نہین باقی ہے اُنمین ایسے دل کہ لڑین وہ بقوت اُنکے مسلمانونسے پس گھیرو اور محاصرہ کرو تم اس قلعہ کو اور پراگندہ کرو تم گروہونکو
اور تباہ تاراج کرو اطراف اور نواح کو کہ اُنکے پاس توشہ نہین ہے جو کافی ہوگا اُن کو پس ہنسے خالد بن الولید غسانی کے کلام سے
اور کہا قسم ہے خدا کی راے یہی ہے اور رہین تمکو دوسرا مشورہ دیتا ہون وہ یہ ہے کہ حملہ کرو اور چلو تم ہمکو لیکر بجانب اس قلعہ کے پس شاید کہ اللہ تعالی
اُسکو بھی فتح کرے اسواسطیکہ مجکو خوف اس امر کا ہے کہ اگر بڑھ جاویگی مدت ہمارے قیام کی تو دوبارہ پھریگا ہمپر لشکر روم کا پس حائل ہوجاویگے
رومی ہمارے اور قلعہ کے بیچ مین ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای ابا سلیمان تمنے مشورہ نیک دیا ہے اور بات سچی
کہی ہے پھر حکم کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے محمد کرنے اور چلنے کا بجانب قلعہ کے پس پیادہ ہوے سوار اپنے گھوڑونسے اور ہلکے ہوگئے وہ اپنے
کپڑونسے اور ملکے غلام اور سادات سب ایک مین اور برابر اور نسب اپنا ظاہر کیا ہر قبیلہ اور گروہ نے جوابدیا ایک خود سرپر ساتھ شعار
کے مسروق بن مالک الہمدانی نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی نہین دیکھا تھا مین نے شام کے قلعون کی لڑائی مین کوئی سخت اور بڑا دن
اُسدن سے اور ہم تشبیہ دیتے تھے لڑائیکی گردش کو ساتھ گردش چکی کے پس ڈالتی ہے اُس چیز کو جسپر گھومتی ہے اور نکلے ہم اُنکی طرف ابتدائی لڑائی مین اور
پکارتے تھے دلیران مین اور رئیسان رمیہ اور مضر بعض اُنمین کے بعض کو اور طلب کرتے تھے وہ لوگ قلعہ کو ایسی جانب سے جسطرف
راہ نہ تھی پس جب بلند ہوے وہ قلعہ کیطرف لیا اُنکو پتھرون نے ہر طرف سے اور چلایا اہل قلعہ کے اُنپر ڈھلوا سیان اور عراوات کو اور مین
ساتھی ہمرے بہت نزدیک نہین کے تھے پس جلدی پھرے ہم پشتونکی طرف اور دفع کرتے تھے بعض ہم مین کے بعض کو نہین جانتے تھے ہم کہ بچیگا
کوئی شخص ہم مین کا اور واقع ہوئی خواری واسطے مسلمانونکے اور توڑ ڈالا پتھرون نے ایک جماعت کثیر کو پس مار ڈالا بعض ہمارے لوگونکو اور بعض توڑ ڈالے

بعض کے پس جو لوگ مارے گئے پھر دن سے بروز ہامہ قلعہ حلب کے نام اُنکے یہ ہین ملیوس بالاسلع الرابعی اور مرثد بن عبید الرابعی اور مالک بن جزعلی الرابعی اور حسان بن حنظلہ الرابعی اور سلیمان بن رفاع العامری اور خطاب بن سامر الکلابی اور سراقہ بن مسلم بن عوف العبدی اور عاصم بن فاتح العبدی اور مرہ بن سفیان العبدی اور زید بن سیف العبدی اور سواد بن مالک العبدی اور سب وہ لوگ جو اسدن مارے گئے اُنمین چار آدمی بنی ربیعہ سے اور ایک شخص اور اولاد عامر سے اور ایک بنی کلاب سے اور سات آدمی بنی عبد سے تھے مسروق بن مالک نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی بعد اس سانحہ کے برسون ہم ایک جماعت کو لنگڑا اور لولا دیکھتے تھے کوئی شخص ہمیں سے لنگڑا اور کوئی شخص ہاتھ سے لنجا تھا اور پہچانتے تھے ہم اُنکو حلب کی لڑائی مین پس اُسیوقت کھڑا کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اپنے نشان کو باہر شہر کے اور پکار کر کہا مسلمانونسے کہ کیجا ہو تم میرے پاس رحمت کرے اللہ پر تا اینکہ یکجا ہوے مسلمان گرد اُنکے اور کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے اگر ہی لوگو لڑے تم اُنسے آجکے دن بحالت غفلت اور ناآزمودگی کے پس دفن کرو تم شہید ونکو اور باندھو تم خستگی ان لوگونکو جو زخمی ہوے اگر ہی لوگو لڑے تم اُنسے آجکے دن بحالت غفلت اور ناآزمودگی کے پس دفن کرو تم شہید ونکو اور باندھو تم خستگی ان لوگونکو جو زخمی ہوے اُنمین پس دوڑے مسلمان درانحالیکہ دفن کرتے تھے وہ شہدا کو اور خوش ہوے رومی بسبب شکست اُٹھانے مسلمانون کے اور نازل ہونے سختی کے اُنپر پس کہا رومیون سے یوقنا نے کہ نہ پھرینگے مسلمان بجانب قلعہ کے اسکے بعد کبھی اور قسم ہی حق مسیح کی کہ کرونگا میں مکر وفریب کرونگا میں اُنکے ساتھ پھیرا تونگا مین اُنکے لشکر کیطرف واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ چن لیا یوقنا نے دو ہزار کو اپنے لوگونسے اور ایک رات کو حکم کیا اُنکو اُترنے کا پس اُترے وہ قلعہ سے اور دیکھا اُس جماعت کے پشیرو نے بجانب لشکر مسلمانونکے اور آگ روشن تھی لشکر کے کنارونمین پس گھومتا تھا گرد لشکر مسلمانون کے تا اینکہ دیکھا اُسنے ایک کنارہ اُنکے لشکر کو کہ ٹھنڈی ہوگئی ہی آگ اُنکی اور اسطرف سے مسلمان بادیہ نشین کے مثل مراد اور بنی کعب اور عک کے تھے عبداللہ بن صفوان العکی نے بیان کیا ہی کہ ہم اُس رات مین ہتھیار وپہنے برہنہ اور مطمئن اور بیدار تھے اپنے دشمن کی طرف سے بسبب اپنی کثرت کے اور غافل تھے نگہبان ہمارے پس نہین ہوشیار ہوے ہم مگر رومیونکی آپس کی بول چال سے اور تحقیق کہ ناگہان درآئے وہ ہمپر اور وہ پکارتے تھے اپنی زبان مین اور ظاہر کیا تھا اُنھون نے گرد وغبار کو اپنے پیچھے ہین اور ہم نہین سمجھتے تھے کہ وہ کیا کہتے ہین اور رکھا تھا اُنھون نے تلوار کو پس تمام وگرامی ہم مین وہی شخص جو سوار ہوا اپنے گھوڑے پر اور طلب کیا اُسنے نجات کو اپنی ذات کیواسطے اور وہ نہین جانتا تھا کہ کیونکر اور کہان سے سختی مین ڈالا گیا ہی اور کیونکر رہائی پاویگا اور کس سمت کو متوجہ ہوگا اور واقع ہوا تھا حملہ مسلمانونکے لشکر مین اور لوگ پکارتے تھے النفیر النفیر وہ نیا دوب للکعبۃ اور وہ دوڑتے تھے بجانب خیمہ ابوعبیدہ بن الجراح کے اور پکار کر کہتے تھے کہ اے سردار آپڑا ہمپر دشمن مع اپنے لشکر اور ہمراہیونکے پس اُسیوقت سوار ہوے ابوعبیدہ بن الجراح مع لوگونکے اور گھومتے تھے وہ گرد لشکر کے اور بجانا مردار رومی نے کہ عرب پہونچے اور ملگئے اُس مین پس آواز دی اور کہا اُسنے اپنے ساتھیون سے کہ جس کسی نے کوئی چیز لی ہو پس چھوڑ دیوے اُسکو اور طلب کرے نجات اپنی جان کو اسواسطے کہ عرب ہم تک پہونچ گئے یہان عبداللہ بن صفوان نے بیان کیا ہی کہ لیا اُنھون نے ہمارے لوگونسے ایک جماعت کثیر کو قریب پچاس آدمیونکے سوا اُنکے جو معرکہ کی جگہ مین مارے گئے اور وہ ساٹھ آدمی تھے مین سے اور اکثر اُنمین قوم حمیر سے تھے اور رومی حمایت کرتے تھے بعض اُنکی بعض کی اور طلب کرتے تھے قلعہ کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اس حال کو حملہ کیا ساتھ اپنے گروہ کے پس لیلیا اُس جماعت سے ذہبہ یکصد مرد کو اور رکھا

انمین تلوار کیا اور مار ڈالا انکو پس جب پہونچے ہراول یونفنا کے قلعہ مین کھولدیا اُسنے دروازہ قلعہ کا اور داخل کرلیا انکو پس جب ظاہر ہوئی صبح اور بلند ہوا آفتاب بلایا یونفنا نے اُن بچیا سی آدمیونکو جو گرفتار ہوگئے تھے مسلمانونسے اور شکین انکی بندھی تھین پس نزدیک کیا اُن کو ایسی جگہ سے کہ دیکھتے تھے اُنکی طرف مسلمان اور سنتے تھے آوازین اُنکی اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہانتک کہ سبکے سب مارڈالے گئے رضی اللہ عنہم پس جب دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے یہ حال منادی کرائی اپنے لشکر مین کہ قسم ہے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سردار ابوعبیدہ کیطرف سے ہر مرد پر کہ نہ حوالہ کرے اپنی نگہبانی کو دوسرے پر اور ہووے ہر مسلمان نگہبان اپنی جان کا اور نہ بھروسا کرے ایک دوسرے پر پس اختیار کیا قوم نے احتیاط کو اور مستعد ہوئے اور آمادہ ہوئے اُنکی لڑائی اور متوجہ ہوا یونفنا دوسرے مکر و فریب کی تدبیر مین واسطے مسلمانونکے جسوقت جانا اُسنے کہ مسلمان اُسکا محاصرہ کرنیوالے ہین علاوہ برین جاسوس اُسکے دوڑاتے اُسکو خبرین پہونچاتے تھے اور بڑے جاسوس اُسکے عرب متنصر تھے حال مین کہ ایکدن یونفنا اپنے قلعہ مین تھا اور گرد اُسکے یارا رقہ اور عمالقہ اُسکے تھے اور تنگی اور سختی مین ڈالا تھا انکو محصور ہونے نے اور دشوار گذر تھا اُسپر یا مرکہ شہر کے لوگ جس کسی ایک کو اُسکے ہمراہیونسے دیکھتے اور پہچانتے تھے اُسکو پکڑکر مسلمانونکے سپرد کرتے تھے پس یونفنا مشورہ کررہا تھا اپنے ساتھیونسے اپنے کام اور اس امر مین کہ دوبارہ کیونکر اور کیا فریب اور مکر مسلمانونکے ساتھ کرنا چاہیے کہ دفعتہً آیا اُسکے پاس ایک جاسوس اُسکا پس کہا اُسنے کہ ای بطریق اگر تجکو عربکے ساتھ مکر اور فریب کرنا منظور ہے تو ہوتا ممکن ہے پس کہا یونفنا نے کہ یہ بات کیونکر ہے اور تجکو کیا حال معلوم ہے کہا اُسنے کہ اہل عرب کے واسطے رسد کے پہونچانیوالے لوگ ہین کہ نکلے اور گئے ہین عرب بجانب جنگل کے اور مصالحہ کیا ہے وہانکے لوگونسے اور رسد اور دانہ چارہ عرب کا اُنھین لوگونسے متعلق ہے اور دیکھا ہے مین نے اُنکے باربرداروں اور خچرون اور جانورونکو اور اُنکے ساتھ ایک گروہ عرب کا ہے جو پرانے پوشین پہنتے ہین اور اُنکے ہاتھون مین برچھے اور پورے تیر ہین اور وہ گئے ہین بجانب جنگل کے بطلب رسد کے اور وہ تھوڑے آدمی ہین پس جب سُنا یونفنا نے یہ حال اپنے جاسوس سے مقرر کیا اُسنے ایکہزار سوار کو اپنے رؤسائے قوم سے اور کہا اُسنے کہ درست کرو تم اپنے سامانو پس قسم ہے حق مسیح علیہ السلام کی کہ تنگی مین ڈالونگا اور بند کردونگا مین عرب کی راہونکو پس جب آئی تاریکی رات کی کھولا اُنکے واسطے پوشیدہ دروازہ کو اور روانہ کیا جاسوس اُنکے آگے تھا یہانتک کہ آئے وہ راہ پر اور چلے جاتے تھے رات کی تاریکی مین پس وہ اسی حال مین تھے کہ ملا اُنکو ایک چرواہا اور اُسکے ساتھ ایک گلہ گائے بیل کا تھا جسکو وہ کسی شہر مین بعجلت لیے جاتا تھا پس جب دیکھا اُنھون نے چرواہیکو جلدی گئے اُسکی طرف اور کہا اُس سے کہ آیا تجکو کسی عرب کا حال معلوم ہے اُسنے کہا ہان عرب گئے ہین اُسوقت کہ آفتاب ڈوبا تھا اور وہ قریب ایکمیل کے ہین تیز دوڑ گھوڑے اور اُنکے ساتھ اونٹ اور خچر اور جانور ہین بارادہ لانے رسد کے اس جنگل سے پس کہا اُس سے کہ تو مع جانور دیدے کیونکر اُنکے ہاتھ سے بچ رہا اُسنے کہا کہ اس جنگل کے لوگ عرب کی صلح مین داخل ہین پس اسیوجہ سے ہم لوگ اُسنے نہین ڈرتے ہین پس کہا اُس شخص نے جو شیر دل اُن ایکہزار سوار کا تھا کہ جانا ہے حال صلح اس جنگل کے لوگونکا مجھ سے ہم بیخبر تھے پس حکم کرینگے مینیجر تمھارے اس معاملہ رسد رسانی اور قوت دہی عرب مین پس آگاہ کرتو مجکو کہ کس راہ سے عرب گئے ہین اُسنے ہاتھ کے اشارے سے بتلایا اور کہا کہ اس راہ سے پورب کو گئے ہین پس روانہ ہوا وہ بطریق مع اپنے ساتھیونکے اور نہین متعرض ہوئے وہ چرواہے سے یہانتک کہ صبح کے قریب پہونچگئے مسلمانونکے نزدیک اور مسلمانونمین ایک شخص سردار تھے جنکا نام مناذل بن ضحاک الطائی تھا پس جب دیکھا

منادش نے گروہ رومیون کو اپنی طرف آتے ہوے متوجہ ہوے وہ بجانب مسلمانونکے اور کہا اُنسے کہ اے اولاد زنان عربیہ کے یہ ایک لشکر بطارقہ
روم سے ہمارے سامنے آیا ہی پس لو تم جہاد کو اور صبر کرو سختی پر تاکہ پہونچو تم بہشت کو پھر حملہ کیا مسلمانون نے رومیون پر پس در آیا اُنپر دشمن
ساتھ اپنے گروہ اور لوگونکے پس شدت کی مسلمانون نے اُنپر اور بہت سخت لڑائی لڑے اور مار یگئے منادش بن ضحاک اور غیلان بن سوران
عطریف بن ثابت اور متبع بن عاصم اور کہلان بن مرہ اور مطر بن حمید اور باسر بن عوف اور نشیر بن سراقہ اور شبیہ بن الاسلع اور منہال
بن الیشکر اور نجام بن عقیل اور مسیب بن نافع اور حنظلہ بن ماجد اور منادش بن شبیط اور ربیعہ بن فارع اور مرہ بن ماہر اور نوفل بن عدی
اور عطا بن یاسر اور عقال بن جماہر اور سالم بن خفاف اور فضل بن ثابت اور اقرع بن قارع اور معیط بن عامر اور یہ سب قوم طے
سے تھے اور منجملہ ایکسو کے تیس آدمی مار یگئے اور مالک ہوگئے رومی جانورون اور اونٹونکے جو مسلمانونکے ساتھ تھے اور پھرے مسلمان بحالت
شکست اُٹھانیکے پس اُسیوقت متوجہ ہوے بطریق اپنے ہراہیونکی طرف اور کہا اُنسے گرادو تم پوجھونکو اونٹونسے اور مار ڈالو انکو تیرونکی نوکونسے اور لیلیان
جانورونکو چیر رسد ہی اور چلو پہاڑ پر اور پوشیدہ ہو کر ٹھہرو پہاڑمین عرب کی آنکھونسے ورنہ اُسیوقت آوینگے تمپر گروہ عرب کے مثل ہوا کے پس سختی
ڈالینگے تمپر تا اینکہ جب تاریکی رات کی ہوگی چلینگے ہم قلعہ کو اور پہنچ جاوینگے پس اُسیوقت قصد کیا رومیون نے اونٹون کی طرف اور
گرادیا اُس چیز کو جو اُنکی پشتون پر تھی اور نیزے مارے اُنکے سینونپر اور لیا اُن جانورونکو چیر رسد تھی اور پھرے بجانب پہاڑ کے ایک
گھاٹون مین جو پہاڑ پر تھا پس ٹھہرے وہ تمام دن درانحالیکہ پہرہ رکھتے تھے رات کی تاکہ پھر جاوین بجانب قلعہ کے اور مقرر کیا اپنے واسطے
نگاہبانونکو نگاہبانی کرتے تھے اُنکی عرب سے یعقوب بن صباح الطائی نے بیان کیا ہی کہ مین اُسدن مسلمانونکے گروہ مین تھا جبکہ مار یگئے
منادش چچا میرے اور ہمالوگ تھوڑے تھے اور آپڑے اور سختی مین ڈالا تھا ہمکو گروہ رومیون نے پس جب دیکھا ہمنے اُنکی کثرت اور شدت لڑائیکو
ساتھ قلت اپنی تعداد کے پھرے ہمالوگ اپنے پیچھے کو پس آیا مین اپنے مسلمانونکے لشکرمین اور گروہ ساتھی ہمارے پیچھے میرے تھے پس دوڑا ابوعبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہی ہمنے کہا کہ ہمارے پیچھے لڑائی متوسط ہی مار یگئے قسم ہی خدا کی منادش اور مار یگئے اُنکے ساتھ بہت لوگ
شمسواران طے اور زبید سے اور لیلیا گیا ہمارے ساتھ کا غلہ اور جانور ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کس شخص نے تمپر یہ سختی ڈالی ہی حالانکہ
محاصرہ مین ڈالا ہی اللہ تعالی نے رومیونکو پس کوئی انمین کا قدرت نکلنے کی نہین رکھتا ہی مسلمانون نے کہا کہ ہم نہین جانتے ہین سوائے اسکے
کہ دیکھا ہمنے ایک بڑے لشکر کو آیا وہ ہمارے سامنے اچھے سامان اور لشکر کثیر مستعد پیکار سے کہ نہین جانتے ہم تعداد اُنکی اور نہین جانتے ہم کہ وہ کہان سے
آئے پس ناگہان در آئے وہ ہمپر اور ہم چلے جاتے تھے پس مار یگئے سردار ہمارے اور مار ڈالا اُنھون نے ہمارے لوگونکو اور لیلیا اُنھون نے جو کچھ
ہمارے ساتھ جانورون اور غلہ سے تھا پس جب سُنا ابوعبیدہ بن الجراح نے یہ حال بلایا خالد بن الولید کو اور کہا اُنسے کہ اے ابا سلیمان تمھین سے
یہ کام ہوگا اور تمھین باسامان ہوا ایسے کامونکیواسطے اور مین اعتماد رکھتا ہون اللہ تعالی پر اور تمپر بانہمہ مین طلب بہتری کی اللہ تعالی سے
سب کامونمین لو تم اپنے ساتھ ساماونکو جسقدر چاہو اور روانہ ہو تاکہ پہونچو تم ساتھ کی جگہ پر پیچھا کرو تم نشان قدم اُن لوگونکا جنھون نے مار ڈالا ہی
ہمارے لوگونکو اور طلب اور تلاش کرو تم اُنکو جہان کہین وہ ہون پس شاید کہ جا پڑو تم اُنپر اور لیلو بدلا مسلمانونکا اور جانو تم اس امر کو کہ مین نے مصالحت
کیا ہی مین جنگل کے لوگونسے اور مین نہین اُنپر تا ہون کسی عہد کو اور نہین کھولتا ہون مین کسی گرہ کو مگر یہ کہ تم نے فریب کیا ہو پس پار ڈنگا مین بجانب اُنکے قتل کی راہ

کو پس بسیر کرو اور ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے اُنکے معاملہ مین روانہ ہو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تم پر پس چلدیئے خالد بن الولید بجانب اپنے خیمہ کے اور مسلح ہوئے اور سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اور تنہا قصد کیا روانگی کا پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کہان جاتے ہو تم اے ابا سلیمان کہا اُنھون نے کہ جلد جاتا ہو مین اس کام کیطرف جسکا تمنے حکم کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لیلو تم اپنے ساتھ مسلمانونسے جنکو تم چاہو خالد بن الولید نے کہا کہ مین اکیلا جاؤنگا اور نہین چاہتا ہون مین اپنے ساتھ کسی کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم کیونکر تنہا جاؤگے حالانکہ تمھارے دشمن کی تعداد بہت ہی خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کسقدر ہونگے اور اگر ہونگے وہ ایکہزار پس مین اکیلا اُنکا مقابلہ کرونگا ساتھ اعانت اللہ تعالیٰ کے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بات یہی ہی ولیکن لیلو تم اپنے ساتھ کچھ لوگ قوم حمیر سے جسمین عمرو بن الازور اور رمیلہ بن عامر ہون پس ایسا ہی کیا خالد بن الولید نے اور روانہ ہوئے وہ مع اپنے ساتھیونکے تا اینکہ پہونچے معرکہ کی جگھ مین پس دیکھا اُنھون نے مردونکو کہ پڑے ہوے ہین اور گردا گرد اُنکے جنگل کے لوگ ہین اور وہ روتے ہین بخوف اپنی جانون اور اولادونکے اور بخیال مطالبہ کرنے اہل عرب کے اُنسے پس آئے خالد بن الولید اُنکے پاس شور و فریاد کی قوم نے اُنکے سامنے اور ڈالا اپنے تئین خالد بن الولید کے سامنے خالد بن الولید نے اپنے مترجم سے جو اُنکے ساتھ تھا کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین مترجم نے کہا کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ ہم تمھارے ساتھیونکے خون سے بری ہین اور ہم تمھاری صلح مین ہین پس قسم طلب کی خالد بن الولید نے اُنسے بیعلمی قتل مسلمین پر پس قسم کھائی اُنھون نے اس امر پر خالد بن الولید نے کہا پس وہ کون شخص تھا جو آیا تمھارے ساتھیونپر اُنھون نے کہا کہ ایک بطریق ہمارا ہی یوقنا نے جسکے ساتھ ایکہزار مرد سخت ترین قوم یوقنا سے تھے یہ امر کیا ہی اور یوقنا کے جاسوس تمھارے لشکر مین مقرر ہین پہونچاتے ہین اُسکو خبر تمھاری خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کس راہ سے گئے ہین اُنھون نے کہا کہ ہمنے اونچی راہ اور دیکھا ہمنے اُنکو کہ طلب کرتے تھے پہاڑکو پس کہا خالد بن الولید نے اپنے ہمراہیونسے کہ قوم نے جانا ہی اس امر کو کہ ہمارا لشکر ضرور اُنکو تلاش کریگا پس تجاوز کیا ہی اُنھون نے ہماری راہ سے تا کہ درآوے اُنپر پھر جاوین وہ بجانب اپنے قلعہ کے پھر کہا کہ ڈھیلی کردو تم باگونکو پس ایسا کیا اُنکے ہمراہیون نے اور خالد بن الولید اُنکے آگے تھے اور لیا تھا اپنے ساتھ ایک مرد کو معاہد ین سے کہ راہ بتلاتا تھا وہ اور مسلمان اُسکے پیچھے جاتے تھے پس جب آئے راہ پر کہا خالد بن الولید نے اُس مرد معاہد سے کہ آیا سوائے اُس راہ کے اور کوئی راہ بھی اُنکے قلعہ مین جانیکی ہی اُسنے کہا ہین پوشیدہ ہو کر ٹھہرو تم پس تحقیق فتحیاب ہوگے تم اُنپر پس اُترے خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے جنگل مین اور وہ اُمید رکھتے تھے اور راہ دیکھتے تھے بطریق کی پس جسوقت گذری تھوڑی رات تو اُسیوقت دریافت کیا مسلمانون نے آواز گھوڑونکے سمونکی قریب مین اور بطریق آگے تھا اور لشکر اُسکے پیچھے تھا اور چلا جاتا تھا اور دلیر کرتا تھا اور برانگیختہ کرتا تھا اُنکو چلنے مین پس اُسیوقت نکلے خالد بن الولید گھاٹی سے اور ایک بڑی آواز دی مثل شیر کے اور نکلے اُنپر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ خالد بن الولید کے پس نہین تھی خالد بن الولید کو خونریزی سوائے اُنکے بطریق پیشرو کی اور جانا خالد بن الولید نے کہ وہ یوقنا ہی اور سامنا کیا اُسکا اور مارا اُسپر ایک ایسا وار تلوار کا کہ ڈالدیا اُسکو دو آدھ کرکے اور دیکھا مسلمانون نے اُنھین تلوار کو اور ڈھونڈھتے تھے اور تلاش کرتے تھے اُنکو اور وہ بھاگتے تھے پس نہین نجات پائی اُنھین سے کسی نے اور لے لیے جانور اُنکے اور بیڑے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور وہ نکلکر راہ دیکھتے تھے مسلمانونکے آنیکی پس جسوقت قریب آئے خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے اور تھے اُنکے ساتھ قیدی اور بہت کپڑے اور اسباب مقتولین کا پس کلمہ اور تکبیر کہی اُنھون نے اور جواب دیا

انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سب مسلمانون نے ساتھ کلمہ اور تکبر کے اور آئے خالد بن الولید اور انکے ساتھ زیادہ تین سو قیدی کے رسات
سو سے یا کچھ کم مقتولین سے تھے پس عرض کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنپر اسلام کو پس انکار کیا انھون نے اور کہا کہ ہم تمکو اپنی عوض مین مال دینگے
پس کہا خالد بن الولید نے کہ بہتر ہی گردنین اُنکی مارنا سامنے اہل قلعہ کے کہ ایسا کرنے مین دشمن خدا اور دشمن مسلمانونکو ضعف اور سستی ہوگی پس جب سُنا
ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ کلام خالد بن الولید کا حکم دیا انھون نے سب قیدیونکی گردنین مارنیکا پس ماری گئین گردنین اُنکی اور یونا اور ساتھی اُنکے
اس امر کو دیکھتے تھے پس جب ماری گئین گردنین اُنکی کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ہم جانتے تھے کہ ہم قوم کو محاصرہ کیے ہین اور اب
وہ لوگ خلاف اسکے ہین کہ وہ امیدوار رہتے ہین ہماری غفلت کے اور انتظار کرتے ہین ہماری ناآسودگی کی اور رے لیتے ہین ہمارے اوپر پس
اور جانورونکو اور بہتیرے کو حکم کرو اپنے لوگونکو یا سامان اور ہوشیار اور بیدار رہنے کا اور نگہبانی کرنے تم مشرکین پر ہر راہ مین تاکہ نہ ممکن ہو
اُنکو نکلنا اُنکے قلعہ سے اور تنگی مین ڈالو اُنکو جہانتک ہو سکے تسے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ جزاے خیر دے تمکو اللہ تعالیٰ
اے ابا سلیمان تمھارے مشورے مین پس جب ہوا دوسرا دن نماز صبح پڑھائی ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکو اور متوجہ ہوے وہ نماز سے
اپنے ہر اسپونکی طرف اور بلایا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن الازور اور سعید بن عمرو بن طفیل الاسدی اور قیس بن ہبیرہ اور یسیر بن
سرق کو پس متفرق کر دیا اُنکو گرد قلعہ کے اور حکم کیا اُنکے لینے اور ضیق مین ڈالنے راہونکا یونا پر پس ایسا ہی کیا اُنھون نے اور شدت کی اُنھون نے
اُسکے اوپر تنگ گیری مین تا اینکہ اگر اُڑتی اُسکی طرف کوئی چڑیا تو شکار کر لیتے اُسکو اور اقامت کی قوم مسلمانون نے محاصرہ قلعہ پر پس جب طول ہوا
زمانہ اُنکے گھیر لینے کا رد سیونکو اور بیقرار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بسبب طول مقام کے حکم کیا لوگونکو کوچ کرنیکا اور ارادہ کیا دور پڑنیکا
اُنسے اور قلعہ سے تا اینکہ پاوین وہ اُنسے کسی غفلت کو کہ غنیمت جانین وہ اُسکو یا موقع ایسی جنت کو کہ پہونچین بجانب قلعہ کے پس دور ہو گئے
وہ قلعہ سے کئی میل اور وہ چاہتے تھے کسی مکر اور فریب کو کہ پہونچین اُسکے سبب سے قلعہ تک اور یونا نہین اُترتا تھا قلعہ سے اور نہین کھولتا تھا اُسکے
دروازے کو اور ابو عبیدہ بن الجراح کو یہ امر بہت ناگوار اور زبون معلوم ہوا اور آئے وہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا اُنسے کہ اے ابا سلیمان
مین گمان کرتا ہون اس امر کا کہ جاسوس دشمن خدا کے پہونچاتے ہین خبر اُسکو اور ڈراتے ہین اُسکو اُسسے اور مین تمکو قسم دیتا ہون اے ابا سلیمان اس
امر کی کہ گھیرو قوم ہمارے لشکر مین اور آزمایش کرو تم لوگونکے کام کی پس شاید در آوے تم دشمنان خدا کے جاسوسونپر پس سوار ہوے خالد بن الولید اور
حکم کیا لوگونکو گشت کرنیکا لشکر مین اور وہ بذات خود اُنکے ساتھ تھے اور حکم کیا اُنکو اس امر کا کہ قبضہ کر لیوین وہ ہر اُس شخص پر جسکو وہ نہ پہچانتے
ہون پس اُسی حالمین کہ خالد بن الولید گشت کر رہے تھے کہ دفعتہً دیکھا اُنھون نے ایکمرد کو سر بسے اور اُسکے سامنے ایک کمل تھا جسکو وہ الٹتا پلٹتا
تھا پس خالد بن الولید اُسکو دیکھتے تھے اور انکار کرتے تھے اُسکی شناسائی مین پس متوجہ ہوے اُسکی طرف اور سلام کیا اُسپر اور کہا اُس سے
کہ اے برادر عربی تو کس عرب سے ہی اُسنے کہا کہ مین ایکمرد ہون مین سے خالد بن الولید نے کہا کہ تو کس قبیلے سے ہی پس ارادہ کیا تھا اُسنے
بیان کرنیکا اپنے کو غیر قبیلہ اپنے سے پس جاری کیا اللہ تعالیٰ نے امر کو اُسکی زبانپر اور کہا اُسنے کہ مین قوم غسان سے ہون پس جب
سُنا خالد بن الولید نے کلام اُسکا قبضہ کر لیا اُسپر اور کہا اُس سے کہ دشمن خدا تو عرب متنصرہ سے ہی اور تو دشمن کا جاسوس ہی اُسنے کہا کہ
مین نصرانی نہین ہون مین مسلمان ہون پس متوجہ ہوے خالد بن الولید اُسکی بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کہا اُسنے کہ اے مدار تحقیق تعجب کیا ہی مجکو

اُس شخص کے کام نے اسوا سطیکہ مین نے اُسکو سواے اُسدن کے اور کبھی نہین دیکھا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مین قوم غسان سے ہون لو پیشک وہ عبادت
کنندگان صلیب سے ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان آزمایش کرو تم اُس شخص کی خالد بن الولید نے کہا کہ کیونکر اسکی آزمایش کرون ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ آزمایش کرو اسکی ساتھ قرآن اور نماز کے پس اگر جواب صحیح دیوے تو تو سچا ہے ورنہ عرب متنصرہ سے خالد بن الولید نے اُس سے کہا کہ
اے برادر عربی اُٹھ کھڑا ہو اور دو رکعت نماز کی پڑھو اور پڑھو تین قرآن شریف کو باواز بلند پس بجانا اُس شخص نے کہ کیونکر اور کیا پڑھے پس کہا خالد بن الولید نے
اُس سے کہ تو قسم ہے خدا کی جاسوس ہے پھر پوچھا اُسکے حال کو پس اقرار کیا اور کہا اُسنے کہ مین جاسوس ہون پھر پس کہا خالد بن الولید نے کہ کیا
ہے اُسنے کہا نہین بلکہ ہم تین شخص مین کہ مین ایک اُنمین کا ہون اور دو شخص ہمرہ گئے ہین جانب قلعہ کے تاکہ تمھاری خبر پہونچاوین وہ دونون کو اور مین
ٹھہر گیا تھا واسطے دیکھنے اُس لشکر کے جو اُن دونون کے پیچھے تم مین وافع ہوا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُس سے کہا کہ آگاہ کر تو مجکو دو کاموں سے یا مارے جانے
یا اسلام قبول کرنے سے کون کام تجکو دوست تر ہے کہ سواے اسکے تیسرا کام تیرے واسطے نہین ہے غسانی نے کہا کہ مین مسلمان ہوتا ہون اور
گواہی دیتا ہون اس امر کی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس رجوع کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب حلب کے اور برابر رہا تین مہینے گھیرے
رہے وہ قلعہ کو اس حال سے کہ نہین گذرتا تھا اُنپر کوئی دن مگر یہ کہ گرپڑتے تھے مسلمان رنج اور شدت مین اور دیر کی ابو عبیدہ بن الجراح نے خط
لکھنے مین امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پس لکھا عمر نے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عبد اللہ عمر الی عامله بالشام ابی عبیدة سلام علیك فانی احمد الله الذی لا اله الا هو واصلی علی نبیه محمد صلی الله علیه وآله وسلم یا ابا عبیدة
وعلمت ما یصیبنی بابطاء کتابك عنی والقطاع خبرك بکثرت متعلقی وضنی جسدی علی اخوانی المسلمین وجالی لیلی ونهاری الا وقلبی عندکم ومعکم
فاما العربات منکم جنود کالرسول فان عقلی طائر وفکری ورکابك ما کتبت الی بالفتح ولتعتمدوا علی ربنا ابا عبیدة وانکنت مائتا عنکم فانی واضع لکم خلق
علیکم کفلق المراة الجنة علی اذاعها فاذا قرات کتابی هذا فکن للاسلام والمسلمین عضدا والسلام علیك وعلی من معك من المسلمین ورحمة الله و
برکاته اور روانہ کیا خط کو بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے پس جب پہونچا خط اُنکے پاس پڑھا اُسکو آہستہ پھر پڑھکر سنایا مسلمانون کو بلند آواز سے پھر
کہا کہ اے گروہ مسلمانونکے ہر گاہ امیر المومنین تمھارے واسطے دعا کرتے ہین اور تمھارے کاموں سے راضی ہین پس تحقیق اللہ غالب اور بزرگ
یاد کریگا تمھاری تمھارے دشمنون پر پھر لکھا جواب خط کا اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب من عامله
بالشام ابی عبیدة سلام علیك فانی احمد الله الذی لا اله الا هو واصلی علی نبیه محمد صلی الله علیه وآله وسلم تسلیما کثیرا وکتبت وعلم یا امیر المومنین
ان الله عز وجل وله الحمد قد فتح علی ایدینا فتحین قد شفیا الغائر علی الواصم وقد افتح الله مدینة حلب صلحا وقد اعطی من فی قلعتها
وهم خلق کثیر مع بطارقهم یوقنا وقد کان لهم اکداد وقتل منا رجالا ارزقهم الله الشهادة علی یده پھر لکھا نام مقتولین کا اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واللہ من ورائه بالمرصاد وقد ارتحلت الرحیل عن محارم الی البلاد التی هی بین انطاکیة و
حلب لما افتتح والسلام علیك وعلی من معك من المسلمین ورحمة الله وبرکاته اور روانہ کیا خط اور بھیجا اُسکو
دو شخصونکے ساتھ اپنے ساتھیونسے ایک اُنمین سے عبد اللہ بن قرط الیمانی اور دوسرے جعد بن جبران الیشکری تھے پس روانہ ہوے
وہ دونون درمیانہ لیا جلد چلتے تھے دن اور رات کو اور لی اُنھون نے راہ عتیقہ کی اور کوشش کی اُنھون نے چلنے مین

یہانتک کہ قطع کیا اُنھون نے ارض حفان کو صکاصکہ تک اور یہ مقامات قلعہ عرب کے تھے نزدیک تیما کے پس جب پہونچے وہ دونون
وہان سامنے آیا اُنکے ایک سوار گھوڑے پر اور وہ زرہ پہنے تھا اور خود اُسکا چمکتا تھا آفتاب کی روشنی مین لٹکائے ہوے تھا رکاب
مین اپنے نیزے کو گویا وہ نکلا تھا اپنے دشمن کے مقابلہ مین یا جاتا تھا کسی لڑائی پر پس جب دیکھا اُسنے اُن دونون کو قصد کیا اُنکی
طرف کا پس کہا عبداللہ بن قرط نے جعدہ بن حیران سے کہ سختی ہو تمھارے دشمن پر آیا نہین دیکھتے ہو تم اس سوار کو کہ سامنا کیا
ہی اُسنے ہمارا ایسی جگہ اور ایسے حال مین جعدہ بن حیران نے کہا کہ سرداران عرب اور اُنکے لوگون کو ڈرنا نچاہیے اور نہین ہی اس
شہر مین کوئی ایسا شخص جو صاحب خیمہ اور خرگاہ ہو مگر یہ کہ وہ ہمارے ساتھ ہی شریعت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین پس جب قریب ہوا وہ سوار ان دونون سے سلام کیا اُسنے اُنپر اور کہا کہ تم دونون کون شخص ہو اور کہان سے آتے
ہو اور کہان جاتے ہو اُن دونون نے کہا کہ ہم بھیجے ہوے سردار ابوعبیدہ بن الجراح کے ہین بجانب امیرالمومنین عمر بن
الخطاب کے پس تم کون شخص ہو سوار نے کہا کہ مین ہلال بن زید الطائی ہون پس کہا دونون نے کہ کیا سبب ہی کہ ہم تم پر
ساز و سامان لڑائی کا دیکھتے ہین ہلال نے کہا کہ مین جاتا ہون ساتھ ایک گروہ اپنی قوم اور ایک جماعت اپنے ہمراہیون کے
بجانب شام کے واسطے جہاد کے بسبب آنے خط امیرالمومنین عمر ابن الخطاب کے ہمارے نام پس جب دیکھا مین نے تم دونون کو جنگل
کے پیچھے سے آیا مین تمھاری طرف کو تاکہ دریافت کرون مین کہ تم کون ہو اور تمھارا ارادہ کیا ہی اور میرے ساتھی میرے پیچھے آتے ہین پھر
سلام کیا اور روان کیا اُن دونون نے اپنے اونٹون کو اور روانہ ہوے اور اُسیوقت دکھائی دیے گروہ اور اونٹ آتے
ہوے اور چلا ہلال بن زید اور جا ملے اپنے ساتھیون مین اور آگاہ کیا اُنکو حال دونون صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس
خوش ہوئی قوم اس حال سے اور روانہ ہوے بارادہ شام کے اور عبداللہ بن قرط اور جعدہ بن حیران پہونچے مدینہ طیبہ مین اور داخل
ہوے مسجد شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور سلام کیا حضرت عمر اور مسلمانون پر اور دیا خط حضرت عمر کو پس جب
پڑھا اُنھون نے خط کو خوش ہوے اور بلند کیا دونون ہاتھون کو طرف آسمان کے اور کہا اللھم اعز الاسلام و اھلہ و اذل الشرک و اھلہ پھر حکم کیا منادی
کو کہ پکار دیوے لوگون مین الصلوۃ جامعۃ پس جب یکجا ہوے لوگ پڑھکر سُنایا اُنکو حضرت عمر نے خط ابوعبیدہ بن الجراح کا پس نہین پڑھ
چکے تھے خط کو تا اینکہ آئے اُنکے پاس کچھ لوگ حضرموت اور کچھ لوگ یمن کے رومان اور سبا اور مارب سے درانحالیکہ درخواست
کرتے تھے وہ حضرت عمر سے اپنے اپنے روانہ کرنیکی بجانب شام کے حضرت عمر نے پوچھا کہ تم کتنے آدمی ہو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین
اُنھون نے کہا کہ ہم سب قریب چار سو سوار کے ہین اور تین سو اونٹنیان ہین کہ اُنپر دو دو آدمی سوار ہین اور کچھ لوگ ہمارے ساتھ پیدل
ہین جنکے پاس سواری نہین ہی پس اگر منگا دیوین امیرالمومنین سواریان تو سوار کر لیوین ہم اپنے لوگون کو تاکہ پہونچ جاوین ہم اپنے
دشمنون تک پس کہا اُنسے حضرت عمر نے کہ وہ کتنے لوگ ہین اُنھون نے کہا کہ ایکسو چالیس ہین حضرت عمر نے پوچھا کہ عرب ہین یا غلام
اُنھون نے کہا کہ عرب ہین اور غلام بھی ہین جنکے مالکون نے اجازت دی ہی اُنکو جہاد اور روانگی ہین بجانب دشمن کے پس اُسیوقت بلایا
حضرت عمر نے عبداللہ اپنے بیٹے کو اور کہا اُنسے کہ جاؤ مال صدقات کیطرف پس لاؤ تم قوم کیواسطے ستر سواریان تاکہ ایک کے پیچھے

ایک سوار ہو دین اُنپر اور لاویون اپنا سامان توشہ اور کھانیکا اُنکی پشت پر پس جلدی کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اور
لاے سنراونٹ اور سپرد کیا ان لوگونکو اور کہا اُنسے کہ تم راہ کو رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر بجانب اپنے بھائیونکے اور جلدی کرو تم طرف
لڑائی اپنے دشمن کے پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بنام ابوعبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من
بعد فقد ورد علی کتابک مع رسلک فسرنی ما سمعت من الفتح والنصر علی عدائکم وبمن قتل اللہ من الشہداء وما ذکرت من الطریق الی البلد
ما بین حلب الی انطاکیہ فکلا الطریقین وعرہ ومن فیہا فاعلم ایراقی الترک وجلالقۃ اخذت زیارۃ وملکت مدینتہم فوجہ عند تبلیغ الخبر الی
الی جمیع النواحی التی لم تفتح وعلیہ وہا وصلت الیہ فیضعف ذلک ویعاونہ بما معہ ویطمع فیک من لم یطمع وتخبری علیک اخبار الروم وجمیع
من فی الشام خاصتہم وعامتہم ویرجع الیک جیوشہا وتکاتب ملوکہا فی امرک فایاک ان یترحی بکم اللہ وہو خیر الحاکمین فتلبث
الخیل فی السہل واستعد واوقفہا فی المضائق والجبال وبین المرات الی حلاۃ والقرات ومن صالحک منہم فاقبل صلحہ ومن
سالمک سالمہ واللہ خلیفتی علیک وعلی جمیع المسلمین وقد نفذت کتابی ہذا وامل مشارف الیمن فمن وہب نفسہ للہ فانفر
وانر اغبہ فی الجہاد فی سبیل اللہ منہم عرب وموالی وفرسان ورجالۃ والمدد الیک متواترا انشاء اللہ تعالیٰ پھر بیٹھا خط
اور مہر کی اُسپر اور دیا عبداللہ بن قرظہ کو اور اُنکے ساتھ جعدہ بن حیران تھے اور قوم مسلمان کو شش کرتے تھے اپنے چلنے مین اور
سوائے اسکے پوچھتے تھے وہ لوگ عبداللہ بن قرظہ اور اُنکے ساتھی سے حال بلاد شام اور قحط ہونے شہرون اور لڑائی رومیون کا
تا اینکہ پوچھا اُنھون نے حال قیام گاہ مسلمانون کا اور یہ کہ لشکر اُنکا کہان ہی پس کہا اُنسے عبداللہ بن قرظہ نے کہ سب مسلمان
مع سردار اُنکے قلعہ حلب کو گھیرے ہوے ہین اور اُس مین ایک شخص معزز مین روم سے ہی اور اُسکے ساتھ گبران ہمراہی اُسکے
ہین کہ پناہ لی ہی اُس نے اپنے اصل قلعہ مین مسلمانون نے کہا کہ اے ابن قرظہ کیا سبب ہی کہ وہ مسلمانونکے ساتھ
مصالحہ نہین کرتے ہین جیسا کہ اُسکے اور ساتھیون نے مصالحہ کیا ہی پس کہا عبداللہ بن قرظہ نے اُنسے کہ ای گروہ عرب کے ہمنے نہین
دیکھا ہی بعد لڑائی یرموک کے کسی مرد کو بڑا بہادر اس شخص سے پس تحقیق مار ڈالا اُسنے لوگونکو اور زمین پر گرا دیا دلیرونکو اور وہ آچڑتا ہی
مسلمانونکے اطراف لشکر پر وقت غفلت مسلمانونکے پس مار ڈالتا ہی اُنکے لوگونکو اور لوٹ لیتا ہی اُنکے اسباب کو اور پھر جاتا ہی
اپنے قلعہ کی طرف اور وہ کبھی اندھیری رات مین بطلب و تلاش رسد لانیوالونکے جاتا ہی پس جا پڑتا ہی اُنپر اور گرفتار کر لیتا ہی اُنکو
اور لے لیتا ہی سب جانور اور رسد اور توشہ اُنکا پھر پلٹ جاتا ہی اپنے قلعہ کو اور وہ لوگ نہین آگاہ ہوتے ہین اُسکے آے جانے سے
اور سبب اُسکا یہ ہی کہ مسلمان اُسکے قلعہ کا محاصرہ کیے ہین اور اُس سے ڈرتے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ منجملہ اُن لوگون کے
جو سنتے تھے کلام عبداللہ بن قرظہ کا اور سمجھتے تھے گفتگو اُنکی ایک شخص غلامان بنی طریف ملوک کندہ سے تھا جنکا نام واسع تھا
اور کنیت اُنکی ابوالعول تھی اور وہ مشہور اپنے نام اور کنیت سے تھے اور تھے وہ بہت سیاہ رنگ پست گردن گویا مثل موے
درخت کے تھے اور جسوقت سوار ہوتے تھے وہ بڑے اونچے گھوڑے پر خط کھینچتے تھے اپنے پیر دونسے زمین پر اور وہ بڑے شہسوار اور شجاع تھے کہ
مشہور ہو گیا تھا ذکر اُنکا اور پڑھ گیا تھا اور بلند ہو گیا تھا کام اور مرتبہ اُنکا بلاد کندہ اور حضرموت اور جبل مہرہ اور ارض

تجمر میں اور شہ دیا تھا انھوں نے جنگل والونکو اور لوٹ لیا خیام آباد کا تو نکا اور باقی نہیں پاتے تھے انکو سیل گھوڑے اور اہل
عرب جو وقت انکا ذکر اپنی مجلسونمیں کرتے تھے تو تعجب کرتے تھے انکے دبدبہ اور شجاعت سے پس جب سنا دمس ابوالہول نے ذکر یوقنا اور اسکے
کا موں کا اسلمانکے ساتھ قریب تھا کہ پارہ پارہ ہوجاوین وہ غصہ اور خشم سے اور کہا انھوں نے عبداللہ بن قرط سے کہ خوش ہوا ای
برادر عربی پس قسم ہی خدا کی کہ ہر آئینہ ایسی کوشش کرونگا مین کہ خوار اور ذلیل کریگا اللہ تعالی اسکو میرے ہاتھ پس جب سنا
عبداللہ بن قرط نے کلام ابوالہول کا دیکھا اسکی طرف گوشہ چشم سے براہ غصہ اور تکبر کے اور کہا کہ ای بیٹے عورت سیاہ رنگ کے
ہر آئینہ خواہش کی ہی تمھارے نفس نے ایسی امید کی کہ نہ پہونچوگے تم اسکو اور ایسی چیز کی کہ پاؤگے اسکو فسوس ہی تمپر آیا نہین سنا ہی تمنے
کہ شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین سبکے سب اسکو گھیرے ہین اور اسکے ساتھیونسے لڑتے ہین وما نہیمہ کوئی کچھ اسکا نہین کرسکتا ہی
تحقیق مکر اور فریب کیا ہی اسنے ملوک روم سے اور غالب ہوگیا ہی زمین کے زبردستونپر پس جب سنا دمس ابوالہول نے یہ کلام عبداللہ بن قرط
کا خشمناک ہوا وہ اور کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ اگر نہوتی وہ چیز جو لازم ہی مجھپر تمھارے واسطے اخوت اسلام سے تو ہر آئینہ ابتدا کرتا مین تمھین
سے پیشتر اسکے پس احتیاط کرو تم لوگونکے حقیر جاننے سے پس اگر تم دوست رکھتے ہو میرے پہچاننے کو پس پوچھو تم میرے حال کو ان
لوگونسے جو موجود ہین میرے گرد والونسے اور اس چیز کو جو گذر گئی ہی میرے کاموں سے جنکے بیان کرنیسے حیران ہوتی ہین عقلین اور تنگی مین پڑتے
ہین سینے کتنے لشکر دلسے لڑائی نہین اور کتنی جماعت کو متفرق کردیا ہی مین نے اور کتنے گروہونکو ہلاک کردیا ہی مین نے اور کتنی جگہ تاخت و تاراج
کی ہی مین نے اور ڈرانیوالی جگہونمین در آیا ہی نہین اور بہت لوگونکو مار ڈالا ہی مین نے اور بہت مالونکو لوٹ لیا ہی مین نے اور بہت جنگلونکو
قطع کیا ہی مین نے اور کسی نے مجھسے عوض نہین پایا اور نہین پہچانا کیا کسی نے میرے نشان قدم کا اور نہین ستم کیا مجھپر کسی ہمسایہ نے
اور نہین لاحق ہوئی مجھکو کوئی ننگ مگر اللہ کی عنایت سے کسی حملہ کرنیوالے بہادر کی پھر چھوڑا عبداللہ بن قرط نے ابوالہول کو حالت خشم اور غصہ
مین اور روانہ ہوے وہ آگے لوگونکے اور بعض قوم عرب نے عبداللہ بن قرط سے کہا کہ ای برادر عربی نرم کرو تم اپنے نفس کو اسواسطے قسم ہی
خدا کی ایسے مرد سے کلام کرنیوالے ہو کہ دور اس سے نزدیک اور امر سخت اسپر آسان ہوجاتا ہی اور تحقیق وہ شخص مضبوط ہی کہ نہین ڈراتے ہین
اسکو لوگ اور نہین غمناک کرتے ہین اسکو دلیر اگر وہ لڑائی مین ہوتا ہی تو ابتدا لڑائی کو پہونچتا ہی جس جگہ کو طلب کرتا ہی اور نہین چھوڑتا ہی اسکو جو
بھاگتا ہی پس کہا عبداللہ بن قرط نے کہ تم لوگون نے بہت طول دیا ہی تعریف اور توصیف کو اور مین امید رکھتا ہون اس امر کی کہ کرے
اللہ تعالی اپنے نزدیک بہتری کو اور کشود کار واسطے مسلمانونکے پھر کوشش کی قوم نے چلنے مین تا اینکہ آئے وہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ کے پاس اور وہ اترے تھے اہل قلعہ پر گھیرے ہوے تھے یوقنا کو اور گھیر لیا تھا مسلمانون نے قلعہ کو ہر طرف سے پس جب قریب پہونچے سب
قوم مسلمان آراستہ ہوگئے وہ اور نکال لیا انھون نے اپنی تلوارونکو اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارونکو اور بلند کیا اپنے نشانونکو اور تکبیر کہی
انھون نے اور درود بھیجا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور جواب دیا لشکر نے ساتھ کلمہ اور تکبیر کے ہر طرف اور ہر جگہ سے اور استقبال
کیا انکا ابوعبیدہ بن الجراح نے اور سلام کیا اوپر اور سلام کیا انھون نے ابوعبیدہ بن الجراح پر اور اتری ہر قوم اپنے لشکرون اور گروہ مین اور یوقنا کا
حال تھا کہ بارہا وہ ہرقل کو بھیجتا تھا مسلمانون کیطرف اپنے لوگونکو اور ڈالتا تھا اوپر لڑائی کو اور سبب یہ تھا کہ نہین لڑتا تھا وہ مسلمانون سے

دنکو اور نہین نکلتا تھا اپنے قلعہ سے مگر رات کو اور اکثر نکلتا اُسکا حالت غفلت مسلمانون مین واقع ہوتا تھا پس جب دیکھا آنیوالے مسلمانون نے اس رات مین تو دیکھا اُنھون نے اور نہیں اور نہان اور حضرموت کو شدت نگہبانی اور آواز تکبیر اور بڑی احتیاط مین اور متوجہ ہوے دمس بنی طریف کی طرف جنکے پاس وہ آئے تھے اور کہا اُنسے کہ تم کو قسم ہی خدا کی بالضرور محاصرہ کرنیوالے سے ہوا اُنھون نے کہا کہ یہ امر کیونکر ہے دمس نے کہا کہ دشمن تمھارا قلعہ کی چوٹی پر ہی اور تم زمین کشادہ اور فراخ مین ہو اطمینان سے کہ نہ دشمن ہی جو ڈراوے تمکو اور نہ لشکر تمھارے سامنے ہی جو خوفناک کرے تمکو پس یہ خوف تمھارا کس وجہ سے ہی اور یہ کیا تمھاری بے آرامی ہی اُنھون نے کہا کہ اے ابوالہول مالک اس قلعہ کا گبر منحوس بدفال ہی کہ اُمیدوار رہتا ہی ہماری غفلت اور ناآزمودگی کا اور آپڑتا ہی ہمارے کناروں پر پس مار ڈالتا ہی وہ ہمارے لوگونکو اور آتا ہی ہماری امن کی جگہون مین پس اسحالت مین کہ دمس بات چیت کرتے تھے اپنی قوم سے کہ یکبارگی ایک بڑا شور واقع ہوا اطراف لشکر مسلمانون مین پس اُٹھ کھڑے ہوے دمس درانحالیکہ نکال لیا تھا اُنھون نے اپنی تلوار کو اور کاندھے پر ڈال لیا اپنی سپر کو اور طلب کیا اُس جانب کو جس طرف آواز سُنی تھی تا اینکہ پہونچے وہان پس وہ پایا تھا جمعیت پانسو سوار دلیر اور گرامی کے اور پایا تھا اُسنے غفلت کو مسلمانون سے جب دیکھا دمس نے رومیونکو جا پڑے اُنکے دلیرون کے بیچ مین اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور مارتے تھے اُنکے منھون مین اپنی تلوار کو اور اُنکے ساتھ ایک گروہ بہادران اور شہسواران بنی طریف سے تھا پس جب دیکھا یونقانے اُس چیز کو جو اُتری اُسپر فوراً بھاگا وہ اپنے پیچھے کو اور وہ سوار آدمی اُسکے لوگون سے مارے گئے اور دمس حملہ کرتے تھے اُنپر اور پیچھا کیا اُنکا اصل قلعہ تک اور قوم کندہ اُنکے پیچھے تھی پس پکارا اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ قسم ہی میری طرف سے تم پیچھا کرے اُنکا تم مین سے کوئی تاریکی رات مین پس کہا لوگون نے اے ابوالہول سردار قسم دیتے ہین تمپر اور پھیر پھیر مانگی پس پھیرو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس پھیرے دمس اپنی قیامگاہ کیطرف اور پھری قوم اپنے اسباب اور قیامگاہونکی جانب اور قوم کندہ مبتلاے آزمایش نیک ہوئی تھی اور لوگ خوش ہوے رومیون کی ہلاکی اور مارے جانے اُنکی جماعت کثیر سے پس جب صبح کی اُنھون نے پیچھا ہوے واسطے نماز کے پاس ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب ہو چکی نماز متفرق ہوے لوگ اور نہین باقی رہے ابوعبیدہ بن الجراح کے سامنے مگر چند مسلمان اور رئیس اُنکے پس نہ کرتے تھے آپسمین رات کے ساختہ کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو تحقیق دیکھا مین نے رات کیوقت قوم کندہ کو مبتلاے آزمایش نیک ہوے تھے اور پیشی اور ثابت قدمی کی تھی اُنکے دلیر لوگون نے اور دور کیا اُنھون نے ہمسے دشمن کی بدی کو پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ سچ کہتے ہو تم قسم ہی خدا کی اے ابا سلیمان تحقیق یاری اور مدد دی لوگونکو قوم کندہ نے اپنی ثابت قدمی اور جرأت سے اور مین نے سُنا تھا اُنکو کہ کہتے تھے وہ ایک کہ اچھی اور نیک کوشش کی دمس ابوالہول نے اور نہین دیکھا مین نے اُس مرد کو جسکی طرف وہ اشارہ کرتے تھے پس اُٹھ کھڑے ہوے ایک شخص رؤسائے قوم کندہ سے سامنے ابوعبیدہ بن الجراح کے جنکا نام سراقہ بن مرداس بن مکرب الکندی تھا پس کہا اُنھون نے کہ نیک حال کرے اللہ تعالیٰ سردار کو دمس ابوالہول غلام بنی طریف کے ہین وہ ساتھ اُس گروہ کے جو کل ہمارے لشکر مین آیا ہی اور دمس ایسے شخص ہین کہ عاجز کر دیتے ہین لوگونکو اور ڈراتے ہین دلیرونکو اور سوا کرتے ہین بہادرونکو اور ذلیل کرتے ہین اپنے حریفونکو نہیں ٹھہرتی ہی اُنکو جماعت اور نہین

دشوار گذار تھا ہی اُپر تاخت و تاراج کرنا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہا کہ آیا سُنا تمنے کلام سراقہ بن مرداس کا اُسکے غلام دامس کے باب مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ نیک حال رکھے اللہ سردار کو وہ سچے ہین اپنے کلام مین اور تحقیق مین نے سُنا ہی ذکر اُنکا اور اگاہ کیا گیا ہونمین اُنکی شجاعت سے اور اگاہ کیا ہی مجکو ایکدوت جنکا نام عمرو بن عنبر الہری ہی اس امر سے کہ دامس نے تاخت کی تھی اُپر تنہا اور وہ کنارے دریا کے تھے اور دامس نے ایسا مکر و فریب کیا تھا قوم مہرہ پر کہ جنبش مین لائے تھے وہ اُنکو اُس مکر سے تا اینکہ تنہا لیا تھا تمام حلہ کو اور جو کچھ اُنمین تھا اور حلہ مین ستر آدمی قوم مہرہ سے تھے اور دامس درپے طلب اُنکے تھے واسطے اپنے عوض لینے کے جو قوم پر تھا اور قوم ڈرتی تھی اُسسے اور اُنکی بُرائیون اور سختی سے اور وہ چلے گئے تھے مع اپنے مال اور اولاد اور جانورونکے بجانب شہرون اور کنارون دریا کے بخوف اُنکے مکر کے اور دامس پوچھتے تھے اُنکے حال اور اخبار کو پس جب صحیح اور راست معلوم ہوا اُنکو اُترنا قوم کا کنارے دریا پر پکارا دامس نے اپنی قوم کو واسطے تاخت کرنیکے قوم مہرہ پر پس گرانی کی قوم نے اُپر اور نہین نکلا اُنمین سے کوئی شخص دامس کے ساتھ اور حال یہ تھا کہ دامس آگاہ تھے شہرونکی زمین ہموار اور پہاڑون اور جنگل اور دریاؤن سے پس جب مایوس ہوے دامس اپنی قوم سے آئے وہ اپنے خیمہ کی طرف اور اُٹھا لیا اپنے پشتوارہ کو اپنے شانہ پر پس جب دیکھا قوم کے لوگون نے غلامون وغیرہ سے دامس کو اس حیثیت سے کہ نکلے ہین وہ اپنے خیمہ سے اور پشتوارہ اُنکے سر پر ہی آئے کچھ لوگ قوم کے اُنکے پاس اور کہا اُنسے کہ کہان تک جاؤگے اے ابو الہول اور یہ کیا چیز ہی جسکو ہم تمھارے ساتھ دیکھتے ہین پس کہا ابو الہول نے اُنسے کہ مین ارادہ رکھتا ہون تاخت کا بنی شعرا پر اور لینے عوض کا اور دور کرونگا مین اپنے سے عار و ننگ کو پس کہا اُنسے گروہ کے بڑھے لوگون نے کہ نہین دیکھا ہی ہمنے زیادہ تر تعجب مین ڈالنے والی تمھاری رائے سے اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ بنی شعرا و سترمرد ہین پس وہ شخص کہ ارادہ کرے تاخت کا اُنپر ہووے وہ اپنے ساتھ کچھ کپڑونکو نہین سُنا ہی ہمنے اس امر کو مگر تسے اسوقت اور ہم جانتے ہین کہ تم جوذار کے پاس جاتے ہو اور جوذار لونڈی تھی حساس کے حضارمہ سے اور حضرموت کے ایک گانو مین رہتی تھی جسکا نام سفلہ تھا اور دامس اُسکو دوست رکھتے تھے اور جو کچھ پاتے تھے مال اور اونٹ اور گھوڑے وغیرہ سے اُسکو دیتے تھے کہ نہین بڑا جانتے تھے اس مال کثیر کو اور اُسکے واسطے گھوڑے پر راضی نہین ہوتے تھے اور نہ سیر ہوتے تھے اُسکو بہت دینے سے پس گمان کیا قوم نے کہ وہ جوذار کے پاس جاتے ہین پس کہا اُنسے دامس نے کہ قسم ہی خدا کی جو تم گمان کرتے ہو وہ جھوٹھ ہی اور قریب تر جاؤگے تم کہ مین نہین کہتا ہون مگر امر حق کو اور قریب تر واقف ہو جاؤگے تم اس معاملہ سے پس پھیری قوم اور چھوڑا تنہا اُنکو اور روانہ ہوے دامس یہانتک کہ آئے جراگاہ قوم پر پس لی ایک دشمنی اُنکے اونٹونسے اور کوچ کیا اُنپر اور رکھ لیا اپنی تلوار اور ڈھال کو اپنے سامنے اور لپیٹ کر رکھ لیا اپنے نیچے پشتوارہ کو پالان اونٹنی پر اور چلے وہ ایک دن اور رات تا اینکہ جسوقت ہوئی اگلی رات پھیری سواری بجانب بعض جنگل کے اور اُترے وہان اور باندھا اسباب کو اور باندھدی اُسکی باگ اُسمین پھر چھوڑدیا اُسکو اور وہ بندھی چرتی تھی پھر چھپ رہے وہ درمیان پتھرونکے اور تھے قریب قوم سے اور وہ ڈرتے تھے اس امر کو کہ دوڑے اُنپر کوئی شخص انمین جب گذر گیا اُنپر دن اُنکا اور آئی رات آئے وہ اپنی اونٹنی کے پاس پس بٹھایا اُسکو اور رکھا اُسپر پالان وغیرہ کو اور سوار ہوے اور چلے تا اینکہ جسوقت گذری کچھ تھوڑی رات دیکھا قوم کی آگ روشن کو پس پھیرا اپنی اونٹنی کو بہان تک کہ بلند ہوئی اونچی زمین پر جو بلند تھی قوم اور اُس زمین مین درخت طلح

اور کنارے کے تھے پس بٹھایا اپنی اونٹنی کو اور مضبوط باندھدیا اُن درختونمیں تاکہ نہ چرے وہ پس سنیں قوم آواز اُسکے چرنے اور کف نکالنے
کی پس جب باندھدیا اُسکو گئے وہ بجانب اپنے پشتوارہ کے پس کھولا اُسکو اور نکالا اُنمیں سے آثار اونٹکو اور لیلیا درختون کی
شاخون کو اور لیتے تھے ہر لکڑی کو بقدر اپنے قد کے اور لاتے تھے لکڑی کو پس کھڑی کرتے تھے اُسکو اور مضبوط کرتے تھے اُسکو ساتھ پتھرونکے
پھر ڈالتے تھے اُسپر انار کو اور ایسا ہی کرتے تھے تا اینکہ کھڑی کین چالیس لکڑیان اور کی اُنکی ایک صف سامنے گھرون کے دروازون
اور خیمون کے پھر لٹکایا اُنھون نے اپنی تلوار اور ڈھال کو اور بیٹھ لیا ایک انار سرخ ارجوان کو پھر اُترے وہ بلندی سے جسمین متفرق
کر دیا تھا کپڑونکو لکڑیون پر اور قصد کیا گروہ کا اور گھومے گرد اُنکے خیمون کے اور فکر کی اُنکے کام مین کہ کیونکر اور حیلہ کرین اور رات بہت گئی
تھی پھر دیسکی اور مہلت دی اُنکو آفتاب کے نکلنے تک پھر روانہ ہوے بجانب ساحل کے اور تلوار اُنکی برہنہ اور سپر اُنکے ہاتھمین تھی
پس جب نزدیک ہوے اُسنے آواز دی اُنکو کہ نزدیک ہوئی بلا کی تمھاری مین ابوالہول ہون پس تحقیق صبح کی تمنے ساتھ سختی کے اور یہ کہکے
تم خشکی اور دریا کیطرف سے پھر پکارتے تھے کہ ای آل طریف ای آل کندہ پس جب پڑی آواز اُنکی قوم کے کانونمین بھول گئے اپنے تئین وہ اُنکے
اور چلائین عورتین اُنکی اور نکل بھاگی قوم اُنکی سامنے سے ہوکر گھرون سے بجانب پہاڑکے اور دامس اُنکے پیچھے تھے پس جب تنہا دیکھا قوم نے اُنکو
شجاعت دلائی بعض نے بعض کو اور پھرے اُنکی طرف درانحالیکہ وہ لڑتے تھے دامس سے اور اُمید کی تھی اُنمین بسبب اسکے کہ اُنکو تنہا دیکھا
تھا اور اُنکے پیچھے اور کسی کو نہین دیکھا پس درپے طلب اُنکے ہوے پس دامس حملہ کرتے تھے اُنپر اور پیچھے پھرتے تھے اُنکے اور مار ڈالتے تھے ایکدو کو
بعد ایکدو کے پس جب دیکھا قوم نے اُنکی شدت اور جانمردی اور سختی کو چاہا اُنھون نے کہ سبقت کرجاوین وہ دامس پر بجانب بلندی پہاڑ کے
تاکہ درآوین اُنپر اُنکے پیچھے سے پس جب دیکھا دامس نے اُنکی طرف کہ نزدیک ہوے ہین وہ اُن لکڑیونسے جنپر شلوارین اور کپڑے تھے ڈرے
اس امر کو کہ دیکھیگی قوم اُنکی طرف پس اُسید کرینگے اُنمین اور واقف ہوجاوینگے دامس کے مکر و فریب پر پس پھرے ساتھ کوشش کے اُنکے
سامنے تاکہ سبقت لیجاوین اُنپر پس کوشش کی تا اینکہ سبقت لیگئے اور ہوگئے آگے اُنکے پھر آئے وہ لکڑیونکی طرف درانحالیکہ کلام کرتے تھے
اُنسے گویا کہ وہ کلام کرتے تھے لوگونسے اور وہ کہتے تھے ای آل طریف ای آل کندہ آگئی ہی تمپر قوم قصد کیا ہی تمھارا لوگون نے پس حملہ کرو تم
اُنپر پس بڑھایا قوم نے لگا ہونکو وقت آوار دینے دامس کے اونچی زمین کیطرف پس دیکھا اُن لکڑیونکو جنپر کپڑے تھے اور نہین شک کی اُنھون نے
اس امر مین کہ وہ مرد ہین پس شکست اُٹھائی اُنھون نے درانحالیکہ پھیرتے تھے بجانب دریا کے پس پکارتے تھے دامس کو ای قوم تم دیتا ہو نہین
ہر مرد پر تمسے اس امر کی کہ نہ جدا ہووے اپنی جگہ سے اور نہ اُترے اپنے مقام سے پس مین کفایت کرونگا تمھارے واسطے مشقت قوم کو پس پھر
قوم مہرہ اپنی پشتونکی طرف دوڑتی ہوئی کسی نے اپنے پیچھے سوار کرلیا تھا اپنی زوجہ کو اور کسی نے اپنے بیٹے کو اور کسی نے لیلیا تھا اسقدر
اسباب اپنے گھر کا جسپر وہ قادر ہوسکا اور پھرے ابوالہول بجانب گروہ کے پس نہین پایا اُنمین مگر غلامون اور لڑکون اور مردان و زنان پیر کو
پس حکم دیا دامس نے غلامونکو نزدیک جانے اور لینے اونٹونکے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے اور رکھا اسباب کو اونٹونکی پشت پر پھر مشکین باندھین
غلامونکی اور اُٹھا لیا جو کچھ گروہ مین تھا اور روانہ ہوے بارادہ اپنی قوم کے پس جب آئے وہ راہ پر توقف کیا اور پھر پڑے ہے ان لوگونسے اور گذر سے
اور کئے قتل ہوے تندکے اور لیلیا شلوارون اور کپڑونکو پہنے لوگونمین اور روانہ ہوے یہانتک کہ پہونچے اپنی قوم کے گروہ مین پس نعم ما کیا

عرب نے اُنسے اور اُنکے کاموں سے پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال دامس کا خالد بن الولید سے متوجہ ہوا وہ سراقہ بن مرداس
الکندی کیطرف اور کہا اُسنے کہ لاؤ تم میرے پاس اپنے غلام کو تاکہ دیکھوں میں اُنکو اور سنوں میں کلام اُنکا پس کچھ دیر نہیں ہوئی تھی کہ سراقہ لاسے
اُنکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم دامس ہو اُنھوں نے کہا ہاں نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہ میں نے عجیب و غریب تمھارے حالات سُنے ہیں اور تم قسم ہے خدا کی کہ لائق اُن کا ہونے کے ہو اسواسطے کہ تم سخت ہو لوگوں سے اور جانو تم اس
امر کو کہ تم اور تمھاری قوم لڑتی تھی زمین نرم میں نہیں پہچانتے تھے تم پہاڑوں اور قلعوں کو اور تحقیق در آئے تھے اور ڈالی تھی تمنے رات کو دشمن
خدا پر بڑی سختی کو پس نرمی کرو تم اپنے نفس کے ساتھ اور احتیاط رکھو اس بطریق یوقتا سے پس کہا دامس نے کہ نیک حال رکھے
اللہ تعالیٰ سردار کو میں نے تاخت کی ہے قوم مہرہ پر اور کئی مرتبہ لیلیا ہے میں نے اُنکے مالوں کو اور پہاڑ اُنکے بلند اور ڈھیلے پتھر والے ہیں
اور یہ پہاڑ نہیں مضبوط اور باز رکھنے والا ہے اُن پہاڑوں سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ میں تمکو گرامی دیکھتا ہوں پس آیا کہتا ہے
تمھارا دل تمسے اس قلعہ کے باب میں کسی امر کو پس کہا اُسنے دامس نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو جانو تم اس امر کو کہ جب میں
آیا تمھارے یہاں ساتھ گروہ کے دیکھا تھا میں نے اثنار راہ میں ایک خواب کہ دلالت کرتا ہے وہ بہتری پر اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کہا
اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کیا خواب تمنے دیکھا ہے دامس نے کہا کہ دیکھا میں نے کہ گویا میں چلنے والا ہوں پیچھے نشان قدم کے ہیں
در آنحالیکہ میں کوشش کرنیوالا ہوں بطلب اپنی قوم کے اور گویا میں جدا ہو گیا ہوں اُنسے اور سبقت کر گئے ہیں وہ مجھ پر بجانب ایک تاخت
کے جسکا ارادہ کیا ہے اُنھوں نے ایک قوم پر پس اُسحال میں کہ میں کوشش کرتا تھا اپنے چلنے میں پہونچ گیا میں اُنکے پاس پایا میں نے
قوم کو ٹھہرے ہوئے اور وہ متحیر ہیں نہ آگے بڑھتے ہیں نہ پیچھے پھرتے ہیں پس پکارا میں نے اُنکو کہ اے قوم تمھارا کیا حال ہے اور کس چیز نے
باز رکھا ہے تمکو چلنے سے پس کہا اُنھوں نے کہ آیا نہیں دیکھتے ہو تم اس پہاڑ کو کہ کیونکر سامنے آگیا ہے ہمارے آخر اس راہ میں کہ نہیں
ہے ہمارے واسطے اسمیں کوئی جگہ گذرنے اور نکلنے کی پس کہا میں نے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر آیا نہیں دیکھتے ہو تم اس شگاف کو اس
پہاڑ میں پس کہا اُنھوں نے افسوس ہے کہ نہیں راہ ہے اُس میں پس کہا میں نے کہ یہ کیونکر ہے اُنھوں نے کہا کہ اُس میں
ایک بڑا اژدہا ہے اسواسطے کہ آگ نکلتی ہے اُس کی سانس اور دم لینے سے اور کوئی راہ ہمارے واسطے اُس پر نہیں ہے
پس کہا میں نے اُن سے کہ اے قوم تلاش کرو تم کسی راہ کو اُس کی پشت کے پیچھے سے پس کہا اُنھوں نے کہ ہم
نہیں قدرت رکھتے ہیں اس امر کی بسبب بڑائی اُس کے ڈیل کے پس چھوڑا میں نے اُنکو اور تلاش کیا میں نے
اپنے واسطے کسی جگہ کو پس نہ پایا میں نے مگر ایک جگہ دشوار گذار اور تنگ کہ پس در آیا میں اُس میں پس نہیں مالک ہوا
میں اُس کا مگر بعد مشقت کے پس برابر ہیں نرمی کرتا تھا اپنے کام میں تا اینکہ آیا میں بجانب اژدہے کے اُسکے
پیچھے سے پس مار ڈالا میں نے اُس کو پس قریب ہوئی مجھسے قوم میری اور تبعیت کی اُنھوں نے میرے نشان
قدم کی پس نہیں پہونچے مجھ تک مگر بعد کوشش اور مشقت کے پس جب پہونچے وہ میرے پاس اور دیکھا
اُنھوں نے اژدہے کو مارا ہوا پس چڑھے وہ سب پہاڑ پر اور وہ بیدرنگ اپنے دشمن سے پھر بیدار ہوا

مین درانحالیکہ مین خوش تھا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بہتر دیکھا پنے اور بہتر ہوگا ای دامس اگر چاہا اللہ تعالی نے
اور تعبیر تمھارے خواب کی خوشی ہی واسطے مسلمانون کے اور زبان کاری ہی واسطے ہمارے دشمنون کے پس کہا دامس نے کہ ای سردار
یہ کیونکر ہی پھر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوے اور پکارے کہا اپنی بلند آواز سے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ ونصر وعیانا
بالنظر آگاہ ہو کہ جو شخص دور ہی پس نزدیک آوے وہ تاکہ سنے وہ اور جو شخص مجھ سے نزدیک ہی پس سنے وہ اسواسطے کہ پیچ
بیان خواب دامس کے عبرت ہی اسکو جو اعتبار کرے اور نصیحت ہی اسکو جو نصیحت قبول کرے پس آئے مسلمان دوڑے ہوے اسکی
طرف بحالت خوشی کے اور سننے والے تھے اسکے کلام کے پس جب یکجا ہوے مسلمان آگے اسکے پاس اٹھ کھڑے ہوے حضرت ابوعبیدہ
بن الجراح اور حمد اور تعریف کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اوپر پھر کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے
بتحقیق اللہ پاک اور برتر نے کہ اسی کیواسطے خاص تعریف ہی وعدہ فرمایا ہی ہمسے اپنی کتاب مین غلبہ کا ہمارے دشمنون پر
اور فتحیابی کا ہمارے مطلب پر اپنے نبی کی زبان سے اور اللہ تعالی اپنے وعدہ کو اپنے انبیاء سے خلاف نہین کرتا ہی اور مین نے
یہ نذر کی ہی اگر فتح کریگا اللہ تعالی اس قلعہ کو میرے ہاتھ پر تو نیکی اور احسان کرونگا مین لوگون کے ساتھ جسقدر کہ استطاعت ہوگی مجھکو اور
اب گذرا ہی میرے دلمین اور در آیا ہی یہ امر کہ بتحقیق ہم فتحیاب ہونگے اس قلعہ اور اوپر جو ہمین ہی اگر چاہا اللہ تعالی نے اور سب قوت
اللہ برتر اور بزرگ کے سبب سے ہی راہ بتائی ہی مجکو اس امر پر تعبیر خواب اس غلام نے پھر لیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اپنے ہاتھ
سے گٹا ہاتھ دامس کا اور کہا اسنے رحمت کرے اللہ تعالی تمپر بیان کرو اپنے بھائیون سے جو دیکھا ہی تمنے خواب مین پس اٹھ کھڑے
ہوے دامس ابوالہول اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ مین نے یہ باتین دیکھیین ہین اور بیان کیا اسنے تمام خواب اول سے آخر تک
پس جب فارغ ہوے وہ خواب کے بیان سے متوجہ ہوے مسلمان ابوعبیدہ بن الجراح کی طرف اور کہا انھون نے کہ ای سردار بتحقیق سچا ہی
تمنے قول دامس کا پس تعبیر اسکی کیا ہی ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس امر کو کہ وہ پہاڑ جسکا انھون نے
ذکر کیا ہی کہ دیکھا اسکو بلند اور دشوار گذار وہ بیشک دین اور سنت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اور وہ ازدہا جسکو دیکھا
انھون نے اور ناگہان در آئے وہ اوپر پس کوئی امر ہی کہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالی اسکے ہونیکو انکے دونون ہاتھ پر کہ خوش
ہونگے مسلمان اسکے سبب سے راوی نے بیان کیا ہی کہ خوش ہوے لوگ سنکر تعبیر دینے ابوعبیدہ بن الجراح کے پھر کہا انھون نے
کہ ای سردار پس تم کس چیز کا حکم دیتے ہو انھون نے کہا کہ مین حکم دیتا ہون تمکو اللہ غالب اور بزرگ سے ڈرنے کا ہر حال پوشیدہ اور
ظاہر مین پھر اٹھانے سختی کا واسطے دشمنان خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازروے رغبت اور صبر کے جاؤ تم اپنے اپنے
مکانونکی طرف نگاہ رکھے تمکو اللہ تعالی اور درست کرو تم اپنے سامان اور ہتھیار لڑائی کو کہ مین روانہ کرونگا تمکو کل صبحکو بجانب تمھارے
دشمنونکے مگر یہ کہ پیدا ہو جاوے میرے واسطے کوئی اور رائے سوائے اس تجویز کے اسواسطے کہ مین نہین چھوڑتا ہون کوشش کرنیکو
برائی سے اور مشورہ کرنے مین اون لوگونسے جنپر اعتماد رکھتا ہون اپنے گروہ سے پس کہا مسلمانون نے کہ توفیق بہتری کی دیوے اللہ تعالی
تمھاری رائے کو ای سردار اور فتحیاب کرے تمکو تمھارے دشمنونپر وہ سننے والا دعا کا ہی پھر متفرق ہوے وہ سب لوگ اپنے قیامگاہونکی طرف

اور مصروف ہوے اپنے کام مین پس کوئی تیغ کرتا تھا اپنی تلوار کو اور کوئی درست کرتا تھا اپنی کمان کو اور کوئی دیکھ بھال کرتا تھا اپنی زرہ کی
اور تیمارداری کرتا تھا اپنے گھوڑیکی اور باقی دن اور رات بھر برابر اسی کام مین وہ لوگ مصروف رہے پس جب صبح کی اُنھون نے بلایا ابوعبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ نے داسس کو اور کہا اُسنے کہ ای بندہ خدا کوشش کرنیوالے اس قلعہ کے باب مین تمھاری کیا راے ہی اور کون حیلہ اور فریب
تمھارے نزدیک بکار آمد ہی پس کہا داسس نے کہ یہ قلعہ ایسا بلند اور استوار ہی کہ عاجز کرتا ہی گرد ہونکو اور باز رکھتا ہی آنیوالے اور طلب کرنیوالیکو
نہ فائدہ کریگا اُسکے لوگونمین محاصرہ کرنا اُسکا اور نہ تنگی مین پڑینگے سینے اُنکے لڑائی سے سواے اُسکے کہ مین نے ایک حیلہ اور فریب تجویز
کیا ہی جسکو مین کرونگا اور مین اُمید اُسکے پورے ہونیکی اُنپر رکھتا ہون پس ہوگی اُس حیلہ مین ہلاکی اُنکی اور ہلکیت مین آجاوینگے
اللہ کے حکم سے زمین اور گھر اُنکے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ ای داسس وہ کیا حیلہ اور فریب ہی پس کہا اُنھون نے کہ نیک حال رکھے
اللہ تعالی سردار کو تم جانتے ہو اس امر کو کہ بھید اور پوشیدہ بات کے مشہور اور رایگان کرنے مین برائی ہی اور جو شخص چھپاتا ہی اپنے بھید کو
ہوتی ہی بہتری اور نکوئی اُسکے ہاتھ مین پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ تم کس امر کا مشورہ دیتے ہو اور وہ کیا چیز ہی جسپر تمکو اپنے کام
مین اعتماد ہوگا داسس نے کہا کہ میری راے یہ ہی کہ چلو تم مع اپنے لشکر اور سب ساتھیون کے اور اُترو تم سامنے قلعہ کے تاکہ ظاہر ہو اُنپر تمھاری
طرف سے مصیبت اور خواہش لڑائی کی اور مین اُس حیلہ اور مکر کو کرونگا اور مین اُمید اُسکے پورے کرنیکی اللہ غالب اور بزرگ سے رکھتا ہون
اگر چاہا اللہ تعالی نے اور نہین ہوتی ہی قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے اور حکم کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے منادی
کو کہ پکار دیوے وہ لشکر مین حکم کوچ کا پس کوچ کیا مسلمانون نے اور اُترے وہ قلعہ کے نیچے اور کلمہ اور تکبیر کہا اُنھون نے اور ظاہر کیا
اپنے ہتھیارونکو اور ڈرایا دشمنان خدا کو پس بلند ہوئی اُنپر ایک جماعت روم کی اور دیکھا اُنھون نے مسلمانون کی جماعت کو پس خوفناک
کیا اُنکو اس امر نے اور ڈالدیا اللہ تعالی نے دہشت کو اُنکے دلون مین یہانتک کہ گھبرائے اور مضطر ہوے وہ اپنے قلعہ مین اور
گئے بعض اُنمین کے بعض کے پاس اور مشورہ کرتے تھے اُنمین بعض قوم نے کہا کہ ہم اُنسے لڑینگے اور بعض نے کہا کہ ہم بیٹھ رہینگے اپنے قلعہ
مین اسواسطے کہ وہ لوگ نہ قدرت پا دینگے ہمپر پس متفق ہوئی راے اُنکی لڑائی پر قلعہ کے اوپر سے پس چڑھ گئے وہ برجون پر اور مارتے تھے
مسلمانون پر پتھر اور تیر ونکو اور ایکدن اور رات اسی طرح لڑتے رہے پھر چھوڑ دیا لڑائی کو اور اقامت کی مسلمانون نے سامنے قلعہ
کے سینتالیس دن اور باایہمہ داسس ابوالہول سب مکر اور فریب اُنکے ساتھ کرتے تھے مگر کچھ برائی اُنکو نہ پہونچائی پس بعد سینتالیس دن کے
آئے داسس ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا اُنسے کہ ای سردار مین نے کوشش اور فکر کی ہر تدبیر اور فریب کرنے مین دشمنان
خدا پر پس نہین پائی مین نے کوئی راہ فریب کی اور اب ایک امر مین سوچا ہون اور اُمید رکھتا ہون بسبب اُسکے اللہ کے فتحیابی اور غلبہ
اپنے دشمنو پر پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ تمنے کیا تجویز کیا ہی داسس نے کہا کہ ساتھ کرو تم میرے اپنے رو سار قوم سے پینتیس
مردونکو اور حکم دو اُنکو میری اطاعت اور چھوڑ دینے میرے خلاف اور اعتراض کرنیکا میرے حکم پر اور میرے کام اور میری راے پر ابوعبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ قریب تر ایسا ہی کرونگا مین پھر ساتھ کیا اُنکے پینتیس مردونکو شمشیرزنان مسلمین سے تا اینکہ جب حاضر ہوے وہ لوگ متوجہ ہوے ابوعبیدہ
بن الجراح اور کہا اُسنے کہ ای گروہ مسلمانونکے مین نے سردار مقرر کیا داسس کو تمپر اور حکم دیتا ہون تمکو اُنکی اطاعت کرنے اور منظور کرنے اُسکے

حکم کا اور جانو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر کہ مین نے اسوجہ سے اُنکو تمپر سردار نہین کیا ہی کہ وہ بہتر ہین تمسے حسب اور نسب مین اور نہ وہ بڑے سوار اور سخت لڑنیوالے اور خصومت کرنیوالے ہین اور کوئی شخص تم مین کا اپنے دلمین یہ بات نہ سمجھے کہ مین نے سردار کیا تمپر ایک غلام کو از روے ناچیز جاننے کے اور مین بقسم خدا کہتا ہون کہ اگر کاروبار اس لشکر کا میرے ذمہ ہوتا تو مین سب سے پہلے اُنکے ساتھ تمھاری جماعت مین جاتا اور مین اللہ تعالیٰ سے اُمید اس امر کی رکھتا ہون کہ فتح کرے وہ تمھارے ہاتھ پر پس متوجہ ہوے وہ سب ابو عبیدہؓ بن الجراح کی طرف اور کہا اُنھون نے نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو ہمارے ہم لوگ کچھ شک اور شبہہ نہین رکھتے ہین تمھاری نسبت اپنی تعظیم کرنے اور پہچاننے مرتبونکے تمھارا کلام پہلے ہی ہمارے دلونمین اثر کر گیا تھا اور اب ہم تمھارے مطیع اور تمھارے سامنے ہین اگر سردار کردو تم کسی گربہ خفتہ بیدیدہ کو تو ہم تمھاری راے اور تجویز سے باہر نہین ہونگے جبکہ جان لیا ہمنے کہ تم نہین چاہتے ہو مگر خیر خواہی دین اور نگہبانی مسلمانونکی اور ہم مطیع حکم ہین اللہ کے پھر تمھارے اور اُس شخص کے جسکو تم سردار مقرر کرو ہمپر کسی طرح کے لوگونسے وہ ہو پس خوش ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح اُنکی گفتگو سے اور اعتماد کیا اُنکے کلام پر اور دعا جزاے خیر کی دی اُنکو اور شکریہ بیان کیا اُنکا اور کہا اُنسے کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر کہ میرا دل مجھسے یہ کہتا ہی کہ اللہ تعالیٰ فتح کریگا اس قلعہ کو بہ اس شخص کے ہاتھ پر اسواسطے کہ یہ شخص باریک بین اور بڑا مدبر ہی پس روانہ ہوتم اُنکے ساتھ اور بھروسا اور اعتماد کرو تم اللہ تعالیٰ پر اور تملوگ جانتے ہو اس امر کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سردار مقرر فرمایا تھا اپنے غلام کو روسا عرب مسلمین اور اشراف لوگون پر اُنکے قبیلہ سے پھر متوجہ ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح وامس کی طرف اور کہا اُن سے کہ اے وامس ابو الہول بہ تم کس امر کو دوست رکھتے ہو پس کہا وامس نے کہ اسیوقت کوچ کر جاؤ تم مع اپنے لشکر کے اور ہو جاؤ ہم سے ایک فرسخ کے فاصلے پر پس اُترو تم مع اپنے ساتھیون کے وہان اور حکم دو اپنے ہمراہیونکو کم چلنے پھرنے اور پیچھے رہنے کا جہانتک اُنسے ہو سکے اور مقرر رہین تمھاری طرف سے ایسے دو مرد جنکی عادت نیک اور ہو نے خیر خواہ مسلمانون پر اعتماد رکھتے ہو در آنحالیکہ تلاش کرتے رہین وہ ہمارے حالات اور نشانون کو بدون اسکے کہ کوئی اُنسے آگاہ ہو اور ہون وہ دونون بدون ہتھیار کے مگر خنجر اُنکے پاس ہون پس جسوقت دیکھین وہ دونون ہمارے غلبہ کو ہمارے دشمنونپر تو مین اُنسے یہ چاہتا ہون کہ جاملین وہ تم مین اور خوشخبری پہونچاوین تمکو تا کہ آملو تم ہم مین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور رہین وہ شخص جدا جدا اور نہ ٹھہرین وہ ایک جگہ مین کہ یہی بات اُنکیواسطے موجب بہتری اور سلامتی کی ہوگی اور اللہ تعالیٰ اعانت طلب کیا گیا ہی ہر حال مین پھر وامس متوجہ ہوے اُن لوگون کی طرف جو اُنکے ساتھ تھے اور جنپر وہ سردار تھے پس کہا اُنسے چلو تم میرے ساتھ رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر تا کہ چھپ رہین ہم بعض جگہ اس پہاڑ مین جبتک کہ لوگ پھیلنے والے ہون واسطے کوچ کے اور سامنے ہون اور دیکھین رومی اُنکے کوچ کرنیکو اسواسطے کہ نہو سکیگا ہمسے تلاش کرنا کسی جگہ پوشیدہ ہونیکا جسوقت کہ بلند ہونگے اور دیکھینگے رومی اپنے قلعہ سے اور ہر شخص کے پاس سوائے تلوار اور ڈھال کے تیر اور کمان سادہ نہو پس ایسا ہی کیا لوگون نے پس جب پورے اور مسلح ہو گئے وہ وامس کے سامنے اُٹھ کھڑے ہوے وامس اور پہنا اپنی زرہ کو اور لٹکایا اپنے خنجر کو کپڑے کے نیچے اور لیا اپنے توشہ دان کو اور چلے اُنکو ساتھ لیکر تا اینکہ جب چھوڑا اُنھون نے لشکر کو چھپانے کے تھے اپنے تئین اور چلے تھے یہانتک کہ آئے وہ ایک غار کے بیچ مین پس حکم کیا اُنکو داخل ہونیکا غار مین پس داخل ہوے وہ لوگ اور بیٹھے وامس اُسکے دروازہ پر

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کوچ کا دیا لوگونکو بدا سکے کہ آراستہ کیا لوگونکو جیسا کہ بیان کیا اُسنے دامس نے اور کوچ کیا مسلمانون نے اور بلند ہوا اُسنے ایک بڑا شور اور غل ڈرانیوالا پس بلند ہوے اُنپر اہل قلعہ اور دیکھا اُنکو کوچ کرتے ہوے پس خوش ہوے وہ اس حال سے اور اپنی زبان مین بات چیت کی اُنسے اور بہت خوش ہوے اور کہا اُنھون نے کہ غرب کوچ کر گئے اور شور و غل کیا مسلمانون نے ہر سمت اور ہر جگہ سے کوچ کرنے مین تا اینکہ نہین باقی رہا مسلمانون سے کوئی شخص اور روانہ ہوے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح مع اپنے ساتھیونکے یہانتک کہ پوشیدہ اور دور ہو گئے وہ طلب سے اور بہت خوش ہوے رومی اس معاملے سے اور آئے وہ اپنے بطریق کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار کھولدے تو ہمارے واسطے دروازے کو تا کہ نکلین ہم بجانب عرب کے جنھون نے کوچ کیا ہی پس شاید کہ ہم مار ڈالین اور گرفتار کرلیوین بعض کو اُنمین سے پس منع کیا اور باز رکھا بطریق نے اُنکو اس ارادے سے اور اسی حال مین رہے وہ باقی دن تک تا اینکہ ہوا وقت نماز عشا کا کہ اُسی وقت متوجہ ہوے دامس اور کہا اپنے ساتھیونسے کہ کون شخص جائیگا بجانب قلعہ کے پس شاید کہ وہ لائے ہمارے واسطے کوئی خبر قلعہ کی یا قدرت پاوے کسی مرد کے گرفتار کرلینے پر پس لاوے اُسکو ہمارے پاس تا کہ دریافت کرین ہم اُس سے کسی خبر کو پس نہین جواب دیا دامس کو کسی نے قوم سے پھر دوبارہ کہا اُسی کلام کو دامس نے پس نہین جواب دیا کسی نے اُنکو پس کہا دامس نے اُسنے کہ مین جانتا ہون کہ نہین ہی جماعت مین کوئی شخص مگر یہ کہ وہ بخیل ہی اپنی جان پر اور بُرا جانتا ہی موت کو اور مین تمھارے حوض پر ہون پس دیکھتا ہون نہین کہ تلوگ کس حال پر ہوتے ہو پھر چھوڑا اُنکو دامس نے اور روانہ ہوے پس غائب رہے ایک ساعت اور اُسیوقت آئے اور اُنکے ساتھ ایک گبر تھا پس کہا دامس نے مسلمانون سے کہ اے جماعت روم تم لوگ اُسکو اور سوال کرو اُس سے پس کلام کیا مسلمانون نے اُس سے پس وہ باتین کرتا تھا مسلمانون سے اور مسلمان نہین سمجھتے تھے پس کہا دامس نے مسلمانون سے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر پھر غائب ہوے دامس یہانتک کہ لائے وہ دوسرے گبر کو پس وہ بھی مثل اپنے ساتھی کے کلام کرتا تھا اور مسلمان نہین جانتے تھے کہ وہ کیا کہتا ہی پس کہا دامس نے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر پھر غائب رہے وہ تھوڑی دیر تک اور واپس آئے اور اُنکے ساتھ چار گبر اور تھے پس سوال کیا اُسنے مسلمانون نے پس نہین سمجھے کہ وہ کیا کہتے ہین پس چھوڑا دامس نے اُنکو اور تین گبر اور لائے پس نہین تھا اُنمین کوئی شخص جو سمجھے لغت عرب کو پس کہا دامس نے کہ لعنت کرے اللہ تعالی اُنپر کیا وحشی ہی لغت اُنکی اور زیادہ ہو تو تلاین گبر دل کا پس چھوڑا دامس نے اُنکو اور روانہ ہوے پس غائب رہے وہ تا اینکہ آدھی رات گذر گئی اور وہ واپس آئے پس سخت بیقرار ہوے اُنکے ساتھی اُنپر اور رنج کیا اُنھون نے دامس کے غائب ہونے پر اور کہا بعضون نے بعض سے کہ ہم گمان کرتے ہین کہ دامس سے لوگ آگاہ ہو گئے پس مار ڈالے گئے دامس یا گرفتار ہو گئے اور نہین جاری ہوا یہ معاملہ بہ مشقت کے اور ارادہ کیا قوم نے پھر جانیکا بجانب اپنے لشکر کے پس وہ مایوسی کی حالت مین تھے کہ اُسیوقت آئے اُنکے پاس دامس اور وہ کھینچے ہوے لیے آتے تھے ایک مرد کو رومی سے پس اُٹھکر دوڑے مسلمان اُنکی طرف اور بسہ لیا اُنکا اور پوچھا اُنسے سبب دیر کرنیکا اور کہا اُنھون نے کہ اے دامس تحقیق بڑی باتین کین ہمارے دلون نے ہمسے تمھارے باب مین اور سخت گذرہی پر کرنا تمھارا پس کس چیز نے روک رکھا تھا تمکو ہمسے پس کہا دامس نے کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعالی کہ مین جسوقت جدا ہوا تمسے اور روانہ ہوا مین یہانتک کہ نزدیک گیا مین شہر پناہ قوم سے اور ٹھہر گیا مین پس لوگ نکلتے اور گذرتے تھے اور تو تلاین کرتے تھے اپنی لغت

ہیں اور میں نہیں تعرض کرتا تھا قوم سے یہ سب اسواسطے تھا کہ میں در پے طلب اُس شخص کے تھا جو زبان عرب میں کلام کرتا ہو پس نہیں دیکھا میں نے کسی کو تب نا امید ہوا اور قصد کیا میں نے پھر آنیکا کہ اسیوقت سُنا میں نے ایک آواز سخت کو جو واقع ہوئی تھی شہر پناہ کے اوپر سے پس دوڑا میں اُسکی طرف تاکہ دیکھوں میں کہ وہ کیا ہی پس اُسیوقت میں اُس مرد کے پاس تھا اور تحقیق کہ گرا دیا تھا اُسنے اپنے تئیں اُس قلعہ سے نیچے شہر پناہ کے میں گرفتار کر لیا میں نے اور لایا میں تمہارے پاس اُسکو پس دیکھو تم کہ وہ کون ہی پس نزدیک ہوے مسلمان اُس سے اور کلام کیا پس نہیں کلام کیا اُسنے مگر اپنی لغت میں اور دیکھا اُسکو تو پیر اُسکا اُکھڑ گیا تھا اور اُسکی پیشانی پر ورم آگیا تھا پس کہا مسلمانوں سے وامس نے کہ اس شخص کیواسطے کوئی امر ہی اور تم میں کوئی ایسا نہیں ہی جو اُسکے کلام کو سمجھے پس رہو تم اپنی روش نرم پر کہ میں لاؤنگا تمہارے لیے اُس شخص کو جو بخوبی زبان عربی میں کلام کرتا ہو اور جلد روانہ ہوے وامس اُنکے پاس سے اور تھوڑی دیر میں پھر آئے اور اُنکے ساتھ ایک مرد تھا کہ چھوڑ دیا تھا وامس نے اپنے عمامہ کو اُسکی گردن میں اور اُسکو کھینچتے تھے تا اینکہ لائے اُسکو سامنے اپنے ساتھیوں کے پس کہا مسلمانوں نے اُس سے کہ تو شہر کا رہنے والا ہی یا قلعہ کا اُسنے کہا کہ میں اہل قلعہ سے ہوں پس کہا وامس نے اُس سے کہ تو رومی ہی اُسنے کہا نہیں بلکہ میں عرب منتصرہ سے ہوں پس کہا اُس سے کہ ای شخص ہو سکتا ہی تجھسے کہ آگاہ کرے تو ہمکو کسی پوشیدہ راہ اس قلعہ سے اور ہم چھوڑ دیوں تیرے واسطے راہ کو اور نہ پیش آوے تیرے ساتھ کوئی شخص ہم میں کا ساتھ بُرائی کے اُسنے کہا کہ میں اس قلعہ کی کوئی پوشیدہ راہ نہیں جانتا ہوں اور اگر جانتا میں تو نہ سواتی میرے دین میں یہ بات کہ راہ بتا دیتا میں تمکو ایسا ہو گا قسم ہی میرے پیشوا مسیح کی پس خشمگین ہوے وامس اُس سے اور اُسکے کلام سے اور کہا اُس سے کہ سوال کر تو اُن قیدیوں سے کہ آیا ہی کوئی شخص اُنمیں شہر کے لوگوں سے اسواسطے کہ ہمارے اُنکے بیچ میں صلح ہی پس سوال کیا اُس شخص نے زبان رومی میں پھر کہا اُسنے وامس سے کہ اُن قیدیوں میں شہر کا کوئی نہیں ہی بلکہ وہ قلعہ کے لوگ ہیں اور میں اُنکو پہچانتا ہوں وامس نے کہا کہ تو سوال کو دریافت کر ہمارے واسطے اس مرد سے کہ کسوجہ سے اُسنے اپنے تئیں اس شہر پناہ کے اوپر سے گرا دیا تھا اور کیا چیز باعث اس امر کی ہوئی پس سوال کیا اُس سے اور متوجہ ہوا وہ وامس کیطرف اور کہا کہ وہ بیان کرتا ہی کہ ملک یونا خشمگین ہوا تھا شہر والوں پر بسبب اُنکی صلح کرنیکے تمسے اور روکتا تھا پس جب پھر گئے عرب بُرا یونا قلعہ کے اوپر سے پس جمع کیا اُسنے ہمارے رئیسوں کو اور چڑھایا اُسنے ہمکو قلعہ کی طرف اور طلب کیا اُسنے اُسقدر مال کو جسکی قدرت ہم نہیں رکھتے تھے پس جب دیکھا میں نے اُس امر کو جو نازل ہوا تھا مجھپر بھاگا میں اور گرا دیا میں نے اپنے تئیں قلعہ سے بطلب کشود کار اور رہائی پانیکے قلعہ اور سختی سے پس نہیں خبردار ہوا میں مگر اُسوقت کہ تم قابض ہو گئے مجھپر اور میں اہل شہر سے ہوں پس اگر تم لوگ عرب ہو تو میں تمہاری ذمہ داری اور امان میں ہوں پس نہ پھرو اور نہ بیوفائی کرو تم اور اگر سوا ے مسلمانوں کے اور لوگ ہو پس ہائے تو تم مجھسے جسقدر تمکو منظور ہو میں عوض دیکر چھڑا لونگا اپنی جان کو تجھسے پس کہا وامس نے اُس عرب منتصرہ سے کہ کہدے تو اس شخص سے کہ ہم اہل عرب سے ہیں اور تیرے واسطے کوئی سختی اور ڈر نہیں ہی اور ہمسے تجھکو کوئی بُرائی نہیں پہونچیگی اور ارادہ کیا وامس نے اس امر کا کہ دکھاوے وہ اُس شہر والے کو وہ چیز جو کرینگے اُسکے دشمنوں کے ساتھ پس لگا لاوے اُس عرب منتصرہ کو اور بارہ گردنیں اُنکی اور نہیں چھوڑا سوا اُس شہری کے پھر بلا لیا اُسکو اور متوجہ ہوے وامس اپنے توشہ دان کیطرف اور نکالی اُسمیں سے ایک کھال بکری کی

پس ڈالدیا اُسکو اپنے برتن اور نکالا توشہ دان سے ایک خشک روٹی کو اور کہا اپنے ساتھیوں سے بسم اللہ کرو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالیٰ سے اور بھروسا کرو اُسپر اور چھپا رہو اپنے کام کو اور آگے کرو تم نیکیوں کو اپنے کاموں میں سوا اسکے کہ میں ارادہ اور میل کرینوالا ہوں اس قلعہ کی فتح پر اس رات میں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کہا لوگوں نے کہ اے داس چلو تم ہمکو ساتھ لیکر اور نہیں ہوتی ہے قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر اُٹھو کھڑی ہوئی قوم در آنحالیکہ وہ جلدی کرنیوالے تھے اور داس اُنکے آگے تھے اور بھیجا دو شخصوں کو اپنے ساتھیوں سے کہ آگاہ کریں وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اُنکے حال سے اور کہیں اُن سے کہ بھیجو تم ہمارے واسطے لشکر کو وقت نکلنے آفتاب کے پس روانہ ہوئے وہ دونوں شخص اور چلے داس مع اپنے ساتھیوں کے در آنحالیکہ وہ چھپاتے تھے اپنے کام کو ستیجے تاریکی رات کے اور داس اُنکے آگے تھے اور تجسس کرتے تھے اُنکے واسطے اخبار کو اور چلتے تھے چاروں ہاتھ پیر کے بھل اور کھال بکری کی پشت پر تھی پس جب کوئی چاپ اور آہٹ پاتے تھے توڑتے تھے روٹی کو جیسے کتا ہڈی کو توڑتا ہے اور مسلمان اُنکے پیچھے تھے کبھی چھپ رہتے تھے اور کبھی چلتے تھے اور کبھی چلتے تھے اور چھپتے تھے جب دن کی آنکھیں پس برابر وہ لوگ اسی طرح سے چلتے تھے تا اینکہ نزدیک ہوئے وہ قلعہ سے پس سنی اُنھوں نے آواز نگہبانان اور لوگونکی قلعہ کے اوپر سے اور نگہبانی سخت ہو رہی تھی پس داس مع اپنے ساتھیوں کے گرد قلعہ کے گھومتے تھے تا اینکہ آئے وہ بعض برجوں کیطرف اور چوکیدار برج کا سوتا تھا اور دیوار قلعہ میں کوئی برج اُس برج سے چھوٹا نہ تھا پس کہا داس نے مسلمانوں سے آیا دیکھتے ہو تم اس قلعہ کی بلندی اور مضبوطی کو اور نہیں ہو سکتا ہے کوئی حیلہ اور فریب اس قلعہ میں بسبب شدت نگہبانی اور بیداری رسیونکے پس کس کام کرنیکی لے دیتے ہو تم مجکو اور کیا تدبیر تمھارے نزدیک قلعہ پر چڑھ جانیکی ہے تا کہ پہونچ جاوین ہم قلعہ کے بیچ میں پس کہا اُنسے قوم نے کہ اے داس ہمارے سردار نے حاکم مقرر کیا ہے تمکو ہمپر اور تم بڑے مضبوط ہو دل کے اور ہم تمھارے تابع حکم تمھارے سامنے ہیں پس جس امر میں تم بہتری مسلمانونکی دیکھو گے پس پیچھے رہینگے ہم اُس سے اور قسم ہے خدا کی کہ مارا جانا ہمارا آسان تر ہے ہمپر پلٹ جانے بلا فائدہ سے پس تمھارا کام حکم کرنا اور ہمارا کام مان لینا ہے اور اطاعت کرنا ہے پس نہیں ہے ہم میں کوئی ایسا کہ پیچھے رہیگا وہ اور نہ مرینگے ہم مگر پیچھے سایہ تلوار ہونکے اللہ کی اطاعت اور اپنے مسلمان بھائیونکی رضامندی میں پس کہا داس نے کہ شکر کرے اللہ تعالیٰ تمھارے کاموں کو اور مدد دیوے وہ تمکو تمھارے دشمنوں پر پس جب خواہش اور آرزو تمھاری یہ ہے پس طلب کرو تم دیوار قلعہ کو اور لازم پکڑو اُس کام کو داس نے بیان کیا ہے کہ ہم سب اٹھائیس آدمی تھے پس جب گئے ہم نزدیک دیوار قلعہ کے اور لگے اُس سے رات میں کہا داس نے آیا ہے کوئی تم میں ایسا جو قدرت رکھتا ہو چڑھ جانیکی اس قلعہ پر پس کہا اُنھوں نے کہ اے ابو الہول کیونکر ہم اسپر چڑھ سکتے ہیں اور کس چیز کیواسطے سے اسکی بلندی پر پہونچینگے پس کہا داس نے ٹھہرو تم اپنی روش پر پھر اختیار کیا اور لیا داس نے اُنمیں سے سات شخصونکو جو مثل شیرون جست کرنیوالے تھے کہ تحقیق منتقت اختیار کی اُنھوں نے اُٹھا لینے ایکدیکی اپنے شانونپر بسبب سخت اور بڑے ہونے اس کام کے اُسپر پھر لیا داس نے ایک شخص کو اُنمیں سے اپنے شانہ پر اور وہ شخص بیٹھا تھا شانہ پر اور حکم کیا اُسکو اس امر کا کہ پکڑ لیوے وہ دیوار کو اپنے ہاتھ سے اور ڈالے اپنے بوجھ اور قوت کو داس پر پس حکم کیا دوسرے شخص کو کہ چڑھ جاوے وہ اپنے ساتھی کے شانہ پر اور بیٹھ جاوے مثل بیٹھنے پہلے شخص کے پھر حکم کیا اور شخص کو کہ وہ بھی ایسا ہی کرے پس سب اوپر بیٹھ گیا ہر شخص اپنے ساتھی کے شانہ پر یہانتک کہ جب جانا داس نے اس امر کو کہ سات آدمی ایک دوسرے کے شانونپر بیٹھ چکے ہیں حکم کیا

اُس شخص کو جو سب سے اوپر تھا کھڑے ہو جانیکا اپنے ساتھی کے شانہ پر پھر کھڑا ہو گیا وہ شخص اور پکڑ لیا اُسنے قلعہ کی دیوار کو پس جب کھڑا ہوا پہلا شخص کھڑا ہوا دوسرا پھر کھڑا ہوا تیسرا پھر کھڑا ہوا چوتھا پھر کھڑا ہوا پانچوان پھر کھڑا ہوا چھٹا پس ہر شخص نے اُنمین سے سہارا دیوار کا لیا تھا پھر کھڑے ہوے واسی سبکے پیچھے اور اُسیوقت پہونچ گیا اوپر والا شخص دیوار کے کنگرون تک اور پکڑ لیا اُسنے کنگرون کو پھر جست کی اُس شخص نے پس وہ پہانڈ پڑا اندر کیطرف اور دیکھا اُس برج کے چوکیدار کو بحالت خواب کے اور بیہوش تھا وہ شراب سے پس لیلیا مرد مسلمان نے اُسکے ہاتھ اور دونون پاؤن کو اور پھینکدیا اُسکو برج کے اوپر سے نیچے کو پس جب نیچے گرا وہ کاٹ ڈالا اُسکو مسلمانون نے ٹکڑے ٹکڑے اور ملے اُس مرد مسلمان کو دو ساتھی اُس چوکیدار کے درآنحالیکہ وہ دونون بیہوش تھے شراب سے پس فرج کر ڈالا مرد مسلمان نے اُن دونون کو اپنے خنجر سے اور ڈالدیا اُنکو اپنے ساتھیونکی طرف پھر گنگا یا اُس مسلمان نے اپنے عمامہ کو اپنے ساتھی کی طرف جسکے مونڈھے پر وہ کھڑا ہوا تھا پس پکڑ لیا اُسنے عمامہ کو اور کھینچ لیا اُس مسلمان نے اُسکو اپنی طرف پس پہونچ گیا وہ دیوار کے اوپر اور یہ دونون ایسا ہی کرتے رہے اپنے ہمراہیونکے ساتھ تا اینکہ پہونچے وہ اس تک پس لٹکایا مسلمانون نے اپنے عمامونکو اور ہمدیگرے اعانت کی اُنکے چڑھنے مین تا اینکہ پہونچ گئے وہ اس اُنکے ساتھ دیوار پر پس کہا وہ اس نے کہ دیکھو اور دریافت کرو تم گذرگاہ دیوار کو اور کوئی شخص تم مین سے حرکت اور جنبش نکرے تا اینکہ دریافت کرونمین تمھارے لیے خبر قوم کی پھر متوجہ ہوے وہ اس بلندی وسط قلعہ پر پس دیکھا اُنھون نے مرد اران اور رئیسان قوم کو ایک مجلس مین اور اُنکے سامنے پتلیان سونے اور چاندی کی تھین اور پیالے اُنکے بیچ مین درمیان سرخ سنہری کے فرش پر بیٹھا تھا اور وہ سونی آبدار پہنے اور سر بند جڑاؤ جواہرات کا باندھے تھا اور قوم کھاتی پیتی تھی اور مشک کے نیر چھڑکا جاتا تھا پس آئے وہ اس اپنے ساتھیون کے پاس اور کہا کہ جان لو تم اس امر کو کہ قوم ایک جماعت کثیر ہین لڑنے والونسے اور اگر ہم ناگہان در آوینگے اُنپر نہ بیٹھ رہونگے ہم اُنکے غلبہ سے بسبب اُنکی کثرت کے ولیکن ہم چھوڑتے ہین اُنکو کھانے پینے مین پس جب آویگا وقت صبح کا ناگہان در آوینگے اُنپر ساتھ اپنی تلوارون کے پس اگر فتحیاب ہونگے ہم اُنپر اور ذلیل اور خوار کریگا اللہ تعالیٰ اُنکو ہمارے ہاتھ پر پس یہ بات ہماری خواہش کی ہے اور اگر سوائے اسکے دوسرا امر واقع ہوا تو ہونگے ہم نزدیک صبح سے اور بیشک اُن دو مردون نے آگاہ کیا ہوگا سردار ابو عبیدہ بن الجراح کو ہمارے کام سے پس بھیجینگے وہ ہمارے واسطے لشکر اور مردونکو پس کہا مسلمانون نے اس سے کہ ہم کسی بات مین تمھارے خلاف اور نافرمانی نکرینگے تحقیق در آئے ہین ہم گھر ونکے قلعہ مین اور نہ نجات ملیگی اُنکو قسم ہے خدا کی مگر بشدت ارادے اور ہوشیاری کے پس جب سنا اس نے یہ کلام اُنکا کہا اُسنے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر پس شاید کہ مین مار ڈالون دروازہ کے نگہبانونکو اور رکھ لون تمھارے واسطے دروازہ کو راوی نے بیان کیا ہے کہ قلعہ مین دو دروازے تھے اور اُن دونونکے بیچ مین دو لشکر تھے بند کرتے تھے نگہبان لوگ دونون دروازونکو اندر کی طرف سے اور لوگ وہان باسامان اور ہتھیار بند تھے ہر ایکنمین آدمی باری باری نگہبانی پر رہتے تھے پس جب آئے وہ اس طرف دروازے کے پایا اُسکو بند اندر کیطرف سے پس دشوار گذرا اُنپر یہ امر پھر قصد کیا اُنھون نے بجانب ستون دروازے کے پس کھولا اور نکال لیا اُسمین سے ایک بڑے پتھر کو اور داخل ہوے دروازے کے اندر پتھر کی جگہ سے پس پایا اُنھون نے قوم کو سوتے ہوے پس اُسیوقت کھینچ لیا وہ اس نے اپنے خنجر کو پس مارا اور حلال کر ڈالا اُنکو پھر کھولدیا اُن دونون دروازونکو جو ایک اُنمین کا باہر کیطرف قلعہ کے اور دوسرا اُسکے اندر کیطرف تھا پس چھوڑ دونون دروازونکو کھڑی ہوے

اور واپس آکے اپنے ساتھیونکے پاس اور ہوگئی صبح پھر کہا انھون نے کہ ای جوانمردان عرب آگاہ ہو تم مین نے کھولدیا تمھارے واسطے
دروازونکو اور مار ڈالا مین نے لوگونکو جو وہان تھے پس لو تم دروازیکو اور سبقت کرو اسکی طرف اور نگاہ رکھو اور احتیاط کرو تم اسپر پس تحقیق یہ لوگ
کاٹے ہوے تلوارونکے اور بقیہ تمھارے خنجرون کے ہین اگر چاہا اللہ تعالی نے پس اٹھ کھڑی ہوئی قوم اور نکال لیا انھون نے اپنی تلوارونکو
میان سے اور لٹکالیا ڈھالونکو اور چھپاتے تھے وہ اپنے تئین اور اپنے کام کو پس جب پہونچے وہ سب قلعہ کے دروازے پر ٹھہرا ہر ایک
انمین کا اپنی جگہ پر پس دوڑے رومی انکی طرف اور قصد کیا انکا دلیرون نے اور آئے اوپر سردار لوگ پس چلائے رومی کہا اپنی لغت
مین کہ ہاے مصیبت کیونکر پورا ہوا یہ مکر اور فریب ہمپر اور بعض رومیون نے کہا کہ خشمناک ہوئے مسیح اور صلیب اکبر ہمپر اور بعض نے اسکے
سوا اور کچھ کہا اور زیادہ ہوئی گفتگو انمین اور چلایا انکا بطریق یوقنا اور ہمراہی شہسوار اسکے اور حملہ کیا دونون گروہ نے اور ظاہر کیا
انھون نے معاملات عجیب کو اپنی لڑائی سے اور بلند ہوا شور اور رخنہ دار ہوگئے نیزے اور کام کیا اسوقت تلوارون نے اور جاری
ہوے خون بہنے والے اور کاٹے گئے ہاتھ اور شانے اور آئین رومیونپر مصیبتین اور بلند ہوئی آواز تکبیر مسلمانونکی ابن اوس القریشی نے
بیان کیا ہے کہ لڑا تھا مین لوگون سے اور خصومت کی تھی مین نے بزدلون سے پس نہین دیکھا مین نے کسی بڑے شدید اور سخت لڑنے
والے کو اس سے اور تحقیق شمار کیا تھا مین نے انکے بدنمین بعد جدا ہونے اپنے کے لڑائی سے تہتر زخمونکو اور کہتے ہم لوگ شدت
لڑائی اور بڑے زخمین اور زخمی ہوے تھے لوگ ہمارے اور ہم قریب بہ ہلاک پہونچ گئے تھے اور بچا تا تھا بعض ہم مین کا بعض کو اور یقین
ہوگیا تھا ہمکو اپنے سبکی موت کا ایک ہی ساتھ اور ہم لوگ اسدن اٹھائیس آدمی تھے پس مار ڈالے گئے ہم مین سے اوس بن عامر البجلی
اور ابو حامد بن سراقۃ الحمیری اور قارع بن مسیب التمیمی اور مزارہ بن شداد العنوی اور رشید بن جابر العبدی قوم بنی عبد دار سے اور ہلال
بن ابرب الخثعمی اور اسیہ بن قارح الداری اور اسود بن بلاعب بن مقدام بن عروۃ الحضرمی رحمت کرے اللہ تعالی انپر واقدی
رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے عویلم بن خارج سے جو اس کے ساتھ حلب کے قلعہ مین تھے روایت کی ہے کہ کہا عویلم نے کہ
جب مار ڈالے گئے اٹھا آدمی ہمارے ساتھیون سے اور باقی رہے ہم مین سے بیس آدمی اور غلبہ کیا رومیون نے ہمپر جماعت زیادہ
چار ہزار شہسوار کے تو مایوس ہوگئے تھے ہلوگ اپنی جانون سے کہ اسیوقت پہونچے ہمارے پاس خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بجمعیت
یکہزار سوار کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور معاملہ یہ گذرا کہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اندوہگین اور
بے آرام تھے ہم لوگونپر اور درپے تلاش ہماری خبرونکے تھے اور خالد بن الولید ملے تھے قریب جگہ مین ہمارے پس پہلے انھین سے ملاقی ہوے
وہ دونون ہمراہی ہمارے جنکو اس نے خبر رسانی کو بھیجا تھا پس آگاہ کیا ان دونون نے خالد بن الولید کو ہملوگون کے چھوڑ جانے سے قلعہ کے
پس متوجہ ہوے خالد بن الولید ہماری طرف بحالت جلدی کے اور پایا انھون نے ہمکو سخت اور شدید لڑائی مین پس جب بلند ہوا شور
خالد بن الولید کے آنیکا شور کیا آسمین رومیون نے اور چھوڑا انھون نے ہمکو اور چڑھ گئے وہ قلعہ کی دیوار و بیرا ور دیکھا انھون نے اس
لشکر کو جسمین خالد بن الولید تھے اسنے بیان کیا ہے کہ جب سنی ہمنے آواز تکبیر مسلمانون کی مضبوط ہوگئے دل ہمارے اور بڑھ گئی سختی
ہماری دشمن کی لڑائی مین اور مارا ہمنے اوپر ضربات یخ دہندہ اور سخت لڑائی لڑے ہم اور گرفتار کر لیا ہمنے بہت لوگونکو انمین سے

پس چڑھ آئی قلعہ پر ہمارے پاس ایک جماعت کثیر مسلمانون سے پس جب دیکھا رومیون نے اس حال کو جانا انھون نے کہ اُن کو طاقت
مقابلے کی ہمارے ساتھ نہین ہی پس ڈالدیا انھون نے اپنے ہتھیارون کو اور چلائے وہ اس کلمہ سے لفوں لفوں پھر بچایا انھون نے
اپنی جانون کو پس باز رہے مسلمان اُن کے قتل سے اور وہ اسی حال مین تھے کہ پہونچے اسی وقت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
جماعت شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین انصار اور مہاجرین رضی اللہ عنہم اجمعین کے پس آگاہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح کو
ایک جماعت نے اس امر سے کہ رومی امان طلب کرتے ہین اور مسلمانون نے اُٹھالیا ہی تلوار کو اُنپر سے اور موقوف کیا ہی اُن سے
لڑائی کو باانتظار تمھارے حکم دینے کے اپنی راے سے اُنکے مقدمہ مین ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ توقف دیے گئے اور راہ راست پر
لائے گئے مسلمان پھر حکم کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے واسطے حاضر لانے مردان اور زنان رومیون کے اور عرض کیا اُنپر اسلام پس پہلے
جسنے اسلام قبول کیا وہ بطریق اُنکا پونتار رحمہ اللہ تھا اور تبعیت کی بطریق کے اسلام قبول کرنے مین ایک جماعت نے اُسکے سردار
اور رئیسان اور بطارقہ سے پس پھیر دیا اُنکو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے اُنکے مال اور لڑکے بالون کو پھر باقی رہے
اُنمین سے لوگ نواحی قلعہ کے اور کاشتکار لوگ پس منت اور احسان کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنپر اور معاف کردیا اُنکے جرائم کو اور
لیلیا اُنسے عہد اور اقرار اس امر کا کہ نہ پیش آوین وہ کسی مسلمان کے ساتھ مگر ساتھ نیکی کے پھر چھوڑ دیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنکے بڈھے
مردون اور بڈھی عورتون کو پس چلے گئے وہ لوگ بجانب گھاٹی پہاڑون کے اور نکالا مسلمانون نے قلعہ سے سونا اور چاندی اور
ظروف سونے اور چاندی کے اسقدر جسکا شمار نہین ہوسکتا ہی پس نکالا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنمین سے پانچوین حصہ کو واسطے بیت المال
کے اور تقسیم کردیا باقی کو مسلمانونکے لشکر پر اور ذکر کیا مسلمانون نے قصہ داسس ابوالہول اور اُنکے مکر و فریب کرنیکا اور علاج کیا اُنھون نے
داسس کے زخمون کا اور اقامت کی مسلمانون نے وہان تا اینکہ اچھے ہوگئے داسس اور ساتھی لوگ اُنکے جو زخمی ہوگئے تھے پھر بُلایا
ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکو اپنے پاس اور مشورہ کیا اُنسے کام مین پس کہا اُنھون نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے اور
اُسکی کیواسطے تعریف ہی فتح کیا اُس قلعہ کو ہمارے ہاتھ پر اور نہین باقی رہی ہی ہمارے واسطے کوئی جگہ جہان ہم ارادہ کرین مگر انطاکیہ کہ وہ
دارالسلطنت رومیونکی ہی اور کرسی اُنکی عزت ہی اور نہین باقی ملوک اُنکے ہمراہ ہرقل بادشاہ کے ہین پس کیا راے نیک اندیش تم لوگونکی ہی
پس متوجہ ہوا یوقنا جو حاکم حلب تھا ابوعبیدہ بن الجراح کیطرف اور کہا اُنسے کھلی ہوئی اور صاف زبان عربی مین کہ جانتے ہو تم اے سردار اہل عرب کو
کہ اللہ غالب اور بزرگ نے تائید کی تمھاری اور مدد دی تمکو اور فتحیاب کیا تمکو تمھارے دشمنونپر اور یہ امر نہین ہی مگر اسوجہ سے کہ
تمھارا دین مضبوط اور راہ راست ہی اور نبی تمھارے بالضرور نبی ہین جنکا ذکر توریت اور انجیل مین ہی اور وہی ہین جنکی بشارت
عیسی بن مریم علیہما السلام نے دی تھی اسمین کوئی شک اور شبہہ نہین ہی اور تحقیق کہ ذکر کی ہی اللہ تعالی نے صفت اُنکی اپنی انجیل مین
عیسی علیہ السلام سے کہ وہ خاتم الانبیا رہین اور جدا کرنیوالے حق اور باطل کے ہونگے اور وہ نبی یتیم ہونگے جنکے ماں باپ مرجائینگے
اور اُنکے دادا اور چچا اُنکی کفالت کرینگے پس آیا واقع ہوا ہی یہ امر ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا ہان وہی ہمارے نبی ہین اور تم اے یوقنا کل
کے روز لڑتے تھے اور آپڑتے تھے ہمارے لشکر پر اور کاٹتے تھے ہماری راہ کو رسد کے لوگونپر آج تم اسی باتین کرتے ہو اور مین سنتا تھا کہ تم

عربی نہیں جانتے پس یہ گفتگو اور زبان ترجمان سے حاصل ہوئی پس کہا یوقنا نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ آیا تعجب کرتے ہو تم اسے
سردار اس حال سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا ہاں یوقنا نے کہا کہ میں شب گذشتہ کو فکر اور اندیشہ کرتا تھا تمہارے کام میں کہ کیونکر مدد
اور غلبہ دیگے تم لوگ ہمپر حالانکہ کوئی گروہ تم سے زیادہ ضعیف ہمارے نزدیک نہ تھا پس جب دل میں ڈالا میں نے تمہارے معاملہ کو تو سو گیا
میں پس دیکھا میں نے ایک شخص کو روشن تر چاند سے پس پوچھا میں نے کیفیت انکی پس کہا گیا مجھ سے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
پس گویا میں سوال کرتا ہوں کہ اگر یہ نبی صادق ہیں تو درخواست کریں اپنے پروردگار سے کہ آگاہ اور تعلیم کردیوے مجکو پروردگار ساتھ
زبان عربی کے پس گویا اشارہ فرماتے ہیں وہ میری طرف اور درخواست کی اپنے پروردگار سے اس امر کی پس بیدار ہو گیا میں اس حال میں
کہ زبان عربی میں کلام کرتا تھا پس اٹھ کھڑا ہوا میں اور گیا میں اپنے بھائی یوحنا کے گھر کیطرف پھر کھولا میں نے خزانہ اسکی کتابوں کا پس
پڑھا میں نے کتابوں کو اور پایا میں نے بعض کتاب میں صفت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور انکے حالات کو جو واقع ہونگے
اور اس امر کو کہ زیادہ تر دشمن انکے لوگ بنی سے یہود ہونگے آیا یہ امر واقع ہوا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہے ہے یہ قوم بشدت انکی طلب
اور تلاش میں رہی یہانتک کہ مدد اور غلبہ دیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انپر اور لے لیے قلعہ اور شہر بنا میں انکی اموال
اور لڑکے انکے دلیر ونکو یوقنا نے کہا کہ میں نے انکی صفت کتاب میں یہ پائی ہے کہ اللہ تعالیٰ وصیت کریگا انکو انکے اصحاب اور تبعیت کرنیوالوں
کے واسطے اور اعانت کرینگے وہ یتیم اور مسکین کی آیا واقع ہوا ہے یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا ہاں حال وصیت کرنے اللہ تعالیٰ کا
انکو واسطے انکے اصحاب کے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واخفض جناحك لمن اتبعك من المومنين اور یتیم اور مسکینوں کے حق میں فرمایا ہے الم يجدك يتيما
فاوى ووجدك ضالا فهدى ووجدك عائلا فاغنى فاما اليتيم فلا تقهر واما السائل فلا تنهر یوقنا نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انکی نسبت صفت
ضلالت کی کیوں بیان کی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے رتبہ والے تھے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے معاذ اللہ یہ معنی
اسکے نہیں ہیں بلکہ معنی یہ ہیں ووجدك ضالا فی تیہ محبتنا فهدیناك الی مشاهدتنا ایضا سهل لك الوصول الی منازل القرب شفقة
ورفقا بك للوقوف فی مقام المشاهدة ایضا ووجدك عیالا فی نجاد الطلب علی مراكب الطلب فاوداك الی سواحل الحق وقربك الی ظل
حقائق الصدق ایضا افكرت بقلبك علی عبیدنا الاعتبار وتعب فی قیعان الاسی ارطالها بعیون الاستبشار ضجیعان بمساماتها
الوصول والتلاق ولكن لیس لك مناخلو ولا معك مناثر حتی احنالك لواعج الهوی ونشفنالك عن واضح القضا
اما علمت یا عبد الله انه لا كنز عند المومن اوفی من العلم ولا مال ارجح من الحلم ولا حسب انضح من الغضب
ولا قرین ازین من العقل ولا رفیق اشر من الجهل ولا شرف اعز من التقی ولا كرم اوفر من ترك الهوی
ولا عمل افضل من الفكر ولا عبادة اعلی من الصبر ولا سیئة اخزی من الكبر ولا دولة

ایسن من الرفق ولا داء اوجع من الخوف ولا موعل عادل من الحق ولا دلیل اصح من الصدق ولا فقر اذل من الطمع ولا غنا اشفی من القنع
ولا جوز انفع من الصحة ولا عیشة اهنأ من العفة ولا عبادة احسن من الخشوع ولا تحل خیر من التنزه ولا حارس
حفظ من العصمت ولا غائب اقرب من الموت پس جب سنا یونانے یہ کلام ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے چمکنے لگا چہرہ انکا خوشی
سے اور کہا کہ ایسا ہی پڑھا تھا مین نے شب گذشتہ کو اپنے بھائی یوحنا کی کتاب مین اور دیونانے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہی کہ پایا اُسنے اس شعر کو
توریت کے حاشیہ مین اور اب مضبوطی پکڑلی تمھارے دین نے میرے دل مین اور جان لیا مین نے کہ یہی دین حق ہی اور قریب ترلوگا
مین تمھارے دشمنون سے اور دور کرونگا مین اپنی خطاہاے گذشتہ کو پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے یونانسے کہ ای عبداللہ بشورہ
دو اور راہ بتاؤ تم ہمکو اس امر کی کہ صرف کا ہم قصد کرین پس کہا یونانے کہ جانو تم ای سردار اس امر کو کہ قلعہ اعزاز کا مضبوط ہی اور
قوت دیا گیا ہی ساتھ لوگون اور سامان اور توشہ کے اور حاکم وہان کا میرے کاچچا بیٹا ہی جسکا نام بطریس ہی اور سخت اور مضبوط لڑائی
لڑنی اور شمشیر زنی مین اور اگر تم اُسکو چھوڑدوگے اور جاؤگے نواحی انطاکیہ کو تاخت وتاراج کرے گا وہ حلب اور قنسرین اور
ارض العواصم کو اور برائی پہونچاویگا وہانکے لوگونکو اور کبھی گرفتار کریگا اُنکو پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ کیا حیلہ اور تدبیر اُسپر
کرنا چاہیے پس کہا یونانے کہ ای سردار مین نے تجویز کیا ہی ایک مکر اور فریب کو اُمید رکھتا ہون مین اللہ تعالیٰ سے کہ اُسکو پورا کرے
پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ کہو تم گویا گرے اللہ تعالیٰ تمھاری زبان کو ساتھ راستی اور بہتری کے پس کہا انھون نے کہ جانو تم
ای سردار اس امر کو کہ مین نے یہ تجویز کیا ہی کہ سوار ہو نہیں اپنے گھوڑے پر اور میرے ساتھ کرو تم ایکسو سوارونکو مسلمانونسے اور وہ لباس رومیون کا
پہنے ہون اور مین اُنکو ساتھ لیکر آگے روانہ ہون پھر روانہ ہو ایک کوئی سردار سردارانِ عرب سے پیچھے میرے جسکے ساتھ ایکہزار سوار تیز رو گھوڑون پر
ہون اور مین آگے لشکر کے بجمعیت ایکسو سوار کے ایک فرسخ کے فاصلے پر ہون اس صورت سے کہ گویا مین تمسے بھاگنے والا ہون اور وہ ہزار
آدمی درپے طلب میرے ہین پس جب قریب اعزاز کے ہم پہنچینگے تو پکارونگا اور شور کرونگا مین اور ساتھی میرے پس جب دیکھیگا ہمکو اور پس جاکر
وہانکا بالفور آویگا وہ ہمارے پاس اور بلجاویگا ہم مین پس جب سوال کریگا وہ میرے حال سے تو آگاہ کرونگا مین اُسکو اور کہونگا مین اُسکو کہ یہ امر کہ مین
مسلمان ہوا تھا براہ کرکے پھر بھاگا اور نکل آیا مین اور عرب درپے طلب میرے ہین اور جب وہ یہ حال مجھسے سُنیگا تو پھر جاویگا ساتھ لیکر ہمکو قلعہ پر
اور پوشیدہ ٹھہرینگے تمھارے سردار نزدیک جگہ مین ہمسے ایک گاؤنمین جسکا نام بطرہ ہی پس جب ہوگی آدھی رات اُترینگے ہم بیچ قلعہ مین اور مارینگے
اور رکھینگے تلوار انکو اپنے دشمنونپر پس جب ہوگا وقت نماز صبح کا ملجاوینگے تمھارے سردار ہم مین مع اپنے ہمراہیونکے پس جب سنا ابوعبیدہ بن الجراح نے

سلہ اور نرم کرنی ۔ پہونچانے والی ۔ قوت قضاے اور نرمی کی بیماری زیادہ درد ۔ دلانے والا ۔ امر ۔ تدبیر اور درست اور راست ۔ کرنے والا راست کرنے والا ۔ زیادہ تیز ۔ دلیل کرنے والا ۔ حرص ورطے سے اور نرمی بے تیاری زیادہ تکلیف دینے والی ۔ بخشنے اور حصول قوت کمال سے اور نرمی کی بیماری زیادہ درد ۔ تحت اور قدم ۔ نرمی کی بیماری زیادہ درد ۔ قوی کی بیماری اچھی فربہی اور حاجی سے بیمار اور نرمی کی بیماری سے اور نرم

یہ کلام یونقا کا مشورہ کیا اُنھوں نے خالد بن الولید اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے اس معاملہ مین پس کہا اُن دونون صحابی نے کہ ای امین الامۃ یہ مضبوط رائے اور تجویز ہی بشرطیکہ یہ شخص غدر اور بیوفائی نہ کرے اور اپنے دین کیطرف نہ پھر جاوے پس کہا حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح نے ان ربک لبالمرصاد پس کہا یونقا نے نہین ہی یہ امر قسم ہی خدا کی نہین پھرا مین اپنے دین سے تمھارے دین کیطرف مگر یہ کہ لیگیا اور دور کردیا اللہ تعالی نے میرے دل سے اُس چیز کو جسکی مین تعظیم کرتا تھا تصویرون اور صلیبون سے اور نہین باقی رہی میرے دلمین سوائے محبت اللہ غالب اور بزرگ کے جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنکو مین نے خواب مین دیکھا اور معجزات اُنکے معائنہ کیے پس اگر تملوگ میرے ساتھ گمان بد رکھتے ہو پس مجھ چھوڑ دو اور نہ مقرر کرو تم مجکو اس کام مین جو مین نے بیان کیا ہی پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ ای عبد اللہ اگر تم خیر خواہی کروگے مسلمانون کی اور غدر اور بیوفائی نکروگے پس اللہ تعالی تمھارا معین ہوگا ہر کام مین جسکا تم ارادہ کروگے پس تحقیق کرو تم راستی کی تاکہ نجات حاصل کرو تم اُسکے سبب سے کہ بقاے ہمارے دین کی راستی ہی اور تحقیق طریقہ تمھارے ساتھی مسلمین پر ہی تحقیق سومن صادق کی غذا وہ ہی جو میسر ہو اور لباس اُسکا اسقدر ہی جو چھپاوے چھپانیکی جگہ کو اور گرد اُسکا وہ ہی جہان وہ ہو پس نہ ہول اور نہ اندوہگین کرے تجکو وہ چیز جو چھوڑا ہی تمنے اپنے ملک اور زینت اور حکم اور سرداری سے اسواسطے کہ جو کچھ تمنے چھوڑا ہی وہ نیست ہونیوالا ہی اور جسکے تم درپے طلب ہو وہ باقی اور پایدار ہی کہ نعمت دنیا جاتی رہتی ہی اور عالم آخرت نیک اور باقی ہی اور جانو تم اس امر کو کہ آجکے دن تم بری اور سبرا ہوگناہون سے ہو مثل اُسدن کے کہ نکلے تھے تم اپنی ماں کے پیٹ سے اور جانو تم اس امر کو کہ الدنیا سجن المومن والقبر مضجعہ والخلوۃ مجلسہ والاعتبار فکرہ والقرآن حدیثہ واللہ انیسہ والذکر رفیقہ والزھد قرینہ والحزن شانہ والحیاء شعارہ والجوع ادبہ والحکمۃ کلامہ والتواب فراشہ والتقوی زادہ والعصمت غنیمتہ والصبر معقلہ والتوکل حسبہ والعقل دلیلہ والعبادۃ حرفتہ والجنۃ دارہ اور جانو تم ای یونقا کہ مسیح علیہ السلام نے کہا ہی عجبت لثلثۃ غافل پس مغفل عنہ وصول الدنیا والموت یطلبہ وباق قصور والقبر مسکنہ اور تحقیق کہ فرمایا ہی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من اعطی اربعا وتصدیق ذالک فی کتاب اللہ عز وجل من اعطی الذکر ذکرہ اللہ لقولہ تعالی اذکرونی اذکرکم ومن اعطی الدعا اعطی الاجابۃ لان اللہ عز وجل یقول ادعونی استجب لکم ومن اعطی الشکر اعطی الزیادۃ لان اللہ تعالی یقول لئن شکرتم لازیدنکم ومن اعطی الاستغفار اعطی المغفرۃ لان اللہ عز وجل یقول استغفروا ربکم انہ کان غفارا۔ واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے عامر بن اوس سے روایت کی ہی کہ کہا عامر نے کہ موجود تھا مین فتح قنسرین اور حلب مین ساتھ ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور اکثر مین اُن رویسونسے صحبت رکھتا تھا جو اہل ہوتے ہمارے دین مین پس نہین دیکھا مین نے امین

سلہ ترجمہ فتح ۱۲ سلہ ترجمہ دنیا قید خانہ مومن کا ہی اور قبر اُسکا مکان ہی اور خلوت اُسکا مجلس ہی اور اعتبار اُسکا فکر ہی اور قرآن اُسکا حدیث ہی اور ذکر اُسکا رفیق ہی اور زہد اُسکا قرین ہی اور حزن اُسکا شان ہی اور حیا اُسکا شعار ہی اور جوع اُسکا ادب ہی اور حکمت اُسکا کلام ہی اور توبہ اُسکا فراش ہی اور تقوی اُسکا زاد ہی اور عصمت اُسکا غنیمت ہی اور صبر اُسکا معقل ہی اور توکل اُسکا حسب ہی اور عقل اُسکا دلیل ہی اور عبادت اُسکا حرفت ہی اور جنت اُسکا دار ہی

سلہ ترجمہ تین شخصون پر تعجب ہی ایک شخص پر جو غافل ہی اور اُسکا مغفل عنہ واصل ہی دنیا کا اور موت اُسکا طلب کرتی ہی اُسکو اور باقی ہی قصور اور قبر اُسکا مسکن ہی اور تعجب ہی اُس شخص پر جو باقی ہی قصور اور قبر اُسکا مسکن ہی اور غافل ہی اُس سے اور موت اُسکا طلب کرتی ہی اُسکو اور تعجب ہی اُس شخص پر جو ہنستا ہی بہت اور نہین جانتا اُسکا خالق اور نہ اُسکا رب اور نہ اُسکا عمل اور تعجب ہی اُس شخص پر جو غمناک ہی دنیا کی اور موت اُسکی طلب کرتی ہی اُسکو اور تعجب ہی اُس شخص پر جو

کوئی بڑا سخت کوشش کرنیوالا اور خالص نیت والا اور پورا جہاد کرنیوالا اور جاننے والا طریقہ لڑائی رومیونکا یوقنا سے قسم ہے خدا کی کہ خیرخواہی کی تھی اُسنے مسلمانونکی اور جہاد کیا تھا مشرکین مین اور راضی کیا تھا پروردگار عالمین کو اور وہ کام رومیون مین کیا تھا جو کسی اُس کے ابناء جنس نے نہین کیا تھا رضی اللہ عنہ واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب نصیحت کی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یوقنا کو اور فارغ ہوے وہ نصیحت سے تو ساتھ کیے یوقنا کے ایکسو سوارونکو مسلمانونسے اور سپاہین آنکے زرہین اور کپڑے رومیون کے اور ہردس آدمی اُنمین ایک قبیلہ سے تھے اور قبائل یہ تھے طی اور سدد اور خزاعہ اور سنبس اور نمیر اور خضارمہ اور حمیر اور باہلہ اور مراد اور تمیم اور مقرر کیا ہردس آدمی پر ایک نقیب کو پس نقیب بنی طے کے جرعل بن عاصم اور سدد پر مرہ بن مراحم اور خزاعہ پر سالم بن عدی اور سنبس پر مسروق بن سنبان اور نمیر پر ذوالکلاع اور باہلہ پر سیف بن رفاع اور تمیم پر سعید بن جبیر اور مراد پر مالک بن قناص تھے پس مرتب کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس ترتیب کو کہا اُنھون نے مسلمانون سے کہ جاؤ تم رحمت کرے اللہ تم پر مین بھیجنے والا ہون تمکو ساتھ اس بندہ خدا کے جسنے ہبہ کیا اپنی جان کو اللہ اور رسول کے واسطے اور تمھارے ہر گروہ پر ایک نقیب ہی جسکو مین نے سردار کیا ہی تم پس اطاعت کرو تم اس شخص کی جبتک وہ اللہ تعالی کی رضامندی مین قائم رہے پس کہا مسلمانون نے کہ سُنا اور منظور کیا ہمنے اطاعت کو راوی نے بیان کیا ہی کہ لباس پہنا اور سوار ہوے اور روانہ ہوے یوقنا آگے اُنکے بارادہ حاکم اعزاز کے اور یوقنا اپنا لباس پہنے تھے پس جب دور ہوے اور پہونچے وہ ایک فرسخ تک مقرر کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے مالک بن الحرث الاشتر النخعی کو اور ساتھ کیا اُنکے ایکہزار سوار کو اُنکی قوم سے پس کہا اُنسے کہ اے مالک بن الحرث روانہ ہو تم پیچھے اس بندۂ خدا کے اور دیکھو تم کہ کس چیز کیطرف رجوع کرتا ہی ہمارا واسطے پس جب پہونچو تم قریب اعزاز کے پوشیدہ رہو تم صبح کے وقت تک پھر ظاہر ہو تم اپنے بھائیون کیواسطے توفیق دیوے تمکو اللہ تعالی اور راہ راست پر رکھے تمکو پس روانہ ہوے مالک اشتر آگے ایکہزار سوار کے اور چلے وہ باقی تمام اُسدن اور آئی تاریکی رات کی اور وہ پہونچے میرہ گانون پس پایا اُسکو خالی رہنے والونسے پس پوشیدہ ہوے وہان اور یوقنا کا حال یہ تھا کہ لیا اُنھون نے شاہراہ کو اور چلے وہ بطلب اعزاز کے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویونکے جرعل بن عاصم سے روایت کی ہی کہا جرعل نے کہ تھا مین گروہ یوقنا مین جبکو بھیجا تھا ہمکو ابوعبیدہ بن الجراح نے ساتھ اُنکے پس جب ہم قریب اعزاز کے پہونچے متوجہ ہوے یوقنا ہماری طرف اور کہا کہ اے جوانمردان عرب ہم پہونچ گئے ہین دشمن کے شہر مین پس احتیاط کرو تم اس امر کی کہ کوئی شخص تم مین کا کچھ کلام نکرے ہوا سطے کہ تمھارے نعت رومیون پر پوشیدہ نہین ہین اور مین مترجم تمھارا ہون اور ہوشیار ہو تم اپنے کام مین پس جب دیکھو تم مجکو کہ حملہ اور سختی کی مین نے حاکم اعزاز پر پس تیزی اور جلدی کرو تم اللہ تعالی کا نام لیکر پھر روانہ ہوے یوقنا حالانکہ اُنکو معاملہ تقدیر سے کچھ خبر نہ تھی واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویونکے اکوع مازنی سے روایت کی ہی کہا اکوع نے کہ تھا مین ساتھ مالک اشتر نخعی کے اُنکے ایکہزار لشکر مین جسوقت روانہ ہوے تھے ہم پیچھے بطریق حلب کے تا اینکہ پوشیدہ ہوکر ٹھہرے ہم میرہ گانون مین بانتظار صبح ہونیکے اور اُسیوقت دیکھا ہمنے اپنے پیچھے ایک لشکر کو اور مالک اشتر پوچھتے تھے حال اُس لشکر کا ہمسے پس ارادہ کیا اُنھون نے لشکر کا پس کچھ دیر وہ ہمسے غائب رہے اور واپس آئے اور اُنکے ساتھ ایک شخص عرب کا تھا پس جب لائے اُسکو گاریکی جگہ مین کہا مالک اشتر نے کہ اے جوانمردان عرب سنو تم اُس چیز کو

جو یہ شخص کہتا ہو پس کہا مسلمانون نے کہ وہ کیا کہتا ہی مالک اشتر نے کہا کہ تم اُس سے پوچھو وہ تمکو آگاہ کریگا اور پوچھا مسلمانون نے اُس سے اور کہا کہ تو کن لوگونسے ہی اُسنے کہا کہ مین غسان بنی عم جبلہ بن الایہم الغسانی سے ہون پس کہا مالک اشتر نے کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ میرا نام طارق بن سنان ہی پس کہا مالک اشتر نے کہ قسم ہی تجکو داخل ہونیکی قوم عرب مین کہ نہ پوشیدہ کرو ہمسے کسی حال کو جو تو ہمارے دشمنون سے جانتا ہو اُسنے کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ چھپاؤنگا مین تمسے جس حال کو مین جانتا ہونگا ولیکن احتیاط کرو تم اپنی جانو پہلے آنے اپنے دشمن کے مالک اشتر نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی پس کہا طارق نے کہ تم ارادہ مکر و فریب اپنے دشمن کے آئے ہو حالانکہ تمھارے دشمن نے تمھارے ساتھ فریب کیا ہی پس کہا مالک اشتر نے کہ یہ کیا بات ہی طارق نے کہا کہ ہمکو آیا تھا دریس کا جاسوس تمھارے پاس اور نام اُسکا عصمہ بن عرقطہ التمیمی ہی اور وہ سنتا تھا تمھارے اس مشورہ کو جو مکر و فریب یوقنا نے حاکم اعزاز کے ساتھ تجویز کیا تھا جب سنا جاسوس نے اس تجویز کو لکھا اُسنے اُسیوقت ایک رقعہ اور باندھ دیا رقعہ کو ایک کبوتر کی دم مین جو اُسکے پاس تمھارے ظاہر لشکر مین تھا اور چھوڑ دیا کبوتر کو بجانب حاکم اعزاز کے اُسی دن قبل تمھارے نماز ظہر کے پس پڑھا حاکم نے اس رقعہ کو بھیجا اُسنے مجکو بجانب حاکم راوندان کے جسکا نام لوقا بن شاسس ہی بطلب کمک کے تمھارے اوپر اور پہونچایا مین نے لوقا کو پیام اُسکا اور یہ وہ ہی کہ آتا ہی بجماعت یا نسو سوارونکے دلیران روم سے پس گویا تم اُسکے سامنے ہو پس احتیاط کرو تم اور سجا جانو تم مجکو میرے کلام مین اور آمادہ ہو تم واسطے اُسکے مقابلے کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ تو حال مالک اشتر کا اس مقام پر تھا اور یوقنا کا حال یہ ہی کہ وہ روانہ ہوے یہانتک کہ پہنچے حاکم اعزاز کے قلعہ تک پس پایا اُنھون نے حاکم اعزاز کو اس حال مین کہ احتیاط کی تھی اُسنے اپنی جان پر اور مضبوط کیا تھا اپنے قلعہ کو اور احتیاط کی تھی اپنے لشکرین اور صف بندی کی تھی اُنکی باہر قلعہ کے اور وہ ملعون سوار ہوا تھا بجماعت تین ہزار رومی اور ایک ہزار عرب متنصرہ قوم غسان اور لخم اور جذام سے سوائے اُن لوگونکے جنھون نے اطراف اُسکے شہر سے اُسکے پاس پناہ لی تھی پس جب آئے یوقنا تو نہین بہم دلایا اُسنے یوقنا کو اپنی کسی چیز سے بلکہ استقبال کیا یوقنا کا اور پیدل ہو گیا اپنے گھوڑے سے اور آیا یوقنا کی طرف دوڑتا ہوا گویا بوسہ دیگا اُنکی رکاب کو اور تھی اُسکے ہاتھ مین ایک چھوٹی چھری جو قضا سے زیادہ روان تھی اور جب نزدیک ہوا وہ یوقنا سے جھکا وہ یوقنا کی رکاب پر تاکہ کھینچ لیوے رکاب کو پس کاٹ ڈالا چھری سے زین کے تنگ کو اور پکڑ لیا اُسنے یوقنا کی رکاب کو پس اُسی وقت پراگندہ ہوے یوقنا اور گرے وہ سر کے بھل اور پڑے چار ہزار سوار اور پیدل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور نہین مہلت دی اُنکو یہانتک کہ قابض ہو گئے اُنپر اور باندھ لیا اُنکو پس جب ہوے یوقنا و میسون کی قید مین تھوک مارا دریس ملعون نے یوقنا کے مُنھ پر اور کہا یوقنا سے کہ تحقیق کہ غضب کیا تجھپر صلیب نے جسوقت چھوڑ دیا تو نے دین اُسکا اور رجوع کیا تو نے اُسکے دشمنون کیطرف پس قسم ہی حق مسیح کی کہ مین ضرور تجکو بملک رحیم کے مایوس بھیجونگا پس سولی دیگا وہ تجھکو انطاکیہ کے دروازہ پر بعد اُسکے مار یگا وہ گردنین ان عرب کی پھر چڑھ گیا دریس انکو ساتھ لیکر اپنے قلعہ پر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ایک امر پورا کرنے کام مسلمانونکا اللہ تعالی کیطرف سے یہ تھا کہ جاسوس نے اپنے رقعہ مین حال روانگی مالک اشتر نخعی کا جمعیت ایک ہزار سوار کے حاکم اعزاز کو نہین لکھا تھا اور مالک اشتر کا حال یہ گذرا کہ جب سنا اُنھون نے کلام طارق متنصرہ کا

احتیاط کی انھون نے اور اُنکے ساتھیون نے اپنی جانون پر اور مضبوط باندھا منتصر کو اور پھرے وہ باستظار حاکم راوندان کے پس جب تھوڑی
رات گذری سُنی اُنھون نے آواز لگا ہون اور آواز گھوڑون کی ساتھ ہتھیارون کے پس نہین کلام کیا اُسنے مالک اشتر سے یہانتک کہ
بیچ گاڑے مین آگیا لشکر اور اُسیوقت درآئے اُنپر مالک اُشتر ساتھ دلیران مسلمین و شمشیران موحدین کے اور گھوے گردانکے مثل گھومنے
چکی کے اور گھیر لیا مسلمانون نے اُنکو مثل گھیرنے سپیدی آنکھ کے اُسکی سیاہی کو اور حملہ کیا دو دو مسلمانون نے ایک ایک رومی پر پس پکڑ لیا اُنکو
پھر مضبوط باندھا اُنکو اور رسے لیے کپڑے اور لباس اُنکے پس پہن لیا ان کپڑونکو اور بلند کیا اُنکے نشانون اور صلیبون کو جیسے کہ وہ تھے
اور متوجہ ہوے مالک اُشتر اُس منتصر کیطرف اور کہا اُس سے کہ آیا ہو سکتا ہی تجھسے کہ پھرے تو بجانب دین اللہ غالب و بزرگ و دین
اللہ کے نبی کے اور رد و رکیا دین تجھسے وہ باتین کفر کی جو گذری ہین بسبب ایمان کے اور صبح کریگا تو ہمارے ساتھ منجملہ برادران ایمان کے
پس کہا طارق نے کہ بخدا اول میرا تمھارے پاس اور تمھارے دین مین ہی اور مین پہلے مسلمان ہوا تھا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
ہاتھ پر ہمراہ اپنے بادشاہ جبلہ بن الایہم کے اور مین نے سُنا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص بدل ڈالے اپنے دین کو پس
قتل کرو تم اُسکو پس کہا مالک اشتر نے کہ تو سچ کہتا ہی ولیکن منسوخ ہو گیا ہی یہ حکم اللہ تعالی کے قول سے جو فرماتا ہی الا من تاب امن وعمل صالحا
اور تحقیق کہ قبول فرمائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توبہ وحشی غلام جبیر کی حالانکہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
چچا حمزہ کو رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا اور اُسکے حق مین آیات قرآنی نازل ہوئی تھین پس جب سُنا غسانی نے یہ کلام کہا اُسنے اشہد ان
لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ مالک اشتر نے کہا کہ قبول کرے اللہ تعالی توبہ تیری اور ثابت رکھے تیرے ایمان کو پھر کہا اُس سے
کہ اے عبد اللہ مین چاہتا ہون کہ جاوے تو بجانب حاکم اعزاز کے اور بشارت دیوے اُسکو ساتھ آنے حاکم راوندانکے اُسکی مدد دینے کو پس کہا
غسانی نے کہ مجھکو بخوشی منظور ہی اور مین اس کام کو کرونگا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر تم کو میرے معاملہ مین کچھ شک ہی پس بھیجدو تم میرے
ساتھ ایک مرد کو جسپر تمکو اعتماد ہو اور جانتا ہو وہ شخص جو مین کہونگا اسواسطے کہ رات آدھی آچکی ہی اور نگہبانی اور چوکیداری مین
شدت ہی اور دروازے قلعہ کے بند ہین پس مین کلام کرونگا رومیون سے کنارہ خندق کے پس ساتھ کیا اُسکے مالک اشتر
نے اپنے چچیرے بھائی راشد بن قیس کو اور وصیت کی اُنکو ہوشیار رہنے کی اپنے کام مین اور روانہ ہوے وہ دونون بجانب
اعزاز کے پس پایا اُنھون نے نگہبانی کو شدت مین اور چوکیدار بیدار اور ہوشیار تھے اپنی دیوار و پنر اور رومی نرسنگے اور قرنا بجاتے
تھے اور آواز بلند تھی وسط قلعہ مین پس کہا طارق نے راشد سے کہ قسم ہی حق اپنے پروردگار کی کہ نہین ہی یہ مگر آثار لڑائی کے پھر
خاموش ہو رہے وہ دونون اور کان رکھے آواز پر تو معلوم ہوا کہ معاملہ وہی ہی جو طارق بن سنان نے کہا ہی واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اصل معاملہ اس آواز کا یہ تھا کہ دادر پس حاکم اعزاز کا اکثر اوقات بھیجتا تھا اپنے بیٹے
لاون کو ساتھ تحف اور ہدایا کے پاس یوقنا کے اور لاون یوقنا کے پاس قلعہ مین مہینا دو مہینے مقیم رہتا تھا اور آیا تھا
لاون پاس یوقنا کے ایک مرتبہ عید صلیب مین جو اُسکے کنیسہ واقع قلعہ مین واقع ہوئی تھی اور گیا تھا یوقنا کی زوجہ
کے پاس پس دیکھا تھا اُس نے یوقنا کی بیٹی کو ساتھ اُس کی لونڈیون اور پیش خدمتون کے اور وہ آراستہ تھی

لباس اور زیور اور جواہرات سے اور صورت اُسکی مثل روشن چاند کے تھی پس در آئی محبت شدید اُسکی لاون کے دل مین اور چھپایا
اُسنے اس امر کو تا اینکہ واپس آیا یعجاب اعزاز کے اور شکایت کی اُسنے اپنی مان سے پس کہا اُسکی مان نے کہ ای میرے بیٹے ٹھنڈی
رکھو تو اپنی آنکھونکو کہ مین تیرے باپ سے اس امر کی مین گفتگو کرونگی اور کہونگی اُس سے کہ پیام بھیجیگا حاکم حلب کے پاس پس بیاہ
کردے گا وہ تیرا اپنی بیٹی کے ساتھ پس خوش ہوگیا دل اُسکا جب سُنا اُسنے کلام اپنی مان کا اور اُنھین دنون مین آئے عرب
اور محاصرہ کیا اُنھون نے قلعۂ حلب کو پس مشغول ہوگئے دل اُنکے پس جب آئے یوقنا اعزاز مین اور ہوا معاملہ اُنکا جو ہوا اور قابض
ہوگیا ادریس بیٹا اُنکے چچا کا اُنپر اور ایک سو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس رکھا ادریس نے اُن سب کو اپنے بیٹے
لاون کے گھر مین اور نگہبان مقرر کیا اُسکو اُنپر اور لاون نے کہا کہ قسم ہی اپنے دین کی کہ یہ بطریق یوقنا میرے باپ سے زیادہ جانتے
ہین علم دین کو اور اگر وہ حق کو اُن عرب کے ساتھ نہ دیکھتے تو اُنکی تبعیت نہ کرتے سوائے اسکے بادشاہ لوگ اُن کا مقابلہ نہ کرسکے
اور اللہ تعالی نے مدد دی ہی اور غالب کردیا ہی اُنکو باوصف اُنکے ضعیف ہونیکے اور میرے دل کو تعلق ہی یوقنا کی بیٹی سے اور مین رہتی
ہون اُسکے سبب سے فوز عظیم کو ملک روم کیطرف سے اور بیاہ کرونگا مین یوقنا کی بیٹی سے اور تسکین دونگا مین اپنی محبت دلی کو
اُسکے سبب سے پس جب کہی اُسکے دل نے اُس سے یہ بات متوجہ ہوا وہ یوقنا کی طرف اور بیٹھا اُنکے سامنے اور کہا ای چچا مین
ارادہ اور میل کیا ہی تمھارے چھوڑ دینے کا قید سے اور چھوڑ دینے تمھارے ساتھیونکا اور مین نے برگزیدہ اور اختیار کیا ہی تمکو اپنے
باپ اور بادشاہ پر اور تم جانتے ہو کہ جدائی گھر بار اور یگانون کی امر دشوار ہی لیکن ایمان زیادہ توفیق دینے والا ہی کفر سے اور مین نے جان لیا
ہی اس امر کو کہ اُس قوم کا دین صحیح اور عقل اُنکی غالب ہی اور ذکر اُنکا تہلیل اور تسبیح ہی اور مین چاہتا ہون تمھارے اور تمھارے ساتھیون کے
رہا کرنیکو اس شرط پر کہ تم میرا بیاہ اپنی بیٹی کے ساتھ کردو اور مہر اُسکا جو تم لوگے میرے نزدیک یہی تمھارا اور تمھارے ساتھیونکا چھوڑ دینا ہی
یوقنا نے کہا کہ ای میرے بیٹے اگر تیرا ارادہ اور میل بجانب اسلام کے ہی پس چاہیے یہ امر بسبب کسی غرض دنیا کے نہو بلکہ خالص واسطے اللہ تعالی
کے ہو اسواسطے کہ اللہ تعالی قائم اور ثابت رکھیگا تجکو اس کام پر جو تو کریگا اور مین انشاء اللہ تعالی تجکو تیری مراد کو پہونچاؤنگا اور حاصل ہوگی تجکو عزت
دنیا اور آخرت کی پس کہا لاون نے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر چھوڑ دیا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیونکو
اور دیدیے اُنکو ہتھیار اُنکے اور کہا اُنسے کہ چلو اور تیزی کرو تم اللہ تعالی کا نام لیکر اور آگاہ ہو تم کہ مین جاتا ہون اپنے باپ کے پاس اسواسطے
کہ وہ سوتا ہی اور مدہوش ہی شراب سے پس مار ڈالونگا مین اُسکو اللہ غالب اور بزرگ کی رضامندی مین پھر جلدی گئے لاون اپنے باپ کے
گھر کیطرف پس پایا اُسنے اپنے باپ کو مردہ بدون مرد کے اور پایا اپنی مان اور بہنون کو اُسکے پاس پس کہا لاون نے کہ کسنے میرے باپ کے
ساتھ یہ امر کیا ہی پس کہا اُن عورتون نے کہ ہمنے کیا ہی پس کہا لاون نے کہ تمنے کسواسطے کیا ہی پس کہا عورتون نے کہ ارادہ کیا ہم نے
اس کام سے رضامندی اور دیدار خدا کا اور تحقیق سُنا تھا ہمنے تیری بات چیت کو یوقنا اور اُسکے ساتھیون سے پس خوف کیا
ہمنے تیری جان پر اس امر کا کہ نہ پورا ہوسکے گا تیرے لیے وہ امر کہ جو تو چاہتا ہے اور غلبہ کرے گی قوم مسلمانون پر جماعت

رومیون کی اور پہونچیگی تیری خبر میرے باپ تک پس مار ڈالیگا وہ تجکو پس حملہ کیا ہمنے اور سخت گیری کی اُسپر بیشتر تجھ سے بسبب دیکھنے
تیری تیزی عقل وفہم کے پس خوش ہوے لاون اس حال سے اور پھر گئے وہ بجانب یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے اور آگاہ کیا اُنکو
حقیقت حال سے اور بلند کیا اُنھون نے آوازونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اور مارا اور رکھا تلوارونکو رومیون مین پس جنبش مین آیا قلعہ اُنکی تکبیرون سے اور جست کی اور نکل پڑے
رومی اپنی جگھون سے اور وہ حیران اور بھول گئے تھے آپسمین ایک دوسرے کو اور واقع ہوا شور قلعہ مین اور دوڑ پڑے رومی اپنی
پس لڑے یوقنا اور ساتھی اُنکے رومیون سے اور اُسیوقت آئے طارق بن سنان اور مالک اشتر کے چچا کے بیٹے پس جب چپ
ہوے اور کان لگایا اُنھون نے آواز پر اور جانا اُنھون نے حال لڑائی کو پھر وہ دونون بجانب مالک اشتر کے اور بیان کیا
اُسسے جو کچھ کہ سُنا تھا دونون نے اغراز مین پس کہا مالک اشتر نے اپنے ساتھیون سے کہ دوڑاؤ تم گھوڑون کو رات کی تاریکی مین اور نہین
ہوتی ہے فوت مگر بسبب اللہ بڑا اور بزرگ کے پس اُسیوقت چھوڑدین مسلمانون نے باگین گھوڑونکی اور راست کرلیا نیزونکو تاانکہ پہونچے
وہ اغراز کے دروازے پر اور پائی آہٹ اُنکی لاون بن دادریس نے پس حکم کیا اُسنے اپنے غلامون کو کھولدینے پوشیدہ دروازے کا پس
ایسا ہی کیا غلامون نے بعد اُسکے کہ کہا لاون نے اُسنے کہ حاکم رادندان ہماری مدد ہی کو آیا ہے پس جب آئے مالک اشتر اور ہمراہی اُسکے
اغراز مین اعلان کیا اُنھون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجے بشیر اور نذیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور دیکھا اہل اغراز نے
اُس معاملہ کو جو در آیا اُنپر اور جانا اُنھون نے کہ ہم لوگ ہلاک ہونگے پس پھینکدیا اُنھون نے ہتھیارونکو اور چلائے وہ اس کلمہ سے لعنون لعنون
پس اُٹھالیا مالک اشتر نے تلوار کو اُنکے اوپر سے اور لیلیا جو کچھ اس قلعہ مین تھا مال اور لوگون اور لڑکیان اور ترکون اور قیدیون سے اور
شکریہ ادا کیا یوقنا اور اُنکے ساتھیونکا پس کہا یوقنا نے کہ شکریہ ادا کردم اللہ تعالیٰ کا اور اس لڑکے کا پھر بیان کیا سب حال اُسکا
پس کہا مالک اشتر نے اذا اراد اللہ احیا اسبابہ واقدی رحمہ اللہ نے عبدالرحمن بن جبیر سے روایت کی ہے کہا جبیر نے کہ پوچھا مین نے
ابولبابہ بن المنذر سے جو شاہد کی سب لڑائیون مین ابتدا سے انتہا تک حاضر تھے کہ سب قتل داد ریس کا کیا تھا کہ میرا دل انکار کرتا ہے اس حال
سے اور مین صحت اسکی چاہتا ہون پس کہا ابولبابہ نے کہ جب رکھدیا اہل عرب نے بوجھ اور ہتھیارونکو اور دیکھا کہ مالک اشتر نے قیدی
اور مال اور کپڑے اور ظروف اور سونے اور چاندی کو اور حکم کیا اُنھون نے اُس سبکے نکلنے کا باہر اغراز کے اور مقرر کیا اُسپر قیس بن سعید
کو اور قیس بن سعید حاضر ہوے تھے یرموک کی لڑائی مین اور پہونچا تھا اُنپر ایک تیر پس یک چشم کردیا تھا اُسنے اُنکو اور یہی حال ابولبابہ بن
المنذر کا ہوا تھا اور یہ دونون صحابی حاضر ہوے تھے جنگ بدر مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب باقی نہ رہا
کوئی اغراز مین اُٹھ کھڑے ہوے مالک اشتر درانحالیکہ چلتے تھے اور پھرتے تھے وہ قلعہ مین اور اُسکو دیکھتے بھالتے تھے پس مقتول دیکھا
اُنھون نے داد ریس کو اور کہا اُنھون نے کہ کسنے قتل کیا ہے اس ملعون کو پس کہا لاون نے کہ میرے بھائی لوقا نے اُسکو قتل کیا ہے
اور وہ مجھ سے سن مین بڑا ہے اور عقل مین مجھ سے زیادہ اور پورا ہے پس طلب کیا اُسکو مالک اشتر نے اور کہا اُس سے تو نے کیون اُسکو
قتل کیا ہے حالانکہ وہ تیرا باپ تھا اور ہمنے نہین سُنا ہے کہ قوم رومیون مین کسی بیٹے نے اپنے باپ کو مار ڈالا ہو سوا تیرے لوقا نے کہا کہ اُٹھایا

دربرانگیختہ کیا مجکو اس کام مین تمھارے دین کی محبت نے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ اس قلعہ کے کنیسہ مین ایک قس زیادہ سن کا ہی
درہم اُس سے انجیل پڑھتے تھے اور وہ تعلیم کرتا تھا ہمکو مسائل حلال و حرام کے اور لکھدیتا تھا ہمکو رومی خط سے اور مین ایکدن
اسکے نزدیک کنیسہ مین تھا اور سوائے میرے اُسکے پاس اور کوئی نہ تھا پس در آئی میرے دلمین یہ بات کہ سوال کرونمین اُس سے
کچھ چیزون اور حالات کا پس کہا مین نے اُس سے کہ ای باب ہمارے آیا دیکھتا ہی تو کہ ملک شام پر کیونکر عرب غالب ہوگئے ہین اور بہتر
ملک شام کے وہ مالک ہوگئے ہین اور شکست دی ہی اُنھون نے ہرقل بادشاہ کے لشکرون کو اور مٹا دیا ہی فوجون کو اور ہم اس امر کا
نہین گمان کرتے تھے کہ عرب اس امر پر قدرت حاصل کرینگے اسواسطے کہ کوئی گروہ اُنسے زیادہ ضعیف نہ تھا اور اللہ تعالی نے مدد دی
اور غالب کیا اُنکو باوصف اُنکے ضعیف ہونیکے پس آیا پڑھا ہی تو نے اس حال کو کتب روم اور اُنکے ملاحم یونانیون مین یا نہین پس کہا
قس نے کہ ای میرے بیٹے ہان مین نے اس حال کو پڑھا ہی اور تحقیق کہ آگاہ کیا تھا نے ہرقل بادشاہ کو قبل واقع ہونے اس حال کے
اور قبل آنے عرب کے جانب شام کے اس امر سے کہ عرب بالضرور مالک ہوجاوینگے اُسکے تختگاہ تک اور سنا ہی کہ اُس قوم کے نبی نے
یہ فرمایا تھا ذویت لی الارض فرایت مشارقھا ومغاربھا وسیبلغ ملک امتی ما زوی لی منھا پس کہا مین نے قس سے کہ ای باپ
ہمارے تو کیا کہتا ہی مسلمانونکے نبی کے باب مین پس کہا اُسنے ای بیٹے میرے ہماری کتابون مین یہ لکھا ہی کہ اللہ تعالی بھیجیگا ایک نبی کو حجاز سے اور تحقیق
بشارت دی ہی انکی مسیح نے اور مین نہین جانتا ہون کہ یہ وہی ہین یا نہین پس جب جانا مین نے اس امر کو کہ وہ قس چھپاتا ہی حال کو بخوف ظاہر
اور پراگندہ ہونے اس خبر کے اُس سے پس چھپایا مین نے اس حال کو شب گذشتہ تک پس جب دیکھا مین نے یوقنا اور اُنکے ساتھیون قیدیونکو کہا
مین نے کہ کیا یوقنا ہین کہ جنھون نے مار ڈالا اپنے بھائی کو اور سختی کی عرب پر اور لڑے اُنسے پھر رجوع کیا اُنکے دین کیطرف اور یہ امر نہین ہوا مگر
اسوجہ سے کہ جانا اُنھون نے حق کو ساتھ ان عرب کے پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ مار ڈالونمین اپنے باپکو اور چھوڑدون یوقنا اور اُنکے ساتھیونکو
اور پھرونمین بجانب دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ وہی دین حق ہی آمین کچھ شک نہین ہی پس جب سوگیا باپ میرا اور وہ بیہوش تھا
شراب سے پس مار ڈالا مین نے اُسکو اور آیا مین واسطے چھڑانے یوقنا کے پایا مین نے اپنے بھائی کے دلون کو کہ بیہتی کی تھی اُسنے مجھپر اس کام مین
پس کہا اُس سے مالک اشتر نے کہ ای لڑکے کسواسطے تو نے یہ کام کیا یوقنا نے کہا بسبب محبت تمھارے دین اور تمھارے نبی کے اور مین گواہی
دیتا ہون اس امر کی کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس کہا اُس سے مالک اشتر نے کہ قبول کیا تجکو اللہ تعالی
نے اور توفیق دی تجکو پھر باہر نکلے مالک اشتر قلعہ سے اور حاکم کیا قلعہ کا سعید بن عمرو العنوی کو اور چھوڑا اُنکے ساتھ ایک مسلمانونکو جنکو بھیجا
ابن الجراح نے یوقنا کے ساتھ واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ اغزاز کی فتح اسی صورت سے واقع ہوئی
اور جو بیان کیا گیا ہی کہ ادریس کی زوجہ اور اُسکی لڑکیون نے اُسکو مارا صحیح نہین ہی پھر مالک اشتر نے بعد مقرر کرنے سعید بن
عمرو العنوی کی خدمت اغزاز پر ارادہ کوچ کا بجانب حلب کے کیا مع قیدیون اور مال اور غنائم کے پھر شمار کیا
اُنھون نے قیدیان اغزاز کا پس تھے وہ ایک ہزار مرد جوان رومیون سے اور دوسو پینتالیس مرد بڈھے اور راہب
تھے اور ایک ہزار عورتین اور لڑکیان کنواری وغیرہ تھین اور ایک سو اسی بڑھیان تھین اور دیکھا مالک اشتر نے

ایک بڈھے راہب کو جو خوشنما پیرہن اور صاحب وقار تھا پس کہا اُنھون نے کہ آرسیجا ہی گمان میرا پس یہ راہب وہی ہی جسکا حال لوقا برادر لاون نے مجھ سے بیان کیا تھا پھر بلایا مالک اشتر نے لوقا کو اور کہا کہ آیا یہ وہی ہی جسکا حال تُنے مجھسے بیان کیا تھا لوقا نے کہا ہان پس کہا مالک اشتر نے اُس بڈھے سے کہ ہر گاہ ہی تو علماء اپنے دین سے پس کیون چھپاتا ہی تو امر حق کو اُسنے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین چھپایا مین نے اُسکو اُسکے ستحق سے ولیکن ڈرتا تھا مین رومیون سے اس امر کو کہ وہ مجکو مار ڈالینگے بسواسطے کہ امر حق بھاری اور بوجھ ہوتا ہی پس کہا اُس سے مالک اشتر نے کہ آیا پھر لگیگا تو ہمارے دین کیطرف قس نے کہا کہ پھرونگا مین تمھارے دین کیطرف مگر یہ کہ مین سوال کرتا ہون تجھسے چند مسائل کا جنکو پایا ہی مین نے لوقا کی انجیل مین پس کہا مالک اشتر نے کہ بیان کر تو مسائل اپنے تاکہ مین سُنون اُسکو پس جب چاہا قس نے کلام کرنا ساتھ اُن مسائل کے واقع ہوئی آواز اوپر قلعہ کے پس متوجہ ہوے مسلمان اُسکی طرف اور جلدی کی مالک اشتر نے اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوار کو میان سے تاکہ دیکھین وہ کہ مسلمانونکا کیا حال ہی اور گمان کیا اُنھون نے کہ رومیون نے مسلمانون کے ساتھ غدر اور بیوفائی کی ہی پس اُسیوقت دیکھا ایک جماعت مسلمانونکو کہ شور کرتے ہین اور کہتے ہین کہ احتیاط کرو تحمپر اپنی جانونکو اور ہوشیار ہو جاؤ اسواسطے کہ ہم دیکھتے ہین ایک گروہ کو میخ اور براعہ کی راہ پر اور ہم نہین جانتے ہین کہ اس گروہ کے بیچ کیا ہی پس سوار ہوے مالک ابن اشتر اور دلیران مسلمین ہمراہی اُسکے اور متوجہ ہوے درحالیکہ وہ دیکھتے تھے کہ کون سخت معاملہ پیش آیا ہی اور اُسیوقت دور ہوئی گرد اور دکھائی دیے اُسکے بیچ سے عربی گھوڑے اور سُرخ نیزے اور عادی خود اور ہندی تلوارین اور لوگ عرب کے اور اُسکے آگے قیدی اور مال اور بندھے ہوے لوگ ہین پس جب دیکھا مالک اشتر نے اُس لشکر کی طرف تو وہ ایکہزار سوار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ ہر ایک نہین کے دلیر نیزہ باز اور شمشیر سخت جھاڑنے والے ہین اور وہ لوہے مین ڈوبے ہوے ہین اور پیشتر اُنکے فضل بن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بھیجا تھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ اس لشکر کے تاکہ تاخت تاراج کرین وہ میخ اور اُسکے سواد اور دیہات کو پس واقع ہوئی تکبیر دونون گروہ سے اور سلام کیا مالک اشتر نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اور سلام کیا بعض مسلمانون نے بعض پر اور پوچھا فضل بن عباس نے مالک اشتر سے حال اُنکا پس بیان کیا اُنھون نے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے فتح کیا اعزاز کو اور ذلیل و خوار کیا ہر شخص کو جو اُسمین تھا اور بیان کیا سب حال مسلمانون اور یوقنا کا اور کہا اُسنے کہ نہین باز رکھا مجکو کوچ کرنے سے بجانب حلب کے مگر اس قس اور اُسکے سوال کرنے سے پس کہا فضل بن عباس نے اس قس سے کہ جو تجکو کہنا ہی کہا اُسنے اخبرنی ای شی خلق اللہ من مخلوقاته قبل السموات والارض قال اول ما خلق اللہ اللوح والقلم ویقال العرش والکرسی ویقال الوقت والزمان ویقال العدد والحساب ویقال خلق اللہ الاوهر فصیر منه ماء ثم علی متن العرش لقوله فی کتابه وکان عرشه علی الماء ویقال اول ما خلق اللہ لفضل لہ اذا اراد ان ینتفع به الخلق وقیل اول ما خلق اللہ نورا وظلمة ثم دعاهما الی الاقرار بربوبیته فانکرا الظلمة واقر النور فخلق الجنة من النور لوضائه منه والنار من الظلمة لسخطه علیها وخلق ارواح السعداء من النور وارواح الاشقیاء من الظلمة لاجل ذلک یرجع کل واحد منهما الی مستقره ویقال اول ما خلق اللہ نقطة

فنظر اليها بالهيبة فتقعقعت ومالت نصيرها الفا فجعلها مبتدا اء كتابه فبجان من الف كتابه من نطفة وخلق من نطفة
ثم يميتهم بقبضة ثم يحييهم بنفخة پس جب سنا قس اعزاز نے یہ کلام فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا کہا اُس نے اشهد
ان هذا العلم الذى استاثر به الانبياء وانا اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله پس
جب دیکھا اہل اعزاز نے اپنے قس کیطرف کہ مسلمان ہوگیا وہ اسلام اختیار کیا سبھون نے مگر تھوڑے لوگ اپنے دین پر رہے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب اہل اعزاز نے بوجہ مسلمان ہوجانے قس کے اسلام قبول کیا میل کیا کوچ کا فضل
بن عباس اور مالک اشتر اور اُنکے ہمراہی مسلمانون نے بجانب حلب کے پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہی خدا کی ہین تو مسلمانون کو سخت نہ
دکھاؤنگا اسواسطے کہ مین نے ایک بات کہی تھی اور ایک حیلہ تجویز کیا تھا پس نہین پورا ہوا وہ دشمنان خدا پر اور مین ارادہ
اور میل رکھتا ہون انطاکیہ کے جانے کا شاید کہ اللہ تعالی میری مدد کرے اور دشمنون پر مجھکو فتحیاب فرماوے پس کہا اُسنے
فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ اللہ تعالی نے ہمارے نبی سے یہ ارشاد فرمایا ہی لیس لك من الامر شئ پس تم اس امر کا
اپنے دل مین بار نہ اُٹھاؤ پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہی اُس خدا کی جسکے دین پر مین ہون کہ نہ پھر جاؤنگا مین مگر ساتھ ایسے کام کے کہ
روشن اور سپید کریگا اللہ تعالی اُسکے سبب سے میرے مُنھ کو نزدیک مسلمانون کے پھر دیکھا یوقنا نے کہ فضل بن عباس کے
ساتھ دو سو آدمی یوقنا کے یک جدی اور قرابتی اور گھر والے ہین جنکے دلون مین ایمان نے جگہ پکڑی تھی اور وہ لوگ رئیس
حلب کے ہین اور اُنکے لڑکے بالے حلب مین ہین پس لیا اُنکو یوقنا رحمہ اللہ نے اور روانہ ہوے وہ اُنکو ساتھ لیکر بارادہ
انطاکیہ کے اور پھرے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بجانب ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب رات ہوئی
روانہ ہوے یوقنا اور کچھ تھوڑی رات گذری منتخب کرلیا اُنمین سے چار یا چالیس شخصون کو اپنے یگانون سے اور
باقی لوگون سے کہا کہ تم راہ عام اور راہ تاج سے جاؤ اسطرح سے کہ گویا تم بھاگنے والے ہو اہل عرب سے اور مین اُسپر چار شخص
اُس راہ سے روانہ ہوتے ہین اور وہ راہ حارم کی ہی اور ایک جا ہونگے ہم تم سب انطاکیہ مین اگر چاہا اللہ تعالی نے
پس ایسا ہی کیا قوم نے اور یوقنا برابر چلے جاتے تھے یہانتک کہ اُترے وہ دیر سمعان پر جو قریب تھا بحر اسود سے پس پایا یوقنا
نے اُس مقام مین ایک گروہ کو کہ وہ حفاظت راہون کی کرتے تھے پس جب دیکھا اُنھون نے یوقنا اور چار شخص اُن کے
ساتھیون کو دوڑے اُنکی طرف اور پوچھا حال اُنکا پس کہا یوقنا نے کہ مین حلب کا سردار ہون اور بھاگا ہون اہل عرب
سے اور آیا ہون مین ہرقل بادشاہ کے پاس اُن لوگون نے کہا کہ یہ ہمارا ہی تمھارے ساتھ کون ہین یوقنا نے کہا کہ میرے
قرابتی اور قبیلے کے لوگ ہین پس سچا جانا اُنھون نے کلام یوقنا کا اور مقرر کیا یوقنا کے ساتھ مالک اُس جماعت محافظین
راہ نے چند سوارون کو اپنے ہمراہیون سے اور کہا اُن سے کہ لیجاؤ تم ان کو سامنے بادشاہ کے پس لائے وہ لوگ
یوقنا اور اُنکے ساتھیون کو بادشاہ کے پاس پس پایا اُنھون نے بادشاہ کو اُسکے کنیسہ مین اور وہ نماز پڑھتا تھا پس
ٹھہرے وہ یہانتک کہ فراغت پائی اُسنے اپنی نماز سے اور ٹھہرایا ان سوارون نے یوقنا اور اُنکے ہمراہیون کو بادشاہ کے

پاس اور سجدہ تعظیمی کیا اسکا اور کہا اُس سے کہ بعرض سردار محافظ راہ نے جو دیر سمعان کے نزدیک ہی تیرے پاس بھیجا ہی اِن لوگونکو
اور یہ شخص کہتا ہی کہ مین سردار حلب کا ہون پس جب سُنا ہرقل نے یہ کلام متوجہ ہوا بجانب یوقنا کے اور کہا کہ تم یوقنا ہو پس
کہا اُنھون نے ہان مین یوقنا ہون بادشاہ نے کہا کسوجہ سے تم یہان آئے ہو حالانکہ مین نے یہ سُنا کہ تم پھر گئے ہو بجانب دین
عرب کے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تو نے حق بات سُنی ہی لیکن مین نہین مسلمان ہوا تھا مگر اس ارادے سے کہ فریب دونگا
کرونگا اُنکے ساتھ اور رہائی پاؤن اُنکی بُرائیون اور اُنکی زبون صورتون سے اور اُنکی بو باس سے اور مین نے اُن سے کہا تھا کہ
مین سپرد کرونگا تمکو اغزاز کو اور مار ڈالونگا وہان کے حاکم کو اور لیا تھا مین نے عرب سے ایک سو مرد اُنکے رئیسون سے اور روانہ
ہوا تھا مین اُنکو لیکر اور کہا تھا مین نے مسلمانونکے سردار سے کہ بھیجین وہ میرے پاس ایکہزار عرب کو تا کہ جسوقت پہونچینگے وہ اغزاز مین سختی
کرینگے اور مار ڈالونگا مین اُنپر یہانتک کہ اُنکو ساتھ چڑھ جاؤنگا مین قلعہ مین پس جب پہونچ جاوینگے وہ اغزاز مین قبضہ کرونگا مین اُنپر اور بھیجونگا
مین اُنکو تیرے پاس پس جلدی کی میرے ساتھ اور پس نے اور نہ آگاہ ہوا وہ اُس امر سے جو میرے دل مین تھا اور اعتماد کیا اُسنے
اپنے جاسوس پر اور نہ معتمد جانا اُسنے مجکو اور گرفتار کر لیا مجکو اور جب جا پہونچے عرب اغزاز کے قلعہ مین مارا اور رکھا اُنھون نے تلوار تلے
وہان کے لوگون مین اور لوقا نے مار ڈالا اپنے باپ کو اور داخل ہوے عرب اور چڑھ آیا اُنھون نے ہم سبکو قید سے پس جب مشغول ہوے
وہ لڑائی اور لوٹ مین بھاگا مین اور یہ چار شخص جو ہمارے دین مین ہین تیری طرف کو اور اگر مجکو اپنے دین کے ساتھ محبت نہوتی تو
مین اپنے بھائی یوحنا کو نہ مار ڈالتا اور نہ صبر کرتا مین عرب کی لڑائی اور اُنکے محاصرہ کرنے پر اپنے تئین ایکسال تک پس جب یوقنا نے
بادشاہ کے سامنے یہ کلام کیا مساعدت اور اعانت کی یوقنا کی بطارقہ اور ملوک نے اور کہا اُنھون نے ہر بادشاہ سے کہ یوقنا سچے ہین
اور ہم مین کوئی شخص مثل یوقنا کے خلاص قلبی اور سختی اور عبادت اور دیانت مین نہین ہی یوقنا نے کہا کہ ای بادشاہ قریب نہ ظاہر ہوجائینگے
کوشش اور کام میرے اور وہ کچھ جو مسلمانونکے ساتھ مین کرونگا اور یہ کہ یہ نکر صرف کرونگا مین کوشش کو اُنمین پس جب سُنا ہرقل بادشاہ نے
یہ کلام یوقنا کا خوش ہوا وہ اور خلعت دیا اُسنے یوقنا کو دو لباس بادشاہی جو پہنے تھا اور تاج اور چمکا دیا اُنکو اور کہا کہ اگر حلب تیرے
لیگیا ہی تو مین تمکو انطاکیہ کا سردار کرونگا کہ تم انطاکیہ سکندریہ اور دمشق یعنی مینج اور دابی ہمارے ہوگے پس تعظیم کی اور دعا دی اُسکو
یوقنا نے اور ٹھہرے اُسکی خدمت مین پس وہ اس حال مین تھے کہ اُسیوقت محافظ لوہے کے پل کا آیا ہرقل کے پاس اور کہا کہ ای بادشاہ آئے ہین
ہمارے پاس دو سوار طریق شہسواران حلب سے کہ وہ اپنے تئین ایک ہی خاندان دو سیہ سے بیان کرتے ہین اور وہ قراتی اور یگانے یوقنا کے ہین
اور وہ بھاگے ہین عرب سے پس جب سُنا بادشاہ نے یہ حال کہا یوقنا سے کہ سوار ہو تو ای سکندر دمشق اور جا تو اس قوم پر پس اگر وہ تیرے
قراتی ہین پس پہونچ گئے تم اپنے یگانونمین اور ہین اُنکو تم مین ملا دونگا اور وہ تمھارے ساتھ رہینگے اور اگر وہ تمھارے قراتی نہین ہین
پس لاؤ تم اُنکو میرے پاس تا کہ مین اُنکے باب مین راے زنی کرون اور احتیاط کرو تم اس امر سے کہ دھوکے ہو سے عرب کے اور ان لوگونسے
ہون جنھون نے رجوع کی ہی اُنکے دین کیطرف اہل شیراز اور حافر اور رستن اور لبلیک اور دمشق اور حوران سے پس کہا یوقنا نے کہ ای
بادشاہ مین ایسا ہی کرونگا پھر اُسیوقت سوار ہوے یوقنا اور سوار ہوے اُسکے ساتھ ہرقلیہ اور سرمدیہ پہونچے لوہے کے پل تک پس ٹھہرے

وہ دہان اور حکم کیا اُنھون نے اُن دوسو کے سامنے لانے کا پس جب دیکھا یوقنا نے اُنکو انکار کیا اُنکی شناسائی سے گویا کہ اُنھون نے
قبل اسکے انکو نہین دیکھا تھا پھر پوچھا یوقنا نے حال اُنکا پس آگاہ کیا اُنھون نے اس امر سے کہ ہلاگ بھاگے ہوے ہین اہل عرب سے
آئے ہین بادشاہ کے شہر مین تاکہ اقامت کرین اُنمین پس مرحبا کہا یوقنا نے پس جب دیکھا اُن لوگون نے حشمت اور خلعت بادشاہ
کو یوقنا پر تو پیادہ ہوگئے وہ یوقنا کے سامنے اور بوسہ دیا اُنکی رکاب کا پس کہا یوقنا نے اُنسے کہ کیونکر رہائی پائی تمنے اہل عرب کے
ہاتھ سے پس کہا اُنھون نے کہ ہلاگ نکلے تھے اُنکے سردار کے ساتھ ارادہ منبج اور براعہ کے پس جب پھرے ہم ارادہ حلب کے لیلیا ہمنے
اپنی راہ کو بجانب اعزاز کے پس پایا ہمنے اعزاز کو ملکیت اہل عرب مین پس جب رات ہوئی بھاگے ہم اور طلب کیا ہمنے بادشاہ کے
شہر نکو راوی نے بیان کیا ہی کہ بادشاہ کے مصاحب اس گفتگو کو سنتے تھے پس حکم کیا اُنکو یوقنا نے سوار ہونیکا پس سوار ہوے وہ اور
روانہ ہوے یوقنا اُنکو ساتھ لیکر اور بیان کیا بادشاہ سے اُسکے مصاحبون نے جو سُنا تھا پس خلعت دیے بادشاہ نے اُنکو اور اُتارا اُنکو
ساتھ بزرگی اور بخشش نیک کے اور دیا یوقنا کو ایک گھر اپنے قصر کے سامنے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تو جانتا ہی کہ اس دنیا کی نعمتین
ہمیشہ نہین باقی رہتی ہین اور مسیح نے دنیا کو ساتھ مردار کے تشبیہ دی ہی اور اُسکے طالب کو بمنزلہ کتون کے بیان کیا ہی کہ کھینچتے ہین
اپنی طرف اُسکو جیسا روایت کی گئی ہی کہ تحقیق دیکھا مسیح نے ایک چڑیا کو کہ وہ بہت خوش وضع تھی اور پر اُسکے بہت اچھے رنگ
برنگ کے تھے پس دور کیا مسیح نے اُسکے پوست کو پس دیکھا اُسکو بہت بُری صورت سے پس کہا مسیح نے کہ تو کون ہی پس کہا اُسنے کہ مین
دنیا ہون ظاہر میرا اچھا ہی اور باطن میرا بُرا ہی اور مین نے یہ مثل تجھسے اسواسطے بیان کی ہی کہ کوئی جسد حسد سے خالی نہین ہی پس جب
متوجہ ہوتی اور آتی ہی دنیا کسی کے پاس ثابت ہوجاتے ہین حاسد اُسکے اور مین ڈرتا ہون تیرے واسطے حسد کرنیوالون سے اس امر کو
کہ کلام کرین حاسد میرے باب مین اور دور کرین مجکو ایسے کاموں کے اظہار سے جو مجھسے نہوے ہون پس اگر نہ ڈرتا دل تجھسے نفرت کرتا ہی پس
دور کر تو مجھسے اس کام کو جسپر تو نے مقرر کیا ہی اور مین تیرے ہمراہی سے جانونگا ہرقل نے کہا کہ ای دستق مین نے نہین مقرر کیا تمکو اس کام پر مگر
یہ کہ میرے دل کو تم پر اعتماد ہی اور جو شخص تمھارے باب مین کچھ کلام کریگا مین اُسکو تمھارے سپرد کرونگا کہ تم اُسکے بارہ مین جو تمکو منظور ہوگا پس بوسہ دیا
یوقنا نے زمین کو بادشاہ کے سامنے اور ارادہ کیا نکلنے کا اپنے اُس کام پر جسپر بادشاہ نے اُنکو مقرر کیا تھا اور اُسیوقت ایک گروہ قاصدون کا
ہرقل کے پاس مرعش سے آیا اور بیان کیا اُنھون نے کہ ہم بادشاہ کی بیٹی زیتون کے بھیجے ہوے ہین اور وہ خوفناک ہی اہل عرب سے اور وہ چاہتی
ہی تیرے پاس آنیکو تاکہ دیکھے وہ تیرا معاملہ مسلمانونسے کیا ہوتا ہی اور طلب کیا ہی اُسنے ایک لشکر تجھسے تاکہ بیڈر ہوجاوے دل اُسکا پس جب سُنا
اس حال کو بادشاہ نے کہا اُسنے کہ ای دستق یوقنا سوائے تمھارے اور کوئی اس کام کا اہل نہین ہی پس بوسہ دیا یوقنا نے بادشاہ کے ہاتھ کو اور کہا
کہ تیرا حکم بخوشی واطاعت منظور ہی اور ساتھ اُنکے بادشاہ نے دو ہزار سوار لوندجمیلہ درنیاصرہ سے مقرر کیا پس روانہ ہوا یوقنا ساتھ دو ہزار سوار اور اپنے
ہمراہیونکے اور بلند کی گئی تھی صلیب اُنکے سر پر اور ہمراہ تھے اُنکے کوتل گھوڑے اور پیدل لوگ جو آراستہ تھے ساتھ زیورون اور لباس
حریر اور دیباج اور موتی کی لڑیون سے گندھے ہوے سُنہری تارونسے اور روانہ ہوے وہ ساتھ کوشش اور جلدی کے تا اینکہ پہونچے وہ مرعش
مین اور لیا اُنھون نے زیتون دختر ہرقل کو جو اُسکی چھوٹی بیٹی تھی اور ہرقل نے اُسکو اس زمین اور معاقل کا حاکم اور اُسکا بیاہ نسطورس کے ساتھ کردیا تھا اور

نسطورس کہ لوگ سیف الصرابتہ کہتے تھے بسبب اُنکی شجاعت کے اور وہ مرگیا تھا یرموک کی لڑائی مین بسبب زخمی ہونیکے واقدی رحمہ نے بیان کیا ہی کہ جب لیا یوقنا نے ہرقل کی بیٹی کو اور پھرے وہ بطلب انطاکیہ کے پس لیا اُنھون نے بڑی شاہراہ کو اس خیال سے کہ شاید ملے اُنکو کوئی جاسوس مسلمانون کا یا کوئی شخص معاہدین سے پس بھیجین وہ خبر اپنی بجانب ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اس شرح سے کہ بحکومت قرار پکڑا ہی اُنھون نے انطاکیہ مین پس پہونچے وہ ایک رات مین بمقام مرج الدیباج کے اور وہ وقت آدھی رات کا تھا اور اُسیوقت چوکنے ہوے گھوڑے رومیون کے اور وہ گروہ جو بطور طلیعہ کے تھا مثل برق کے پیچھے کو پھرا پس کہا یوقنا نے اُن سے کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ ای دمستق ہم قریب پہونچے مرج کے پس دیکھا ہمنے ایک اُترے ہوے لشکر کو پس جاسوسی کی ہمنے اُنپر تو معلوم ہوا کہ وہ عرب ہین اور سوتے ہین اور جانور اپنا دانہ چارہ کھاتے ہین اور وہ بیشک مسلمان ہین پس جب سُنا یوقنا نے اس حال کو خوش ہوے وہ اپنے دلمین اور کہا اپنے ساتھیونسے کہ احتیاط کرو تم اپنی جانونپر اور ہوشیار کرو تم اپنے دلون کو اور آگاہ کرو تم اپنے بھائیون کو اور کوشش کرو اور لڑو اپنے دشمنونسے اور لڑو بادشاہ کی آبرو کے واسطے اور نہ سپرد کرو تم اُسکو اپنے دشمنونکے اور ہوجاؤ تم تہتیرین گروہ کے اور لڑو تم اپنے مالک کی نعمت کی طرف سے پس جب درآوے لڑائی ہمارے اور اُنکے بیچ مین پس قصد کرو تم اُنکے گرفتار کرلینے کا اور احتیاط کرو مار ڈالنے سے اور جان لو تم اس امر کو کہ اہل عرب مع اپنے سردار کے کل ضرور بادشاہ کا مقابلہ کرینگے پس اگر گرفتار ہوجاویگا کوئی شخص ہم مین سے تو حسکو قیدیون سے معاوضہ کی گنجائش ہوگی اور بعض کتب حکما مین یہ بات لکھی ہی جو انجام کار مین نظر کریگا وہ امان مین رہیگا اور جو چھوڑیگا اپنے کام کو اپنے حال پر تنگی مین پڑیگی جان اُسکی اور جو عذر اور بیوفائی کریگا اور آویگا اُسپر مکر و فریب دوسرے کا چلو تم ساتھ برکت اور اعانت مسیح کے پس بلند کیا ان لوگون نے نیزونکو اور ڈھیلا کردیا باگونکو اور قصد کیا اُن لوگونکا جو مرج الدیباج مین تھے پس جب آہٹ پائی رومیونکی نگاہبانان لشکر نے جگایا اُنھون نے اپنے ساتھیونکو اور کہا اُنسے کہ ہم آواز لگامون اور گھوڑونکی سُنتے ہین اور ہم نہین جانتے ہین کہ وہ کون قوم ہین پس ہوشیار اور سوار ہوئی قوم اور استقبال کیا اُنھون نے یوقنا کا اور پکارا اُنھون نے کہ ہملوگ تابع فرمان اور صلیب اور مسیح کے ہین پس تم کون ہو دو ہوجاؤ قبل اُسکے کہ حکم کرین تلوارین ہمارے سر و نیزے پس جب سُنا یوقنا نے کلام انکا کہا اُنھون نے کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ ہم ہرقل بادشاہ کے ہمراہی ہین اور ہم تابع بادشاہ حرب ابہم بن جبلہ الغسانی کے ہین اور پیشرو ہمارا اُسکا بیٹا ابہم ہی پس جب سُنا یوقنا نے یہ کلام پیادہ ہوگئے وہ واسطے تعظیم کے پیر جہاز کے اور پیادہ ہوگئے وہ سب دو ہزار دو سو ہمراہی یوقنا کے ایک ہی ساتھ اور سلام کیا اُسپر اور سلام کیا رومیون نے تنہ برادر کہا ابہم بن جبلہ نے یوقنا سے کہ تم کہانسے آتے ہو یوقنا نے کہا مین ارمنیہ سے ہمراہ دختر بادشاہ کے آیا ہون پس نوکران سے آتا ہی اُسنے کہا کہ مین ہمراہ اور غمہ سے آتا ہون لیا تھا مین نے رسد کو وہانکے لوگونسے پس جب پھرا مین ہرا ولے بادشاہ کے گذر گیا مین نے مرج دابق مین پس ملاقی ہوا مین ایک گروہ سوار دشمنسے اور وہ قریب دو سو کے تھے اور نہین ظاہر ہوتی تھی اُنسے سوا نیلی آنکھ کے پس جب ہم قریب پہونچے اُنکے دوڑے وہ ہماری طرف بقصد لڑائی شدید کے اور پیشرو اُنکا نہین چلتا تھا لڑائیکی آگ مین سوا اسکے کہ وہ سوار حملہ کنندہ اور دلیر ڈرانیوالا اور نیزہ کارنیوالا تھا پس تحقیق ہلاک کیا اُسنے ہمارے مردونکو اور بندین پر گرادیا دلیرونکو اور مین بجماعت ایکہزار سوار دلیر نیزہ باز اور شمشیر خصومت کرنیوالونکا تھا

پس نہین تھا وہ شخص ہم مین کہ مثل اُس کے لڑکر نہین پس برابر ہم اُنپر حملہ لرے تھے اور وہ ہمپر حملہ لرتے تھے یہانتک کہ لڑتے رہے ان سب کو
بعد اسکے کہ مار ڈالا اُنھون نے ہم مین سے اپنے دو چند کو اور کوئی سوار اُنکا نہین مارا جاتا تھا مگر یہ کہ مار ڈالتا تھا وہ ہم مین سے دو تین سوارونکو
اور باقی رہا وار اُنکا سو کے پیچھے پس نہین قدرت ہوئی ہمکو اُنپر اور نہین پہونچا ہم مین کا کوئی اُن تک پس قصد کیا ہمنے اُنکے گھوڑیکا ساتھ تیرونکے
اور مار ڈالا ہمنے گھوڑیکو پس جب گر پڑا وہ شخص اپنے گھوڑے سے ناگہان در آئے ہم اُسپر اور گرفتار کر لیا ہمنے اُسکو اور جب پوچھا نسب اُسکا تو معلوم ہوا
وہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پیشرو اس گروہ کے ضرار بن الازور بن طارق ہین اور وہ سب ہمارے ساتھ قید اور بند سے
ہوے ہین یہانتک جاتے ہین ہم اُنکو بجانب بادشاہ کے پس جب سُنا یوقنا نے کلام ابہم بن جبلہ غسانی کا بیقرار ہوا اور دھڑکنے لگا دل اُنکا
لیکن صبر دلایا اُنھون نے اپنے دل کو اور مضبوط کیا خوشی اور سرور کو اور کہا قسم ہے اپنے دین کی کہ ہر آئینہ پہونچا تو ساتھ بڑی بزرگی
اور عزت کے بسبب گرفتار کرنے اُس جان یعنے ضرار کے اور مین نے سُنا ہے جو کچھ کیا ہے اُنھون نے ساتھ دلیران شام اور شہسواران
روم کے پھر روانہ ہوئی قوم بارادہ ہرقل بادشاہ کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب فتح کیا مسلمانون نے اعزاز کو اور چھوڑا
وہان مالک اشتر نے سعید بن عمرو العنوی کو اور ملاقی ہوے وہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور پھرے مسلمان ساتھ مال غنیمت کے
بجانب صلب کے اور خوش ہوے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بسبب سلامتی لوگون اور فتح اعزاز کے اور پوچھا حال یوقنا کا پس بیان کیا
مالک اشتر نے برسبیل اخفا کے حال اُنکا اور یہ کہ روانہ ہوے ہین بجانب انطاکیہ کے تاکہ سختی اور بلا ڈالین وہ سگ رومی پر اسوجہ سے وہ تمھارے
پاس پھر نہین آئے کہ اُنھون نے تجویز کیا تھا ایک حیلہ اور فریب کو اور نہین پورا ہوا مطلب اُنکا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ اللہ تعالی اُنکو مدد گا
اور فتحیاب کریگا اُنکے دشمنو پر اور نگاہ رکھیگا اُنکو پھر لکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے ایک خط بنام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن
الرحیم من ابی عبیدۃ عامر بن الجراح عاملہ بالشام الی امیر المومنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ
اما بعد فان اللہ علینا منہ یستوجب بہا الشکر والحمد من جمیع المسلمین اذ فتح علینا ما استصعب من اقماع الکفار وبلادہا الاشرار وادل
لنا ملوکہم واورثنا ارضہم وبلادہم واموالہم وان اللہ عز وجل قد فتح علینا قلعہ حلب اراد فیہا باعزاز وان بطریق یوقنا اسلم وحسن اسلامہ
وقد مر جیوشنا للمسلمین الی الکافرین وقد کتبت ھذا الکتاب ونحن معولون علی المسیر الی انطاکیۃ لقصد طاغیۃ الروم والبقیۃ سواہ من
اقلاعہا نعلمہا ونحن طامعون من اخذ سریرہ وکنوزہ لما وعدنا نبینا صلوات اللہ وسلامہ علیہ فزودنا بالدعاء فانہ سلاح المومن ودمار
الکافر والسلام علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر نکالا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پانچوین حصہ کو مال غنیمت سے
اور سپرد کیا اُسکو رباح بن غانم الیشکری کے اور ساتھ کیا اُنکے ایکسو سوار مہاجرین اور انصار سے جسمین قتادہ بن النعمان اور سلمہ بن الاکوع اور
عدی بن یسار اور جابر بن عبداللہ اور مثل ان لوگونکے تھے پس کیا اُنھون نے مال خمس کو اور روانہ ہوے پھر بلایا ابوعبیدہ بن الجراح نے ضرار کو
اور ساتھ کیا اُنکے دو سو سوار دلاور اور حکم کیا اُنکو اس امر کا کہ قصد کرین وہ بجانب شام کے اور تاخت تاراج کرین پس سوار ہوے ضرار بن الازور اور

دو سو سوار آئے اور روانہ ہوے ساتھ اُنکے سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور برابر چلے جاتے تھے ضرار بن الازور اور
ساتھی اُنکے اور آگے اُنکے ایکمرد معاہد تھا جو اُنکو راہ بتلاتا تھا پس جب پہونچے وہ مرج وابق تک کہا معاہد نے اُنسے کہ دانہ چارہ دو تم اپنے
گھوڑونکو اور آرام کرو تم ایک ساعت پس جب صبح ہوگی قصد کرنا تم اللہ تعالی کی قوت اور اطاعت سے پس اُترے وہ لوگ وہان
اور دانہ چارہ دیا اپنے گھوڑونکو اور سو رہے پس نہین آگاہ اور خبردار ہوے وہ مگر اُسوقت کہ ہم بن جبلہ ناگہان آپڑا اُنپر پس
جب واقع ہوئی آواز سوار ہوے ضرار بن الازور اپنے گھوڑے پر اور ایکسو ہمراہی اُنکے اُنسے نزدیک تھے اور ایکسو باقی
ماندہ نہین بیدار ہوے مگر اُسوقت کہ چھپالیا اُنکو گھوڑون نے اپنی ٹاپون سے اور بھاگ گئے گھوڑے اُنکے شور وغل سے پس لڑے
وہ پیدل ہوکر اور نہین پہونچے اُن تک دشمن اُنکے تا اینکہ مار ڈالا ہر ایک نے اُنمین سے اپنے خصم کو اور ضرار بن الازور کا یہ حال تھا کہ
پکارا اُنھون نے اپنے ساتھیون کو اور کہا کہ اے جوانمردان عرب یہ دشمن تمھارے ہین کہ ناگہان در آئے ہین تمپر بوقت تمھاری غفلت کے
اور وہ عرب ہین مثل تمھارے اور یہ اچھا وقت ہے اللہ تعالی کے نزدیک پس آگے کرو تم اپنے ارادون کو اور نہ بدولی کرو اسواسطیکہ تم جانتے
ہو کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے الجنۃ تحت ظلال السیوف اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے کم من فئۃ قلیلۃ غلبت
فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین سمرہ بن عامر نے جو مرج وابق مین ضرار بن الازور کے ساتھ تھے بیان کیا ہے کہ ربیعہ بن معبد
بن ابی عون ہمارے ساتھ تھے اور تھے وہ فصحاے عرب سے اور نہین کلام کرتے تھے وہ مگر ساتھ خوش اسلوبی اور وزن اور قافیہ
کے اور جب وہ بدیہہ کلام کرتے تھے تو سننے والے متحیر ہوتے تھے اُنکی خوش کلامی سے اور ہم اُنکے کلام سجع کو سنتے تھے اور اُسکو یاد کر لیتے
تھے پس جب سنا اُنھون نے ضرار بن الازور کو کہ وہ ترغیب دیتے ہین لڑائی پر اور گشت کرتے ہین ہمارے بیچ مین کہا ربیعہ نے یا فتیان ربیعۃ
ومضر ھذا یوم لہ ما بعدہ وقد علمتم فیہ وبعدہ ولمن تنالوا الجنۃ الباسر علی المکارہ واللہ فی عرض السموات جنۃ محفوفۃ بالمکارہ واعلی اللہ رجات
درجۃ الشہادۃ فارضوا عالم الغیب بالشہادۃ فھذا الجہاد قائم علی ساقہ وبلا النفاق فی اسواقہ واختفی نفاقہ فی اسواقہ انما انتم اصحاب
بنی العصر اقاتلوا بالثبات والنصر بشر ارواح المصطفی بثباتکم وقد عوا الروم بصفانیاتکم وایاکم ان تولوا الادبار فتستوجبوا غضب الجبار و
اعلموا ان الصبر والثبات جندان منصوران فمن طاب دار البقا ھان علیہ ما یلقی فصحح الطلب کم تنالوا ربکم وحققوا احلامکم تنالوا غنیمتکم وطھروا
الصدور تنالوا الحور وشرعوا الاسنۃ تنالوا الجنۃ واعتمدوا الصبر تنالوا النصر وایاکم ان تولوا الکفار من جملھم وادعوا من طریق قوتھم
وفعلھم قال اللہ تعالی وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ثم قال وعدنا
ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا ثم بین من یعلم السر المکنون قال ابیدا ومنی کا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک
فاولئک ھم الفاسقون سیروا فقد سبق بعد رود وجہدا فاصبرا فی التجہد یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون

---

۱ بشارت دینے کی ۲ غالب ہوے ۳ اور اکثر ساتھی ۴ بہت عجلہ ۵ بہت سے ۶ اور ایکسو ۷ اور بھاگ گئے ۸ اور دوڑے ۹ اور ایکسو ۱۰ اور دوڑے ۱۱ اور ایکسو ۱۲ اور دوڑے ۱۳ اور ایکسو ۱۴ اور دوڑے ۱۵ اور ایکسو ۱۶ اور دوڑے ۱۷ اور ایکسو ۱۸ اور دوڑے ۱۹ اور ایکسو ۲۰ اور دوڑے ۲۱ اور ایکسو ۲۲ اور دوڑے ۲۳ اور ایکسو ۲۴ اور دوڑے ۲۵ اور ایکسو ۲۶ اور دوڑے ۲۷ اور ایکسو ۲۸ اور دوڑے ۲۹ اور ایکسو ۳۰ اور دوڑے ۳۱ اور ایکسو ۳۲ اور دوڑے ۳۳ اور ایکسو ۳۴ اور دوڑے ۳۵ اور ایکسو ۳۶ اور دوڑے ۳۷ اور ایکسو ۳۸ اور دوڑے ۳۹ اور ایکسو ۴۰ اور دوڑے ۴۱ اور ایکسو ۴۲ اور دوڑے ۴۳ اور ایکسو ۴۴ اور دوڑے ۴۵ اور ایکسو ۴۶ اور دوڑے ۴۷ اور ایکسو ۴۸ اور دوڑے ۴۹ اور ایکسو ۵۰ اور دوڑے ۵۱ اور ایکسو ۵۲ اور دوڑے ۵۳ اور ایکسو ۵۴ اور دوڑے ۵۵ اور ایکسو ۵۶ اور دوڑے ۵۷ اور ایکسو ۵۸ اور دوڑے ۵۹ اور ایکسو ۶۰ اور دوڑے ۶۱ اور ایکسو ۶۲ اور دوڑے ۶۳ اور ایکسو ۶۴ اور دوڑے ۶۵ اور ایکسو ۶۶ اور دوڑے ۶۷ اور ایکسو ۶۸ اور دوڑے ۶۹ اور ایکسو ۷۰ اور دوڑے ۷۱ اور ایکسو ۷۲ اور دوڑے ۷۳ اور ایکسو ۷۴ اور دوڑے ۷۵ اور ایکسو ۷۶ اور دوڑے ۷۷ اور ایکسو ۷۸ اور دوڑے ۷۹ اور ایکسو ۸۰ اور دوڑے ۸۱ اور ایکسو ۸۲ اور دوڑے ۸۳ اور ایکسو ۸۴ اور دوڑے ۸۵ اور ایکسو ۸۶ اور دوڑے ۸۷ اور ایکسو ۸۸ اور دوڑے ۸۹ اور ایکسو ۹۰ اور دوڑے ۹۱ اور ایکسو ۹۲ اور دوڑے ۹۳ اور ایکسو ۹۴ اور دوڑے ۹۵ اور ایکسو ۹۶ اور دوڑے ۹۷ اور ایکسو ۹۸ اور دوڑے ۹۹ اور ایکسو ۱۰۰ اور دوڑے

ابن عامر نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ تحقیق کھل گئے دل ہمارے اُنکے کلام سے اور حملہ کیا ہمنے منتصر پر اور ضرار بن الازور ہمارے آگے تھے اور وہ یہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے پھر حملہ کیا ضرار بن الازور نے اور ہم اُنکے پیچھے تھے اور چرخ کیا ہمنے اپنے نیزون اور تلوارون کو منتصر مین اور پیش آئی ہمکو ایسی لڑائی جو بیان نہین ہو سکتا ہے اور ضرار بن الازور مثل آگ کے لکڑی مین تھے اور ابرہم بن جبلہ تعجب کرتا تھا بوق لڑائی اور حملون اور شمشیر زنی سے پس حکم کیا اُسنے اپنی قوم سے اس امر کا کہ قصد کرین اُن کے گھوڑے کا اپنے نیزون اور نیزون سے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے پس گر پڑا گھوڑا اور گر پڑے ضرار بن الازور مع اُسکی پشت سے اور ہجوم کیا ہر منتصر نے پس لیلیا اُنکو اور مشکین باندھلین اور باقی اُنکے ہمراہیون کو بھی قید کر لیا اور روانہ ہوے با ارادہ انطاکیہ کے پس ملاقی ہوا وہ یوقنا اور بادشاہ کی بیٹی سے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضرار بن الازور کے ساتھ موجود تھے جسوقت وہ قید کیے گئے تھے پس جب رات ہوئی چلے اور بھاگے سفینہ بامید پہونچنے کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس سامنے آیا اُنکے ایک بڑا شیر اثناے راہ مین پس کہا اُنھون نے کہ اے ابا الحارث مین سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور یہ میرا حال ہے پس متوجہ ہوا شیر درانحالیکہ بلاتا تھا وہ اپنی دم کو یہانتک کہ کھڑا ہوا سفینہ کے پہلو مین اور ڈکارا اُسے سفینہ نے بیان کیا ہے کہ چلا مین اور وہ شیر میرے پہلو مین تھا تا اینکہ آیا مین اپنی صلح کی جگہ مین پھر چھوڑا اُسنے مجھکو اور چلا گیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پہونچے سفینہ صرف اپنی ذات سے لشکر مین اور آگاہ کیا اُنھون نے مسلمانون کو حال قید ہونے ضرار بن الازور اور اُنکے ہمراہیون سے پس سخت وشوار گذرا یہ امر مسلمانون پر اور روے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما ضرار بن الازور کے قید ہونے پر اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور پہونچی خبر ضرار کی بہن خولہ کو پس کہا اُنھون نے انا للہ وانا الیہ راجعون یا ابن لیث شعری فی السلاسل اذ تقوک ولو بالحدید قیدوک پھر وہ بیان کرتی تھین بیخ دادہ اپنا اشعار مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یکجا ہوئین وہ عورتین عربیہ خولہ کے گھر مین جنکے لگانے ضرار بن الازور کے ساتھ قید ہوے تھے پس وہ روتی تھین اپنی اولاد پر اور منجملہ اُنکے مزروعہ بنت عملوق حمیریہ تھین اور وہ بڑی فصیح تھین اپنے زمانہ مین لوگونسے اور وہ روتی تھین اپنے بیٹے صابر بن اوس پر جو قید ہو گئے تھے پس پکارتی تھین اپنے بیٹے کا نام لیکر

اور وہ اشعار مصیبت کے پڑھتی تھین پس جب فراغت پائی اُنھون نے گریہ اور بکا اور اشعار سے کہا اُسنے سلمہ بنت سعید نے جو بڑی زاہدہ اور عابدہ تھین کہ آیا اسی کام کا تمکو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہی نہین حکم دیا ہی اُسنے مگر صبر کرنیکا اور صبر پر وعدہ اجر کا تمسے کیا ہی آیا نہین سنتی ہو تم نے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون اور تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ثواب مین عوض ہی تمھاری مصیبتون کا اور چیزات دنیا کے گذر جانے سے تمھارے نزدیک ٹھہری ہوئی ہی اُسمین یہ معاملہ تمھارے رنج اور اندوہ کا پسند اور نصیحت ہی پس خاموش ہوئین عورتین اور تعزیت کی اُسمین ایک نے دوسری کی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچا مال خمس کا اور خط ابو عبیدہ بن الجراح کا پاس امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بن غانم ایشکری کے پس جب آئے وہ مدینہ طیبہ مین واقع ہوا شور اُنکے آنیکا پس یکجا ہوے لوگ مسجد شریف مین تاکہ سُنین وہ حال حلب اور ماجرا وہانکے محاصرہ اور لڑائی اور فتح کا پس جب آئے رباح سلام کیا اُنھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھون کا اور دو رکعت نماز پڑھی روضۂ مقدس مین اور سلام کیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر سامنے کیا مال خمس کو حضرت عمرؓ کے اور سپرد کیا خط اُنکو پس جب پڑھکر سُنایا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کو شور کیا اُنھون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور لکھا حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہؓ بن الجراح کو یہ کہ جاؤ تم انطاکیہ کو اور نہ باز رکھے تمکو کوئی چیز وہان کے جانے سے اور روانہ کیا جواب سافر رباح بن غانم کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچا جواب خط کا پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے روانہ ہوے نہ اُسی دن بطلب انطاکیہ کے اور حال یوقنا رحمہ اللہ اور ابہم بن جبلہ اور اُنکے ساتھیونکا یہ گذرا کہ روانہ ہوے وہ بجانب انطاکیہ کے اور پیشتر روانہ ہوا خوشخبری دینے والا پاس ہرقل بادشاہ کے ساتھ آنے اُسکی بیٹی اور ابہم بن جبلہ اور یوقنا اور دو سو قیدی کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس حکم کیا ہرقل کے کنیسہ کے آراستہ کرنے اور اُسمین فرش بچھانے کا اور دین خیرات اور خلعتین غربائے روم کو اور نکلا لشکر بادشاہ کا واسطے اُنکی ملاقات کے ہمراہ اُسکے بجنبیتے فورین کے اور داخل ہوئی قوم اپنے لباس اور زینت مین اور پاپیادہ ہوگئے بادشاہ کے لوگ سامنے دختر بادشاہ کے اور نکلے سب رہنے والے انطاکیہ کے اور تھا وہ دن مجمع عام کا اور آئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بندھے ہوے تھے اور رومی گالیان دیتے تھے اُنکو اور گرد تھے اُنکے لوگ ابہم بن جبلہ کے اور گئی بادشاہ کی بیٹی اپنے باپ کے قصر مین اور داخل ہوے لوگ بادشاہ کے پاس اور جھکے وہ بجانب زمین کے بادشاہ کے سامنے واسطے تعظیم کے پس خلعت دیے اُسنے ابہم بن جبلہ اور یوقنا اور بڑے لوگون کو اور بُلایا

---

۱۲ اشعار

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سامنے اپنے اور وہ رسیونمین بندھے تھے پس جب ٹھہرے وہ لوگ سامنے اُسکے چلا کر کہا اُسنے مصاحبون اور خادمون سے کہ زمین بوسی کرین وہ واسطے بادشاہ کے پس نہین التفات کیا صحابہ نے اُنکی طرف کو اور نہین آمادہ ہوے اُنکے کلام مین پس کہا اُسنے سرورندنے جو بڑا مصاحب بادشاہ کا تھا کہ کس چیز نے بازرکھا ہی تمکو اس امر سے کہ نہین تعظیم کرتے ہو تم بادشاہ کے فرش کی ساتھ سجدے کے اُسکے سامنے پس کہا ضرار بن الازور نے کہ ہم مخلوق کا سجدہ روا نہین رکھتے ہین اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ٹھہرے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے ہرقل کے گفتگو کی اُسنے صحابہ سے بدون واسطہ مترجم کے اور ارادہ کیا اُسنے اس گفتگو بلا واسطے سے اس امر کا کہ بطارقہ اور مصاحب نے اُسکی نہین سُنین تھین وہ باتین جو باتین کی تھین اُسنے بطارقہ سے جب فرمان بھیجا تھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے پاس اور حال یہ گذرا تھا کہ ہرقل نے دیکھا کیا تھا اپنے بطارقہ اور مصاحبین کو اور کہا تھا کہ یہ وہی نبی مبعوث ہین جنکی بشارت مجکو مسیح نے دی ہی اور حاکم وقت کے ہونگے اور مدت اُنکی بہتر برس اُسّون کی ہوگی کہ باقی رہیگی اُس زمانہ مین اور آگاہ ہو کہ دین اُنکا بدلا نجائیگا اور ضرور دین اُنکا ظاہر ہوگا یہانتک کہ بھر لیگا پورب اور پچھم کو پھر کہا تھا اُسنے ہرقل نے واسطے ادائے جزیہ کے پس جب سُنا اُنھون نے اس کلام کو گھبرائے اُسکے قول سے اور ارادہ کیا تھا اُسکے مار ڈالنے کا پس چاہا اُسنے اُسدن اس امر کو کہ ظاہر کرے اُنکے واسطے حقیقت اپنے کلام سابق کی اور اُسنے اس امر سے سوائے اصلاح اور بہتری اُنکے حالونکے اور کچھ نہین چاہا تھا پس کہا اُسنے صحابہ سے کہ کون شخص جواب دیگا تم مین سے میرے سوالات عظمی کا پس اشارہ کیا صحابہ نے بجانب قیس بن عامر الانصاری کے اور وہ بڑے مسن اور واقف کل حالات اور معجزات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے پس جب اشارہ کیا صحابہ نے بطرف قیس بن عامر کے پس کہا اُنھون نے بادشاہ سے کہ تجکو جو کہنا ہو پس کہا ہرقل نے کہ کیونکر نازل ہوتی تھی اُنپر وحی ابتداے کار مین پس کہا قیس بن عامر نے کہ پوچھا تھا اس سوال کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک مرد نے اہل مکہ سے جنکا نام حارث بن ہاشم تھا اور مین اُسوقت حاضر تھا پس کہا حارث نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر آپ پر وحی آتی ہی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کبھی آتی ہی مجھپر وحی مثل نرم آواز شہد کی مکھیونکے اور اُسکی گرانی مجکو معلوم ہوتی ہی پھر منقطع ہو جاتی ہی وہ آواز مجھسے اور تحقیق مین یاد کر لیتا ہون جو کچھ وہ آواز کہتی ہی اور کبھی آدمی کی صورت پر فرشتہ میرے پاس آتا ہی اور مجھسے کلام کرتا ہی پس یاد کر لیتا ہون مین جو وہ کہتا ہی اور عایشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہی کہ آتی تھی وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جاڑے کے دن مین پس منقطع ہوتی تھی وحی اُنسے اور اُنکی پیشانی مبارک سے پسینا جاری ہوتا تھا پھر قیس بن عامر نے کہا کہ ابتداے وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھ اچھے خوابونکے تھی اور نہین دیکھتے تھے آپ کسی خواب کو مگر یہ کہ وہ ظاہر ہوتا تھا مثل سپیدی صبح کے پھر دوست رکھتے تھے آپ اپنی تنہائی کو پس تنہا جاتے تھے آپ غار حرا مین اور متواتر راتین وہان گذارتے تھے پس وہ برابر اسی حالت مین تھی تا اینکہ آیا امر حق اور وہ غار حرا مین تشریف رکھتے تھے پس آیا اُنکے پاس ایک فرشتہ اور کہا اُسنے کہ پڑھو تم پس فرمایا آپنے مین پڑھنے والا نہین ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ لیا مجھ اُس فرشتہ نے مجکو دوبارہ یہانتک کہ محنت اُسکی مجکو معلوم ہوئی پھر چھوڑ دیا اُسنے مجکو اور کہا کہ پڑھو تم مین نے کہا کہ مین نہین پڑھنے والا ہون پس لیا اُسنے سہ بارہ مجکو اور ڈھانپ لیا مجکو پھر چھوڑ دیا

اور کہا اقرا باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرا وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم پس پھیرے وہان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درانحالیکہ جنبش کرتا تھا گوشت میان کتف اور گردن مبارک کا پس داخل ہوے خدیجہؓ بنت خویلد کے پاس اور فرمایا کہ کپڑا اڑھاؤ مجھپر پس کپڑا اڑھایا لوگون نے آپ پر تا اینکہ جاتا رہا خوف آپسے پس آگاہ فرمایا آپ نے خدیجہ کو حال سے اور کہا مجکو اپنی جان کا بڑا خوف ہی پس خدیجہؓ نے کہا قسم ہی خدا کی کہ اللہ تعالی آپکو کبھی اندوہگین نکریگا اسواسطے کہ آپ پاس لیگا نگت کا کرتے ہین اور بار اٹھاتے ہین بیکس کا اور تیمارداری کرتے ہین محتاج کی اور مہمانی کرتے ہین مہمان کی اور بیان کیا قیس نے تمام اس حدیث کو اور کہا کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اسی حال مین کہ مین چلا جاتا تھا دفعتہً سنا مین نے ایک آواز کو آسمان سے پس بلند کیا مین نے اپنی نگاہ کو پس ناگہان وہ ایک فرشتہ جو آیا تھا میرے پاس غار حرا مین اور وہ بیٹھا تھا ایک کرسی پر آسمان اور زمین کے بیچ مین پس خوفناک ہوا مین اس سے اور واپس آیا مین اور کہا مین نے کہ کپڑا اڑھاؤ مجکو پس نازل فرمایا اللہ غالب اور بزرگ نے اس آیت کو یا ایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطھر والرجز فاھجر پس آئی وحی اور پے در پے آنے لگی اور کہا قیس بن عامر نے بادشاہ روم سے کہ تھا مین ایک روز ہمراہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسجد شریف مین کہ اسیوقت آیا آپکے پاس ایک مرد شتر سوار پس بٹھایا اسنے شتر کو صحن مسجد مین اور رسی مین باندھدیا اسکو پھر کہا اسنے کہ تم لوگون مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون شخص ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکیہ دیے بیٹھے تھے پس کہا ہمنے کہ روشن اور سپید رنگ تکیہ دینے والے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پس کہا اس مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یا ابن عبد المطلب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین نے منظور کیا تیرے جواب دینے کو پس کہا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مین آپ سے سوال کرونگا اور بار گران ڈالونگا آپ پر مسائل مین پس نہ بے نیاز کرین آپ میرے اوپر اپنی ذات مبارک کو پس فرمایا آپ نے سوال کر تو اس چیز سے جو ظاہر ہوئی ہی تجکو پس کہا اس مرد نے کہ سوال کرتا ہون مین بہ قسم آپکے پروردگار اور پروردگار سابقین کے کہ آیا اللہ تعالی نے آپ کو سب آدمیون پر بھیجا اور نبی کیا ہی آپ نے فرمایا کہ ہان پھر اسنے کہا کہ قسم دلاتا ہون مین آپکو خدا کی کہ آیا اللہ تعالی نے پنجگانہ نماز پڑھنے کا آپ کو حکم دیا ہی حضرت نے ارشاد فرمایا ہان اسنے کہا کہ سوال کرتا ہون مین آپسے بہ قسم آپکے پروردگار کے کہ آیا اللہ تعالی نے حکم ایک مہینے کے روزہ کا تمام سال مین دیا ہی آپنے ارشاد فرمایا ہان کہا اسنے کہ سوال کرتا ہون مین آپسے بہ قسم آپکے پروردگار کے کہ آیا اللہ تعالی نے حکم اس امر کا آپکو دیا ہی کہ لیوین صدقے کو ہمارے دولتمندون سے پس تقسیم کرین آپ اسکو محتاجون پر آپ نے فرمایا ہان اس مرد نے کہا کہ ایمان لایا مین ساتھ اس چیز کے جسکو آپ لائے ہین اور مین ایلچی ہون اور میرے پیچھے ایک قوم ہی اور مین ضمام بن ثعلبہ ہون ایک شخص قوم بنی سعد بن بکر سے ہرقل نے قیس بن عامر سے کہا کہ قسم ہی تمکو اپنے دین کی کہ کیا معجزات تمنے اسکے دیکھے ہین قیس نے کہا کہ تھا مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین پس آیا ایک اعرابی اور نزدیک ہوا اسنے پس فرمایا اس سے مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اس اعرابی نے کہا کہ کون شخص اس کلام کا گواہ ہی آپنے فرمایا یہ درخت بلایا اس درخت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ کنارے میدان مین تھا پس آیا وہ درخت درانحالیکہ بھاڑتا تھا زمین کو تا اینکہ کھڑا

سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس طلب گواہی کی آپنے اُس سے پس کہا اُسنے انت محمد رسول اللہ پھر واپس گیا وہ اپنی جگہ پر پس کہا قیس سے ہرقل نے کہ پاتے ہین اپنے علم اور کتابون مین اس امر کو کہ ایک مرد اُنکی اُمت سے جسوقت ایک گناہ کریگا لکھا جاویگا اُسپر ایک ہی گناہ اور جسوقت وہ ایک نیکی کریگا لکھی جاویگی اُسکے واسطے دس نیکیان پس کہا اُس سے قیس بن عامر نے کہ یہی صفت امت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اسواسطے کہ ہمارے قرآن مین مذکور ہی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا وھو جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا پس کہا ہرقل بادشاہ نے کہ جانو تم اس امر کو کہ وہ نبی جنکی بشارت عیسیٰ مسیح نے دی ہی وہ گواہ ہونگے دنیا مین اور گواہ ہونگے لوگو پر قیامت کے دن قیس بن عامر نے کہا کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہی کہ وہ گواہ ہین دنیا مین جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی انا ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا اور گواہی اُنکی عالم آخرت مین پس کہا ہرقل نے کہ ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب بزرگ مین وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا اور گواہی اُنکی اُمت کی پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا لتکونوا شھداء علی الناس پس کہا ہرقل نے کہ وہ شخص جنکا تمنے وصف بیان کیا ہی آیا حکم کیا ہی اللہ تعالیٰ نے بندونکو اس امر کا کہ جاوین وہ اُنکی حیات مین اُنکی طرف اور درود بھیجین اُنکی حیات مین اور بعد اُنکی موت کے اُنپر پس کہا قیس نے ہان اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ہرقل نے کہا کہ وہ نبی جنکا وصف عیسیٰ مسیح نے بیان کیا ہی جاوینگے آسمان پر اور کلام کریگا اُسنے پروردگار اُنکا پس کہا قیس نے کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہی اللہ غالب اور بزرگ نے کہا ہی سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا قیس بن عامر نے بیان کیا ہی کہ بادشاہ کا ایک بطریق تھا اور وہ سنتا تھا ہمارے کلام کو اور وہ اصل تھا اُسکے دین مین پس کہا اُس بطریق نے کہ ای بادشاہ جن نبی کا تو نے ذکر کیا وہ بعد ازین مبعوث ہونگے ضرار بن الازور نے کہا کہ جھوٹی ہے یہ داڑھی ناپاک تیری ای کتے روم کے اور وہی نبی عربی مبعوث اور مشہور توراۃ اور انجیل اور زبور اور فرقان مین ہین اور وہ ہمارے نبی ہین مگر یہ وہ کفر نے باز رکھا ہی تمکو اُنکے پہچاننے سے پس کہا ہرقل نے کہ تمنے بے ادبی کی جبکہ کاٹا تمنے ہمارے کلام کو ہمارے دین مین پس تم کون ہو قیس بن عامر نے کہا کہ یہ ضرار بن الازور بن طارق الحجازی صاحب معرکہ ہائے مشہور ہین پس کہا بادشاہ نے کہ یہ وہی ہین جنکا حال مین نے یون سنا ہی کہ وہ کبھی پیدل لڑتے ہین اور کبھی سوار ہو کر لڑتے ہین اور کبھی برہنہ تن بغیر کپڑے کے لڑتے ہین قیس نے کہا کہ ہان وہی ہین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ مجکو روایت اس امر کی پہونچی ہی کہ جب سنا بطریق نے قطع کرنا ضرار کا اُسکے کلام کو سامنے بادشاہ اور مصاحبین اور بطارقہ کے چھپایا اُسنے غصے اور خشم کو اور اُٹھ کھڑا ہوا وہ بادشاہ کے سامنے سے پس خشمناک ہوے بطارقہ اور مصاحبین بسبب بطریق کے پس جب دیکھا ہرقل نے اُن لوگون کے خشم اور غضب کو ڈرا وہ اپنی جان پر اُن لوگونسے پس کہا اُسنے کہ کاٹ ڈالونگا ضرار کو اپنی تلوار دونسے پس لیلیا ضرار کو تلوارون نے ہر طرف سے اور پہونچے اُنپر وار تلوار کشون کے پس مارے اُنھون نے جو وہ وار تلوار کے مگر وہ کارگر نہین ہوے تھے بسبب اُسکے کہ چاہا اللہ تعالیٰ نے نجات ضرار کی پس جب دیکھا بطریق نے یہ حال بیٹھا وہ اور کہا اُسنے کہ کاٹ ڈالونگا اُنکی زبان کو پس جب سنا یہ قنار رحمہ اللہ نے یہ کلام کہا اُنھون نے اپنے بیٹے سے جو ایکسو جماعت مین تھے کہ قسم ہو خدا کی نہ چھوڑونگا مین اس لعین کو کہ جگہ پکڑے وہ کسی مرد پر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس آگے

بڑھے یوقنا اور بوسہ دیا زمین کو اور کہا کہ ای بادشاہ یہ بات بہتر نہیں ہی بلکہ رائے مناسب چھوڑ دینا اس جوان کا اُسکے حال پر ہمیں اگر زندہ
رہیگا جوان کل کی صبح تک تو لٹکا لینگے ہم اُسکو شہر کے دروازے پر اُسکی گردن مارینگے ہم روبرو لوگوں کے پس آرام حاصل کرینگے اس امر سے
قبل رومیوں کے اسواسطے کہ اُنکے دلوں پر یہ امر ہی جویاں نہیں ہو سکتا ہی بسبب مارڈالنے اس جوان کے اُنکے پدران اور پسران اُنکو علاوہ جیں ہوجائیگی
خبر عرب کو پس بڑھی ستی میں ڈالینگے ہمکو گو نکو اس معاملے سے اور نہیں چاہا افتایوقنا نے اس کلام سے مگر نجات ضرار بن الازور کی اُسوقت
میں اور کہا افتایوقنا نے کہ جب گذریگی رات ٹوٹ جائیگا غصہ قوم کا اُسنے راوی نے بیان کیا ہی کہ بہتر جانا بادشاہ نے یوقنا کی رائے کو اور کہا
اُسنے یوقنا اور اُنکے بیٹے سے کہ تم دونوں اس شخص کو اپنے پاس اور نگاہ رکھو تم رات بھر اسکو پس لیا یوقنا اور اُنکے بیٹے نے ضرار بن الازور کو
اور لائے وہ دونوں اُنکو اپنے گھر میں برہنہ کیا اُنکے بدن کو اور دیکھا نشان زخم تلوار و نکو کہ نہیں کاٹا تھا کسی رگ اور پٹھے کو بسبب لطف
اور مہربانی اللہ کے اُنکے حال پر پس ٹانکے لگائے یوقنا اور اُنکے بیٹے نے اُنکے زخم پر اور ڈالا انمیں دوا کو اور کھانا کھلایا اور پانی پلایا اُنکو پس کھولا
ضرار نے اپنی آنکھ کو نکو اور نہیں جانتے تھے کہ یوقنا نے برائی اور بلا ڈالی ہی رومیوں پر بلکہ وہ جانتے تھے کہ یوقنا مرتد ہوگئے ہیں پس کہا ضرار نے
کہ اگر تم دونوں کافر ہو پس تحقیق اللہ تعالی نے فرمانبردار کیا ہی تمکو میرے واسطے تا نیکہ علاج کیا تمنے اس چیز کا جو پہنچ رہی تھی میرے بدنکو اور اگر تم
دونوں مسلمان ہو پس خوشحالی اور مبارکی ہو تمکو اور شاید کہ اللہ تعالی جمع کرے میری پریشانی کو ساتھ ایک ضعیفہ بزرگ کے حجاز میں کہ بلند ہوتی تھی
اُسنے آواز نالہ اور رونیکی اور دعا کرتی تھیں وہ دن رات حالانکہ وہ جانتی تھیں میرے اندازہ پر پس آئے ایسے معاملات کو اسواسطے کہ میں ایک
باقی ماندگان اُنکے دوستوں سے ہوں اور میری ایک بہن ہی ہمارے لشکر میں تحقیق پوشیدہ ہی حال میرا اُنپر پس اگر ممکن ہو تمسے تو پہونچاؤ تم میری
بہن کو سلام اور آگاہ کرو تم اُنکو میری جگہ اور حال سے اور کیونکر ہو سکتا ہی کفار سے کلام میرا پس بہن میری آگاہ کرینگی میری ماں کو
اور لکھینگی وہ حال میرا اُنکو اور کہا کہ لکھو تم میری طرف سے میری بہن کو پھر لکھا یا اُنکو اور پڑھے اُنھوں نے یہ اشعار اشعار

الا ایها النخصان بالله بلغا	سلامی الی اتلال مکة والحجر
آگاہ ہاؤ دو شخص واسطے اللہ کے پہونچاؤ تم دونوں	میرے سلام کو بجانب آثار اور ٹودہ ہائے مکہ اور حجر کو
ولقیتما ما عشتما فی الف نعمة	یعزوا قبال یدوم مع النصر
اور ملو تم دونوں جبتک زندہ رہو تم ہزار نعمت کو	ساتھ بندگی اور اقبال کے ہمیشہ رہے وہ اقبال ساتھ مدد اور
ولا تضیعا عند الله ما تصنعانه	فقد خفت عنی ما وجدت من الفقر
اور نہیں ضائع ہوتا نزدیک اللہ کے جو کچھ کیا ہی تم دونوں نے نیکی سے	پس تحقیق سبک ہوگئی اور جاتی رہی مجھسے وہ چیز جو پایا تھا میں نے سختی اور بدحالی سے
بصنعکما الی نلت خیرا و رحمة	کذلک فعل الخیر بین الوری یجزی
سبب نیکی کرنے تم دونوں کے میرے ساتھ پہونچا میں بہتری اور آرام اور مہربانی کو	اسیطرح کار نیک درمیان خلائق کے جاری اور یادگار رہتا ہی
ومالی و بیت الله مرتع رائما	ترکت عجوزا فی الهمامة والقفر
اور وہ خواہش کرتا ہو جو مجکو ہی وہ بیت اللہ میں مرنا یا ہی اور نہیں ہی وہ آرزو	کہ چھوڑا تھا میں نے ایک ضعیفہ کو بیچ بیابان اور زمین بے آب و گیاہ کے

ضعیفۃ جبل لیس فیہا جلادۃ
سست اور ضعیف ہیں وہ تدبیر کی نہیں ہے انمیں مضبوطی

علی الشیح والقیوم والعشب والزہر
نام گیاہ ۱۲ نام گیاہ گیاہ ترا خشک و تر ۱۲
اور پر شیح اور قیصوم اور عشب اور زہر کے

واطعمہا من صیدکفیہ ارانبا
اور کھلاتا تھا ہیں انکو اپنے ہاتھ کے شکار سے خرگوش

مع البقر الوحش والمقیمات فی البر
ساتھ گاو دشتی اور رہنے والے دشت کے

وانی اردت اللہ لا شی غیرہ
اور میں نے چاہا تھا اللہ کو نہ کسی چیز کو سوائے اسکے

لعلی انال الفوز فی موقف الحشر
شاید کہ پہونچوں بستگاری اور نیکی کو تبا نگاہ محشر میں

کذلک اختی جاہدت کل کافر
اسی طرح میری بہن نے جہاد کیا ہر کافر پر

الا یا اخی مالی علی البین من صبر
آگاہ ہو اے میرے بھائی نہیں ہے مجکو جدائی پر صبر

اذا سافر الانسان من ارض اہلہ
جسوقت سفر کرتا ہے آدمی اپنے گھر بار کی زمین سے

وقوہ لاغریب مات فی قبضۃ الکفر
اور کہو تم غریب بیکس مرگیا بیچ اختیار کافرون کے

الا یا حمامات الاراک تحملی
آگاہ ہو اے کبوتران سبزہ شور زمہ کے اٹھاؤ اور لیجاؤ تم

الی عسکر الاسلام والسادۃ الغر
طرف لشکر اسلام اور رئیسان بزرگ کے

علی نابات الحمامات التی تقری
اور مصیبتون وقائع کے جو آتی اور جاری ہوتی ہین

وکنت لہما رکنا ادوم رضاعہما
اور تھا میں انکے واسطے خادم اور کارکن جبتک تھا میں

من الوحش والیربوع والضب والعقر
دشتی اور وحوش صحرائی اور سوسمار اور گوشت خشک کیا ہوا

واحمی حلہا ان تقام فلم یزل
اور نگاہ رکھتا تھا میں انکی نگاہ رکھنے کی چیز کو اگر کہیں

وجاہدت فی جیش الملاعین بالسمر
اور جہاد اور کوشش کیا میں نے بیچ لشکر ملعونون کے

فمن خاف یوم الحشر ارضی الہہ
پس جو شخص ڈریگا قیامت کے دن راضی کریگا وہ اپنے پروردگار کو

وعابرت فی الطعن فی الکر والفر
اور نہیں جدا ہوئیں وہ نیزہ بازی میں بیچ حملہ اور دھاوے کے

الا یا اخی ہذا الفراق فمن لنا
آگاہ ہو اے میرے بھائی اس جدائی کو پس کون شخص ہوا ہمارے

فاما ہلاک او مرجوع الی اللہ
پس یا ہلاکی ہوتی ہے یا پھرنا بجانب خالق زمانہ کے

صریع طریح بالسیوف مقطع
خستہ اور افتادہ ساتھ تلوار کے کاٹا گیا

رسالۃ صب لا یفیق من الہوی
پیام ایسے عاشق کا جو نہیں آرام پاتا ہے بیہوشی سے

وقولی ضراس فی القیود مکبل
اور کہو تو ضراس بیچ بیڑیون کے

قیدی ہین

معودۃ سکنی الفقاء مقیمۃ
عادت رکھنے والی ہیں وہ سکونت زمین بے آب و گیاہ کے قیام کرنیوالی

واکرمہا جہدی وان ضن فقری
اور بزرگداشت کرتا تھا میں بقدر اپنی کوشش کے اگرچہ بخل

مع الظبی والعفران والنبت بعدہ
ساتھ آہو اور بچگان آہو اور نبت بعد اسکے

لہا ناصر فی موقف الشر والضر
تھا میں مددگار انکا بیچ جگہ شر نے بدی اور تنگی کے

وارضیت خیر الخلق اعنی محمدا
اور راضی کیا میں نے بہتر خلایق یعنی محمد صلی اللہ علیہ

وقاتل ابناء الصلیب ذوی الکفر
اور قتل کرے گا ابناے صلیب کافرون کو

تقول وقد جاء الصواق بجیسۃ
کہتی تھیں وہ کہ بتحقیق نزدیک ہوئی جدائی اپنے وقت سے

بحسن رجوع قادم منک بالبشر
اچھے پھرنیوالے اچھے آنیوالے تمہارے پاس سے ساتھ

الا بلغاہا عن اخیہا تحیۃ
آگاہ ہو پہونچاؤ تم دونون انکے بھائی کیطرف سے دعا کو

علی نصرۃ الاسلام والطاہر الطہر
اوپر مدد دہی اسلام اور پاک سب پاکون کے

حمائم نجد بلغی قول شاعر
اے کبوترزمین بلند کے پہونچا تو پیام آرزومند کا

بعید عن الاوطان فی بلد قفر
دور ہین وطن سے بیچ جگہ

دشوار کے

حمائم نجد اسمعی قول مقرد
ای کبوتر زمین بلند کے سن تو پیام تنہا اور بیکس کا
بان دموعی کالسحاب وکالمطر
اسطور پر کہ آنسو میرے جاری ہین مانند بارانکے اور
حمائم نجدان اتیت خیامنا
ای کبوتر زمین بلند کے اگر آوے تو ہمارے خیمون مین
لہ علۃ بین الحوائج والصدر
اسکو بیماری سے درمیان استخوانہاے پہلو اور سینہ کے
وفی خدہ خال محتہ صدامع
اور اسکے رخسارہ پر ایک تل تھا جسکو بہا دیا آنکھون
فوافاہ انباء اللئام علی عمد
پس پہونچ گئے اسپر لوگ ناکس اور بیوفائی کے
الایا حمامات الحطیم وزمزم
آگاہ ہوے کبوتر حطیم اور زمزم کے
لقبر غریب لایزار من النکر
واسطے قبر بیکس کے کہ نہین زیارت کیجاتی ہو زبونی

دان سالت عنی الاحبۃ فاخبری
اور اگر پوچھین میرے حال کو تجھسے دوست لوگ
وقولی ضرار قد یحن الی الوکر
اور کہ تو ضرار نالہ دردناک کرتا ہی بیچ آشیانہ قیدی کے
وقولا لھمان لاسبیل لمحرقۃ
اور کہو اوسنے کہ تحقیق قیدی بیچ گرمی بیقراری کے ہی
وواحدۃ عند الحساب بلا فکر
وقت حساب کرنے کے بدون فکر کے
مضی سائرا یبغی الجھاد تبرعا
روانہ ہوا تھا خواہش جہاد مین واسطے نیکوکاری کے
وانکتبا ھذا الغریب علی قبری
اور لکھدو تم دونون کہ یہ مسافر اور بیکس ہو میری قبر پر
عسی تسمح الایام عنھا بزورۃ
شاید کہ سانوقت کرے زمانہ اونکو ساتھ ایکبار زیارت

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب لکھا یونمانے سمرار کے اشعار کو ختم کیا اونھون نے خط کو
اور سپرد کیا خط ایک شخص کو معاہدین سے جسپر وہ اعتماد رکھتے تھے پہونچا دینے خط کو
بجانب مسلمانون کے واقدی رحمہ اللہ نے جابر بن عمران الدوسی سے اور اونھون نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہی کہا ابی ہریرہ
نے کہ تھا مین ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین اور ہم لوگ اس زمین مین تھے جسکا نام بلاط تھا کہ اسیوقت آئے
معین بن اوس بن قبیلہ مخزوم سے اور چھوڑا اور مقرر کیا تھا اونکو ابوعبیدہ بن الجراح نے مقدمہ لشکر پر پس لائے وہ ایکمرد رومی کو اور
کہا ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ لوتم اس شخص کو کہ وہ اپنے تئین ایلچی بیان کرتا ہی پس پوچھا اس سے ابوعبیدہ بن الجراح نے پس
کہا اسنے کہ مین ایلچی ہون میرے پاس ایک خط ہی تمھارے نام کا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ کس کی طرف سے ہی
اسنے کہا کہ تمھارے ایک قیدی کی طرف سے ہی جو انطاکیہ مین ہین اور نام اونکا ضرار بن الازور ہی پس لیا ابوعبیدہ بن الجراح
نے خط اور پڑھکر سنایا مسلمانون کو پس روے مسلمان اور پہونچی خبر ضرار کی بہن خولہ کو پس آئین وہ ابوعبیدہ بن
الجراح کے پاس اور کہا اسنے کہ یا امین الامۃ سناؤ تم مجکو شعر بہن میرے بھائی کی پس سنایا پڑھکر خولہ کو بعض اشعار اور نہین
تمام کیا اسکو پس انا للہ پڑھا خولہ نے اور کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم واللہ لاخذن بثارہ واقدی رحمہ اللہ نے

مصنف نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ اہل حازم اور راوندان اور عم او ارتاج اور سواے
اُنکے اور مقامات کے قلعون کو مسلمانون نے از روے صلح فتح کیا اور برابر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلتے تھے مع مسلمانون کے
تا اینکہ پہونچے اُنکو لیکر لوہے کے پُل تک اور پہونچی خبر ہرقل کو پس قرار پکڑا خوف نے ہرقل کے دلمین اور حکم کیا اُسنے اپنے بطارقہ کو
واسطے آمادگی لڑائی کے سو سپاہ کے اور کھڑے کرنے اپنے خیمے کے قریب پُل لوہے کے اور کھڑا کیا ملوک نے اپنے خیمون کو اور کھولدیا بادشاہ نے
خزانہ ہتھیارون کا اور تقسیم کیا ہتھیارون کو اپنے لوگون لشکرون پر اور خلعت دیا یوقنا کو اور کہا اُن سے کہ اے دمستق حاکم کیا
مین نے تمکو اس سب لشکر پر پس بندوبست کرو تم اُسکا پھر سپردگی اُسنے یوقنا کو ایک صلیب کو کہ جو قسون کے
کنیسہ مین تھی اور وہ نہین ظاہر کرتے تھے اُسکو مگر بڑے دن مین اور کہا اُسنے کہ اے دمستق اپنے آگے کرو تم اس صلیب
کو اور اعتماد کرو تم اُسپر پس وہ مدد دیگی تمکو پس لیا اُسکو یوقنا نے اور سپرد کیا اپنے بیٹے کو اور حکم کیا اُسکے اُٹھانے کا سامنے
اپنے پھر ہرقل نے جب خلعت دیا یوقنا کو سوار ہوا وہ اُسیوقت بجانب کنیسہ قیسیین کے اور سوار ہوے اُسکے ساتھ ملوک اور
بطارقہ اور حجاب اور راہب تا اینکہ پہونچے اُنھون نے نماز مدکی پس جب پڑھ چکے وہ نماز اور بیٹھا بادشاہ اور گرد ہوے اُسکے
حجاب حکم کیا اُسنے اپنے سامنے لائے جانے مقید بن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تاکہ قربانی اُنکی کرے پس بوسہ دیا یوقنا
نے اُسکے ہاتھ کو اور کہا کہ اے بادشاہ نہین حکومت اور نصرت دیا تجکو اللہ تعالیٰ نے بندون اور شہرون پر مگر اسوجہ سے
کہ معلوم کیا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو کہ حلم اور بردباری تیری اُٹھا دیگی اس بوجھ کو اور حکیم دیسوقورس نے کہا ہی کہ عقل پایہ زبان
بزرگ ہی اور صاحب عقل آگاہ اور بزرگ ہوتا ہی اسواسطے کہ عقل عزت ہی جسمون کی اور چراغ ہی خلائق کی اور جان تو اے
بادشاہ اس امر کو کہ عرب نے قصد کیا ہی ہمارا ساتھ اپنے لشکر اور سامان کے اور ضرور ہمکو اُنسے لڑنا ہی اور ہم نہین جانتے ہین کہ غلبہ
اسکے لیے ہی پس اگر مار ڈالیگا تو ان عرب کو اور پڑ جاویگا کوئی شخص ہم مین کا عرب کے ہاتھون مین تو وہ نہ باقی رکھینگے اُسکو اور بہتر
ہی چھوڑ دینا اُنکا اُنکے حال پر یہانتک کہ دیکھین ہم کہ کس جانب کو رجوع کرتا ہی کام ہمارا پس اگر گرفتار ہو جاویگا کوئی شخص ہمارا ہیان
بادشاہ سے تو معاوضہ کرینگے ہم اُسنے ارباب دولت نے کہا کہ اے بادشاہ سچا ہی یہ دمستق اپنے قوم مین پس کلام کیا اور کہا ایک
بطریق نے کہ اے بادشاہ حکم کر تو قیدیون کے لانیکا اس کنیسہ مین اسواسطے کہ یہ کنیسہ سب کنیسون سے اچھا ہی اور بھرا ہی عورتون
اور لڑکیون سے اور پیش کرو تو اُنسے سوال نصرانی ہونے کا اسواسطے کہ جب وہ دیکھینگے ہماری عورتون اور لڑکیونکی خوبصورتی اور اُنکی
بوے خوش شاید کہ جھکین دل اُنکے بجانب دنیا اور اُسکی زینت اور آسایش کے اور پھرین وہ ہمارے دین کی طرف اور ہووے یہ امر
باعث ضعف اور سستی مسلمانون کا پس حکم کیا بادشاہ نے اُنکے لانے کا پس جب لائے گئے وہ کنیسہ مین بلند کیا قسون نے آوازونکو
ساتھ پڑھنے انجیل کے اور دھونی کی خوشبودار چیزونکی اور ظاہر کیا اپنے تکلفات اور آرایش کو پس بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازونکو
ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر اور نذیر پر اور کہا اُنھون نے کذب العادلون باللہ وضلوا ضلالا بعیدا

وحسرہ اخسرانا سببنا ما اتخذنا اللہ من ولا دما کان معہ من آلہ اور تھے صحابہ مین ایک مرد فصحاے مین اور اُنکے علما سے جو جانتے تھے کتب
جہیر یکو اور آگاہ تھے گذری ہوئی کتابون سے اور نام انکا رفاعہ بن زہیر تھا کہتے تھے وہ شعر کو اور آراستہ کرتے تھے کلام کو اور اُنھون نے
جب دیکھا کنیسہ اور اُسکے کافرونکو اور دیکھا اُنکو کہ بزرگداشت کرتے ہین وہ صلبانکی اور سجدہ کرتے ہین تصویرونکو کہا اُنھون نے اللہ اکبر
اللہ اکبر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کن ثم حرب الشیطان ولا الہ الا الرحمن الذی لیس فی عدد محسوب انہ فوق
کل شی منسوب لیس لہ صل ولا ثل ولا فلد ولا حد ولا عدد ولا جسم ولا موجودات ولا صور المصنوعات ولا خلق المخلوقات ولا دبر الکائنات اول لا افتتاح
لوجودہ ولا اخر لا عدام لشہودہ لا یموت ولا یفنی ولا یزول ولا یبلی ولا شریک لہ ولا وزیر ولا صاحبۃ ولا مشیر لیس کمثلہ شئ
وھو السمیع البصیر راوی نے بیان کیا ہی کہ جنبش مین آیا کنیسہ اُنکے قول سے اور جھکے راہب لوگ ساتھ اپنے عصاؤن کے
اُنکی طرف پس اشارہ کیا بادشاہ کے دربانون نے راہبون کی طرف کہ چھوڑدو اُس شخص کو اُسکے حال پر پس جدا ہوے راہب
اُن سے پس کہا ہرقل نے رفاعہ بن زہیر سے کہ اے برادر عربی تمھارا کیا نام ہی رفاعہ نے کہا کہ اے بادشاہ تو میرے نام سے
کیا چاہتا ہی حالانکہ مین تمھاری جنس سے نہین ہون جو مجھسے تم پوچھوگے پس کہا بطریق نے کہ اے بادشاہ یہ شخص سچ
کہتا ہی کہ ہماری جنس نہین ہی اور نہ وہ علم و مسائل حکمت سے آگاہ ہی کہ پوچھین ہم اُس سے بلکہ وہ بدوی ہی کہ نہین
جانتا ہی مگر سکونت جنگلون اور صحبت بدوون کی اور حکمت ہمارے شہرون مین ظاہر اور ہمارے حکما مین مشہور ہوئی ہی
جوش مارا حکمت نے یونانیین سے اور بھر لیا ہی اُسکو سریانیین کے سینون نے پس کہان ہی اہل عرب مین حکمت اور
علوم جو پہونچا دین اور پڑھین اُسکو آپس مین اسواسطے کہ بزرگان سب ہمارے عالمون مین ہین اور عدالت ہمارے
بادشاہون مین ہی ہماری قوم سے اسکندر اور بطلیموس اور ارسطو اور جرجس اور ارسطاطالیس اور فیثاغورس نوچندے
جنسے انطاکیہ کو بنایا تھا اور ارمیون جو بنی اور بادشاہ تھے اور طاطاغورس اور اُسنے بنایا تھا رہا مادر منبج کو اور اطنیس اور یہ
شخص کاہن تھا اور خبر دی تھی اُسنے بادشاہ عہد کو کہ پیدا کیا جاویگا اُسکے واسطے ایک لڑکا جو کلام کریگا اپنے پروردگار سے
اور اُسکے واسطے ایک حال اور مرتبہ بزرگ ہوگا اور ہلاک کیا جاویگا اُسکے ہاتھون پر فیلاطون یعنی فرعون اور منافطیش حکیم
یعنی اس لفظ کے دریاے علوم ہین اور ہماری قوم سے ارمینوس تھا جسنے بنایا تھا رومۃ کبری اور اُسی کے نام پر اُسکا نام
رکھا گیا اور ہمین لوگون سے تھا سیطانیوس اور وہی بنانے والا اُس پہلی کتاب کا ہی جس مین صورتین زمین کی مع
اُسکے پہاڑون اور دریاؤن اور درختون اور جانورون کے ہین اور بیان کیا ہی اُسی نے ہر اقلیم کا حال مع اُن کی
شہرون کے اور بیان کیا ہی اُسی نے ہر اقلیم کی معدنیات سونا اور چاندی اور جواہرات کو اور شمار کیا ہی اُسی نے
عجائب زمین کی نہرون کو اُن کے نامون سے اور اسی طرح بیان کیا ہی اُس نے زمین کے پہاڑون اور جنگلون اور
گھاٹیون اور آبادیون اور اُس کے عجائبات کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نہین کہا بطریق نے
اس کلام کو سامنے ہرقل بادشاہ کے مگر بطور طعن اور طنز کے عرب پر تاکہ سنے جبلہ بن الایہم اُس کلام کو اور وہ

بیان کیا ہی کہ یاد کرلیا لوگون نے اشعار ضرار کے اور دست بدست پھرایا اُن اشعار کو لوگون مین اور سب سے زیادہ غمگین اُن پر
خالد رضی اللہ عنہ تھے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ اہل حازم اور راوندان اور عم اور ارتاج اور سواے
اُنکے اور مقامات کے قلعون کو مسلمانون نے اندروے صلح فتح کیا اور برابر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلتے تھے مع مسلمانون کے
تا اینکہ پہونچے اُنکو لیکر لوہے کے پُل تک اور پہونچی خبر ہرقل کو پس قرار پکڑا خوف نے ہرقل کے دلمین اور حکم کیا اُسنے اپنے بطارقہ کو
واسطے آمادگی لڑائی عرب کے اور کھڑے کرنے اپنے خیمے کے قریب پُل لوہے کے اور کھڑا کیا ملوک نے اپنے خیمون کو اور کھولدیا بادشاہ نے
خزانہ ہتھیارون کا اور تقسیم کیا ہتھیارون کو اپنے لوگون لشکرون پر اور خلعت دیا یوقنا کو اور کہا اُن سے کہ اے دمستق حاکم کیا
مین نے تمکو اس سب لشکر پر پس بندوبست کرو تم اُسکا پھر سپردگی اُسنے یوقنا کو ایک صلیب کو کہ جو قسون کے
کنیسہ مین تھی اور وہ نہین ظاہر کرتے تھے اُسکو مگر بڑے دن مین اور کہا اُسنے کہ اے دمستق اپنے آگے کرو تم اس صلیب
کو اور اعتماد کرو تم اُسپر پس وہ مدد دیگی تمکو پس لیا اُسکو یوقنا نے اور سپرد کیا اپنے بیٹے کو اور حکم کیا اُسکے اُٹھانے کا سامنے
اپنے پھر ہرقل نے جب خلعت دیا یوقنا کو سوار ہوا وہ اُسیوقت بجانب کنیسہ قسیسین کے اور سوار ہوے اُسکے ساتھ ملوک اور
بطارقہ اور حجاب اور راہب تا اینکہ پڑھی اُنھون نے نماز مدد کی پس جب پڑھ چکے وہ نماز اور بیٹھا بادشاہ اور گروہ اُسکے
حجاب حکم کیا اُسنے اپنے سامنے لائے جانے مقید بن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تاکہ قربانی اُنکی کرے پس بوسہ دیا یوقنا
نے اُسکے ہاتھ کو اور کہا کہ اے بادشاہ نہین حکومت اور نصرت دیا تجکو اللہ تعالیٰ نے بندون اور شہرون پر مگر اسوجہ سے
کہ معلوم کیا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو کہ حلم اور بردباری تیری اُٹھاویگی اس بوجھ کو اور حکیم دیسوقورس نے کہا ہی کہ عقل بایہ زربان
بزرگ ہی اور صاحب عقل آگاہ اور بزرگ ہوتا ہی اسواسطے کہ عقل عزت ہی جسمون کی اور چراغ ہی خلائق کی اور جان تو اے
بادشاہ اس امر کو کہ عرب نے قصد کیا ہی ہمارا ساتھ اپنے لشکر اور سامان کے اور ضرور ہمکو اُنسے لڑنا ہی اور ہم نہین جانتے ہین کہ غلبہ
کسکے لیے ہی پس اگر مار ڈالیگا تو ان عرب کو اور پڑجاویگا کوئی شخص ہم مین کا عرب کے ہاتھون مین تو وہ نہ باقی رکھینگے اُسکو اور بہتر
ہی چھوڑدینا اُنکا اُنکے حال پر یہانتک کہ دیکھین ہم کہ کس جانب کو رجوع کرتا ہی کام ہمارا پس اگر گرفتار ہوجاویگا کوئی شخص ہمارا یہان
بادشاہ سے تو معاوضہ کرینگے ہم اُسنے ارباب دولت نے کہا کہ اے بادشاہ سچا ہی یہ دمستق اپنے قوم مین پس کلام کیا اور کہا ایک
بطریق نے کہ اے بادشاہ حکم کر تو قیدیون کے لانیکا اس کنیسہ مین اسواسطے کہ یہ کنیسہ سب کنیسون سے اچھا ہی اور بھرا ہی عورتون
اور لڑکیون سے اور پیش کرتو اُنسے سوال نصرانی ہونے کا اسواسطے کہ جب وہ دیکھینگے ہماری عورتون اور لڑکیونکی خوبصورتی اور اُنکی
بوے خوش شاید کہ جھکین دل اُنکے بجانب دین ہمارے اور اُسکی زینت اور آسایش کے اور پھرین وہ ہمارے دین کی طرف اور رہووے یہ امر
باعث ضعف اور سستی مسلمانون کا پس حکم کیا بادشاہ نے اُنکے لانے کا پس جب لائے گئے وہ کنیسہ مین بلند کیا قسون نے آوازونکو
ساتھ پڑھنے انجیل کے اور دھوئی کی خوشبودار چیزونکی اور ظاہر کیا اپنے تکلفات اور آرایش کو پس بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازونکو
ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر اور نذیر پر اور کہا اُنھون نے کذب العادلون باللہ وضلوا ضلالا بعیدا

لمبا تا ہو ایک عنصر دوسرے سے اور لے لیتی ہو روشنی کو اور پیچھے بیٹھ جاتی ہو تری کی اور لجاتی ہو تیزگی میں پس رفاعہ بن زہیر رحمہ اللہ نے
کہا کہ اے قس نہیں صواب کو پہونچا تو اپنے اس کلام میں قس نے کہا کیونکر ہو یہ بات رفاعہ نے کہا کہ کیونکر میل کرینگے دل بجانب
علام الغیوب کے درانحالیکہ چھپائی گئی ہو اُن سے راہ پہونچانیوالی اور کیونکر رہائی پاوینگی اور جدا ہوگی روشنی تاریکی سے
بدون پاک ہونیکے کفر سے اور کیونکر پاوینگے افکار مشکل بھیدوں پوشیدہ کو درانحالیکہ وہ افکار پر وہ غفلت میں ہین جبکہ پہونچتی
ہین خواہشیں اپنے پہونچنے کی جگہون تک اور نزدیک ہوتی ہین ہستیں اپنے مقرر مسکن تک اور پھرتی ہو فکر اپنے عناصر تک اور پھرتی ہین
بخیر بن جنبش دینے والی زیرکی اور دانائی کی اپنے مسکنون تک اور پہونچتے ہین اذہان بلند اپنی جگہون تک اور جدا ہوتے ہین اشکال اشکال
سے بسبب تاثیر خواہش کے انہین اور اوندھی گرتی ہین اپنی صورتون پر گرانا اپنے عناصر سے پھر کہا رفاعہ نے کہ ای تبرک یہ کلام اُن
عرب کا ہو کہ گمان کیا تھا تو نے کہ حکمت اُنکے اخلاق سے نہین ہو اور اُنکی بازارون مین نہین بیچی جاتی ہو اور تھا ایک بادشاہ
ملوک مین سے جسکا نام سیف بن ذی یزن تھا کہ اُسنے خوشخبری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی تھی سات سو برس قبل
اُنکے ظہور کے اور وہ کلام کرتا تھا ساتھ مشکلات علوم کے اور اچھی طرح سے نثر اور نظم کو قافیہ وار کرتا تھا کلام کیا ہو اُسنے
اپنی زبان پر ساتھ حکمت اور شکر نعمت کے اور منجملہ اُسکے جو کچھ کہا ہو ایک فصیح نے ہمارے فصحا سے جسکا نام قس بن ساعدۃ الایادی
تھا اُنکے اشعار ہین واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے عبداللہ بن ربیعہ سے روایت کی ہو کہا عبداللہ نے کہ کہا مین نے
رفاعہ بن زہیر سے جب چھوٹے وہ روم کی قید سے کہ ای چچا کیونکر سمجھا تھا تبرک تمہارے قول کو اور تم اُسکے کلام کو رفاعہ نے
کہا کہ ای میرے بیٹے نہین دیکھا مین نے زیادہ فصیح ملعون سے کلام عربی مین اور پوچھا تھا مین نے اس حال کو یونانے سے پس کہا
یونانے کہ آیا نہین جانتے ہو تم کہ ملک بادشاہان روم اور بطارقہ کا نہین قائم اور پائدار رہتا ہو مگر اُس حال مین کہ کلام کرین وہ
ساتھ زبان عرب کے اسواسطے کہ وہ قریب ہین عرب سے حجاز مین راوی نے بیان کیا ہو کہ جب بیان کی رفاعہ نے مسلمانون سے
کیفیت اپنے مناظرے کی تبرک سے تو لکھا اُسکو اکثر لوگون نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ رفاعہ بن زہیر کا ایک
بیٹے تھے جو اُنکے ساتھ گئے تھے اور دل اُنکا میل کرتا تھا بجانب کفر کے اور باپ اُنکے دعا کرتے تھے اُنکے واسطے اور جب داخل
ہوے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قسون کنیسہ مین اور مشغول ہوے رفاعہ ساتھ تبرک کے مناظرہ مین
متوجہ ہوے تھے بیٹے اُنکے عاجز درانحالیکہ وہ تیز نظر سے دیکھتے تھے بجانب کنیسہ اور اُسکی آرایش اور تکلفات اور تصویرون اور
صلبان کے اور بتامل دیکھتے تھے وہ رومیون کی عورتون اور اُنکے لباس اور خوبصورتی کو پس اُسیوقت قریب کیا اُنکے ساتھ
شیطان نے پس دوڑے وہ بجانب بوسہ دہی صلبان اور تصویرونکے اور اختیار کیا شرک کو ساتھ اللہ پاک کے پس جب دیکھا اُنکی
طرف اُنکے باپ رفاعہ نے روئے اور کہا کہ سختی ہو تجھپر آیا کافر ہوگیا تو بعد ایمان کے سختی ہو تجھپر دور کیا گیا تو دروازے رحمان سے سختی ہو
تجھپر آیا کفر کیا تو نے ساتھ بادشاہ عوض لینے والے کے ای راندے گئے قدرت کے ای دور کیے گئے حضوری کے ای سختی ہو تجھپر
کیونکر ناسپاسی کی تو نے ساتھ صاحب قدرت کے قسم ہو کہ نہ غمگین ہونگا مین تجھپر تیری جدائی سے دنیا مین کہ چھوڑنا دنیا کا

ضرور ہوا ور ہوگا غم میرا تیری جدائی سے مگر عالم آخرت مین جبکہ چلیگا تو ایک راہ مین اور مین ایک راہ مین جبکہ تو جائیگا شیطان کے گھر کی طرف اور اٹھایا جائیگا تو ان راہبون اور قسون کے ساتھ اور ہوگا تو چھوٹین طبقے آگ مین اور مین جاؤنگا ساتھ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے گھر مین جسمین ازواج اور نعمتین باقی ہونگی ای بیٹے نہ طلب کر تو زندگانی دنیا کو ای بیٹے نہ اختیار کر عالم آخرت پر خواہش نفس کو جو نیست ہونیوالی ہی افسوس ہوگا پھر میری ندامت کا تیرے کامون سے جبکہ ٹھہرے گا تو سامنے ذات بزرگ اور مالک کے ای بیٹے میرے تحقیق تو نے رسوا کیا اپنے باپ کے بڑھاپے کو جبکہ کفر کیا تو نے ساتھ جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے ای بیٹے میرے تحقیق زیان کار ہوئی اُمید میری تیرے باب مین ای بیٹے میرے کیونکر خوش ہوا ول تیرا دوری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ ایسے ہین کہ کل کے روز لوگ اُن سے شفاعت طلب کرینگے پھر پڑھے اُنھون نے اشعار پند و نصیحت کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رفاعہ کے بیٹے نے اُسنے کہا کہ تحقیق ای باپ ڈالا گیا ہی پردہ اور بند کیا گیا ہی دروازہ راوی نے بیان کیا ہی کہ حکم کیا بطریق نے چھوڑ دینے رفاعہ کے بیٹے کا قید سے اور اُنکے نہلانے کا اور معمودیہ سے اور گرد ہوے قس اور شماسہ اور رہبان اور پہنائی گئین اُنکو خلعتین بطارقہ اور ملوک کی طرف سے اور نصرانی کیا اُنکو اور دیا بادشاہ نے ایک گھوڑا خاص اپنی سواری کا اور دی ایک عورت جوان اُنکو اور کر دیا اُنکو ہمراہیان جبلہ بن الایہم الغسانی مین پس کہا بطریق نے صحابۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ای عرب کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ پھرو تم ہمارے دین کی طرف جیسا کہ تمھارے ساتھی نے کیا ہی درانحالیکہ حاصل کروگے تم نعمتہاے دنیا اور رضامندی ہرقل بادشاہ کو پس کہا صحابہ نے کہ باز رکھا ہی ہمکو اس امر سے صحت اور حقیقت ہمارے دین اور پائداری ہماری یقین نے اور ہمکو ان لوگون مین نہین ہین کہ ایمان کو کفر سے بدل ڈالین اگرچہ مار ڈالے جاوین ہم تلوارون سے بحالت صبر کے پس کہا بطریق نے کہ دور کیا ہی تمکو مسیح نے اپنے دروازے اور درگاہ سے پس کہا رفاعہ ابن زہیر نے کہ اللہ تعالے اُس امر کو خوب جانتا ہی کہ ہم مین اور تم مین سے کون راندگیا ہی اور قسم ہی خدا کی کہ مسیح علیہ السلام بری ہین تمسے اور تم اُنکے دشمن اور اُنپر جھوٹی تہمت کرتے ہو اور وہ دشمن ہونگے تمھارے میدان قیامت مین سامنے اللہ غالب اور بزرگ کے اسواسطے کہ مسیح بزرگ اور جوانمرد بندے ہین اور بھیجا تھا اللہ تعالی نے اُنکو تمھارے پاس پس مخالفت کی تمنے اُنکی اور بدل ڈالا تمنے اُنکی شریعت کو اور نہین سمجھے تم اُس چیز کو جو وہ تمھارے پاس لیکر آئے تھے اور ہمارے نزدیک تم گمراہ ہو بسبب اپنے جہل کے اور ظلم کرتے ہو مسیح پر بسبب کہنے تمھارے امر خلاف واقع کے اُنپر اسواسطے کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہی والکافرون ھم الظالمون پس کہا ہرقل نے رفاعہ سے کہ کم کرو تم بات چیت کو ای شیخ اسواسطے کہ اللہ تعالی خوب آگاہ اور داناہی اپنے بندونکے حال سے اور کلام بہت ہی اور نہین دوست رکھتے ہین ہم تمکو اور نہ تم ہمکو پھر کہا ہرقل نے کہ ہمکو یہ خبر پہونچی ہی کہ تمھارے خلیفہ اور سردار کا لباس مرقع ہی حالانکہ پہونچا ہی اُنکے پاس ہمارا مال اور خزانہ اسقدر جسکا بیان نہین ہو سکتا ہی پس کس چیز نے باز رکھا ہی اُنکو اس امر سے کہ وہ ساتھ تکلفات اور لباس شاہانہ کے رہین رفاعہ بن زہیر نے کہا کہ باز رکھا ہی اُنکو اس امر سے خوف خدا اور عالم آخرت نے پس کہا ہرقل نے

کہا اُنکے دارالامارۃ کا حال کیا ہی رفاعہ نے کہا کہ وہ مٹی سے بنایا گیا ہی ہرقل نے کہا کہ اُنکے مصاحب اور دربان کون ہین رفاعہ نے کہا کہ دربان اُنکے محتاج اور غریب مسلمان ہین ہرقل نے کہا کہ فرش اُنکا کیا ہی رفاعہ نے کہا کہ فرش اُنکا عدالت کرنا اور تکیہ ہی ہرقل نے کہا کہ تخت اُنکا کیسا ہی رفاعہ نے کہا کہ تخت اُنکا پاکدامنی اور یقین ہی ہرقل نے کہا کہ خزانہ اُنکا کیا ہی رفاعہ نے کہا کہ خزانہ اُنکا اعتماد رکھنا ساتھ پروردگار عالم کے ہی ہرقل نے کہا کہ لشکر اُنکا کون ہی رفاعہ نے کہا کہ لشکر اُنکا دلیران موحدین اور شہسواران مسلمین ہین آیا نہین جانا اور سُنا تونے اے بادشاہ کہ ایک جماعت نے اُسسے کہا تھا کہ یا عمر تحقیق مالک ہوگئے تم خزانہ سلاطین روم کے اور ذلیل وخوار کیا تمنے بطارقہ اور اکاسرہ کو پس تم کیون لباس اچھا نہین پہنتے ہو پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تم لوگ آرایش اور تکلفات دنیا کو چاہتے ہو اور مین رضامندی پروردگار دنیا و آخرت کی چاہتا ہون اسیوجہ سے جب اُنھون نے ظاہر کیا اس کام کو تو اشارہ کیا اس کلام کیطرف پکارنے والے مالک اندازے ہر چیز نے الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر راوی نے بیان کیا ہی کہ حکم کیا بادشاہ نے مسلمانون کے قیدخانے مین لیجانے کا پھر نکلا وہ کنیسہ سے اپنے لشکر کیطرف تاکہ آوے خیمون مین پس دیکھا اُسنے کہ خیمے بطارقہ کے کھڑے کیے گئے ہین اور سامنے ہر خیمے کے کنیسے لکڑی کے تھے جنپر سونے کا کام بنایا گیا تھا اور گھنٹے اُنکے دروازون پر تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ کنیسے لکڑی کے جنمین دھونکنے تھے اور آپسمین فخر کرتے تھے اُنکی خوبی ساخت کا رہتے تھے ساتھ اُنکے سفرون مین اور لشکرون مین پس گشت کی ہرقل نے اپنے تمام لشکرمین اور قصد کیا انطاکیہ کے جانیکا کہ اُسیوقت چند سوار گھوڑے دوڑاتے ہوے اُسکے پاس آئے پس کہا بادشاہ کے دربانون نے اُسسے کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہی کہا اُنھون نے کہ گئے عرب لوہے کے پل پر اور مالک ہوگئے اُسکے راوی نے بیان کیا ہی کہ اس کلام کے سُننے سے یقین ہوا ہرقل کو اپنے ملک کے زوال کا اور کہا اُسنے کہ کیونکر لیلیا عرب نے دونون برجونکو حالانکہ اُسمین تین تین سو مرد لڑنے والے ہین سوارون نے کہا کہ اے بادشاہ جو اُن تین سو کا پیشرو ہی اُسی نے سپرد کیا دونون برج کو مسلمانونکے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اچھا کام اللہ غالب اور بزرگ کا مسلمانون کے ساتھ یہ تھا کہ دربان بادشاہ کا ہر روز اپنے لشکر مین جاتا تھا پل تک اور تاکید اور وصیت کرتا تھا اُن لوگونکو جو دونون برجونمین تھے حفاظت اور نگہبانی کی اور گیا تھا وہ ایک دن وہان موافق اپنی عادت کے پس پایا اُن لوگونکو حالت شراب نوشی مین اور اُن لوگون مین احتیاط اور ہوشیاری نہ تھی پس مارا اُسنے ہر ایک کے اُنمین سے پچاس کوڑے اور قصد کیا اُنکے پیشرو کے مار ڈالنے کا پھر باز رہا اُس سے از روے احتیاط اور خوف کے خشم بادشاہ سے پھر چھوڑ دیا اُنکو اور پھر آیا بادشاہ کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے اور در آیا کنیسہ اُن لوگونکے دلونمین پس جب آئے ابوعبیدہ بن الجراح اور مسلمان دونون برجون تک لیلیا ان لوگون نے ابوعبیدہ بن الجراح سے اپنے واسطے امان کو اور کھول دیا اُنکے واسطے دروازے کو پس داخل ہوا لشکر مسلمانون کا برجون مین پس داخل ہوا ہرقل بادشاہ اپنے خیمے مین اور حکم کیا اُسنے اپنے ہمراہیونکو مسلح اور آمادہ ہونیکا واسطے لڑائی کے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب روانہ ہوے مسلمان بجانب رمل انطاکیہ کے کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہ اے ابا سلیمان تحقیق چلتے ہین ہم کلب روم کے شہر مین اور ابھی پہونچے ہونگے تم اُنکے

لشکر پر پس تمہاری کیا راے ہی پس کہا خالد بن الولید نے کہا ای امین الامۃ جانتے ہو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہی واعدوا لھم
ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم اور اب حکم کرو تم اپنے سافیونکو اس امر کا کہ آمادہ اور با سامان
ہوجاویں وہ اور ظاہر کریں زینت اسلام اور قوت ایمان کو اور روانہ کرو تم ہر سردار کو ساتھ اُسکے لشکر کے اور ایک لشکر ایک کے پیچھے
ہو اور بلند کریں وہ اپنے نشانون کو اور ظاہر کریں اپنے ہتھیارونکو پس ایسا ہی کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور سبکے
پہلے بنایا ایک نشان واسطے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے اور وہ ایک شخص ہین منجملہ اُن دس کے جنسے اللہ تعالیٰ نے اپنی
رضامندی ارشاد فرمائی تھی اور ساتھ گئے اُنکے تین ہزار سوار مہاجرین اور انصار سے اور روانہ کیا اُنکو آگے اپنے لشکر کے پھر
بنایا دوسرا نشان اور سپرد کیا رافع بن حمیرۃ الطائی کے اور ساتھ گئے اُنکے دو ہزار سوار قوم طے وغیرہ سے اور بھیجا اُنکو
پیچھے سعید بن زید کے پھر بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا میسرہ بن مسروق کے اور ساتھ گئے اُنکے تین ہزار سوارین سے اور
بھیجا اُنکو پیچھے رافع بن حمیرۃ الطائی کے پھر بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا مالک بن اشتر نخعی کے اور ساتھ گئے اُنکے تین ہزار
سوار قوم نخع وغیرہ سے پھر بھیجا اُنکو پیچھے مسروق عبسی کے پھر بنایا پانچوان نشان اور سپرد کیا اُسکو خالد بن الولید کے اور وہ
نشان عقاب تھا جسکو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا جبکہ بھیجا تھا اُنکو بجانب الیہ کے اور روانہ ہوے
خالد بن الولید مع اپنے لشکر کے جو مشہور بہ جیش الزحف تھا پیچھے مالک اشتر کے پس جب کچھ دور جا چکے خالد بن الولید کو مع کیا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ باقی لشکر کے اور اُن باقیماندہ مین عمرو بن معدیکرب المرادی اور ذوالکلاع الحمیری
اور عبدالرحمن بن ابوبکر الصدیق اور عبداللہ بن عمر الخطاب اور ابان بن عثمان بن عفان اور فضل بن عباس اور ابوسفیان
بن حرب اور راشد بن سعید اور رافع بن سہیل اور زید بن عامر اور عبداللہ بن ظفیر اور عبید بن اوس اور ابولبابہ
بن المنذر اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس اور عابد بن علیہ اور رافع بن عنجدہ اور عبداللہ بن قرحا الازدی
اور واجد بن ابی العون اور مہاجر بن اوس اور کعب بن ضمرہ اور مسعود بن عون اور مثل اُن رئیسون کے تھے رضی اللہ
عنہم اور پیچھے اُنکے وہ عورتین تھین جنکے یگانے قید مین تھے اور ان مین خولہ بنت الازور اور غفیرہ بنت غفار اور مزروعہ
بنت اعلوق الحمیرۃ اور ام ابان بنت عتبہ تھین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ان سب عورتون مین خولہ بنت
الازور سے زیادہ کوئی غمناک و اندوہگین نہ تھا اور اُنھون نے اپنے بھائی کے قید کے باب مین اشعار کہے تھے راوی نے بیان کیا ہی
کہ روانہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے لشکر کے جیسا کہ بیان کیا ہمنے پس اُسی حال مین کہ رومی اپنے پڑاؤ اور خیمون
مین تھے کہ دفعتًا واقع ہوا شور عرب کے آنیکا پس سوار ہوے رومی اپنے گھوڑونپر اور آراستہ کیا اُنھون نے اپنی صفون کو پس جو
سبکے پہلے دکھائی دیے اور بلند ہوے رومیونپر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی تھے مع اپنے نشان کے پھر پیچھے اُنکے رافع بن
حمیرۃ الطائی پھر بعد اُنکے میسرہ بن مسروق العبسی تھے بعدہ مالک اشتر بعد اُنکے خالد بن الولید پھر بعد اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح
مع اپنے لشکر کے تھے پس اُنھون نے ہر سردار ساتھ اپنی قوم کے اپنی جگہ پر پس جب دیکھا ہرقل بادشاہ نے مسلمانون کے لشکر کو کہ

آخر سے وہ گروہ انکے چھوڑا اُسنے اپنے لشکر کی حفاظت کیواسطے اپنے بڑے مصاحب بطاربن کو اور وہ بہادر اور دلیر لڑائی کا تھا پھر داخل ہوا
ہرقل کینیسہ قسطین مین اور یکجا کیا اُسنے ملوک اور بطارقہ اور حجاب کو اپنے پاس اور کھڑا ہوا اُنکے بیچ مین بحالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا اے
اہل دین نصرانیہ اور بنی معمودیہ کے تحقیق نزدیک ہوا وہ امر جو بیان کیا تھا مین نے تمسے درباب زوال تمھارے ملک اور جانے
تمھاری عزت اور بزرگی کے زمین سوریہ سے اور ڈرایا تھا مین نے تمکو اس معاملہ سے پیش مانا تمنے میرے کہنے کو اور قصد کیا تمنے میرے
مار ڈالنے کا اور یہ قوم تحقیق در آئے ہین تمھارے ملک اور تمھارے تاج بزرگی کے گھر مین پس لڑو تم اُنسے واسطے اپنے گھر بار اور مال
اور جانون کے اور احتیاط کرو تم خوف اور بددلی سے اور نہ لاحق ہو تمکو لڑائی مین سستی اور کاہلی پس تحقیق بہت کوشش کی مین نے
تمھارے واسطے اور تلف کیا مین نے مال اور خزانہ اور لوگونکو تمھارے دین اور ملک کے واسطے پیش مساعدت اور یاری کی نیکبختی نے
اور نہ پہونچا مین اس قوم سے کسی ارادے کو پس اگر بددلی کروگے تم اور پھیروگے اپنی جگہون پر اور نہ قصد کروگے واسطے اپنے ملک کے
اور نہ کوشش کروگے اب عرب کے واسطے تلوار ارادے سے تو ہوگی ننگ اور عار تمپر اور پہونچیگی اذیت تمکو کمان مین باپ تمھارے اور گذرے
ہوے کہ مرگئے وہ بحالت بزرگی اور جوانمردی کے اور وہ ناکس نہ تھے اور سکونت کی اُنکے گھرون مین عرب فرمایا ہے پس اُنکے کنیسونکی
مسجدین بنائین اُنھون نے اور ویران کردیا اور کھود ڈالا اُنکے دیرون کو اور ذلیل وخوار کردیا تمھارے بادشاہون کو اور لونڈی
اور غلام بنایا تمھاری عورتون اور لڑکون کو مالک ہوگئے وہ تمھارے پناہ کی جگہون کے اور غالب ہوگئے وہ تمھارے قلعون اور
شہرون پر اور یہ تحقیق گذرا جو گذرا پس اب سر نو سے احتیاط کرو تم کام مین اور لڑو تم پس بہت گروہ ہلاک ہوے ہین پیشتر تمھارے اپنے
ملک اور حکومت کی حمایت اور اپنے گھر بار کی غیرت پر اور یہ میری دانائی کا نتیجہ تمھارے واسطے یہ تھا کہ معاملہ کو یوم اپنے اور اُن عرب کے
بیچ مین انکار کیا تمنے اس امر سے اسواسطے کہ تاریکی تمھاری جہل نے نہین قبول کیا روشنی حکمت اور دانائی کو آیا نہین جانا اور سُنا
تمنے اس امر کو کہ پایا گیا تھا ایک تختہ سبز پتھر کا صموات کی قبر پر جسمین کلمات حکمت کے اس مضمون سے لکھے تھے جنسے کھودیا عالم اعلیٰ کے
چرخ نیلی کی سیر معی کو پس تحقیق کھودیا اُسنے مرتبہ قرب اور نزدیکی کو اپنے پیدا کرنے والے سے حکمت اور دانائی زندگانی ہے عقل کی
اور دولت ہے ذہنون کی اور دور رکھنے والی ہے جاہلون کو پلیدی سے اور روشنی عقلون کی ہے جو شخص حکیم اور دانا نہین ہے وہ
ہمیشہ بیمار اور بدحال رہتا ہے جو کوئی انجام کار سوچیگا وہ دیکھیگا اور جو دیکھیگا پہچانے گا وہ اپنے خالق کو اور جو پہچانے گا وہ عمل
نیک کریگا اور جو عمل نیک کریگا تیز ہوجاویگی بوجھ اور عقل اُسکی اور جو شخص آراستہ اور پاک ہوجاویگی عقل اُسکی صاف
اور روشن ہوجاویگی روح اُسکی پس اُٹھ کھڑا ہوا جبلہ بن ایہم اور کہا اُسنے کہ اے عظیم روم نہین ہے لڑائی اُس قوم کی مگر بسبب
ہونے اُنکے خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ کے مدینہ منورہ مین پس اگر اجازت دے تو مجکو تو بھیجون مین ایک شخص کو قوم غسان سے کہ جاکر نا گہان
مار ڈالے اُنکو پس جب سُنینگے یہ لوگ حال اُسکے مارے جانیکا پیٹھ پھیرینگے ہمسے اور ہوگا یہ امر سبب اُنکے ٹھجانے اور نکلجانے ملکون
شام کا جسکے وہ مالک ہوگئے ہین اُنکے ہاتھون سے پس کہا ہرقل نے کہ یہ خواہش اور آرزو ہے کہ نہین صحیح ہے اُمید اُسکی
اور نہ گھٹیگا کسی سے وقت اُنکا اسواسطے کہ اوقات مقرر اور اندازہ کیے گئے ہین اور جان اور دم معین ہین مگر یہ

ایک بات ہو کہ خوش کرتی ہو دلونکو سننے کے وقت پس کرتو جس امر کا تونے ارادہ کیا ہی پس مقرر کیا جبلہ نے ایک شخص کو اپنی قوم سے جسکا نام واثق بن مسافر غسانی تھا اور وہ بہادر اور پیش قدمی کرنیوالا تھا لڑائی مین پس کہا اُس سے جبلہ نے کہ جا تو یثرب کو پس شاید تو فریب اور مکر کرے ساتھ عمر کے اور قتل کرے تو اُنکو پس اگر تو ایسا کریگا تو دونگا مین اسقدر مال اور اس سے زیادہ ملک تجکو پس چلا واثق بن مسافر بجانب مدینہ طیبہ کے اور پہونچا وہان بوقت شام کے پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ساتھ لوگون کے اور دعا مانگی اور پڑھی اسقدر جسکی اُنکو اجازت تھی پھر نکلے وہ باہر مدینہ مکرمہ سے تاکہ دریافت کرین وہ خبر مجاہدین شام کی پس سبقت کر گیا اُنپر باہر جانے مین وہ منتظر اور بیٹھا وہ اُنکے واسطے ایک درخت پر جو اُنکی راہ مین سامنے باغ ابی الدجاج انصاری کے تھا اور چھپایا اُسنے اپنے تئین درخت کی شاخون اور پتون سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹھہرے باہر مدینہ طیبہ کے یہانتک کہ گرم ہونے لگی زمین آفتاب کی حرارت سے پھر معاودت کی اُنھون نے تنہا اور نزدیک ہوے اُس درخت سے اور سو رہے ابی وصداح کے باغ مین پس جب سو رہے وہ قصد کیا منتصر نے درخت سے اُترنے کا اُنکی طرف اور نکالدیا اُسنے اپنے خنجر کو کہ اُسی وقت شیر آیا سرے جنگل سے اور وہ چلتا تھا جھومتا ہوا نگرانی کرتا تھا اپنے گرد و پیش کی اور نالہ کرتا تھا وہ مثل ارزو مند کے اور زیادہ کرتا تھا بنی الاصفر کو تا اینکہ آیا اور گھوما گرد حضرت عمر کے اور چاٹے اُسنے اپنی زبان سے دونون قدم حضرت عمر کے اور نگاہبانی کرتا رہا یہانتک کہ بیدار ہوے حضرت عمر پھر چھوڑا اُس شیر نے نگاہبانی کو اور چلا گیا پس اُترا منتصر درخت سے اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھ کا اور کہا اُسنے یا عمر علالت دامنت ثم نمت یابی واللہ من الکائنات تحفظة والسلام تحرسه والملائکة مکتنفه والجن توقفه پھر بیان کیا اُس منتصر نے سب حال اپنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان ہو گیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب نصیحت کی ہرقل نے اپنی قوم کو قسون کے کینسے مین اور قسم طلب کی اُسنے اُس امر کی کہ نہ شکست اُٹھاوین وہ مرجاوین سبکے سب پس قسم کھائی اُنھون نے پس آیا ہرقل اپنے لشکر مین اور بلند ہوئین صلبان اور بڑھنے لگے قس اور رہبان اور بلند ہوا شور و غل اہل کفر اور طغیان سے اور چلے اور آمادہ ہوے وہ واسطے لڑائی کے پس اُسیوقت سوار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ٹھہرا ہر سردار مسلمانون کا اپنی جگہ پر اور ظاہر کیا نشانہاے اسلام کو اور بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازون کو ساتھ ذکر بادشاہ علام الغیوب کے اور کثرت سے پڑھتے تھے وہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے لشکر مین اُس صورت اور وضع سے جس وضع سے پہلے دن آئے تھے اور ارشاد کیا اُنھون نے ربیعہ بن عمر کو اور یہ ابو عمر بن ربیعہ شاعر اور فصیح اور زبان دان تھے کہ نہین بات کرتے تھے مگر ساتھ کلام آراستہ کے جیسا کہ ہم نے پیشتر ذکر کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بلند کرو تم نیزہاے اپنے وعظ اور نصیحت کو بجانب دلہاے مسلمین کے اور رغبت دلاؤ تم مجاہدین کو جہاد دشمنان خدا و مشرکین پر پس بڑھے اور آئے ربیعہ آگے صفون کے اور تھے وہ بلند آواز کہ سنتے تھے اُن کی آواز کو نزدیک اور دور کے لوگ پس کہا اُنھون نے ایها الناس انی شیخ هذا یوم لمهله فتابعوا للحمله فهذا یوم طیوس الارواح قد عولت علی افراق اقفاص الاشباح وقد اعتاضت الی بارئها واجابت

شرت منادیا وھا می منخا طبا بصوت یسمعہ من یشاء من خلقہ عباد تما ھذا التوقف من ذلال النفس وقد دعی اھا مویلکم انا خلقنا تم الی الحلیۃ الفانیۃ
لانفس الفانیۃ وھذا وقانکم بالتسویفۃ وصمکم عن طلب نزھۃ الدنیا فتحی تا والمواعظ اصادۃ تیقظ الحق عین تا ایتما تکونوا یدرکم الموت
لو کنتم فی بروج مشیدۃ وھذا طوالع سعودنا الاقبال طالعۃ وتجوا مالنا بالتائید بالنصۃ وللہ در ھم ھذہ زھرت نجوم المحبۃ
فی افلاک ارادتھم وتبلج فجر العسق فی سماء شوقھم واشرقت شموس المعرفۃ من مشارق عشقھم فلما موا بالجملۃ وحققوا قدموا
کم النفوس الی فضاء القدس واستبقوا ذراھم بعضھم بعضا دم یرتقوفدوا من الضعفاء سرابوھم من المؤمنین رجال صدقوا

واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویون کے صابر ابن اوس سے بیان کیا ہی کہا صابر بن اوس نے کہ مین موجود تھا ابو عبیدہ بن الجراح
کی لڑائی اور صف بندی مین انطاکیہ پر جسوقت کہ وعظ اور نصیحت کی تھی رسیہ بن معمر نے پس سب سے پہلے جو نکلا اسکے مقابلے کے رومیون
سے بہادر رومیون کا بسطورس بن رند تھا اور گویا وہ ایک برج لوہے کا تھا پس جب آیا وہ میدان مین طلب کیا اسنے لڑنیوالے
پس نکلے اسکے مقابلے کو واسس ابوالہول غلام بنی طریف کے جنھون نے قلعہ حلب کو فتح کیا تھا اور وہ آجکے دن گھوڑے پر
سوار تھے پس فورًا حملہ کیا ایک نے دوسرے پر پس جب روشن ہوئی آگ لڑائی کی دونون کے بیچ مین لڑھکڑایا
اور ٹھوکر لی واسس کے گھوڑے نے پس گر پڑے واسس اسکی پشت سے پس جھکا اُنکی طرف بسطورس اور گرفتار کر لیا انکو اور
کھینچتا ہوا لے گیا انکو بحالت حقارت کے اپنے خیمے تک اور سپرد کیا اپنے بعض ہمراہیون کے پھر واپس آیا بسطورس اور طلب
کیا لڑنیوالے کو پس نکلے اسکے مقابلے کو ضحاک بن حسان الطائی اور ضحاک مشابہ خالد بن الولید کے تھے سوار کاری اور حالت
اور درازی قد اور صورت مین پس جب نکلے وہ کہا ایک شخص نے رومیون سے جسنے دیکھا تھا خالد بن الولید کو لڑائیون مین
اور پہچانتا تھا اُنکو یہ کہ وہ شمشیر مسلمانون کے ہین جنھون نے فتح کیا ہی ہمارے شہرونکو اور مالک ہو گئے ہین ہمارے قلعون کے
اور مار ڈالا ہی ہمارے بطارقہ کو اور گرفتار کر لیا ہی ہمارے حامیونکو پس بڑھا ہر شخص لشکر انطاکیہ کا اور آنحالیکہ دیکھتا تھا لڑائی کو
اور وہ ضحاک بن حسان کو خالد بن الولید سمجھتے تھے پس بھیڑ کی لوگون نے اور لوٹ گئین رسیان خیمون کی اور منجملہ اُن خیمون کے جنکی
رسیان ٹوٹ گئی تھین خیمہ بسطورس کا تھا پس گر پڑا خیمہ اسکے تخت پر پس ڈورے فراش لوگ اس امر سے کہ اگر بسطورس واپس آویگا
اور دیکھیگا اپنے خیمے کو اس حال سے مار ڈالیگا اُنکو اور نہ پایا اُنھون نے کسیکو جو اعانت کرے اُنکی خیمے کے بلند کرنے مین اسواسطیکہ
ہر شخص لشکر کا مشغول تھا بسطورس اور اسکے ختم کی لڑائی دیکھنے مین پس متفق ہوئی تجویز فراشون کی جو تین آدمی تھے واسس کے
کھولدینے پر قید سے اور کہا اُنھون نے واسس سے کھولدینگے تمکو تمھاری قید سے اس شرط پر کہ ہماری اعانت کرو تم اس
خیمے کی چوب اُٹھانے مین پھیر دینگے ہم تمکو بجانب قبیہ کے جیسے کہ تم تھے اور جسوقت بطریق آویگا ہم درخواست کرینگے اُس سے
تمھارے باب مین پس چھوڑ دیگا وہ تمھاری راہ کو پس کہا واسس نے کہ ہان مجکو یہ شرط منظور ہی پس کھولدیا فراشون نے
اُنکو قید سے پس جب پایا واسس نے آرام اور رہائی قید سے ناگہان در آئے وہ فراشون پر اور لیا ایک کو دائین ہاتھ اور
دوسرے کو بائین سے اور در آیا تیسرا فراش بسبب اُن دونون کے پس غالب ہو گئے واسس پر اور گر پڑا وہ شدت صدمہ سے

ایک بات ہو کہ خوش کرتی ہو دلونکو سننے کے وقت پس کرتو جس ارکا تونے ارادہ کیا ہی پس مقرر کیا جبلہ نے ایک شخص کو اپنی قوم سے
جسکا نام وائق بن مسافر غسانی تھا اور وہ بہادر اور پیش قدمی کرنیوالا تھا لڑائی مین پس کہا اُس سے جبلہ نے کہ جا تو یثرب کو پس شاید
تو فریب اور مکر کرے ساتھ عمر کے اور قتل کرے تو اُنکو پس اگر تو ایسا کریگا تو دونگا مین اسقدر مال اور اس سے زیادہ ملک تجکو پس چلا
وائق بن مسافر بجانب مدینہ طیبہ کے اور پہونچا وہان بوقت شام کے پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
ساتھ لوگون کے اور دعا مانگی اور پڑھی اسقدر جسکی اُنکو اجازت تھی پھر نکلے وہ باہر مدینہ مکرمہ کے تاکہ دریافت کرین وہ خبر
مجاہدین شام کی پس سبقت کر گیا اُنپر باہر جانے مین وہ منتظر اور بیٹھا وہ اُنکے واسطے ایک درخت پر جو اُنکی راہ مین سامنے
باغ ابی الدجاج انصاری کے تھا اور چھپایا اُسنے اپنے تئین درخت کی شاخون اور پتون سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
ٹھہرے باہر مدینہ طیبہ کے یہانتک کہ گرم ہونے لگی زمین آفتاب کی حرارت سے پھر معاودت کی اُنھون نے تنہا اور نزدیک ہوے
اُس درخت سے اور سو رہے ابی وداج کے باغ مین پس جب سو رہے وہ قصد کیا منتصر نے درخت سے اُترنے کا اُنکی طرف اور
نکالدیا اُسنے اپنے خنجر کو کہ اُسی وقت شیر آیا سرے جنگل سے اور وہ چلتا تھا جھومتا ہوا نگرانی کرتا تھا اپنے گرد و پیش کی اور نالہ کرتا تھا
وہ مثل آرزومند کے اور زیادہ کرتا تھا اپنی لایعقلی کو تا اینکہ آیا اور گھوما گرد حضرت عمر کے اور چاٹے اُسنے اپنی زبان سے دونون
قدم حضرت عمر کے اور نگاہبانی کرتا رہا یہانتک کہ بیدار ہوے حضرت عمر پھر چھوڑا اُس شیر نے نگاہبانی کو اور چلا گیا پس اُٹھا منتصر
درخت سے اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھ کا اور کہا اُسنے یا عمر علالت واسنت ثم ونمت یا بی واللہ من الکائنات تحفظة والسباع تحرسه و
والملائکة ملکتفه والجن توزعه پھر بیان کیا اُس منتصر نے سب حال اپنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان ہو گیا واقدی رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہی کہ جب نصیحت کی ہرقل نے اپنی قوم کو قسون کے کینسے مین اور قسم طلب کی اُسنے اُس سے کی کہ نہ شکست اُٹھاوین وہ
مرجاوین سبکے سب پس قسم کھائی اُنھون نے پس آیا ہرقل اپنے لشکر مین اور بلند ہوئین صلبان اور بڑھنے لگے قس اور رہبان اور
بلند ہوا شور و غل اہل کفر اور طغیان سے اور چلے اور آمادہ ہوے وہ واسطے لڑائی کے پس اُسیوقت سوار ہوے ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ اور ٹھہرا ہر سردار مسلمانون کا اپنی جگہ پر اور ظاہر کیا نشانہاے اسلام کو اور بلند کیا مسلمانون نے اپنی
آوازون کو ساتھ ذکر بادشاہ علام الغیوب کے اور کثرت سے پڑھتے تھے وہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ٹھہرے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے لشکر مین اُس صورت اور وضع سے جس وضع سے پہلے دن آئے تھے اور ارشاد کیا اُنھون نے ربیعہ بن عمر کو
اور یہ ابو عمر بن ربیعہ شاعر اور فصیح اور زبان دان تھے کہ نہین بات کرتے تھے مگر ساتھ کلام آراستہ کے جیسا کہ ہم نے
پیشتر ذکر کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بلند کرو تم نیزہاے اپنے وعظ اور نصیحت کو بجانب دلہاے مسلمین کے
اور رغبت دلاؤ تم مجاہدین کو جہاد دشمنان خدا و مشرکین پر پس بڑھے اور آگے ربیعہ آگے صفون کے اور تھے وہ بلند آواز
کہ سنتے تھے اُن کی آواز کو نزدیک اور دور کے لوگ پس کہا اُنھون نے ایها الناس ای شئ هذا المهلة فاعلوا
للحملة فهذه طیور الارواح قد عولت علی افراق اقفاص الاشباح وقد اءتاخت الی بارئها واجابت

تختی کو اُس بنا پر جانب آفتاب کے پس دیکھتا تھا وہ ہر چیز کو جو اُس بنا سے ثابت ہوتی تھی اُس تختی مین پس معلوم کرتا تھا اور پس
چیز کو جو واقع ہوتی تھی اُس اقلیم مین جو خاص اور متعلق تھی اُس تختی سے اور یہی حال ہر بنا کا تھا اُن سا تونسے پس معلوم
کر لیتے تھے رومۃ الکبری کے لوگ اُس چیز کو جو واقع ہوتی تھی عالم مین بسبب علوم اپنے اگلے حکیمونکے اور اُن مکانون کے
بیچ مین ایک گنبد ہشت پہل تانبے کے ستونون پر تھا جسپر سونے کا کام تھا اور اُسکو ایک دیوار گھیرے تھی پھرتا تھا اُس
دیوار کو اُس قبہ پر بڑا قسان اُسکا جسکے سر پر ایک صورت پتھر کی تھی کہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ وہ کیا ہی بلکہ وہ پتھر سیاہ تھا پیوند
کیا ہوا ساتھ سفیدی کے پس ہوتا تھا موسم اعتدال اور بہار زیتون کا پورب اور پچھم کی زمین مین بنتے تھے لوگ کو قسان سے
ڈرانیوالی کو کہ قریب تھا کہ عقلین جاتی رہین اُس آواز کے صدمے سے پس جب ہوتا تھا دوسرا دن آتی تھین اُن تینون کی طرف
زرازیر جنکی چونچون اور پانون مین زیتون ہوتا تھا پس ڈالتی تھین وہ چڑیان اُن زیتون کو اُس شخص کے سر پر پس وہ برابر ڈالتی جاتی
تھین تا اینکہ پر ہو جاتا تھا وہ قسان عظیم جو پھرتا تھا اُس دیوار کو پس نچوڑ لیتے تھے لوگ زیتون سے اُسکے روغن کو
اُسقدر کہ کفایت کرتا تھا اُنکو اُس سال سے دوسرے سال تک اور تھا اندر اُس مکان بلند کے ایک مقفل گھر کہ نہین کھولا گیا تھا
وہ جیسے کہ شہر رومۃ الکبری بنایا گیا تھا اور جب قصد کیا تھا فلیطانوس بادشاہ نے کوچ کا واسطے مدد دہی ہر قل کے ضرورت
ہوئی تھی اُسکو مال کی تا کہ کھلاوے وہ اپنے لشکر کو پس آیا وہ اُس بند گھر کی طرف اور قصد کیا اُسکے کھولنے کا پس کہا اُس سے
عطا اُس نے جو اُس مکان بلند اور کنیسے کا مہتمم اور پہریار رکھنے والا تھا کہ ای بادشاہ اس گھر مین جیسے قفل لگایا گیا ہی اُسکو سات
سال گذرے ہین ایکسو ستر برس مشتر ظہور مسیح عیسی سے اور نہین تھا کوئی ایسا شخص جو قریب ہوتا تھا اہتمام اس مکان سے مگر یہ کہ وصیت
کرتا تھا اس گھر پر اس امر کی کہ نہ کھولا جاوے وہ اور نہ دور کیا جاوے وہ دانائی اور حکمت کہ روشن اور بلند کیا تھا اُسکو اُن
لوگون نے جو تجھسے پیشتر تھے حکما اور بادشاہون سے اور بنایا تھا اس شہر کو اور مضبوط کیا تھا ان مکانون کو تیرے دادا اور مسونے اور
باقی رہا وہ اپنے ملک اور سلطنت مین تین سو سال اور وصیت کرتا تھا وہ اس گھر کے نہ کھولنے کی پھر حکومت کی بقطانیہ مین
تیرے باپ نے تین سو ستر سال اور وصیت کی تھی اُسنے مثل وصیت اپنے باپ کے اور اسیطرح سو برس سے تو اس ملک مین
حاکم ہی پس دور کر تو اُس حکمت اور طلسمون کو جسکو اُن لوگون نے بنایا تھا پس اصرار کیا فلیطانوس نے اُسکے کھولنے کا پس جب
کھولا اُس گھر کو نپایا اُس گھر مین کسی چیز کو مگر یہ کہ پایا ایک گھر کو جسمین تصویرین بنی تھین پس دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُس گھر مین صورت
بیت المقدس اور ربلا و شام اور صفت اور شمار ملوک شام کی ہی اور اخیر مین صورت ہر قل کی ہی اور گویا وہ دیکھتا ہی ایک تختی مین جو
اُسکے سامنے ہی اور اُسمین بزبان یونانی یہ مضمون لکھا ہی کہ ای ڈھونڈھنے والے علم کے تجھپر لازم ہی بہت پڑھنا علم اسواسطیکہ جب بار ہوگا
گذرنا اچھی اور باریک باتونکا کانون مین اور سنیگے کان اُن باتونکو تو ہوگا یہ امر سخت کر نیوالا واسطے قوت علم کے اور بڑا حکم کرنیوالا واسطے
دست اندازی علم کے اسواسطے کہ سب علوم نکالے اور باہر لائے گئے ہین عقل سے اور اندازہ کرنا نہین ہوتا ہی مگر بسبب کثرت محنت
اور کوشش کے علم مین اور علم زیرکی اور دانائی پایان کار دیکھنے کی ہی اور پایان کار دیکھنا جگہ اور محل علم کا ہی اور علم جگہ عقل کی ہی

اور عقل پوری کرنیوالی صورتون علم کی ہو اور تحقیق ہنے دیکھا ہو حکمت اور اسرار پوشیدہ مین یہ امر کہ ابر کوری اور سایہ گمراہی کا
جسوقت چھا جائیگا صفحہ زمین پر تو ظاہر ہوگا اور نکلیگا چراغ ہدایت کا زمین تمامہ سے پس لیجائیگا اور دور کریگا وہ چراغ تاریکی نادانستگی کی
جو تاریک کرنیوالی حس اور ادراک کی ہو اور بلاوینگے وہ صاحب چراغ ہدایت کے لوگون کو اپنے دین کی طرف واسطے توحید خالق کے
اور وہ صاحب شتر کبود چشم کے ہونگے پس دور کرینگے وہ دینون اور ملک کو اور اطاعت کریگی انکی زمین نرم اور ہموار پس
جب بلند ہوگی پاکی انکے نور کی ہر موٹی اور زبون چیز پر اور جائیگی روح انکی بجانب عالم روحانی کے تو حکومت کرینگے بعد انکے ایک
مرد لاغر جسم کہ دل انکا روشن ہوگا ساتھ نور راستی کے مضبوط کرینگے یہ شخص انکے دین اور شریعت کو سختی ہوگی شام پر جب در
آویگی وہ سختی اسپر ایک مرد سیاہ دور کرنیوالے ملک قیصر سے سخت اور زبردست ہوگا اور دیدہ حول اس مرد کا کشادہ اور فراخ ہوگا
صورت انکی عدالت کرنا صفت انکی ہوگی اور پابندی حق کی ہمراہ انکا ہوگا آرائش دیویگی انکو گردن انکی اور تلوار انکی درہ انکا ہوگا
انکے زمانے مین دور کیجاوینگی دولتین اور بدل جائینگی اور نیست ہو جائینگے اکاسرہ اور دور کیے جائینگے وہ اور
وقت اس معاملہ کا وہی ہوگا کہ جب کھولا جائیگا یہ گھر جسمین تصویرین حکمت کی گھیرنے والی نعمت کی ہین پس پاکی اور
خوشی ہو جیو اس شخص کو جسکے دل مین حکمت نے بہ مضبوطی قیام کیا ہو اور روشن ہوے ہین چراغ حکمت کے اسکی خالص
عقل مین اور پیروی کی ہو اسنے حق کی اور پہچانا ہو اسکو اور کنارہ اور خلاف کیا ہو اسنے باطل سے راوی نے بیان
کیا ہو کہ جب پڑھا فلیطانوس نے اس چیز کو جو تختی مین تھا لاحق ہوا اسکو تعجب اور کہا اسنے عطاوس سے جو مہتمم اس
مکان کا تھا کہ ای پدر مہربان تو اس حکمت کے باب مین کیا کہتا ہو اسنے کہا کہ ای بادشاہ نہین قریب ہوا مرکلام کرونمین
اس حکمت مین جسکو علما اور حکما نے بنایا اور کہا ہو اور نہین پہونچتے ہین علوم مشکلہ مگر اس ادراک تک جو قائم کی گئی
ہو ساتھ روشنی عقل کے اور تحقیق مین جانتا اور دیکھتا ہون مین اس امر کو کہ دولت ہرقل کی گذر گئی اور ستون اسکی عزت کے
گر پڑے اور کھود ڈالا گیا قبہ اسکے ملک کا زمین سوریہ سے اور گیا ملک روم کا اس مین سے بجانب استنبول یعنی قسطنطنیہ
کے اور اسی حال سے آگاہی اور خبر دی ہو مہرا اس حکیم نے اپنی تصنیف کی ہوئی کتاب مین جسکا نام اسنے اسلاروس یعنی
جوہر الحکمۃ رکھا تھا اور بعض اسکے کلمات حکمت کا مضمون یہ ہو کہ جبتک ظاہر ہوگا نور یتیم کا جو پاک اور صاف ہوگا فاران کے پہاڑون سے
اور روشن ہونگے اذہان تاریک اس نور کی حکمت سے اور روشن ہوگی تاریکی خیمے والے آسمان نادانستگی کی بسبب قوت عزم اور آراے صحیح
اس نور کے اور بلاوینگے وہ لوگونکو اللہ تعالی کی طرف ساتھ اچھے اور نرم بلانیکے اور کھینچینگے انکو اپنی طرف ساتھ مہارون نیکی اور نرمی کے
اور بلند ہونگے اور جائینگے وہ آسمانون پر سختی ہوگی زمین ایلیا پر وبدبہ انکے صحابی اور ساتھی سے جو آراستہ ہونگے ساتھ حامل ہیبت کے
اور تاج دینے والے ہونگے ساتھ بزرگی کے مالک فتوحات زمین کے اور ذلیل کرنیوالے اسکے سلاطین کے ہونگے عدل ترازو انکا
ہوگا اور مرقع لباس انکا ہوگا انکے زمانے مین اوندھی ہو جائینگی صلیب اور ویران ہو جاوینگی تصویرین اور گھر سایبان کے
اور ناپدید ہو جائینگی جسمین قربانی کی اور خوار و ذلیل ہونگے لوگ یا معمودیہ کے پس نجات ہوگی انکے حامل اور وبدبہ سے مگر ساتھ

پیروی کرنی شریعت اُنکے مالک اور سردار کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا فلیطانوس نے یہ حال مفہم مکانات اباسوفیا سے پوشیدہ کیا اُسنے حال کو اپنے دلمین اور کہا کہ ضرور ہی مجکو دیکھنا عرب کا اور جانا واسطے مدد دہی ہرقل بادشاہ کے اور تحقیق ہوئیگا مجکو خط بطریق اسطولس کا جو قائم اور پائدار رکھنے والا ہی شریعت مسیح کا اور اُسنے بلایا ہی مجکو بجانب مدد دہی دین کے پس اگر توقف کرونگا مین اور بچھڑ رہونگا مین نا امید کریگا وہ مجکو پھر اختیار کیا اُسنے لشکر رومہ سے تیس ہزار کو اور وہ قوم کراجیہ متقی اور حاکم مقرر کیا اپنی جگہ پر اپنے بیٹے اسفیلوس کو اور نکالا اُسنے بیت الحکمۃ سے نشان اسکندریونانی کو جو زینت دیا گیا تھا ساتھ سونے اور چاندی اور موتیون کے اور نشان وہ تھا جسکو ظاہر اور بلند کیا تھا اسکندر نے بروز فتح راحات کے ارض بلیوس سے اور وہ نہین ظاہر کیا جاتا تھا مگر دو دن سال مین بیچ کنیسہ اباسوفیا کے اور وہ ایکدن عید صلیب کا تھا اور ایکدن شعانین کا تھا اور جب بلند کیا گیا وہ نشان فلیطانوس کے سر پر روانہ ہوا یہانتک کہ پہونچا انطاکیہ مین اور اُترا بابلدار س پر معنی اس لفظ کے بابلدار فارس ہین پس جب حاکم ہوگئے عرب تقبیل جانا اُنھون نے اس کلمہ کو اور پوچھے معنی اُسکے پس کہا گیا کہ فارس مین ہی اُنھون دروازے کا نام باب فارس رکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ سوار ہوا ہرقل واسطے ملاقات فلیطانوس کے اور کھڑا کیا گیا خیمہ اُسکا سامنے بادشاہ کے اور خوش ہوے رومی اور شگون نیک جانا اُنھون نے واسطے مردکے اور بجائے گئے گھنٹے اور پھونکے گئے ناقوس اور واقع ہوا شور بادشاہ کے لشکرون مین اور بلند ہوئین آوازین رومیون کی انطاکیہ مین اور متحیر ہوے مسلمان وقت سُننے آوازون رومیون کے اور اُسیوقت جاسوس ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے جو معاہدی لوگ تھے آئے اُنکے پاس رومیون کے لشکر سے اور آگاہ کیا اُنکو فلیطانوس ملک رومہ اور اُسکے ہمراہیون کے آنے سے پس بلند کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے دونون ہاتھون کو اور کہا اللھم شتت شملھم وفرق کلمتھم ودمر جیوشھم وذلل اقدامھم واجعل کلمتنا العلیا وکلمتھم السفلی وانصرنا کنصرک لنبیک یوم الاحزاب اللھم دکیلھم فی نحورھم وانصرنا علیھم اور آمین کہا مسلمانون نے اُنکی دعا پر واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب آیا فلیطانوس مع اپنے لشکر کے تو خوفناک ہوے مسلمان مگر اللہ تعالیٰ نے ثابت قدم رکھا اُنکو اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور بھیجا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اور اُنکے ساتھ تین ہزار قوم طی وغیرہ سے تھے اور کہا اُنسے کہ اے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق کہ رومی یکجا ہوتے ہین کنارے دریاے شام سے واسطے مدد دہی اپنے دین کے پس کوچ کرو تم اور تاخت وتاراج کرو شہرہا واقع کنارہ دریا کو اور نگاہ رکھو اور حفاظت کرو تم مسلمانونکی اور نہ لاکے جاوین لوگ تمھارے سامنے سے راوی نے بیان کیا ہی کہ روانہ ہوے معاذ رضی اللہ عنہ جبلہ اور لاذقیہ پر پس گھیر لیا اُنھون نے اُسکے مالونکو اور لیا اُسکے غنائم کو اور پایا اُنھون نے باب جبلہ پر اُسکے حاکم غسان بن جہم الغسانی بن عم جبلہ بن الایہم کو اور اُسکے ساتھ ایکہزار جانور بارگیہون اور جو کے تھے واسطے لشکر بادشاہ کے اور بھیجا گیا تھا اُسنے غلہ کو طرابلس اور عکہ اور صور اور بلاد قیساریہ سے اور بھیجا تھا اُسکو قسطنطین بن ہرقل نے ساتھ اپنے مصاحب کے بجانب ہرقل کے پس جب وہ مصاحب شہر جبلہ تک سپرد کیا اُسنے وہ غلہ منتصرہ کو اور واپس گیا کہ جا پڑے اُسپر معاذ بن جبل اور وہ غلہ

شہر کے دروازے پر تھا اور وہ لوگ راہ دیکھتے تھے بادشاہ کے لشکر کی تاکہ روانہ کریں اُسکو بجانب انطاکیہ کے پس لیلیا اُس غلہ کو
معاذ بن جبل نے اور پھیرے وہ بجانب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مع مال اور خچرون اور غلہ کے پس بلند ہوا شور
مسلمانون کا ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور سُنا بادشاہ نے شور موحدین کا پس بھیجا اُسنے اپنے جاسوسون کو واسطے لانے خبر کے پس
نائب رہے جاسوس کچھ دیر اور لائے اُسکے پاس خبر کو پس دشوار گذرا بادشاہ پر لینا مسلمانون کا اُس سمت کو جسپر اُسکو اپنے لشکر کے
واسطے اعتماد تھا اور کہا اُسنے اپنے بطارقہ سے کہ نہین باقی رہی ہمارے اس قوم کے بیچ مین مگر لڑائی اور دیگا اللہ تعالیٰ مدد
اور یاری جسکو وہ چاہیگا پس حکم بھیجا اُسنے سرداران صاحب نشان اور بطارقہ اور ہر قلیہ اور قیاصرہ اور ارمن کو ساختگی اور آمادگی
کا اور سوار ہوا ہرقل اور آئے اُسکی طرف فلیطاوس حاکم رومہ اور حاکم مرعش اور حاکم قلعہ اسکبابرس اور حاکم طرسوس اور
مصیصہ اور انطاکیہ اور دراس اور ماہیہ اور اقصر اور انتہائے قیساریہ اور فاخنہ اور مارعہ کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے
کہ آئے یوقنا در آنحالیکہ مرتب اور آراستہ کرتے تھے وہ صفون کو بطور آراستگی لڑائی کے پس جب ٹھہرا ہرقل بادشاہ ساتھ اپنے
لشکر کے اور ہر بطریق مع اپنے ہمراہیون کے اور قصد کیا اُنھون نے حملے اور لڑائی کا واسطے مسلمانون کے پس ارادہ کیا
فلیطانوس ملک روم نے نزدیکی اور تقرب حاصل کرنے کا ہرقل سے سبب اپنے لڑنے کے عرب سے پس جھکا وہ اپنی کو پر
زین پر واسطے تعظیم بادشاہ کے اور کہا اُسنے کہ ای بادشاہ نہین چھوڑا ہے مین نے اپنی سلطنت کو اور آیا مین تیری خدمت
مین دو سو فرسخ سے مگر بوجہ تیری تعظیم اور رضا جوئی مسیح کے اور جو جاب اور بطارقہ وغیرہ تیرے سامنے ہین وہ سب
لڑ چکے اور کوشش کر چکے ہین اور مین چاہتا ہون کہ لڑنے کو نکلون مین آجکے دن بجانب ان عرب کے اور تسکین دون مین
اپنے دل کو اُنسے پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس امر کا کہ خوش کرے اُسکے دل کو اور کہا اُسنے کہ ٹھہر تو اور لازم پکڑ اپنی جگہ اور
نہ پھاڑ تو دبدبۂ ملوک کو واسطے کہ تو مقدم ہے مجھسے سلطنت مین اور چھوڑ تو اپنے سوا دوسرے کو اس کام کیواسطے کہ نہین
پہونچا ہے حال اور مرتبہ عرب کا یہانتک کہ قوبدات خود اُنکے مقابلہ کو نکلے فلیطانوس نے کہا کہ کون دبدبہ ہمارے واسطے باقی رہا
ساتھ ان عرب کے حالانکہ بیکار اور مہمل کر دیا ہے اُنھون نے ہمارے کام کو اور ذلیل وخوار کیا ہے اُنھون نے ہمارے بزرگان
کو اور جہاد سب چھوٹے بڑے پر فرض ہے اور بادشاہ اور بازاری اُنمین برابر ہین آیا نہین جانا تو نے ای بادشاہ اسبات کو کہ جو شخص
دیکھیگا طرف دنیا کے محبت کی آنکھ سے کھینچیگا اُسکو قصد خواہش ہاے جسمانی کا بجانب تعلق محبت دنیا اور آمادگی اُسکی
آرائش کے پس جب وہ ایسا کریگا اور آدیگی بدلی گندگی اور زیادتی جہل کی اُسکے کنارۂ سینہ پر پس باز رکھیگا یہ امر طلب آخرت
اور جو شخص دوڑیگا بجانب طاعت اور بندگی اپنے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دینے تلاش خواہش ہاے جسمانی کے ترقی اور بلندی
حاصل کریگا وہ طرف گھر دائمی پاک کے بیچ جگہ محبت کے اور جب جائیگا قدیم ازلی سبحان تمھارے دلونکا جو چھپے ہوے پردہ
ہاے غفلت سے ہین بجانب طلب اُن چیزون کے جو نیست اور معدوم ہوتی ہین مسلط اور غالب کریگا ضعیف ترین گروہ
پس دور کر دینگے وہ تمکو تمھارے ملکون اور گھرون سے اور نہین ہے یہ امر مگر بسبب ہمیشہ رہنے تمھارے کے بجانب

خواہشون کھینچنے والی کے طرف غار ہلاکی کے اسواسطے کہ تمنے حکم کیا خلاف حق کے اور ظلم تمنے رعیت پر بیچ لینے اُنکے مالون اور
تباہ کرنے اُنکی جانون کے اور کثرت زنا اور طبیعت بیہودگیونکے پس اسی سبب سے نہ مدد دیے گئے تم اور رہوا احاطہ برائیکا
تمپر پس کلام کیا بادشاہ کے بڑے حاجب نے اور چلایا وہ فلیطانوس پر کہ ای سردار نہ بار ڈال تو بادشاہ کے دل پر محنت اور
مشقت کا اُسقدر کہ وہ نہین طاقت رکھتا ہو کہ تجھسے زیادہ لوگون نے اُسکو نصیحت کی تھی پس نہین سُنا اُسنے قول ناصح کا
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ سخت اور دشوار گذرا فلیطانوس پر چلانا حاجب کا اُسپر اُسوقت مین سامنے بادشاہ کے
اور بُرا معلوم ہوا اُسکو یہ امر جبکہ نہ باز رکھا بادشاہ نے اُس حاجب کو اس کلام سے اور چھپایا فلیطانوس نے معاملے کو رات تک
پس گذری تھوڑی رات بُلایا اُسنے اپنے ساتھیون اور خاص لوگون کو اپنی قوم سے جو مرتے تھے اُسکے مرنے مین اور جیتے
تھے اُسکے جینے مین اور کہا کہ پسند کرتے ہو تم اس امر کو کہ ڈالے مجکو حاجب ہرقل کا اور جھڑکے مجکو کرے میرے مرتبے کو بادشاہونکے
بیچ مین اور تملوگ جانتے ہو اس امر کو کہ میرا گھر اور نسب اُسکے گھر اور نسب سے بڑا ہی اور میرا ملک اُسکے ملک سے مقدم ہو اور تحقیق کہا ہی اسلیس
حکیم نے کہ بڑھاتو اپنے قدم کو واسطے اُس شخص کے جو دیکھے تجکو کم اور پست اپنے سے پس ہو جاویگا تو حقیر اور کم نزدیک
اُسکے اور عزیز کرتو اپنے نفس کو بمقابلہ بڑائی اُسکے غرور کے اسواسطے کہ عزت نفوس کی مقابلہ کرتی ہی مرتبے بادشاہونکو اور نہ کرتو کوئی
نیکی ساتھ غیر مستحق نیکی کے اسواسطے کہ کھینچیگی وہ تجھپر برائی کو اُسکی طرف کسواسطے کہ احسان بہتر ہوتا ہی نزدیک بڑے مرتبے والونکے
اور چھپ جاتا ہی نزدیک احمقون فرومایہ کے اور نہ وصف کرتو اپنے دوست تاکس کا اسواسطے کہ تو طلب کرتا ہی اُسکی منقصت کو اور
وہ چاہتا ہی خواہش اپنے نفس کو ساتھ تیز ی ازیت دینے کے اور تحقیق آئے ہین ہم دوسو فرسخ بلکہ زیادہ اس سے طرف ایک مرد کے
کہ دکھلایا ہمکو ہمارے قصد نے دار السلطنت اور تاج عزت اُسکا اور ہم منجملہ اُسکے توابع کے ہین پس ان تحقیق نور عقل کا جو پائدار کیا گیا ہی
ساتھ جوہر ادرک کے باز رکھتا ہی مجکو تبعیت جہل تاریک کرنیوالی جو اس سے اور میرا دل انکار کرتا ہی اس امر سے اسواسطیکہ بزرگی
کی جگہ بڑی ہو اور مقام اُسکا بزرگ ہو اور ذلت وخواری گران اور ناگوار ہو اور صاحب ذلت کا حقیر ہو اور تحقیق مین نے قصد اور میل
کیا ہی اس امر پر کہ جاؤن مین ان عرب کی طرف اور مدد دون مین اُنکے دین کو پس تحقیق نور آیا ہی میرے دلمین یہ امر کہ دین اُنکا صحیح اور
درست اور شریعت اُنکی مضبوط اور ثابت ہی ساتھ حق کے تائید کی گئی ہی ساتھ راستی کے پس جو شخص ہوگا اُس شریعت پر غیور ہو جاویگا
وہ اپنی جاے بازگشت مین بڑے ڈر اور دہشت سے پس تملوگ اس بات مین کیا کہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ای بادشاہ کیونکر پاک اور
خوش کریگا تو اپنے دل کو ساتھ چھوڑ دینے اپنے دین اور ملک کے اور تبعیت کریگا تو ایسے قوم کی جنکے واسطے بزرگی نہین ہی اور
نہ انمین حکمت ہی کہ بلند کرے اُنکی قدر کو فلیطانوس نے کہا کہ حکمت کامل کا ٹھکانا اُنھین کے نزدیک ہی اور اُنھین کے دلونمین اُسکا
گھر ہی اسواسطے کہ نور اُنکی توحید کا بسبب صفائی اُنکے ذہنون کے ہی اور نور اُنکے ایمان کا بہ برکت اُنکے سردار کے ہی جو نام رکھے گئے ہین
ساتھ علام الغیوب کے اسواسطے کہ مقناطیس اُنکے حکمت ربانیہ نے کھینچ لیا قوم کے جوہر عقلون کو بجانب اپنی تبعیت اور پیروی اپنی شریعت کے
اور جو شخص ارادہ کریگا ترقی کا بجانب اعلی علیین کے پس نہ پھیرے گا وہ کنارے زمین جہل پر آیا نہین جانا تمنے اس امر کو کہ نور روشن کرنے والا

تاریکی کا ہو اور مرجانا انتہا نے زندگانی ہو پس جب سنا انھون نے کلام اُسکا کہا کہ ای بادشاہ نہین تعجب کی جہنے تیری اس غرض سے
کہ طلب کرین ہم اُس بزرگی کو کہ جسکا انجام اور نہایت کار ذلت اور خلبہ ہی پس اگر تلاش کرتا ہی تو ایسی راہ کو جو پہونچاوے کی بجانب
بقائے اور دور کرے کی بدبختی کو پس ہمراوار ہو تعجب کرنا امر حق اور درست کا اور جلوگ تیرے تابع ہین اور تیرے سامنے ہین پس کہا فلیطانوس
نے اُنسے کہ نہین برگزیدہ اور اختیار کیا ہی مین نے تمھارے واسطے مگر اُس چیز کو کہ اختیار کیا ہی مین نے اُسکو اپنی ذات کیواسطے اور وہ
امر حق ہی اور اگر نہ موافقت کروگے تم میرے اس امر پر چلا جاونگا مین تنہا سو اسکے کہ مین نے جان لیا ہی اس امر کو کہ وہی راہ سلامتی اور بہتری کی
دنیا اور آخرت مین ہی پس آیا خوش ہوتے ہین دل تمھارے اس کلام پر پس کہا اُنھون نے کہ ہان فلیطانوس نے کہا پس ہوشیار رہو جاوہم
پس جب ہوگی رات سوار ہونگے ہم سب اسطرح کہ گویا گھومتے ہین گرد لشکر کے اور نگہبانی کرتے ہین ہم اُسکی اور طلب کرتے ہین لشکر عرب کو قوم نے کہا کہ ہم
کرینگے اور متفرق اور جدا ہوگئے وہ لوگ اور لیا فلیطانوس نے اپنے مال اور اسباب وغیرہ کو اور قصد کیا اُسنے اس امر کا جو ہمنے بیان کیا ہی
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ارادہ کیا فلیطانوس نے جانیکا بجانب لشکر عرب کے آئے یوقنا بھیجے ہوے ہرقل بادشاہ کے پس جسنے دا کیا اُنھون
نے پیام کو اور ارادہ کیا کہ رہے ہونیکا کہا اُنسے فلیطانوس نے کہ تم کون ہو جواب بادشاہ سے اُنھون نے کہا کہ مین یوقنا حاکم حلب کا ہون فلیطانوس
نے کہا کہ کیونکہ چھوڑ دیا ہی تمنے اپنے ملک کو اور غالب ہوگئے عرب پس بیان کیا یوقنا نے سب سرگذشت اپنے قتلنے اور محضور ہونیکی انھون
آگاہ کیا اُسکو اپنے اسلام سے پس کہا فلیطانوس نے اُنسے کہ مجکو خبر پہونچی تھی کہ حاکم قلعہ حلب کا پھر گیا ہی دین عرب کیطرف پس کہا اُس سے یوقنا
نے کہ پہلے ایسا ہی ہوا تھا پھر رجوع کی بجانب بادشاہ اور اسکے دین کے پس کہا فلیطانوس نے کہ کیا حال ظاہر ہوا تھا تمکو اس امر سے یوقنا نے
کہا کہ ای بادشاہ مین پھرا تھا اُنکے دین کیطرف جبکہ آگہی حاصل کی مین نے اُنکے حال پر اور ظاہر ہوگیا تھا مجکو امر پوشیدہ اُنکا اور
دیکھا تھا مین نے اُنکو کہ نہین تعجب کرتے ہین وہ باطل کی اور نہین میل اور کنارہ کرتے ہین وہ حق سے اور نہین سوتے ہین وہ رات کو بسبب
مجاہدہ اور ریاضت کے اور نہین کلام کرتے ہین بدون یاد کرنے اپنے پروردگار کے داد دلاتے ہین مظلوم کی ظالم سے اور سلوک اور غمخواری
کرتے ہین دولتمند اُنکے ساتھ اُنکے محتاج اُنکے سردار اُنکے بلباس عریان رہتے ہین اور بزرگ وکم رتبہ اُنکے نزدیک امر حق مین برابر ہین
پس کہا اُنسے فلیطانوس نے کہ ہرگاہ تم اُنکے بھید پر واقف ہوگئے تھے اور دیکھی تھی تمنے بزرگی اُنکی پس کس چیز نے باز رکھا تمکو اس امر سے
کہ مقیم ہوتے اُنکے بیچ مین یوقنا نے کہا کہ باز رکھا مجکو اس امر سے محبت میرے دین اور صحبت میری قوم نے اسواسطے کہ مین نے نہ چاہی جدائی
اُنکی فلیطانوس نے کہا کہ تحقیق نفوس پاک اور عقلین احتیاط کرنیوالی جسوقت دیکھتے ہین امر حق کو کھینچتے ہین اُنکو یقین بجانب تلاش خالص نجات اور رہائی کے
بڑی زندگانی سے تا اینکہ ترقی کرتے ہین وہ نفوس اور عقول اعلی علیین کو راوی نے بیان کیا ہی کہ نکلے یوقنا فلیطانوس کے پاس سے اور تحقیق
در آیا اور مضبوط ہوگیا تھا اُنکے دلمین قول فلیطانوس کا اور کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین کہی اُسنے کوئی بات مگر یہ کہ لکھی گئی ہی
وہ بات کنارے اُسکے سینے پر اور کلام اُسکا گواہی دیتا ہی ساتھ قبول کرنے اُسکی عقل کے صحت دین اسلام کو اور گذرا تا یوقنا نے بحالت
بے آرامی کے اس امر سے تا اینکہ آئی تاریکی رات کی پھر کوئی سبب گردانا اُنھون نے بحالت پوشیدگی کے اور آئے فلیطانوس کے پاس پس ملا یا اُسکو
بہیئت سواری کے جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی پس جب ٹھہرے یوقنا سامنے اُسکے کہا اُسنے فلیطانوس نے کہ ای یوقنا دیکھتے ہو تم کہ کس پر دے نے

ٹوٹ صاف لیا ہو مگر اہونکو تبعیت کرنے مسلمانون سے اور حق ظاہر ہوتا ہو اُس شخص پر جو تلاش اور طلب کرتا ہو اُسکو اور باطل گھیر لیتا ہو
اُس شخص کو جو اُسکی پیروی کرتا ہو پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ کیا معنی اس کلام کے ہین جو تو نے مجھسے کہا فلیطانوس نے کہا کہ
اگر دیکھتے تم اُس چیز کو جو دیکھا مین نے ساتھ آنکھ دلیل اور حجت کے نہ پھرتے تم اُنکے طریقے اور شریعت سے اور نہ طلب کرتے تم
عوض کو اُنکے غیر سے اور نہین طلب کیا تمنے مگر اُس نعمت کو جسکی بازگشت بجانب زوال کے ہو اور پہونچاتی ہو وہ اپنے صاحب کو طرف
عذاب کے راوی نے بیان کیا ہو کہ سکوت کیا یوقنا نے اور نکلے وہ فلیطانوس کے پاس سے اور دریافت کرتے رہے وہ حال فلیطانوس کا
اور ٹھہرے اُسکے انتظار مین مسلمانون کی راہ مین پس جب سوار ہوا فلیطانوس اور رکھا وہ اپنے خیمے سے پایا اُسنے اپنے یگانون کو کہ
باساز و سامان ہوگئے تھے وہ لوگ دو ہزار آدمی تھے یگانے اور رئیس قوم فلیطانوس سے اور آگے گیا اُنھون نے اپنے قصد کو اور چلے وہ
سبکے سب درانحالیکہ طلب اور تلاش کرتے تھے موحدین کے لشکر کو اور تحقیق چھوڑ دیا تھا اپنے ملک اور عزت کو پس جب نزدیک ہوئے
مسلمانون کے لشکر سے ظاہر ہوئے اُنکو یوقنا اور اُنکے ہمراہ دو سو آدمی تھے اُنکے یگانون سے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ قصد
کیا ہو تو نے اس امر کا کہ آپڑے تو مسلمانون کے لشکر پر فلیطانوس نے کہا نہین قسم ہو ذات بزرگ کی نہین جاتا ہو نہین اُنکی طرف
مگر اس غرض سے کہ داخل ہونہین اُنکے دین مین اور ہو جاؤن مین اُنکے زمرے سے اسواسطے کہ جو شخص دیکھیگا بجانب دنیا کے ساتھ آنکھ
نیست اور معدوم ہونیکے کام کریگا وہ آخرت کا پس کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ موافقت کرو تم ہماری اُس کام پر جسکا ہمنے
قصد کیا ہو پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تحقیق کھینچ لیا ہی تجکو کھینچنے والے حق نے مگر اہی کی راہ سے پھر بیان کیا اُس سے یوقنا نے اپنا
سب حال اور یہ کہ وہ قصد غدر اور فریب کاری رومیونکے ساتھ رکھتے ہین پس کہا فلیطانوس نے کہ تم کیونکر اس امر پر قدرت پاؤگے
اور مین نہین دیکھتا ہون تمھارے ساتھ مگر چند لوگونکو تمھاری قوم سے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تحقیق شہر کے اندر دو سو مرد
اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین کہ وہ بیس ہزار کا مقابلہ رومیونکے لشکر سے کر سکتے ہین ہم امر مناسب دیکھتا ہون کہ تو مع
اپنی قوم کے پھر جا اپنی جگہ پر اور نہ جلدی کر تو اور بھیجینگے ہم ایک مرد کو سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس کہ آویگا وہ شخص اُنکو
اُس راہ سے جسکا ہم قصد رکھتے ہین پس جب ہو چکا کل کا دن ٹھہرنا تو مع اپنے لشکر کے گرد ہر قل کے اور داخل ہونگا مین ہین اور چھوڑ دینگا
مین قید سے دو سو اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دیدونگا مین اُنکو اُنکے ہتھیار و نیزے اور حملہ کریگا سب لشکر عرب کو اور
حملہ کرنا تو مع اپنے لشکر کے ہرقل کے لشکر پر اور قصد کرنا تو بذات خود ہرقل کا اور قائض ہو جانا اُسپر پس ہوگا تو ایسا کہ گویا تو نے جہاد کیا
آپ اور جست کرونگا مین اور یگانے میرے اور دو سو صحابی نہر رشید سے پس ملکنگے جائینگے ہم اُسکے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر چاہتا ہی تو اس
امر کو کہ پھر جاوے تو بجانب اپنی دار السلطنت کے اور معاملہ تیرا پوشیدہ رہے رومیونسے پس سپرد کر تو کام اپنے لشکر کا اُس شخص کو جسپر تو اعتماد
رکھتا ہو اپنی قوم سے فلیطانوس نے کہا کہ نہین کیا ہی مین نے اس کام کو اس حال مین کہ میری نیت ہو دنیا کی حکومت مین اور جبکہ گذر جائیگا یہ معاملہ
اور مدد دینگا مین اسلام اور اُسکے لوگون کو تو جاؤنگا مین بیت المقدس کو اور مقیم رہونگا مین وہان یہانتک کہ مرونگا پس کون شخص
جائیگا بجانب عرب کے ساتھ تمھارے پیام کے اور آگاہ کریگا اُنکو تمھارے عزم سے پس کہا یوقنا نے کہ جان تو اس مرکو کہ عرب سے

جاسوس ہین ہمارے نزدیک اہل حلب سے جو داخل ہین فوج مین اور مین آگاہ کرونگا اُنکو ساتھ اس حال کے اور خبر دیونگے وہ ابو عبیدہ
بن الجراح کو اس حال سے راوی نے بیان کیا ہے کہ اُسی حال مین کہ یوقنا اور فلیطانوس اور اُنکے ہمراہیون سے گفتگو مین تھے رات کے پردے مین
کہ اُسیوقت قصد کیا ایک مرد پیر نے اُنکی طرف پس جب نزدیک آئے وہ مرد پیر دیکھا اُنکو یوقنا نے اور وہ عمرو بن امیۃ الضمیری ساعی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے پس سلام کیا اُنھون نے یوقنا اور اُنکے ہمراہیون پر اور کہا کہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ جزاے خیر دے اللہ تعالی تمکو تمھارے دین کیطرف سے اور اُنھون نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا اُنسے حال حاکم رومہ اور بات چیت کا اپنی قوم سے اور اُسکے
قصد اور ارادے کا اور خوشخبری دی ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر کی کہ کل فتح ہو جائیگا شہر انطاکیہ کا اگر چاہا اللہ تعالی نے
اور دور ہو جاوینگے رومی اُس سے **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے دیکھا تھا
شب فتح انطاکیہ مین کہ گویا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کرتے ہین اُنپر اور ارشاد فرماتے ہین یا ابا عبیدۃ ابشر فوان
اللہ ورحمتہ غدا تفتح المدینۃ صلحا علی یدیک وان صاحبہا ودمتہ الکبیر قد جمع من امرہ کما مع یوقنا کذا وکذا وہم بالقرب
من جیشک فتنفذ الیہم بایجاز الامر راوی نے بیان کیا ہے کہ بیدار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اور بیان کیا اُنھون نے اپنے خواب کو
خالد بن الولید سے اور بھیجا عمرو بن امیۃ الضمیری کو جیسا کہ بیان کیا ہمنے پس جب سنا فلیطانوس نے یہ حال کانپنے اور تھرتھرانے لگا بدن اُسکا
اور کہا اُنھون نے کہ گواہی دیتا ہون مین اس امر کی کہ یہی دین پائدار اور وہ راہ راست ہے پھر معاودت کی اُنھون نے اور گھومے وہ گھر لشکر
بادشاہ کے گویا وہ نگاہبانی کرتے تھے لشکر کی پس اُسی حال مین کہ یوقنا جدا ہوے تھے مع اپنے ساتھیون کے فلیطانوس سے
اور مضبوط کیا تھا اُنھون نے اپنے ارادے کو جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہے کہ اُسیوقت حاجب بادشاہ کا آیا سامنے اُنکے اور مشعلین اُسکے سامنے
تھین اور نکلا تھا وہ انطاکیہ سے اور آگے اُسکے ضرار بن الازور اور رفاعہ بن زہیر اور دو سو قیدی تھے اور میل کیا تھا بادشاہ نے
اُنکے قتل پر اُس رات مین پس جب دیکھا اُنکو یوقنا نے کہا اُنھون نے حاجب سے کہ کیا کام کرنیکا ارادہ کیا ہے بادشاہ نے اُنکے ساتھ حاجب نے
کہا کہ میل کیا ہے اُسنے اُنکے قتل کا اور ڈالیگا کل اُنکے سروں کو بجانب مسلمانون کے پس جب سنا یوقنا نے یہ حال اندھیرا ہو گیا دن اُنکی
آنکھون مین اور کہا اُنھون نے کہ ای حاجب کبیر تو جانتا ہے اس امر کو کہ کل لڑائی واقع ہونیوالی ہے ہمارے اور عرب کے بیچ مین پس جب
مار ڈالوگے تم ان لوگونکو اور پھینکوگے اُنکے سروں کو عرب کی طرف پس نہ پاوینگے وہ ہم مین سے کسیکو مگر یہ کہ مار ڈالینگے وہ اُسکو پس
ڈر تو اللہ کو اور نہ جلدی کر تو اور پھیر تو بادشاہ کو اُنکے معاملے مین اور چھوڑ دے تو اُنکو میرے پاس یہانتک کہ دیکھے تو کہ کس چیز کیطرف
بازگشت ہوتی ہے ہمارے اور اُنکے معاملہ کی پس چھوڑ دیا حاجب نے قیدیون کو نزدیک یوقنا کے اور گیا وہ بادشاہ کے پاس
تھا اور بات چیت کی اُسکے ساتھ اُنکے مقدمہ مین بادشاہ نے کہا کہ چھوڑ دے تو اُنکو دستق کے ہاتھ مین پس پھرا حاجب یوقنا کے
پاس ساتھ پیام بادشاہ کے اور کہا کہ تم نگاہ رکھو اُنکو کہ تمھین مہتمم ہو اُنکی حفاظت کے پس لیا اُنکو یوقنا نے اور لیگئے اُنکو اپنے خیمے مین اور
دشوار گذرا اُنپر تکان اُنکا انطاکیہ سے اسواسطے کہ یوقنا نے قصد کیا تھا اُنکے سبب سے مالک ہو جانے شہر کا پس جب آئے وہ یوقنا کے نزدیک

رہا کر دیا اُنکو قید سے اور دے دیے اُنکو ہتھیار اور بیان کیا اُنسے حال قصد فلیطانوس کا بادشاہ پر قابض ہو جانیکے باب مین پس کہا ضرار بن الازور نے کہ قسم ہی خدا کی ہر آئینہ راضی کرینگے ہم پروردگار کو کل وقت اپنے جہاد کرنیکے اُسکی راہ مین اور نہین رکھا اور چھوڑا یوقنا نے اُنکو اپنے خیمے مین بلکہ متفرق اور جدا کر دیا اُنکو اپنے یگانون کے پاس اور ہر مرد کے پاس اُنمین سے ایک کو بھیجدیا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جسنے حکم دیا مکانے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قید خانہ انطاکیہ سے وہ ہرقل نہ تھا اور ہرقل نے لیلیا تھا اُنکو اور ڈالدیا تھا اُنکو اپنے قید خانہ مین اور نہین جانا تھا یوقنا نے کہ بعد اُسکے بادشاہ نے اُنکے ساتھ کیا معاملہ کیا اور نہین حکم کیا تھا اُنکے نکالنے کا قید خانے سے واسطے قتل کے مگر بالیس بن ریبوس غلام بادشاہ نے اور دیکھا تھا اُسنے بادشاہ کو اپنے خواب مین یہ کہ گویا ایک شخص اُترا ہی آسمان سے اور پلٹ دیا اُس شخص نے اُسکو تخت سے اور گویا تاج اُسکا اُڑ گیا اُسکے سر سے اور گویا ایک شخص کہتا ہی کہ نزدیک ہوا زوال تیرے ملک کا سو یہ ہی اور تحقیق دور ہوئی دولت بدبختی اور دور ہوئی سختی اور لایا اللہ تعالی مذہب اہل نفاق کو اور گویا اُس شخص نے پھونکا اُسکے لشکر مین پس روشن کر دیا اُسنے آگ کو پس بیدار ہوا ہرقل بحالت خوفناکی کے اور تعبیر بیان کی اُسنے اس خواب کی ساتھ زوال اپنے ملک کے اور یہ کیا کیا تھا اُسنے خزانے اور اسباب اور اُن چیزون کو جسپر وہ اعتماد کیا کرتا تھا اور ڈالدیا تھا اِس سبکو کشتیون مین قبل اُترنے مسلمانون کے اُسکی طرف اور بہت جمع کیا تھا کھانے اور سامان اور لڑائی کو پس جب دیکھا اُسنے اصل اُنمین وہ معاملہ جو دیکھا اُسنے اپنے خواب مین بھیجا اُسنے اپنی بیٹی اور سب عورتون کو بجانب کشتیونکے بحالت پوشیدگی کے اپنے ارباب دولت سے اور بلایا اُسنے اپنے گھر والونکو اور آگاہ کیا اُنکو معاملے خواب سے اور بیان کیا اُسنے اُنسے قصد اپنے فرار کا اور حکم کیا اُنکو اپنے ساتھ نکلنے کا پھر بلایا اُسنے اپنے خاص غلام بالیس کو اور وہ بہت مشابہ تھا ساتھ ہرقل کے صورت مین اور پہنایا اُسکو لباس اور ٹوپی اور تاج اپنا اور کہا اُس سے کہ تو کل میری جگہ پر ٹھہرنا اسواسطے کہ مین ارادہ مکر و فریب کا عرب کے ساتھ رکھتا ہون اور بطور گاڈی بیٹھونگا مین پیچھے اُنکے پھر سوار ہوا ہرقل اور نکلا وہ مع اپنے گھر والونکے بعد اُسکے کہ پہنایا تھا اپنے غلام کو لباس اور ٹوپی اور تاج اپنا اور چلا بجانب دریا کے اور سوار ہوا کشتی مین اور روانہ ہو گیا پس اُسیوقت حکم دیا تھا بالیس نے ساتھ نکالنے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ملاقی ہوے تھے اُنسے یوقنا اور ہوا معاملہ اُنکا وہ جو بیان کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ نہین نکالا ہرقل نے انطاکیہ سے مگر یہ کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا اور سبب اُسکا یہ ہوا تھا کہ اُسنے لکھا تھا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بحالت پوشیدگی کے اپنی قوم سے یہ امر کہ میرے سر مین درد رہتا ہی نہین سکون ہوتا ہی اُسمین پس روانہ کرو تم میرے واسطے کسی دوا کو پس روانہ کی تحفی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کلاہ پس جب رکھا ہرقل نے اُسکو اپنے سر پر ٹھہر گیا درد اُسکا اور جب اُتار لیا اُسنے کلاہ کو پھر لاحق ہوا وہ درد پس تعجب کیا اُسنے اس حال سے اور حکم کیا اُسکے اُدھیڑنے کا اور دیکھا تو اُسمین یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہا اُسنے کیا اچھا اور بزرگ ہی یہ دین کہ شفا دی اللہ تعالی نے مجھکو ایک آیت سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ہوا دوسرا دن سوار ہوا لشکر مسلمانونکا اور آگے بڑھے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع لشکر زحف کے اور سوار ہوا سب لشکر کافرونکا اور گرد اُنکے فلیطانوس کا اور سوار ہوے یوقنا اور اُنکے ساتھ اُنکے عزیز اور یگانے اور وہ دو سو صحابی رسول مقبول تھے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیما کثیرا مبارکا فیہ اور

وہ چھپائے ہوے تھے اپنے تئین نیچے ہتھیار ونکے ایک جداگانہ جماعت مین کہ سوا اُنکے اور کوئی ساتھ نہ تھا پس سبکے پہلے حملہ کیا
خالد بن الولید نے ساتھ لشکر زحف کے اور بیعت کی اُنکی سعید بن زید بن عمر بن نفیل العدوی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ربیعہ بن قیس بن ہبیرہ نے اور حملہ کیا
بعد اُنکے میسرہ بن مسروق العبسی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ذوالکلاع الحمیری
نے اور حملہ کیا بعد اُنکے فضل بن عباس بن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حملہ کیا بعد اُنکے مالک اشتر نخعی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے
عمرو بن معدیکرب الزبیدی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ باقی لشکر کے رضی اللہ عنہم اجمعین اور ڈھانپ لیا لوگون
نے بسبب کثرت کے بعض کو پس ملگئی لڑائی حملہ کیا یونا اور اُنکے عزیزون نے اور حملہ کیا ضرار بن الازور اور اُنکے ساتھیون
نے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری ضرار بن الازور کی کہ دیا تھا اُنھون نے تلوار کو حق اُسکا اور لیا تھا اپنے عوض کو رومیون سے اور
جب مار ڈالتے تھے وہ کسی رومی کو پکارتے تھے واثارات ضرار اور تھا قصد اُنکا واسطے لشکر عرب متنصرہ کے اور مسلمان ہرایک اُنکے
نہین جدا ہوتے تھے اُنسے اور رفاعہ زبیر الحمیری نصیحت کرتے تھے اور شجاعت ولاتے تھے اور کہتے تھے احملوا ایاکم ان تفشلوا واعلموا ان الجنۃ
تحت ظل ذوات قصوصھا اشرقت حوصھا وسج ولدانھا وتجلی دیانھا پھر پکارا اُنھون نے یا فتیان العرب لیکن یرغب وفی تزویج احدکم
یجعل بذل نفسہ المھور ولو یدعو سنا فی الجنان من یحب ان یقوم مع الولدان من یرغب فیما قال الدیان متکئین علی رفرف خضر وعبقری
حسان ایکم یوانق بھمۃ من شمر بدر حنین پس اُسی حال مین کہ ضرار بن الازور حملہ کرتے تھے دشمنون مین اور چکھاتے تھے اُنکو
شراب تباہی کی کہ دفعۃً ملاقی ہوے وہ ایک سوار سے جو توڑتا اور پریشان کرتا تھا لشکرون کو اور وہ چلا کر کہتا تھا واثارات ضرار پس
بہ تامل نظر دیکھا ضرار نے اُس سوار کو تو وہ اُنکی بہن خولہ تھین پس کہا اُنسے کہ واسطے اللہ کے ہو نیکوکاری تمھاری ای بیٹی ازور کی مین قسم ہی
خدا کی تمھارا بھائی ضرار ہون پس متوجہ ہوئین خولہ اور سلام کیا اُنپر اور کلام ڈالنا چاہا اُنکی طرف پس کہا ضرار نے اُنسے کہ الگ رہو تم مجھسے اسواسطے کہ
مار ڈالنا ان کافرون کا بہتر اور بزرگ ہی بات چیت سے ای بیٹی میری ماں کی ملا لو تم اپنی باگ کو میری باگ سے اور اپنے نیزے کو میرے
نیزے سے اور جہاد اور کوشش کرو تم اللہ تعالی کی راہ مین پس اگر مریگا ایک ہم مین سے تو ملیگا اُسکو دوسرا قیامت کے
دن نزدیک حوض سید البشر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُسی حال مین کہ ضرار بن الازور کلام کرتے تھے اپنی
بہن سے کہ دفعۃً لشکر رومیون کا اپنے پیچھے کو پھرا اور گروہ اُنکے بھاگ نکلے اور باعث اُسکے فلیطانوس حاکم رومہ ہوے اسواسطے
کہ جب دیکھا اُنھون نے لڑائی کو بھڑکایا ہی اُسنے آگ کو اور اونچی ہوئی ہین چنگاریان اُسکی حملہ کیا اُنھون نے مع اپنے ساتھیونکے اور قابض
ہوگئے بالیس پر اور وہ اُسکو ہرقل بادشاہ جانتے تھے اور پکار کر کہا پکارنے والے نے کہ پکڑ لیا ہرقل کو اُسکے دشمن حاکم رومہ نے
پس پیٹھ پھیری رومیون نے اور میل کیا اُنھون نے بجانب فرار کے اور قتل عظیم کیا مسلمانون نے اُنمین کہ جنمین مارے
گئے تھے رومی اُسقدر مگر اجنادین اور یرموک مین اور مارے گئے متنصرہ سے قریب بارہ ہزار کے اور تلاش کیا
مسلمانون نے جبلہ بن الایہم اور اُسکے بیٹے ایہم کو پس نہ دیکھا کوئی اثر و نشان اُسکا اور نہ پائی کچھ خبر اُنکی راوی نے
بیان کیا ہی کہ بھاگ گئے وہ دونون اور پھرے لوگ اُنکے قوم کے بجانب دریا کے اور سوار ہوے ہرقل بادشاہ کی کشتیون پر اور منجملہ اُن متنصرہ کے

جوجبلہ اور اُسکے بیٹے ساتھ بھاگے پانسو آدمی اور رئیس اُسکی قوم کے تھے کہ منجملہ اُنکے عرفطہ بن عصمہ اور عروہ بن واثق
اور مرہف بن واقد اور ہجام بن سالم اور سوائے اُنکے اور لوگ تھے اور اُنھین کی نسل سے افرنج ہین اور لیا مسلمانون نے
خیمون اور گھوڑون اور ساز و سامان کو جسکی شمار اللہ تعالیٰ کو معلوم ہی اور بیس ہزار آدمی رومیون سے گرفتار ہوے اور ستر
ہزار مارے گئے اور بھاگے رومی اور منتشر ہین بعض اُنمین کے گئے بجانب انطاکیہ کے اور بعض نے طلب کیا قیساریہ کو بجانب
قسطنطین پسر ہرقل کے اور بعض اُنمین کے جا لے کنارے دریا کی طرف پس جب رکھا اہل عرب نے اپنے ہتھیارونکو اور
ٹھنڈی ہوئی آگ لڑائی کی لیجا کیا مال اسباب قیدی سامنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب دیکھا اُنھون نے اُسکو
سجدۂ شکر ادا کیا واسطے اللہ تعالے کے اور بشارت دی بعض مسلمان نے بعض کو اور آئے ضرار بن الازور و ساتھی اُنکے اور یوقنا اور
یگا نے اُنکے پس سلام کیا مسلمانون نے اُنپر اور خوش ہوے اُنکی رہائی پر اُنکے دشمنون کے ہاتھ سے اور آئے فلیطانوس و ہمراہی
اُنکے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس استقبال کیا اُنکا ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ فروگذاشت کے اور اُٹھ کھڑے
ہوے مسلمان واسطے اُنکی ملاقات کے اور آگے بڑھے واسطے اُنکی صاحب سلامت کے بڑے بڑے صحابی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا فلیطانوس نے اُنکی تواضع اور صفات پسندیدہ پس کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی یہ وہی قوم ہین جنکی بشارت
مسیح نے دی تھی پھر مسلمان ہوے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے ہاتھ پر اور مسلمان ہوے ساتھی فلیطانوس کے راوی نے
بیان کیا ہی کہ لائے فلیطانوس سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے بالیس کو پس پیش کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسپر اسلام کو اور انکار کیا اُسنے
اور ماری گئی گردن اُسکی راوی نے بیا کیا ہی کہ دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب مضبوطی انطاکیہ اور اُن لوگونکے جو اُسمین تھے پس دعا مانگی
اُنھون نے اللھم اجعل لنا الیھم سبیلا و افتح لنا فتحا مبینا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ انطاکیہ مین بادشاہ کیطرف سے ایک حاکم تھا جسکا
نام صلب بن قسطس تھا اور وہ جاہل اپنی قوم مین تھا پس ارادہ کیا اُسنے لڑائی کا شہر پناہ کی دیوار کے اوپر سے پس یکجا ہوے رئیس
لوگ رات کو بطریق کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ جاتو بجانب ان عرب کے اور مصالحہ کر تو ہمارے اُنکے بیچ مین جسقدر پر تجھسے ہو سکے پس
نکلا البطریق طرف ابو عبیدہ بن الجراح کے اور بات چیت کی اُسنے صلح کی پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے صلح کو اور مقدار اُسکی پر
اہل انطاکیہ نے صلح کی تھی تین لاکھ دینار تھے پس جب قرار پائی صلح کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم کھاتو ہمارے واسطے اس
امر کی کہ نہ غدر اور بیوفائی کرو تم لوگ ہمارے ساتھ اسواسطے کہ شہر تمہارا مضبوط اور بازار رکھنے والا اور بہت پھاٹکون اور ڈھیلون
والا ہی اُسنے کہا ہان ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کون شخص قسم دیگا اُسکو پس رکھا یوقنا نے اپنا ہاتھ بطریق کے ہاتھ پر پس
کہا اُسنے کہ تو واللہ واللہ چالیس مرتبہ ورنہ کاٹ ڈالون مین اپنے زنار کو اور توڑ ڈالون مین اپنی صلیب کو اور لعنت
کرین مجھپر شماسہ اور دیر کے لوگ اور مخالفت کرونمین دین نصرانیہ کی اور ذبح کرونمین اونٹ کو ما معمودیہ مین اور نجس کرونمین
اُسکو ساتھ پیشاب لڑکے کے اور مار ڈالونمین ہر سامنے آنیوالیکو ورنہ پھاڑ ڈالونمین کپڑے مریم کے اور سر بند اُسکا بناؤنمین ورنہ
ذبح کرونمین قسونکو اور رنگون اُسکے خون سے وطلن کے کپڑے کو ورنہ رکھونمین مذبح مین زعفران کو اور ترکیب کرونمین مضمون انجیل کی

ورنہ جانوین مسیح کو ایسا مرذہ کہ نہ اُٹھ کھڑا ہو ورنہ جانون مین مریم کو زنا کرنیوالی ورنہ رکھونمین بیچ مین خون حیض ہیودیہ کو ورنہ
بھاد ونمین قدیلون کنیسہ ماسرجس کو ورنہ بیاہ کرونمین ساتھ ہیودیہ حائضہ کے یہانتک کہ پاک ہونمین کبھی ورنہ دھوؤن مین اپنے
پیڑون کو جمعہ کی صبح کو ورنہ کھود ڈالون مین کنائس اور دیرون کو اور قبول کرون عیدون اور جماعت کو ورنہ عبادت کرونمین لاہوت
کی اور انکار کرونمین ناموس کا ورنہ کھاؤن مین اونٹ کے گوشت کو عید شعانین مین ورنہ روزہ رکھونمن رمضان کا بجالت
پیاس کے ورنہ کھاؤنمین اونٹ کے گوشت کو بجالت پکڑنے کے دانت سے ورنہ نماز پڑھون مین ہیود کے کپڑونمین اونٹ کھون مین
جیلے بنانیوالے چمڑون کے تھے اگر غدر اور بیوفائی کرونمین تمھارے اور تمھارے بھراہیو کے ساتھ اور واقع ہوا داخل
ہونا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا انطاکیہ مین اور اُنکے سامنے وہ نشان تھا جو حضرت صدیق رضی اللہ نے اُنکے واسطے
بنایا تھا اور دائین جانب اُنکے خالد بن الولید اور بائین جانب میسرہ بن مسروق تھے اذر قاری پڑھتا تھا سورۂ فتح کو اُنکے سامنے
اور برابر چلے جاتے تھے تا انیکہ پہونچے وہ باب انطاکیہ تک پس اُترے وہان اور بنایا اُسکی جگہ پر ایک مسجد کو کہ ابتک دیکھی اور پہچانی
جاتی ہو اور لیا سولی پر چڑھایا وہان کے حاکم کو پس وہانکے والی نے صلیب کو پس مار ڈالا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکو میسرہ بن
مسروق بن عمرو الخزاعی نے بیان کیا ہو کہ دیکھا ہمنے بجانب شہر کے پاک اور صاف اور بہت پانی اور اچھی چیزون کے پس نہین تھا
کوئی مسلمان مگر یہ کہ خوش اور پاک معلوم ہوا شہر اُسکو اور دوست رکھا ہمنے اس امر کو کہ اگر ٹھہرتے ہم اُسمین ایک مہینہ تو آرام
حاصل کرتے ہم اپنی مشقتون سے پس نہین چھوڑا ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے وہان ٹھہرنے کو مگر تین دن پھر لکھا اُنھون نے ایک
خط فتح کا بنام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدۃ عامر بن الجراح
سلام علیك فانی احمد الله الذی لا اله الا هو علی امارزقنا من الفتح والغنیمة والنصر اعلمك یا امیر المومنین ان الله قد فتح علی المسلمین
کرسی النصرانیة ومدینة الطاعیة العظمی انطاکیه وقتلت والیها وکسرت عساکرهم ونصرنا الله علیهم وهرب هرقل فی بحر بمرا کبه
وافی لم اقتها بطیبها وانی خشیت علی المسلمین ان یواقفهم حسن هواها وان یغلب حب الدنیا علی قلوبهم فیقطعهم
ذلك عن طاعة ربهم وانی معول علی المسیر الی حلب وانا منتظر امرك فان امرتنی ان اسیر الی آخر الدروب فعلت وان امرتنی بالمقام
اقمت واعلم یا امیر المومنین ان العرب لطغام قد نظروا الی نساء الروم وبناتهم قد عتمهم انفسهم الی التزویج فمنعتهم من ذلك وانی
اخشی علیهم الفتنة الا من عصمة الله وشرح صدرا فعجل امرك وسلام علیك وعلی المسلمین ورحمة الله پھر لپیٹا خط اُنھون نے
اور مہر کی اُسپر اور کہا کہ ای گروہ مسلمانونکے کون شخص تم مین کا لیجاویگا اس خط کو پاس امیر المومنین کے پس جلدی کے ساتھ منظوری
کی زید بن وہب غلام عمرو بن سعید نے اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار مین پہونچاؤنگا اسکو اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ ای زید تم مختار اپنے کام کے نہین ہو بلکہ تم مملوک ہو پس ہرگاہ تمھارا ارادہ جانیکا ہو تو پوچھو تم اپنے مالک عمرو سے
کہ اجازت دیوین وہ تمکو اس امر کی پس جلدی گئے زید اپنے مالک عمرو کے پاس اور رکھدئے اُنکے سر پر اور بوسہ لیا سر کا پس باز رکھا اُنھون نے کلام سے
عمرو نے اور سبب اسکا یہ تھا کہ عمرو مرد پرہیزگار رہتے اور نہین مالک تھے وہ دنیا کی چیزونسے مگر ایک تلوار اور ایک نیزہ اور ایک اونٹ

اور ایک گھوڑا اور ایک توشہ دان اور ایک کاسہ اور ایک مصحف کے اور جیتے تھے وہ اپنے حصے کو مال غنیمت سے نہین جمع کرتے تھے نہین
سے کسی چیز کو اور نہین لیتے تھے اُسمین سے مگر بقدر کھانیکے اور دیدیتے تھے اپنے گھر والونکو اور بھیجتے تھے باقی کو بجانب عمرو بن
الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیتے تھے غرباے مہاجرین اور انصار کو پس جب آئے زید بن وہب پاس عمرو
بن سعید کے تاکہ بوسہ لیوین اُنکے سر کا باز رکھا اُنھون نے زید کو اس امر سے اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو زید نے کہا کہ ای میرے مالک
اجازت دو تم مجکو اس امر کی کہ ہو نہین قاصد مسلمانونکا ساتھ خوشخبری کے بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پس کہا عمرو بن سعید
نے آیا چاہتے ہو تم اس امر کو کہ ہو تم خوشخبری پہونچانے والے مسلمانون کے اور مین باز رکھون تمکو اس امر سے تو مین اس حال
مین ناکس اور بخیل ہونگا جاؤ تم جسطرح سے چاہو کہ تم آزاد ہو واسطے خوشنودی اللہ تعالی کے اور مین امید رکھتا ہون بسبب
تمھارے آزاد کرینگے اس امر کی کہ حرام کرے مجکو میرا پروردگار آتش دوزخ پر جب زید بن وہب نے سنا یہ کلام اُنکا پھر سوار ہوے وہ اونٹنی پر جو دی تھی اُنکو
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بعد اسکے کہ بیان کیا اُنھون نے حال اجازت دینے اپنے مالک کا پھر سوار ہوے وہ اونٹنی پر جو دی تھی اُنکو
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شتر ہاے یمن سے اور وہ تیز رو اونٹنی تھی اور زید چلے جاتے تھے اور طلب کرتے تھے راہ نزدیک کو
زید بن وہب نے بیان کیا ہے کہ آیا مین مدینہ طیبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور باقی تھے ذیقعدہ کے مہینے مین
پانچ دن اور دیکھا مین نے مدینہ منورہ مین انقلاب اور وہان کے لوگون مین ایک شور عظیم اور وہ لوگ دوڑتے تھے بجانب
دروازے بقیع کے پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ اُنکے واسطے کوئی معاملہ درپیش ہے پس تہیت کی مین نے اُنکی تاکہ دیکھو نمین کہ اُنکا
حال کیا ہے اور مین کہتا تھا کہ وہ کسی لڑائی کا ارادہ رکھتے ہین پس سلام کیا مین نے ایک مرد مسلمان پر تاکہ حال پوچھون مین اُس سے
پس جواب دیا اُسنے مجھکو سلام کا اور جب دیکھا اُنھون نے میری طرف پہچانا مجکو اور کہا کہ تم زید بن وہب ہو مین نے کہا ہان اُس
مرد نے کہا اللہ اکبر ای زید تمھارے پیچھے کیا خبرین ہین پس کہا مین نے بشارت اور فتح اور غنیمت ہے پس کیا کام کیا امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اُس مرد نے کہا کہ امیر المومنین باہر مدینہ منورہ کے ہین ارادہ رکھتے ہین حج بیت اللہ الحرام
کا اور نکلے ہین وہ ساتھ ازواج نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاکہ حج ادا کرین اُنکے ساتھ اور لوگ اُنکو رخصت کرتے ہین
زید بن وہب نے بیان کیا ہے کہ اُترا مین اونٹنی سے اور باندھدیا مین نے اُسکو ساتھ بڑھی ہوئی اُسکی مہار کے اور گیا مین
دوڑتا ہوا تا انیکہ ٹھہرا مین سامنے امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور وہ جاتے تھے پاپیادہ اور پیچھے اُنکے غلام
برقا چلاتے تھے اُنکے اونٹ کو اور تحقیق اُسکو آراستہ کیا تھا ساتھ گلیم قطوانیہ کے اور توشہ اور کاسہ اُنکا اُسی پر تھا اور
ہودج سواری کے اُنکے سامنے چلنے والے تھے اور دائین جانب اُنکے حضرت علی رض اور بائین جانب حضرت عباس رض تھے
اور پیچھے اُنکے ایک جماعت مہاجرین تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وصیت کرتے تھے اُنکو واسطے حفاظت مدینہ منورہ کے پس جب
ٹھہرا مین سامنے اُنکے پکار کر کہا مین نے السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت عمر نے کہا وعلیک السلام تم کون ہو
اور کہانسے آئے ہو پس کہا مین نے کہ یا امیر المومنین مین وہب مولی عمرو بن سعید کا ہون آیا ہون خوشخبری دینے حضرت

عمر نے کہا خوش رکھے اللہ تمکو ساتھ نیکی کے کیا خوش خبری ہی تمھارے پاس کہا مین نے یہ خط تمھارے عامل ابو عبیدہؓ کا ہی
خبر دیتے ہین وہ تمکو اس امر کی کہ اللہ تعالی نے فتح کیا اُپر انطاکیہ کو پس جب سنا حضرت عمرؓ نے ذکر انطاکیہ اور اُسکی فتح کا گر پڑے وہ واسطے
اللہ کے بحالت سجدے کے در آنحالیکہ رگڑتے تھے اپنے مُنھ کو مٹی مین پھر اُٹھایا اُنھون نے اپنے سر کو اور خاک آلودہ ہو گیا تھا مُنھ
اُنکا اور ڈاڑھی اُنکی اور وہ کہتے تھے اللھم لک الحمد والشکر علی نعمتک البالغۃ پھر کہا اُنھون نے لاؤ تم خط کو رحمت کرے اللہ تعالے
تمپر پس سپرد کیا مین نے خط اُنکو پس جب پڑھا اُنھون نے مضمون خط کو روئے پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ کس چیز سے ہے رونا
تمھارا حضرت عمرؓ نے کہا اُس چیز سے جو کیا ابو عبیدہ نے ساتھ مسلمانون کے تحقیق نفس بڑا حکم کرنیوالا ہی برائی کا پھر دیا حضرت علیؓ نے اُسکو
پس پڑھا اُنھون نے اُسکو انتہا تک زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ پھر دیکھا مین نے حضرت عمرؓ کو بعد اُسکے کہ سکون ہوا اُنکو رونے
سے زیادہ ہوئی خوشی اُنکی پھر متوجہ ہوے وہ میری طرف اور کہا کہ اے زید اگر پھر جاؤ تم اور نفع حاصل کرو تم روغن زیتون اور
انجیر اور انگور انطاکیہ کے کھانے سے پس شکر کرو تم اللہ تعالے کا پس کہا مین نے یا امیر المومنین یہ ایام میوہ جات کے
نہین ہین پھر بیٹھے حضرت عمر زمین پر اور منگایا دوات اور کاغذ کو اور خط لکھا ابو عبیدہ بن الجراح کو اس عبارت سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر الی عاملہ بالشام سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ وشکرہ
علی ما وھب من انظر المسلمین وجعل العاقبۃ للمتقین ولیزل عینا لطیفا واما قولک انک لم تقدر انطاکیہ بطیبھا فان اللہ
عز وجل لم یحرم الطیبات علی المتقین الذین یعملون الصالحات فقال فی کتابہ یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا
انی بما تعملون علیم فکان یجب علیک ان تریح المسلمین من تعبھم وتدعھم یغدون فی مطعمھم ویروحون الا بدان بما قد نصبت فی
قتال من کفر باللہ واما قولک انک منتظر امری الذی امرک ان تدخل الدروب خلف العدو فانک شاھد
واذا غائب وقد یری الشاھد ما لا یری الغائب وانت بحضرۃ عدوک وعیونک یاتیک بالاخبار فی کل وقت فان رایت
ان دخولک الی الدروب بالمسلمین صواب فابعث الیھم السرایا واخرج معھم الی بلادھم وضیق علیھم المسالک وابعث مسلحۃ
من یدل بھم علی الطریق ممن تثق بہ من المتھم تا وان طلبوا منک الصلح فصالحھم واوف بما تقدم واما قولک ان العرب
ابصرت نساء الروم وبناتھم فرغبت فی التزویج فمن احب ذلک فدعہ ان لم یکن لہ اھل یا یجاز ومن اراد ان
یشتری الاماء فدعہ فلذلک اصنون لفروجھم والسلام علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا
خط کو اور ثبت کیا اُسپر مہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دیدیا زید بن وہب کو اور کہا اُسنے
روانہ ہو تم اسکو لیکر رحمت کرے اللہ تمپر اور شریک کرو تم عمر کو اپنے ثواب مین پس لیا زید بن وہب
نے خط کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اور قصد کیا اُنھون نے چلنے کا پس متوجہ ہوے
اُنکی طرف حضرت عمر اور کہا کہ ٹھہرو تم اپنی روش یک نرم پر اے زید تا انیکہ توشہ دین تم کو عمر
اپنے کھانے سے پھر حضرت عمرؓ نے بٹھایا اپنے اونٹ کو اور نکالا اُنھون نے زید کے واسطے

صاع جرمے اور ایک صاع ستو کا اور کہا اُن سے کہ تم اسکو اور معذور جانو عمرؓ کو اسواسطے کہ اسی قدر اُن کے امکان مین تھا پھر بوسہ لیا حضرت عمرؓ نے زید کے سر کا پس روئے زید اور کہا کہ یا امیر المومنین نہین پہونچا مین اس حد کو کہ بوسہ لوتم میرے سر کا حالانکہ تم سردار مسلمانون کے اور ساتھی اور مقرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو اور تمھین پر ختم کیا تھا اللہ تعالی نے اربعین کو پس روئے عمر اور کہا اُمید رکھتا ہون مین یہ کہ بخشے اللہ عمر کو بسبب تمھاری گواہی دینے کیواسطے عمر کے زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور قصد کیا مین نے چلنے کا پس سُنا مین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ یہ کہتے تھے اللھم احمل علیھا واطرلہ البعیر وسھل لہ القریب انک علی کل شی قدیر پس خوش ہوا مین حضرت عمرؓ کی دعا سے اسواسطے کہ اللہ تعالی نہین روکرتا تھا حضرت عمر کی دعا کو اور چلتا تھا مین اور زمین لپیٹی جاتی تھی پیچھے سے دن میری اونٹنی کے اور تھا مین تیرھوین دن نزدیک ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور کوچ کیا تھا اُنھون نے اُٹھا کیہ سے اور اُترے تھے دھازم مین پس جب آیا مین مسلمانون کے پاس پایا مین نے اُنمین ایک بڑا شور جو ہوتا تھا دائین جانب لشکر سے اور پوچھا مین نے اُن سے کہ کیا سبب اس شور کا ہی پس کہا گیا مجھسے کہ یہ شور بسبب خوشی اور سرور اُس چیز کے ہی جو فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانون پر اور حال اسکا یہ ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ گئے تھے بجانب کنارہاے دریاے فرات کے اور تاخت کی تھی اُنھون نے اپنے گروہ اور لوگون سے بنیج اور براعہ اور تابلس پر اور لیلیا تھا اُنھون نے مال اور غنائم کو وہان کا اور مصالحہ کیا تھا اُن لوگون نے خالد بن الولید سے اس امر پر پورا اقرار کہ پھیر دیوین خالد بن الولید اُنکے مال اور غنائم اور لوگون کو اور تحقیق پھیر دیا یہ سب خالد بن الولید نے اُنکو اور فتح کیا خالد بن الولید نے اُن مقامات کو از روے صلح کے اور واقع ہوئی فتح بنیج اور براعہ اور تابلس اور قلعہ نجم کی اور وہ ایک پُل تھا بنیج کا پیچ کے عشرۂ ماہ محرم سنہ اٹھارہ ہجری مین مصالحہ کیا تھا وہان کے لوگون نے بعد اسکے کہ پھیر دیا تھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنکے مالونکو ڈیڑھ لاکھ دینار پر اور چھوڑ دیا تھا خالد بن الولید نے وہان کے حاکم جرفاس کو کہ چلا جاوے وہ مع اپنے مال اور اسباب اور لونڈی اور غلام اور گروہ کے بجانب شہرہاے روم کے اور حاکم کیا تھا خالد بن الولید نے بنیج پر عبادہ بن رافع یمنی کو اور پل پر نجم بن مفرج الفہری کو اور نام اس پل کا اُنھین کے نام سے رکھا گیا اور حاکم کیا براعہ پر اوس بن خالد ربعی اور تابلس پر بادر ابن عون الحمیری کو اور بنایا اُنکے واسطے ایک قلعہ اور اُنھین کے نام پر اُسکا نام رکھا اور پھرے تھے خالد بن الولید مع مالون کے بروز آنے زید بن وہب کے مدینۂ طیبہ سے زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ آیا مین بجانب خیمہ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور وہ بیٹھے تھے اور اُنکے پہلو مین خالد بن الولید تھے اور آگے لایا گیا تھا اُنکے واسطے مال صلح کا پس بٹھایا مین نے ناقہ کو اور آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور سلام کیا مین نے اُنپر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما پر اور دیدیا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح کو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا اور آگاہ کیا مین نے اُنکو حضرت عمر کے کلام سے پس توڑا اور کھولا اُنھون نے خط کو اور پڑھا اپنے دلمین

پھر اعادہ کیا مسلمانونپر اُسکے پڑھنے کا آئے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بذات خود مسلمانونپر اور کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے بتحقیق امیر المومنین نے چھوڑ دیا ہی معاملہ داخل ہونے ان بہادرون کے درونین مجھپر اور کہا ہی اُنھون نے کہ تم حاضر اور دیکھنے والے اور مین پوشیدہ اور دور رہون اور مین نہین کرتا ہون کسی چیز کو مگر تمھاری راے سے پس کیا مشورہ دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس چپ رہے مسلمان اور کچھ جواب نہین دیا اُنکو پس اعادہ کیا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے اپنے کلام کو اور کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے اس شام کا اللہ تعالی نے تمکو مالک کردیا اور باہر کردیا تمھارے دشمنونکو اُس سے ساتھ ذلت اور خواری کے اور وارث کردیا تمکو اللہ تعالی نے اُنکی زمین اور گھرون اور مالون کا جیساکہ وعدہ فرمایا تھا ہمسے اللہ اور اُسکے رسول نے پس کیا مشورہ دیتے ہو تم اس امر مین آیا داخل ہوگے تم ان درونین بجانب اپنے دشمنونکے پس سکوت کیا لوگون نے اور کچھ جواب نہین دیا پھر اعادہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے کلام کو تیسری مرتبہ اور کہا کہ یہ کیا خاموشی ہی آیا بددلی لاحق ہوئی ہی تمکو بعد شجاعت کے یا کاہلی ہی بعد خوشی کے یا اکتفا کیا ہی تمنے کارہاے نیک سے آیا نہین باقی رہین تمپر برائیان اور نیکیان تمھاری بہت نہین تمپر کوئی گناہ اور برائی پس خواہش اللہ غالب اور بزرگ کی تو ہی پس خواہش کرو تم اُسکی طرف اور سوال کرو تم اُس سے اس امر کا کہ اعانت کرے وہ تمھاری جہاد پر کہ یہ امر بہتر ہی تمھارے واسطے دنیا اور اُس چیز سے جو دنیا مین ہی پس سبکے پہلے جواب دیا اُنکو بسرہ بن مسروق العبسی نے اور کہا کہ ای سردار ہم نہین چپ رہے بسبب کسی خوف کے جو لاحق ہو ہمکو یا بسبب کسی بے صبری کے کہ چھپا لیا ہو ہمکو بعض ہمین لیکن دیکھتے تھے بعض کو اور جان لو تم ای سردار اس امر کو کہ ہمارے واسطے کوئی سوداگری نہین ہی اور نہ کوئی کام سوای جہاد کے واسطے دشمنان خدا کے اور طلب کرنے اُس چیز کے جو اللہ کے نزدیک ہی اور ہم تمھارے سامنے ہین پس جس کام کا تم حکم کروگے ہم اُسکو کرینگے پس تمھارا حکم دینا ہی اور ہمارا کام اطاعت کرنا واسطے اللہ تعالے اور واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور واسطے سردار کے ہی آیا نہین ہی یہ امر کہ مین نہین مالک ہون مگر اپنی جان کا پس متوجہ کرو تم مجکو جہان کہین چاہو کہ پاؤگے تم فرمانبرداری کرنیوالا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ ای گروہ مسلمانونکے جس کسی کی کوئی راے ہو اور موجود ہو اُسکے پاس کوئی مشورہ پس بیان کرے وہ اُسکو اور ظاہر کرے اُس امر کو جو اُسکی راے ہو پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ قسم خدا کی کہ پھر جانا ہمارا طلب اور تلاش قوم سے سستی اور عاجزی ہی ہمپر اور سرزنش ہی ہمارے دین پر و طلب اور تلاش کرنا دشمنونکا مال غنیمت اور تائید ہی اور جس امر کا مین تمکو مشورہ دیتا ہون ای مرد امین وہ یہ ہی کہ بھیجو تم لشکر کو سرگھائی اور درے کیطرف ان درونسے پس یہ امر باعث ضعف اور سستی دشمن کے دل کا ہوگا اور ٹھنڈی ہونگی اُسکے سبب سے آنکھین مسلمانونکی پس دعاے خیر دی اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح نے اور کہا اُنھون نے کہ یا ابا سلیمان مین یہ مناسب دیکھتا ہون کہ بناؤن مین ایک نشان واسطے سروق العبسی کے اور روانہ کرونمین اُنکو اور اُنکے ساتھ یمن کے لوگ ہون اسواسطے کہ پہلے اُنھین نے جلدی کی ہی اس راے مین اور منظور کیا اور مشورہ دیا ہی اُنھون نے اُسکا پس دے آوین وہ درون مین اور غارت اور تاخت کرین وہ اُن مقامونپر جو نزدیک ہین دشمن کے شہرونسے اور پھر آوین ہمارے پاس اگر چاہا اللہ تعالی نے ساتھ آگئی حال شہرونکے پس عمل کرینگے ہم موافق اُسکے خالد بن الولید نے

کہا کہ پہونچے تم اچھی رائے کو رحم کرے اللہ تعالیٰ تم پر پس لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک پورے نیزہ کو اور بنایا اُسکے سر پر ایک نشان کو مثل نشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برنگ سیاہ کہ لکھا تھا اُسپر سفیدی سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور جنبش دی نشان کو اپنے ہاتھ مین اور سپرد کیا اُسکو میسرہ بن مسروق العبسی کے اور کہا کہ اے میسرہ تھے تم پہلے مشورہ دینوالے ہمکو اور نیز ساتھ روانگی کے بجانب شہر روم اور درآنے درونکے اُنکی طرف پس لو تم نشان کو اور رہو تم انجام دینے والے اس کام کے اور ایسی فتح کرو تم اُسمین کہ ہو اُس فتح مین نام اور ذکر تمھارا دنیا مین اور ذخیرہ اندوختہ عالم آخرت مین اور منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے گروہ مین اور وہانکے دلیرونسے تین ہزار مرد کو اور ایکہزار غلام کو پس جو قبائل مین کے تھے وہ کندہ اور کلان اور مَعی اور ہمدان اور سنبس اور ازد اور مذحج اور ذبیان اور احمس اور خولان اور عک اور رہاوان اور لخم اور جذام سے تھے اور سمین رئیس اور بزرگ لوگ تھے اور رہتا تھا اُنھون نے اپنے پورے ہتھیارونکو اور ظاہر کیا تھا اُنھون نے اپنے اس لباس کو جو قبائل مین مشہور تھا اُپر چادرین اور حبی اور عمامی عدنی تھے اور کمربند جسمین بندھے تھے اور جو غلام تھے پس پہنا اُنھون نے سرخ رنگ کو پس کیا اور اُنکے سر نیزہ زرد عمامے تھے حمائل کیے تھے وہ تلوارونکو اور اُنکے ہاتھ مین حربے اور نازیانے چمکنے والے تھے اور ہر غلام اُنمین کہتا تھا اپنے دلمین کہ وہ ایک لشکر پر حملہ کریگا اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے واسل ابوالہول کو مقدم اور سردار غلامونپر اور کیا ابوالہول کو تخت نشان میسرہ بن مسروق کے اور کہا کہ اے ابوالہول ہو تم آگے ان غلامون کے کہ وہ تحت اطاعت تمھارے ہین اور تم تحت نشان میسرہ بن مسروق کے اور مخالفت نکرو تم اُنکی جسمین وہ تمکو مشورہ دیوین اسواسطے کہ وہ اچھے ہین مشورہ دینے مین وہ بزرگ ہین اور وہ راستی پر ہین کام مین پس کہا اُس نے کہ مجکو برغبت اور اطاعت یہ منظور ہے اور یکسو ہوے ابوالہول اور ساتھ اُنکے غلام تھے اور قبول کیا گروہ عرب نے قول ابو عبیدہ بن الجراح کو لیکن کچھ لوگ قوم کے نے ناپسند کیا روانگی کو تحت نشان میسرہ بن مسروق کے پس کہا بعض اُن لوگون نے بعض سے کہ کیونکر بنایا ابو عبیدہ بن الجراح نے نشان کو واسطے ایک مرد کے قوم عیس سے اور چھوڑ دیا اُنھون نے رئیسون اور بادشاہون مین کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے پہونچی خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس بلایا اُنھون نے اُنکو اور کہا کہ اے آل فلان کے تم تعریف کیے گئے ہو نزدیک مسلمانونکے اور ڈرتا تھا مین نہین ہی مگر مسلمانونکیطرف سے پس نہ رہنے آوے تمھارے دلونمین بڑائی اور بزرگی پس ہلاک ہو تم اسکے سبب سے اور جان لو تم اس امر کو کہ نہین مدد اور غلبہ ہوتا ہے بسبب کثرت شمار کے اور نہ بسبب شدت مضبوطی کے بلکہ نہین عاجز اور مغلوب ہوتے ہین دشمنان خدا مگر ساتھ مدد دینے اللہ تعالیٰ کے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم اور بزرگ ہم مین کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا پرہیزگار اور ڈرنیوالا ہم مین کا ہے قسم ہے خدا کی کہ میسرہ مقدم ہین تمسے از روے سبقت کے بجانب اسلام اور ہجرت طرف دار اسلام اور صحبت رسول علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کے پس چپ ہو رہی قوم ڈر وقت سننے اس کلام کے اور جلدی کی اُنھون نے قبول کرنیمین تا اینکہ ٹھہرے وہ تحت نشان میسرہ بن مسروق کے پس جب پورے اور آمادہ ہوے وہ سب چلنے پر آئے میسرہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار نہین جانتا ہون راہ کو اور اس ملک مین ناواقف ہون اور نہین جانتا ہون کہ مین کہان داخل ہون اور کہان کو متوجہ ہون اور زمین ہلاک کرنیوالی ہے اُس شخص کو جو نہین جانتا ہے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حکم کیا ہے تمکو اپنے خط مین اس امر کا کہ مقرر کرو اور بھیجو تم ہمارے ساتھ راہبر ونکو اور ضرور ہے ہمکو راہبر سے کہ راہ بتادے اور کردیوے وہ ہمکو ایسی راہ پر کہ چلین ہم اُسپر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہر آئینہ یاد دلایا تمنے مجکو وہ امر جو مین بھولا تھا

تا اینکہ ٹھہرایا اُسکو سامنے میسرہ کے پاس کہا اُسنے میسرہ نے کہ اس گبر کا کیا حال ہی اور کہان سے تم اسکو لائے ہو پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار ہمین نے سبقت کی تھی اپنے ساتھیون پر چلنے مین پس دیکھا مین نے ایک شخص کو کہ ظاہر ہوتا تھا وہ کبھی اور چھپ جاتا تھا کبھی پس جلدی کیا مین اُسکی طرف پس وہ یہی شخص تھا مین نے اسکو پکڑا پس بلایا میسرہ بن مسروق نے ایک مرد کو معاہدین سے جو اُنکے ساتھ تھے جب آیا وہ معاہدی کہا میسرہ نے کہ سوال کر تو اس گبر سے کہ کیا خبر ہی اُسکے نزدیک خبر رومیون سے پس متوجہ ہوا معاہدی کی طرف کہ آیا کہ سوال کرتا تھا وہ رومی سے اور زیادہ کیا معاہدی نے اُسکے ساتھ کلام کو اور لوگ چپ تھے پس جب طول دیا معاہدی نے گفتگو کو ساتھ رومی کے کہا اُس سے میسرہ بن مسروق نے کہ سختی ہو تجھپر یہ گبر کیا کہتا ہی معاہدی نے کہا کہ ای سردار یہ کہتا ہی کہ جب بادشاہ در آیا اور سوار ہوا دریا مین قصد کیا اُسنے قسطنطنیہ کا مع اپنے گھر والون کے اور قصد کیا اُسکے پاس کے بھاگے ہوے رومی اور سوائے اُنکے اور رومن نے ہر جگہ سے اور خبر پہونچی بادشاہ کو یہ کہ انطاکیہ فتح ہوگئی از روے صلح کے اور مارا گیا حاکم اُسکا سولی پر پس دشوار گذرا بادشاہ پر یہ امر اور رویا اور کہا اُسنے السلام علیک یا ارض سوریۃ الی یوم القیامۃ پھر بھیجا کیا اُسنے اپنے بطارقہ اور حجاب کو او کہا مین ڈرتا ہون عرب سے اس امر کو کہ داخل ہوے ہین وہ ہماری تلاش کو بجانب رومن کے پھر تیار اور آمادہ کیا بادشاہ نے ایک لشکر تیس ہزار کا ہمراہی مین بطریق کے کہ حفاظت کرتے ہین وہ اُسکی واسطے رومن کے پس کہا میسرہ نے معاہدی سے کہ ہمارے اُنکے بیچ مین کسقدر فاصلہ ہی معاہدی نے کہا کہ یہ رومی بیان کرتا ہی کہ تمھارے اور اُنکے بیچ مین دو فرسخ ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا میسرہ نے یہ حال جھکا لیا اُنھون نے سر کو بجانب زمین کے در انحالیکہ نہین پھیرتے تھے وہ کسی جواب کو اور نہین آغاز کرتے تھے بات چیت کو پس کہا اُسنے ایک مرد نے قوم سہم سے جنکا نام عبداللہ بن حذافہ سہمی تھا اور وہ دلیران اور بہادران مسلمین سے تھے اور اُنکے پاس ایک عمود لوہے کا تھا کہ اُس سے لڑتے تھے لڑائی مین اور اُٹھائے تھے وہ سوا اُسکے اور تھے وہ نرم اور مہربان لوگ نہین پس اُنھون نے میسرہ سے کہا کہ کیا ہوا ہی مجھکو کہ مین دیکھتا ہون تمکو ای سردار سر جھکائے ہوے بجانب زمین کے مثل سر جھکائے گھوڑے کے آواز لگام سے حالانکہ ایک مرد ہم مین کا لڑیگا ایکہزار رومی سے پس کہا میسرہ نے کہ قسم ہی خدا کی یا عبداللہ کہ نہین سر جھکایا مین نے از روے خوف اور بے صبری کے ولیکن ڈرتا ہون مین مسلمانو نیز اس امر کو کہ مبتلا ہے بلا و مصیبت ہو وین میرے نشان کے نیچے اور وہ پہلا نشان ہی کہ داخل ہوا ہی درو نہین پس ملامت اور سرزنش کرینگے مجھپر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور جو چرواہا ہی پوچھا گیا ہی وہ اپنی رعیت سے پس کہا مسلمانون نے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین پرواہ کرتے ہین ہم موت کی اور نہین اندیشہ کرتے ہین ہم در گذرنے مین اسواسطیکہ ہمنے بیچدیا ہی اپنی جانونکو اللہ تعالی کے ہاتھ مین اور جو شخص جانتا ہی اس امر کو کہ وہ جائے فانی ہی اس دنیا کے گھر سے بجانب گھر آخرت کے پس نہین پرواہ کریگا وہ اُس چیز کی جو پہونچیگی اُسکی طرف کافرون سے پھر کہا میسرہ نے کہ ای لوگو آیا مناسب دیکھتے ہو تم اس امر کو کہ ہم بلائی ہون اور بھیجین اُنسے اپنی اسجگہ پر یا چلین ہم بجانب اُنکے پس کہا مسلمانون نے کہ پوچھو تم اس گبر سے کہ اگر ہووے یہ جگہ ہمارے لیے زیادہ کشادہ قوم کی جگہ سے تو ٹھہرین ہم پس پوچھا معاہدی نے گبر سے پس کہا اُسنے کہ نہین بعد عموریہ کے کوئی جگہ زیادہ کشادہ اس مرج سے پس اگر قصد کیا ہی تم نے

کی لڑائی کا پس ٹھہرو تم اور اگر پھر جاؤ گے تم اپنے پیچھے کو تو یہ بہتر ہوگا تمھارے واسطے پیش از یکہ آوے تمپر دشمن تمھارا پس عرض کیا میسرہ بن مسروق نے اس گبر پر اسلام کو پس انکار کیا اُسنے پس حکم کیا میسرہ نے اُسکے قتل کا پس لوگ اس حال مین تھے کہ دفعتہً بلند ہوے اور دکھائی دیے نشان اور صلیبان رومیون کے پس اُترے وہ لوگ نزدیک جگہ مین مسلمانونسے اور تھے وہ مثل پھیلی ہوئی ٹیڑی کے پس روشن کیا اُنھون نے اپنی آگون کو رات مین پس جب دوسرا دن آیا نماز صبح کی پڑھی میسرہ بن مسروق نے ساتھ لوگون کے پس جب فارغ ہوے سلمان نماز سے کھڑے ہوے اُنمین میسرہ بن مسروق بحالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا اُنھون نے ایھا الناس ھذا الیوم لھا بعدہ الان لیتکم ھذا اول رایۃ رفعت الا رھوب واعلموا ان جیش اخوانکم متطاول یفعلکم واعلموا ان الدنیا دارھم والاخرۃ دارکم مستقر و سمعوا ما قال نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الجنۃ تحت ظلال السیوف فلا تنظروا الی اقلتکم وکثرۃ اعدائکم فقال عز وجل کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین پس کہا مسلمانون نے کہ اے میسرہ سوار ہو تم ہمکو لیکر بجانب اُنکے ٹھہرنے کے پس تحقیق ہم اُمید رکھتے ہین مدد اور غلبہ کی اُنپر اگر چاہا اللہ تعالے نے پس خوش ہوے میسرہ اُن کے کلام سے اور اُسی وقت وہ سوار ہوے اور اُن کے سوار ہونے سے سب لشکر سوار ہوا اور جدا ہوے غلام عرب سے اور ٹھہرے وہ نیچے نشان ابوالھول کے اور اکٹھے ہوے مسلمان نیچے نشان میسرہ بن مسروق کے اور ہوشیار ہوگئے وہ اپنی جانون پر واسطے اپنے دشمنون کے اور طلب مدد کی اُنھون نے اللہ تعالی سے جو بہترین مدد کرنیوالونکا ہے اور کہا میسرہ بن مسروق نے قبل اپنے حملہ کرنے کے بطور وصیت کے ایھا الناس انی اوصیکم بتقوی اللہ وحدہ لا شریک لہ وکونوا کقوم اشرف علیھم الموت فلم یجدوا منہ محیصا ولاحت لھم الجنۃ بحذافیرھا فانظروا الی ما اعد اللہ لھم فیھا فاجبوا الرعۃ لدخول الجنۃ امامکم وانتم الیوم جیش الاسلام پھر آراستہ کیا میسرہ نے اُنکو میمنہ اور میسرہ اور قلب اور دونون بازو مین پس مقرر کیا اُنھون نے میمنہ پر عبداللہ بن حذافہ السہمی کو اور میسرہ پر سعد بن سعید الحنفی کو اور آگے غلامونکو اور وہ ایک ہزار غلام تھے ساتھ لباس رنگین سُرخ کے اور اُنکے ہاتھونمین حربے اور تلوارین تھین اور ٹھہرایا اُنکو آگے فوج قلب کے اور نشان ابوالھول کے ہاتھ مین تھا اور کان لگائے تھے میسرہ ابوالھول پر پس نہین سُنا گیا ابوالھول سے کوئی کلمہ بلکہ خاموش تھے اور کچھ نہین بولتے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ سوار ہوا لشکر رومیون کا اور بڑھایا اُنھون نے اپنی صفون کو تین صف مین کہ ہر صف مین دس ہزار تھے اور آگے اُنکے صلیبان اور اُن لوگون کا لباس ریشمی تھا اور اچھے سامان سے تھے پس جب برابر ہوئین صفین اُنکی نکلا ایک مرد رومیون کے لشکر سے جو سمجھتا تھا کلام کو زبان عربی مین اور تھا وہ منتصرہ عرب غسان سے پس نزدیک ہوا وہ مسلمانونکے لشکر سے اور کہا اُسنے کہ ظالم کو اُسکا ظلم ہمیشہ پھیرتا اور روکتا ہے آیا نہین کفایت کی تمکو اُس چیز نے جسکے مالک ہوگئے تم بڑے ملک شام سے تا اینکہ در آئے ان دروں اور بلند پہاڑون مین ہماری طرف کو نہین لائی ہین تمکو مگر ہوتین تمھاری اور یہ تیس ہزار باگین اُن لوگون سے ہین جنھون نے قسم کھائی ہے صلیب کی اس امر پر کہ نہ شکست اُٹھاوینگے وہ کبھی یا ہار ڈالے جاوینگے پس اگر چاہتے ہو تم کہ باقی رکھین ہم

تمکو پس منظور کرو تم قید ہو جاؤ گے تاکہ لیجاوین ہم تمکو بجانب ہرقل بادشاہ کے پس حکم کرے وہ تمھارے بارہ مین جس حکم کا وہ ارادہ کرے
پس نکلے بجانب اُس منتصرہ کے ابوالہول وہ اس روز اُنکے ہاتھ مین نشان تھا کہ جنبش دیتے تھے اور کہا اُنھون نے کہ سچا ہی تو اپنے
کلام مین کہ ظالم کو ہمیشہ روکنا ہی ظلم اُسکا اور یہ تیرا کہنا کہ ڈالین ہملوگ اپنے ہاتھونکو تمھاری طرف تاکہ باقی رکھو تم ہمکو پس اُسوقت مین
تو ہی ظالم ہی بسبب اپنے کلام کے جبکہ کلام کیا تو نے بدون ہمارے آزمانیکے اپنی طرف سے اور مین ایک غلام ہون غلامان عرب سے
کہ میرے واسطے رہتے والون کے نزدیک کوئی مرتبہ نہین ہی پس نزدیک ہو تو مجھسے تاکہ ڈالدونمین تجکو زمین پر بحالت بیہوشی کے تیرے
خونمین پھر واس نے آگے کیا نیزے کو اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور نیزہ مارا اُسکے پس گرادیا اُسکو گھوڑے سے بحالت مردگی کے
پس جب وہ گرا مردہ ہوکر خوش ہوے ابوالہول اپنی نیکوکاری سے اور جنبش دی اُنھون نے اپنے نیزے کو اور کہا اُنھون نے
اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ ونصر پھر گرادیا اُنھون نے ساتھ اپنے چھوٹے نیزے کے اور ظاہر کیا اور چمکایا اپنے نشان کو پس دیکھا رومیون نے
بجانب ابوالہول کے کہ مارڈالا ہی اُنھون نے اُنکے ساتھی کو اور خشمناک ہوے وہ اس حال سے پس نکلا بجانب ابوالہول کے دوسرا شخص گران روم سے
پس نہین چھوڑا واس ابوالہول نے اُسکو کہ نزدیک آوے وہ تا اینکہ نیزہ مارا اُسکے سینے مین پس مارڈالا اُسکو پس ڈرایا رومیونکو ابوالہول کے
کام نے اور دیکھا اُنھون نے ابوالہول کو اور کہا اُنھون نے کہ یہ شخص ایک غلام ہی غلامان عرب سے کہ کوئی ہی اُسنے ہمارے ساتھ وہ چیز جو تم
دیکھتے ہو پس کیونکر ہوگا حال ساتھ اُنکے رئیسون اور بہادرون کے پس نہین دلیری کی کسی رومی نے واس کے مقابلے مین نکلنے کی
پس اُسیوقت حملہ کیا اُنپر ابوالہول نے ساتھ نشان کے اور تھے وہ پیادہ پس مارڈالا اُنھون نے ایک کو فوج قلب سے اور پھرے
وہ پس اُسیوقت سرنشت کی بعض رومیون نے بعض کو اور قصد کیا اُنھون نے حملہ کا مسلمانونپر اور مسلمانون نے بھی تعجب کیا واس کے کام سے
پس اُسی حال مین کہ واس پھرتے تھے دونون صفونکے بیچ اور پکارتے تھے لڑنے والے کو اور ڈراتے تھے اور ڈکارتے تھے وہ مثل شیر
کے کہ دفعتہً حملہ کیا اُنپر ایک صلیب والے نے رومیون سے جسکے پیچھے دس ہزار رومی تھے اور ناگہان ہجوم کیا اُنھون نے
واس پر ساتھ لشکر کے اور دیکھا مسلمانون نے بجانب مشرکین کے کہ حملہ کیا اُنھون نے اُنکے ساتھی پر پس پکارا میسرہ بن مسروق نے
مسلمانونکو بالحملۃ الحملۃ پس حملہ کیا مسلمانون نے مشرکین پر اور لگے قوم میسرہ بن مسروق نے بیان کیا ہی واسطے اللہ تعالی کے
تھی نیکوکاری غلامونکی کہ سخت لڑائی لڑے وہ اور چھوڑا دیا اُنھون نے واس ابوالہول کو عین بلا کی سے اور ساتھ لیا اُنھون نے واس کو
بجانب لڑائی مشرکین کے اور کہتے تھے نحن عبید اللہ وضربنا مثل الحرایق فی اللہ تقتل من کفر باللہ راوی نے بیان کیا ہی کہ برابر جاری رہی
تمین لڑائی دن اُنکے لڑنے کے بلا فصل کہ نہین جدا ہوا بعض اُنمین کا بعض سے تا اینکہ ٹھہرا آفتاب درمیان آسمانمین گرم اور تیز ہوئی لڑائی اور
سخت ہوئی مار دھاڑ اور بے چینی مسلمان یقین رکھنے والے تھے ساتھ تائید خدا کے اور کافر یقین رکھنے والے تھے ساتھ خرابی اور خواری کے
درجدا ہوے دونون لشکر ماندگی سخت اور لڑائی سے اور مارےگئے مشرکین سے بہت لوگ اور گرفتار ہوے مسلمانون سے دس آدمی اور
وہ عدی بن طفیل اور راشد بن زہیر اور مالک بن حاتم اور سالم بن مفرج اور دارم بن صابر اور عون بن قارب اور مشعر بن حسان اور مفرج
بن عاصم اور نہار بن مرہ اور عدی بن شداد تھے اور مارےگئے پچاس مرد منجملہ اُنکے حرث بن ربیع اور سہم بن جابر اور عبد اللہ بن صاعد اور

جریر بن صالح اور عبید بن باہر اور نعمان بن بحیر اور زید بن ارقم اور ضرار ہ بن حاتم اور رداحہ بن ہبیل اور مثل ان رئیسون کے تھے اور پکڑ لیے گئے رومیون سے نو سو آدمی اور مارے گئے انمین سے قریب گیارہ سو کے پس جب جدا ہوے دونون لشکر تلاش کیا مسلمانون نے واسل کو پس نہ دیکھا انکو اپنے بیچمین پس بڑا رنج کیا مسلمانون نے اُنپر اور بے آرام ہوے لوگ بسبب اُنکی پوشیدگی کے پس تلاش کیا انکو مقتولون مین پس نہین دیکھا انکو پس زشت جانا مسلمانون نے اس امر کو اور کہا میسرہ بن مسروق نے کہ اگر ابوالہول مارے گئے پس بتحقیق مبتلاے رنج و مصیبت کیے گئے مسلمان اُنکے سبب سے اور اللہ تعالی سے شکایت کرتے ہین ہم اُس چیز کی جو پہونچی ہمکو گم ہونے ابوالہول واسل اور پکڑ جانے مسلمانونسے پھر کہا میسرہ بن مسروق نے کہ کون شخص تم مین سے چلیگا اور طلب کریگا ہمارے واسطے خبر ابوالہول واسل اور اُنکے ہمراہی مسلمانونکی جو گرفتار ہو گئے ہین پس نہین جوابدیا اُنکو کسی نے اس امر مین راوی سے بیان کیا ہے کہ پھر حملہ کیا رومیون نے مسلمانونپر اور سخت لڑائی لڑے وہ تا اینکہ ایکبر مسلمان پر دس اور ایک سو رومی تک جمع ہوتے تھے پس مار ڈالتے تھے اُسکو یا گرفتار کر لیتے تھے اور تھے میسرہ بن مسروق بجماعت چار ہزار عرب اور غلامون کے اور رومی تیس ہزار تھے پس بتحقیق جہاد اور کوشش کی مسلمانون نے اللہ تعالی کی راہ مین جیسا کہ چاہیے تھا اور میسرہ بن مسروق پکارتے تھے اُس درمیان مین اور کہتے تھے ایہا الناس اذکروا الاخرۃ واعلموا انہا اقرب الی احدکم من رجوعہ الی اھلہ فاستقبلوا الآخرۃ استقبالا الوالد تولہ تعالوا لاندبوا غیرنا وتولوا کما تولی المغر من فزع الاسد فان اصاب القوم منا غنیمۃ ان یکون ذلک وبالا منا درجۃ منہم علینا پھر پکارا میسرہ نے بلند آواز سے حطموا جفون سیوفکم واقیضوا علی انصالہا یا ایہا انکم فی ذلک طریق النجاۃ زید بن وہب نے کہا ہے نہین باقی تھا کوئی شخص مسلمانون سے جبکہ سُنا اُسنے کلام اپنے سردار کا مگر یہ کہ ڈالدیا تھا اُسنے میان اپنی تلوار کا پس نام رکھا گیا اس لڑائی کا ساتھ دو نامونکے وقعۃ مرج القبائل اور دوسرا نام وقعۃ الحطمۃ بسبب اُسکے کہ توڑ ڈالے تھے مسلمانون نے میان اپنی تلوارونکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ لڑے مسلمان تلوارونسے یہانتک کہ جاتا اُنھون نے کہ وہ نہ لوٹینگے اور مسلمان بھروسا رکھتے تھے اللہ غالب اور بزرگ پر اور رومی چلاتے تھے اپنے کلمہ کفر سے اور بایں ہمہ وہ کہتے تھے کہ غالب ہوئی صلیب اور مسلمان طلب کرتے تھے کشود کار کو اُپر اور غلام لوگ موت کی لڑائی لڑتے تھے اور مسلمان کا شعار اسدن النصر اور غلام کا شعار یا محمدا یا محمدا تھا عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ تحقیق ہم خدا کی لاحق ہوا ہمکو مسلمانونپر اندوہ اور ہم بڑے رنج اور سختی مین تھے کہ دفعۃً سُنی مین نے واسطے رومیون کے ایک آواز ذرا نیوالی پس متوجہ ہوا مین تو وہ ایک غبار تھا پس بتامل نظر دیکھا مین نے اُس غبار کو تو دفعۃً دور اور پراگندہ ہو گیا وہ غبار اور ہوا وہ غبار جیسے لشکر رومیونکے پس کہا مین نے کہ یہ کوئی لشکر ہیکہ اُنکی طرف آیا ہے پس چھوڑ دی مین نے باگ اپنے گھوڑے کی اور در آیا مین غبار مین تا کہ دریافت کرونمین کہ وہ کیا ہے اور تھے وہ رومی بڑی لڑائی مین ساتھ ایک گروہ مسلمانون سے اور مسلمان اُنکے بیچ لشکر مین تھے اور شور اُنکا بلند اور سُنا مین نے ایک کہنے والیکو کہ وہ کہتا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس کہا مین نے کہ یہ آوازین مقتولونکی ہین پس تحقیق کی مین نے آواز کی تو وہ آواز واسل ابوالہول تھی اور وہ ٹھہرے تھے نیچے اپنی سپر کے اور گرد اُنکے دس مسلمان تھے کہ بیٹھے تھے وہ

اپنی رانونکے بحال اور رومیون نے ہجوم کیا تھا اُنپر اور نہین سستی کرتے تھے وہ مسلمانونکی لڑائی مین اور ابوالموں جہاد اور کوشش کرتے تھے اُنپر
تنہا اور بازکتے تھے اپنے ساتھیونسے جب حملہ کرتا تھا مسلمانونپر کوئی گردہ مارتے تھے ابوالموں یک وار تلوارکا اُنمین اور آسانیش کرتے تھے
اُنپر اور سُنا مین نے اُنکو کہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے پس پکارا مین نے کہ ای وای اس تمھارے پیچھے کیا ہی اور تم گمان تھے کہ تحقیق رنج اگین ہوئے
ہین لوگ اور سردار میسرہ بن مسروق تمھارے سبب سے پس کہا اُنھون نے کہ ای بھائی نہین تھا مین مگر سخت لڑائی مین اور گرفتار
ہوگیا اور نا اُمید ہوگیا تھا مین اپنی جانسے یہانتک کہ چھڑایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اور یہ وقت پوچھنے کا نہین ہی
عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ دوڑا مین بجانب سردار میسرہ بن مسروق کے اور اُنھون نے رنگین کردیا تھا نشان کو کفار کے
خون سے پس پکارا مین نے اُنکو کہ ای سردار خوشخبری ہو تمکو اُنھون نے کہا گیا خوشخبری ہی تمھاری رحمت کرے اللہ تمپر آیا آئی ہی ہمکو مدد اور
کمک تمھارے ساتھیونکے پاس سے پس کہا مین نے کہ نہین ولیکن آئی ہی ہمکو مدد اور یاری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پاس سے اور تحقیق رہائی پائی واسی ابوالموں نے اور اُنکے ساتھی مسلمانون نے قید سے عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ اُسی حال مین
کہ مین بات چیت کرتا تھا میسرہ بن مسروق سے کہ اُسیوقت آئے ابوالموں اور ساتھی اُنکے اور وہ گویا در آئے اور تیرے تھے خون کے
دریا مین عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ جدا ہوے دونون لشکر پس قسم ہی خدا کی کہ نہین مارے گئے ہم مین سے زیادہ پچاس مرد سے
یا دو کم پچاس سے اور مارے گئے تھے مشرکین سے تین ہزار اور کچھ زیادہ سوائے اُنکے کہ مارڈالا تھا ابوالموں اور اُنکے ساتھیون نے اُس لشکر سے
جنھون نے گھیر لیا تھا اُنکو پس ابوالموں کیطرف میسرہ بن مسروق آئے اور قصد کیا اُنھون نے پاپیادہ ہونیکا اپنے گھوڑے سے تاکہ سلام کرین
ابوالموں پر پس قسم دلائی اُنکو ابوالموں نے اس امر کی کہ نکرین وہ ایسا اور آئے میسرہ اُنکی طرف اور مصافحہ کیا اور بوسہ لیا اُنکے
ہاتھ کا اور کہا کہ ای وامس کیونکر تھا حال تمھارا واس نے کہا کہ ای سردار جانو تم اس امر کو کہ رومیون نے مجکو گرفتار کیا تھا اور درمانے
تھے ہمکو پیرونین اور ایسا ہی کیا تھا اُنھون نے میرے ہمراہیونکے ساتھ اور نا اُمید ہوگئے تھے ہم اپنی جانون سے پس جب چھپایا رات نے
سوگیا مین پس دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور کہا آپ یہ ارشاد فرماتے ہین لا بأس علیک یا امس واعلم ان
منزلتی عند اللہ عظیما پھر کھینچا آپنے اپنے بزرگ ہاتھ سے بیڑیونکو پس کھلگئین وہ اور طوقونکو پس دور ہوگئے وہ اور ایسا ہی کیا آپنے ہمرہ ہمراہیون
کے ساتھ اور فرمایا ابشروا وانصر اللہ فانا محمد رسول اللہ پھر پوشیدہ ہوگئے آپ ہمسے پس لیا ہمنے اپنی تلوارونکو اور کھینچ لیا ہمنے اُنکو قوم کے
اوپر سے اور حملہ کیا ہمنے قوم پر پس مدد دی ہمکو اللہ نے اُنپر اور رسول اللہ نے اور یہ حال اور بیان ہمارا ہی پس شور کیا مسلمانون نے ساتھ
تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا بشیر اور نذیر پر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ بطریق قوم نے کہ جسکا نام جارس تھا جب
دیکھا اُس چیز کو جو در آئی تھی اُنکے ساتھیونپر پکجا کیا اُسنے اُنکو اپنے پاس اور کہا کہ قسم ہی حق مسیح کی تحقیق زیانکار ہوا بادشاہ اور تم اُسکی حمایت
نیوالے ہوا اور اگر نہ لڑوگے تم ساتھ سختی قصد اور ارادہ کے ہر آئینہ مارڈالونگا مین تمکو پیشتر اُنکے اور آگاہ کرونگا مین بادشاہ کو تمھارے حال
پر پس قسم کھائی اُسمین قوم نے اس امر کی کہ شکست اُٹھاوینگے وہ کبھی یا مارڈالیجاوینگے پس جب عہد لیلیا اُسنے حکم کیا آگ کے روشن
کرنیکا پس روشن کی آگ رات کو پہاڑون اور جاہاے خوفپر اور بھیجکر بلایا اُسنے تمام اُن شہر کے لوگونکو اور رومی آتے تھے ہر طرف اور ہر جگہ سے مثل

پھیلی ہوئی ٹیڑی کے پس نہین گذرے تھے اس مرکو دو دن تا اینکہ آئے رومی اور مسلمانون نے نہین پروا کی اُنکی پس جب ہوا دوسرا دن نماز خوف
کی پڑہی میسرہ نے ساتھ مسلمانونکے اور وہ پہلے اُن لوگونکے ہین جنھون نے نماز خوف پڑھی تھی اندر درون کے اور پہلا نشان جو داخل ہوا
تھا درون ہین نشان میسرہ بن مسروق کا تھا جب فارغ ہوے میسرہ اپنی نماز سے کھڑے ہوے وہ لوگونمین بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا
ایہا الناس صبرا المانن بکر فان الصبر عند نزول المصائب ولعلا رحمۃ بین اللہ لنا اذا طق فی صدور الاعداء وقلو
بہم جیش عظیم ونحن لا نقاتلھم الا بنصر اللہ وان الامیر اذا علیلۃ کان قد امرنی ان لا اعجل بکم وبیننا وبین الجیش سبعۃ
ایام وما کان ظن الامیر انا ملاقی فی مثل ھذا الجیش العرمرم پس کہا اُنسے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی نے کہ ای میسرہ کس
چیز کو تم چاہتے ہو اس کلام سے اگر تم رغبت والے ہو ہمکو لڑائی پر پس ہم زیادہ مشتاق ہین بجانب ملنے اللہ تعالی کے سخت پیاس سے
طرف ایکبار پینے پانی کے پس کہا میسرہ نے کہ نہین ارادہ کیا ہی مین نے اس کلام سے مگر تمھارے مشورہ کو اور مین مناسب دیکھتا ہون
اس امر کو کہ روانہ کرو مین کسیکو بجانب امین الامۃ کے شاید کہ مدد اور یاری کرین وہ ہماری پس کہا اُنسے سعید بن زید نے کہ ہان یہی امر
جو کہا اور مناسب دیکھا تمنے پس بُلایا میسرہ نے ایک مرد کو اہل ذمہ سے اور وعدہ کیا اُس سے بر طرح کی نیکی کا اور کہا کہ روانہ ہو بجانب
سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے شاید کہ وہ ہماری مدد اور یاری کرین اور آگاہ کر اُنکو کہ گروہ دشمن کے آملے ہین ہم مین قلعون
اور زمینون اور سب اُنکے شہرونسے اور اُترے ہین وہ ہمارے مقابلے مین اور بیان کر تو حال ہمارا راوی نے بیان کیا ہی کہ پہنا معاہد نے
لباس رسیونکا اور جدا ہوا مسلمانونکے لشکر سے بوقت غفلت کے اور چلا بطلب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کوشش کی
اُسنے اپنی جان سے چلنے مین اور نہین پھرا تھا وہ طرف کسی آرام کے تا اینکہ پہونچا لشکر مین اور اُترے ہوے تھے ابو عبیدہ بن الجراح
حلب مین پس قصد کیا اُسنے سردار کے خیمہ کا اور نہین باز رکھا اُسکو کسی نے تا اینکہ ٹھہرا وہ سامنے ابو عبیدہ بن الجراح
کے مثل بوم ہی خبر کے بسبب اُسکے کہ پہونچی تھی اُسکو ماندگی اور سختی چلنے کی پس جب دیکھا اُسکو ابو عبیدہ بن الجراح نے
اس حال مین جانا اُنھون نے کہ اُسکے واسطے کوئی معاملہ ہی پس منگایا اُسکے واسطے کھانے اور پانی کو پس کھایا اور پیا
اُسنے پس جب راحت پائی اُسنے کہا اُنھون نے اُس سے کہ تیرے پیچھے کیا ہی ای بھائی ذمی آیا ہلاک ہوا لشکر اُسنے کہا نہین
خدا کی قسم ای سردار ولیکن روانہ کیا اُنپر دشمن نے ہر قلعہ اور شہر سے لوگونکو اور گھیر لیا اُنکو لشکرون نے ہر طرف سے پھر آگاہ کیا ہی
اُسنے اُنکو اُس حال سے جو گذرا تھا اُنکے واسطے معاملہ لڑائی کا اور توڑ ڈالنا اُنکا تلوارون کے میانونکو اور گرفتار ہو جانا
ابوالہول کا اور کھنچا جانا اُنکے اور اُنکے ساتھیونکی قید کا اور ہونا اُنکا شدت اور سختی مین پس بے آرام ہوے ابو عبیدہ بن
الجراح وقت سننے حال کے معاہد پہلے اور اُٹھ کھڑے ہوے وہ بحالت جلدی کے تا اینکہ وہ خالد بن الولید کے خیمے مین آئے
پس پایا اُنکو اُس حال مین کہ درست کرتے اور دیکھتے اور بھالتے تھے وہ اپنی زرہ کو پس جب دیکھا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کو
اُٹھ کھڑے ہوے وہ واسطے اُنکی تعظیم کے اور سلام کیا اُنپر اور مرحبا کہا اُنکو اور کہا خیر تو ہی ای سردار پس لیلیا ابو عبیدہ بن الجراح
نے ہاتھ اُنکا اور لیگئے اُنکو قیامگاہ کی طرف اور کہا معاہدی سے اُٹھ کھڑا ہو اور بیان کر اُسسے جو کچھ تو نے دیکھا ہی پس کھڑا ہوا معاہد ای اور

بیان کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے تا اینکہ تمام کیا اُسنے اپنے کلام کو پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ان اللہ سبحانہ
امدنا بنصرہ ولم یخذلنا فلہ الحمد علی ذلک وقد امرنا بالصبر علی الشدائد فقال یا ایھا الذین اٰمنوا اصبروا
وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون بعد اُسکے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان اللہ مع الصابرین اور میں نے بتحقیق
قید کیا ہی اپنے نفس کو اللہ کی راہ میں اور نہ بخل کرونگا میں ساتھ اپنی جان کے اللہ غالب اور بزرگ اور اُسکے رسول پس شاید کہ دیوے
میرے تئیں اپنی بہشت کو اور شاید کہ روزی کرے مجکو شہادت اپنی راہ میں پھر جلدی گئے وہ جانب اپنے خیمے کے اور پس لیا اپنی
زرہ کو اور ڈال لیا کفاد مبارک کو اپنے سر پر اور گردن میں لٹکایا اپنی تلوار کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور کر لیا اپنے نیزے کو
رکاب میں اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے پاس لشکر کو اور واقع ہوئی آواز مسلمانوں میں اور متوجہ ہوے وہ بجانب جلدی
کے دوڑنے تھے ہر سمت اور جگہ سے واسطے اللہ اور رسول اللہ کے پس اگر نہ بازرکھتے اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح تو ہر آئینہ جاتے وہ سب کے
سب پس منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انمیں سے تین ہزار سوار کو اور پیچھے اُنکے مقرر کیا عیاض بن غانم کو ساتھ ایکہزار سوار کے واقدی
نے بسلسلۂ راویوں کے بیان کیا ہی کہ جب چلے خالد بن الولید بجانب مرد ہی بیسرہ بن مسروق العبسی کے کہا اُنھوں نے اللھم اجعل لنا الیھم سبیلاً
واطولنا البعیر ولا تسلط علینا من لا یرحمنا ولا یحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ اور در آئے وہ درونمیں ارحال بیسرہ رضی اللہ عنہ کا
یہ تھا کہ گھیر لیا تھا اُنکو رومیوں ہر طرف سے اور وہ ہر روز لڑتے تھے پس نہیں جدا ہوتے تھے وہ لڑائی سے اور ہر روز تعداد رومیوں کی
بڑھتی جاتی تھی حالانکہ قتل انمیں واقع ہوا تھا گویا وہ قوم تھی کہ باز رکھی تھی اُنسے موت واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب روانہ
ہوے خالد بن الولید تا کہ ملجاویں وہ بیسرہ سے سجدۂ طولانی کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا اُنھوں نے اللھم انی اسالک
بمن فرنت اسمک باسمہ وعرفت فضلہ لانبیائک ورسلک الا طویت لنا البعید وسھلت علینا الصعب الشدید والحقتنا
باصحابنا یا الہ العالمین راوی نے بیان کیا ہی کہ بیسرہ اور ہمراہی اُنکے منتظر تھے کسی کشود کار کے کہ آوے اُنکیواسطے یا کسی مدد کے
کہ اُترے اُنپر عبد اللہ بن الولید الانصاری نے ثابت بن عجلان اور اُنھوں نے سلیمان بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہی کہا سلیمان نے کہ تھا میں ساتھ بیسرہ بن مسروق کے مرج القبائل کی لڑائی میں اور اُسدن کہ ہمنے توڑ ڈالا تھا اور دنکے میانو نکو
اور رومی آتے تھے ہر طرف سے بجانب مسلمانونکے اور ہم صبحکو لڑتے تھے اور شام کو راحت اور آسائش حاصل کرتے تھے پس نکلا ایک
دن بجانب لڑائی کے ایک بطریق بطارقہ سے اور پہنے تھا وہ دو زرہیں اور اُسکی دونوں کہنیوں پر دو بازو لوہے کے تھے اور اُسکے
سر پر ایک خود تھا گویا وہ چمکتا ہوا سونا تھا اور اوپر اُسکے صلیب جوہر کی تھی اور اُسکے ہاتھ میں ایک عمود لوہے کا تھا گویا اونٹ کا
ہاتھ پس گرو ادیا اُسنے دونوں صفوں کے بیچ میں اور بلایا اُسنے بجانب نکلنے کیواسطے لڑائی کے اپنی رومی زبان میں اور یہ بطریق اُن
بطارقہ سے تھا جنکو ہرقل نے رومیوں کے ساتھ بھیجا تھا پس گرا دیا اُسنے اپنے گھوڑے کو اور بلاتا تھا ہمکو واسطے لڑائی
کے اور توتلا بولتا تھا اپنے کلام میں بیسرہ بن مسروق نے مترجم سے کہا کہ یہ کافر ملعون کیا کہتا ہی مترجم نے کہا کہ وہ اپنی
لڑائی بیان کرتا ہی اور بلاتا ہی واسطے لڑائی کے اور کہتا ہی کہ نکلیں میرے مقابلہ کو بہادر اور دلیر لوگ تمھارے پس کہا بیسرہ بن مسروق نے

اے گروہ مسلمانونکے کون شخص جائیگا بجانب لڑائی کے اور کفایت کریگا اُسکی بدی کو پس جلدی کریگا اُسکی بدی کو پس جلدی کی قبول کرنے مین ایک مرد مسلمان نے قبیلہ لخم سے جو زرہ اور کپڑے رومیونکے پہنے تھے پس جب نکلے مرد مسلمان بطریق کیطرف جانا اُسنے کہ وہ بعض متعصرہ عرب سے ہین اور منظور کیا ہی اسلام کو اور مسلمان ہوگئے اور نکلے ہین بارادہ لڑائیکے پس کلام کرتا تھا گبر اُنسے رومی زبانمین اور وہ جانتا تھا کہ وہ اُسکے کلام کو سمجھتے ہین پس جب دیکھا اُسنے کہ وہ نہین سمجھتے ہین اس کلام کو جو وہ کہتا ہی حملہ کیا اُنپر بحالت درشتی کے اور مارا اُنپر ایک وار عمود کا جو اُسکے ہاتھ مین تھا پس اپنے پیچھے کو پھیرے لخمی ورہ رہا گھوڑا اپنے پیچھے کو پس پڑا عمود گھوڑیکے سر پر اور گر پڑا گھوڑا اُسکے سبب سے اور جست کی لخمی نے اپنے پاؤنکے بھال درقصد کیا اس مرکا کہ درآوین وہ گبر پر بساتھ وار تلوار کے پس مہربانی کی میسرہ بن مسروق نے اور کہا کہ اے میرے بھائی لخمی پھیرو تم اپنے پیچھے کو اور نہ ڈالو تم اپنے ہاتھ کو بجانب بلا کی سکے پس فورًا پھیرے لخمی اپنے پیچھے کو اور تعاقب کیا اُنکا گبر نے بارادے مارنیکے اور لخمی پیادہ تھے اور گبر سوار تھا پس جب قصد کیا گبر نے اُنکے مارنیکا دوڑے اُسکی طرف عبداللہ بن حذافہ اسہمی اور چلا کر ڈالا گبر کو پس متحیر ہوگیا وہ اُسکے سبب سے اور متوجہ ہوا بجانب حذافہ کے اور سلامت رہے لخمی اور داخل ہوے وہ مسلمانونکے لشکر مین اور حملہ کیا عبداللہ بن حذافہ نے بطریق پر اور حملہ کیا بطریق نے اُنپر لڑائیکے میدانمین اور سخت ہوا ان دونونکے بیچمین کہ وہ اور عبداللہ بن حذافہ جسوقت مارتے تھے بطریق پر کچھ نہین کام کرتی تھی تلوار اُنکی گبر مین بسبب کثرت اُسکے ہتیاروںکے اور گبر جب مارتا تھا عبداللہ بن حذافہ پر لیتے تھے وار کو اپنی ڈھال پر تا اینکہ سست کردیا اُسکو بوجہ لوہے اور گرانی اُسکے مارنے اور بڑھگئی اُن دونونکے بیچ مین لڑائی اور ملاقی ہوے وہ دونون واردون سے کہ جلدی کی اُسپر عبداللہ بن حذافہ نے ساتھ وار کے پس پڑی تلوار اُسکی داہنی کے بیچ اور طلب کیا اُسنے سینے کو اور ملگئی اُسکی بنی ہوئی چھوٹی زرہ مین اور پہونچی اُسکی گردن تک پس اُڑگیا سر اُسکا اُسکے بدن سے اور قصد کیا گھوڑے نے نکلجانیکا اُسکے نیچے سے اور پھر جانیکا اُسکے ساتھیونکی طرف پس دوڑے اُسکی طرف عبداللہ بن حذافہ پس لیلیا اُسکو اور اُترے وہ بجانب کافر کے اور لیلیا اسباب اُسکا اور پھرے بجانب مسلمانونکے پس نثار گذرا یہ امر رومیونپر عبداللہ بن حذافہ نے بیان کیا ہی کہ غنیمین کیا رومیونکو مارے جانے اُنکے بطریق نے اور اُس بطریق کا مرتبہ بادشاہ کے نزدیک بڑا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ لڑنے کو نکلا دوسرا بطریق اور کہا اُسنے کہ ساتھی بادشاہ کا مارڈالا گیا اور ضرور ہی مجکو اُسکا بدلا لینا اور اب مین جاتا ہون اُس شخص کی طرف جسنے مارڈالا ہی بطریق کو پس گرفتار کرونگا اُس شخص کو اور لیجاؤنگا مین اُسکو ہرقل بادشاہ کے پاس اور کہونگا مین اُس سے کہ یہی مارنیوالا تیرے بطریق کا ہی پس کرتوا اُسکے ساتھ جو تو چاہتا ہی پھر وہ مسلح ہوا اور زرہ پہنی اور نکلا ایک بڑے ڈیل کے شہری پر اور آیا وہ تا اینکہ ٹھہرا وہ بطریق مقتول کی جگہ گرے پر حالانکہ لیلیا عبداللہ بن حذافہ نے اسباب اُسکا اور سر اُسکا جدا تھا اُسکے بدن سے پس رہا بطریق پیوسطہ مہربانی کے اُسکے واسطے اور قسم کھائی اُسنے مسیح اور صلیب اور انجیل کی اس امر پر کہ ضرور ہی اُسکو اُسکا بدلا لینا اور چلتا تھا وہ یہانتک کہ نزدیک ہوا مسلمانونکے لشکر کے اور کہا اُسنے زبان عربی فصیح مین کہ اے گروہ مسلمانونکے قریب ہی کہ اللہ غالب اور بزرگ ہلاک کریگا تمکو بسبب تمہارے ظلم اور زیادتی کرنیکے ہمپر اور بوجہ تمہارے کاموںکے ہمارے ساتھ پس نکلے میرے مقابلے کو مارنے ڈالا اس بطریق کا تاکہ لون مین اُس سے عوض کو اور مجھپر لازم ہی یہ امر کہ نہ باقی رکھونمین کسی کو بعد اُسکے ساتھیون سے پس جب سُنا عبداللہ بن حذافہ

سہمی نے کلام اُسکا قصد کیا اُنھون نے نکلنے کا اُسکی طرف پس منع کیا اُنکو میسرہ بن مسروق نے نکلنے سے واسطے لڑائی کے بسبب
مہربانی کے اُنکے حال پر واسطے کہ اُنھون نے ماندگی اور شقت اُٹھائی تھی پہلے بطریق کی لڑائی سے اور قصد کیا میسرہ بن مسروق نے
اس امر کا کہ نکلین وہ اُسکی طرف اور نگاہ رکھین وہ عبداللہ کو بسبب اپنی ذات کے پس کہا عبداللہ بن حذافہ نے کہ اے سردار ہرگاہ
نکلتا ہے مجکو میرا نام لیکر اور پھیر جاؤن مین نکلنے سے تو مین ہونگا اس حال مین ناتوان نامضبوطی کرنیوالا میسرہ بن مسروق نے
کہا کہ مین مہربانی کرتا ہون تمپر بسبب تمھاری شقت اُٹھائی کے عبداللہ بن حذافہ نے کہا کہ آیا مہربانی کرتے ہو تم مجھپر شقت اُٹھانے سے
دنیا مین اور نہین مہربانی کرتے ہو مجھپر آگ سے عالم آخرت مین اور جلتی ہوئی آگ دوزخ سے قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی کہ نہ لڑیگا اُسکی طرف کوئی شخص واسطے میرے پھر عبداللہ بن حذافہ اور اُنکی سواری گھوڑا البطریق کا تھا جسکو اُنھون نے
مارڈالا تھا اور نہین بدلا تھا اُنھون نے سامان اپنی لڑائی سے کسی چیز کو اور اُنکے ہاتھ مین تلوار اور ڈھال تھی پس جب نکلے وہ بجانب
بطریق کے اور دیکھا البطریق نے اپنے ساتھی کے گھوڑے کو جانا اُسنے کہ عبداللہ بن حذافہ ہی قاتل ہین اُسکے ساتھی کے پس نہین سلامت
رہی اُسنے عبداللہ کو اس امر کی کہ وہ گرداد دیوین تا اینکہ جست کی اُسنے ساتھ اپنے گھوڑے کے بجانب عبداللہ کے اور حملہ کیا اُنپر گویا وہ پہاڑ تھا
کہ ٹوٹ پڑا تھا اوپر سے اور چنگل مارا اُنپر اور کھینچا اُنکو اپنی طرف اور جدا کر لیا اُنکو زین سے اور گرفتار کر لیا اور لایا اُنکو اپنی قوم کے پاس
اور سپرد کیا اُنکے اور بلایا کچھ لوگونکو اپنی قوم سے اور کہا اُسنے کہ مضبوط کرو تم اُنکو ساتھ لوہے کے اور لاو لیجاؤ تم اُنکو طرف
قسطنطنیہ کے اور ٹھہراؤ اُنکو بادشاہ کے سامنے اور آگاہ کرو اُسکو کہ یہی قاتل فلیص بن جریج کے ہین راوی نے بیان کیا ہے
کہ قید کیے گئے عبداللہ ساتھ لوہے کے اور روانہ کیے گئے وہ ڈاک کے گھوڑے پر بجانب قسطنطنیہ کے اور پھر اوہ البطریق اپنی لڑائی
کی جگہ مین اور وہ نماز کرتا تھا اپنے کام پر اور پھر اوہ بجانب لڑائی کے پس نکلے اُسکی طرف تین شخص مسلمانون سے پس کہا میسرہ
بن مسروق نے اپنے دل سے کہ اے بیٹے مسروق کے آیا نہین شرمائے تم اللہ تعالیٰ سے اس امر کو کہ ٹھہرو تم ساتھ نشان مسلمانون کے
اور تم کشادہ ہو کر دیکھو اُنکو حالانکہ گرفتار ہو گئے عبداللہ بن حذافہ اور نکلے ہین اس ملعون کیطرف تین شخص مسلمانون سے، اور تم
پھیرتے ہو لڑائی سے پس کیا عذر ہوگا تمھارا نزدیک اللہ غالب اور بزرگ کے بروز حساب اور پرسش کے پھر بلایا اُنھون نے
سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی رضی اللہ عنہ کو اور سپرد کیا اُنکو وہ نشان جو بنایا تھا اُنکے واسطے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
نے اور کہا سعید سے کہ لیے رہو تم اس نشان کو تا کہ جاؤن مین طرف اس ملعون کے پس اگر مار ڈالیگا وہ مجکو پس اجر میرا اللہ غالب
اور بزرگ پہنچا اور اگر مار ڈالونگا مین اُسکو ہوگا وہ عوض واسطے عبداللہ بن حذافہ کے پس لیلیا سعید نے نشان کو اور نکلے
میسرہ بن مسروق رضی اللہ عنہ بجانب بطریق کے گویا وہ شیر دکار نیوالے تھے پس گرداد دیا اُنھون نے بطریق پر اور اشعار رجز کے
پڑھتے تھے اور حملہ کیا اُنھون نے بطریق پر اور بطریق نے حملہ کیا اُنپر اور گرداوے دیے دونون نے دیر تک اور برابر کیا اور دشوار ہو گیا
کام اُن دونون کے بیچ مین پھر نزدیک ہوے دونون آپس مین اور جست کی ایک نے دوسرے پر اور چھپ گئے دونون
نیچے گرد کے اور ہر گروہ لشکر کا گردن اُٹھائے ہوئے دیکھتا تھا اُن دونون ساتھیونکی طرف اور دعا کرتا تھا اپنے ساتھی کے واسطے

مدد کی تا اینکہ ظاہر ہوے وہ دونون غبار کے نیچے سے حالانکہ وہ دونون واسطے جدا ہونیکے آپس مین نزدیک تھے پس کہا کفر نے
میسرہ بن مسروق سے کہ ای مسلم قسم ہی تمکو تمھارے دین کی کہ آگاہ کرو تم مجکو کہ یہ کیا نشان ہی جو نکلا ہی ہمارے لشکر کے پیچھے سے پس
نہین التفات کیا میسرہ بن مسروق نے اُسکے کلام پر اور کہا اُنھون نے وما ذلک علی اللہ بعزیز پس کہا کفر نے کہ قسم ہی مجکو میرے
دین کی کہ نہین کہا ہی مین نے تمسے مگر سچی بات پس متوجہ ہوے میسرہ بن مسروق بسبب آرزومند ہونے اپنے کے اس امر پر
کہ لاوے اللہ تعالی مسلمانونپر کشود کار کو طرف دیکھنے حقیقت اُس امر کے جو بطریق نے اُسنے کہا تھا پس حملہ کیا بطریق نے اُنپر اور
ٹھہرایا اپنے ہاتھ کو اُنپر تا کہ جدا کریوے اُنکو جگہ سے کہ دفعتہً ظاہر ہوا نشان اور وہ چمکتا تھا خالد بن الولید مخزومی کے ہاتھ مین پس جب
دیکھا اُسکی طرف مسلمانون نے تکبیر کہی سبھون نے پس بسبب مندگی اور دہشت اُنکی تکبیر کے ڈھیلا ہوگیا ہاتھ بطریق کا میسرہ بن
مسروق سے اور متوجہ ہوا وہ در آنحالیکہ دیکھتا تھا وہ کہ کیا حال مسلمانونکا ہی پس ہاتھ مارا صحابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اور قصد کیا اُنھون نے اُسکے جدا کر لینے کا اُسکے زین سے پس نہین پائی اُنھون نے کوئی راہ اس امر کی اسواسطے کہ وہ جکڑا
ہوا تھا لوہے مین پس کھینچتے تھے وہ اپنے ہاتھ کو بقصد اُسکے گرا دینے کے اور دیکھا کفر نے نشان خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو کہ نزدیک
ہوا ہی اُس سے اور وہ ارادہ رکھتے ہین اُسکی طرف کا پس جانا اُسنے کہ وہ بالضرور ہلاک ہونیوالا ہی پس بلند کیا اُسنے تلوار کو بارادے
مارنے میسرہ بن مسروق کے پس چھوڑا اُسنے تلوار کو اپنے ہاتھ سے پس اُتری اُسپر تلوار اور پڑی اُسکے بائین ہاتھ پر اور کاٹ ڈالا اُسکو
اور پھیرے میسرہ اپنے زین کیطرف اور پھیرا بطریق بجانب اپنے ساتھیونکے حالانکہ ہاتھ اُسکا کٹا ہوا تھا اور وہ سخت نالہ کرتا تھا بسبب
پہونچنے رنج اور درد کے پس ملے اُسکو غلام اور مصاحب اُسکے اور لادا اُسکو اپنی گردنون پر اور لائے اُسکے خیمے مین اور داغ دیا اُنھون
نے اُسکے ہاتھ کو اور خالد بن الولید ملاقی ہوے میسرہ بن مسروق سے اور سلام کیا بعض نے بعض پر اور بیان کیا اُن سے میسرہ بن
مسروق نے جو گذرا تھا اُنپر رومیونسے اور حال گرفتار ہوجانے عبداللہ بن حذافہ کا پس ہاتھ پر ہاتھ مارا خالد بن الولید نے اور کہا
کہ گرفتار ہوگئے مثل عبداللہ بن حذافہ سے شخص قسم ہی خدا کی کہ نہ جدا ہونگے اُسنے خالد یا چھڑاوینگے عبداللہ بن حذافہ کو اگر چاہا اللہ تعالی
نے اور توقف کیا خالد بن الولید نے باقی دن پس جب دوسرا دن ہوا دیکھا اُنھون نے ایک بوڑھا مرد کہ نکلا وہ رومیون کے
لشکر سے اور وہ لباس بال کا بنا ہوا پہنے تھا پس آیا وہ تا اینکہ ٹھہرا سامنے خالد بن الولید کے اور اشارہ کیا سجدہ کرنیکا طرف خالد بن الولید
کے پس باز رکھا اُسکو خالد بن الولید نے اس امر سے اور کہا اُنھون نے کہ تو کیا چاہتا ہی اُسنے کہا کہ بطریق لشکر کا قصد رکھتا ہی واسطے
اطاعت کے اور اُسنے جب سے کہ دیکھا ہی اس لشکر کو جو آیا ہی تمھاری طرف کو جانا ہی اُسنے اس امر کو کہ نہین طاقت ہی اُسکو تمھارے مقابلے
اور لڑائی کی اور وہ کہتا ہی کہ آیا منظور ہی تمکو صلح کرنا اور چھوڑ دیوین ہم تمھارے قیدی کو اور دیوین ہم تمکو مقدار مال جو تم چاہو اور پھر جاؤ تم
ہمارے شہرون اور ہماری لڑائی سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ پھر جانا ہمارا تمسے پس نہ جدا ہونگے ہم تمسے مگر تین باتونکے فیصلے پر اور وہ قدیمہ قید ہیکا پس
اگر چھوڑ دوگے تم قیدی کو از روے اطاعت اور فرمانبرداری کے تو بہتر ہی ورنہ چھوڑ دوگے تم قیدی کو از روے سختی اور ناچاری کے پس کہا
اُس مرد نے کہ آیا تم سردار عرب کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان پس کہا اُسنے کہ اگر مناسب دیکھو تم اس امر کو تو قف کرو تم لڑائی مین آج کا

دن اور رات پس کرو تم اس کام کو تاکہ فکر کریں ہم رات مین آسین اور آرام پاوے یہ بطریق اپنے ہاتھ کے درد سے اور آویگا تمھارے پاس پس منظور کریگا اُس چیز کو جو تم چاہو گے خالد بن الولید نے کہا ہمنے منظور کیا تمھاری اس درخواست کو پس پھر گیا وہ بوڑھا اپنی قوم کی طرف اور کہا بطریق سے کہ اُنھون نے منظور کیا اور رکھدیا لڑنیوالون نے اپنے ہتھیارونکو اور وہ اُترے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پس جب رات ہوئی حکم کیا بطریق نے اپنے ساتھیون کو روشن کرنے آگ کا خیمونکے دروازونپر اور زیادتی کرنیکا اُسکے روشن کرنے مین پس ایسا ہی کیا قوم نے اور کھولدالا اُنھون نے اپنے بوجھ اور اسباب کو اور چھوڑدیا خیمونکو اُنکی حالت پر اور آگ شعلہ زن تھی خیمونکے دروازونپر اور روانہ ہوے وہ ابتداے شب سے پس جب صبح ہوئی کوئی خبر اور نشان اُنکا نہ تھا پس جب دوسرا دن ہوا سوار ہوے خالد بن الولید اور مسلمان اور انتظار کیا اُنھون نے اس امر کا کہ نکلے اُنکی طرف کوئی شخص رومیون مین سے پس نہ دیکھا اُنھون نے کسی کو پس جانا مسلمانون نے کہ رومی بھاگ گئے پس کاٹا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیونکو غصے سے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی اُنھون نے اُنکے نا گہان نکلجانے پر اپنے ہاتھ سے اور قصد کیا چلنے کا اُنکی جستجو مین پس نا زر کھا اُنکو میسرہ بن مسروق نے اس ارادے سے اور کہا اُنھون نے کہ یہ شہر و شوار گزار اور دور ہین مسافت مین اور بہتر یہ ہے کہ پھیر چلو تم بجانب لشکر مسلمانونکے پس لیا مسلمانون نے خیمون اور باقی اسباب قوم کو اور پھیرا لشکر مسلمانونکا بحالت فتحمندی کے اور لوگ غمگین تھے عبداللہ بن حذافہ پر تا اینکہ پہونچے وہ سب ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس پس ملاقات کی ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنسے اور خوش ہوے اُنکی سلامتی پر اور سامنے آئے میسرہ بن مسروق اور سلام کیا اُنھون نے امین الامۃ پر پس معانقہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنسے اور مرحبا کہا اُنکو اور بیان کیا میسرہ نے حال اپنا اور جو کچھ گزرا اُنھا رومیون سے اور جسقدر مارے گئے تھے رومی اور نہین مارے گئے تھے مسلمانون سے مگر پچاس آدمی پس جب سُنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حال گرفتاری عبداللہ بن حذافہ کا دشوار گزرا اُنپر یہ امر اور کہا اللھم اجعل لہ من امرہ فرجا و مخرجا پھر لکھا اُنھون نے خط امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کو مشتمل حال پہونچنے لشکر کا بجانب درون اور سرگشت مسلمانون اور حال گرفتار ہونے عبداللہ بن حذافہ کے پس جب پہونچا خط ابوعبیدہ بن الجراح کا بجانب حضرت عمرؓ کے اور پڑھا اُنھون نے خط کو خوش ہوے وہ بسبب سلامتی حال مسلمانون اور اُنکے غالب ہونیکے اُنکے دشمنونپر مگر اندوہناک ہوے وہ بسبب گرفتار ہونے عبداللہ بن حذافہ کے پس کہا اُنھون نے کہ قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی ہیبت کی کہ لکھونگا مین خط ہرقل کو تا اینکہ روانہ کرے میرے پاس عبداللہ بن حذافہ کو اور بھیجونگا مین اُسکی طرف لشکرون اور فوجون کو پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بنام ہرقل کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العالمین الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا وصلی اللہ علی نبیہ ورسول محمد علیہ السلام ھذا الکتاب من عمر بن الخطاب امیر المومنین اما بعد فاذا وصل الیک کتابی ھذا فابعث الی بالاسیر الذی فی اسرک وھو عبداللہ بن حذافہ فان فعلت ذالک رجوت لک الھدایۃ وان ابیت بعثت الیک رجالا لا تلتھم بھم بخلا ولا بیعا عن ذکر اللہ والسلام علی من اتبع الھدی اور لپیٹا خط کو اور بھیجا اُس کو

ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور حکم کیا انکو اسکے روانہ کرنیکا جانب ہرقل بادشاہ روم کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بلایا انھوں نے ایک مرد کو معاہرین سے اور ذمہ دار ہوے اسکے واسطے اجرت کے اور دیا اسکو خط اور روانہ ہوا معاہری خط کو لیکر جانب قسطنطنیہ کے پس جب پہونچا وہ مرد اطلاع دیگئی اسکے حال سے بادشاہ کو اور کہا گیا کہ وہ ایلچی عرب کا ہی پس کہا ہرقل نے کہ نگہداشت کرو تم اسکی پھر بلایا ہرقل نے عبداللہ بن حذافہ کو اپنے پاس عبداللہ بن حذافہ نے بیان کیا ہی کہ داخل ہوا میں ہرقل کے پاس اور تاج اسکے سر پر تھا اور بطارقہ اسکے گرد تھے پس جب ٹھہرا میں سامنے اسکے کہا اسنے مجھ سے کہ تم کون ہو میں نے کہا کہ میں ایک مرد ہوں قبیلہ قریش سے پس کہا اسنے کہ تم اپنے نبی کے گروہ سے ہو میں نے کہا ہاں نہیں بلکہ انکے نبی عم سے ہوں اسنے کہا کہ آیا ہو سکتا ہی تمھے کہ تبعیت کرو تم ہمارے دین کی اور بیاہ دو میں تمھارے ساتھ بیٹی ایک بطریق کی اپنے بطارقہ سے اور کر دوں میں تمکو اپنے بڑے مصاحبوں سے پس کہا میں نے کہ میں نہیں جو چاہیں الا اور برا ہو نیوالا ہوں دین اسلام سے اور اس چیز سے جسکو لائے ہیں محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پس کہا بادشاہ نے کہ قبول کرو تم میرے دین کو تاکہ دوں میں تمکو اسقدر مال سے اور بھیجا اسنے ایک جامہ دان جواہرات کا اور کہا کہ اگر داخل ہوگے تم میرے دین میں تو دیدونگا میں یہ جواہرات تمکو پس کہا میں نے کہ قسم ہی خدا کی میں کبھی جدا نہونگا اپنے دین اسلام اور اہل اسلام سے اگر چہ دیدیوے تو مجھکو سب وہ چیز جسکا تو مالک ہی کہا اسنے کہ اگر نہ پھروگے تم بجانب میرے دین کے ہر آئینہ مارڈالونگا میں تمکو بری طرح سے پس کہا میں نے کہ یہ کچھ ہی ایسا کر لونگا پس کر جس امر کا کرنیوالا ہی پس خشمناک ہوا وہ میرے کلام سے اور کہا اسنے کہ ایک بڑا کڑوا تم صلیب کے واسطے اور چھوڑ دونگا میں تمکو پس کہا میں نے کہ میں نہ کھاؤنگا پس کہا اسنے کہ کھالو تم گوشت سور کا اور چھوڑ دونگا میں تمکو پس کہا میں نے کہ قسم ہی خدا کی میں نہ ضعیف ہوا ہوں کہ یہ کام کروں اسنے کہا کہ پیلو تم ایک کاسہ شراب کا اور چھوڑ دونگا میں تمکو پس کہا میں نے کہ قسم ہی خدا کی میں ایسا کبھی نہ کرونگا پس کہا اسنے قسم ہی دین کی ہر آئینہ کھاؤگے تم اس گوشت کو اور پیوگے تم اس شراب کو پھر کہا اسنے اپنے غلاموں سے کہ بند کرو تم انکو ایک گھر میں اور کرو انکے نزدیک گوشت سور کا اور شراب اسواسطے کہ جب تک میں نہ کھاؤنگا میں اور نہ پیونگا میں انکو بھوکا رکھوگی تو کھا لینگے اس گوشت کو اور جب پیاسے ہونگے پینگے وہ شراب کو راوی نے بیان کیا ہی کہ پھر کیا اللہ نے جو بادشاہ نے حکم کیا تھا اور اکیلا کر دیا انھوں نے عبداللہ بن حذافہ کو ایک گھر میں اور اسکے سامنے گوشت خنزیر اور شراب رکھی اور بند کر لیا انھوں نے دروازہ کو اور چھوڑ دیا انکو راوی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ہرقل مرگیا تھا بعد جانے کے انکے کہ جسے بیچ کے جو در آیا تھا اسکے دل پر جدائی زمین سوریہ سے اور روایت کیا گیا ہی یہ امر کہ وہ سلطان روم اور جسنے بیاہا عبداللہ بن حذافہ کے ساتھ کی افتادہ ہرقل کا بیٹا قسطنطین تھا اور جسکے باپ کے لقب سے ہرقل مقرر کیا گیا تھا پس جب ہوا جو کچھ ہوا کہا ہرقل نے کہ کیا کام کیا قیدی نے لوگوں نے کہا اے بادشاہ مرد بزرگ ہے اپنے دین میں اور نہیں اختیار کرتا وہ دولت کو اور جو کچھ ہم کرینگے اس قیدی کے ساتھ مسلمان بھی وہی کرینگے ساتھ اس شخص کے جسکو گرفتار کرینگے اور چھوڑ جاوینگے انکو پس کہا ہرقل نے عبداللہ بن حذافہ کو اور کہا کہ کیا کیا شراب اور گوشت کو لوگوں نے کہا کہ اے بادشاہ اپنے حال پر ہی بادشاہ نے کہا کہ کیوں نہ پیتے تھے تم

کھانے سے عبداللہ بن حذافہ نے کہا کہ بخوف نافرمانی خدا اور اُسکے رسول کے حالانکہ منع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمکو اُس جرم سے اور حرام کیا ہے اُسکو پھر علاوہ برین وہ حلال ہو گیا پھر بعد تین دن کے ولیکن چھوڑ دیا میں نے اُسکو تاکہ مورد طعن مسلمانوں کا نہوں راوی نے بیان کیا ہے کہ جب آیا ہرقل کے پاس خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پڑھا اُسنے خط کو پس دیا اُسنے عبداللہ بن حذافہ کو بہت مال اور چھوڑ دیا اُسنے اُنکی راہ کو اور دیا اُنکو ایک بڑا موتی بطور ہدیہ کے واسطے عمر رضی اللہ عنہ کے اور بھیجا اُسنے ایک گروہ کو ساتھ عبداللہ بن حذافہ کے پہاڑوں کے درون تک اور پھر آئے وہ اُنکے ہمراہی سے اور پہونچے عبداللہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوش ہوئے وہ اُنکے آنے سے اور بھیجا اُنکو مدینہ طیبہ میں پس جب آئے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور دیکھا حضرت عمرؓ نے اُنکو تو سجدہ شکر کیا واسطے اللہ تعالیٰ کے اور مبارکباد سلامتی کی دی عبداللہ کو اور دیا عبداللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو موتی پس جب دیکھا حضرت عمرؓ نے موتی کو پیش کیا اُسکو سوداگران مدینہ طیبہ پر پس نہیں جانا اُنھوں نے اُسکی قیمت کو اور کہا اُنھوں نے کہ ہمنے ایسا موتی نہیں دیکھا ہے پھر کہا اُنھوں نے کہ یا امیر المومنین تحقیق اللہ تعالیٰ نے دیا ہے تمکو پس لو تم اُسکو برکت دے اللہ تعالیٰ تمکو اُسمیں پس حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگونکے کہ جمع ہونیکا اپنے پاس جمع ہوے وہ تا اینکہ بھر گئی مسجد لوگونسے پھر چڑھے حضرت عمر رضی اللہ منبر پر بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا اُنھوں نے یا ایھا الناس ان کتب الروم قد وجہ الی بھذا اللولو ھدایۃ وقد جعلنی المسلمون منھا فی حل فما تقولون مسلمانوں نے کہا کہ برکت دیوے اللہ تعالیٰ تمکو اُسمیں اے سردار مسلمانونکے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ان کنتم جعلتمونی منھا فی حل فکیف اصنع بمن غاب من المسلمین ومن فی البطون والاصلاب من اولاد المھاجرین والانصار والمجاھدین فی سبیل اللہ واللہ لا طاقۃ بعمر بمطالبتھم یوم القیامۃ پھر پھینکا الحضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکو اور کر دیا اُسکی قیمت کو مسلمانونکے بیت المال میں عمرو بن سالم نے روایت کی ہے کہ جب فتح کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انطاکیہ از روے صلح کے اور ہوا معاملہ میسرہ بن مسروق کا جیسا کہ بیان کیا ہے ہمنے اقامت کی اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح حلب میں بانتظار اُسکے کہ معاملہ عمرو بن العاص کا قنسارین میں کیا ہوتا ہے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مجکو ثقات سے روایت اس امر کی پہونچی ہے کہ اہل معرات اور کفر طاعت اور قاسیہ اور وہ جبل اور قبیس جو شام میں ہے اور اُسکے نزدیک کے قلعون اور شہرونکو فتح کیا تھا مسلمانون نے از روے صلح کے اور تمام وہ لوگ جو روانہ ہوے تھے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب قنسارین کے پانچ ہزار مسلمان تھے جنمیں عبادہ بن صامت اور عمرو بن ربیعہ اور بلال بن حمامہ اور ربیعہ بن عامر تھے سبیع بن حمرہ نے بیان کیا ہے کہ تھا میں ہمراہ عمرو بن العاص کے پس دیکھا میں نے انگور کے ایک درخت کو ایک گھر میں دہات کے گھروں سے اور اُسمیں خوشے انگور کے لٹکتے تھے اور بڑی قسم کے تھے پس لیا میں نے اُسمیں سے ایک انگور اور کھایا میں نے اُسکو پس سردی کی اور لاحق ہوا سخت جاڑا مجکو پس کہا میں نے بُرا کرے اللہ تعالیٰ ان برختہ بُریدہ کافرون کا شہر انکا سرد ہوا اور اُنکے انگور سرد ہیں اور پانی انکا سرد ہے اور ہم ڈرتے ہیں ہلاک ہو جانے کو بسبب سردی اُنکے شہرونکے پس سُنا ایک مرد نے نصارای ملک شام سے میرے کلام کو اور متوجہ ہوا وہ میری طرف کو ارادے نزدیکی حاصل کرنیکے مجھسے اپنے کلام سے تاکہ باقی رکھوں میں اور نہ مارڈالوں میں اُسکو پس کہا اُسنے کہ اے برادر عربی اگر بیان کے

انکو زمین تمکو سردی معلوم ہوئی ہی پس پیلو تم پانی یہان کا پس راہ بتلائی اُسنے مجکو ایک بڑی ٹھوریہ چشمین پانی تھا پس ہمنے
اور ایکجماعت نے عرب سے پانی کو اور آئے ہم اپنے لشکر مین درآنحالیکہ تھکتے تھے ہم نشے سے پس جانا اور مُنا عمرو بن العاص نے
ہماری خبر کو اور لکھ بھیجا اُنھون نے یہ حال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس خط لکھا ابو عبیدہ نے اُنکو اس عبارت سے اما بعد
من شرب عسلا بلیلها واقرحد والله تعالی کما امر ولا تختش فی الله لومة لائم پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کے پاس بُلایا اُنھون نے
سبیع بن حمزہ اور اُسکے ساتھیونکو جنھون نے شراب پی تھی پس تازیانے سیاط کے مارے عمرو بن العاص نے اور سبیع بن حمزہ نے
بیان کیا ہی کہ جب تازیانے لگائے میرے عمرو بن العاص نے اور درد آگین کیا اُنھون نے مجکو کہا مین نے قسم ہی خدا کی ہر مہینہ مارونگا تو
مین اُس گبر کو جسنے راہ بتلائی تھی مجکو شراب پر یہانتک کہ پیا مین نے اُنمین سے اور لیا مین نے اپنی تلوار کو اور گیا مین اُس گانون مین اور
تلاش کیا مین نے گبر کو اور پایا مین نے اُسکو پس جب پڑی نگاہ میری اُسپر نکال لیا مین نے تلوار کو اور قصد کیا مین نے اُسکے مارڈالنے
کا پس پیٹھ پھیری اُسنے مجھے بحالت بھاگنے کے اور پیچھا کیا مین نے اُسکا اور وہ کہتا تھا کہ مین نے تمھارا کیا گناہ کیا ہی پس کہا مین نے
کہ سختی ہو تجھپر اسواسطے کہ تونے راہ بتلائی مجکو اُس چیز پر جسپر پروردگار خشمناک ہوتا ہی پس کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی کہ مین نے نہین
جانا تھا اس امر کو کہ وہ تپر حرام ہی سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ پکارا مجکو عبادہ بن صامت نے اور کہا احتیاط کرو تم اُسکے
مارڈالنے مین کہ وہ داخل ذمہ داری مین ہی پس چھوڑدیا مین نے اُسکو پس گیا وہ اور لایا میرے واسطے انجیر اور جوز کو اور
کہا اُسنے کہ کھاؤ تم اُسکو اُسکے ساتھ کہ وہ گرم کردیگا تمکو پس کھایا مین نے اُسکو اور پایا مین نے اُسمین پاکی اور خوشبو کو پس
کہا مین نے اُس سے کہ بُرا کرے تیرا اللہ تعالی کہان تھا تو ان چیزونسے ابتداے حال مین پیشتر اُسکے کہ مارا جاؤ تمین تازیانونسے سبیع
بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ عمرو بن العاص نے کوچ کیا ہمکو لیکر تا اینکہ اُترے ہم ایک گانو مین جسکا نام نخل عفا اور پہونچی خبر قسطنطین
پسر ہرقل کو اور پناہ لی تھی اُسکے پاس اُن لوگون نے جو بھاگے تھے اُسکے باپکے لشکر سے اور تمام رومیون اور بطارقہ نے اور پورا ہوا تھا
لشکر اُسکا اسی ہزار کی تعداد مین اور بُلایا اُسنے ایکدمستنصرہ کو پس کہا اُس سے کہ جاتو اور دریافت کر خبر عرب کی اور تعداد اُنکے لشکر کی
کہ کسقدر ہی اور لا تو میرے پاس خبر کو پس چلا وہ جاسوس تا اینکہ داخل ہوا وہ عرب کے لشکر مین اور دیکھا اُسنے اول اور آخر لشکر کو تا اینکہ
گزرا وہ ایک قوم مین پر اور وہ آگ کے گرد تھی پس رجوع کی اُسنے اُنکی طرف اور شتھا اُنکے بیچ درآنحالیکہ سُنتا تھا وہ اُنکی باتونکو پس جب اُسنے
اُسنے اُٹھنا اور کھڑے ہونیکا کھڑا یا وہ اپنے دامن کے سبب سے اور کہا اُسنے صلیب کے نام سے ایک کلمہ کو کہ لڑکھڑایا اُسکی زبان پر پس جب
سُنا اہل یمن نے اُسکے قول کو جانا اُنھون نے کہ وہ متنصرہ اور جاسوس روم کا ہی پس چست کی اُن لوگون نے اُسکی طرف اور مارڈالا اُسکو
اور واقع ہوا لشکر مین تا اینکہ سُنا عمرو بن العاص نے ایک شور و درا پس آیا الیکا پس پوچھا اُنھون نے کہ کیا حال ہی پس بیان کیا لوگون نے
اُسنے حال جاسوس اور اُسکے مارے جانیکا پس خشمناک ہوے عمرو بن العاص اس معاملے سے اور بلایا اُنھون نے اہل یمن کو اپنے پاس اور کہا کہ
او لوگو کس چیز نے اُٹھایا تمکو جاسوس کے مارنے پر بغیر واسطے کہ نہ لائے تم اُسکو میرے پاس کہ خبر پوچھتا مین اُس سے پس کتنے ہین جاسوس ہیں
اور پھیرتے ہین وہ واسطے ہمارے اسواسطے کہ دل لوگون کے اللہ تعالی کے ہتھیا مین ہین پھیرتا ہی اُنکو جسطرح چاہتا ہی پھر پکارا عمرو بن العاص نے اپنے

لشکر مین کہ جو شخص لاوے کسی غریب یا جاسوس کو پس لاوے اُسکو میرے پاس راوی نے بیان کیا ہے جب دیر کی جاسوس کی خبر
نے قسطنطین کو پر جانا اُسنے کہ وہ مارڈالا گیا پس روانہ کیا اُسنے دوسرے کو تا کہ خبر لاوے اُسکے واسطے پس آیا جاسوس گانون مین
اور دیکھا اُسنے مسلمانون کے لشکر کو اور نگاہ کی اور اندازہ کیا اُسکا اور پھر گیا وہ بادشاہ کے پاس اور کہا کہ اے بادشاہ قریب
اور بلند ہوا مین مسلمانون کے لشکر سے اور اندازہ کیا مین نے اُنکا تو وہ پانچہزار سوار ہین وہ شیر دلیر اور کرگس پیکر اور بزرگ ہین کہ چاہتے
اور دیکھتے ہین وہ موت کو بجاے مال غنیمت کے اور سمجھتے ہین زندگی کو تاوان پس جب سُنا قسطنطین نے یہ حال کہا اُسنے کہ قسم ہے
مسیح اور صلیبان اور انجیل اور قرآن کی ہر آئینہ خرچ کرونگا مین اُنکی لڑائی مین اپنی کوشش کو اور لڑونگا مین اُنسے سخت لڑائی سے
پس یا پہونچونگا مین مطلب کو یا مرجاونگا مین بحالت صبر کے پھر بھیجا کیا اُسنے اپنے بطارقہ اور اراخیہ اور بیذبجہ کو اور اختیار کیا اُنمین سے دس ہزار
سوار کہ وہ سب ہتھیار بند تھے اور بنایا ایک نشان چاندی کے نیزے پر اور اُسکے سر پر ایک صلیب مُرصع سونے کی تھی اور سپرد کیا اُس نشان کو
ایک بطریق کے جسکا نام سکان کرتھا اور وہ افسر اُسکے لشکر کا تھا اور کہا کہ تحقیق حاکم اور سردار کیا مین نے تجکو ان لوگون پر پس روانہ
ہوئے اُنکے ساتھ اور تو طلیعہ ہی میرے لشکر کا پس لیا بطریق نے نشان کو اور نکلا وہ ساتھ دس ہزار سوار کے اور اُسیوقت روانہ ہوا وہ پھر
قسطنطین نے بنائی دوسری صلیب اور سپرد کیا اُسکو لشکر کے دستہ کے نام نام اُسکا حرسہ تھا اور ساتھ کیا اُسکے دس ہزار کو اور حکم
کیا اُسکو بھی پہلے بطریق سے پس جب ہوا دوسرا دن نکلا قسطنطین ساتھ باقی لشکر کے اور چھوڑا اُسنے قیساریہ کی حفاظت پر اپنے چچا
کے بیٹے نسطاویل کو اور چھوڑا اُسکے نزدیک بیس ہزار فوج کو یسار بن عون نے بیان کیا ہے کہ اُسی حال مین کہ ہم نخیلہ گانون مین تھے کہ
دفعتہً قریب اور بلند ہوا ہم پر پہلا بطریق ساتھ دس ہزار سوار کے پس نزدیک ہوا وہ ہمسے اور دیکھا ہمنے لشکر کو اور نگاہ اور اندازہ کیا
ہمنے اُسکا تو وہ دس ہزار تھے پس خوش ہوے ہم اور کہا ہمنے کہ ہم پانچہزار سوار ہین اور دشمن ہمارے دس ہزار ہین اور ہر مرد ہم
مین کا لڑیگا دو مردونسے پس ہم اُسی حال اور خوشی مین تھے کہ دفعتہً ظاہر ہوا دوسرا بطریق اور اُسکے ساتھ دس ہزار سوار تھے
پس کہا عمرو بن العاص نے اعلموا انہ من اراد اللہ تعالیٰ والیوم الآخر فلا یتباع من کثرۃ العدو ولا من تزائد المدد فان
الجہاد اوفی بمتجرہا ای فخرا علی ممن تقتل فی صفوف الکفار ویکون حیا ابدا یتمتع فی مروج الجنۃ ونیال نعم اللہ
سابغۃ النعمۃ قال اللہ عزوجل ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون ولولا الجاسوس
الذی قتلتموہ لوقعوا علیکم فاخبرنا بمیعادہا کانوا الجیوش وکثرتہا الینا ولکنا قد اخذنا علی انفسنا بالاحوط
ولکن امر اللہ عزوجل لا یغلب پھر بھیجا کیا عمرو بن العاص نے اپنے پاس ذلیدونکو اور کہا اُنھون نے کہ تحقیق مناسب دیکھتا ہون مین
سردار کو کہ بھیجون مین امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کہ مدد کرین وہ ہمارے ساتھ لشکر کی اسواسطے کہ یہ بڑا لشکر ہے اور کہا
ذیدون نے کہ اے لوگو کون شخص سوار ہوگا اور جائیگا بجانب امین الامۃ کے اور آگاہ کریگا اُنکو اُس چیز سے جسمین ہم واقع ہوے ہین شاید کہ
ہماری مدد اور یاری کرین جیسا کہ مدد دی اُنھون نے ہمکو ساتھ یزید ابی سفیان کے اور وہ قنسرین کے حاضر ہین اور اجر
اللہ غالب و بزرگ ہے کہا ربیعہ بن عامر نے کہ اے عمرو ملاقی ہوا وہ تجھ کو تم ہمکو دیکھو دشمن سے اور پھر وساکر دتم اللہ غالب و بزرگ پر اسواسطے

کہ جسنے مدد دی تھی ہمکو بہت جگہون مین حالانکہ ہم تھوڑے تھے وہ قدرت رکھنے والا اسکا ہی کہ مدد دیوے اور غالب کرے ہم کو
باقی کا مزون پر راوی نے بیان کیا ہی کہ نفع حاصل کیا عمرو بن العاص نے ربیعہ بن عامر کی وصیت سے اور کہا اُنھون نے
کہ قسم ہی خدا کی سچ کہا تسنے پھر حکم کیا اُنھون نے لوگونکو آمادہ ہونیکا واسطے ملاقی ہونے دشمن کے پس سوار ہوے مسلمان اور بلند
کیا اُنھون نے اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور درود بھیجے بشیر اور نذیر پر پس قبول کیا اور جواب دیا اُنکی تہلیل اور تکبیر کا
پہاڑون اور ریگون اور ڈھیلون اور درختون نے اور سکنانے اُس زمین سے آباد یوسے اور خوفناک ہوے مشرکین وقت سُننے آواز
مسلمانونکے اور گویا زمین ہلنے والی اور چلنے والی تھی ساتھ اپنے لوگونکے اور دیکھا قسطنطین نے مسلمانونکے لشکر کو بیش زیادہ معلوم ہوا اُسکی
آنکھ مین اور کہا اُسنے کہ قسم ہی اپنے دین کی جب آیا اور بلند ہوا تھا مین اس لشکر پر تو نہین تھے وہ زیادہ پانچہزار سے اور اب بڑھگئی ہی
تعداد اُنکی اور زیادہ ہوئی مدد اُنکی اور نہین شک ہی کہ اللہ تعالی نے مدد دی ہی اُنکو ساتھ فرشتونکے اور باپ میرا وانا اور مینا تھا ان عرب
کے حال کا اور نہین ہی میرا لشکر زیادہ ان ارمنی کے لشکر سے جبکہ ملاقی ہوا تھا وہ اُنسے یرموک مین دس لاکھ سے اور تحقیق ندامت
حاصل کی مین نے اپنے نکلنے پر اُنکے مقابلے کو اور مین قریب تر فکر کرونگا کسی مکر اور فریب کا ان عرب پر پھر بُلایا اسنے ایک بڑے
مرتبے والے کو اپنے نزدیک اور وہ شخص قیساریہ کا قس اور عالم تھا اور کہا اُس سے کہ سوار ہوکر جاتو اس قوم کی طرف اور اچھی بات جیت
کریو اور کہو اُنسے کہ بادشاہ چاہتا ہی تمسے اس امر کو کہ روانہ کرو تم بادشاہ کے پاس ایک شخص کو جو بڑا فصیح زبان کا اور بڑا مضبوط دل کا
ہو اور نہو وہ شخص دفرمانگان عرب سے پس سوار ہوا وہ قس اور پہنے کپڑے دیباج سیاہ کے اور ایک کلاہ بالونکی پہنے تھا اور سوار ہوا اسپر
استر یاد راوی اُسنے اپنے ہاتھ مین ایک صلیب جواہر کی اور چلا تا اینکہ پہونچا قریب لشکر مسلمانون کے پس ٹھہرا وہ اس حیثیت سے کہ
سُنتے تھے مسلمان کلام اُسکا اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے مین بھیجا گیا ہون تمھارے پاس بادشاہ رحیم قسطنطین پسر ہرقل
کیطرف سے اور وہ چاہتا ہی تمسے صلح کرنیکو اور نہین خواہش رکھتا ہی تمھاری لڑائیکی اسواسطے کہ وہ عالم ہی اپنے دین کا اور وہ دانا ہی
اپنے کام مین اور نہین دوست رکھتا ہی خونریزی اور تباہ کرنے صورتونکی پس ظلم اور نہ زیادتی کرو تم ہمپر اسواسطے کہ ظالم مغلوب کیا جاتا ہی
اور نظلوم مدد دیا جاتا ہی اور مسیح نے ہمارے واسطے یہ کہا ہی کہ نہ لڑو تم مگر اُس شخص سے جو ظلم اور زیادتی کرے اور بادشاہ تمسے یہ چاہتا ہی کہ
بھیجو تم اُسکے پاس ایک مرد کو جو بڑا فصیح زبان اور مضبوط دل ہو اور نہو وہ شخص فرومایگان عرب سے پھر سکوت کیا اُس قس نے راوی نے بیان کیا ہی
کہ جب سُنا عمرو بن العاص نے کلام اُسکا کہا اُنھون نے کہا اوگو تحقیق سُنا تسنے جو کچھ کہا اس خفتہ نا بریدہ نے پس کون شخص تم مین سے دوڑیگا
بجانب رضامندی اور پسندیدگی اللہ تعالی اور رسول کے اور دیکھے اور دریافت کریگا اُس چیز کو جو سگ ساردی بیان کریگا پس کہا بلال بن
حامہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور تھے وہ جوان سیاہ رنگ اور دراز قد لوگو مین مثل درخت بلند کے چمکتی تھی سیاہی اُسکے
رنگ کی اور دونون آنکھین اُنکی سُرخ تھین مثل خون بستہ کے اور وہ بلند آواز تھے پس کہا اُنھون نے کہ یا عمرو مین اُسکے پاس جاؤنگا پس کہا عمرو
بن العاص نے کہ اے بلال تحقیق شکستہ حال کریا ہی تم کو تمھارے برخنے معارفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علاوہ برین تم جنس حبش سے ہو اہل
عرب سے نہین ہو اور اہل عرب کے کلام بزرگ اور فصیح اور مسجع اور منقفی مین پس کہا بلال رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہی تمکو حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس امر پر

کہ چھوڑ دو تم مجکو کہ جاؤنمین اُسکی طرف کو پس کہا عمرو بن العاص نے کہ تنے بڑی اور بزرگ قسم مجلو دلائی جاؤ تم اور اعانت طلب ہو تم
اللہ تعالیٰ سے اور نہ ڈرو تم اس سے کلام کرنے مین اور فصاحت بیانی کرو تم جواب مین اور بڑائی اور بزرگی ظاہر کرو تم شریعت اسلام
کی بلال نے کہا کہ قریب تر پاؤ گے تم مجکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو پس نکلے بلال رضی اللہ عنہ اور تھے وہ
مثل درخت بلند کے چوڑے تھے دونون شانے اُنکے گویا وہ قوم شنوہ کے لوگ سے تھے اور اُنکے ڈیل ڈول کی بڑائی سے دیکھنے
والے ڈرتے تھے اور اُسدن وہ قمیص کرابیس شام کا پہنے تھے اور سر پر اُنکے عمامہ صوف کا تھا لٹکائے ہوئے تھے اپنی تلوار اور
توشہ دان کو اپنے شانے پر اور عصا اُنکا اُنکے ہاتھ مین تھا پس جب نکلے وہ مسلمانونکے لشکر سے اور دیکھا اُنکی طرف قس نے رشت
اور زبون جانا اُسنے اُنکو اور کہا اُسنے کہ مسلمانونکی آنکھونمین مرتبہ ہمارا سست اور ضعیف دکھائی دیا ہوگا پس جب بلایا ہمنے
اُنکو کہ آئیمین بات چیت کرلین تو بھیجا اُنھون نے ہمارے پاس ایک مرد کو اپنے غلامونمین سے بسبب ہمارے اندک و حقیر ہونیکے
اُنکی آنکھونمین پس کہا اُسنے کہ ای غلام پھر جا تو اور کہدے اپنے مالک سے کہ بادشاہ ہمارا چاہتا ہی کسی سردار کو تم مین سے تاکہ وہ کلام
کرے جو ارادہ رکھتا ہی پس کہا اُس سے بلال نے کہ ای مرد مین بلال بن حمامہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون اور نہین ہون
عاجز تمھارے سردار کی جوابدہی سے پس کہا اُسنے بلال سے کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر تاکہ آگاہ کرونمین بادشاہ کو تمھارے حال سے پھر واپس گیا
وہ اور ٹھہرا سامنے قسطنطین کے اور کہا کہ ای بادشاہ قوم نے بھیجا ہی میرے پاس ایک غلام کو اپنے غلامونسے تاکہ وہ بات چیت
کرین تجھسے اور نہین یہ مگر اسوجہ سے کہ ضعیف اور سست معلوم ہوے ہین ہم اُنکی آنکھونمین اور وہ غلام سیاہ رنگ دراز قامت بھاری ڈیل
ڈول کے ہین اور بیان کی اُسنے صفت بلال بن حمامہ کی تا اینکہ در آیا اُسمین خوف بلال کی صفت سے پس کہا قسطنطین نے
پھر جاتو اُنکی طرف اور کہہ تو اُسنے کہ بھیجا تھا تجھکو فرمانیہ بادشاہ کے بیٹے نے تمھارے پاس بارادہ طلب بعض تمھارے سردارونکے جس سے
وہ بات چیت کرے اور تم بھیجتے ہو اُسکے پاس ایک غلام کو اپنے غلامونسے پھر آیا مترجم بلال کے پاس اور کہا کہ بادشاہ تمسے
کہتا ہی کہ ہم غلام سے بات چیت کرنا نہین چاہتے ہین بلکہ ہم چاہتے ہین کہ تمھارے لشکر کے مالک اور تمھارے سردار سے بات چیت
کرین پس پھرے بلال در آنحالیکہ وہ شکستہ دل تھے اور آگاہ کیا اُنھون نے عمرو بن العاص کو اس حال سے پس کہا عمرو بن العاص نے شرحبیل
بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اُسکے پاس مین جاتا ہون پس کہا اُسنے شرحبیل بن حسنہ نے کہ ای ابا عبد اللہ ہرگاہ
کہ تم خود جاؤ گے پس کس شخص پر چھوڑو گے تم اس تمام گروہ مسلمانونکو عمرو بن العاص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مہربان ہی اپنے بندونپر اور وہ بڑا
مہربانی کرنیوالا ہی اپنی خلقت پر مگر لو تم نشان کو اور بطور میرے خلیفہ کے ٹھہرو تم میری جگہ پر پس اگر قوم عذر اور بیوفائی کریگی پس اللہ تعالیٰ
مالک اور خلیفہ ہی تمپر پس ٹھہرے شرحبیل بن حسنہ عمرو بن العاص کی جگہ پر اور لیا نشان کو اور نکلے عمرو بن العاص اور چلے بجانب قوم کے
اور وہ زرہ کے اوپر جبہ صوف کا پہنے تھے اور سر پر اُنکے زرد رنگ عمامہ یمنی تھا کہ پھیر لیا تھا اُسکو اپنے سر پر بطور پیچ کے اور لٹکا دیا تھا
اُسکی چوٹی کو کمر مین اُنکی ٹیکا دوال کا تھا اور لٹکا لیا تھا اُنھون نے اپنی تلوار کو اور رکاب مین لگایا تھا اپنے نیزے کو پس برابر وہ چلے گئے تا اینکہ
ٹھہرے وہ سامنے اُس ترجمان کے جسکو قسطنطین نے بھیجا تھا پس جب دیکھا اُنکو ترجمان نے ہنسا وہ پس کہا اُسنے عمرو بن العاص نے

کہ کس چیز سے تو ہنستا ہی اے برادر نصرانیہ نے اُسنے کہا کہ تمھارے لباس اور تمھارے اُٹھانے اور لینے سے ان ہتھیاروں کو کیا کام کروگے تم اُسنے اور کیا ارادہ کروگے تم لڑائی کا عمرو بن العاص نے کہا کہ اُٹھانا اور لینا ہتھیاروں کا لباس اہل عرب کا ہی اور وہی بچھونا اُنکا اور اوڑھنا اُنکا ہی اور نہین لیا ہین نے ہتھیاروں کو سوا خدا نے بزرگوار سے واسطے طلب قوت کے اپنے دشمن پر اور شاید کہ ڈالا جاوے نہین تمھارے نزدیک لڑائی مین پس ہونگے ہتھیار جاے پناہ میرے واسطے میرے دشمن سے اور بچاؤ نگا مین اُسکے سبب سے اپنی جان کو کہا ترجمان نے اُسنے کہ ہم لوگ اہل بیوفائی اور مکر سے نہین ہین تم دل کو مطمئن رکھو پھر پھرا ترجمان بجانب قسطنطین کے جبکہ سُنا اُسنے مقولہ عمرو بن العاص کا اور کہا کہ ای بادشاہ سردار عرب کے تیرے پاس آئے ہین اور وہ ایسا لباس پہنے ہین پس ہنسا بادشاہ قس کے کلام سے اور کہا اُس سے کہ کہہ تو اُنسے کہ آوین وہ میرے پاس اور داخل ہون جیسے کہ ہین وہ اپنے لباس مین پس لیا بادشاہ نے ساختگی کو بسبب آنے عمرو بن العاص کے اُسکے پاس اور آراستہ کیا اُسنے اپنے ملک کو اور ٹھہرایا بطارقہ اور مذبحہ کو دائین بائین اور حجاب کو گرد اپنے اور آیا ترجمان نزدیک عمرو بن العاص کے اور کہا اُسنے کہ ای برادر عربی چلو تم کہ بادشاہ نے اجازت دی ہی تمکو پس روانہ ہوے عمرو بن العاص اپنے گھوڑے پر اور لشکر قیساریہ کا تعجب کرتا تھا اُنکے لباس سے تا اینکہ ٹھہرے وہ بادشاہ کے خیمے کے دروازہ پر پھر پیادہ ہوے وہ اور چلے بطارقہ اور حجاب آگے اُنکے تا اینکہ پڑی آنکھ اُنکی قسطنطین پر پس سلام کیا اُنھون نے ساتھ دعاے عربی کے پس نزدیک بلایا اُنکو بادشاہ نے اور مرحبا کہی اور تازہ روئی کی اُسنے اور کہا کہ مرحبا ای سردار اپنی قوم کے حکم کیا اُنکو تخت پر بیٹھنے کا پس انکار کیا عمرو بن العاص نے اس امر سے اور کہا اُنھون نے کہ فرش اللہ تعالیٰ کا پاک ہی تیرے فرش سے سوا سیکہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہی ہین کو اور کیا اُسکو بچھونا ہمارا اور مباح کیا اُسنے ہمارے واسطے اُسکو پس ہم سب اُسپر برابر ہین اور مین نہین چاہتا ہون بیٹھنے کو مگر اُس چیز پر جو مباح کیا ہی اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے پھر بیٹھے عمرو بن العاص نہین پر بحالت چار زانو کے اور رکھ لیا اپنے نیزہ کو آگے اپنے اور اپنی تلوار کو اپنی رانپر اور کہا قسطنطین سے کہ تو جو چاہتا ہی اے عظیم روم کے اور سوال کر تو جس چیز سے تجکو منظور ہی پس کہا اُسنے قسطنطین پس ہرقل نے تمھارا نام کیا ہی اُنھون نے کہا کہ میرا نام عمرو ہی مین عرب بزرگ اور ارباب بیت الحرم سے ہون جسکی قوم تعظیم کرتے ہین قسطنطین نے کہا کہ تم جوان بزرگ ہو عرب بزرگ سے ای عمرو اور اگر تم عرب سے ہو تو ہم روم سے ہین اور ہمارے تمھارے بیچ مین نسبت اور قرابت اور یگانگیت نزدیک ہی اور ہم نہ نسبت مین ملتے ہوے ہین پس جو لوگ کہ نسب مین متصل ہین نہین چاہیئے اُنکو کہ خونریزی کرین بعض اُنمین کے بعض کی عمرو بن العاص نے کہا کہ ہمارے نسب ملے ہین ہمارے باپ دادو نسے اور بڑا نسب ہمارا دین اسلام کا ہی اور جب بھائی بھائی کے ساتھ ہوا وہ دونون جدا ہون دین پس حلال ہی بھائی کو کہ مارڈالے اپنے بھائی کو اور منقطع ہوگیا نسب اُن دونون کے بیچمین اور جو تو نے کہا کہ نیز انسب ہم ملتا ہی پس کیونکر ہمارا تمھارا نسب ایک ہوسکتا ہی حالانکہ ہم قریش بزرگ سے ہین اور تملوگ روم سے اُسنے کہا کہ ای عمرو آیا نہین ہین باپ ہمارے آدم پھر نوح پھر ابراہیم اور عرب نسل اسمعیل سے ہین اور روم بن العیص بن اسحاق سے ہین اور وہ دونون اولاد ابراہیم کی ہین اور نہین دوستدار کہتا ہی بھائی اس امر کو کہ زیادتی کرے اپنے بھائی پر اور ظلم کرے اُسپر اُس تقسیم مین جو بانٹ دی ہی اُنکے اگلے باپون نے اُنکے بیچمین عمرو بن العاص نے کہا کہ تو سچا ہی اپنے اس کلام مین کہ عیص بیٹے اسحاق کے ہین اور اسمعیل چچا عیص کے ہین اور ہم ایک

باپ کی اولاد ہیں اور باپ ہمارے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور اگرچہ نوح نے تقسیم کر دیا تھا زمین کو اپنی اولاد میں لیکن انھوں نے تقسیم کیا تھا
اسکو بجالت درگزر کرنیکے اُسنے جبکہ خشمناک ہوے تھے وہ اپنے بیٹے حام پر اور جان تو اس امر کو کہ اولاد نوح کی نہیں راضی تھی اس تقسیم پر برات
آپ اور غالب ہیگئے بعض اُنکے بعض پر اور یہ زمین جسمیں تم ہو تمھاری نہیں ہی بلکہ عمالقہ کی ہی جو تمھارے پیشتر تھے اسواسطے کہ نوح نے
تقسیم کیا تمھارے کو اپنے بیٹوں میں سام اور حام اور یافث پر پس دیا تھا اُنھوں نے اپنے بیٹے سام کو شام کا مالک اور
بزرگ واسکے ہیں اور حضرموت سے عمان بحرین تک اور سب اولاد سام سے ہیں اور وہ قحطان اور طسم اور جدیس اور عمالیق اور
ابا العمالیق جہاں کہیں تھے شہر و نہیں اور یہ ہی جبابرہ ہیں جو شام میں تھے پس یہ عرب خالص ہیں اور دی تھی نوح نے حام کو زمین عرب اور
سواحل کی اور اُترستے یافث اُس زمین پر جو بیچ میں اور پورب اور پچھم کے تھی اور زمین خالص ملکیت اللہ تعالیٰ کی ہی وارث کرتا ہے جسکو چاہتا ہے وہ
اپنے بندوں سے اور نکوئی عاقبت کیواسطے پرہیزگاروں کے ہی اور ہم چاہتے ہیں کہ پھیر دیوے تو اس تقسیم کو اور کرے تو اُسکو تقسیم برابری کی پس لیویں
ہم اُس چیز کو جو تمھارے ہاتھوں میں ہی شہروں اور محلوں مضبوط اور پانی جاری اور زمین فراخ سے اور لوتم اُس چیز کو جو ہمارے ہاتھوں میں ہی
درخت خاردار اور خچروں اور ملک خالی شہروں اور آبادی سے پس جب سُنا قسطنطین نے کلام عمرو بن العاص کا جانا اُسنے کہ یہ مرد
بزرگ ہیں پس کہا اُسنے سچ ہو تم اے عمرو اپنے کلام میں مگر تقسیم تو تمھاری ہو چکی اور اگر نہ راضی ہوگے تم اُسپر تو ہوگے تم ظلم کرنیوالے ہی پر اور ہم جانتے
ہیں اس امر کو کہ نہیں پرانگیختہ کیا اور اُٹھایا ہی تمکو اس امر پر اور نکالا ہی تمکو تمھارے شہروں سے مگر تری کو مشش نے پس کہا اُس سے عمرو بن
العاص نے کہ اے بادشاہ جو تو نے گمان کیا ہی کہ کوشش نے نکالا ہی ہمکو ہمارے شہروں سے پس بات ایسا ہی ہی جیسا کہ تو نے بیان کیا ہم اسواسطے
کہ ہم کھاتے تھے روٹی پیٹ اور جَو کی پس جب دیکھا ہمنے تمھارے کھانیکو اور دیکھا ہمنے اُسکو پس جدا ہوگئے ہم تمسے یہانتک کہ چھین لینگے ہم
شہروں کو تمھارے ہاتھوں سے اور بنا دینگے ہم تمکو غلام اپنا اور سایہ طلب کرینگے ہم بیچ اُس درخت بلند اور شاخوں سبز پتے دار اور راستے
چلنیوالے کے پس اگر بار رکھوگے تم اُس چیز سے جو چکھی ہی ہمنے تمھارے شہروں میں چیزیں مزہ دینے والی زندگانی سے پس نہ پیش آوینگے
اور لیتے تمکو مگر وہ مرد کہ دوست رکھتے ہیں موت اور طلب آخرت کو اور زیادہ مشتاق ہیں تمھاری لڑائی کے تمھارے دوست
رکھنے سے دنیا کی زندگی کو اسواسطے کہ وہ دوست رکھتے ہیں لڑائی کو جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو زندگانی کو پس پسند آیا اور بازرہا
وہ اُنکے جواب سے اور بلند کیا اُسنے اپنے سر کو اپنی قوم کی طرف اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ یہ عربی سچے ہیں اپنے قول میں قسم ہی جو کھائیں
اربعہ اور قربان اور بیعتوں اور صلیبانکی کہ ہمارے واسطے اُنکے مقابلے میں استواری اور پائداری نہیں ہی عمرو بن العاص نے بیانکیا ہی کہ پائی
ہیں بیعتوں اور اُنکی نصیحت کرینگی اور کہا میں نے کہ جان تو اس امر کو اے گروہ روم کے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے نزدیک کر دیا ہی تمپر اُس چیز کو
جسکو تم طلب کرتے ہو پس اگر چاہتے ہو تم اپنے شہروں میں داخل ہو تم ہمارے دین میں اور تصدیق کرو تم ہمارے قول کی سلام و صلوات ہمارے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسواسطے کہ دین اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی پس کہو تم کہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان
محمدا عبدہ ورسولہ قسطنطین نے کہا کہ اے عمرو ہم نہ جدا ہونگے اپنے دین سے حالانکہ اسی پر مرگئے ہیں باپ دادے ہمارے عمرو
بن العاص نے کہا کہ اگر تو نہیں جانتا ہے تو اسلام کو پس دے تو ہمکو جزیہ اپنے اور اپنی قوم کی طرف سے جانتے کہ تم حقیر ہو قسطنطین سے نے کہا کہ نہیں منظور

کر سکتا ہون مین تمھارے واسطے اس امر کو اسواسطے کہ رومی ادائے جزیہ پر میری اطاعت نہ کرینگے حالانکہ میرے باپ نے
اُسنے جزیہ کیواسطے پیشتر کہا تھا پس ارادہ کیا تھا اُنھون نے اُسکے مار ڈالنے کا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ یہ کچھ میرے پاس تھا عذر خواہی
اور ڈرانیسے اور تحقیق ڈرایا مین نے تم لوگونکو جہانتک ممکن ہوا اور نہین باقی ہی مگر تلوار ہمارے تمھارے بیچ مین حکم کرنیوالی
اور اللہ تعالیٰ جانتا ہی اس امر کو کہ مین نے بُلایا تمکو ایسے کام کیطرف جسمین تمھاری نجات تھی پس نافرمانی کی تمنے اُس سے جیسا کہ
نافرمانی کی تھی تمھارے باپ عیص نے اپنی ماں کی پس نکل گئے قرابت سے آگے اپنے بھائی یعقوب کے اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ
تملوگ نزدیکتر ہو نسب مین اور ہم بیزاری ظاہر کرتے ہین طرف اللہ غالب کے اور بزرگ کے تمسے اور تمھاری قرابت سے
جس حالمین کہ تم ہو حالانکہ تم ناسپاسی اور کفر کرتے ہو ساتھ اللہ مہربان کے اور تم اولاد عیص بن اسحاق سے ہو اور ہم اولاد اسمعیل
علیہ السلام سے ہین اور اللہ غالب و بزرگ نے اختیار اور برگزیدہ کیا ہمارے بنی کیواسطے نسلونکو پشت آدم سے تا اینکہ نکلے وہ اپنے باپ
عبداللہ کی پشت سے پس کیا اُسنے بہترین لوگونکا اولاد اسمعیل کو اور سکھلایا اُسنے اسمعیل کو عربی مین کلام کرنیکو اور چھوڑا اُسنے
اسحاق کو اُنکے باپ کی زبانپر پس اولاد اسمعیل کی عرب ہین پھر کیا اللہ تعالیٰ نے بہترین عرب کا کنانہ کو پھر بہترین کنانہ کا قریش کو پھر بہترین
قریش کا بنی ہاشم کو پھر بہترین بنی ہاشم کا بنی عبدالمطلب کو پھر بہترین بنی عبدالمطلب کا ہمارے بنی کو صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ پس بھیجا اُنکو رسول
اور کیا اُنکو نبی اور اُترے اُنپر جبرئیل ساتھ وحی کے اور کہا جبرئیل نے کہ پھرا مین پورب اور پچھم مین پس نہین پایا مین نے بزرگ زیادہ تمسے ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرو بن العاص نے بیان کیا ہی کہ کھڑے ہوے روینگے اُنکے بدنکے اور فروتنی کی اُنکے اعضاے بدن نے جسوقت کہ ذکر کیا
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جنبش مین آئے دل اُنکے اور داخل ہوا خوف قسطنطین کے دل مین اور کہا اُسنے عمرو بن العاص سے
کہ تم سچے ہو اپنے کلام مین اسی طرح انبیا بھیجے جاتے ہین بزرگ خاندان اپنی قوم سے آگاہ کرو تم مجکو اس امر سے کہ آیا تمھارے ان ساتھیونمین
کوئی مثل تمھارے ہی کہ جلد جوابدے وہ جسوقت کہ مخاطب کیا جاوے مثل تمھارے جواب دینے کے کہ جب سوال کیا گیا جوابدیا
پس کہا عمرو بن العاص نے کہ سب ہمراہی میرے ایک ہی زبانپر ہین اور اُنھین سے ایسے لوگ ہین کہ اگر کلام اور سوال کریگا تو
جانیگا اس امر کو کہ مین نہین اندازہ کیا جاتا ہون اُنکے ساتھ مقابلے مین پس کہا بادشاہ نے کہ محال ہی یہ امر کہ ہو دین تمھارے
ساتھیونمین مثل تمھارے اور نہ تمام عرب مین عمرو بن العاص نے کہا ہان قسم ہی خدا کی اور اگر دست رکھیگا بادشاہ اس امر کو تو
لاؤنگا مین اُنکو تا کہ واقف ہو جائیگا بادشاہ میرے صحت کلام پر پھر جست کیا عمرو بن العاص نے اور چلے اپنے گھوڑے کی طرف اور
سوار ہوے اور آئے اپنے لشکر مین پس شکر کیا اللہ تعالیٰ کا مسلمانون نے اُنکی سلامتی پر اور رات گذاری اُنھون نے بحالت نگہبانی
کے پس جب صبح کی اُنھون نے نماز صبح کی پڑھی عمرو بن العاص نے ساتھ مسلمانونکے اور حکم کیا اُنکو سوار ہونیکا واسطے لڑائی اُنکے دشمن کے پس
جلدی کی مسلمانون نے اس امر مین اور سوار ہوے وہ اپنے گھوڑونکی پشتون پر اور صف بستہ ہو گئے واسطے لڑائی کے **واقدی**
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب لڑائی کا دن ہوا قسطنطین نے اپنے لشکر کی تین صفین کین اور آگے کیا اُسنے تیراندازون کو اور
آراستہ کیا میمنہ اور میسرہ کو اور بلند کیگئی صلیب آگے اُسکے اور پیشقدمی کی اُسنے آگے اپنے لشکر کے اور دیکھا عمرو بن العاص نے

بجانب قسطنطین کے حالانکہ اُسنے مرتب کیا تھا اپنے لشکر کو اور قصد کیا تھا رائیکا پس آراستہ کیا اُنھون نے مسلمانونکو اور ایک صف کی اُنکی اور مقرر کیا میمنہ مین حامیان دین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اُنکے ساتھ شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صابر بن خانۃ الیقنی اُنکے بائین جانب تھے اور صابر بن حنانہ شہسواران مسلمین مین فرد تھے پس اُسی حال مین کہ تقسیم کیا عمرو بن العاص نے لوگونکو اس حیثیت سے کہ دفعۃً نکلا ایک سوار مشرکین سے اور وہ کپڑے ریشمین اور زرد اور زرہ جوشن پہنے تھا اور اُسکے گلے مین ایک صلیب سونیکی تھی پس حملہ کیا اُسنے تا اینکہ خط کھینچدیا اُسنے زمین پر اپنے نیزہ سے میمنہ سے میسرہ تک اور میسرہ سے میمنہ تک پھر قلب تک اور ٹھہرا وہ بمقابلے لشکر مسلمانونکے اور گاڑدیا اُسنے اپنے نیزہ کو سامنے اپنے اور لیا کمانکو اپنے ہاتھ مین اور بلند کیا اور چڑھایا اُسنے اُسمین تیر کو اور چلایا تیر کو ایک مرد پر میمنہ مین پس پرا تیر اُسپر اور زخمی کیا اُسکو اور چلایا اُسنے دوسرا تیر میسرہ مین اور مار ڈالا ایک کو پس جب دیکھا اُسکو اور اُسکے کامونکو عمرو بن العاص نے پکار کر کہا اُنھون نے مسلمانونسے کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم اس گبر ملعون اور اُسکے کام کو جو اُسنے اپنی کمانسے کیا ہے پس کون شخص کفایت کریگا ہمکو اُسکے کام مین اور پھیریگا مسلمانونسے اُسکی بدی اور برائی کو پس نکلے اُسکی طرف ایک مرد قوم ثقیف سے اور وہ میلی پوستین اور پرانا عمامہ پہنے تھے اور اُنکے ہاتھ مین ایک کمان عربی تھی کہ چڑھایا اُنھون نے اُسمین ایک تیر کو اور نکلے وہ بارادے گبر کے پس دیکھا گبر نے ثقفی کو اس حال مین کہ نہین ہے اُنکے جسم پر کوئی چیز لوہے کی جو چھپاوے جسم کو مگر پوستین میلی اور نہین ہے کوئی ہتھیار مگر ایک کمان پس خیر جانا گبر نے اُنکو اور اُنکے تیر کو اور چھوڑا اُنکی طرف ایک تیر اپنی کمان سے پس پرا تیر اُسکا ثقفی کے سینہ مین اور در یا تیر پوستین مین اور کارگر نہوا اور وہ ملعون پرا تیر انداز اپنے زمانے کا تھا نہین چلایا تھا اُسنے تیر کو کسی چیز پر مگر یہ کہ در آیا تیر اُسکا اُسمین اور پہونچگیا تھا اُسپر پس خشمناک ہوا وہ اپنے تیر کے نہ کارگر ہونے سے اور قصد کیا اُسنے دوسرے تیر کے چلانے کا پس کھینچا ثقفی نے تیر کو اور چلایا اُسکو بجانب گبر اور نہین دیکھا گبر نے تیر کو بسبب اُسکی چھپائی کے اور پوشیدہ ہونے جگہ اُسکی رکھنے کے پس در آیا وہ تیر گبر کے حلق مین اور نکلا اُسکی گردن کے پیچھے سے پس نہ قدرت اور طاقت پائی مشرک نے بیہوش ہوکر گر پڑنے سے پس دوڑے ثقفی اُسکے گھوڑے کی طرف اور لیلیا اُسکو اور سوار ہوے اُسکی پشت پر اور رکھ لیا اُنھون نے مشرک کے خود کو اپنے سر پر اور کھینچتے ہوے لائے اُسکو جانب مسلمانونکے پس استقبال کیا ثقفی کا اُنکے چچا کے بیٹے نے اور کلام کیا اُسنے پس نہین جوابدیا اُنکو ثقفی نے بسبب خوشی اور سرور کے اپنے کار سے پس کہا اُنکے چچا کے بیٹے نے کہ ای بھائی میرے مین تجھسے کلام کرتا ہون اور تم مجکو جواب نہین دیتے ہو گویا تم اولاد فیصر سے ہو پس آئے ثقفی مع ہتھیار گبر کے پاس عمرو بن العاص کے اور دیدیا ہتھیار اُنکو اور دیکھا مشرکین نے ثقفی کا کام پس خشمناک کیا اُنکو اس امر نے اور نہین جانا اُنھون نے کہ کیونکر مار ڈالا ثقفی نے گبر کو پس اشارہ کرتے تھے وہ بجانب آسمان کے پس جانا مسلمانون نے کہ وہ کہتے ہین کہ ملائکہ نے مار ڈالا اُنکے ساتھی کو اور دیکھا قسطنطین نے اس حال کو پس خشمناک ہوا وہ اور سخت گزرا یہ امر اُسپر اور کہا اُسنے بعض بطارقہ سے کہ نکل تو ان عرب کے مقابلے کو اور حمایت کر تو صلیب کی پس نکلا ایک بطریق اور وہ دیباج مُذہب پہنے تھا اور زرہ مضبوط اور زرہ کے نیچے جوشن استوار تھے اور اُسکی گردن مین سونیکی صلیب حمائل تھی اور اُسکے ساتھ ایک غلام اور اُسکے پیچھے ایک گھوڑا کوتل

اُسکے پاس ڈھال تلوار تھی پس نکلا وہ بطریق تا اینکہ ٹھہرا وہ دونون صفون کے بیچمین اور درخواست کرتا تھا لڑائیکی پس جب دیکھا مسلمانون نے اُسکی طرف متوجہ ہوے وہ درآنحالیکہ دیکھتے تھے وہ اسکے گرداوے اور حملے اور سوار کاری کو پس کوئی اُسکے مقابلے کو نہ نکلا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ ای لوگو کون شخص نکلیگا اُسکے مقابلے کے واسطے اور کفایت کریگا لوگونکے واسطے اُسکی بُرائی کو اور نذر کریگا اپنی جانکو واسطے اللہ غالب اور بزرگ کے پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک مرد عرب سے اور وہ یہ کہتا تھا کہ یہ کام مین کرونگا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالیٰ تم مین اور تمھارے ارادے مین برکت دیوے اور اُسیوقت حملہ کیا اُس مرد مسلمان نے بطریق کیطرف بحالت مضبوطی کے اور پیشتی کی اُسکی جانب بطریق نے اور ایک ساعت وہ دونون گردادے دیتے رہے اور شمشیر زنی کرتے رہے تا اینکہ راست ہوے اُن دونونکے وار پس سبقت کیا مرد مسلمان پر بطریق نے اپنی تلوار کے وار سے اور پڑی تلوار ڈھال پر اور پھاڑ ڈالا اور کر دیئے اُسکے ٹکڑے اور تھی وہ ڈھال چمڑیکی بغیر استر اور دوسری تہ کے اور نہین پہونچا کوئی اثر تلوار کا مرد مسلمان پر اور مارا مرد مسلمان نے ایک تلوار کا اپنے پیچھے اُسکے پس کاٹا اور پھاڑ ڈالا خود کو پس اپنے پیچھے کو پھیرا بطریق اور نہین پہونچا اُسپر اثر تلوار کا پس جب بطریق کی جان مین جان آئی اور سکون اور آرام حاصل کیا اُسنے اُس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی اُس کو حملہ کیا اُسنے مرد مسلمان پر اور مارا اُسنے مرد مسلمان پر ایک ایسا وار کہ زخمی کیا اُنکو زخم نمایان سے پس پھیرے وہ مرد مسلمان بجانب مسلمانون کے پس آواز دی اُنکو ایک مرد عرب نے اُنکی قوم سے اور کہا مرد مسلمان سے کہ افسوس ہی تمپر جو شخص ہبہ کرتا ہی اپنی جان کو واسطے اللہ تعالیٰ کے وہ پھیرتا ہی اپنے دشمن کے سامنے سے پس کہا مرد مسلمان نے کہ آیا نہین کافی ہی تمکو وہ چیز جو دیکھی ہی تمنے اس تلوار کے وار سے تا اینکہ مرتعش کرتے ہو مجھپر تحقیق اللہ تعالیٰ نے نہین حکم دیا ہی مجھکو اس امر کا کہ ڈالونمین اپنے ہاتھونکو بجانب ہلاکی کے پھر وہ باندھا اُنھون نے اپنے زخم کو اور اصلاح کی زخم کی جگہ کو اور پھیرے وہ طرف لڑائیکے اور دشوار گزرا تھا اُنپر جو اُنکے چچا کے بیٹے نے کہا پس جب نکلے وہ واسطے لڑائیکے کہا اُسنے اُنکے چچا کے بیٹے نے جنھون نے پہلے گفتگو کی تھی کہ پھیر آؤ اور لیلو تم اس خود کو اور رکھلو اُسکو اپنے سر پر واسطے حفاظت اور نگہبانی کے اور لیلو تم اس سپر کو پس کہا مرد مسلمان نے کہ چُپ رہو تم اعتماد اور بھروسا میرا ساتھ اللہ تعالیٰ کے بڑا ہی بھروسے سے تمھارے لوہے پر پھر دوڑے وہ مرد مسلمان بجانب بطریق کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے راوی نے بیان کیا کہ دعا کی مسلمانون نے اُنکے واسطے مدد اور غلبے کی اور کہا اُنھون نے اللھم اعطہ ما تمنی اور حملہ کیا اُنھون نے مشرکین پر اور مار ڈالا لوگونکو اور برابر ایسا ہی کرتے رہے تا اینکہ مارے گئے وہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُنپر عمرو بن العاص نے کہا ھذا رجل اشتری الجنۃ من اللہ تعالیٰ بنفسہ اللھم اعطہ ما تمنی واقدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہی کہ ہرقل نے جب اپنے بیٹے قسطنطین کو بجانب قیساریہ کے روانہ کیا تھا تو بھیجا تھا اُسنے اُسکے ساتھ ایک بطریق کو بطارقہ سے جسکا نام قیدرمون تھا اور وہ شہسواران روم مین سے تھا اور بادشاہ کا مامون تھا اور وہ لڑا بھڑا تھا لشکر فارس اور ترک اور جراسقہ سے اور وہ ملعون تمام لغتین یاد رکھتا تھا پس کہا اُسنے قسطنطین سے کہ ضرور ہی مجھکو لڑنا ان عرب سے سوا اسکے کہ جہاد مجھپر فرض کیا گیا ہی پس نہ قادر ہوا قسطنطین اُسکے باز رکھنے پر پس قیدرمون نے زرہ اپنی لڑائیکی پہنی اور نکلا وہ دوڑتا ہوا

پس جب دیکھا اُسکو مسلمانون نے کہ نکلا ہو وہ مثل پہاڑکے اور جو چیز اُسکی جسم پر تھی وہ چمکتی تھی روشنی جواہر سے شور کیا مسلمانون نے
درآنحالیکہ وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس جب ٹھہرا وہ میدانمین پیش آیا وہ درآنحالیکہ تو تلا پن کرتا تھا اپنی زبان
مین اور طلب کرتا تھا لڑنے والیکو پس متوجہ ہوے شہسواران عرب درآنحالیکہ دوڑتے تھے اُسکی جانب ہر طرف سے ہر شخص
چاہتا تھا اُسکے مار ڈالنے کو بسبب اُس لباس اور اسباب کے جو اُسکے جسم پر تھا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالیٰ کا ثواب
بہتر ہی تمھارے واسطے اُس چیز سے جو اُسکے جسم پر ہو پس نہ نکلے کوئی شخص درآنحالیکہ طلب کرتا ہو اُسکے اسباب کو پس ہوگا
نکلنا اُسکا اسباب کے سبب سے پس اگر مار ڈالا جاویگا وہ شخص تو مارا جاویگا اُس چیز کی راہ مین جسکی طلب مین وہ نکلا ہی اور
بتحقیق سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ و
من کانت ہجرتہ الی الدنیا یصیبہا او امرأۃ یتزوجہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ راوی نے بیان کیا ہی کہ نکلا تھا ایک جوان
یمن اور اُسکی ماں اور بہن اُسکے ہمراہ تھین درآنحالیکہ وہ سب ارادہ رکھتے تھے ملک شام کا اور بہن اُسکی اُس سے
کہتی تھی کہ اے بھائی کوشش کر تم ہمارے ساتھ چلنے مین تاکہ پہونچین ہم بجانب شہر ہاے فراخ حال کے اور کھائین ہم اچھی چیزین
شام کی بسبب اچھے ہونے اُسکے اور اُسکی نعمتونکے پس کہا تھا اُس سے اُسکے بھائی نے کہ نہین جاتا ہو مین مگر اس سبب سے کہ لڑونمین
واسطے رضامندی اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کے اور جہاد اور کوشش کرونمین اُسکی راہ مین شاید کہ پاؤنمین شہادت کو اور بتحقیق سُنا ہی
مین نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو کہ کہتے تھے ان الشہداء احیاء عند ربہم یرزقون پس کہا اُسکی بہن نے کہ کیونکر روزی
پاتے ہین حالانکہ وہ مر گئے ہین اُسنے کہا کہ سُنا ہی مین نے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی معاذ بن جبل کو کہ وہ کہتے تھے
سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ان اللہ تعالیٰ بجعل ارواحہم فی حواصل طیر خضر من طیور الجنۃ
فتاکل تلک الطیور من ثمار الجنۃ وتشرب من انہارہا فتعلق ارواحہم فی حواصل الطیور فہو الرزق الذی جعل اللہ لہم
پس جب ہوا دن لڑائی لشکر قسطنطین کا قیساریہ مین نکلا وہ جوان واسطے لڑنیکے بعد از نیکہ رخصت کیا اُسنے اپنی ماں اور بہن کو
مثل رخصت موت کے اور کہا اُسنے کہ یکجائی ہماری تمھاری نزدیک حوض مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلامہ کے ہوگی اور نکلا وہ
طرف لڑائی کے اور اُسکے ہاتھ مین ایک نیزہ جوڑا ہوا گرہون کا تھا اور اُسکی سواری مین گھوڑا کمیل تھا پس جب نکلا
وہ جوان حملہ کیا اُسنے بطریق پر اور نیزہ مارا اُس کے پس در آئی نوک نیزہ کی بطریق کی رزہ مین پس نہ قادر
ہو سکا وہ جوان اُسکے نکالنے پر بطریق کی رزہ سے پس تلوار ماری بطریق نے جوان کے نیزہ پر اور کاٹ ڈالا
اُس کو اور حملہ کیا جوان پر اور ماری تلوار اُسکے سر پر پس دو ٹکڑے کر دیا سر کو اور گر پڑا وہ جوان مردہ پس کرے
کرے اللہ تعالیٰ اُسپر اور کیا گرداتید مون نے اُسکے گرنے کی جگہ پر پھر طلب کیا اُس نے لڑنے والے کو
پس نکلے اُسکے مقابلے کو ابن قثم پس مار ڈالا بطریق نے اُنکو پس جب دیکھا اس حال کو شرجیل بن حسنہ رضی اللہ
عنہ نے درآنحالیکہ خشم کرتے تھے وہ اپنے نفس پر اور کہا اُنھون نے کہ اے نفس بدلو کشائش اور سیر کرتا ہی مسلمانو

قتل پر پھر نکلے وہ اور اُنکے ہاتھ مین وہ نشان تھا جسکو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکے واسطے بروز روانگی کے بجانب شام کے بنایا تھا پس جب دیکھا اُنکو عمرو بن العاص نے کہ سیل کیا ہوا اُنھون نے نکلنے کا کہا عمرو بن العاص نے کہا ای عبداللہ گاڑدو تم نشانکو تاکہ نہ مشغول کرے وہ تمکو پس گاڑدیا اُسکو شرحبیل بن حسنہ نے پس ٹھہرا وہ نشان مثل درخت کے اور درآیا پتھر مین گویا وہ اُسی سے نکلا تھا پس شگون لیا اُنھون نے اس امر سے مدد اور غلبہ کا اور نکلے وہ بجانب بطریق قیدمون کے اور مسلمان دعا کرتے تھے اُنکے واسطے مدد اور غلبہ کی اُنکے دشمن پر پس جب دیکھا اُنکو بطریق نے ہنسا وہ اُنکے لباس سے اُس طعون کی آواز مثل رعد تند تھی اور وہ موٹا تھا لوگون سے اور شرحبیل بن حسنہ لاغر جسم تھے بسبب کثرت روزہ رکھنے کے اور شب بیداری کے پس جب برابر ہوا بطریق میدان مین حملہ کیا ہر ایک نے ان دونون سے اپنے ساتھی پر اور سبقت کی دونون نے دو وار تلوار دینے اور پہلا وار شرحبیل بن حسنہ کا تھا پس کچھ کارگر نہوئی اُنکی تلوار دشمن خدا کی زرہ پر اور اُچھل آئی تلوار اپنے پڑنیکی جگہ سے اور پڑی تلوار قیدمون کی شرحبیل بن حسنہ پر پس توڑا اُسنے اُنکے سر کو پھر پاپیادہ ہوگئے وہ دونون گھوڑون سے سعید بن روح نے بیان کیا ہے کہ وہ دن بہت بدلی اور جاڑے کا تھا پس اُسی حال مین کہ وہ وہ دونون لڑ رہے تھے کہ دفعتہً نازل ہوا پانی موسلون مشکون کے اور اُترے وہ دونون گھوڑون سے اور کشتی کرنے لگے دلدل اور مٹی مین اور سوائے اُسکے کہ دشمن خدا نے حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ پر پس مارا اُسنے اپنے ہاتھ کو اُنکے پیٹ کی نرم جگہ پر پس اُٹھا لیا اُنکو زمین سے اور ڈالدیا اُنکو پٹھے کے بل پھر درآیا وہ اُنکے سینہ پر اور قصد کیا اُنکے ہلاک کرنیکا پس پکارا اور کہا شرحبیل بن حسنہ نے یاغیاث المستغیثین پس نہین تمام کیا تھا اُنھون نے اپنے کلام کو تا اینکہ نکلا ایک سوار رومیون کے لشکر سے اور وہ سنہری زرہ پہنے تھا اور اسکی سوار مین اصیل گھوڑا تھا پس قصد کیا سوار نے بطریق کی جگہ کا اور شرحبیل بن حسنہ نے گمان کیا تھا نسبت کافر کے اس امر کا کہ نہین نکلا وہ سوار مگر واسطے دینے گھوڑے کے بطریق کو اور اُسکی اعانت کریگا قتل شرحبیل بن حسنہ پر پس جب نزدیک ہوا وہ اُن دونون سے پاپیادہ ہوگیا وہ اپنے گھوڑے سے اور جھکا طرف بطریق کے اور کھینچ لیا اُسکو اپنے پیچھے سے شرحبیل بن حسنہ کے سینے سے اور کہا اُسنے کہ ای بندۂ خدا اُٹھ کھڑے ہو تم پس تحقیق آئی تمکو مدد فریادرس فریاد کرنیوالیکے پاس سے پس دیکھتے تھے شرحبیل بن حسنہ اُسکی طرف درآنحالیکہ وہ تعجب کرنیوالے تھے اُس سے اور اُسکے کلام اور اُسکے کام سے اور دیکھا تو ایکمرد ڈھاٹا باندھے تھا اور نکال لیا اُسنے اپنی تلوار کو اور مارا بطریق پر ایک وار پس کاٹ ڈالا اُسکے سر کو اور کہا شرحبیل بن حسنہ سے کہ ای بندۂ خدا لیلو تم اُسکے اسباب کو پس کہا اُس سے شرحبیل بن حسنہ نے کہ قسم ہے خدا کی نہین دیکھا مین نے زیادہ تر تعجب انگیز معاملہ تیرے کام سے اور دیکھا مین نے تجکو کہ آیا تو مشرکین کے لشکر سے پس تو کون شخص ہے اُسنے کہا مین وہ بدبخت رانده گیا طلیحہ بن خویلد الاسدی ہون کہ دعویٰ کیا تھا مین نے نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جھوٹھ باندھا تھا مین نے اللہ تعالیٰ پر اور گمان کیا تھا مین نے اس بات کا کہ میرے اوپر آسمان سے وحی اوترتی ہے پس کہا مین نے اُس سے کہ ای میرے بھائی اللہ تعالیٰ کی رحمت فراخ اور کشادہ ہے ہر چیز پر اور جو شخص توبہ کرتا ہے اور باز رہتا ہے گناہ سے اور رجوع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکی توبہ کو قبول کرتا ہے بخش دیتا ہے اُسکے

گناہ کو اور نبی صلوٰۃ اللہ علیہ نے ارشاد کیا ہی التوبۃ تجب ما قبلہا آیا نہین جانا تو نے اے بیٹے خویلد کے اللہ پاک اور برتر نے جب اُتارا
اپنے نبی اور رسول پر اس آیت کو ورحمتی وسعت علی کل شیئ اُمید کی ہر شخص نے یہانتک کہ ابلیس نے پس جب اُتری یہ آیت فسا کتبہا للذین
یتقون ویوتون الزکوٰۃ کہا یہود اور نصاریٰ نے کہ ہم صدقہ اور زکوٰۃ دیتے ہین اور جب اُتری یہ آیت والذین ہم بآیاتنا
یومنون کہا یہود اور نصاریٰ نے کہ ہم ایمان لائے ہین اُس چیز کا جو اُتارا ہی اللہ تعالیٰ نے صحف اور توراۃ اور انجیل مین
پس چاہا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو کہ آگاہ کر دیوے وہ یہود اور نصاریٰ کو کہ یہ امر خاص اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیواسطے ہی اس کلام سے الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوراۃ والانجیل
یامرہم بالمعروف وینہاہم عن المنکر آخر تک طلیحہ نے کہا قسم ہی خدا کی کہ میرے واسطے ایسا منہ نہین ہی کہ رجوع کرونمین بجانب
اسلام کے اور قصد کیا اُسنے چلنے کا اپنی طرف کو پس بازر کھا اُسکو شرحبیل بن حسنہ نے اور کہا کہ اے طلیحہ مین نہ چھوڑونگا تجکو کہ
چل تو میرے ساتھ بجانب لشکر مسلمانون کے پس کہا اُسنے کہ نہین بازر کھا ہی مجھ کو تمھارے ساتھ چلنے سے مگر اُس بدخواہ
اور سخت دل یعنی خالد بن الولید نے اور مین ڈرتا ہون کہ وہ مجکو مار ڈالینگے پس کہا مین نے اُس سے کہ اے میرے
بھائی وہ ہمارے ساتھ نہین ہین اور یہ لشکر عمرو بن العاص کا ہی شرحبیل بن حسنہ نے بیان کیا ہی کہ چلا وہ اور رجوع
کیا میرے ساتھ پس جب ہم دونون نزدیک ہوے مسلمانون کے دوڑے لوگ ہماری طرف کو اور کہا اُنھون نے
کہ اے عبداللہ یہ کون شخص تمھارے ساتھ ہی کہ تحقیق اُسنے نیک کام تمھارے ساتھ کیا ہی شرحبیل بن حسنہ نے بیان کیا
ہی کہ نہین پہچانا مسلمانون نے اُسکو اسواسطے کہ وہ ڈھاٹا باندھے تھا اپنے بڑے ہوئے عمامہ سے پس کہا مین نے
کہ یہ طلیحہ بن خویلد الاسدی ہی مسلمانون نے کہا کیا توبہ اور رجوع کی ہی اُسنے بجانب اللہ تعالیٰ کے پس کہا اُسنے
کہ ہان توبہ کرنیوالا ہون بجانب اللہ تعالیٰ کے اُس چیز سے جو مجھ سے واقع ہوئی ہی شرحبیل بن حسنہ نے بیان کیا ہی کہ لیگیا
مین اُسکو بجانب عمرو بن العاص کے پس سلام کیا اُنھون نے اُسپر اور مرحبا کہی **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون
کے بیان کیا ہی کہ روایت پہونچی ہی مجکو کہ جب طلیحہ نے دعوی نبوت کیا تھا اور واقع ہوئی تھی اُس سے لڑائیان سابق
خالد بن الولید کے اور سُنا تھا اُس نے اُس حال کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب اور سجاح کو جنھون
نے دعوی نبوت کیا تھا مار ڈالا اور اسود عنسی کو بھی مار ڈالا کہ اُسنے اپنے کو نبی کہا تھا پس ڈرا طلیحہ اپنی جان پر اور
بھاگا رات کو مع اپنی زوجہ کے بجانب شام کے اور طلب ہمسایگی کی اُسنے ایک قوم کلب سے اور وہ شخص مسلمان
تھا پس ہمسایگی مین لیا اُس مسلمان نے اور بیٹھا اُسکے نزدیک تا اینکہ پوچھا اُسکے حال کو پس بیان کیا اُس سے
طلیحہ نے سب حال اپنا اور کیفیت لڑائیونکی ساتھ خالد بن الولید کے اور دعوی کرنے نبوت کا پس خشمناک ہوا وہ مرد
کلبی کلام اُسکے سے اور کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی نہین کیا تو نے اس امر کو مگر بسبب بخل کے اپنے مال پر پس دور کر دیا اللہ
تعالیٰ نے تجھسے اُس مال کو لیکن واجب ہی دولتمند پر یہ امر کہ مواسات کرین اُس چیز سے جو اُنکے پاس ہی ساتھ فقرا کے کہ یہ امر گرون

اخلاق سے ہی پھیر دو کر دیا اُس مسلمان نے طلیحہ کو اپنی ہمسائگی سے پس اقامت کی طلیحہ نے شام مین اور توبہ کی اُسنے اپنے
کام سے پس جب سُنا اُسنے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا کہا اُسنے کہ گئے وہ شخص جنپر مین نے تلوار کو تیز کیا تھا
پس کون شخص کارفرما ہوے ہین بعد اُنکے لوگون نے کہا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اُسنے کہا کہ یہ بڑے بدخو اور سنگدل ہین
اور ڈرا وہ حضرت عمرؓ سے اس امر کو کہ روانہ کرین وہ کسی کو اُسکی طرف اور ڈرا خالد بن الولید سے کہ دیکھینگے اُسکو شام مین
اور مار ڈالینگے اُسکو پس ارادہ کیا اُسنے قیساریہ کا کہ سوار ہووے وہ کشتی مین اور ڈالے اپنے تئین بعض جزائر دریا مین پس
جب دیکھا اُسنے قسطنطین کے لشکر کو کہ نکلا ہی وہ بجانب لڑائی مسلمانونکے کہا اُسنے کہ جاؤنگا مین ساتھ اس لشکر کے پس شاید کہ
قائم ہین اس لشکر کو کسی رنج مین اور دھوڈالونین اُسکے سبب کیسقدر اپنے گناہ کو اور حاصل ہووے مجکو قرب بجانب اللہ تعالیٰ اور مسلمانونکے
پس جب دیکھا اُسنے شرحبیل بن حسنہ کو معرض ہلاکت مین کہا اُسنے کہ نہین صبر ہی مجکو اس حال مین اور نکلا اُنکی طرف اور حملہ کیا اُنکو
جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی پس جب ٹھہرا وہ سامنے عمرو بن العاص کے شکر گزاری کی اُنھون نے اُسکے کام کی اور بشارت دی
اُسکو توبہ کی پس کہا اُسنے کہ اے عمرو بن العاص مین ڈرتا ہون خالد بن الولید سے اس امر کو کہ دیکھینگے وہ مجکو پس مار ڈالینگے وہ
میرے تئین عمرو بن العاص نے کہا کہ مین تجکو ایک چیز کا مشورہ دیتا ہون کہ کر تو اُسکو اور بیدر ہو جا تو اپنی ذات پر دنیا و
آخرت مین اُسنے کہا کہ وہ کیا چیز ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ لکھدونگا مین تجکو ایک دستاویز مشعر اُس کام کی جو تو نے
کیا ہی اور اُسپر گواہی مسلمانونکی ہوگی اور لیجانا تو اُسکو بجانب عمر بن الخطاب کے اور دیدے اُنکو اور ظاہر کر تو اُن سے توبہ کو
پس وہ قبول کرینگے تجھسے توبہ کو اور قریب تر مقرر کرینگے اور بھیجینگے وہ تجکو بجانب مشرکین کے پس مٹ جائینگے اُس کے
سبب سے گزرے ہوے گناہ تیرے پس منظور کیا اس امر کو طلیحہ نے اور لکھدیا اُسکو عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مشعر اُس کام کے جو اُسنے کیا اور لی اُسکے واسطے گواہی مسلمانونکی پس خط کو لیا طلیحہ نے
اور روانہ ہوا اُسکو لیکر بجانب مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس نہین پایا اُسنے حضرت عمر کو مدینہ منورہ مین
اور کہا گیا اُس سے کہ وہ مکہ معظمہ مین ہین پس روانہ ہوا طلیحہ تا اینکہ پہنچا مکہ مین پس پایا اُسنے حضرت عمر کو کعبہ مین پکڑے ہوے
تھے وہ پوشش اور پردہ ہاے کعبہ کو پس پکڑا اُسنے پوشش کو اور کہا کہ یا امیر المومنین مین توبہ کرنیوالا ہون بجانب اللہ غالب
اور بزرگ پروردگار اس مکان کے اُس چیز سے جو واقع ہوئی مجھسے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تو کون شخص ہی اُسنے
کہا کہ مین طلیحہ بن خویلد الاسدی ہون پس ہنسے اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ سختی ہو تجھپر مین تو معاف کرونگا تجھے پس کیونکر اور
کیا کام کرینگا مین کل کے دن سامنے اللہ غالب اور بزرگ کے بمقدمہ خون عکاشہ محصن الاسدی کے طلیحہ نے کہا اے امیر المومنین عکاشہ
ایک مرد تھے کہ نیکبخت کیا اُنکو اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھونپر اور بدبخت ہوا مین اُنکے سبب سے اور نہین اُمید رکھتا ہون اللہ تعالیٰ سے
اس امر کی کہ وہ بخشدیوے میرے اس گناہ کو بسبب اُس کام کے جو کیا ہی مین نے پس نکالکر دیا اُسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط عمرو بن
العاص کا پس جب پڑھا اُسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور صحیح اُسکے مطلب کو خوش ہوے اُسکے سبب سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ خوش ہو

تجکو اسواسطیکہ اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربانی کرنیوالا ہی اور حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکو اپنے ساتھ رہنے کا مکہ مین تا مراجعت بجانب
مدینہ منورہ کے پس ٹھہرا وہ حضرت عمرؓ کے ساتھ چند روز پس جب پھر آئے مدینہ طیبہ مین بھیجا اُسکو بجانب ملک فارس کے واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رجوع کرتے ہین ہم بجانب پہلے بیان کے یعنی جب مارا گیا قیدمون بطریق طلیحہ بن خویلد کے ہاتھ سے اور نجات
پائی شرجیل بن حسنہ نے اُس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی اُنکو پھرے وہ دونون بجانب عمرو بن العاص کے اور لقا سخت پائی اور بڑا جاڑا کہ بار رکھنا
تھا لوگون کو اور لڑائی سے اور مسلمانونکو اُسکے سبب سے اذیت لاحق ہوئی اسواسطے کہ اکثرون کے پاس خیمہ و خرگاہ نہ تھے پس پناہ لی اُنھون
نے طرف جابیہ کے اور جسجہ وہ اُسکی دیوارونکی آڑمین اور ہوا رحمت اللہ سے مسلمانونکے واسطے یہ امر کہ واقع ہوئی دہشت اور کاہلی
اور سستی قسطنطین کے دلمین بسبب مارے جانے قیدمون کے اور تھا وہ باعث اُسکی قوت کا پس مشورہ کیا اُسنے اپنے ساتھیون
سے در باب پھرنے کے بجانب قیساریہ کے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ رومیونکے تم جانتے ہو اس امر کو کہ لشکر یرموک نے نہین ثابت قدمی کی
اس قوم کے مقابلے مین اور میرے باپ نے مُنھ پھیرا بجانب قسطنطنیہ کے اُنکے اس خوف سے کہ سختی مین ڈالا جاویگا وہ اُنکے آنے سے اور
تحقیق مالک ہوگئے وہ تمام ملک شام کے اور نہین باقی رہا اُنکے واسطے سوائے اس حال کے اور مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ سختی اور دشواری
آوے اُنکے آگے سے اور مالک ہوجاوین وہ قیساریہ کے اور کوچ کرنا مناسب اور موافق تر ہی یہانکے مقام سے پس منظور کیا اُنھون نے
اس امر کو پس جب رات ہوئی کوچ کیا قوم نے اور پانی برستا تھا سعید بن جابر ادسی نے بیان کیا ہی کہ یہ سب اللہ غالب و بزرگ
کی مہربانی تھی ہمارے حال پر پس جب چوتھا دن ہوا اور رہوا پانی اور ظاہر ہوا آفتاب پس نکلے ہملوگ جابیہ سے بطلب لڑائیکے رومیون
سے پس نہ دیکھا ہمنے کوئی اثر اور نشان اُنکا پس قسم ہی خدا کی کہ خوشی ہماری آفتاب کے نکلنے پر زیادہ تھی قوم کے کوچ کر جانے سے
پس لکھا عمرو بن العاص نے خط اس حال مین بنام ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہ کے بجانب حلب کے اس مضمون اور
عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص السہمی الی امین جیوش المسلمین بالشام ابی عبیدۃ عامر بن الجراح
سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واشکرہ علی ما فتحنا من قصرہا ما بدا یا صاحب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فان قسطنطین بن ہرقل خرج الی لقائنا فی ثمانین الفا وکان لقاؤنا معہم علی نخل واسر شرجیل بن حسنہ وکان الذی
اسرہ قیدمون ثم خلصہ اللہ علی ید طلیحۃ بن خویلد الاسدی وقتل قیدمون وقد وجہتہ بکتابی الی امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد اخترم علی واللہ قسطنطین وانا منتظر جوابہ والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین اور
پھر اخذ ہمراہ جابر بن سعید الحضرمی کے پس جب پڑھا ابوعبیدہ بن الجراح نے خط کو خوش ہوے وہ بسبب سلامتی مسلمانون اور
شکست اُٹھانے دشمن کے مسلمانونسے اور لکھا عمرو بن العاص کو اما بعد فقد وصلنی کتابک وقد حمدت اللہ علی سلامۃ المسلمین
واذا قرأت الکتاب فانزل علی قیسارۃ وانا فی اثر الکتاب ہمول بالمسیر الی صوب حمکہ وقرا بلیس السلام پھر پُر کیا خط جابر بن سعید کو اور
رخصت کیا اُنکو پھر جانیکا اور قصد اور میل کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے کوچ کرنیکا بجانب ساحل کے پس گئے اُنکے پاس عبداللہ یوقنا رحمہ اللہ اور کہا اُنھون
نے کہ اے سردار جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی نے ہلاک کیا مشرکین کو اور بلند کیا نشان موحدین کو اور مین چاہتا ہون اپنے جانیکو قبل تمہارے بجانب ساحل کے

پس بر کہ پہونچون مین قوم سے ساتھ کسی فریب کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای عبد اللہ اگر تم ایسا کوئی کام کروگے کہ وہ نزدیک کریگا تمکو اللہ تعالی سے پس تحقیق یاد کرو تم اُسکو اللہ تعالی کے سامنے پس اُٹھ کھڑے ہوے یوقنا اور لیا اُنھون نے اپنے ہمراہیون کو اور بُلایا تھا اُنھون نے اپنے ساتھ اُن شخصونکو جو اُنکی خدمت کرتے تھے حلب مین جب وہ سردار حلب کے تھے اور اُن سبھون نے رجوع کیا تھا بجانب اسلام کے اور وہ لڑتے تھے ساتھ ہمت اور قوی ارادے کے اور وہ چار ہزار سوار تھے اور تھے مسلمانونکے لشکر مین اور لوگ بھی بطارقہ سے جو مسلمان ہوے تو زیادہ تین ہزار سے سواے ہمراہیون یوقنا کے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویونکے بیان کیا ہے کہ جب شکست اُٹھا کر گیا قسطنطین پسر ہرقل بجانب قیساریہ کے اور پناہ لی اُسنے اُنمین کہلا بھیجا اُسکے پاس اہل طرابلس نے کہ روانہ کرے وہ اُنکے پاس ایسی کمک کو کہ وہ حاصل کرین فتح مسلمانون پر اُسکے سبب سے پس روانہ کیا قسطنطین نے اُنکے پاس تین ہزار سوار بطارقہ باسامان سے اور پیشرو اُنکا جرفاس کو مقرر کیا اور روانہ ہوا جرفاس بطلب طرابلس کے مع اپنے ساتھیونکے پس نزدیک ہوا طرابلس سے اُترا وہ ایک چراگاہ مین تاکہ دانہ چارا دیوے اپنے گھوڑونکو اور حکم کیا اُسنے اپنے لوگونکو مسلح ہونیکا تاکہ ظاہر کرین وہ اپنی آرایش کو واسطے اہل طرابلس کے پس وہ لوگ اُسی حالمین تھے کہ اُسیوقت پہونچے اور بلند ہوے یوقنا اور ہمراہی اُنکے رومیونپر اور یوقنا کے ساتھ فلیطانوس حاکم رومیۃ الکبری اور اُنکے ہمراہی تھے یہی کہ ارادہ اور میل کیا تھا اُنھون نے زیارت بیت المقدس اور ٹھہرنیکا اُس مقام مین پس بلند ہوے یہ لوگ چراگاہ پر حالانکہ وہ اپنے اُسی لباس مین تھے نہین بدلا تھا اُنھون نے اُس لباس سے کسی چیز کو اور جب دیکھا اُنکی طرف جرفاس نے سوار ہوا وہ بذات خود تاکہ دریافت کرے وہ اُنکے حال کو پس جب قریب ہوا جرفاس اُسنے سلام کیا اُنپر اور مرحبا کہا اُنکو اور پوچھا کہ تم کون ہو پس کہا یوقنا نے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ پناہ لی تھی ہمنے بجانب اُن عربکے اور طلب کفایت کی ہمنے اُنکی برائی سے اور گمان کیا تھا ہمنے کہ وہ کچھ ہین اور دیکھا تو وہ لوگ فرومایہ ہین کہ نہین دین ہی اُنکے نزدیک پس بھاگے اپنے دین کیطرف ہم لوگ اور اصحاب قنسرین اور حلب اور اعزاز عزم اور تاج اور انطاکیہ کے اور ہم جاتے ہین بادشاہ قسطنطنیہ کے پاس تاکہ ہوجاوین ہم اُسکے بازو کے سایہ مین پس جب سُنا جرفاس نے یہ حال قوم سے اُنس حاصل کیا اُسنے اور مرحبا کہی اُنکو اور کہا اُسنے کہ اُترو تم ہمارے پاس تاکہ آرام حاصل کرو ایکساعت مشقت سے کہ بیشک تم راتون چلے اور ڈرے ہین دل تمہارے عرب سے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ کہان جاتے ہو اُسنے کہا بھیجا ہی ہمکو قسطنطین بادشاہ نے بطور کمک کے بجانب اہل طرابلس کے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ اچھی طرح سے ہوشیار رہو اسواسطے کہ وہ سردار عرب کا جنکا نام ابو عبیدہ کہا جاتا ہی چھوڑا ہی ہمنے اُنکو پیچھے ارادے آنیکے بجانب ساحل کے پس کہا جرفاس نے کہ کیا چیز نفع دیگی ہمارے احتیاط کرنیکو حالانکہ دولت ہماری معدوم ہوگئی اور زمانہ ہمارا جاتا رہا اور نہین دیکھتا ہون مین صلیب کو کہ بے پرواکرے وہ اپنے لوگونکو کسی چیز سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اُترے یوقنا اور ساتھی اُنکے رومیونکے نزدیک یکساعت اور پیش کیا رومیون نے اُنکیواسطے اپنی زاد راہ کو پس کھایا اُنھون نے پھر چھوڑا رومیون کو اور سوار ہوے وہ اور قصد کیا جرفاس اور اُسکے ساتھیون نے سوار ہونیکا بسبب اُنکے سوار ہونیکے پس کہا یوقنا رحمہ اللہ نے کہ مشغول رہو تو اپنے ساتھیونمین اور پہچانو تو اُنکو اچھا لباس اور آراستہ کرانکو اسواسطیکہ یہ کام ڈالیگا دہشت اور خوف کو تمہارے دشمنونکے دلونمین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نہین داخل ہوے تھے

کنارہ دریا مین تا اینکہ مضبوط کر لیا تھا اُنھون نے مکر اور فریب کو اور حال یہ گزرا کہ لیا تھا اُنھون نے اپنے ارادہ کو وادی بن احمر کیطرف
کہ سلمانونکی صلح مین داخل تھا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے چھوڑا تھا وہان حارث بن سلیم کو مع لشکر کے اعلام کے کہ چلاتے
تھے وہ اپنے اونٹونکو اور وہ دو سو مرد تھے اہل عرب سے پس تاخت کی اُنپر یوقنا نے اور لیلیا اور شکین باندھلین اُنکی اور اُنکو لیکر
پہونچے بلاد ساحل مین پس جب ہوئی تاریکی رات کی کہا اُنسے یوقنا نے اُس حال مین کہ یکجا کیا تھا اُنکو اپنے پاس پوشیدگی مین
کہ نہ گمان کرو تم اس امر کا کہ مین پھر گیا ہون دین اسلام سے اور نہین کیا ہی مین نے تمھارے ساتھ اس امر کو مگر اسواسطے کہ سُنین
رومی اور ساحل کے لوگ یہ بات کہ مین نے فریب اور مکر کیا عرب پر اور لیلیا مین نے اُنکو پس مطمئن ہوے سلمان یوقنا کے کلام
سے اور کہا اُنھون نے کہ اگر تم ارادہ اور قصد قائم کرنے دین خدا کا رکھتے ہو پس خدا مدد کریگا تمھاری دشمنون پر اور فتحیاب کریگا
تمکو راوی نے بیان کیا ہی کہ مقرر کیا یوقنا نے لوگونکو کہ چلاتے تھے جانورونکو اور نہین مطمئن ہوا تھا جرفاس اور ساتھی اُسکے
یوقنا پر یکجا کہ دیکھا تھا اُنھون نے یوقنا کے ساتھ قیدیون کو عربسے اور اونٹون اور بکریونکو پس جب سوار ہوے یوقنا اور ہمراہی
اُنکے دیکھا اُنھون نے رومیونکو کہ وہ طلب کرتے ہین کنارہ دریا کو پھر طلب کیا اُنھون نے راہ طرابلس اور عرفر کو اور چھپ رہے
وہ راتکو قوم کی راہ مین اور جرفاس نے جدا کیا اور بانٹ دیا تھا اس سامان کو جو اُسکے ساتھ سلاح خانہ مین تھا اپنے ساتھیونپر
ٹھہرا وہ یہانتک کہ آئی تاریکی رات کی اور کھایا گھوڑون نے اپنے دانہ چارے کو پھر برابر ہوے وہ راہ پر پس جب برابر ہوے
وہ گاڑیکی جگہ مین آپڑے اُنپر یوقنا اور ساتھی اُنکے اور فلیطانوس اور ہمراہی اُنکے اور گھیر لیا اُنکو اور نہ مہلت دی اُنکو لڑنے کی
اور لیلیا اُنکو از روے غلبہ اور پکڑ لینے کے ہاتھ مین اور پھیل گئے گرد اُنمین تا کہ نہ نکلجاوے کوئی شخص رومیون سے پس جب
آئے رومی اُنکے قبضے اور نیچے مضبوطی اُنکے قید کے ارادہ کیا اُنھون نے چھوڑ دینے حارث بن سلیم اور اُنکے ساتھیون کا
حارث نے کہا کہ مین تمھارے واسطے یہ مناسب دیکھتا ہون کہ چھوڑ دو تم ہمکو ہمارے حال پر اسواسطے کہ ثواب اللہ تعالی کا
نیک و بہتر ہی اور صبح کرو تم ہمکو دشمن کے شہرون مین پس بتحقیق تم نہ پہونچوگے کسی شہر مین شہرہاے کنارۂ دریا سے مگر فتح کریگا
اللہ تعالی تمھارے واسطے یوقنا نے کہا کہ اچھی رائے دی تمنے راوی نے بیان کیا ہی کہ حکم دیا یوقنا نے اپنے ساتھیونکو کہ مضبوط
باندھین وہ قیدیان جرفاس اور اُسکے ساتھیون کو اور پوشیدہ کر کے بھگایا یوقنا نے اپنے اور فلیطانوس کے ساتھیون سے
ہمراہ قیدیون کے اور وہ تین ہزار تھے اور کہا اُنسے کہ جب آوے تمھارے پاس پیام میرا پس آؤ تم پھر پہنا یوقنا کے ہمراہیون نے
لباس اُن اہل قیساریہ کا جنکو گرفتار کر لیا تھا اُنھون نے اور روانہ ہوے بجانب طرابلس کے پس جب پہونچے وہ طرابلس مین
نکلا ہر شخص شہر کا اُنکی ملاقات اور دیدار کو اور پہونچا تھا خط قسطنطین کا اُنکے پاس اس مضمون سے کہ اُسنے روانہ کیا اُنکی طرف کو تین ہزار سوار
ہمراہ جرفاس بن صلبان کے اور داخل ہوے یوقنا مع اپنے ہمراہیون کے تا اینکہ ٹھہرے وہ دار الامارہ مین اور وہ لوگ منتظر تھے آنے
کمک کے آراستہ ہونیوالے تھے واسطے لشکر کے اپنے لشکر سے اور نہین شک کی اُنھون نے اس امر مین کہ وہ لشکر بادشاہ کا ہی پس نہین جانا
دیکھا اُنکو کسی نے پس آئے یوقنا کے پاس بوڑھے لوگ طرابلس کے اور بطارقہ اور دولتمند لوگ اُنمین سے پس جب ٹھہرے وہ یوقنا کے پاس

حکم دیا انھون نے اپنے ساتھیون کو پس قبضہ کرلیا یوقنا کے ہمراہیون نے انیرا اور کہا انھون نے کہ ای اہل طرابلس کے بتحقیق اللہ پاک نے مدد دی اسلام اور اہل اسلام کو اور بزرگ کیا اسنے اپنے دین کو اور غالب کیا اسکو سب دینو پر اور بتحقیق تھے ہملوگ کہ ہاتھ پیر مارتے تھے شب کوری اور تاریک کرینوالی مین سجدہ کرتے تھے ہم صلبان کا اور تعظیم کرتے تھے ہم تصویرون اور قربان کی اور گردانتے تھے ہم واسطے اللہ تعالی کے زوجہ اور بیٹے کو تا اینکہ مقرر کیا اور بھیجا اللہ تعالی نے ہمارے واسطے اس قوم کو پس ہدایت کی اللہ تعالی نے انکے سبب سے اور دلادیا ہمکو انکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین مین اور وہ نبی امی بھیجے گئے ہین جنکا ذکر انجیل مین ہی اور بشارت دی ہوا انکی مسیح بن مریم نے اور بتحقیق دین اسلام حق ہی اور قول اہل اسلام کا سچا ہی امر کرتے ہین وہ ساتھ معروف کے اور باز رکھتے ہین امور زشت سے اور پڑھتے ہین نماز اور دیتے ہین زکوۃ کلام حق کرتے ہین اور تبعیت کرتے ہین راستی کی اور توحید کرتے ہین اللہ غالب اور بزرگ کی اور پاکی اسکی بیان کرتے ہین زن ہمنشین اور اولاد سے اور کوشش جہاد کرتے ہین وہ اللہ کی راہ مین اپنے مال اور جانون سے اور یہ وہ دین ہی کہ حکم کیا اللہ تعالی نے ساتھ اسکے اپنے انبیا اور رسولونکو پس یا پھر دو تم بجانب دین اسلام کے یا ارادہ کرو جزیہ کو ورنہ بھیجدونگا مین تمکو غلام بنا کر واسطے عربکے اور میرے پاس یہی ہی دا اسلام راوی نے بیان کیا کہ جب سنا قوم نے قول یوقنا کا جانا انھون نے کہ یوقنا نے حیلہ اور مکر کیا انیرا اور ریلیا انھون نے ہمراہیان بادشاہ کو راہ مین پس کہا ان لوگون نے کہ ای سردار ہم ایسا ہی کرینگے جیسا کہ تمنے حکم دیا ہی پس بعض انمین سے مسلمان ہوگئے اور بعض راضی ہوے ادائے جزیہ پر اور پھرے یوقنا اور کہلا بھیجا انھون نے اپنے ہمراہیان پوشیدہ ٹھہرنے والونکے پاس پس آئے وہ لوگ ساتھ مالون اور قیدیونکے پس عرض کیا یوقنا نے انیرا اسلام کو پس انکار کیا انھون نے پس حکم دیا یوقنا نے انکے مار ڈالنے کا اور لکھا خط بنام ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مشعر فخر اور سرگذشت کے اور بھیجا خط حارث بن سلیم کے ہاتھ جنکو وادی بن الاحمر سے لیا تھا اور کہا کہ ہو تم واسطے سردار کے خوشخبری پہنچانیوالے ساتھ اس فتح کے حارث نے کہا کہ ایسا ہی کرونگا مین اگر چاہا اللہ تعالی نے اور روانہ ہوے وہ ساتھ خط کے تا اینکہ پہونچے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور دیا خط انکو پس جب پڑھا انھون نے خط کو اور جانا اسکے مطلب کو بہت خوش ہوے اور کہا انھون نے حارث بن سلیم سے کہ آیا نہین اجازت دی تھی مین نے تمکو اور تمھارے بنی اعمام کو جانیکی بجانب وادی بن الاحمر کے انھون نے کہا ہان ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا پس کسنے پہونچایا تمکو طرابلس مین حارث نے کہا کہ پہونچایا مجھکو حکم خدا نے اور حال یہ گذرا کہ یوقنا نے تاخت کیا ہمپر اور گرفتار کرلیا ہمکو پھر سب حال مفصل بیانکیا پس متعجب ہوے ابوعبیدہ بن الجراح اور کہا انھون نے اللھم ثبتہ وایدہ بنصرک واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ عمرو بن العاص نے جب کھل گیا پانی جائیہ سے تو اترے وہ قیساریہ کے دروازہ پر یوقنا رحمہ اللہ کا حال اور قصہ یہ ہی کہ جب مالک کیا اسکو اللہ پاک اور برتری طرابلس کا اور رحادی ہوگئے وہ اسپر اور مضبوط کرلیا اسکے دروازون اور شہر پناہ کو اور چھوڑا انھون نے اپنے ہمراہیونکو دروازہ پر اور کہا انسے کہ نہ چھوڑو تم کسی کو کہ نکلجائے وہ شہر سے اور آئی انمین بمقام گھاٹ مین بہت سی کشتیان پس لیلیا انکو یوقنا نے اور چڑھائی اور رکھی اسپر ہر چیز احتیاج کی اسباب سفر دریا سے بحالت پوشیدگی کے اہل شہر سے تا کہ نجانے کوئی اہل ساحل سے اس کام کو جو کیا انھون نے واقدی رحمہ اللہ نے

بیان کیا ہے کہ پھر اسکے بعد چند ایام کے بعد کشتیان قریب پچاس کے لیکر پس چھوڑا اُنکو یوقنا نے یہانتک کہ اترین اکثر انمین طرف شہر
کے اور حکم کیا یوقنا نے اُنکی نسبت پس لائی گئین وہ سامنے یوقنا کے اور پوچھا یوقنا نے اُنکے حال کو اور کہا کہ تم کہانسے آئے ہو
انھون نے کہا کہ ہم جزیرہ قبرس اور جزیرہ افریطش بن لاون سے آتے ہین یوقنا نے کہا کہ تمھارے ساتھ کیا چیز ہے انھون نے کہا کہ ہمارے
ساتھ لوگ اور غلہ اور ہتھیار ہین واسطے بادشاہ قسطنطین بہیجے ہوئے قبل کے پس ظاہر کی یوقنا نے اُنکے واسطے خوشی اور تازہ روئی کو
اور خلعت دیا اور کہا اُنسے کہ مین چاہتا ہون چلنے کو تمھارے ساتھ اسکی خدمت مین پھر حکم کیا اُنکو مہمان خانے مین لیجانیکا اور مہیا
مقرر کیا اُنپر لوگونکو اپنے ساتھیون سے اور بھیجا اُن لوگون کے پاس جو کشتیون مین تھے پس اُتارا اُنکو ساتھ رئیسونکے اور لایا گیا اُنکے
واسطے کھانا رنگا رنگ اور بہت قسمونکا پس کھایا اُنھون نے پس کہا یوقنا نے اُنسے کہ مین چاہتا ہون چلنے کو تمھارے ہمراہی مین
ساتھ توشے اور دانے چارے اور سامان ہتھیارونکے بجانب ملک قسطنطین کے ولیکن چاہتا ہون مین تمسے صبر کرنیکو میرے واسطے
تین دن تک پس کہا اُنھون نے اے بطریق ہم اپنے کام مین بہت جلدی پر ہین اور ڈرتے ہین ہم بادشاہ کی سرزنش اور ملامت سے
اپنے واسطے اور ہم اس امر پر قدرت نہین رکھتے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ جب یوقنا رحمہ اللہ اُنسے درخواست کرتے رہے تاہنکہ
منظور کیا اُنھون نے اس امر کو اور اقرار یوقنا سے ٹھہریکا کیا پس کہا یوقنا نے اُنسے کہ مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ کرو تم اپنا کام
رات مین اور مین چاہتا ہون کہ خوش کرو تم میرے دل کو اور رسیل کرو مجھ کو بجانب تمھاری بات چیت کے اور اُتارو تم بادبانون
اور ستولون کو اور رہو تم میرے نزدیک شہر مین تاہنکہ روان کرون مین اپنے حاجات اور کامونکو پس منظور کیا اُنھون نے اس
امر کو اور ملا دیا اُنھون نے کشتیونکو شہر پناہ کی دیوار سے اور اُترا ہر شخص جو کشتیو مین تھا اور نہین باقی رہے ہر کشتی مین سوا اُنکے
جو نگہبانی کرتے تھے اُسکی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب درست ہوگئی یہ تدبیر قبضہ کیا یوقنا نے اُن سب پر پس جب
رات ہوئی سپرد کیا طرابلس کو بنی عم حارث بن سلیم اور فلیطانوس کے اور بیرا کشتیونمین مین اسباب کو اور قصد کیا چڑھنے کا اُسپر
اس حالمین کہ وہ کشتیونکے چڑھنے کی نیت مین تھے وقت چھپ جانے آفتاب کے کہ اُسیوقت آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ ایکہزار سوار
لشکر زحف کے پس جب دیکھا اُنکو یوقنا نے سجدہ شکر خدا کا ادا کیا اور سلام کیا خالد بن الولید پر اور سپرد کیا شہر کو اُنکے اور بیان کیا ماجرا اور
وہ حال جسپر قصد اور رسیل کیا تھا اُنھون نے پس کہا اُنسے خالد بن الولید نے کہ انشاء اللہ تعالی مدد اور تائید کریگا تمھاری پھر یوقنا سوار
ہوے اُسی رات مین اور روانہ ہوے وہ ہمراہی اُنکے بجانب شہر صور کے اور تھا شہر صور مین ایک بڑا دمشق پیشہ ور لشکر قسطنطین کا
جسکا نام ارمویل بن قسطہ تھا اور اُسکے ساتھ چار ہزار سوار تھے پس نہین صبح کی یوقنا نے مگر یہ کہ پہونچگئے تھے وہ صور کے مینار پر پس
حکم کیا منجنونکا پس ہانکے گئے وہ اور حکم کیا نقابونکا پس ظاہر کیے گئے وہ اور ٹھہرا دمشق اُسکے باب البحر پر اور چڑھ گئے شہر پناہ پر عوام
الناس شہر کے پس بھیجا دمشق نے کسی کو واسطے دریافت کرنے اُنکی خبر کے پس پھر آیا وہ شخص اُسکے پاس اور کہا اُس سے کہ یہ لوگ
اہل قبرس اور جزیرہ افریطش بن لاون کے ہین کہ متوجہ ہوے ہین وہ بجانب بادشاہ کے ساتھ لوگونکے اور دانہ چارہ اور غلات
کے قصد رکھتے ہین قیساریہ کا طرف خدمت ملک قسطنطین کے پس خوش ہوے اہل صور اس حال سے پھر حکم کیا اُنکو دمشق نے امر کیا پس اُترے

مع اپنے ساتھیون اور اُن لوگونکے جنکو خاص کر لیا تھا اپنی ذات کیواسطے بس بنایا اور تیار کیا دشتق نے اُنکے واسطے بڑا کھانا اور بچھایا دسترخوان مختلف الالوان کو اور دیا اُنکے سرداروں کو خلعت اور بزرگداشت کی اُنکی اور یوقنا راہ دیکھتے تھے رات کی اور اُسکی تاریکی کی تاکہ تیزی اور حملہ کرین وہ مع اپنے ساتھیونکے اور وہ سب جو اُترے تھے یوقنا کے ساتھ نو سو تھے اور چھوڑا تھا اُنھون نے باقی لوگونکو اور کہا تھا بیشتر اُترنے کشتی سے اگر نہ پورا ہوے قوم پر مکر اور فریب میرا جیسا کہ ہم چاہتے ہین اور نہ قرار اور قدرت پاوین ہم اُنپر بس جدا ہو تم اپنی کشتیونسے اور روانہ کرو تم کسی کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس اور آگاہ کرو تم اُنکو سرگذشت سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نہین سُنا مین نے زیادہ تعجب انگیز اس قصہ سے کہ جب آئے یوقنا اور نو سو ہمراہی اُنکے شہر صور مین اور کھایا اُنھون نے کھانا دشتق کا اور خلعت دیا گیا اُنکے بڑے لوگونکو آیا اہل صور کے پاس حالت پوشیدگی مین ایکمرتبہ عم یوقنا سے جسکے اوپر گمراہی حاکم ہوگئی تھی اور گھیر لیا تھا کفر نے اُسکے جسم کے ملک کو اور سبقت کیا تھا اُسکے واسطے بدبختی نے اُسکے بنانیوالے کیطرف سے کہا اُسنے کہا دشتق مین عم یوقنا کا ہون جنکی تعظیم اور بزرگداشت کی تو نے اور بٹھایا تو نے اُنکو اپنے دسترخوان پر اور اُس سے نزدیک کیا تو نے اُنکو پس نہ میل کر تو اُنکی طرف اور نہ فریب مین آ تو اُنکی بات پر اور قریب ہے ظاہر ہوگی تجکو وہ چیز جسکا اُنھون نے ارادہ کیا ہی اور جانتا تو اس امر کو کہ نہین آئے ہین وہ مگر اسواسطے کہ مار ڈالینگے وہ تجکو اور مالک ہو جاوین وہ صور کے پس بیان کیا اُسنے حال یوقنا کا اور وہ امر جسکا قصد کیا تھا اُنھون نے مکر و فریب سے اور آگاہ کیا اُسنے دشتق کو کہ یوقنا مسلمان ہین اور وہ عرب کے ہمراہی ہین بادشاہ کے ساتھ لڑے ہین اور اُنھون نے فتح کیا طرابلس کو اور گرفتار کیا ہی بطریق جرجاس بن صلیبا صاحب بادشاہ اور اُسکے ساتھیونکو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا دشتق نے یہ حال اُس مرد سے نہین جھوٹھ جانا اُسنے کسی چیز کو سوا اُسکے کہ سوار ہوا ساتھ اپنے ہمراہیونکے اور قابض ہوگیا یوقنا اور اُنکے نو سو ہمراہیون پر اور بلند ہوئین آوازین اور بہت ہوا شور پس سُنا اُسکو ہمراہیان یوقنا نے جو کشتیون پر تھے اور جانا اُنھون نے کہ یہ شور آواز کا سبب ہے اُسکے ہمراہیونکے ہی پس بہت غمگین ہوے وہ لوگ اس حالسے اور ڈرے وہ جانو نہ دشمن سے کہ آئے وہ اُنکی طرف کوئی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب مضبوطی سے قید کر لیا اُنکو دشتق نے اور میل قسطنہ نے لگا ہمیان مقرر کیا اُنپر ایکہزار سوار کو اور کہا اُسنے کہ لیجاؤ تم اُنکو بجانب بادشاہ کے تاکہ کرے وہ اُنکے ساتھ جو کچھ اُسکو منظور اور بہتر معلوم ہو پھر متوجہ ہوے وہ لوگ درآنحالیکہ سرزنش کرتے تھے وہ یوقنا پر اور کہتے تھے اُسنے کہ کیا چیز دیکھی تھی تو نے عرب کے دین مین تا اینکہ تبعیت کی تو نے اُنکی اور چھوڑ دیا تو نے اپنے اور اپنے باپ کے دین کو تحقیق راندا اُنکو مسیح نے اپنے دروازے سے اور دور کر دیا اُنکو اپنی درگاہ سے اور چھپا لیا اُنکو اپنے پردے سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب قصد کیا اُنھون نے اُنکو لیکر چلنے کا واقع ہوا شور شہر کے دروازے سے اور چلے اور بھاگے گانون والے لوگ جو نزدیک تھے صور کے بسبب خوف عرب کے پس سوال کیا اہل صور نے اُسنے پس کہا اُنھون نے کہ ہجوم کیا اور سختی ڈالی اور آگئے عرب تمیم واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب اُترے تھے عمرو بن العاص قیساریہ تو بھیجا تھا یزید بن ابی سفیان کو ساتھ دو ہزار سوار کے بجانب صور کے تاکہ محاصرہ کرین وہ اُسکا پس جب سُنا دشتق نے یہ حال بند کر لیا اُسنے شہر کے دروازونکو اور حکم کیا اُسنے اپنے لوگونکو چڑھ جانے کا شہر پناہ کی دیوار پر پس چڑھ گئے لوگ دروازون پر اور ٹھہرے وہ برجونمین اور کھڑا اور بلند کیا اُنھون نے ڈھیا دسیون در عراوات کو اور حکم کیا

دستق نے بہ نسبت یوقنا اور اُنکے نو سو ہمراہیون کے اس امر کا کہ یحاوین اُنکو صور کے قصر مین اور مضبوطی سے قید کرین انکو تاکہ پوری ہووے
اُسپر اُنکے ہاتھون سے وہ چیز جسکو وہ زبون جانتا تھا اور رات گذرانی قوم نے درانحالیکہ وہ نگہبانی کرتے تھے اور روشن کیا تھا اُنھون
نے آگ کو شہر پناہ کی دیوار پر پیتے تھے مترانب اور ناچتے تھے باجونکی آواز دنیر تمام رات واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب دوسرا
دن ہوا بلند اور ظاہر ہوا اپر دستق پس دیکھا اُسنے لشکر یزید بن ابی سفیان کو پس سبک اور خفیف جانا انکو اور اُمید کی اُسنے
اور کہا کہ قسم ہی حق مسیح کی ضرور ہی مجکو نکلنا اُنکے مقابلے مین اور نہین یہ گردہ اندک اور ناچیز پھر پہنایا دستق نے اپنے لوگونکو
چھالباس اور تلوارین اور زرہین اور حکم کیا اُنکو نکلنے کا اور چھوڑا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی حفاظت پر اپنے چچا کے
بیٹے باسیل بن منجائیل رحمہ اللہ کو اور رکھے یہ باسیل کہ پڑھا تھا اُنھون نے کتب گذشتہ اور اخبار ماضیہ کو اور دیکھا تھا اُنھون نے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحیرا راہب کے دیر مین جبکہ نکلا تھا بحیرا اُنکی طرف درآنحالیکہ زیارت کرتا تھا وہ اُنکی اور اتفاق یہ ہوا کہ قافلہ
قریش کا آیا تھا اور اونٹ زبیر ثبت خویلد کے قافلے کے ساتھ تھے اور اُس قافلے مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور دیکھا اُسنے ابر کو اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر کہ سایہ کرتا تھا اُنپر آفتاب کی گرمی سے اور ڈھیلے اور پتھر سجدہ کرتے تھے اُنکا پس ہت ظاہر ہوا اُسکو حال
کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی یہی صفت اُن نبی کی ہی جو مبعوث ہونگے شام سے پھر دیکھا اُسنے کہ قافلہ اترا ہی اور اُترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اکیلے نزدیک درخت خشک کے اور تکیہ دیا اُسپر پس پھوٹ آئی کونپل اُسکی اور جھک پڑین شاخین اُسکی اور پختہ ہوگئے پھل اُسکے اور
بحیرا راہب دیکھتا تھا اُنکو اور باسیل زیارت کرنیوالا بھی دیکھتا اور اُمید رکھتا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب دیکھا یہ
حال بحیرا راہب نے تیار کیا اُسنے قریش کیواسطے کھانیکو اور بلایا اُنکو واسطے کھانیکے پس داخل ہوے وہ لوگ دیر مین اور باقی رہے سید الموجودات
اور وہی جو مقصود تھے ساتھ اونٹونکے درآنحالیکہ چراتے تھے اُنکو پس جب دیکھا بحیرا نے ابر کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر
تھا کہ وہ اپنے چالپر ہی اور سایہ کرتا ہی اُنپر آفتاب سے باقی ہی ساتھ اُنکے جانا اُسنے کہ وہ نہین آئے ہین پس کہا اُسنے قوم قریش سے
بر سبیل سرزنش کے اے گروہ قریش کے آیا باقی ہی کوئی شخص تم مین سے اُنھون نے کہا ہان ایک جوان ہم مین سے باقی ہین جو پیچھے رہے
ہین واسطے نگہبانی قافلہ اور چرانے اپنے اونٹونکے بحیرا نے کہا کہ اُنکا نام کیا ہی لوگون نے کہا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیرا نے کہا
آیا مان باپ اُنکے مر گئے ہین لوگون نے کہا کہ ہان بحیرا نے کہا کہ آیا کفالت اور پرورش کی ہی اُنکے دادا اور چچا نے لوگون نے کہا ہان پس کہا
بحیرا نے اے قریش بزرگداشت اور تعظیم کرو تم اُنکی اسواسطے کہ تحقیق قسم ہی خدا کی کہ وہ سردار تمھارے ہین اور اُنکے سبب سے زیادہ ہوگی
دنیا مین بزرگی تمھاری اُنھون نے کہا کہ ہان سے جانا تو نے اس امر کو بحیرا نے کہا کہ جب تم ظاہر ہوے تھے مجھپر سیدان سے نہین باقی تھا
کوئی درخت اور پتھر نہ ڈھیلا مگر یہ کہ منھ کے بل گرا تھا وہ اُنکے واسطے سجدہ مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ باقی رہا باسیل تو بحیرا نے
معاملہ مین اُس چیز سے جو دیکھا تھا اُسنے اور اُس چیز سے جو آگاہ کیا تھا اُسے بحیرا نے اور جانا تھا اُسنے کہ بحیرا نہین کہتا ہی مگر کلام حق اور راست
پس چھپایا اُسنے اپنے معاملہ کو تا اینکہ گرفتار ہوے یوقنا اور ہمراہی اُنکے اور مقرر کیا باسیل کو دستق نے اُنکی نگہبانی پر کہا اُنھون نے قسم ہی خدا کی
کہ دین اسلام دین مضبوط اور راہ راست ہی اور یہ وہی دین ہی جسکی بشارت عیسی علیہ السلام نے دی ہی اور شاید کہ اللہ تعالی انجشت دیوی مجکو جبکہ چھوڑ دون تمین

اس دین کے ستوار کے لوگونکو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اچھی وعدہ تدبیر اللہ غالب اور بزرگ کی اپنے مسلمان بندونکے واسطے یہ تھی کہ جب نکلا تھا دشتق واسطے لڑائیکے یزید بن ابی سفیان سے نہین چھوڑا تھا اُسنے کسی جوان شہر کو مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیا تھا اُسنے اور باقی رہے تھے عوام اور بوڑھے اور ضعیف لوگ شہر پناہ کی دیوار پر درآنحالیکہ دیکھتے تھے وہ اس امر کو کہ انجام کار کیا ہوتا ہی اُنکے اور سردار مسلمانونکے بیچ مین دیکھا باسیل بن منجائیل نے شہر اور اُسکے خالی ہونیکو لوگون سے اور مشغول ہونے شہر کے لوگونکے اُس چیز مین جو نازل ہوئی تھی اُنپر اور شہر صور خالی ہی آدمیونسے جمع کیا اُنھون نے اپنی رائے کو یوقنا اور اُنکے ساتھیونکے چھوڑ دینے پر پس آئے باسیل اُنکے پاس رات کو پھر متوجہ ہوے یوقنا کیطرف اور کہا اُسنے کیا ہی تجھکو بطریق بزرگ مرتبہ کیونکر چھوڑ دیا تونے اپنے باپ دادے کے دین کو جو بیشتر تھا رے تھے اور پھرے تم بجانب دین ان عربکے اور وہ کیا چیز ہی جو دیکھی ہی تونے اُنکے نزدیک حق سے تا اینکہ متابعت کی تونے اُنکی حالانکہ رومی اور سلاطین اُنکے تمکو اپنی قوت اور پشت پناہ گردانتے تھے پس کہا یوقنا نے کہ اے باسیل ظاہر ہوئی میرے واسطے امر حق سے وہ چیز جو ظاہر ہوئی تمکو پس پہچانا تونے اُسکو اور پکار کر کہتا تھا مجھسے غیب کا پکارنیوالا کہ تحقیق اللہ تعالی نے ہدایت کی ہی باسیل کو بجانب دین اسلام کے اور سب تعریف ثابت ہی واسطے اُس اللہ کے جسنے ہدایت کی تمکو اور ہمکو اور چھوڑایا اُسنے ہمکو راستے ہلاکی سے اور کیا اُسنے ہمکو اپنے دین کے لوگون سے اور آسان کیا اُسنے ہماری رہائی کو تمھارے ہاتھو پر راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا باسیل نے قول یوقنا کا زیادہ ہوا یقین اُنکا اور راست اور درست ہوا ایمان اُنکا اور مضبوط ہوئی تصدیق اُنکی پھر کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی اے یوقنا تحقیق جاری کیا اللہ تعالی نے تمھاری زبان پر حق کو اور گویا کیا اُسنے تمکو ساتھ کلام راست کے اور اللہ تعالی نے اوسی کیواسطے تعریف اور شکر ہی دور کر دیا تھا پردہ غفلت کا میرے دل سے جبکہ دیکھا تھا مین نے ان عربکے بنی کو بحیرا راہب کے دیر مین اور وہ مکہ کے قافلے مین تھے اور دیکھا تھا مین نے اُنکی پہچان سے یہ امر کہ نہین چلتے تھے وہ زمین پر مگر یہ کہ درخت اُنکے ساتھ چلتے تھے پھر دیکھا تھا مین نے ابر کو اُنکے سر پر کہ سایہ کرتا تھا اُنپر آفتاب سے اور اُنھون نے تکیہ دیا تھا ایک درخت خشک پر پس وہ سبز ہو گیا تھا اور پھل لایا تھا اور پختہ ہو گئے تھے پھل اُسکے اور خبر دی تھی مجکو بحیرا راہب نے اس امر کی کہ اُسنے پڑھا اور پایا تھا علم سابق اور کتاب ناطق مین اس امر کو کہ ایکجماعت نے انبیا سے تکیہ دیا تھا اُس درخت پر اور بیٹھے تھے وہ اُسکے نیچے پس جب تکیہ بنایا تھا اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور پتے دار ہو گئین شاخین اُسکی اور پختہ اور رسیدہ ہو گئے تھے پھل اُسکے تعجب کیا تھا مین نے اس امر سے اور سُنا تھا مین نے بحیرا سے درانحالیکہ وہ کہتا تھا کہ قسم ہی خدا کی یہ وہی نبی صلعم ہین جنکی بشارت مسیح نے دی ہی پس باکی اور خوشی ہو اُس شخص کو جو متابعت کریگا اُنکی اور ایمان لاویگا اُنپر اور تصدیق کریگا اُنکی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھر آگاہ کیا باسیل نے یوقنا کو اس امر سے کہ نہین باز رکھا تھا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مگر اس امر نے کہ جب پھرے وہ زیارت بحیرا راہب سے سفر کیا اُنھون نے بجانب قسطنطنیہ کے اور درآئے دریا مین واسطے تجارت کے شہر روم کے اور کہا باسیل نے کہ ٹھہرا مین جبتک چاہا اللہ تعالی نے پھر واپس آیا مین قیساریہ مین اور دیکھا مین نے رومیونکو آشوب اور فتنہ مین پس پوچھا مین نے اُنکے حال کو پس کہا گیا مجھسے کہ تحقیق ظاہر ہوئے ہین بنی حجاز مین جنکا نام محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہی اور نکالا ہی اُنکو اُنکی قوم نے مکہ سے اور ہجرت کی اُنھون نے

بجانب مدینہ کے جسکو تیغ نے بنایا تھا اور تحقیق غالب ہوے ہین وہ اپنی قوم پر اور شکست دی ہے اُنکو اور اُنکی مدد کی ہے اللہ تعالیٰ نے قوم پر
پس برابر مین پوچھتا رہا اُنکے حال اور اخبارات کو اور وہ اخبار ہر روز زیادہ ہوتے تھے اور بڑھتے تھے تا اینکہ بُلایا اللہ تعالیٰ نے اُنکو
اپنی طرف اور راضی کیا اللہ تعالیٰ نے اُنکے واسطے اُس چیز کو جو اللہ کے نزدیک ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر متولی اور سردار ہوے
اُنکے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پس روانہ کیا اُنھون نے اپنے لشکر کو بجانب شام کے پس نہین ٹھہرے وہ مگر تھوڑی مدت تک اور
انتقال کیا اُنھون نے اس عالم سے پھر متولی ہوے اُنکے بعد یہ مرد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پس فتح کیا اُنھون نے ہمارے شہرون کو
اور ذلیل کیا ہمارے بادشاہونکو اور شکست دی ہمارے لشکرونکو اور مین بایں ہمہ اُمید رکھتا تھا اُنکے آنیکی اس ساحل کیطرف تا اینکہ لایا
اللہ تعالیٰ اُنکو پس کہا اُسنے یوقنا نے کہ کس امر کا تمنے ارادہ کیا ہے پس کہا باسیل نے کہ قصد کیا ہے مین نے قسم ہے خدا کی اس امر کا کہ
چھوڑ دونگا مین اپنے باپ دادے کے دین کو اور تبعیت کرونگا مین تمھاری اسواسطے کہ حق ظاہر ہے پھر کھولدیا باسیل نے یوقنا اور
اُنکے ساتھیون کو اور سپرد کیا اُنکو اُنکے سامان اور ہتھیار کو اور کہا یوقنا سے کہ جاؤ تم اس امر کو کہ کنجیان شہر کی میرے پاس ہین اور
لشکر سب شہر کے باہر ہے اور مشغول ہے عرب کی لڑائی مین اور نہین ہے شہر مین کوئی ایسا شخص جسکو ڈرین ہم پس اُٹھو تم اللہ تعالیٰ کا نام
لیکر پس کہا اُسنے یوقنا نے کہ جزاے خیر دیوے اللہ تعالیٰ تمکو اے باسیل تحقیق ہدایت کی اللہ تعالیٰ نے تمکو بجانب دین اسلام کے
اور چلایا اُسنے تمکو راہ نجات پر اور ختم کیا تمھارے واسطے نیکی کو اور واجب ہوا تمپر ثواب اور بہتر یہ کہ قوی ہو جاوین ہم اپنی جانونپر اور
بھیجین ہم کسیکو اُن لوگون کیطرف جو کشتیون مین ہین تاکہ اُتر آوین وہ ہمارے پاس پس ہو جاوین ہم اور وہ ایک قوت اور جماعت
باسیل نے کہا کہ مین ایسا ہی کرونگا پھر نکلے باسیل بحالت پوشیدگی کے اور کھولا اُنھون نے باب البحر کو اور تھے اُس دروازے پر
ایک مرد نبی عم یوقنا سے پس بیان کیا باسیل نے اُسنے حال کو اور سوار ہوے اُنکے ساتھ ایک چھوٹی کشتی پر اور جا پہنچے وہ
دونون بجانب کشتیونکے اور بیان کیا اہل کشتیون سے حال کو پس متوجہ ہوئی ہر کشتی بجانب گھاٹ کے اور اُترے وہ کشتیون
سے بدون پراگندگی کے اور آئے وہ سب شہر پناہ کے اندر سے اور اندھا کر دیا اللہ تعالیٰ نے ظالمین کی آنکھونکو پس جب
قصد کیا باسیل نے حملہ کا اور حکم کیا اُنکو کہ تیزی اور حملہ کرین وہ لوگ شہر مین کہا یوقنا نے کہ یہ امر میری راے کے موافق نہین
ہے اور مین چاہتا ہون تجھے ایسے شخص کو کہ ہبہ کردے وہ اپنی جان کو واسطے اللہ تعالیٰ کے اور چھپاوے اپنے کام کو اور نکلے
وہ باب مینا سے اور جاوے بجانب لشکر مسلمانونکے اور پہونچے سردار یزید بن ابی سفیان کے پاس آگاہ کرے اُنکو ہمارے حال سے
پس ہو جاوین ہم اپنے ساز اور آمادگی پر پس جب سُنینگے مسلمان ہماری آواز کو نہ خوفناک کریگا یہ امر اُنکو پس کہا ایکدونے قوم سے
کہ اس کام کو مین کرونگا پھر نکلا وہ بحالت تبدیل وضع کے اور بند کر لیا باسیل نے اُس مرد کے پیچھے شہر کے دروازے کو پس پہونچا وہ مرد یزید
بن ابی سفیان تک اور بیان کیا اُسنے حال یوقنا اور باسیل کا اور آگاہ کیا اُنکو اُس چیز سے جسپر عزم کیا تھا اُن دونون نے پس سجدہ
شکر کیا یزید بن ابی سفیان نے اور روانہ کیا اُسیوقت بجانب مسلمانونکے ایک خط کو تاکہ ہوشیار ہو جاوین اپنی جانونپر واسطے ناگہان
اور آنیکے قوم پر پاسبانی کیا اُنھون نے اور یوقنا رحمہ اللہ نے جب جانا اس امر کو کہ پہونچگئی ہے خبر مسلمانونکو کہا اُنھون نے اپنے ساتھیون سے

کہ چڑھ جاوے اُنمین سے ایک جماعت شہر پناہ کی دیوار پر پس شروع کرین وہ ان لوگون سے جو اُسپر ہین کہا باسیل نے انسے یہ میری رائے نہین ہی اسواسطے کہ وہ قوم جو دیوار شہر پناہ پر ہین اُنکا اعتبار نہین ہی اور شاید کہ اللہ تعالیٰ ہدایت کردیوے اُنکو بجانب اسلام کے ولیکن حکم کرو تم اپنے ساتھیونکو اس امر کا کہ لازم پکڑین وہ جگہ اُترنے اور آنے شہر پناہ کو تاکہ نہ اُترے تمپر کوئی شخص اُنمین سے یا یہ کہ وہ امان طلب کرے پس بہتر جانا یوقنا نے اُنکی رائے کو اور مقرر کیا تھا اُنھون نے لوگونکو شہر پناہ کے آنے کی جگہ پر پھر شور کیا یوقنا نے جنبش دینے والا شور ساتھ قول کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اللہ اکبر کے پس جب ظاہر کیا اُنھون نے کلمہ توحید کو سُنا اُسنے جو شخص شہر مین تھا اور دیوار پر تھا پس جانا اُنھون نے کہ یوقنا اور اُنکے ہمراہیان نے رہائی پائی قید سے اور تیزی اور حملہ کیا اُنھون نے شہر مین پس متحیر ہوئین عقلین اُنکی اور جنبش مین آئے دل اُنکے اپنے مال اور اولاد اور گھر بار پر اور ٹھہرے وہ حیرت مین پس جو شخص تھا اپنے گھر مین نہین قدرت پائی اُسنے نکلنے کی پھر یزید بن ابی سفیان نے جب سُنا شور کو شہر مین جانا اُنھون نے اس امر کو کہ مسلمان ٹھہرے اور راست ہوے شہر مین پس تکبیر اور تہلیل کی یزید بن ابی سفیان اور مسلمانان موحدین نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سُنا دستق نے شور کو شہر سے پس جانا اُسنے کہ یوقنا اور ہمراہی اُنکے چھوٹ گئے قید سے اور اُنھین لوگون نے یہ امر کیا ہی پس واقع ہوا خوف مشرکین کے دلونمین اور دیکھا اُنھون نے کہ آگ شعلہ زن ہی مسلمانونکے لشکر مین اور وہ آمادہ ہوے ہین حملہ کرنیکو پس باقی رہا اُنمین صبر اسواسطے کہ دل اُنکے متعلق تھے اپنے مال اور اولاد اور گھر بار پر شہر کے اندر اور شہر قیساریہ محصور تھا اور نہ تھی اُنکے واسطے یاری اور مددگاری قسطنطین پسر ہرقل کیطرف سے پس پھیرا اُنھون نے پیٹھونکو اور میل کیا بجانب فرار کے اوپر ہیچیا کیا مسلمانون نے اُنکا اور ہلاک کیا اُن سبھون کو اور مالک ہوگئے وہ خیمون کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب صبح کی اللہ تعالیٰ نے کھولدیا یوقنا نے مسلمانونکے واسطے دروازہ شہر کا پس داخل ہوے یزید بن ابی سفیان اور ہمراہی مسلمان اُنکے شہر صور مین اور گھیر لیا اُنھون نے رومیونکے مالونکو اور پکارا اُن لوگون نے جو دیوار پر تھے لفون لفون یعنی امان امان پس امان دی اُنکو مسلمانون نے پس اُترے وہ دیوار سے پس کہا اُسنے یزید بن ابی سفیان نے کہ جانو تم اس امر کو کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ نے اور اُسی کیواسطے تعریف ہی فتح کیا ہمپر اس تمھارے شہر کو از روے قہر اور غلبہ کے ساتھ تلوار کے اور تم لوگ اب ہمارے غلام ہو پس جیسا ہم چاہین کرین تمھارے ساتھ اور تمپر ولیکن ہم وہ قوم ہین کہ جب عہد کرتے ہین تو اُسکو پورا کرتے ہین اور جب ہم بات کہتے ہین تو سچی بات کہتے ہین اور تحقیق دی ہمنے تمکو امان اور ذمہ داری جانون کی ولیکن لے لینگے جزیہ اُس شخص سے جو نہ داخل ہوگا ہمارے دین مین ہر سال مین اور جو تم مین سے مسلمان ہوگا پس ہمارا اُسکا حال یکسان ہوگا پس منظور کیا اُن لوگون نے اس امر کو اور مسلمان ہوے اکثر اُنمین کے اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اس امر کی کہ شہر صور لیا گیا اور داخل ہوگئے مسلمان اُسمین پس جانا اُسنے کہ وہ نہین برابری کرسکتا ہی عرب کی پس نگاہ رکھا اُسنے فرصت کو اور لیا اُسنے اپنے خزانے اور مال اور گھر والون اور مصاحبونکو اور سوار کرایا اُنکو رات مین اور چلا وہ بارادہ جانے کے اپنے باپ سے بجانب قسطنطنیہ کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب دیکھا اہل قیساریہ نے اُس کام کو جو

قسطنطین پسر ہرقل نے کیا تھا نکلے وہ لوگ بجانب عمرو بن العاص کے اور مصالحہ کیا انھوں نے عمرو بن العاص سے شہر قیساریہ
کے سپرد کر دینے پر پس مضبوط ہوئی صلح انکے بیچ میں دو لاکھ درم اور تمام اس چیز پر جو چھوڑا تھا قسطنطین پسر ہرقل نے مال و
اسباب اور کپڑے اور جانور اپنے اس لشکر کے جو اسکے ساتھ تھے کشتیوں میں سوار ہو گئے تھے پس منظور کیا ان لوگوں نے
اس امر کو اور لکھدی دست آویز صلح کی پس جب تمام ہوئی صلح داخل ہوئے عمرو بن العاص اور مسلمان قیساریہ میں اور
لیں انھوں نے وہ چیزیں کہ عاجز ہوا تھا بادشاہ اسکے اٹھانے سے کشتی میں پھر مقرر کیا عمرو بن العاص نے اوپر جزیہ کو
آئندہ سال سے ہر مرد پر چار دینار اور اسی امر کی وصیت کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بھیجا عمرو بن العاص نے
بجانب شہر صور کے ایک عالم کو اوپر جسکا نام باسیل بن عون ابن مسلمہ تھا اور وہ مرد بڈھے سن صالح تھے حاضر ہوئے
تھے ہمراہ رکاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوۂ حنین اور نضیر میں اور مارے گئے بھائی اوپر کے
حنین کے دن اور بھائی اوپر کے سخت لڑے تھے پس مارا تھا انکو مالک ابن عون النضیری نے پس بھیجا انکو عمرو بن العاص
نے بجانب صور کے اور انکے ساتھ ایک سو سوار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھے اور حکم کیا تھا
عمرو بن العاص نے انکو عدالت کرنے کا ان لوگوں میں اور ڈرنے کا اللہ پاک اور پرہیز سے ہر حال پوشیدہ
اور ظاہر میں واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے قیساریہ کو از روے صلح کے دو لاکھ
درہم اور اس چیز پر جو چھوڑا تھا بادشاہ کے بیٹے قسطنطین نے اپنے مال اور اسباب سے داخل ہوئے وہ قیساریہ
میں بدھ کے دن عشرۂ اوسط شہر رجب میں اور یہ امر سن اوتیس عین ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے چار سال اور چھ مہینے زمانہ خلافت میں واقع ہوا تھا واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پہونچی خبر اہل رملہ اور رینہ وعکہ اور یافا اور عسقلان اور غزوہ اور نابلس اور لبریہ
میں پس داخل ہوئے ان مقامات کے لوگ تحت ذمے کے اور مصالحہ کیا انھوں نے مسلمانان سے اور سیطرح اہل جبلہ
اور بیروت اور لاذقیہ نے اور مالک کر دیا اللہ غالب و بزرگ نے مسلمانوں کو کل ملک شام کا ببرکت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشرف وکرم ورضی اللہ عن اصحابہ الاخیار وآلہ الابرار وازواجہ الاطہار
وھذا ما انتھی الینا من فتوح الشام علی التمام والکمال ونعوذ باللہ من الزیادۃ والنقصان